صَلُّوْ کَمَا رَأَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ۔ (بخاری)

بحمد اللہ تعالیٰ بفضل رب کریم احناف کثر اللہ سوادہم کی نماز کے متعلق احادیث کی تخریج اور مکمل حوالہ جات
مع عربی متن 2000 سے زائد کثیر الاحادیث وآثار تاریخ اسلام کی پہلی جامع اور مستند کتاب

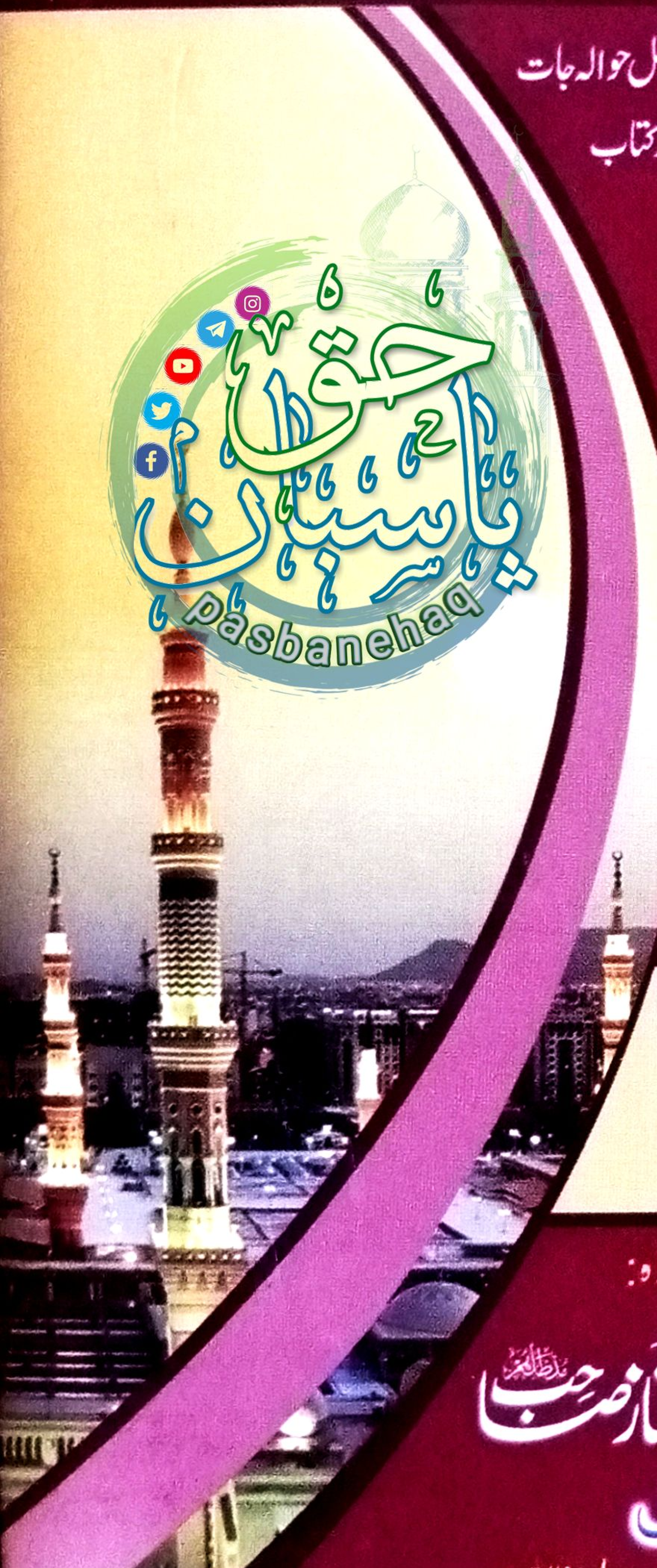

پاسبان حق
pasbanehaq

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز (مدلل)

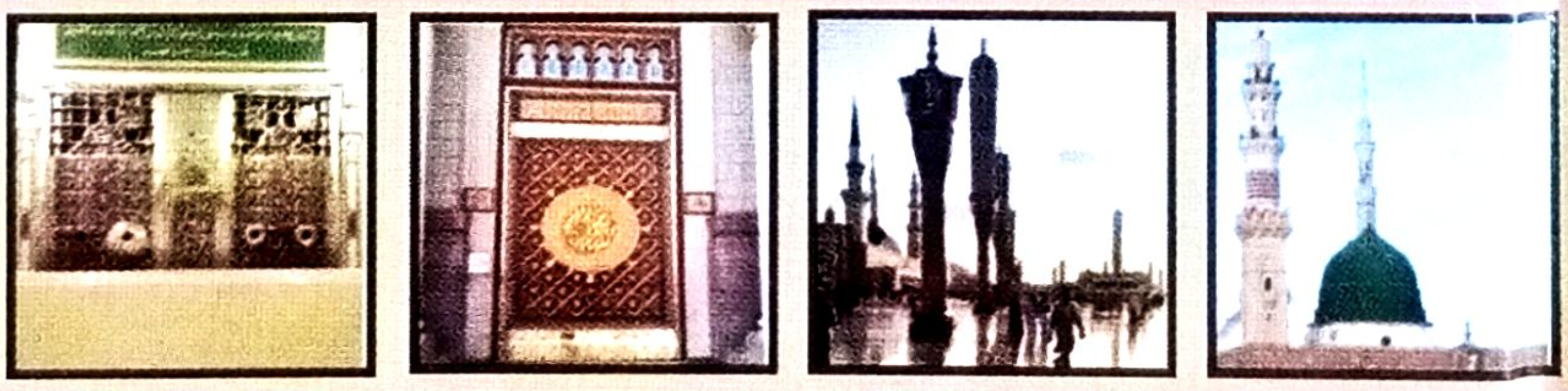

تقاریظ

حضرت مولانا حافظ نثار الحسینی صاحب دامت برکاتہم

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب دامت برکاتہم

پسند فرمودہ:
استاذ العلماء
حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہ العالی

مصنف
ابو علی معاویہ عفا اللہ عنہ
فاضل: ایم اے اسلامیات

دار النعمان

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صَلُّوْ كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ۔ (بخاری)

بحمد اللہ تعالیٰ بفضل ربِ کریم احناف کثر اللہ سوادہم کی نماز کے متعلق احادیث کی تخریج اور مکمل حوالہ جات
مع عربی متن 2000 سے زائد کثیر الاحادیث وآثار تاریخ اسلام کی پہلی جامع اور مستند کتاب

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز

(مدلل)

تقاریظ

محقق اہلسنت والجماعت
حضرت مولانا حافظ نثار الحسینی صاحب دامت برکاتہم
مہتمم جامعہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام حضرو اٹک

حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم
مہتمم وشیخ الحدیث جامعہ صدیقیہ گلشن معمار کراچی

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم
مہتمم خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی جامعہ اشرف المدارس کراچی

حضرت مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب دامت برکاتہم
استاذ ومفتی جامعۃ الرشید کراچی

پسند فرمودہ
استاذ العلماء
حضرت مولانا مفتی احمد ممتاز صاحب مدظلہم

مصنف
ابو علی معاویہ عفا اللہ عنہ
فاضل: ایم اے اسلامیات

دار النعمان
فرسٹ فلور زبیدہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور 0300 4863819

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب ------------------- خاتم الانبیاء ﷺ کی نماز

مؤلف ------------------- ابوعلی معاویہ عفا اللہ عنہ

طبع دوم ------------------- اکتوبر 2018

ضخامت ------------------- 736 صفحات

تعداد ------------------- 1100

قیمت ------------------- 550 روپے

ناشر ------------------- دار النعمان لاہور

{ملنے کے پتے}

اسٹاکسٹ: ختم نبوت کتاب گھر سرائے نورنگ لکی مروت مکتبہ ادارۃ العلم سوک سنٹر نوشہرہ مکتبہ حیدر کرار حلہ گنگ

مکتبہ خلفائے راشدین ماڑی پور کراچی نیازی کتب خانہ اکوڑہ خٹک مکتبہ فاروقیہ رائیونڈ مکتبہ عزیزیہ منگورہ

مکتبہ ابن عباس تخت بھائی مکتبہ سید احمد شہید اُردو بازار لاہور مکتبہ عباسیہ تیمر گرہ مدنی کتب خانہ صوابی

زاہد کتب محلہ جنگی پشاور محمدیہ کتب خانہ ٹوپی مکتبہ صفدریہ ماڈل ٹاؤن بہاولپور مکتبہ معاویہ کبیر والا ضلع خانیوال

مکتبہ شیخ الہند سرائے نورنگ لکی مروت مکتبہ بنوری ٹاؤن سرائے نورنگ لکی مروت مکتبہ فیض فقیر سرائے نورنگ لکی مروت

مکتبہ دار القرآن شورکوٹ کینٹ مکتبہ احمد دار العلوم کبیر والا ضلع خانیوال مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ مکتبہ الاحسان بنوں

نوٹ: اپنے موبائل پر باحوالہ اَحادیث اور مستند اسلامی مسائل کے میسج مفت حاصل کرنے کے لیے ON HAQ4YAR313 لکھ کر 40404 پر دوبار بھیج دیں۔

ضروری وضاحت

ایک مسلمان جان بوجھ کر قرآن مجید، اَحادیث رسول اور دینی و دیگر علمی کتابوں میں غلطی کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا ہاں بھول کر ہونے والی غلطیوں کی تصحیح و اصلاح کے لیے اپنی حتی الوسع میں نے اور میرے قابل احترام ساتھیوں نے کوشش کی ہے پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو اللہ کی رضا کے لیے اَز راہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں اِصلاح ہو سکے یاد رہے کہ اَحادیث میں نیکی کے کام میں تعاون کرنا صدقہ کے مترادف بتلایا گیا ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فہرست

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
33	تقاریظ	1
38	ابتدائیہ	2
46	کتب اَحادیث اور اُن کے مصنفین کا مختصر تعارف	3
52	سبب تالیف	4
54	عرضِ مؤلف	5
56	مقدمہ	6
77	ایک ضروری گزارش	7
79	اہمیت نماز	8
79	نماز کی اہمیت کے بارے میں آیات قرانیہ	9
80	نماز تمام انبیاء علیہم السلام کی شریعتوں کا بنیادی رکن ہے	10
80	حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حفاظت نماز	11
81	حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حفاظت نماز	12
81	حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حفاظت نماز	13
81	حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام اور حفاظت نماز	14
81	حضرت زکریا علیہ السلام اور حفاظت نماز	15
81	حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حفاظت نماز	16
82	شعیب علیہ السلام اور حفاظت نماز	17
82	نماز کی اہمیت کے بارے میں اَحادیث نبویہ ﷺ	18
87	تارکِ نماز کے لیے قرآن کریم واَحادیث میں وعیدات	19
92	نماز کے فضائل	20
94	خشوع وخضوع سے نماز پڑھنے والے کے لئے انعامات الٰہی	21

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

22	نماز درست نہ پڑھنے والے کے لئے وعیدات	96
23	**فرض نمازوں کی تعداد اور اُن کی رکعتوں کی تعداد**	99
24	پانچ نمازوں میں فرض رکعتوں کی تعداد	99
25	پانچ نمازوں میں واجب رکعتوں کی تعداد	100
26	وتر کی نماز واجب ہے	100
27	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ	105
28	نمازِ وتر تین رکعت سے کم مسنون نہیں	106
29	آثارِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ	116
30	رسول اللہ ﷺ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا دوٹوک فیصلہ	124
31	وتر تین رکعت مسنون ہونے پر اِجماعِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	125
32	وتر تین رکعت مسنون ہونے پر اِجماع فقہاءِ اُمت	125
33	وتر تین رکعت مسنون ہونے پر اِجماعِ اُمت	126
34	وتر رہ جائیں تو قضاء کرنا ضروری ہے	126
35	قصر نماز میں بھی وتر پڑھنا لازم ہے	129
36	پانچ نمازوں میں سنت مؤکدہ رکعتوں کی تعداد	130
37	طلوع فجر کے بعد فجر کی دوسنتوں کے علاوہ نفل نماز پڑھنا منع ہے	133
38	فجر کی سنتیں فجر کی جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد بھی پڑھنا جائز ہے	133
39	فجر کی سنتیں اگر قضاء ہو جائیں تو سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھی جائیں	139
40	طلوع آفتاب سے پہلے اور فرضوں کے بعد فجر کی سنتیں قضاء کرنا منع ہے	142
41	جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فیصلہ	147
42	فجر کی دو رکعت سنتوں کو فجر کی فرض نماز کے ساتھ قضاء کرنا چاہیے	147
43	فجر کی دو سنتیں سفر میں بھی پڑھنی چاہیے	148
44	پانچ نمازوں میں سنت غیر مؤکدہ رکعتوں کی تعداد	149

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

45	پانچ نمازوں میں نوافل کی رکعتوں کی تعداد	150
46	مغرب کی نماز سے پہلے دو نفل پڑھنا مسنون نہیں	152
47	امام نووی رحمہ اللہ کا تحقیقی فیصلہ	154
48	**نفل نمازیں**	155
49	نمازِ تہجد	155
50	نمازِ اشراق	155
51	نمازِ چاشت	156
52	نمازِ اوابین	157
53	تحیۃ الوضو	157
54	تحیۃ المسجد	157
55	صلوٰۃ شکر	157
56	صلوٰۃ الحاجت	158
57	نمازِ استخارہ	159
58	صلوٰۃ التسبیح	160
59	صلوٰۃ التوبہ	162
60	نمازِ استسقاء	162
61	صلوٰۃ الخسوف وصلوٰۃ الکسوف	163
62	حج یا عمرہ کا احرام سے پہلے دو رکعت نفل پڑھنا	163
63	طواف کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا	163
64	سفر پر جانے سے پہلے دو رکعت نفل ادا کرنا	164
65	سفر سے واپس آ کر دو رکعت نفل ادا کرنا	164
66	**نمازِ جمعہ**	165
67	نمازِ جمعہ کی مسنون رکعتیں	165

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

68	امام طحاوی رحمہ اللہ کا بصیرت افروز فیصلہ	169
69	**نمازِ تراویح**	170
70	رسول اللہ ﷺ کا معمول مبارک بیس رکعت تراویح پڑھنے کا تھا	170
71	حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مسنون تراویح بیس رکعت ہی پڑھی جاتی تھی	176
72	حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مسنون تراویح بیس رکعت ہی پڑھی جاتی تھی	179
73	حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مسنون تراویح بیس رکعت ہی پڑھی جاتی تھی	180
74	حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا معمول بیس رکعت تراویح پڑھانے کا تھا	182
75	حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا معمول بیس رکعت تراویح پڑھنے کا تھا	182
76	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عام معمول بیس تراویح پڑھنے کا تھا	183
77	تابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ کا عام معمول بیس تراویح پڑھنے کا تھا	184
78	بیس رکعت تراویح پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ کا اِجماع	186
79	بیس رکعت تراویح پر اہل مکہ کا اِجماع	188
80	بیس رکعت تراویح پر اہل مدینہ کا اِجماع	188
81	جمہور علماءِ اُمت کا فیصلہ بیس رکعت تراویح ہی ہے	190
82	بیس رکعت تراویح پر اِجماعِ اُمت	193
83	امام شافعی رحمہ اللہ بھی بیس رکعت تراویح کے ہی قائل ہیں	195
84	ائمہ اَربعہ کا متفقہ مسلک	195
85	بیس رکعات تراویح کے مسنون ہونے پر عقلی دلیل	196
86	**اوقاتِ نماز**	197
87	وقت پر نماز ادا کرنا فرض ہے	197
88	فرض نمازوں کے اِجمالی اوقات	197
89	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	199
90	نمازوں کے مسنون اوقات	199

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

91	نمازِ فجر کا مسنون وقت	199
92	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ	201
93	نمازِ فجر کو روشنی میں پڑھنے پر اِجماعِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	203
94	نمازِ ظہر کا مسنون وقت	203
95	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	205
96	علامہ شوکانی رحمہ اللہ کا دوٹوک فتویٰ	206
97	نمازِ عصر کا مسنون وقت	206
98	علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا منصفانہ فیصلہ	208
99	نمازِ مغرب کا مسنون وقت	208
100	نمازِ عشاء کا مسنون وقت	209
101	نمازِ وتر کا مسنون وقت	209
102	بلاعذر دو نمازوں کو اکٹھا کرکے پڑھنا جائز نہیں	210
103	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ	213
104	حالتِ مجبوری میں دو نمازوں کو کس صورت جمع کرنا جائز ہے	214
105	نمازوں کے مکروہ اوقات	216
106	صبح صادق کے بعد سنتوں کے علاوہ نوافل پڑھنا منع ہے	218
107	مغرب کی فرض نماز سے پہلے کوئی نفل نماز پڑھنا منع ہے	218
108	**وضو کا بیان**	220
109	کثرت سے وضو کرنے کی فضیلت	220
110	وضو کے فرائض	220
111	وضو کا مسنون طریقہ	221
112	نیتِ وضو	221
113	وضو میں نیت فرض نہیں بلکہ سنت ہے	221

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

114	وضو شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا	222
115	وضو میں بسم اللہ پڑھنا سنت ہے فرض نہیں	223
116	ہاتھوں کو دھونا	224
117	کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا	224
118	مسواک کرنا	225
119	اگر کسی وجہ سے مسواک نہ ہو تو اُنگلی منہ میں پھیر لینا چاہیے	226
120	ناک بائیں ہاتھ سے صاف کرنا چاہیے	226
121	وضو میں دائیں طرف کے اعضاء کو پہلے دھونا مسنون ہے	227
122	وضو کے تمام اعضاء کو تین بار دھونا	227
123	داڑھی کا خلال کرنا	229
124	ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال کرنا	230
125	سر اور کانوں کا مسح کرنا	230
126	سر کے مسح کے لیے نیا پانی لینا چاہیے	231
127	گردن کا مسح کرنا	232
128	علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کی منصفانہ تحقیق	233
129	وضو میں بال برابر تھوڑی سی جگہ بھی خشک رہ گئی تو وضو نہ ہوگا	234
130	دورانِ وضو پانی کے استعمال میں اسراف نہ کرنا	234
131	موزوں پر مسح کرنا	235
132	موزوں پر مسح کرنے کا مسنون طریقہ	235
133	موزوں پر مسح کی مدت	237
134	ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کا متفقہ فیصلہ	238
135	وضو کے بعد کی دُعا	238
136	وضو یا غسل کے بعد تولیہ وغیرہ سے پانی خشک کرنا اور نہ کرنا دونوں درست ہے	239

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

137	ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنا افضل ہے	240
138	مفسداتِ وضو	240
139	دونوں راستوں میں سے کسی ایک سے کوئی چیز نکلنے سے	240
140	نیند سے یا غافل کر دینے والی اُونگھ سے	241
141	خون نکلنے اور قے یا اُلٹی آنے سے	241
142	قہقہہ لگا کر ہنسنے سے	242
143	جن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا	243
144	آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے	243
145	عورت کے چھونے سے	244
146	شرمگاہ کو چھونے سے	245
147	معذور کے لئے وضو کا حکم	248
148	**اذان واقامت کا بیان**	249
149	اذان کے مسنون الفاظ	249
150	فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا چاہیے	250
151	اذان کے دوران دائیں بائیں چہرہ پھیرنا	250
152	اذان کے دوران دو اُنگلیاں کانوں میں ڈالنا مسنون ہے	251
153	اذان کا مسنون جواب	252
154	جمعہ کی دو اذانیں ہی مسنون ہیں	253
155	جمعہ کی دو اذانوں کے مسنون ہونے پر اِجماعِ اُمت	256
156	اہلِ عرب کے مفتیان کا موقف	258
157	اذان کے بعد درود شریف پڑھنا	259
158	درود شریف کے بعد کی دُعا پڑھنا	259
159	اقامت کے مسنون الفاظ	260

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

160	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ	263
161	علامہ شوکانی رحمہ اللہ کا منصفانہ اور عادلانہ فیصلہ	267
162	اقامت کا مسنون جواب	268
163	اذان ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت کو جلدی جلدی کہنا چاہیے	268
164	جو شخص اذان کہے اُسی کا اقامت کہنا مستحب ہے	269
165	مؤذن کے علاوہ کوئی دوسرا اقامت کہہ دے تو یہ بھی جائز ہے	269
166	جماعت کی نماز کا حکم	270
167	مردوں کے لیے باجماعت نماز ادا کرنا ضروری ہے	270
168	جماعت کی نماز کی اہمیت وفضیلت	272
169	عورتوں کا مسجد میں نماز پڑھنا منع ہے	273
170	مذکورہ آیت کی تفاسیر	273
171	اَحادیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں	275
172	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ	282
173	حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فہم اور بعید نظری کی تائید	284
174	عورتوں کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہونے پر اِجماعِ اُمت	285
175	صفوں کی درستگی	286
176	دائیں طرف کی صف مکمل کرنے کی فضلیت	286
177	بائیں طرف کی صف مکمل کرنے کی فضلیت	286
178	صفوں میں خلاء نہیں ہونا چاہیے	287
179	صف اول کی فضلیت	287
180	پہلے اگلی صف پوری کرنی چاہیے	288
181	صف بندی کی ترتیب	289
182	امام کے قریب کن لوگوں کا کھڑے ہونا مستحب ہے	289

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

183	مقتدیوں کو نماز کے لیے کب کھڑا ہونا چاہیے	290
184	سر ڈھانپ کر نماز پڑھنے کا حکم	292
185	مرد کے لیے ڈھانپ کر نماز پڑھنا ہی مسنون ہے	292
186	آثار صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ	300
187	ٹوپی انبیاء علیہم السلام، صلحاء رحمہم اللہ و مسلمانوں کا لباس اور قدیم روایت ہے	310
188	سر ڈھانپ کر نماز پڑھنے پر اجماعِ اُمت	313
189	احناف رحمہم اللہ کا مسلک	314
190	امام مالک رحمہ اللہ کا مسلک	314
191	امام شافعی رحمہ اللہ کا مسلک	315
192	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا مسلک	315
193	علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی محققانہ تحقیق	315
194	اکابر علماء اہلحدیث کی تائیدات	317
195	عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں	320
196	دورانِ نماز ازار (شلوار، تہبند) کی کیفیت و ہیئت	321
197	مرد کے لیے نماز میں ٹخنے کھلے رکھنے کا حکم	321
198	عورت کے لیے ٹخنے چھپانے کا حکم	323
199	قبلہ رُخ ہونا	324
200	نیتِ نماز	325
201	قیامِ نماز	326
202	طویل قیام کی فضیلت	326
203	قیام کی حالت میں نگاہ سجدہ کی جگہ رکھنا	327
204	مرد کے قیام کی مسنون ہیئت	327
205	دورانِ قیام پاؤں کے درمیان مناسب فاصلہ رکھنا	327

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

206	نمازی کے پاؤں کے درمیان فاصلہ کتنا ہونا چاہیے؟	329
207	فقہ حنفی کی تائید	329
208	فقہ شافعی کی تائید	329
209	فقہ مالکی کی تائید	329
210	فقہ حنبلی کی تائید	330
211	دورانِ قیام دونوں پاؤں برابر رکھنا	330
212	دورانِ قیام پاؤں کے اطراف (اُنگلیوں) کو قبلہ رُخ رکھنا	331
213	عورت کے قیام کی مسنون ہیئت	331
214	تکبیر تحریمہ کہنا	332
215	تکبیر تحریمہ کے الفاظ	333
216	مقتدی امام کے ساتھ تکبیر کہے	334
217	جس نے امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہی اس کی نماز نہیں	334
218	جس نے تکبیر تحریمہ نہ کہی اس کی نماز نہیں	334
219	امام کا تکبیریں اُونچی آواز سے کہنا	335
220	تکبیر تحریمہ کے ساتھ رفع الیدین کرنا	335
221	تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھوں کی کیفیت و ہیئت	336
222	تکبیر تحریمہ کہتے وقت مرد کے ہاتھوں کی ہیئت و کیفیت	336
223	تکبیر تحریمہ کہتے وقت عورت کے ہاتھوں کی ہیئت و کیفیت	337
224	مرد کا تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھانا مسنون ہے	337
225	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ	342
226	اَحناف کا مسلک مجموعہ اَحادیث پر عمل کرنا ہے	344
227	عورت کا تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھانا مسنون ہے	344
228	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ	345

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

229	تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد مرد کے ہاتھ باندھنے کا طریقہ وہیئت	346
230	اَحناف کا مسلک مجموعہ اَحادیث پر عمل کرنا ہے	349
231	مرد کا نماز میں زیرِ ناف ہاتھ باندھنا مسنون ہے	350
232	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ	352
233	مراسیل حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ مرفوع حدیث کے حکم میں ہیں	354
234	جمہور آئمہ اُمت کا مسلک ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ہے	356
235	فقہاءِ اَحناف کا مسلک	357
236	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک	357
237	امام شافعی اور امام مالک رحمہم اللہ کا متفقہ مسلک	360
238	امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا تحقیقی فیصلہ	361
239	علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ شارح بخاری کی بصیرت آموز تحقیق	362
240	ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے میں انتہائی تواضع اور عاجزی ہے	363
241	شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ اور شیخ علامہ ناصر الدین البانی رحمہم اللہ کا دوٹوک فیصلہ	363
242	تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد عورت کے ہاتھ باندھنے کا طریقہ وہیئت	364
243	عورت کا سینہ پر ہاتھ باندھنے پر اجماعِ اُمت	364
244	عورت کا سینہ پر ہاتھ باندھنے کے حکم کی حکمت سترِ عورت ہے	365
245	ثناء پڑھنا	366
246	ثناء کے مسنون کلمات	366
247	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	369
248	اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول یہی ثناء پڑھنے کا تھا	370
249	علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا بصیرت آموز تحقیقی فیصلہ	371
250	ثناء آہستہ پڑھنا مسنون ہے	371
251	آثار تابعین رحمہم اللہ	372

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

252	علامہ شوکانی رحمہ اللہ کا بصیرت آموز منصفانہ اور محققانہ فیصلہ	372
253	**تعوذ اور تسمیہ کا بیان**	373
254	قراۃ سے پہلے تعوذ اور تسمیہ پڑھنا	373
255	تسمیہ (یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) پڑھنا	374
256	تعوذ اور تسمیہ آہستہ پڑھنا مسنون ہے	376
257	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ	379
258	جمہو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور فقہاء رحمہم اللہ اُمت کا مسلک	380
259	علامہ ابن القیم رحمہ اللہ کا بصیرت آموز بیان	380
260	**قرأت نماز کا حکم**	381
261	امام اور منفرد کے لیے سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے	381
262	امام اور منفرد کا سورۃ فاتحہ اور ساتھ کوئی دوسری سورۃ پڑھنا ضروری ہے	383
263	امام کے پیچھے مقتدی کی قرأت کا حکم	384
264	مذکورہ آیت کا شانِ نزول	385
265	تفاسیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	386
266	تفسیر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	386
267	تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ	387
268	تفسیر عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ	387
269	تفسیر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ	388
270	تفسیر مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ	388
271	تفاسیر تابعین رحمہم اللہ	388
272	حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا قول	388
273	حضرت مجاہد رحمہ اللہ کا قول	389
274	حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ کا قول	389

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

275	حضرت سعید بن المسیب رحمہ اللہ کا قول	389
276	حضرت ضحاک اور ابراہیم رحمہم اللہ کا قول	389
277	حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کا قول	389
278	امام ابن عدی رحمہ اللہ کا قول	389
279	امام ابن زید رحمہ اللہ کا قول	390
280	امام زہری رحمہ اللہ کا قول	390
281	عبداللہ بن عمیر اور عطا بن ابی رباح رحمہم اللہ کا قول	391
282	حضرت عامر رحمہ اللہ کا قول	391
283	امام السدی رحمہ اللہ کا قول	391
284	دیگر تفاسیر محدثین رحمہم اللہ	391
285	تفسیر محمد بن کعب القرظی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۸۸ھ)	391
286	تفسیر امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (المتوفی ۲۴۱ھ)	392
287	تفسیر طبری رحمہ اللہ (المتوفی ۳۱۰ھ)	392
288	امام طبری رحمہ اللہ کا بصیرت آموز فیصلہ	393
289	تفسیر ابو منصور الماتریدی رحمہ اللہ (المتوفی ۳۳۳ھ)	394
290	تفسیر الجصاص رحمہ اللہ (المتوفی ۳۷۰ھ)	394
291	تفسیر سمرقندی رحمہ اللہ (المتوفی ۳۷۳ھ)	394
292	تفسیر الوسیط للطنطاوی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۴۳۱ھ)	395
293	تفسیر ابن عبدالبر نمری رحمہ اللہ (المتوفی ۴۶۳ھ)	395
294	تفسیر السمعانی رحمہ اللہ (المتوفی ۴۸۹ھ)	396
295	تفسیر امام بغوی رحمہ اللہ (المتوفی ۵۱۶ھ)	396
296	تفسیر علامہ زمخشری رحمہ اللہ (المتوفی ۵۲۸ھ)	396
297	تفسیر زاد المسیر للامام الجوزی رحمہ اللہ (المتوفی ۵۹۷ھ)	397

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

298	تفسیر کبیر للامام فخر الدین الرازی رحمہ اللہ (المتوفی ۶۰۶ھ)	397
299	تفسیر ماوردی رحمہ اللہ (المتوفی ۶۶۰ھ)	397
300	تفسیر قرطبی للامام ابی عبداللہ بن احمد الانصاری القرطبی رحمہ اللہ (المتوفی ۶۷۱ھ)	397
301	تفسیر علامہ بیضاوی رحمہ اللہ (المتوفی ۶۸۵ھ)	398
302	تفسیر خازن للعلامہ علاؤالدین علی بن محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ (المتوفی ۷۲۵ھ)	398
303	تفسیر ابن تیمیہ رحمہ اللہ (المتوفی ۷۲۸ھ)	399
304	تفسیر ابن جزی رحمہ اللہ (المتوفی ۷۴۱ھ)	399
305	تفسیر حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (المتوفی ۷۷۴ھ)	399
306	تفسیر درمنثور للعلامہ السیوطی رحمہ اللہ (المتوفی ۹۱۱ھ)	399
307	تفسیر علامہ ابومسعود رحمہ اللہ (المتوفی ۹۸۲ھ)	400
308	تفسیر احمدیہ از مُلّا احمد جیون ایٹھوی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۱۳۱ھ)	400
309	تفسیر مظہری از قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۲۲۵ھ)	400
310	تفسیر روح المعانی از علامہ سید محمود آلوسی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۲۷۰ھ)	401
311	تفسیر عثمانی از حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۳۶۲ھ)	401
312	تفسیر معارف القرآن از مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۳۹۴ھ)	401
313	تفسیر معارف القرآن از مولانا مفتی شفیع رحمہ اللہ (المتوفی ۱۳۹۶ھ):	401
314	تفسیر فتح المنان المعروف تفسیر حقانی از مفتی عبدالحق دہلوی رحمہ اللہ:	401
315	علامہ شوکانی رحمہ اللہ کا منصفانہ فیصلہ	402
316	بعض امور کی علمی وتحقیقی وضاحت	402
317	قرأت خلف الامام کا حکم اَحادیث نبویہ ﷺ اور آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور آثار تابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ کی روشنی میں	403
318	دورانِ قرأت امام کے پیچھے مقتدی بالکل خاموش رہے	403
319	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ	407

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

320	امام کی قرأت مقتدی کے لیے کافی ہے	408
321	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	411
322	امام کے پیچھے قرأت کرنا منع ہے	413
323	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ	415
324	امام کی اقتداء میں مقتدی کی نماز بغیر فاتحہ پڑھے بھی کامل ہے	420
325	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ	423
326	امام کے پیچھے قرأۃ کرنے پر نبی کریم ﷺ کی تنبیہ	424
327	امام کے پیچھے قرأۃ کرنے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ کی تنبیہ	427
328	ستر بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فتویٰ	432
329	مسئلہ قرأت خلف الامام کے پر اَحادیث نبویہ ﷺ وآثارِ صحابہ رضی اللہ عنہم کا اِجمالی خلاصہ	432
330	جمہور سلف وخلف رحمہم اللہ حضرات کا مسلک قرأت خلف الامام سے منع کرنا ہے	436
331	علامہ محدث محمد بن اسمٰعیل امیر یمانی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۱۸۲ھ) کا تحقیقی فیصلہ	436
332	جمہور فقہاءِ اُمت کے نزدیک قرأت خلف الامام واجب نہیں	436
333	شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا تحقیقی اور بصیرت آموز فیصلہ	437
334	قرأت خلف الامام کی ممانعت پر قرآن مجید سے بصیرت آموز دلیل	439
335	قرأت خلف الامام نہ کرنے پر عقلی دلیل امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی زبانی	440
336	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کا دوٹوک فیصلہ	441
337	امام شافعی رحمہ اللہ بھی جہری نمازوں میں قرأت خلف الامام کے قائل نہیں	442
338	اکابر علمائے اہل حدیث فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے والے کی نماز کو باطل نہیں سمجھتے	442
339	سورۃ فاتحہ قرأت قرآن میں شامل ہے	443
340	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	445
341	امام کے ساتھ رکوع میں ملنے والے کی وہ رکعت شمار ہوگی	446
342	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ	450

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

343	امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا بصیرت آموز استدلال	457
344	جمہور فقہاءِ اُمت کا مسلک	457
345	سورۃ فاتحہ کو دوسری سورۃ سے پہلے پڑھنا	458
346	جسے قرآن بالکل یاد نہ ہو اُس کے لیے قرأت کا حکم	459
347	**آمین کہنا**	460
348	امام جب "غیر المغضوب علیہم ولا الضالین" کہے تو مقتدی آمین کہے	460
349	آمین کہنے کا حکم	460
350	آمین دُعا ہے	460
351	آمین دُعا ہے لہٰذا یہ آہستہ ہی کہنا افضل ہے	460
352	تفسیر ابن کثیر	460
353	تفسیر طبری	461
354	تفسیر کبیر	462
355	تفسیر جلالین	462
356	تفسیر ابن منیر	462
357	حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ کا قول	463
358	علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق	463
359	آمین ذکر ہے لہٰذا آہستہ کہنا ہی افضل ہے	463
360	دُعا اور ذکر میں اخفاء افضل ومعتبر ہے	463
361	تفسیر کبیر	464
362	تفسیر جلالین	464
363	تفسیر در منثور	464
364	تفسیر طبری	464
365	رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ	465

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

366	اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فیصلہ	465
367	حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا فیصلہ	466
368	اِخفاءِ دُعا پر اِجماعِ اُمت	466
369	امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بصیرت آموز استدلال	466
370	علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق	467
371	سورۃ فاتحہ کے بعد آمین آہستہ کہنا مسنون ہے	467
372	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین و تبع تابعین رحمہم اللہ	469
373	جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ اخفا آمین پر عمل کرتے تھے	472
374	محدثین و فقہاءِ کوفہ رحمہم اللہ کا اِخفاء آمین پر اِجماع	472
375	حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی تحقیق	472
376	امام نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا حقیقت پسندانہ فیصلہ	475
377	امام اربعہ رحمہم اللہ کا متفقہ مسلک	475
378	علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ کا تحقیقی فیصلہ	475
379	علامہ ابن القیم اور مولانا انور شاہ کشمیری رحمہم اللہ کی بصیرت آموز تحقیق	476
380	علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کا منصفانہ اور عادلانہ فیصلہ	477
381	سورۃ فاتحہ کے بعد دوسری سورۃ سے پہلے بسم اللہ پڑھنا	478
382	جہری اور سری نمازوں میں فرق کرنا	478
383	رکوع میں جاتے اور اُٹھتے وقت رفع الیدین نہ کرنا مسنون ہے	479
384	مذکورہ آیت کی تفاسیر	479
385	تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ	479
386	تفسیر حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ	479
387	رسول اللہ ﷺ کا رفع الیدین کرنے سے منع فرمانا	480
388	رسول اللہ ﷺ کا عمل مبارک رفع الیدین نہ کرنے کا تھا	485

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

389	خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا عمل رفع الیدین نہ کرنے کا تھا	503
390	اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل رفع الیدین نہ کرنے کا تھا	505
391	عام طور پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا رفع الیدین کا معمول نہ تھا	507
392	اکثر تابعین و تبع تابعین رحمہم اللہ کا عمل رفع الیدین کا نہ تھا	507
393	امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اور امام اوزاعی رحمہ اللہ کا رفع الیدین پر علمی مکالمہ	512
394	امام مالک رحمہ اللہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین کو مکروہ فرماتے ہیں	513
395	اہل مدینہ کا ترکِ رفع الیدین پر اجماع	515
396	فقہاء کرام کا ترکِ رفع الیدین پر اجماع	515
397	اکثر محدثین رحمہم اللہ ترکِ رفع الیدین کے قائل تھے	515
398	تکبیر تحریمہ کے علاوہ تمام رفع الیدین منسوخ ہے	516
399	امام ترمذی رحمہ اللہ کا منصفانہ فیصلہ ترکِ رفع الیدین جمہور علماءِ اُمت کا عمل ہے	517
400	اہل کوفہ کا ترکِ رفع الیدین پر اجماع	518
401	امام بخاری رحمہ اللہ کے اُستاذ بھی تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین کے قائل نہ تھے	519
402	رفع الیدین واجب نہ ہونے پر اجماعِ اُمت	519
403	فقیہ الامت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترکِ رفع الیدین کی روایت کے راجح ہونے کی بڑی اور بنیادی وجہ	519
404	اکابر علمائے اہل حدیث بھی ترکِ رفع الیدین کے ثبوت و دلائل کے قائل ہیں	521
405	رکوع میں جاتے وقت تکبیر (اللہ اکبر) کہنا	522
406	**رکوع کی فرضیت اور مسنون طریقہ**	523
407	مرد کے رکوع کی مسنون ہیئت و کیفیت	523
408	رکوع میں کمر کو سیدھا رکھنا	523
409	رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا	525
410	رکوع میں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا	525

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

411	رکوع میں ہاتھوں کی اُنگلیوں کو گھٹنوں سے نیچے رکھنا	526
412	رکوع میں ہاتھوں کی اُنگلیوں کو کھلا رکھنا	526
413	رکوع میں بازوؤں کو بالکل سیدھا رکھنا	527
414	رکوع میں کہنیوں کو پہلوؤں سے جدا رکھنا	528
415	عورت کے رکوع کی مسنون ہیئت و کیفیت	529
416	رکوع کی مسنون تسبیحات	529
417	رکوع میں تسبیحات کی مسنون تعداد	530
418	رکوع میں قرأت کرنا منع ہے	531
419	رکوع کے بعد قومہ کے لیے کب اُٹھے	531
420	منفرد کا تسبیح و تحمید دونوں کہنا	532
421	امام کا تسبیح اور مقتدی کا تحمید کہنا	532
422	ربنا لک الحمد کہنے کی فضیلت	534
423	**قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا**	535
424	قومہ کی دُعا اور اسکی فضیلت	535
425	سجدہ میں جاتے وقت تکبیر (اللہ اکبر) کہنا	536
426	سجدہ میں جاتے ہوئے تکبیر کہاں سے شروع کرے اور کہاں ختم کرے	536
427	سجدہ میں جانے کا مسنون طریقہ	537
428	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ	538
429	محدث کبیر امام ابن خزیمہ نیساپوری رحمہ اللہ (المتوفی ۳۱۱ھ) کا تحقیقی فیصلہ	542
430	جمہور اُمت کا عمل	542
431	علامہ ابن القیم رحمہ اللہ کا بصیرت آموز فیصلہ	543
432	**سجدہ کی فرضیت اور مسنون طریقہ**	544
433	مرد کے سجدہ کی مسنون ہیئت و کیفیت	544

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

434	سات اعضاء پر سجدہ کرنا	544
435	سجدہ میں ناک اور پیشانی زمین پر لگانا ضروری ہے	545
436	سجدہ میں چہرہ کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا	545
437	سجدہ میں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر رکھنا	545
438	سجدہ میں ہاتھوں کی اُنگلیوں کو قبلہ رُخ رکھنا	546
439	سجدہ میں ناک اور پیشانی کو جما کر رکھنا	546
440	سجدہ میں ہاتھوں کی اُنگلیوں کو ملا کر رکھنا	546
441	سجدہ میں کہنیوں کو زمین سے اُٹھا کر رکھنا	548
442	سجدہ میں کہنیوں کو زمین پر نہ پھیلائے	548
443	سجدہ میں اعتدال اختیار کرنا	548
444	بازوؤں کو بغلوں اور پہلو سے جدا رکھنا	548
445	سجدہ میں دونوں پاؤں کو کھڑا رکھنا	549
446	سجدہ میں پیٹ کو زمین اور رانوں سے جدا رکھنا	550
447	سجدہ میں سرین کو اُونچا رکھنا	550
448	رکوع اور سجدے میں کمر سیدھی رکھنا	550
449	سجدہ میں پاؤں کی اُنگلیاں قبلہ رُخ رکھنا	550
450	سجدہ میں ایڑوں کو نہ ملانے پر اِجماعِ اُمت	551
451	عورت کے سجدہ کی مسنون ہیئت وکیفیت	552
452	عورت کا سجدہ میں پیٹ کو رانوں سے ملانا	552
453	عورت زمین سے خوب چمٹ کر یعنی باز وزمین پر بچھا کر سجدہ کرے	555
454	عورت خوب سمٹ کر اور پست ہو کر سجدہ کرے	556
455	عورت سجدہ میں سُرین کو نیچا رکھے	556
456	امام شافعی رحمہ اللہ عورت اور مرد کی نماز میں فرق کے قائل ہیں	557

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

457	امام مالک رحمہ اللہ عورت اور مرد کی نماز میں فرق کے قائل ہیں	558
458	امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ عورت اور مرد کی نماز میں فرق کے قائل ہیں	559
459	امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ (فقہ حنفی) عورت اور مرد کی نماز میں فرق کے قائل ہیں	560
460	مرد وعورت کی نماز میں فرق کے متعلق مدلل تحقیق	561
461	مرد وعورت کی نماز میں مسلّمہ فرق	561
462	شریعت میں مرد وعورت کی نماز میں فرق کی اصولی وجہ	562
463	محدثین وفقہائے کرام رحمہم اللہ سے مرد وعورت کی نماز میں فرق کا اجمالی ثبوت	563
464	علمائے اہل حدیث رحمہم اللہ سے مرد وعورت کی نماز میں فرق کا اِجمالی ثبوت	568
465	جلدی جلدی سجدہ کرنے کی ممانعت	568
466	سجدہ کی مسنون تسبیحات	569
467	سجدہ میں تسبیحات کی مسنون تعداد	569
468	سجدہ سے سر اُٹھاتے وقت تکبیر کہنا	570
469	دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (جلسہ کرنا)	570
470	دونوں سجدوں کے درمیان (جلسہ) کی دُعا	571
471	تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کرنا	572
472	سجدہ میں جاتے اور اُٹھتے وقت رفع الیدین نہ کرنا	572
473	سجدہ کامل نہ کرنے پر وعید	573
474	رکوع قومہ، جلسہ اور دونوں سجدے اطمینان سے کرنا	573
475	رکوع، قومہ، سجدہ اور جلسہ کی مقدار	574
476	مرد کا دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا مسنون طریقہ	574
477	دونوں سجدوں کے درمیان مردوں کا ایڑیوں پر بیٹھنا منع ہے	575
478	عورت کا دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا مسنون طریقہ	576
479	تکبیر کہہ کر دوسری رکعت کے لیے اُٹھنا	577

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

480	جلسہ استراحت نہ کرنا مسنون ہے	577
481	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	579
482	اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جلسہ استراحت کے قائل نہیں تھے	583
483	ترک جلسہ استراحت پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع	583
484	آثار تابعین رحمہم اللہ	584
485	ائمہ ثلاثہ (امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ) جلسہ استراحت کے مسنون ہونے کے قائل نہیں	584
486	اکثر اہلِ علم کا عمل جلسہ استراحت نہ کرنے کا ہے	585
487	ترک جلسہ استراحت پر اجماعِ اُمت	.585
488	بوجہ عذر یا ضعیف العمری کے جلسہ استراحت کرنا جائز ہے	585
489	سجدہ سے دوسری رکعت کے لیے اُٹھنے کا مسنون طریقہ	589
490	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ	591
491	علامہ ابن القیم حنبلی رحمہ اللہ کا تحقیقی فیصلہ	592
492	مشہور عالم امام موسیٰ بن احمد حجاوی صالحی حنبلی رحمہ اللہ کا تحقیقی فیصلہ	592
493	دو رکعتوں کے درمیان رفع الیدین نہ کرنا	593
494	دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح ادا کرنا	593
495	دوسری رکعت کے شروع میں ثناء اور تعوذ نہ پڑھنا	593
496	دوسری رکعت کی قرأت بسم اللہ سے شروع کرنا	594
497	دوسری رکعت میں فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا	594
498	دوسری رکعت پہلی رکعت سے قدرے چھوٹی رکھنا	594
499	**قعدہ اولیٰ**	595
500	ہر دو رکعت پر تشہد (قعدہ) میں بیٹھنا	595
501	تشہد کیے بغیر نماز درست نہیں	596

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

502	مرد کے قعدہ کی مسنون ہیئت	596
503	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وآثار تابعین رحمہم اللہ	598
504	اہل کوفہ اور اکثر اہل علم کا عمل	600
505	قعدہ میں دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھنا	600
506	مرد کا قعدہ میں تورک کرنا منع ہے	601
507	قعدہ میں دونوں پاؤں کھڑے رکھنا منع ہے	603
508	قعدہ میں دائیں پاؤں کی اُنگلیاں قبلہ رُخ رکھنا	603
509	عورت کے قعدہ کی مسنون ہیئت	603
510	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ	604
511	**قعدہ میں تشہد پڑھنا**	607
512	قعدہ میں تشہد کے مسنون الفاظ	607
513	تشہد کے افضل الفاظ	609
514	تشہد آہستہ پڑھنا مسنون ہے	609
515	قعدہ میں اُنگلی سے اشارہ کرنے کا مسنون طریقہ	610
516	تشہد میں شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کرنے کی کیفیت	611
517	تشہد میں اشارہ صرف ایک اُنگلی سے کرنا	611
518	تشہد میں اشارہ کے سوا اُنگلی کو حرکت نہ دینا مسنون ہے	612
519	ملا علی قاری رحمہ اللہ کی تطبیق بین الاحادیث	613
520	امام خزیمہ رحمہ اللہ کا تحقیقی فیصلہ	614
521	آئمہ اربعہ کا متفقہ مسلک	614
522	علامہ ابن حزم رحمہ اللہ کی تحقیق	615
523	علامہ ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ (المتوفی ۶۲۰ھ) کی تحقیق	615
524	امام نووی رحمہ اللہ (المتوفی ۶۷۶ھ) کی تحقیق	615

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

525	علامہ شرف الدین اسماعیل شافعی رحمہ اللہ (المتوفی ۸۳۷ھ) کی تحقیق	615
526	علامہ محمد بن قاسم شافعی رحمہ اللہ (المتوفی ۹۱۸ھ) کی تحقیق	616
527	علامہ زکریا انصاری شافعی رحمہ اللہ (المتوفی ۹۲۶ھ) کی تحقیق	616
528	علامہ شمس الدین محمد خطیب شربینی شافعی رحمہ اللہ (المتوفی ۹۷۷ھ) کی تحقیق	616
529	اکابر علمائے اہلحدیث کی تائیدات	616
530	اُنگلی کے اشارہ کے وقت اُنگلی قبلہ رُخ رکھنا	617
531	اشارہ کے لیے اُنگلی کب اُٹھائے اور کب گرائے	617
532	اشارہ کے وقت نگاہ اُنگلی پر رکھنا	618
533	اشارہ کے بعد اُنگلی کو قدرے اُٹھا کر رکھنا	618
534	اُنگلیوں کا حلقہ آخر نماز تک رکھنا	619
535	تشہد میں اُنگلی کا اشارہ کرنے کی فضیلت	619
536	قعدہ اولیٰ میں تشہد کے علاوہ اور کچھ نہ پڑھنا	620
537	آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ	621
538	قعدہ اولیٰ سے تیسری رکعت کے لئے اُٹھتے وقت تکبیر کہنا	622
539	تیسری رکعت کے شروع میں رفع الیدین نہ کرنا	622
540	**فرض نماز کی آخری دو رکعت میں قرأت کا حکم**	623
541	آثار تابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ	625
542	**قعدہ اُخیرہ**	627
543	قعدہ اُخیرہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا	627
544	قعدہ اُخیرہ میں تشہد کے بعد درود ابراہیمی پڑھنا افضل ہے	628
545	درود شریف پڑھنے کی فضیلت	630
546	درود شریف نہ پڑھنے پر وعید	630
547	درود شریف پڑھے بغیر نماز مکمل نہیں	630

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

548	درود شریف کے بعد دُعا پڑھنا	631
549	تشہد کے بعد دُعا اختیاری ہے	631
550	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا	632
551	دُنیا و آخرت کی تمام بھلائیوں کی مجموعہ دُعا	632
552	نماز میں پڑھی جانے والی دیگر مسنون دُعائیں	633
553	**لفظ سلام پر نماز کا اختتام کرنا**	634
554	اختتام نماز پر دائیں بائیں سلام پھیرنا	634
555	سلام کے مسنون الفاظ	634
556	مقتدی امام کے ساتھ سلام پھیرے	635
557	نمازی کا سلام میں امام اور دوسرے نمازیوں کی نیت کرنا	636
558	سلام کے الفاظ مختصر کہنا چاہیے	636
559	سلام کے فوراً بعد تکبیر اُونچی آواز سے کہنا اور تین مرتبہ استغفار کہنا	636
560	مقتدیوں کی طرف رُخ کرنے سے پہلے کتنی دیر توقف کرے	637
561	سلام کے بعد امام کا مقتدیوں کی طرف رُخ کرنا	639
562	**فرضوں کے بعد دُعا مانگنا اور تسبیحات کرنا مسنون ہے**	640
563	مذکورہ آیت کی تفاسیر	640
564	دُعا مانگنے کی فضیلت و اہمیت	641
565	فرض نماز کے بعد کی مسنون دُعائیں	642
566	دُعا مانگنے کے آداب	650
567	دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھانا	650
568	دُعا کی ابتداء حمد باری تعالیٰ اور درود شریف سے کرنا	651
569	دُعا کے آخر میں بھی درود شریف پڑھنا	652
570	ہر دُعا تین مرتبہ کرنا افضل ہے	652

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

571	دُعا یقین قلب سے ساتھ مانگی جائے	652
572	دُعا کے خاتمہ پر آمین کہنا مہر قبولیت ہے	653
573	دُعا کے بعد ہاتھوں کو چہرہ پر پھیرنا	653
574	دُعا کی قبولیت کا نسخہ	654
575	دُعا نہ مانگنے والے کے لیے سخت وعید	655
576	نماز کے بعد مسنون تسبیحات	655
577	تسبیحات اُنگلیوں پر گننا	657
578	تسبیحات دائیں ہاتھ پر گننا مسنون ہے	657
579	فجر اور عصر کے بعد طویل ذکر و دُعا کی فضیلت	658
580	جمہور محدثین، فقہاء و علماء سے فرض نماز کے بعد دُعا کا ثبوت	659
581	اکابر علماء اہلحدیث کی تائیدات	661
582	جماعت کی نماز کے اختتام پر دُعا مانگنے کا شرعی حکم	662
583	امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول	664
584	جماعت کے اختتام پر امام و مقتدیوں کا ایک وقت میں دُعا مانگنے کا شرعی حکم	665
585	**نمازِ وتر کا مسنون طریقہ**	667
586	تین رکعت وتر ایک سلام سے پڑھنا	667
587	وتر میں دو رکعت کے بعد تشہد بیٹھنا	668
588	دُعائے قنوت کے مسنون الفاظ	668
589	دُعائے قنوت تکبیر کہہ کر رکوع کرنے سے پہلے پڑھنا مسنون ہے	669
590	دُعائے قنوت کے لیے رفع الیدین کرنا	672
591	تکبیر قنوت کے ساتھ رفع الیدین پر اجماعِ اُمت	674
592	وتروں کے بعد کی دُعا	674
593	**سجدہ سہو کا بیان**	675

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

594	نماز میں کمی یا زیادتی پر سجدہ سہو کرنا	675
595	سجدہ سہو سلام کے بعد کرنا	678
596	سجدہ سہو میں دو سجدے کرنا	681
597	سجود سہو کے لیے تکبیر کہنا	682
598	سجدہ سہو سے پہلے ایک طرف (دائیں طرف) سلام پھیرنا	682
599	تشہد پڑھ کر سجدہ سہو کرنا	683
600	سجدہ سہو کے بعد تشہد پڑھ کر سلام پھیرنا	684
601	مقتدی کو سہو ہو جائے تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں	684
602	نماز میں ایک سے زیادہ سہو ہونے پر ایک ہی مرتبہ سہو کے سجدے کافی ہیں	684
603	مقتدی ہر حال میں امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے	685
604	امام کے بھولنے پر مقتدیوں کا امام کو یاد دلانے کا طریقہ	685
605	**نمازِ عیدین کا مسنون طریقہ**	686
606	عیدین کی ہر رکعت میں کل چار تکبیریں کہنا	686
607	عیدین کی چار تکبیروں پر اجماعِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	687
608	نمازِ عیدین کے محل تکبیرات	688
609	خطبہ عیدین	689
610	خطبہ نماز عیدین کے بعد پڑھنا	689
611	**نمازِ جنازہ کا مسنون طریقہ**	690
612	نمازِ جنازہ کی چار تکبیروں پر اجماعِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	690
613	رفع الیدین صرف پہلی تکبیر کے ساتھ کرنا	691
614	اکابر علمائے اہلحدیث سے تائیدات	693
615	پہلی تکبیر کے بعد حمد و ثناء کرنا اور دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھنا	693
616	تیسری تکبیر کے بعد دُعا پڑھنا	694

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

617	چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنا	694
618	نمازِ جنازہ میں قراءتِ قرآن منع ہے	695
619	نمازِ جنازہ آہستہ پڑھنا مسنون ہے	697
620	**نمازی کے لیے ضروری ہدایات**	698
621	ایسے کمرے میں نماز پڑھنا جائز نہیں جہاں تصویر لٹکی ہو	698
622	امام کو چاہیے کہ مختصر نماز پڑھائے	698
623	پہلو (کوکھ) پر نماز میں ہاتھ رکھنا منع ہے	698
624	مقتدی کا کسی بھی رکن میں امام سے سبقت نہ کرنا	699
625	دورانِ نماز آنکھیں بند نہ کرنا	699
626	نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا منع ہے	699
627	بیت الخلاء کی حاجت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے	700
628	شدت بھوک کی حاجت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے	700
629	توجہ منتشر کرنے والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے	700
630	کپڑا، رومال، چادر وغیرہ لٹکا کر نماز پڑھنا منع ہے	701
631	بغیر عذر بیٹھ کر نماز نہ پڑھنا چاہیے	701
632	فرائض کے بعد نوافل کے لیے جگہ بدل کر نماز پڑھنا افضل ہے	701
633	دوران نماز پیشانی کو صاف کرنا منع ہے	702
634	مسجد میں اور دورانِ نماز اُنگلیاں چٹخانا مکروہ ہے	702
635	دوران نماز منہ ڈھانپنا منع ہے	703
636	دوران نماز تھوک اور رینٹ نکالنا مکروہ ہے	703
637	دوران نماز جمائی کو حتی الوسع روکنا چاہیے	703
638	دورانِ نماز حدث ہو جائے تو وضو کے لیے کیسے نکلنے کا طریقہ	704
639	دورانِ نماز موذی جانور کو مارنا درست ہے (مگر عمل کثیر نہ ہو)	704

640	غلبہ نیند میں نماز پڑھنا منع ہے	705
641	بغیر ہونٹ ہلائے نماز نہیں ہوتی	705
642	جماعت کی نماز کے لیے دوڑتے ہوئے آنا منع ہے	706
643	مسجد میں اپنے لیے نماز کی جگہ متعین منع ہے	706
644	اکیلے مقتدی کو امام کے دائیں طرف کھڑے ہونا چاہیے	706
645	نماز میں کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹنا:	707
646	آستین یا قمیض کے گلے کو نماز میں ہوا حاصل کرنے کیلئے حرکت دینا مکروہ ہے	707
647	فرائض کے بعد امام کا فوراً اُٹھ جانے مین حرج نہیں	707
648	مقتدی امام سے پہلے سجدہ سے سر نہ اُٹھائے	708
649	امام کا مقتدیوں کو چھوڑ کر خاص اپنے لیے دُعا مانگنا منع ہے	708
650	نماز کے بعد امام دائیں / بائیں دونوں طرف رُخ کر کے بیٹھ سکتا ہے	708
651	نماز میں چند آیات پڑھ کر رکوع کرنا بھی درست ہے	709
652	ایک سورت کو دو رکعتوں میں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں	710
653	سفر میں مختصر قراۃ کرنی چاہیے	710
654	نفلوں میں ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں	710
655	نمازی کے لیے مقدار سترہ	711
656	نمازی کے آگے سے گزرنے پر سخت وعید	711
657	نماز میں ہر آیت کو الگ الگ پڑھنا افضل ہے	712
658	جامع مسجد میں نماز ادا کرنے کی فضلیت	712
659	صف میں اکیلے کھڑے ہو کر جماعت سے نماز پڑھنا منع ہے	712
660	بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنا منع ہے	713
661	نماز میں ایک ہاتھ کی اُنگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈالنا منع ہے	713
662	امام کا اُونچی جگہ کھڑے ہو کر نماز پڑھانا منع ہے	714

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

663	نماز میں بار بار داڑھی پر ہاتھ پھیرنا خشوعِ نماز کے خلاف ہے	714
664	اگر وقت ہو تو سفر میں سنتیں اور نوافل پڑھنا افضل ہے	714
665	تیز بارش میں ترکِ جماعت میں حرج نہیں	714
666	نماز صاف کپڑوں میں پڑھی جائے	715
667	سنن ونوافل کی ادائیگی گھر میں افضل ہے	715
668	**نماز کے متعلق دیگر متفرق مسائل**	716
669	جمعہ دیہات والوں پر واجب نہیں	716
670	فوت شدہ نمازیں جلد از جلد ادا کرنا واجب ہے	719
671	نفل نماز پڑھنے والے کے پیچھے فرض نماز ادا کرنا درست نہیں	720
672	مآخذ ومراجع	732

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تقریظ

محقق اہلسنت والجماعت حضرت مولانا حافظ نثار الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مہتمم جامعہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام حضرو اٹک

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى أما بعد:

حضرت مولانا ابوعلی معاویہ دامت برکاتہم کی کتاب ''خاتم الانبیاء ﷺ کی نماز'' چند مقامات سے دیکھنے کا اتفاق ہوا، ماشاء اللہ مولانا ابوعلی معاویہ دامت برکاتہم کا مطالعہ وسیع اور علمی نظر گہری ہے اور انہیں مطالعہ اور علم کے ساتھ عنوان پر بھی مضبوط گرفت حاصل ہے۔

کتاب ''خاتم الانبیاء ﷺ کی نماز'' میں انہوں نے نماز کے مسائل کو مدلل بیان کیا ہے۔

عام اُردو خواں کے لئے مسائل کو دلائل سمیت ضرورت نہ ہوتی تھی، مگر ہندوستان میں پیدا ہونے والے فتنے (یعنی فقہاء کی تقلید کو گمراہی کہنے والوں) نے اب حالات ایسے پیدا کر دیئے کہ نمازی کے سامنے مسائل کے ساتھ ساتھ دلائل بھی بیان ہوں تو طریقہ نماز پر اعتماد نماز کے سکون کا سبب بنتا ہے، جبکہ یہ فتنہ اب ہندوستان سے نکل کر مختلف ممالک میں پھیل چکا ہے اس لئے نماز کے متعلق ایسے کاموں کی ضرورت پہلے سے بڑھ رہی ہے۔

اللہ رب العزت مولانا ابوعلی معاویہ مدظلہ کی اس محنت کو قبول فرماتے ہوئے جذبہ حسنات کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

خادم حافظ نثار الحسینی عفر اللہ لہ
مہتمم عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام حضرو اٹک
۱۱ ذی الحجہ ۱۴۳۸ھ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تقریظ

محقق اہل سنت والجماعت حضرت مولانا ڈاکٹر منظور احمد مینگل صاحب دامت برکاتہم

باسمہ تعالیٰ

الحمد للہ و کفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد:

حمد ثناء اس ذاتِ اقدس کو روا ہے جو عرش و کرسی کا مالک ہے، آسمان و زمین جن و انسان و ملک کا خالق ہے، نزول رحمت اور سلام ہو ان ذات قدسیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جنہوں نے اپنی تمام تر صلاحتیں اور توانائیاں مخلوق کو خالق کے ساتھ جوڑنے میں صَرف کیں، توحید، نماز، روزہ، زکوۃ حج، ذکر اَذکار، تلاوت و نوافل کا تحفہ اُمت کو دیکر فرش سے عرش تک پہنچایا، حلال و حرام کی معرفت اور تمیز کا علم دیکر حیوانات سے انسان کو ممتاز کرایا اور فرشتوں کی صف میں لاکر کھڑا کر دیا۔

ان کے بعد خدا اپنے ان بندوں پر رحم فرمائے جو دشت و بیاباں، صحراء و جبال، بَرّ و بحر، عرب و عجم میں افریقہ کے جنگلات میں توحید کا جھنڈا لیکر بھٹکی ہوئی اُمت کو دن رات، سردی و گرمی اور باد و باراں کی پروا کئے بغیر اللہ کی طرف بلا رہے ہیں، چوروں، ڈاکوؤں، رہزنوں اور قاتلوں کو تہجد کا عادی بنا رہے ہیں، سینما گھروں میں قہقہے لگانے والوں اور شراب میں مخمور لوگوں کو مسجد میں رونے اور اپنے خالق کے سامنے الحاح وزاری کرنے والے بنا رہے ہیں، ائر کنڈیشن اور چھاؤں کو چھوڑ کر بلوچستان کے صحراؤں میں بستر کندھے پر رکھ کر بھوک و پیاس کی مشقتیں جھیل رہے ہیں۔

میری مراد ایک مرد قلندر کی قائم کردہ تحریک فریاد اور تحریک بکاء کے افراد الیاسی تبلیغی جماعت ہیں جو بے نمازیوں کو دیکھ کر ان کے لیے بے تاب اور بے قرار ہیں کہ یا اللہ! یہ لوگ کب نمازی بنیں گے کب اس گند کو چھوڑ کر تیرا بندہ بنیں گے، نیز اللہ دستگیری فرمائے اپنے ان نیک بندوں پر جو روکھی سوکھی کھا کر چٹائیوں اور فرش پر بیٹھ کر شب و روز قرآن پڑھا رہے ہیں، پاکستان جیسے غریب الحال ملک میں دین دشمن حکمرانوں کے ظلم کے باوجود سالانہ ستر (۷۰۰۰) اسی ہزار (۸۰۰۰) حافظ اور ہزاروں علماء تیار کر رہے اور روزانہ درسِ قرآن اور درسِ حدیث دے کر لوگوں کو نماز کی طرف بلا رہے ہیں، یا اللہ! تو ان کا بھلا کر اور ان کی دستگیری فرما (آمین)۔

ان کے بالمقابل خدا اس جماعت کو ہدایت نصیب فرمائے جن کے مذہب میں یہودیت اور نصرانیت کوئی بڑا جرم نہیں بلکہ سب سے بڑا مجرم وہ ہے جو آہستہ سے نماز میں آمین کہتا ہے، جو امام کے پیچھے جہری اور سری نمازوں میں فاتحہ نہیں پڑھتا، جو رفع الیدین قبل الرکوع اور بعد الرکوع نہیں کرتا، جو اپنے فہم اور سمجھ پر اعتماد نہیں کرتا بلکہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے علوم اور تحقیق پر اعتماد کرتا ہے، جو سلف صالحین کو مشرک قرار نہیں دیتا، جو حافظ الحدیث عبداللہ درخواستی رحمۃ اللہ علیہ جن کی عمر (۱۰۵) سال حدیث میں گذری ہے کو مشرک قرار نہیں دیتا، جو شیخ الحدیث سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم جو کہ (۵۰) سال سے بخاری شریف پڑھا رہا ہے ان کو جاہل اور مشرک نہیں کہتا، جو در بدر، چپہ چپہ، قریہ قریہ، صحرا صحرا ٹھوکر کھانے والے مولانا جمشید صاحب رحمۃ اللہ علیہ، بھائی عبدالوہاب صاحب دامت برکاتہم، مولانا احسان صاحب دامت برکاتہم اور مولانا طارق جمیل صاحب دامت برکاتہم کو مشرک قرار نہ دے، جبکہ گمراہ طبقہ جن کا ہر فرد فروٹ بیچنے والا، ڈرائیونگ کرنے والا، ہر بات پر حدیث کا مطالبہ بھی کرے جو کلمہ طیبہ کے بارے میں بھی کہہ دے کہ اس کا بھی ثبوت نہیں چونکہ بخاری شریف اور مسلم شریف میں نہیں ایسے عالم میں ایک آدمی حیرانِ سرگرداں ہے کہ یا اللہ الیاسی لوگوں نے شراب سے چھڑا کر نماز پہ لگایا اور نام نہاد الحدیث میری نماز کو بھی فاسد قرار دے رہے ہیں اور مجھے مشرک قرار دے رہے ہیں تو اب میں کدھر جاؤں۔۔۔۔۔۔اور جب مناظرہ کی بات ہوتی ہے تو ان کے محدث اعظم کو "لا صلوٰۃ لمہ یقرأہ بفاتحہ الکتاب" حدیث میں یہ بھی معلوم نہیں کہ مَن موصولہ ہے یا موصوفہ ہے اس لیے کہ ان کے ہاں اُردو پڑھنے والے محدثین کی کوئی کمی نہیں۔۔۔۔۔ایسے عالم میں انسان کیا کرسکتا ہے! لیکن تاہم ہماری ذمہ داری تبلیغ ہے ہدایت دینے والی ذات اللہ کی ہے ہاں اس دور میں ایک انسان کو تشویش سے بچانے کے لیے برادر مکرم مولانا ابو علی معاویہ صاحب نے یہ کتاب "خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز" ترتیب دی ہے جس کا انداز بالکل سہل اور ہر مسئلہ بالکل مدلل ہے اور یہ کہنا بجا ہوگا کہ یہ کتاب اَحناف کی نماز کے دلائل میں ایک انسائیکلو پیڈیا ہے اور اُمید ہے یہ کتاب پڑھنے کے بعد کسی کج ذہن کو جمہور اُمت مسلمہ اَحناف کی نماز پر اعتراض کی جرأت نہیں ہوگی۔۔۔۔۔اہل علم یہ کتاب پڑھ کر ضرور استفادہ فرمائیں۔

ماشاء اللہ کتاب قابلِ دید ہے اور مصنف قابل داد ہے اللہ تعالیٰ قبولیت سے نوازے اور مؤلف موصوف کے لیے باعث نجات بنائے۔ (آمین)

وصلی اللہ وسلم علی خیر خلقہ محمد وعلی الہ وصحبہ اجمعین!

مولانا منظور احمد مینگل عفا اللہ عنہ

مہتمم وشیخ الحدیث جامعہ صدیقیہ گلشن معمار کراچی

۲۶ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تقریظ

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

فرزند عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ محمد حکیم اختر رحمہ اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اعمال میں ایمان کے بعد نماز کو جو درجہ حاصل ہے وہ کسی عمل کو حاصل نہیں، اس کا تقاضا تو یہ تھا کہ مسلمانوں کو اس کا اتنا اہتمام ہوتا کہ کوئی کمی نہ رہتی، لیکن ہماری بے توجہی اور غفلت نے اس کو بھی کوتاہیوں سے خالی نہیں چھوڑا، یہ بھی یاد رہے کہ نماز میں کوتاہی کا جو وبال ہے وہ دوسرے اعمال کی کوتاہیوں کی بہ نسبت بہت زیادہ ہے، کیونکہ نماز ہر دن رات میں پانچ بار فرض ہے اور اس میں کوتاہی کرنا حق تعالیٰ کو دن میں پانچ بار ناخوش کرنا ہے۔

نماز بالاتفاق سب کے نزدیک ایمان کے بعد تمام فرائض پر مقدم ہے اور قیامت میں سب سے اول اسی کا مطالبہ ہوگا اس کے برخلاف نماز کا اہتمام اور اس کی وجہ سے گناہوں کا معاف ہونا جس کثرت سے روایات سے ذکر کیا گیا ہے اس کا احاطہ دشوار ہے، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ بتاؤ اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر بہہ رہی ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے عرض کیا کہ بالکل نہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہی حال پانچوں نمازوں کا ہے کہ اللہ جل شانہ ان کی وجہ سے گناہوں کو زائل کردیتے ہیں، بہرحال ضرورت اس اَمر کی ہے کہ نماز جیسی اہم عبادت کے مسائل وآداب اور طریقہ سیکھا جائے اور اس کے مطابق اپنی نمازوں کو درست کیا جائے، اس سلسلے میں محترم مولانا ابوعلی معاویہ صاحب نے "خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز" کے نام سے ایک بہترین کاوش کی ہے اور نماز سے متعلق ضروری باتوں کو جمع کردیا ہے اور خصوصیت کے ساتھ نماز کے ارکان سے متعلق سنن اور آثار کو بھی ذکر کردیا ہے، اس سے ان لوگوں کے اعتراض کا جواب بھی جواب ہوگیا جو ہماری نماز پر اعتراض کرکے اور خلافِ سنت قرار دے کر عوام کو گمراہ کرتے ہیں اور اُمید ہے اللہ رب العزت مؤلف کی اس کوشش کو عام وتام فرمائیں گے اور لوگوں کی نماز کی درستگی کا ذریعہ بنائیں گے (آمین)۔

مولانا محمد مظہر عفا اللہ عنہ

مہتمم خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی جامعہ اشرف المدارس کراچی

۱۹ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تقریظ

حضرت مولانا مفتی احسان اللہ شائق صاحب دامت برکاتہم

اُستاذ و مفتی جامعۃ الرشید کراچی

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم امابعد!

نماز اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے اہم رکن ہے ایمان کے بعد سب سے پہلا حکم نماز ہی کا ہے چنانچہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ: "مرواأولادکم بالصلوۃ وھم ابناء سبع سنین"

یعنی سات سال کی عمر سے اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو

اللہ تعالیٰ کے ہاں مسلمان کی عبادت کی مقبولیت دو باتوں پر موقوف ہے (۱) اخلاص (۲) وہ عبادت سنت کے مطابق ہو، اگر دونوں میں سے کوئی ایک بات نہ پائی جائے تو وہ عبادت قبولیت کا درجہ نہیں پا سکتی۔

نماز کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصی تاکید ہے کہ سنت کے مطابق پڑھی جائے چنانچہ اِرشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ: "صلوا کما رائتمونی أصلی"۔ (ترجمہ) نماز اس طرح پڑھو جیسے مجھے پڑھتا دیکھتے ہو، لہٰذا سنت کے مطابق نماز پڑھنے کے لیے اَحادیث مبارکہ سے رہنمائی لینا بہت ضروری ہے، اس لیے علماءِ اُمت نے مختلف ادوار میں عربی، فارسی، اُردو اور دیگر زبانوں میں اس موضوع پر کتابیں لکھی اور اُمت کی رہنمائی کی، اب حال ہی میں محترم جناب مولانا ابو علی معاویہ صاحب نے بھی "خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز" کے نام سے ایک کتاب مرتب فرمائی ہے مولانا موصوف نے نہایت عرق ریزی کے ساتھ نماز سے متعلق صحیح اَحادیث کو جمع فرمایا ہے اور مسائل فقہیہ کے عنوانات قائم فرما کر عربی عبارت کے ساتھ ساتھ سلیس اُردو میں حدیث کا ترجمہ مع حوالہ تحریر فرمایا۔

میں نے اس کتاب کا مطالعہ کیا اور اس کتاب کو ماشاء اللہ عوام وخواص دونوں کے لیے بہت مفید پایا خصوصاً فقہ حنفی سے تعلق رکھنے والے ہمارے حنفی حضرات کے لیے مسائل نماز سے متعلق اَحادیث کا ایک ذخیرہ ہے بس ان اَحادیث کو یاد کر کے ان مسائل پر عمل کیا جائے تو نماز سنت کے مطابق ہوگی تو ان شاء اللہ ضرور قبول بھی ہوگی۔

آخر میں میری دُعا ہے اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبولیت سے نوازے اور مولانا موصوف کو مزید اس طرح کی کتابیں لکھ کر اُمت کی رہنمائی کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ (آمین)

احسان اللہ شائق عفا اللہ عنہ
اُستاذ و مفتی جامعۃ الرشید کراچی
۲۰ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۶ھ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ابتدائیہ

اصل کتاب کے مطالعہ سے پہلے حسب ذیل قواعد اچھی طرح مطالعہ فرمالیں، یہ قواعد بہت ہی کارآمد ثابت ہوں گے۔

قاعدہ نمبر 1: اسناد کے لحاظ سے حدیث کی بہت سی قسمیں ہیں مگر ہم صرف تین قسموں کا ذکر کرتے ہیں:

(1) حدیث صحیح (2) حدیث حسن (3) حدیث ضعیف

حدیث صحیح: وہ احادیث جس میں یہ چار خوبیاں پائی جائیں:

1۔ اس کی اسناد متصل ہو کر حضور اکرم ﷺ سے لے کر مؤلف کتاب تک کوئی راوی کسی جگہ سے چھوٹا نہ ہو۔

2۔ اس کے تمام راوی اول درجہ کے متقی، پرہیزگار ہوں اور کوئی فاسق یا مستور الحال نہ ہو۔

3۔ تمام راوی نہایت قوی الحافظہ ہوں کہ کسی کا حافظہ بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے کمزور نہ ہو۔

4۔ وہ حدیث شاذ یعنی مشہور کے خلاف نہ ہو۔

حسن حدیث: وہ حدیث جس کے کسی راوی میں یہ صفات اعلیٰ درجہ کی نہ ہوں، یعنی کسی کا تقویٰ یا قوتِ حافظہ اعلیٰ درجہ کا نہ ہو۔

ضعیف حدیث: وہ حدیث ہے جس کا کوئی راوی متقی پرہیزگار یا قوی الحافظہ نہ ہوں یعنی جو صفات حدیث صحیح میں معتبر تھیں ان میں سے کوئی ایک صفت نہ ہو۔

قاعدہ نمبر 2: پہلی دو قسمیں یعنی صحیح اور حسن احکام وفضائل سب میں معتبر ہیں، لیکن حدیثِ ضعیف صرف فضائل میں معتبر ہے، احکام میں معتبر نہیں، یعنی اس سے حلال وحرام ثابت نہ ہوں گے، ہاں اعمال یا کسی شخص کی عظمت وفضیلت ثابت ہو سکتی ہے۔

قاعدہ نمبر 3: ضعیف حدیث جھوٹی یا غلط یا من گھڑت حدیث کو نہیں کہتے، جیسا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے، بلکہ محدثین نے محض احتیاط کی بناء پر ایسی حدیث کو پہلے دو درجہ سے کم رکھا ہے۔

قاعدہ نمبر 4: اگر ضعیف حدیث کسی وجہ سے حسن بن جائے تو وہ بھی مطلقاً معتبر ہے، اس

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سے اَحکام وفضائل سب کچھ ثابت ہو سکتے ہیں۔

قاعدہ نمبر 5: حسب ذیل چیزوں سے حدیث ضعیف حسن بن جاتی ہے:

1۔دو یا زیادہ سندوں سے روایت ہو جانا اگرچہ وہ سب اسنادیں ضعیف ہوں یعنی اگر ایک حدیث چند ضعیف روایتوں سے مروی ہو جائے تو اب وہ ضعیف نہ رہے گی بلکہ حسن بن جائے گی۔(مقدمہ مشکوٰۃ از مولانا عبدالحق دہلوی)(رسالہ اصول حدیث للجرجانی)

2۔علماء کاملین کے عمل سے ضعیف حدیث حسن بن جاتی ہے یعنی اگر حدیث ضعیف پر علماءِ دین عمل شروع کر دیں تو وہ ضعیف نہ رہے گی بلکہ حسن بن جائے گی، جیسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "**هذا الحديث غريب ضعيف والعمل عليه عند أهل العلم**"۔ یعنی یہ حدیث تو غریب یا ضعیف ہے مگر اہل علم کا اس پر عمل ہے۔

قاعدہ نمبر 6: اسناد کے ضعف سے متن حدیث کا ضعف لازم نہیں، لہٰذا یہ ہو سکتا ہے کہ ایک حدیث ایک اسناد میں ضعیف ہو، دوسری اسناد میں حسن ہو اور تیسری اسناد میں صحیح ہو، اسی لئے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث کے متعلق فرماتے ہیں کہ "**هذا الحديث حسن صحيح غريب**"۔ یعنی یہ حدیث حسن بھی ہے صحیح بھی اور غریب بھی ہے۔(سنن ترمذی، رقم الحدیث 741)

قاعدہ نمبر 7: بعد کا ضعف اگلے محدث یا مجتہد کے لئے مضر نہیں ہوتا، لہٰذا اگر ایک حدیث حضرت امام بخاری یا حضرت امام ترمذی رحمہما اللہ کو ضعیف ہو کر ملی ہو کیونکہ اس میں ایک راوی ضعیف شامل ہو گیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ ہی حدیث حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو سند صحیح سے ملی ہو اور آپ کے زمانہ تک وہ ضعیف راوی اس حدیث کی اسناد میں شامل نہ ہو، مثلاً "**من كان له امام قرأة الامام له قرأة**"۔ یعنی جو امام کی اقتداء میں نماز پڑھتا ہو تو امام کی قرأۃ ہی مقتدی کی قرأۃ ہے والی حدیث کے راویوں میں سے ایک راوی جابر جعفی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو کہ ضعیف ہیں اور جابر جعفی رحمۃ اللہ علیہ (۱۳۵ھ) میں پیدا ہوئے جبکہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات (۱۵۰ھ) میں ہے، لہٰذا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ حدیث بالکل صحیح سند کے ساتھ ملی تھی۔

قاعدہ نمبر 8: جرح مبہم کسی لحاظ سے بھی قابلِ قبول نہیں کیونکہ جرح میں راوی کا وجہ ضعف بیان کرنا ضروری ہے، لہٰذا متعصب، متعنت و متشدد کی جرح قابلِ قبول نہیں، مثلاً دارقطنی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور خطیب بغدادی متعصب، اور ابن جوزی، عمر بن بدر موصلی، رضی صنعانی لغوی، جوزقانی، علامہ ابن تیمیہ، مجد الدین لغوی وغیرہ حضرات جرح میں متعنت شمار کئے جاتے ہیں، جبکہ ابوحاتم، نسائی، ابن معین، ابن قطان، یحییٰ قطان اور ابن حبان رحمہم اللہ حضرات جرح میں متشدد شمار کئے جاتے ہیں، لہٰذا یہ حضرات اگر کسی راوی کو ضعیف قرار دیتے ہیں تو ضروری ہے کہ ضعف کی وجہ اور راوی میں کیا ضعاف ہے اس کو بھی ساتھ بیان کریں گے اور اگر وجہ ضعف نہ بیان کی گئی ہو تو راوی ضعیف شمار نہ ہوگا، کیونکہ وجہ ضعف میں ائمہ کا اختلاف ہے، ایک چیز کو بعض عیب سمجھتے ہیں اور بعض نہیں مثلاً تدلیس، گھوڑے دوڑانا، مذاق کرنا، نوعمری اور فقہ میں مشغولیت کو بعض لوگوں نے راوی کا عیب شمار کیا ہے مگر احناف ان میں سے کسی کو عیب نہیں شمار کرتے۔ (نور الانور بحث طعن علی الحدیث)

امام ابن الصلاح رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

وأما الجرح فانه لا يقبل الا مفسرا مبين السبب۔۔۔فلا بد من بيان سببه لينظر فيما هو جرح أم لا۔ (مقدمہ ابن الصلاح، صفحہ ۱۴۰، نوع ۲۳، طبع المکتبۃ السلفیۃ)

یعنی کوئی جرح اس وقت تک مقبول نہیں جب تک اس کا سبب بیان نہ کیا جائے کیونکہ بسا اوقات جارح ایسی جرح کرتا ہے جو موجب جرح نہیں ہوتی۔

امام ابوبکر احمد بن علی خطیب بغدادی رحمہ اللہ (المتوفی ۴۶۳ھ) لکھتے ہیں کہ:

وقد ذكر ان الشافعي انما أوجب۔ (الکفایۃ، صفحہ ۱۰۸، طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت)

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (اسبابِ جرح کو بیان کرنا) ضروری ہے۔

امام عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری رحمہ اللہ (المتوفی ۶۵۶ھ) لکھتے ہیں کہ:

لا يقبل الجرح الا مفسرا۔ (رسالۃ فی الجرح والتعدیل، ص ۴۰، طبع الکویت)

جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ (المتوفی ۹۱۱ھ) لکھتے ہیں کہ:

لأنه يحصل بأمر واحد ولا يشق ذكره ولان الناس مختلفون في اسباب الجرح فيطلق أحدهم الجرح بناء على ما أعتقده جرحا وليس بجرح في نفس الامر فلا بد من بيان سببه لينظر هل هو قادح أم لا؟ (تدریب الراوی ۱/۲۶۱، طبع بیروت)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(جرح وہ قبول ہے جس کا سبب بیان کیا جائے) اس لئے کہ جرح کسی ایک بات کی وجہ سے بھی حاصل ہو جاتی ہے اور اس کا ذکر کرنا مشکل نہیں ہوتا اور اس لئے بھی کہ اسبابِ جرح میں علماء مختلف ہیں بعض علماء اپنے اعتقاد کے مطابق جرح کا اطلاق کرتے ہیں، حالانکہ وہ فی الحقیقت جرح نہیں ہوتی، لہٰذا جرح کا سبب بیان کرنا ضروری ہے تاکہ دیکھا جاسکے کہ جرح قابلِ قدح ہے یا نہیں؟

قاعدہ نمبر 9: جرح کرنے والے کے بارے میں چند چیزیں ملحوظِ خاطر رکھی جائیں گی کہ آیا کہ جارح کا دور، علاقہ جس پر جرح کی جارہی ہے اس کے مطابق ہی ہے اور دیکھا جائے گا کہ ان کی ملاقات بھی ثابت ہے اور اگر جارح صرف جرح نقل کرنے والا ہے تو دیکھا جائے گا کہ جس سے جرح نقل کی جارہی ہے اس کی جس پر جرح کی جارہی ہے اس سے ملاقات ثابت ہے کہ نہیں، اگر مذکورہ بالا شرائط نہیں پائی جارہیں تو جارح کی جرح معتبر نہیں سمجھی جائے گی۔

قاعدہ نمبر 10: اگر جرح وتعدیل میں تعارض ہو تو تعدیل قبول ہے نہ کہ جرح یعنی ایک راوی کو محدث نے ضعیف کہا اور دوسرے نے قوی فرمایا، بعض تواریخ سے اس کا فسق ثابت ہوا اور بعض نے فرمایا کہ وہ متقی صالح تھا تو اسے متقی مانا جائے گا اور اس کی روایت ضعیف نہ ہوگی، کیونکہ مومن میں تقوای اصل ہے۔

قاعدہ نمبر 11: کسی حدیث کے صحیح نہ ہونے سے اس کا ضعف لازم نہیں، لہٰذا اگر کوئی محدث کسی حدیث کے متعلق یہ فرمادیں کہ یہ صحیح نہیں تو اس کے معنی یہ نہیں کہ یہ ضعیف ہے، ہوسکتا ہے وہ حدیث حسن ہو کیونکہ ضعیف اور صحیح کے درمیان بہت درجے ہیں۔

قاعدہ نمبر 12: صحیح حدیث کا دارومدار صرف بخاری ومسلم یا صحاح ستہ پر نہیں کہ ان کو صحیح کہنے کا مطلب یہ نہیں کہ ان کی ساری حدیثیں صحیح ہیں اور ان کے سوا دوسری کتب کی ساری حدیثیں ضعیف ہیں، بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ ان کتب میں صحیح حدیثیں زیادہ ہیں اور دیگر کتبِ اَحادیث میں بھی صحیح حدیثیں ہیں۔

قاعدہ نمبر 13: کسی عالم فقیہ کا کسی حدیث کو بغیر اعتراض قبول کر لینا اس حدیث کے قوی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہونے کی دلیل ہے، اگر فقیہ عالم مجتہد ضعیف حدیث کو قبول فرمالے تو اس سے وہ ضعیف حدیث قوی ہوجاتی ہے۔
علامہ ولی الدین محمد ابن عبداللہ خطیب تبریزی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

وانی اذا اسندت الحدیث الیھم کانی اسندت الی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔
(مشکوٰۃ المصابیح،صفحہ۱۰،طبع نور محمد کتب خانہ کراچی)
یعنی جب میں نے ان محدثین کی طرف منسوب کردیا تو گویا نبی کریم ﷺ کی طرف ہی منسوب کردیا۔
قاعدہ نمبر 14: اگر حدیث وقرآن میں تعارض نظر آئے تو حدیث کے معنی ایسے کئے جائیں گے کہ جس سے دونوں میں مطابقت وموافقت ہوجائے اور تعارض جاتا رہے، ایسے ہی اگر حدیثیں آپس میں مخالف معلوم ہوں تو ان کے ایسے معنی کئے جائیں گے کہ مخالف نہ رہے اور سب پر عمل ہوجائے، مثلاً
اللہ تعالیٰ قرآنِ حکیم میں فرماتے ہیں کہ:

فاقرء وما تیسر من القرآن۔ (سورۃ المزمل،آیت۲۰)
جس قدر قرآن مجید آسان ہو (نماز) میں پڑھ لو۔
لیکن حدیث شریف میں ہے:

لا صلوٰۃ لمن یقرأ بفاتحۃ الکتاب۔ (صحیح بخاری)
جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔
اب یہ حدیث مذکورہ بالا آیت کے مخالف معلوم ہوتی ہے، لہٰذا حدیث کے معنی یہ کرو کہ سورۃ فاتحہ کے بغیر نماز کامل نہیں ہوتی جبکہ مطلقاً قرأۃ نماز میں فرض ہے اور سورۃ فاتحہ پڑھنا واجب ہے تو اس طرح تعارض ختم ہوجائے گا اور قرآن وحدیث دونوں پر عمل ہوجائے گا۔
اللہ تعالیٰ قرآنِ حکیم میں فرماتے ہیں کہ:

واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا۔ (سورۃ الاعراف،آیت۲۰۴)
جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

لیکن حدیث شریف میں ہے: لا صلوۃ لمن یقرأ بفاتحۃ الکتاب۔ (صحیح بخاری)
یعنی جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نہیں ہوتی۔

اب یہ حدیث مذکورہ بالا آیت کے خلاف معلوم ہوتی ہے کیونکہ قرآن مطلقاً خاموشی کا حکم دیتا ہے اور حدیث شریف مطلقاً سورۃ فاتحہ پڑھنے کا حکم دیتی ہے، لہٰذا حدیث کے معنی یہ کرو کہ تو اس طرح تعارض ختم ہو جائے گا اور قرآن و حدیث دونوں پر عمل ہو جائے گا، اس لئے قرآن مجید کا حکم مطلقاً سمجھا جائے گا اور حدیث شریف کا حکم اکیلے نمازی یا امام کے لئے ہے کیونکہ مقتدی کے لئے امام کا پڑھ لینا کافی ہے کہ یہ اس کی حکمی قرأۃ ہے۔

بخاری شریف میں چار روایتیں نبی کریم ﷺ کے کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کے متعلق ہیں جبکہ ابن ماجہ میں ایک روایت بیٹھ کر پیشاب کرنے کے متعلق ہے تو ان اَحادیث میں تطبیق اس طرح ہوگی کہ بخاری شریف کی روایتوں میں آپ ﷺ کی ضرورت کو بیان کیا گیا ہے جبکہ ابن ماجہ میں آپ ﷺ کی سنت کو بیان کیا گیا ہے، مطلب یہ ہوا کہ کسی عذر کی وجہ سے کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے لیکن سنت بیٹھ کر پیشاب کرنا ہی ہوگا۔

قاعدہ نمبر 15: یہ قاعدہ نہایت اہم ہے کہ اگر کوئی حدیث آیت قرآنی کے یا اپنی سے اوپر والی حدیث کے ایسے مخالف ملے کہ کسی طرح بھی مطابقت ہو ہی نہ سکے تو پھر قرآن کریم یا اس سے اُوپر والی حدیث کو ترجیح ہوگی اور یہ حدیث قابلِ عمل نہ ہوگی اور یہ حدیث منسوخ سمجھی جائے گی یا حضورِ اکرم ﷺ کی خصوصیت شمار ہوگی، اس کی بہت سی مثالیں ہیں مثلاً:
قرآن میں حکم بیک وقت چار شادیوں کا حکم ہے جبکہ آپ ﷺ کے نکاح میں بیک وقت سات عورتیں تھیں، یہ آپ ﷺ کی خصوصیت تھی۔

رسول اللہ ﷺ نے سونے کے بعد بغیر وضو نماز پڑھائی جبکہ عامی آدمی کا سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اُٹھنے کے بعد نماز کے لئے دوبارہ وضو کرنا لازمی ہے۔

قاعدہ نمبر 16: حدیث ضعیف ہونا اَحناف کے لئے مضر نہیں، کیونکہ حنفیوں کے دلائل یہ روایتیں نہیں، بلکہ ان کی دلیل قولِ امام ہے، جبکہ قولِ امام کی تائید یہ روایتیں ہیں، ہاں امام کی دلیل قرآن و حدیث ہے، مگر امام صاحب کو جب حدیثیں ملیں تو صحیح تھیں کہ ان کی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اسنادیں یہ نہ تھیں جو بخاری و مسلم کی ہیں اس کی مثال ایسے ہے کہ اگر پولیس ملزم کو جیل دیدے تو پولیس کی دلیل حاکم کا فیصلہ ہے نہ کہ تعزیزاتِ ہند کے دفعات، ہاں یہ بات یاد رہے کہ حاکم کی دلیل یہ دفعات ہیں۔

محدثین کے چند عمومی اصول وقواعد:

(1) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اگر نبی کریم ﷺ سے دو افعال مبارک ثابت ہوں تو عمل کا دارمدار (یعنی عمل صرف) آپ ﷺ کے آخری فعل پر ہوگا۔

(صحیح بخاری ۱/۹۶، طبع قدیمی)(اخبار ابی حنیفه و أصحابه، صفحه ۱۱)

نوٹ: فقہ حنفی کا ہی یہ اعجاز ہے کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کا آخری عمل مبارک ہی لیا جاتا ہے جو کہ سب سے زیادہ معتبر اور قابلِ عمل ہوتا ہے، چند ائمہ کے اقوال ملاحظہ ہیں:

صدر الائمہ حضرت مکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۶۸ھ) نے جلیل القدر محدث وامام حضرت یحییٰ بن آدم رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۰۳ھ) سے بسند صحیح نقل کیا ہے کہ:

نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شہر کی تمام اَحادیث کو جمع کیا، پس آپ نبی کریم ﷺ کے آخری فعل کو لیتے تھے۔(اخبار أبي حنيفة و أصحابه، صفحه ۲۵)

(2) حافظ الحدیث امام حسن بن صالح رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۶۹ھ) فرماتے ہیں کہ:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تمام اہل کوفہ کے علم الحدیث اور فقہ کے امام تھے اور اپنے شہر کے رہنے والے محدثین تک نبی کریم ﷺ کے آخری افعال سے متعلق پہنچنے والی تمام اَحادیث کے حافظ تھے۔(اخبار أبي حنيفة و أصحابه، صفحه ۲۵)

(3) شارح مسلم شریف امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

محدثین کا عمومی قاعدہ ہے کہ پہلے منسوخ حدیث لاتے ہیں اور بعد میں ناسخ حدیث لاتے ہیں۔(نووی شرح مسلم ۱/۱۵۶، طبع دار الکتب العلمیة بیروت)

(4) جب نبی کریم ﷺ سے نفی واثبات دونوں طرح کی روایات ملتی ہوں تو ترجیح نفی کی روایات کو ہوتی ہے، تفصیل کے لئے کا مطالعہ کریں۔

(فواتح الرحموت شرح مسلم الثبوت ۲/۲۰۲، طبع دار الکتب العلمیه بیروت)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(5) علامہ حازمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۸۴ھ) فرماتے ہیں کہ:

دو حدیثوں کے راوی اگر حفظ وضبط میں ہم پلہ ہوں تو فقہاء کی روایت کو ترجیح ہوگی، علی بن خشرم محدث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم سے امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۷ھ) نے فرمایا کہ ان دونوں سندوں میں تمہیں کون سی سند پسند ہے؟ امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ حدیث جو فقہاء کی راہ سے آئے بلاشبہ اس حدیث سے بہتر ہے جو محدثین کی وساطت سے آئے۔

(الاعتبار فی الناسخ والمنسوخ من الآثار، الوجہ الثالث والعشرون، صفحہ ۱۵)

(6) امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۷۹ھ) فرماتے ہیں کہ:

فقہاء کرام معانی حدیث زیادہ جانتے ہیں۔ (سنن ترمذی، باب ماجاء فی غسل المیت)

(7) امام ابوحاتم رازی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۷۷ھ) فرماتے ہیں کہ:

مجھے فقہاء راویوں سے منقول حدیث زیادہ پسند ہے۔

(الجرح والتعدیل، باب فی عدول حاملی العلم انھم ینفون عنہ التعریف والانتحال)

(8) خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۶۳ھ) فرماتے ہیں کہ:

حدیث کو اس کے راوی کے فقیہ ہونے کی بناء پر ترجیح دی جائے گی، کیونکہ فقہاء کی مرکزی توجہ اَحکام پر دوسروں کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔

(الکفایۃ فی علم الروایۃ، باب القول فی ترجیح الأخبار، صفحہ ۴۳۶)

(9) علامہ ابوالسعادات مجدالدین المعروف ابن اثیر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۰۶ھ) فرماتے ہیں کہ محدثین کی سند کے صرف دو راوی ہوں اس کے باوجود فقہاء کی سند کے چار راویوں والی حدیث راجح ہوگی۔ (جامع الأصول فی أحادیث الرسول، الباب الثالث، الفرع الرابع فی المسند والاسناد)

(10) علامہ عبدالعزیز بخاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۳۰ھ) فرماتے ہیں کہ:

راجح اور صحیح بات یہی ہے کہ فقاہت روایت (فقیہ راوی کی روایت) وجہ ترجیح ہے۔

(فتح القدیر، باب صفۃ الصلوٰۃ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کتب احادیث اور اُن کے مصنفین کا مختصر تعارف

کتاب کا نام: مسند امام زید
مصنف: زید بن علی بن حسین بن علی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۲۲ھ)

کتاب کا نام: مسند امام اعظم (مسند ابوحنیفہ رحمہ اللہ)
مصنف: نعمان بن ثابت المعروف امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ (المتوفی ۱۵۰ھ)

کتاب کا نام: موطا امام مالك، المدونة الكبرىٰ
مصنف: مالک بن انس بن مالک بن عامر المدنی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۷۹ھ)

کتاب کا نام: كتاب الآثار
مصنف: امام یعقوب بن ابراہیم بن حبیب بن سعد الانصاری رحمہ اللہ (المتوفی ۱۸۲ھ)

کتاب کا نام: موطا امام محمد، كتاب الآثار، كتاب الحجة على اهل المدينه
مصنف: امام محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۸۹ھ)

امام شافعی، یحییٰ بن معین، محمد بن سماعہ، ہشام بن عبید اللہ، علی بن مسلم، عمر بن أبی عمر، قاسم بن سلام، یحییٰ بن صالح رحمہم اللہ آپ کے نامور شاگردوں میں شامل ہیں۔

کتاب کا نام: مسند امام شافعي، كتاب ألام
مصنف: ابوعبداللہ محمد بن ادریس بن العباس بن عثمان بن نافع رحمہ اللہ (المتوفی ۲۰۴ھ)

کتاب کا نام: مسند أبي داؤد طيالسي
مصنف: ابوداؤد سلیمان بن داؤد جارود رحمہ اللہ (المتوفی ۲۰۴ھ)

کتاب کا نام: مصنف عبد الرزاق
مصنف: امام عبدالرزاق ابن ہمام بن نافع الحمیری الیمانی الصنعانی رحمہ اللہ (المتوفی ۲۱۱ھ)

آپ امام بخاری اور امام مسلم رحمہم اللہ کے اُستاذ ہیں اور مسند احمد اور صحاح ستہ میں آپ کی سند سے کثیر حدیثیں روایت کی گئی ہیں، آپ سے امام بخاری نے 118 جبکہ امام مسلم نے 646 احادیث روایت کی ہیں۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کتاب کا نام: مسند حمیدی
مصنف: امام عبداللہ بن زبیر الحمیدی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۱۹ھ)
آپ امام بخاری کے اساتذہ میں سے ہیں۔
کتاب کا نام: کتاب الصلاۃ
مصنف: ابن نعیم الفضل بن عمرو بن حماد بن زہیر بن درہم القرشی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۱۹ھ)
کتاب کا نام: سنن سعید بن منصور
مصنف: ابوعثمان سعید بن منصور بن شعبۃ الخراسانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۲۷ھ)
کتاب کا نام: مصنف ابن أبي شيبه
مصنف: امام عبداللہ بن محمد ابوبکر بن أبي شیبہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۳۵ھ)
آپ رحمۃ اللہ علیہ سے محدثین کی ایک بڑی جماعت جن میں امام بخاری، امام مسلم، امام احمد بن حنبل، امام نسائی اور امام ابوداؤد رحمہم اللہ احادیث روایت کرتے ہیں اور آپ کا شمار حضرت امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ کے اساتذہ میں ہوتا ہے۔
کتاب کا نام: مسند اسحاق بن راھویہ
مصنف: ابویعقوب اسحاق بن ابراہیم بن مخلد بن ابراہیم الحنظلی المروزی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۳۷ھ)
کتاب کا نام: مسند احمد
مصنف: امام احمد بن حنبل الشیبانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۴۱ھ)
کتاب کا نام: مسند عبد بن حمید
مصنف: ابومحمد بن نصر الکسی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۴۹ھ)
کتاب کا نام: سنن دارمی
مصنف: ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمن بن الفضل بن بہرام بن عبدالصمد رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۵۵ھ)
کتاب کا نام: صحیح بخاری
مصنف: امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۵۶ھ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کتاب کا نام: صحیح مسلم
مصنف: امام مسلم بن حجاج القشیری رحمہ اللہ (التوفی ۲۶۱ھ)

کتاب کا نام: سنن ابن ماجہ
مصنف: امام ابوعبداللہ محمد بن یزید بن ماجہ رحمہ اللہ (التوفی ۲۷۳ھ)

کتاب کا نام: سنن ابو داؤد
مصنف: امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمہ اللہ (التوفی ۲۷۵ھ)

کتاب کا نام: سنن ترمذی، شمائلِ ترمذی، جامع ترمذی
مصنف: امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمہ اللہ (التوفی ۲۷۹ھ)

کتاب کا نام: مسند بزار
مصنف: امام ابوبکر احمد بن عمرو بن عبدالخالق بن خلاد بن عبیداللہ رحمہ اللہ (التوفی ۲۹۲ھ)

کتاب کا نام: مختصر قیام الیل والوتر، اختلاف الفقہاء اختلاف العلماء
مصنف: ابوعبداللہ محمد بن نصر بن الحجاج المروزی رحمہ اللہ (التوفی ۲۹۴ھ)

کتاب کا نام: کتاب الصیام
مصنف: ابوبکر جعفر بن محمد بن حسن الفریابی رحمہ اللہ (التوفی ۳۰۱ھ)

کتاب کا نام: سنن نسائی، سنن الکبریٰ
مصنف: امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب نسائی رحمہ اللہ (التوفی ۳۰۳ھ)

کتاب کا نام: مسند أبي یعلی
مصنف: امام احمد بن علی الموصلی رحمہ اللہ (التوفی ۳۰۷ھ)

کتاب کا نام: المنتقع
مصنف: ابومحمد عبداللہ بن علی بن الجارود النیساپوری رحمہ اللہ (التوفی ۳۰۷ھ)

کتاب کا نام: صحیح ابن خزیمہ
مصنف: ابوبکر محمد بن اسحاق بن خزیمہ النیساپوری رحمہ اللہ (التوفی ۳۱۱ھ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کتاب کا نام: أخبار الفقہاء والمحدثین
مصنف: امام قیروانی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۳۱۶ھ)

کتاب کا نام: مسند الصحیح أبی عوانہ
مصنف: یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیساپوری رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۳۱۶ھ)

کتاب کا نام: الأوسط فی السنن والاجماع
مصنف: ابوبکر محمد بن ابراہیم المنذر النیساپوری رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۳۱۹ھ)

کتاب کا نام: شرح معانی الآثار المعروف سنن طحاوی، احکام القرآن الکریم
مصنف: امام ابوجعفر احمد بن محمد بن سلامہ طحاوی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۳۲۱ھ)

کتاب کا نام: صحیح ابن حبان
مصنف: محمد بن حبان بن احمد بن حبان بن معاذ بن معبد التیمی ابوحاتم رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۳۵۴ھ)

کتاب کا نام: المعجم الکبیر، المعجم الأوسط، المعجم الصغیر، مسند الشامین
مصنف: سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی الشامی الطبرانی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۳۶۰ھ)

کتاب کا نام: الکامل فی ضعفاء الرجال
مصنف: ابواحمد بن عدی الجرجانی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۳۶۵ھ)

کتاب کا نام: سنن دارقطنی
مصنف: ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن النعمان بن دینار رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۳۸۵ھ)

کتاب کا نام: الناسخ والمنسوخ
مصنف: ابوحفص عمر بن احمد بن عثمان بن احمد بن محمد المعروف ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۳۸۵ھ)

کتاب کا نام: المستدرک
مصنف: ابوعبداللہ الحاکم محمد بن عبداللہ بن محمد بن حمدویہ بن نعیم بن الحکم رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۴۰۵ھ)

کتاب کا نام: مسند أبی حنیفہ
مصنف: ابونعیم احمد بن عبداللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۴۳۰ھ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کتاب کا نام: المحلی
مصنف: ابوعبداللہ محمد علی بن احمد بن سعید بن حزم الاندلسی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۴۵۶ھ)

کتاب کا نام: سنن الکبریٰ، شعب الایمان، خلافیات، معرفۃ السنن والآثار، کتاب القرأۃ
مصنف: امام احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۴۵۸ھ)

کتاب کا نام: الاستذکار، التمہید لما فی الموطا من المعانی والأسانید
مصنف: أبی عمر یوسف بن عبداللہ ابن محمد بن عبدالبر الأندلسی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۴۶۳ھ)

کتاب کا نام: شرح السنۃ
مصنف: ابومحمد الحسین بن مسعود بن الفراء البغوی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۵۱۶ھ)

کتاب کا نام: الاحکام الکبریٰ
مصنف: عبدالحق بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن الحسین بن سعید بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۵۸۱ھ)

کتاب کا نام: المغنی
مصنف: ابومحمد موفق الدین عبداللہ بن احمد المقدسی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۶۲۰ھ)

کتاب کا نام: الاختیارۃ المستخرج الاحادیث المختار
مصنف: علامہ ضیاء الدین ابی عبداللہ محمد بن عبدالواحد احمد بن عبدالرحمن المقدسی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۶۴۳ھ)

کتاب کا نام: الترغیب والترہیب
مصنف: امام الحافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۶۵۶ھ)

کتاب کا نام: جامع المسانید
مصنف: ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۶۶۵ھ)

کتاب کا نام: الأذکار المنتخبۃ من کلام الابرار
مصنف: محی الدین ابی زکریا یحییٰ بن شرف الدمشقی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۶۷۶ھ)

کتاب کا نام: مجموعہ فتاویٰ
مصنف: عبدالسلام بن عبداللہ بن أبی القاسم بن محمد ابن تیمیہ الحرانی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۷۲۸ھ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کتاب کا نام: مشکاۃ المصابیح
مصنف: امام ولی الدین أبی عبداللہ محمد بن عبداللہ الخطیب التبریزی رحمہ اللہ (المتوفی ۷۳۷ھ)

کتاب کا نام: مرقاۃ المصابیح شرح مشکوٰۃ المصابیح
مصنف: علامہ علی بن سلطان محمد القاری رحمہ اللہ (المتوفی ۱۰۱۴ھ)

کتاب کا نام: سیر أعلام النبلاء
مصنف: شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ (المتوفی ۷۴۸ھ)

کتاب کا نام: زاد المعاد فی ھدیٰ خیر العباد
مصنف: محمد بن أبی بکر بن ایوب بن سعد شمس الدین ابن القیم رحمہ اللہ (المتوفی ۷۵۱ھ)

کتاب کا نام: مسند الفاروق
مصنف: العلامہ الحافظ عماد الدین الفداء اسماعیل بن عمر المعروف ابن کثیر رحمہ اللہ (المتوفی ۷۷۴ھ)

کتاب کا نام: مجمع الزوائد، مجمع البحرین فی زوائد المعجمین
مصنف: نور الدین ابو الحسن علی بن أبی بکر بن سلیمان ہیثمی رحمہ اللہ (المتوفی ۸۰۷ھ)

کتاب کا نام: تلخیص الحبیر، فتح الباری شرح صحیح بخاری
مصنف: أبی الفضل شہاب الدین احمد بن علی ابن محمد بن حجر العسقلانی رحمہ اللہ (المتوفی ۸۵۲ھ)

کتاب کا نام: عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری
مصنف: علامہ بدر الدین أبی محمد محمود بن احمد العینی رحمہ اللہ (المتوفی ۸۵۵ھ)

کتاب کا نام: المسند
مصنف: علامہ ابن الجعد رحمہ اللہ (المتوفی ۹۲۲ھ)

کتاب کا نام: سبل الھدیٰ والرشاد فی سیرۃ خیر العباد
مصنف: محمد بن یوسف الصالحی الشامی رحمہ اللہ (المتوفی ۹۴۲ھ)

کتاب کا نام: کنز العمال
مصنف: علاء الدین علی متقی رحمہ اللہ (المتوفی ۹۷۵ھ)

کتاب کا نام: آثار السنن
مصنف: محمد بن سبحان علی النیموی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۳۲۲ھ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سبب تالیف

ہم نے اس کتاب میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے اس طریقہ نماز کو بیان کیا ہے جسے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور دوسرے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بنفس نفیس دیکھا، ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے برسوں رسول اللہ ﷺ کی صحبت سے استفادہ حاصل کیا اور آپ ﷺ کو برسوں جس طرح نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اس طریقہ کو امانت کے ساتھ اُمت تک پہنچا دیا۔

فقیہ الأمت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے علوم ان کے مایہ ناز شاگردوں کے ذریعہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس مسنون طریقہ نماز کو اختیار فرمایا جو سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اختیار فرمایا اور یہ وہی طریقہ ہے جس کے بارے میں خود نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ:

"صلوا کما رأیتمونی أصلی" (صحیح بخاری)
ایسے نماز پڑھو جیسے تم مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو

اس کتاب میں جمع کردہ اَحادیث وآثار کا ایک اہم مقصد بعض لوگوں کی طرف سے پھیلائی گی اس غلط فہمی کو دُور کرنا بھی ہے کہ جمہور مسلمانوں کا طبقہ یعنی اَحناف کا طریقہ نماز سنت یا اَحادیث کے خلاف ہے اور احناف ہر عمل میں اصحاب الرائے ہیں یعنی نعوذ باللہ اَحادیث وآثار کے ہوتے ہوئے اپنی رائے کو ترجیح دیتے ہیں، حالانکہ یہ سراسر افتراء و بہتان ہے اور اَحناف اس افتراء و بہتان تراشی سے اُسی طرح بَری ہیں جس طرح حضرت یوسف علیہ السلام زنا کی تہمت میں بَری تھے۔

اَحناف محض الفاظِ حدیث پر اِکتفا کرنے کی بجائے کبارِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے افعال سے بھی استدلال کرتے ہیں، مزید اَحکامِ شریعت کے علل و مقاصد پر بھی غور کرتے ہیں، خلیفہ ثانی امیر المومنین سیدنا عمر فاروق، خلیفہ رابع سیدنا حضرت علی اور فقیہ الأمت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جیسے جلیل القدر کبارِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ابھی رائے پر عمل کرتے اور اَحکامِ شریعت کے علل و مقاصد پر غور کیا کرتے تھے اسی غور و فکر، چھان بین اور خارجی قرائن کی روشنی میں حدیث شریف کو جانچنے اور پرکھنے کی وجہ سے اَحناف کو ''اصحاب الرائے'' کہا جانے لگا اور

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جس وقت اَحناف کو یہ لقب ملا تھا اس وقت یہ لقب باعث مدح وتعریف تھا، باعث قدح ومذمت نہیں تھا، جیسا کہ اب کچھ کج فہم اور کوتاہ نظر لوگ سمجھنے لگے ہیں۔

مشہور تابعی سیدنا سفیان الثوری رحمۃ اللہ علیہ جو اپنے زمانہ کے امام، فقیہ، شیخ الاسلام، سید الحفاظ اور امیر المومنین فی الحدیث تھے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح بخاری میں جا بجا ان کے اقوال نقل کئے ہیں، نوے فیصد (90%) سے زائد اختلافی مسائل میں اَحناف کی موافقت کیا کرتے تھے، کیا کسی میں جرأت وہمت ہے کہ ان کے بارے میں بھی یہی کہہ دے کہ وہ بھی اَحادیث وآثار کو چھوڑ کر رائے کا اتباع کرتے تھے۔

اس کتاب کو پڑھنے کے بعد ہر مسلمان بحمد اللہ مکمل انشراح واطمینان سے اپنی نمازوں کو صحیح طریقے پر ادا کر سکے گا اور دوسروں کی غلط فہمی کی اصلاح کا سبب بھی بن سکے گا جو مذکورہ غلط فہمی کا شکار ہے۔

اللہ رب العزت سے دُعا ہے کہ ہمیں جمہور مسلمانوں کی جماعت یعنی اَحناف سے جڑ کر رہنے کی توفیق دے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہماری ہر اچھی کاوش وکوشش کو قبول فرمائے اور ہمارے لئے ہماری نیکیوں کو دُنیا وآخرت کا ذخیرہ بنادے۔ (آمین ثم آمین)

آخر میں اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل سنت والجماعت عوام وخواص کو اپنے عقائد ونظریات میں پختگی عطا فرمائے اور ہر قسم کے فتنہ اور گمراہی سے ہم سب کی حفاظت فرمائے (آمین)

احقر ابو علی معاویہ عفر اللہ عنہ

ایم اے اسلامیات

بہت روئیں گے کر کے یادِ اہلِ مے کدہ مجھ کو
شراب دردِ دل پی کر ہمارے جام ومینا سے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عرضِ مؤلف

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

اللہ رب العزت اس کائنات کے خالق و مالک ہیں اور معبود ہونے کی حیثیت سے جو عبادات انسان پر لازم قرار دی ہیں ان سب میں اہم نماز ہے انسان دن میں پانچ مرتبہ سر بسجود ہو کر اپنے عابد اور اللہ تعالیٰ کے معبود ہونے کا اقرار کرتا ہے۔

چنانچہ اِرشاد نبوی ﷺ ہے کہ نماز کا مقام دین میں ایسا ہے جیسے کہ سر کا مقام جسم میں ہوتا ہے، مذہب اسلام میں نماز کو ایمان کے بعد اساس اور بنیاد قرار دیا گیا ہے اسے کفر و ایمان کے درمیان حد اور امتیاز قرار دیا گیا ہے اس کی تاکید و اہمیت و فضیلت کلام الٰہی اور اَحادیث مبارکہ میں اکثر مقامات پر آئی ہے قرآن کریم میں نماز کا صراحتاً تذکرہ تقریباً ایک سو نو بار اور اجتماعی طور پر تقریباً سات سو بار تذکرہ کیا گیا ہے جبکہ اَحادیث و آثار صحابہ رضی اللہ عنہم میں جس قدر اس کی تفصیل و توضیح ہے دیگر کسی عبادت کی نہیں جبکہ اس دور حاضر میں جہاں اور دیگر اُمور شرعیہ میں تکاسل، تغافل اور بے پرواہی میں اضافہ ہوا ہے اسی طرح اسلام و ایمان کے بلند پایہ اساس ''نماز'' میں بھی بے پرواہی غفلت اور مسائل سے ناواقفیت اور نماز میں مکروہ اُمور کا اِرتکاب عام ہوا ہے اور جو طبقہ عرف میں ممتاز اور خاص کہلاتا ہے جس کو اہل علم اور دین دار ہونے کا شرف حاصل ہے وہ بھی بسا اوقات نماز کو سنت کے مطابق نماز پڑھنے سے غافل نظر آتے ہیں بھری مسجد میں سنت کے مطابق نماز پڑھنے والے کم ہی نظر آتے ہیں حدیث پاک کی یہ پیشن گوئی پوری ہوتی نظر آرہی ہے کہ ''عنقریب ایسا زمانہ آئے گا جب تم مسجد میں داخل ہو گے تو تم دیکھو گے کہ ایک آدمی بھی خشوع والا نہ پاؤ گے''۔

جہاں اس کا سبب تغافل دین اور بے پرواہی ہے وہیں اہم سبب طریق سنت سے جہالت، نادانی، سنن و آداب کا عدم استحضار اور ناواقفیت ہے جو کہ یقیناً ہمارے لیے بڑے رنج و افسوس اور خسارے کی بات ہے کہ سنت کے مطابق نماز نہ پڑھی جائے اور اس میں سنن، مستحبات اور آداب کی رعایت نہ رکھی جائے ایسی نماز بذمہ فرضیت تو ساقط ہو سکتی ہے مگر دینی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

و دنیاوی خوبیاں جو نماز سے وابستہ ہیں حاصل نہ ہوں گی اور اس کے برکات وثمرات ظاہر نہ ہوں گے بلکہ ایسی خلاف سنت نماز پرانے بوسیدہ کپڑے کی طرح نمازی کے چہرے پر ماردی جاتی ہے اور شان قبولیت اور دربار الٰہی میں پہنچنے سے محروم رہتی ہے۔

اس کی تلافی پیش نظر کتاب خاتم الانبیاء ﷺ کی نماز میں کی گئی ہے اس کتاب میں نماز کے ہر ہر رکن کے متعلق سنن اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم اور آثار تابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ کو ذکر کیا گیا ہے کہ آپ ﷺ کس رکن کو کس طریقے اور کس کیفیت سے ادا فرماتے تھے اس کی تفصیل نماز کے سنن و آداب اور اس کے مکروہات کو نہایت ہی بسط وتفصیل سے احادیث کی مستند کتب اور مکمل حوالوں کے ساتھ بیان کیا گیا ہے یہ کتاب اِنشاءاللہ اہل اسلام ومحافظین نماز کے لیے ایک قیمتی سرمایہ ہے جس سے نماز سنت کے مطابق پڑھی جاسکتی ہے یہ کتاب اس لائق ہے کہ مساجد اور دینی مجلسوں میں اور حسب سہولت گھروں میں پڑھ کر سنائی جائے تاکہ سنت کے مطابق نماز اُمت میں عام ہو۔

احقر ابوعلی معاویہ عفراللہ عنہ

ایم اے اسلامیات

ہمارے بعد اندھیرا رہے گا محفل میں
بہت چراغ جلاؤ گے روشنی کے لئے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مُقدّمہ

اسلام حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت خاتم النبیین محمد ﷺ تک ہر نبی و رسول تک ضروریات زمانیہ کے مطابق وحی الٰہی کے ذریعہ انسان وجنات کیلئے اتارا گیا اور اسلام کے مقاصد ومطالبات خداوندیہ تک پہنچنے کے دو ذرائع ہیں ایک کتاب کا ذریعہ اور دوسرا انبیاء اور رسل کا ذریعہ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں ذرائع کو انسانی ہدایت کیلئے استعمال فرمایا ہے کتاب تو مخصوص رسولوں پر نازل فرمائی مگر وحی ہر نبی اور رسول پر اتاری کوئی کتاب بغیر رسول کے کسی انسان وجن کیلئے ہدایت نہیں بخالف انبیاء ورسل کے کہ وہ بغیر کتب کے بھی مبعوث کئے گئے، راز اس کا یہ ہے کہ علم خداوندی اور اسرار وحکم خداوندی جو کتاب الٰہی میں موجود ہوتے ہیں کسی انسان کے ادراک میں نہیں آسکتے اس لئے اگر کوئی انسان محض سلامتی طبع کے ساتھ بھی اس کو غور کر کے اس سے مقاصد واَحکام الٰہیہ کی جستجو کرے تو بھی کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا اس لیے کتب مقدسہ الٰہیہ کے سمجھانے کیلئے ہر کتاب کے ساتھ کوئی نہ کوئی نبی مرسل ضرور بھیجا ہے تاکہ وہ مرادات الٰہیہ کی صحیح تشریحات اور ان پر عمل کر کے اعتقادی اور عملی پہلوؤں کی اُمت کیلئے رہنمائی کرے، اس طریقہ الٰہیہ سے معلوم ہوا نبی کی تشریحات کے بغیر محض اپنی عقل سے اور عربی لغات سے قرآن وسنت کو سمجھنا سوائے گمراہی کے کچھ نہیں ہے اور خاتم النبیین محمد ﷺ کی تشریحات کو خیر القرون (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ،تابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ) سے بہتر کوئی نہیں جان سکتا کیونکہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کی صحبت سے براہ راست فائدہ اُٹھایا اور تابعین رحمہم اللہ حضرات نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحبت سے فائدہ اُٹھایا جو کہ نبوت کے بعد اس روئے زمین پر اعلیٰ ترین ہستیاں تھیں۔

اسلامی اَحکام کے ماٰخِذ ودلائل:

(1) قرآن مجید (2) اَحادیث نبویہ ﷺ (3) آثار خلفائے راشدین وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین
(4) اجماعِ اُمت (5) آثار تابعین رحمہم اللہ (6) اجتہاد وقیاس

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قرآن مجید:

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

اس کتاب (قرآن مجید) میں کوئی شک نہیں خدا سے ڈرنے والوں کے لیے راہ نما ہے۔

(سورۃ البقرۃ، آیت ۲)

رمضان کا مہینہ جس میں قرآن مجید نازل کیا گیا یہ تمام لوگوں کے لیے راہ نما ہے۔

(سورۃ البقرۃ، آیت ۱۸۵)

أحادیث نبویہ ﷺ:

کوئی شک نہیں کہ تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ (کی زندگی) بہترین نمونہ ہے۔

(سورۃ أحزاب، آیت ۲۱)

اور رسول اللہ ﷺ جو کچھ تم کو دیں تم اسے لے لو اور تم کو جس چیز سے روک دیں تو رک جاؤ۔

(سورۃ الحشر، آیت ۷)

جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی تو یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی۔

(سورۃ النساء، آیت ۸۰)

اور جو شخص ہدایت واضح ہونے کے بعد رسول ﷺ کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کے راستے کے سوا دوسرا راستہ اختیار کرے تو جدھر وہ چلا ہے ہم اسے چلنے دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے۔ (سورۃ النساء، آیت ۱۱۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر چلا ہوں جب تک تم ان پر مضبوطی سے عمل کرتے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہو گے ایک اللہ کی کتاب (یعنی قرآن مجید) اور دوسری رسول اللہ ﷺ کی سنت۔ (مشکوٰۃ، ابواب المناقب)

خلفائے راشدین وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے آثار:

اور جو مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم اجمعین (ایمان لانے میں) سبقت کرنے والے ہیں اور جن لوگوں نے اخلاص سے ان کی پیروی کی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں وہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔(سورۃ توبہ آیت ۱۰۰)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرا طریقہ اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا طریقہ لازم پکڑو اس پر عمل پیرا رہو اور اسے دانتوں سے مضبوطی سے پکڑ لو۔

(سنن ابن ماجه، باب اتباع سنت الخلفاء الراشدين المهديين)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی پیروی کرنا۔(سنن ابن ماجه، باب فضائل اصحاب رسول ﷺ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق کو رکھ دیا ہے۔(مشکوٰۃ، باب مناقب عمر رضی اللہ عنہ)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زبان اور دل پر حق کو رکھ دیا ہے۔

(سنن ابن ماجه، باب فضائل أصحاب رسول ﷺ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد میرے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی پیروی کرنا، عمار رضی اللہ عنہ کے راستے پر چلنا اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نصیحت پر عمل کرنا۔(سنن ترمذی، باب مناقب عبد الله بن مسعود رضی اللہ عنہ)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نجات پانے والی جماعت وہ ہے جو میرے اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے طریقے پر ہے۔(مشکوٰۃ، ابواب المناقب)

فائدہ: چنانچہ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

مراسیل صحابہ رضی اللہ عنہم کا امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ کے نزدیک مرفوع حدیث کے حکم میں ہوتی ہے۔

(المستدرك للحاكم ۲/۶۲۵، طبع دار المعرفة بيروت)

اسی طرح مراسیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں تقریباً تمام علماء کرام کا متفقہ طور پر اتفاق ہے کہ یہ حجت ہیں چنانچہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے (مقدمہ فتح الملهم ۱/۹۱، طبع دار العلوم کراچی) امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے (مسلم مع شرح النووی ۱/۸۸، طبع قدیمی) امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ سے (کتاب القرأۃ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

باب ذکر اخبار یحتج بھا ں) علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے (تدریب الراوی ۱/۱۰۲، طبع قدیمی) علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ سے (التعلیق الحسن، ص۲۲۸) علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ سے (نیل الاوطار ۱/۲۵۰) قاسم بن قطلو بغا رحمۃ اللہ علیہ سے (منیہ الالمعی، ص۲۷) محدث الجزائری رحمۃ اللہ علیہ سے (ترجیہ النظر، ص۲۲۵) میں منقول ہے کہ مراسیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حجت ہیں اور حدیث مرفوع کے حکم میں ہیں۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اکثر علماء کے نزدیک صحابی کی تفسیر مرفوع حدیث کے حکم میں ہے۔ (البدایہ والنہایہ ۲/۱۱۹، طبع مکتبہ حقانیہ)

اِجماعِ اُمت:

جو شخص ہدایت واضح ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کے راستے کے سوا دوسرا راستہ اختیار کرے تو جدھر وہ چلا ہے ہم اسے چلنے دیں گے اور اسے دوزخ میں داخل کریں گے۔ (سورۃ النساء، آیت ۱۱۵)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یقیناً اللہ تعالیٰ میری اُمت کو گمراہی پر جمع نہ کرے گا اور فرمایا اللہ تعالیٰ (کی حفاظت) کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو شخص جماعت سے الگ ہوا وہ آگ میں گر گیا۔ (سنن ترمذی، باب ماجاء فی لزوم الجماعۃ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ میری اُمت گمراہی پر جمع نہ ہوگی پس جب تم اختلاف پاؤ تو سوادِ اعظم (مسلمانوں کی جماعت) کی اِتباع کرو۔ (سنن ابن ماجہ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جماعت اور جمہور مسلمانوں سے چمٹے رہو۔ (مشکوٰۃ، صفحہ ۳۱، طبع قدیمی)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے ایک بالشت برابر بھی جدا ہوا تو اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی۔ (مشکوٰۃ صفحہ ۳۱، طبع قدیمی)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شیطان انسان کا بھیڑیا ہے، جیسے بھیڑیا ریوڑ سے علیحدہ رہنے والی بکری کا شکار کر لیتا ہے ایسے ہی شیطان

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مسلمانوں کی جماعت سے الگ رہنے والے کا شکار کر لیتا ہے، پس تم گھاٹیوں سے بچو اور عام مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہو۔ (مشکوٰۃ المصابیح باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ)

خیر القرون (تابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ) کے آثار:

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر وہ جو ان کے قریب ہیں پھر وہ جو ان کے قریب ہیں۔

(صحیح بخاری ۱/۵۱۵، طبع قدیمی)

اَرباب علم وفقہ واصحاب علم وتقویٰ کا شرعی قیاس واجتہاد:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو آپ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب تیرے سامنے کوئی فیصلہ طلب معاملہ آئے گا تو تم کیسے فیصلہ کرو گے؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کروں گا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم کو کتاب اللہ میں اس کا حکم نہ ملے تو پھر؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا پھر میں سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق فیصلہ کروں گا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تمہیں اس کا حکم سنت رسول اللہ ﷺ میں بھی نہ ملے تو پھر؟ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور کوئی کوتاہی نہیں کروں گا، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے یہ جواب سن کر میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا کہ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے اپنے رسول کے قاصد کو اس چیز کی توفیق بخشی جس کو اس کا رسول اللہ ﷺ پسند کرتا ہے۔ (مشکوٰۃ باب العمل فی القضاء)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو جس کی بھلائی منظور ہوتی ہے اس کو دین کی سمجھ عنایت فرماتے ہیں۔

(سنن ترمذی باب اذا اراد اللہ بعبد خیرا فقهه فی الدین)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک فقیہ ہزار عابدوں پر بھاری ہوتا ہے۔ (سنن ترمذی باب ماجاء فی فضل الفقه علی العبادۃ)

حاصل کلام: مذکورہ بالا آیات قرآنیہ وحدیث نبویہ ﷺ کا حاصل یہ ہے کہ اَحکام کے ماخذ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور دلائل حسب ذیل ہیں۔

1۔قرآن مجید

2۔اَحادیثِ رسول ﷺ

3۔خلفائے راشدین وصحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار

4۔اِجماعِ اُمت

5۔ خیرالقرون (تابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ) کے آثار

6۔اَربابِ علم وفقہ واصحابِ علم وتقویٰ کا شرعی قیاس واجتہاد

فقہ حنفی کا انداز ترتیب وتدوین:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر فقہاء احناف نے فقہ کی تدوین میں جس سنہری ترتیب کو بطور اصول پیشِ نظر رکھا ہے اس کی ایک جھلک ملاحظہ ہو:

عباسی خلیفہ ابوجعفر نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو لکھا کہ "مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ قیاس کو حدیث پر مقدم کرتے ہیں" تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں لکھا کہ "اے امیرالمومنین! آپ کو جو افواہ پہنچی ہے وہ حقیقت نہیں، میں اولاً کتاب اللہ پر عمل کرتا ہوں، پھر سنتِ رسول ﷺ پر عمل کرتا ہوں، پھر خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے فیصلوں کی طرف رجوع کرتا ہوں اگر پھر بھی مطلوبہ حکم نہ ملے تو بقیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے فیصلوں کی طرف رجوع کرتا ہوں اور اس کے بعد والے مرحلے میں اگر اختلاف ہو تو پھر قیاس سے کام لیتا ہوں۔

(المیزان الکبریٰ للشعرانی ۱/۶۲،طبع الازھریۃ)

صدرالائمہ مکی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۵۶۸ھ) نے جلیل القدر محدث وامام حضرت یحییٰ بن آدم رحمۃ اللہ علیہ (التوفی سن۲۰۳ھ) سے بسند نقل کیا ہے کہ:

نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شہر کی تمام اَحادیث کو جمع کیا، پس آپ رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم ﷺ کے آخری فعل کو لیتے تھے۔(أخبار أبی حنیفۃ وأصحابہ،صفحہ ۲۵)

علامہ شمس الدین الذھبی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۷۴۸ھ) تحریر فرماتے ہیں کہ:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا موقف یہی تھا کہ حضور ﷺ کی آخری بات کو حجت سمجھا جائے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

گا۔(الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ الأئمۃ الفقہاء، صفحہ ۱۳۲)

حافظ الحدیث امام حسن بن صالح رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۶۹ھ) فرماتے ہیں کہ:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تمام اہل کوفہ کے علم الحدیث اور فقہ کے امام تھے اور اپنے شہر کے رہنے والے محدثین تک نبی کریم ﷺ کے آخری افعال سے متعلق پہنچنے والی تمام اَحادیث کے حافظ تھے۔(أخبار أبی حنیفۃ و أصحابہ، صفحہ ۲۵)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرے فقہاء کی طرح انفرادی طور پر اپنی آراء مرتب نہیں کی بلکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح شورائی انداز اختیار کیا، چنانچہ علامہ موفق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا مذہب شورائی رکھا اور وہ شرکاءِ شوریٰ کو چھوڑ کر تنہا اپنی رائے مسلط نہیں کرتے تھے۔(مناقب أبی حنیفۃ ۲/۱۳۳)

اس کا نتیجہ تھا کہ بعض اوقات ایک مسئلہ پر ایک ایک ماہ یا اس سے بھی زیادہ بحث و مباحثہ اور تحقیق کا سلسلہ جاری رہتا تھا، چنانچہ علامہ کردری رحمۃ اللہ علیہ قمطراز ہیں کہ:

امام صاحب ایک مسئلہ پیش کرتے اور اس پر ایک ماہ بلکہ اس سے بھی زیادہ تبادلہ خیال کا سلسلہ جاری رہتا، پھر جب روشن چراغ کی طرح دلائل واضح ہوجاتے تو لکھا جاتا۔

(مناقب أبی حنیفۃ للکردری، ۱/۵۰)

علامہ ابن حزم ظاہری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۵۶ھ) اور علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۵۱ھ) فرماتے ہیں کہ: امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تمام اصحاب کا اس پر اِجماع ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب میں ضعیف حدیث بھی قیاس اور رائے سے بہتر ہے اور آپ نے اسی نظریہ پر اپنے مذہب کی بنیاد رکھی۔(الاحکام فی اصول الاحکام ۷/۲۷۰، طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت)

جلیل القدر محدث امام نضر بن محمد مروزی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۸۳ھ) فرماتے ہیں کہ:

میں نے کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا جو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ حدیث کو لازم پکڑنے والا ہو۔(عقود الجمان فی مناقب الامام الاعظم النعمان، صفحہ ۱۶۴)

مورّخ اسلام حضرت امام محمد بن سفیان غنجار رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۱۲ھ) نے اپنی کتاب ’’ تاریخ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بخارا“ میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد امام نعیم بن عمر رحمۃ اللہ علیہ کا بیان نقل کیا ہے کہ:
میں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ لوگوں پر تعجب ہے جو یہ کہتے ہیں کہ میں اپنی رائے سے فتویٰ دیتا ہوں، حالانکہ میں صرف حدیث سے ہی فتویٰ دیتا ہوں۔ (الجواھر المضیئہ ۲/۲۰۲)

علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۶۳ھ) نے سند متصل سے نقل کیا ہے کہ:
اللہ تعالیٰ کی اس شخص پر لعنت ہو جو رسول اللہ ﷺ کی مخالفت کرے۔

(الانتقاء فی فضائل الثلاثۃ الأئمۃ الفقہاء، صفحہ ۱۳۶)

امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۸۱ھ) فرماتے ہیں کہ:
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی حدیث آجائے تو وہ سر اور آنکھوں پر ہے۔ (عقود الجمان فی مناقب الامام الاعظم النعمان، صفحہ ۱۷۳)

امام وکیع رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۷ھ) فرماتے ہیں کہ:
بلاشبہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث میں وہ احتیاط کی ہے جو اور کسی نے نہیں کی۔ (تذکرۃ الحفاظ ۱/۲۲۳)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۶۱ھ) فرماتے ہیں کہ:
امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ علم کے حاصل کرنے میں بڑے محتاط اور حدود الٰہی کی بے حرمتی پر بے حد موافعت کرنے والے تھے اور صرف وہی حدیث لیتے تھے جو ثقہ راویوں سے مروی اور صحیح ہو اور وہ آپ ﷺ کے آخری عمل کو لیا کرتے تھے اور اس عمل کو جس پر انہوں نے علماءِ کوفہ کو عامل پایا ہوتا تھا، مگر پھر بھی ایک قوم نے بلا وجہ ان پر طعن کیا، اللہ تعالیٰ ہماری اور اُن کی مغفرت فرمائے۔ (تذکرۃ الحفاظ ۱/۱۵۱)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں کہ: راجح مذہب اَحناف کے نزدیک راوی فقیہ ہونا ہے اکثریت نہیں۔ (کشف الاسرار شرح أصول البزدوی ۲/۲۹۷)

علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:
امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تمام مجتہدوں سے زیادہ حدیث کے پیرو تھے۔ (لغات الحدیث ۱، باب ج)

فقہ حنفی علم شریعت کا مدونِ اول ہے:

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں کہ:

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سب سے پہلے اُنہوں (یعنی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) نے علم شریعت کی تدوین کی اور ابواب میں اس کی ترتیب دی ہے، پھر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے موطا میں ان کی پیروی کی ہے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے پہلے کسی نے یہ کام نہیں کیا، کیونکہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ نے علوم شریعت میں ابواب اور کتابوں کی ترتیب کا کوئی اہتمام نہیں کیا، وہ تو صرف اپنے حافظہ پر اعتماد کرتے تھے، جب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے علوم کو منتشر دیکھا اور اس کے ضائع ہونے کا خوف ہوا تو ابواب میں اس کو مدون کیا۔ (تبییض الصحیفة بمناقب الامام أبي حنیفة، صفحه۱۲۹)

علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۷۳ھ) فرماتے ہیں کہ:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے فقہ کی تدوین کی ہے اور اس کو ابواب اور کتب میں مرتب کیا ہے جیسا کہ آج موجود ہے، پھر ان کی پیروی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے موطا میں کی ہے، اس سے قبل لوگ حافظہ پر بھروسہ کرتے تھے اور سب سے پہلے کتاب الفرائض اور کتاب الشروط بھی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہی نے وضع کی ہے۔

(الخیرات الحسان، الفصل الثاني، الصفات اللتی تمیز بها علی من بعده، صفحه۴۳)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت رسول اللہ ﷺ کی زبانِ مبارک سے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر دین ثریا ستارے میں بھی لٹکا ہوتا تو فارس کا ایک آدمی اسے بھی حاصل کر لیتا۔ (صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب قوله: وآخرین منهم لما یلحقوا بهم)

نوٹ: یہی حدیث مختلف الفاظ کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ (صحیح مسلم، باب فضائل الصحابة، باب فضل فارس) (مصنف ابن أبي شیبه، باب ما جاء في العجم) (المستدرك علی الصحیحین، کتاب الرؤیا) (تاریخ أصبهان، باب الیاء، یحییٰ بن معدان)

فائدہ: فارسی النسل حضرت نعمان بن ثابت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سوا اس شان کا اور کوئی نہیں ملتا، اور اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد مندرجہ ذیل محدثین نے اس حدیث کا مصداق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو قرار دیا ہے اور باقاعدہ اس پر باب قائم کیے ہیں:

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(1) علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) سے منقول ہے کہ اس حدیث سے مراد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں اور اس بات میں کوئی شک نہیں ہے۔

(تبييض الصحيفة بمناقب أبي حنيفة، باب ذكر تبشير النبي ﷺ به)

(2) امام محمد بن یوسف صالحی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۴۲ھ) نے اس حدیث کا مصداق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو قرار دیا ہے اور اس پر مستقل ایک باب قائم کیا ہے۔

(سبل الهدى والرشاد، باب الثالث والخمسون في أشارته ﷺ الى وجود الامام أبي حنيفة)

(3) علامہ احمد بن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۷۳ھ) نے بھی اس حدیث کا مصداق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو قرار دیا ہے اور اس پر مستقل عنوان "فيما ورد من تبشير النبي ﷺ بالامام أبي حنيفة" قائم کیا ہے۔ (سبل الهدى والرشاد، باب الثالث والخمسون في أشارته ﷺ الى وجود الامام أبي حنيفة)

(4) علامہ علی بن محمد العزیزی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۷۰ھ) فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مصداق امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب ہیں۔ (السراج المنير ۳/۲۱۸)

(5) علامہ محمد بن معین السندی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۶۱ھ) باوجود شیعہ اور قیاس وتقلید کے منکر ہونے کے لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں متعصبین کی کوئی جرح قابلِ قبول نہیں ہے کیونکہ وہ تو عظیم منقبت کے مالک ہیں، اُنہوں نے ثریا سے علم حاصل کیا ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کا قول اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اگر علم ثریا میں بھی ہوتا تو اس کو ضرور فارسی النسل کے کچھ لوگ حاصل کرلیں گے۔ (دراسات اللبيب، صفحه ۲۸۹)

(6) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا مصداق امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ (کلمات طیبات، مجموعہ مکاتیب شاہ ولی اللہ، صفحہ ۱۶۸)

(7) علامہ نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۰۷ھ) لکھتے ہیں کہ درست بات یہی ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اس بشارت میں داخل ہیں۔ (اتحاف النبلاء، صفحہ ۲۲۴)

علامہ ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۷۳ھ) ایک حدیث نقل فرماتے ہیں کہ:
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سنہ ڈیڑھ سو میں دُنیا کی زینت اُٹھالی جائے گی۔

(خيرات الحسان في ترجمة أبي حنيفه النعمان، طبع دار الكتب العلمية بيروت)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فائدہ: ظاہر ہے حضرت نعمان بن ثابت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے سوا اس شان کا اور کوئی نہیں جسے دُنیا کی زینت قرار دیا جائے اور جس کی وفات بھی سنہ ڈیڑھ سو میں ہوئی ہو۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مقبول دُعا:

(امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد) جب چھوٹے تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے ثابت رحمۃ اللہ علیہ کے لئے اور ان کی اولاد کے لئے دُعا کی (امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے جو روایت کرتے ہیں فرماتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتے ہیں کہ اس نے ہمارے حق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دُعا قبول فرمائی ہے۔ (تاریخ بغداد، النعمان بن ثابت، ۱۳/۳۲۶)

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مقام تابعیت:

(1) خود امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۵۰ھ) سے منقول ہے کہ میں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو اس حال میں دیکھا کہ وہ نماز ادا کر رہے تھے۔ (مسند أبي حنيفة رواية أبي نعيم، صفحه ۲۴)

(2) امام ابن سعد رحمہ اللہ تعالیٰ (المتوفی ۲۳۰ھ) فرماتے ہیں کہ:

یقیناً امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔ (جامع بيان العلم و فضله، باب جامع في فضل العلم، طبع بيروت)

(3) ایک اور مقام پر امام ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۳۰ھ) نے اپنی کتاب "الطبقات" میں اور امام ابو احمد الحاکم الکبیر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۷۸ھ) نے بھی متصل سند سے خود امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے کہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ کوفہ میں بمقام "نخع" تشریف لائے، آپ رضی اللہ عنہ نے سرخ رنگ کا خضاب لگایا ہوا تھا، میں نے کئی بار آپ رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔

(عقود الجمان في مناقب الامام الاعظم النعمان، صفحه ۴۹) (كتاب الاسامي والكنى ۲/۱۷۶)

(4) امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد امام حمزہ سہمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۲۷ھ) نقل فرماتے ہیں کہ:

میں نے امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی سے ملاقات نہیں کی، البتہ آپ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو اپنی آنکھوں سے ضرور دیکھا ہے۔ (تبييض الصحيفة، صفحه ۲۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(5)امام حسین بن علی الصمیری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۳۶ھ) فرماتے ہیں کہ:

امام ابوحنیفہ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے حضرت عبداللہ بن اُوفی اور ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہم کو پایا ہے۔(أخبار أبي حنیفة وأصحابه للصمیری، صفحه ۴، طبع حیدر آباد)

(6)امام ابن ندیم رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۳۸ھ) فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تابعین میں سے تھے، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ملاقات کی۔

(الفهرست، الفن الثانی فی أخبار أبي حنیفة و أصحابه ۱/۲۵۱)

(7)علامہ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۶۳ھ) فرماتے ہیں کہ:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا۔

(تاریخ بغداد ۱۳/۳۲۵، طبع دار الکتب العلمیة بیروت)

(8)علامہ ابن عبدالبر مالکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۶۳ھ) لکھتے ہیں کہ:

امام محمد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ کاتب الواقدی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک اور حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے۔

(جامع بیان العلم و فضله ۱/۴۵، طبع بیروت)

(9)امام ابن ماکولا رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۷۵ھ) لکھتے ہیں کہ:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے چار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو پایا تھا۔

(الاکمال فی رفع الارتیاب عن المؤتلف فی الاسماء والکنی ۶/۴۱۶، طبع بیروت)

(10)امام یحییٰ بن ابراہیم سلمانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۵۰ھ) فرماتے ہیں کہ:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے (۱۵۰ھ) میں انتقال فرمایا اور آپ نے (۹۵ھ) میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا تھا اور ان سے حدیث کا سماع کیا تھا۔(منازل الائمة الاربعة، صفحه ۸۰)

(11)امام ابوبکر بن ہلال رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۵۶ھ) فرماتے ہیں کہ:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے حضرت عبداللہ بن ابی اُوفی اور حضرت ابوالطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہم کو پایا ہے۔(منازل الائمة الاربعة، صفحه ۸۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی فہم وفراست اور حدیث وفقہ میں علمی مقام:

(1) امام رقبہ بن مصقلہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۹ھ) فرماتے ہیں کہ:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ علم میں اس طرح گھسے کہ ان سے پہلے کوئی نہیں گھسا، پھر کیا تھا کہ جس چیز کا ارادہ کیا حاصل ہوگئی۔ (عقود الجمان فی مناقب الامام أبی حنیفہ النعمان، الباب العاشر، صفحہ ۲۰۰)

(2) امام ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۴۷ھ) نے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کو فرمایا کہ:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس کو لازم پکڑو، کیونکہ تو ان جیسا علم وفقہ میں کسی کو نہیں دیکھے گا۔

(مناقب أبی حنیفہ للموفق ۲/۳۵)

(3) امام ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۵۰ھ) کے سامنے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر ہوا تو اُنہوں نے لوگوں سے فرمایا کہ: بے شک وہ فقیہ ہیں اور یہ تین مرتبہ فرمایا۔

(أخبار أبی حنیفہ وأصحابہ، ذکر الروایات فی ورع أبی حنیفہ، صفحہ ۴۲)

(4) امام ابوجعفر رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

میں نے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بڑا فقیہ اور اُن سے بڑھ کر پرہیزگار کسی کو نہیں دیکھا۔ (تاریخ بغداد ۱۳/۳۳۹)

(5) امام حسن بن عمارہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۵۳ھ) فرماتے ہیں کہ:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تمام فقہاء کے سردار ہیں اور یہ بات یقینی ہے کہ جن لوگوں نے آپ پر طعن کیا ہے وہ سراسر حسد کی وجہ سے کیا ہے۔ (مناقب الامام أبی حنیفہ وصاحبیہ، صفحہ ۴۰)

(6) امام مسعر بن کدام رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۵۵ھ) جو زمانہ طالب علمی میں کوفہ کے اندر حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے رفیق درس تھے فرماتے ہیں کہ:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث کے طالب علم بنے تو حدیث میں ہم سے آگے نکل گئے اور یہی حال زہد وتقویٰ میں ہوا، اور فقہ کا معاملہ تو تمہارے سامنے ہے (یعنی اس میں تو کوئی اُن کا ثانی نہیں ہوا)۔ (مناقب أبی حنیفۃ وصاحبیہ للذہبی، صفحہ ۴۲)

(7) عبدالعزیز بن ابی رواد رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۵۹ھ) فرماتے ہیں کہ:

ہمارے اور لوگوں کے درمیان حد فاصل امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو ان سے محبت اور دوستی رکھتا ہے ہم جان لیتے ہیں کہ یہ اہل سنت والجماعت میں سے ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے، ہم سمجھ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

لیتے ہیں یہ بدعتی ہے۔ (عقود الجمان فی مناقب الامام أبی حنیفہ النعمان، الباب العاشر، صفحہ ۲۰۳)

(8) امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۶۱ھ) کے پاس کوئی حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس سے آتا تو آپ اُس شخص کو فرماتے کہ: بلاشبہ آپ لوگ روئے زمین پر سب سے بڑے فقیہ (حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) کے پاس سے آئے ہو۔ (تاریخ بغداد ۱۳/۳۴۴)

(9) امام محمد بن میمون رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۶۷ھ) فرماتے ہیں کہ:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں ان سے بڑھ کر نہ کوئی پرہیزگار تھا، نہ تارکِ دُنیا، نہ صاحبِ معرفت اور نہ فقیہ، خدا کی قسم! ان سے علم حاصل کرنے کے بدلہ اگر مجھے ایک لاکھ اشرفیاں ملتیں تو مجھے کوئی خوشی نہ ہوتی۔ (عقود الجمان فی مناقب الامام أبی حنیفہ النعمان، الباب العاشر، صفحہ ۲۰۴)

(10) حافظ الحدیث امام حسن بن صالح رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۶۹ھ) فرماتے ہیں کہ:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تمام اہل کوفہ کے علم الحدیث اور فقہ کے امام تھے اور اپنے شہر کے رہنے والے محدثین تک نبی کریم ﷺ کے آخری افعال سے متعلق پہنچنے والی تمام اَحادیث کے حافظ تھے۔

(أخبار أبی حنیفة و أصحابه، ما روی عن ابی حنیفة فی الأصول اللتی بنی علیها مذهبه، صفحہ ۲۵)

(11) امام نوح بن ابی مریم رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۷۳ھ) فرماتے ہیں کہ:

فقہاء میں ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ صاحبِ علم میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔

(عقود الجمان فی مناقب الامام أبی حنیفہ النعمان، الباب العاشر، صفحہ ۲۰۴)

(12) عبدالرحمن بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے لیث بن سعد رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۷۵ھ) سے سنا ہے کہ میں امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شہرت سنتا تھا تو ملنے کا بے حد شوق رکھتا تھا، حُسنِ اتفاق سے مکہ میں اس طرح ملاقات ہوئی کہ میں نے دیکھا کہ لوگ ایک شخص پر ٹوٹے پڑے جا رہے تھے، مجمع میں سے میں نے ایک شخص کی زبان سے کلمہ سنا کہ اے ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ! میں نے جی میں کہا کہ تمنا برآئی، یہی حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

(مناقب أبی حنیفة وصاحبیه للذهبی، صفحہ ۲۲)

(13) امام مالک رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۷۹ھ) فرماتے ہیں کہ:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اگر کسی ستون کے متعلق دعویٰ کریں کہ یہ سونے کا تو اس کو دلائل سے ثابت

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کردیں گے۔(تاریخ بغداد ۱۳/۳۴۰)

(14)امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی ۱۸۲ھ)فرماتے ہیں کہ:

جو شخص امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے اور اللہ کے درمیان کردے گا وہ اپنے دین میں مخلص ہو جائے گا۔(تاریخ بغداد ۱۳/۳۴۰)

(15)امام عیسیٰ بن یونس رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی ۱۸۹ھ)فرماتے ہیں کہ:

اللہ کی قسم! میں نے ان (یعنی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) سے افضل اور بڑا فقیہ نہیں دیکھا۔

(عقود الجمان فی مناقب الامام أبی حنیفہ النعمان،الباب العاشر،صفحہ ۲۰۴)

(16)امام وکیع بن جراح رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی ۱۹۷ھ)فرماتے ہیں کہ:

میں نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر فقیہ اور اچھی نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔

(تاریخ بغداد ۱۳/۳۳۶)

(17)امام یحییٰ بن سعید القطان رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی ۱۹۸ھ)فرماتے ہیں کہ:

ہم اللہ کی تکذیب نہیں کر سکتے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے سے بہتر ہم نے سنا۔(تاریخ بغداد ۱۳/۳۴۵)

(18)امام حفص بن عبدالرحمن بلخی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی ۱۹۹ھ)فرماتے ہیں کہ:

میں نے ہر قسم کے علماء، فقہاء، زہدہ اور اہل ورع کی صحبت حاصل کی لیکن ان تمام اوصاف کا مجموعہ سوائے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے کوئی نہیں دیکھا۔(مناقب أبی حنیفہ للموفق ۱/۲۵)

(19)علی بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی ۲۰۱ھ)فرماتے ہیں کہ:

اگر امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی عقل زمین کے نصف لوگوں کی عقل سے وزن کی جائے تو امام صاحب کی عقل کا پلہ بھاری رہے گا۔(تاریخ بغداد ۱۳/۳۶۱)

(20)امام ابو یحییٰ حمانی رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی ۲۰۲ھ)فرماتے ہیں کہ:

میں کبھی کسی بزرگ سے نہیں ملا جو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ افضل، پرہیزگار اور فقہ جاننے والا ہو۔(عقود الجمان فی مناقب الامام أبی حنیفہ النعمان،الباب العاشر،صفحہ ۱۹۶)

(21)صدر الائمہ مکی رحمۃ اللہ علیہ نے جلیل القدر محدث وامام یحییٰ بن آدم رحمۃ اللہ علیہ(المتوفی ۲۰۳ھ)۔

بسند صحیح نقل کیا ہے کہ: نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شہر کی تمام اَحادیث کو جمع کیا، پس

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

آپ نبی کریم ﷺ کے آخری فعل کو لیتے تھے۔

(أخبار أبي حنيفة و أصحابه، ما روي عن ابي حنيفة في الأصول اللتي بنى عليها مذهبه، صفحه ۲۵)

(23) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۰۴ھ) فرماتے ہیں کہ:

لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے عیال ہیں۔ (تاریخ بغداد ۱۳/۳۴۶)

جس نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں کو نہیں دیکھا وہ نہ علم کا ماہر ہو سکتا ہے اور نہ فقیہ ہو سکتا ہے۔ (عقود الجمان في مناقب الامام أبي حنيفه النعمان، الباب العاشر، صفحه ۱۸۷)

جو شخص فقہ کا ماہر ہونا چاہے وہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا محتاج ہوگا۔ (تاریخ بغداد ۱۳/۳۴۶)

(24) یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۰۶ھ) فرماتے ہیں کہ:

میں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ متقی، پرہیزگار، زیادہ عقل منداور افضل کسی کو نہ پایا۔

(تاریخ بغداد ۱۳/۳۶۴)

(25) یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۰۶ھ) ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پاکیزہ سیرت والے، متقی، پرہیزگار، عالم، صداقت شعار والے اور اپنے زمانہ کے بہت بڑے حافظ الحدیث تھے۔ (أخبار أبي حنيفة و أصحابه، ذكر ماروي في زهده، صفحه ۴۸)

(26) حضرت شداد بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۱۳ھ) فرماتے ہیں کہ:

میں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے بڑا عالم کسی کو نہیں دیکھا۔ (تاریخ بغداد ۱۳/۳۴۴)

(27) شیخ الاسلام حافظ ابوعبدالرحمن مقری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۱۳ھ) جب امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی حدیث روایت کرتے تو فرماتے کہ: ہمیں علم حدیث کے شہنشاہ (یعنی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) نے یہ خبر دی۔ (مناقب أبي حنيفة للكردري ۲/۲۱۶)

فائدہ: یہ حافظ ابوعبدالرحمن مقری رحمۃ اللہ علیہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد ہیں اور انہوں نے امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نوسو (900) اَحادیث سنی ہیں۔ (مناقب أبي حنيفة للكردري ۲/۲۱۶)

(28) امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے استاذ مکی بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۱۵ھ) فرماتے ہیں کہ:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پرہیزگار، عالم، آخرت کے راغب، بڑے راست باز اور اپنے معاصرین میں سب سے بڑے حافظ الحدیث تھے۔ (مناقب أبي حنيفة ۱/۹۵ بحواله ما تمس اليه الحاجة، صفحه ۱۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اورفرماتے کہ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم تھے۔

(تاریخ بغداد ۱۳/۳۴۵)

(29) محمد بن عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۱۵ھ) فرماتے ہیں کہ:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی عقل، ان کی گفتگو، عمل اور چال ڈھال سے معلوم ہوتی تھی۔ (تاریخ بغداد ۱۳/۳۶۱)

(30) امام محمد بن سماعہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۳۲ھ) فرماتے ہیں کہ:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصانیف میں ستر ہزار سے زائد اَحادیث بیان کی ہیں اور چالیس ہزار اَحادیث سے "کتاب الآثار" کا انتخاب کیا۔

(قواعد فی علوم الحدیث، صفحہ ۲۱۶)(مناقب ابی حنیفۃ، صفحہ ۹۵)

(31) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۴۱ھ) حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: وہ (یعنی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) علم، پرہیز گاری، دُنیا سے بے رغبتی اور آخرت کو ترجیح دینے میں ایسے مقام پر تھے کہ ان کے اس مقام پر کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

(مناقب الامام أبی حنیفہ وصاحبیہ، صفحہ ۴۳)

(32) علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۶۳ھ) فرماتے ہیں کہ:

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فقہ میں امام تھے، حسن الرائے والقیاس تھے، باریک سے باریک مسئلہ کی تہہ تک جاتے تھے، غضب کے ذہین، سخن فہم، عالی دماغ، ذکی، پرہیز گار اور نہایت عقلمند تھے۔ (عقود الجمان فی مناقب الامام أبی حنیفہ النعمان، الباب العاشر، صفحہ ۲۱۰)

(33) شمس الائمہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۳۸ھ) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: آپ (یعنی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) اپنے زمانے میں علم الحدیث کے سب سے بڑے امام تھے۔ (أصول سرخسی، فصل فی بیان شرائط الراوی حدا و تفسیرو حکما ۱/۳۵۰)

(34) شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۲۷ھ) فرماتے ہیں کہ:

ائمہ اربعہ حدیث، تفسیر، فقہ، تصوف سب کے امام تھے۔

(منہاج السنۃ النبویۃ فی نقض کلام الشیعہ القدریۃ، الوجہ الخامس وفیہ الرد التفصیلی ۲/۱۰۵)

(35) علامہ شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۴۷ھ) فرماتے ہیں کہ:

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

آپ (یعنی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ) بنو آدم کے ذکی لوگوں میں سے تھے، آپ نے فقہ، عبادت، پرہیزگاری اور سخاوت کو جمع کیا۔(العبر فی خبر من غبر ۱/۱۶۴)

(36) علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۸۰۸ھ) امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق فرماتے ہیں کہ: آپ رحمۃ اللہ علیہ علم حدیث میں کبار مجتہدین میں سے تھے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے علم حدیث میں بڑے مجتہدین میں ہونے کی یہ دلیل ہے کہ ان کے مذہب پر رداً قبولاً اعتماد اور بھروسہ کیا جاتا ہے۔(مقدمة ابن خلدون، الفصل السادس فی علوم الحدیث ۱/۵۶۲)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر طعن کرنے والوں کے جواب میں یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار:

حضرت یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۲۳۳ھ) سے اگر حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر طعن کرنے والے کا ذکر کیا جاتا تو وہ یہ اشعار پڑھتے تھے:

حسدوا الفتی اذلم ینالوا سعیه فالقوم أضداد له وخصوم

کضر ائر الحسناء قلن لوجهها حسدًا وبغضاً انه لدمیم

1۔ جب اس جوان کے مرتبہ کو نہ پاسکے تو حسد کرنے لگے اور ساری قوم اس مخالف اور دشمن ہے۔

2۔ جس طرح حسینہ کے چہرے کو دیکھ کر اس کی سوکنیں حسد اور عداوت کی بناء پر کہتی ہیں کہ یہ بدصورت ہے۔(أخبار ابی حنیفة و أصحابه، صفحه ۱۶۵)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا علمی شجرہ:

مناسب سمجھا کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے چند تلامذہ پر مشتمل چند نقشے پیش کر دیئے جائیں تاکہ قارئین کو ان نقشہ جات سے باآسانی اندازہ ہو جائے کہ اس آفتابِ عالم تاب کی شعاعیں کہاں کہاں تک پہنچی ہوئیں ہیں، اور معلوم ہو جائے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر طعن کرنا صرف ان پر نہیں ہوگا بلکہ بڑے بڑے جلیل القدر فقہاءِ عظام و محدثین کرام مثلاً امام شافعی، امام احمد، امام بخاری، امام مسلم رحمہم اللہ وغیرہ حضرات جیسی عظیم المراتب شخصیات جو کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں کے بھی شاگرد ہیں ان پر بھی ہوگا، اس علمی شجرہ کی تمام شاخوں کی نشاندہی تو بہت مشکل ہے، تاہم چند اجمالی نقشے پیشِ خدمت ہیں جن سے قدرے تفصیلات کا بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

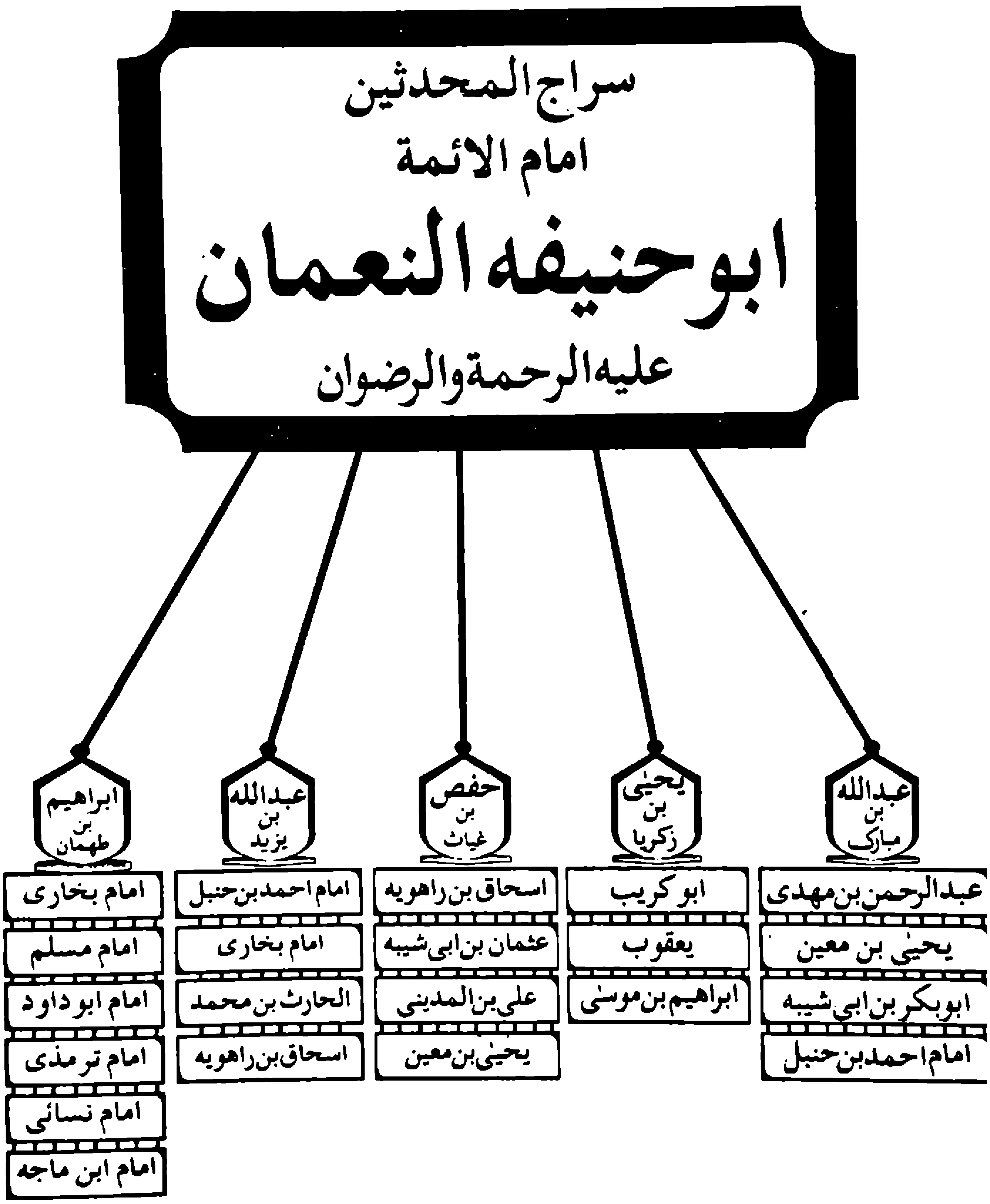

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

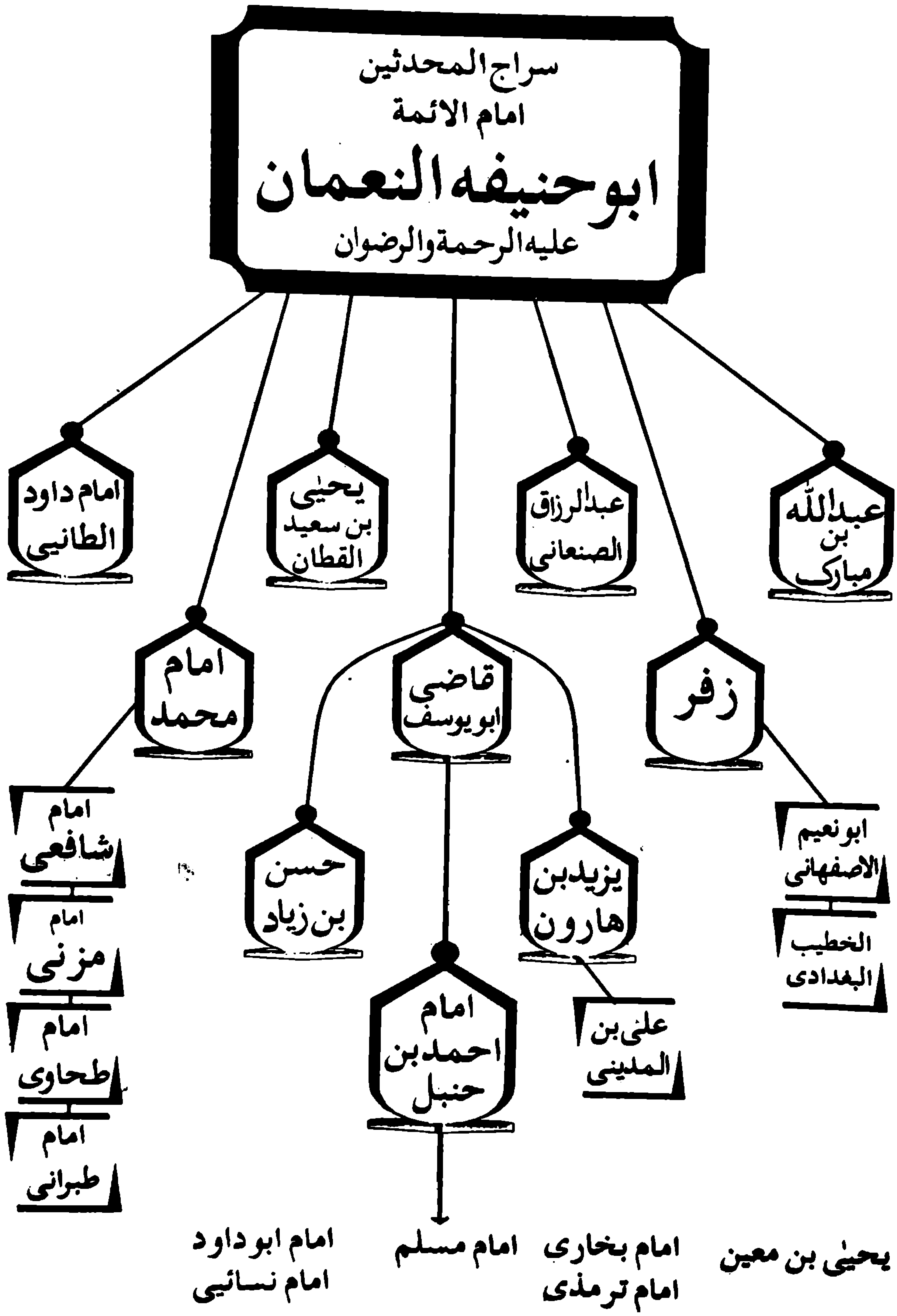

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

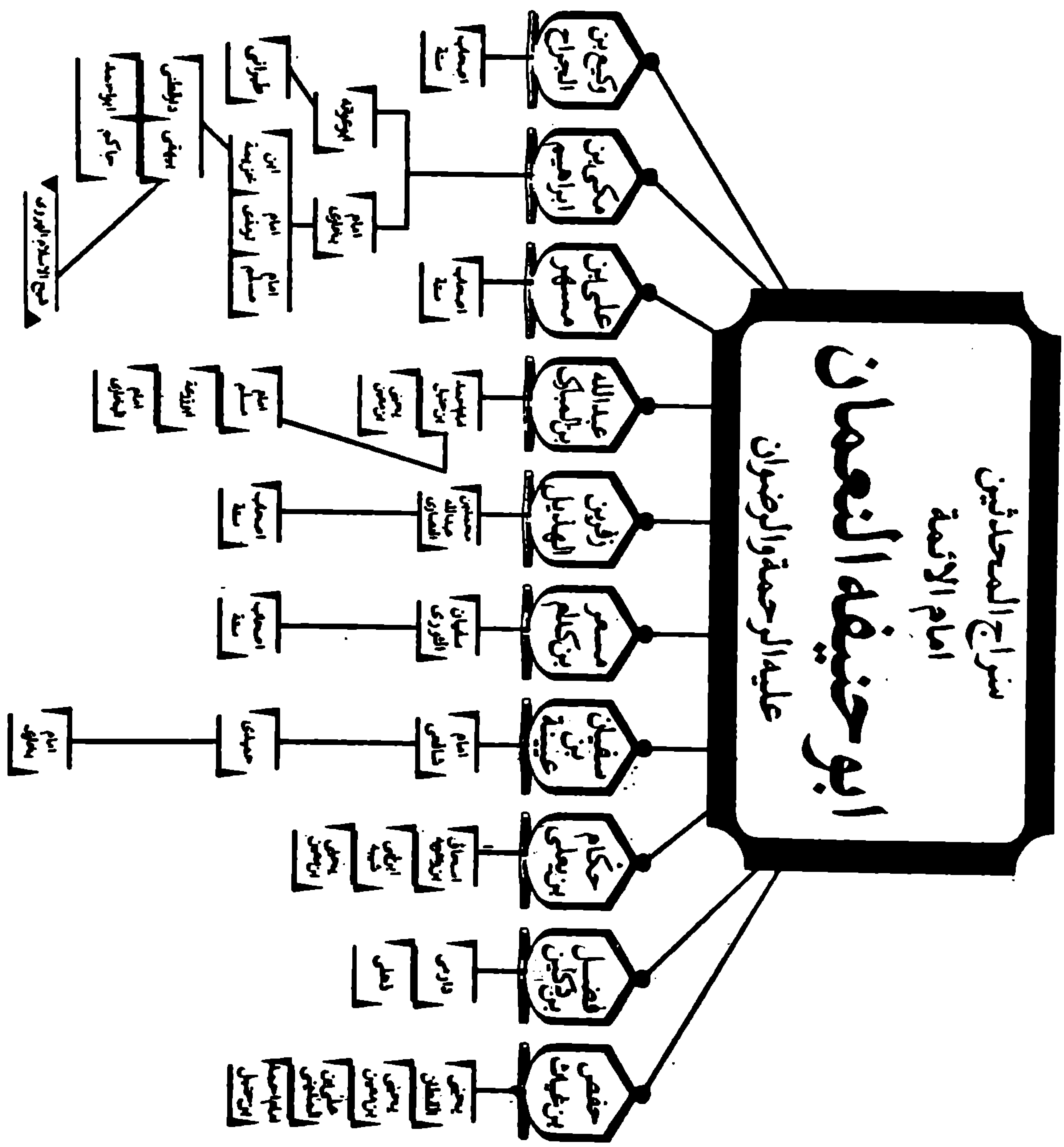

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ایک ضروری گزارش

یاد رہے: نمازِ مسنون کی یہ کتاب قواعدِ حدیث واُصول محدثین کے مطابق صحیح اور قابل قبول اَحادیث کی روشنی میں مکمل حوالوں اور مکمل تحقیق کی مدد سے تحریر کی گئی ہے، لہٰذا کوئی صاحب بلاتحقیق دوسروں سے سن کر یا کوئی ایک آدھ کتاب پڑھ کر اس کتاب کی کسی حدیث کو ضعیف یا نا قابلِ عمل کہنے کی زحمت نہ فرمائے، ہاں فضائل میں بعض مقامات پر صحیح حدیث کے ساتھ ضعیف اَحادیث کا ذکر کیا گیا ہے تو وہ خود جمہور علماء اُمت کے نزدیک حجت ہے، الحاصل اس کتاب کی مذکورہ اَحادیث کی توثیق کے لئے مندرجہ ذیل کتابوں کا مطالعہ کافی اور شافی رہے گا:

☆ نصب الرایہ از امام الحافظ جمال الدین عبداللہ بن یوسف الزیلعی رحمۃ اللہ علیہ (طبع مکتبہ حقانیہ)
☆ مرقاۃ المفاتیح از علامہ علی بن سلطان القاری رحمۃ اللہ علیہ (طبع رشیدیہ کوئٹہ)
☆ آثار السنن از علامہ محمد علی نیموی رحمۃ اللہ علیہ (طبع مکتبہ الحسنیہ گوجرانوالہ)
☆ اعلاء السنن از علامہ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ (ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کراچی)
☆ معارف السنن از علامہ محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ (طبع سعید)
☆ نیل الفرقدین مع حاشیہ از مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ (طبع مجلس علمی کراچی)
☆ جزء القرأۃ وجزء رفع الیدین (مترجم وحاشیہ) از مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ (طبع مکتبہ امدادیہ)
☆ احسن الکلام فی ترک القرأۃ خلف الامام از مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ (طبع مکتبہ صفدریہ)
☆ خزائن السنن از مولانا محمد سرفراز خان صفدر رحمۃ اللہ علیہ (طبع مکتبہ صفدریہ)
☆ نور الصباح فی ترک رفع الیدین از مولانا حبیب اللہ ڈیروی رحمۃ اللہ علیہ (طبع مکتبہ اہلسنت والجماعۃ)
☆ اظہار التحسین فی اخفاء التامین از مولانا حبیب اللہ ڈیروی رحمۃ اللہ علیہ (طبع مکتبہ الصادی)
☆ السنۃ الغرۃ فی وضع الیدین تحت السرۃ از مولانا اعجاز احمد اشرفی حفظہ اللہ (طبع دار النعیم)
☆ الدر الثمین فی الاخفاء بآمین از مولانا اعجاز احمد اشرفی حفظہ اللہ (طبع دار النعیم)
☆ خیر المصابیح فی عدد التراویح از مولانا خیر محمد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ (طبع جمیعت علماء ہند نیو دہلی)
☆ اثمار الہدایہ علی الہدایہ از مولانا ثمیر الدین قاسمی حفظہ اللہ (طبع زمزم پبلیشرز کراچی)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

☆ راحۃ العینین فی ترکِ رفع الیدین از مولانا اعجاز احمد اشرفی حفظہ اللہ (طبع دار النعیم)
☆ ایضاح المرام فی ترکِ القرأۃ خلف الامام از مولانا اعجاز احمد اشرفی حفظہ اللہ (طبع دار النعیم)
☆ انوار المصابیح فی صلوۃ التراویح از مولانا اعجاز احمد اشرفی حفظہ اللہ (طبع دار النعیم)
☆ الحبل المتین فی صفۃ صلوٰۃ رحمۃ للعالمین از مولانا اعجاز احمد اشرفی حفظہ اللہ (طبع دار النعیم)
☆ تجلیاتِ صفدر از مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ (طبع مکتبہ امدادیہ ملتان)
☆ مجموعہ رسائل از مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ (طبع مکتبہ فاروقیہ)
☆ خطباتِ صفدر از مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ (طبع مکتبہ امدادیہ ملتان)
☆ فتوحاتِ صفدر از مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ (طبع مکتبہ امدادیہ ملتان)
☆ مرد وعورت کی نماز کے فرق پر تفصیلی جائزہ از مولانا منیر احمد منور حفظہ اللہ (طبع مکتبہ شیخ لدھیانوی)
☆ مرد وعورت کی نماز میں فرق کا ثبوت از مفتی محمد رضوان حفظہ اللہ (طبع ادارہ غفران راولپنڈی)
☆ رکعت تراویح ایک تحقیقی جائزہ از حافظ ظہور احمد الحسینی حفظہ اللہ (طبع مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام)
☆ نمازِ تراویح از مولانا الیاس گھمن حفظہ اللہ (مکتبہ اہلسنت والجماعۃ)
☆ نمازِ پیمبر از شیخ الیاس فیصل مدینہ منورہ حفظہ اللہ (فرید بکڈپو دہلی)
☆ نمازِ مسنون کلاں از مولانا صوفی عبدالحمید خان سواتی رحمۃ اللہ علیہ (طبع مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)
☆ نمازِ مدلل از مولانا فیض احمد ملتانی رحمۃ اللہ علیہ (مکتبہ حقانیہ ملتان)
☆ صلوات الرسول از مولانا فضل الرحمن دھرم کوٹی حفظہ اللہ (طبع نعمانی کتب خانہ لاہور)
☆ مسنون نماز از مفتی محمد ابوبکر جابر قاسمی و مفتی رفیع الدین حنیف قاسمی حفظہ اللہ (طبع حیدر آباد)
☆ مسنون طریقۂ نماز میں از مولانا صاحبزادہ قاری عبدالباسط حفظہ اللہ (طبع دارالاشاعت کراچی)
☆ مسلک السادات فی الدعاء بعد المکتوبات از مولانا محمد عبدالمعبود حفظہ اللہ (طبع مکتبہ رحمانیہ)
☆ امام کے پیچھے مقتدی کی قرأت کا حکم از مولانا حبیب الرحمن اعظمی حفظہ اللہ (جمیعت علماء ہندنئی دہلی)
☆ نماز میں ہاتھ باندھنے کا طریقہ از مفتی محمد رضوان حفظہ اللہ (طبع ادارۃ غفران راولپنڈی)
☆ تحفۃ المناظر از مولانا مفتی ضیاء الرحمن ذاکر حفظہ اللہ (طبع مکتبہ عمر فاروق)
☆ تصحیح حدیث صلاۃ التراویح عشرین رکعۃ از فضیلۃ الشیخ اسماعیل بن محمد الانصاری حفظہ اللہ (طبع ریاض)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اہمیت نماز

اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانے کے بعد سب سے پہلا اور اہم فریضہ نماز ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر مسلمان پر عائد کیا گیا ہے، خواہ مرد ہو یا عورت، غریب ہو یا مالدار، صحت مند ہو یا بیمار، طاقت ور ہو یا کمزور، بوڑھا ہو یا نوجوان، مسافر ہو یا مقیم، بادشاہ ہو یا غلام، حالتِ امن ہو یا حالتِ خوف، خوشی ہو یا غمی، گرمی ہو یا سردی، حتیٰ کہ جہاد وقتال کے عین موقع پر میدانِ جنگ میں بھی یہ فرض ہے، معاف نہیں ہوتا۔

نماز کی اہمیت کے بارے میں آیات قرانیہ:

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا۔ (سورۃ النساء، آیت ۱۰۳)
یقیناً نماز مومنوں پر مقرر وقتوں پر فرض ہے۔

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ۔ (سورۃ البقرۃ، آیت ۴۳)
اور نمازوں کو قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔ (سورۃ النور، آیت ۵۶)
اور نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

حافظو على الصلوات والصلوٰة الوسطى وقوموا لله قانتين۔ (سورۃ البقرۃ، آیت ۲۳۸)
نمازوں کی حفاظت کرو بالخصوص درمیان والی نماز (یعنی نمازِ عصر) کی اور اللہ تعالیٰ کے سامنے ادب کے ساتھ کھڑے رہو۔

أَقِمِ الصَّلَاةَ لِدُلُوكِ الشَّمْسِ إِلَىٰ غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا۔ (سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۷۸)
نمازوں کو قائم کرو آفتاب کے ڈھلنے سے لے کر رات کی تاریکی تک اور فجر کا قرآن پڑھنا بھی، یقیناً فجر کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے۔

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ۔

(سورۃ ھود، آیت ۱۱۴)
دن کے دونوں سروں میں نماز قائم کرو اور رات کے کچھ حصہ میں بھی، یقیناً نیکیاں برائیوں کو

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مٹا دیتی ہیں۔

اتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ ۔(سورۃ العنکبوت،آیت ۴۵)

جو کتاب آپ ﷺ پر وحی کی گئی اسے پڑھیے اور نماز قائم کیجئے، یقیناً نماز بے حیائی اور برائی سے روکتی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ۔

(سورۃ البقرہ،آیت ۱۵۳)

اے ایمان والو! صبر اور نماز کے ذریعے مدد چاہو، بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخَاشِعِينَ۔(سورۃ البقرہ،آیت ۴۵)

صبر اور نماز کے ذریعہ سے مدد طلب کرو، یہ چیز بھاری ہے مگر (اللہ کا) ڈر رکھنے والوں پر (آسان ہے)۔

وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ ۔(سورۃ المائدہ،آیت ۱۲)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز قائم رکھو گے اور زکوٰۃ دو گے۔

نماز تمام انبیاء علیہم السلام کی شریعتوں کا بنیادی رکن ہے:

قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق انبیاء علیہم السلام ہمیشہ خود بھی نماز کا اہتمام فرماتے اور اپنی اُمتوں کو بھی اس کی تاکید فرماتے رہے ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حفاظت نماز:

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے پیارے صاحبزادے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو مکہ مکرمہ کی ویران سر زمین میں آباد کرتے ہیں اور اس کی غرض یہ بتاتے ہیں۔

رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ ۔(سورۃ ابراهیم ،آیت ۳۷)

اے ہمارے پروردگار! تاکہ وہ نماز قائم کریں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے لیے اور اپنی نسل کے لیے دُعا کرتے ہیں کہ:

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ۔ (سورۃ ابراھیم، آیت ۴۰)
اے میرے پروردگار! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا۔

حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حفاظت نماز:

وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَكَانَ عِندَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا۔ (سورۃ مریم، آیت ۵۵)
اور (حضرت اسماعیل علیہ السلام) اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے اور وہ اپنے رب کے نزدیک بڑے ہی پسندیدہ تھے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حفاظت نماز:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم الٰہی ہوتا ہے کہ:

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي۔ (سورۃ طٰہٰ، آیت ۱۴)
اور میری یاد کے لیے نماز قائم کیجیے۔

حضرت موسیٰ و ہارون علیہما السلام اور حفاظت نماز:

وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ وَأَخِيهِ أَن تَبَوَّآ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ بُيُوتًا وَاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ۔ (سورۃ یونس، آیت ۸۷)
اور ہم نے موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ تم دونوں اپنی قوم کے لیے مصر میں گھر مہیا کرو اور اپنے ان گھروں کو مسجد بنالو اور پابندی کے ساتھ نماز ادا کرو اور اے موسیٰ! آپ مومنوں کو خوشخبری دے دیجئے۔

حضرت زکریا علیہ السلام اور حفاظت نماز:

فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ۔ (سورۃ آلعمران، آیت ۳۹)
تو فرشتوں نے انہیں آواز دی جب کہ وہ محراب میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حفاظت نماز:

قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ آتَانِيَ الْكِتَابَ وَجَعَلَنِي نَبِيًّا وَجَعَلَنِي مُبَارَكًا أَيْنَ مَا كُنتُ وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا۔ (سورۃ مریم، آیت ۳۱،۳۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور کہا (عیسیٰ علیہ السلام نے) بے شک میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب (انجیل) دی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے اور جہاں بھی رہوں مجھے بابرکت بنایا اور جب تک زندہ رہوں مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے۔

شعیب علیہ السلام اور حفاظت نماز:

قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلَاتُكَ تَأْمُرُكَ أَن نَّتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا۔ (سورۃ ھود، آیت ۸۷)

انہوں نے کہا، اے شعیب (علیہ السلام)! کیا تمہاری نمازیں تمہیں حکم دیتی ہیں کہ ہم ان معبودوں کو چھوڑ دیں جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے تھے۔

نماز کی اہمیت کے بارے میں احادیث نبویہ ﷺ:

عن عبدالله ابن عمر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم بنی الاسلام علی خمس،شهادة ان لا اله الا الله وان محمداً رسول الله واقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة والحج وصوم رمضان۔

(صحیح بخاری،باب وقول النبی بنی الاسلام علی خمس)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے: 1۔اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں 2۔نماز پڑھنا 3۔زکوٰۃ ادا کرنا 4۔حج کرنا 5۔رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔

عن أبی مالك اشجعی عن ابیه رضی الله عنه وکان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اذا اسلم الرجل کان اول مایعلمنا الصلوٰة اوقال علمه الصلوٰة۔

(مسند البزار،رقم الحدیث ۳۲۸۴)

حضرت ابو مالک اشجعی اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نئے نئے مسلمان ہونے والے شخص کو سب سے پہلے نماز کی تعلیم دیتے تھے۔

عن معاذ بن جبل رضی الله عنه قال،بعثنی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم الی الیمن فقال انك تاتی قوما من اهل الکتاب فادعهم الی شهادة

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ان لا اله الا الله وانی رسول الله. فان اطاعوا لذلك فاعلمهم أن الله تعالیٰ افترض علیهم خمس صلوٰة فی کل یوم ولیلة۔ (صحیح مسلم، باب الدعاء الی الشھادتین)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو ارشاد فرمایا کہ تم ایسے لوگوں کے پاس جا رہے ہو جو اہل کتاب ہیں لہٰذا سب سے پہلے ان کو اس بات کی دعوت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں، جب اس بات کو مان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے روزانہ پانچ نمازیں ان پر فرض کی ہیں۔

قال أبی هریرة رضی الله عنه سمعت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یقول ان اول ما یحاسب به العبد یوم القیامة من عمله صلوته فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص من فریضة شیئا قال الرب تبارك وتعالیٰ انظر واهل لعبدی من تطوع فیکمل بها ما انتقص من الفریضة ثم یکونو سائر عمله علی ذلك۔

(سنن ترمذی، باب ما جاء ان اول ما یحاسب به العبد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن بندہ کے اعمال میں سب سے پہلے اس کی نماز کا حساب ہوگا اگر نماز پوری اور صحیح ثابت ہوئی تو وہ شخص بامراد ہوگا اور اگر اس کی نماز خراب اور ناقص ثابت ہوئی تو وہ شخص محروم و نامراد ہوگا، اگر اس کی فرض نماز میں کوئی کمی ہوگی تو ربِ تبارک وتعالیٰ فرشتوں سے فرمائیں گے کہ دیکھو میرے اس بندے کے پاس نفل نمازیں بھی ہیں جن سے فرض نمازوں کی تکمیل کردی جائے، پھر دوسرے اعمال کا اسی طرح حساب ہوگا۔

عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یقول: خمس صلوٰة کتبهن الله علی العباد. فمن جاء بهن ولم یضیع منهن شیئا استخفافاً بحقهن، کان له عند الله عهد أن یدخله الجنة

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ومن لم یات بھن فلیس له عند الله عھد ان شاء عذبه وان شاء أدخله الجنة۔

(سنن ابن ماجه، باب ما جاء فی فرض الصلوات الخمس والمحافظة علیه)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں جو شخص انہیں اہتمام سے ادا کرے اور ان میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری ہے کہ اس شخص کو ضرور جنت میں داخل کرے گا اور جو ایسا نہ کرے تو اللہ تعالیٰ کا اس سے کوئی عہد نہیں، چاہے اس کو عذاب دے یا جنت میں داخل کر دے۔

عن أبی ھریرة رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول قال الله عزوجل قسمت الصلوٰة بینی وبین عبدی شطرین فنصفھا لی و نصفھا لعبدی ولعبدی ماسأل قال فقال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اقرؤ یقول العبد الحمد لله رب العالمین فیقول الله عزوجل حمدنی عبدی ولعبدی ماسأل فیقول الرحمن الرحیم فیقول أثنی علی عبدی ولعبدی ماسأل یقول مالك یوم الدین فیقول الله مجدنی عبدی مھذا لی وھذه الآیة بینی و بین عبدی نصفین یقول العبد ایاك نعبد وایاك نستعین یعنی فھذه بینی وبین عبدی ولعبدی ماسأل وآخر السورة لعبدی یقول العبد اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین أنعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فھذا لعبدی ولعبدی ماسأل۔ (صحیح مسلم، باب وجوب قرأة الفاتحه فی کل رکعة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے نماز اپنے اور بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کر دی ہے لہٰذا آدھی میرے لیے اور آدھی میرے بندے کے لیے ہے اور میرا بندہ جو مانگے اُسے ملے گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بندہ کہتا کہ ''الحمد للہ رب العالمین'' تو اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ بندے نے میری حمد بیان کی اور میرا بندہ جو مانگے گا اسے ملے گا، پھر بندہ کہتا ہے ''الرحمٰن الرحیم'' تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بندے نے میری ثناء بیان کی اور میرا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بندہ جو مانگے گا اُسے ملے گا، پھر بندہ کہتا ہے ''مالک یوم الدین'' تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی، یہاں تک کا حصہ میرا تھا اور آئندہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان مشترک ہے، بندہ کہتا ہے ''ایاک نعبد وایاک نستعین'' یہ آیت ہے جو میرے اور میرے بندہ کے درمیان مشترک ہے اور میرا بندہ جو مانگے گا اُسے ملے گا، اور سورت کا آخری حصہ میرے بندے کے لیے ہے، بندہ کہتا ہے ''اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین'' یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے جو مانگا اُسے ملے گا۔

عن معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ألا اخبرك براس الامر وعمودہ وذوۃ سنامہ؟ راس الامر الاسلام وعمودہ الصلوۃ وذروۃ سنامہ الجهاد۔ (سنن ترمذی، کتاب الایمان)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ کیا میں تجھے اسلام کا سر، اس کا ستون اور اس کی چوٹی نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا ضرور بتائیں اے اللہ کے رسول ﷺ! تو آپ ﷺ نے فرمایا دین کا سر خود کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے سپرد کرنا ہے اور اس کا ستون نماز ہے اور اس کی چوٹی جہاد ہے۔

عن حنظلۃ الاسیدی رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال من حافظ علی الصلوۃ الخمس علی وضوءھا ومواقیتھا ورکوعھا وسجودھا یراھا حقاً للہ علیہ حرم علی النار۔ (مسند احمد حدیث حنظلۃ الکاتب الاسیدی)

حضرت حنظلہ اسیدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص پانچوں نمازوں کی، ان کے رکوع وسجود کی اور ان کے وضو واوقات کی پابندی کرے اور یہ سمجھے کہ یہ نمازیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں پر واجب (حق) ہیں تو اس شخص کو جہنم کی آگ پر حرام کر دیا گیا۔

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وسلم مفتاح الجنة الصلوٰة ومفتاح الصلوٰة الطهور۔

(سنن ترمذی، باب ما جاء ان مفتاح الصلوٰة الطهور)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔

عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ... وجعلت قرة عینی فی الصلوٰة۔ (سنن نسائی، باب حب النساء)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

عن ابن عمر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ... لا دین لمن لا صلوٰة له، انما موضع الصلوٰة من الدین موضع الراس من الجسد۔

(الترغیب و الترهیب، باب الترهیب من ترك الصلوٰة متعمداً)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز کے بغیر دین نہیں اور دین میں نماز کا درجہ وہی ہے جو انسانی جسم میں سر کا درجہ ہے۔

عن أبی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم من تطهر فی بيته ثم الی بيت من بيوت الله ليقضی فريضة من فرائض الله كانت خطواته احداهما تحط خطيئة والاخری ترفع درجة۔

(صحیح مسلم، باب المشی الی الصلوٰة تمحی به الخطايا و ترفع به الدرجات)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح گھر سے وضو کر کے اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے ایک فرض (نماز) کو ادا کرنے کے لیے مسجد کی طرف چلتا ہے تو اس کے ہر قدم پر ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے اور ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے۔

عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم مروا أولادكم بالصلوٰة وهم أبناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

أبناء عشر و فرقوا بینهم فی المضاجع. (سنن ابو داؤد، باب متی یؤمر الغلام بالصلوٰۃ)
حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سات سال کی عمر میں بچے کو نماز کا حکم کرو اور دس سال کی عمر میں نماز نہ پڑھنے پر مارو، اور اس عمر میں علیحدہ علیحدہ بستروں پر سلاؤ۔

عن علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ قال کان آخر کلام النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم. (سنن ابن ماجہ، باب ماجاء فی ذکر مرض رسول اللہ ﷺ)
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا آخری کلام یہ تھا کہ نماز (قائم کرنا) اور ماتحتوں کے حقوق کا خیال رکھنا۔

عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا حزبہ أمر فرغ الی الصلوٰۃ. (سنن ابو داؤد، باب قیام النبی ﷺ من اللیل)
حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی سخت امر پیش آتا تو فوراً نماز کی طرف متوجہ ہوتے تھے۔

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کتب الی عمالہ أن أھم أمرکم عندی الصلوٰۃ فمن حفظھا وحافظ علیھا حفظ دینہ ومن ضیعھا فھو لما سواہ أضیع.
(موطا امام مالک، باب وقوت الصلوٰۃ)
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنے گورنروں کو یہ حکم جاری فرمایا کہ میرے نزدیک تمہارے اُمور میں سب سے زیادہ اہمیت نماز کی ہے، جس نے نمازوں کی پابندی کر کے اس کی حفاظت کی اس نے پورے دین کی حفاظت کی اور جس نے نمازوں کو ضائع کیا وہ نماز کے علاوہ دین کے ارکان کو زیادہ ضائع کرنے والا ہوگا۔

تارکِ نماز کے لیے قرآن کریم و احادیث میں وعیدات:

انبیاء علیہم السلام کے جن جانشینوں اور نام لیواؤں نے نماز کو ضائع کر دیا تھا قرآن کریم میں ان کی سخت مذمت بیان کی گئی ہے اور ان کو عذاب آخرت کی شدید دھمکی دی گئی ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَخَلَفَ مِن بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا۔ (سورۃ مریم، آیت ۵۹)

پھر ان کے بعد ایسے نا خلف جانشین ہوئے جنہوں نے نماز کو ضائع کیا اور خواہشات کی پیروی کی پس وہ ضرور خرابی دیکھیں گے۔

قیامت کے دن دوزخی لوگ اپنے دوزخ میں جانے کی وجوہ بیان کرتے ہوئے ایک وجہ یہ بیان کریں گے۔

قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ۔ (سورۃ مدثر، آیت ۴۳)

وہ کہیں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے۔

ایک اور مقام پر نماز میں کاہلی اور سستی کرنے کو نفاق کی علامت قرار دیا گیا ہے۔

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ۔ (سورۃ نساء، آیت ۱۴۲)

بے شک منافق لوگ اللہ تعالیٰ سے چال بازی کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ ان کو اس چال بازی کی سزا دینے والے ہیں اور وہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے ہیں تو بہت ہی کاہلی سے کھڑے ہوتے ہیں۔

عن سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی الرؤیا قال أما الذی یثلغ راسہ بالحجر فانہ یأخذ القرآن فیرفضہ وینام عن الصلٰوۃ المکتوبۃ۔ (صحیح بخاری، باب تعبیر الرؤیا بعد صلٰوۃ الصبح)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ خواب کی حدیث میں نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص قرآن یاد کر کے بھلا دے اور جو فرض نماز چھوڑ کر سوتا رہے اس کا سر (قیامت کے دن) پتھر سے کچلا جائے گا۔

عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم أنہ ذکر الصلٰوۃ یوماً فقال من حافظ علیہا کانت لہ نوراً و برهاناً و نجاۃً یوم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

القیامة،ومن لم یحافظ علیها لم یکن له نور ولا برهان ولا نجاة یوم القیامة وکان مع فرعون وقارون وهامان وأبی ابن خلف۔

(صحیح ابن حبان،باب ذکر الزجر عن ترک المرء المحافظة علی الصلوٰة)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرتا ہے تو نماز اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگی، اس (کے پورے ایمان) کی دلیل ہوگی اور قیامت میں عذاب سے نجات کا ذریعہ ہوگی، اور جو شخص نماز کا اہتمام نہیں کرتا اس کے لیے قیامت کے دن نہ نور ہوگا، نہ اس (کے پورے ایمان) کی کوئی دلیل ہوگی اور نہ عذاب سے نجات کا کوئی ذریعہ ہوگا، اس کا حشر فرعون، قارون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔

عن أبی الجعد الضمری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم من ترک ثلاث جمع تهاونا بها طبع الله علی قلبه۔

(سنن ترمذی،باب ما جاء فی ترک الجمعة من غیر عذر)

حضرت ابو جعد ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے تین جمعہ غفلت کی وجہ سے چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگا دیتے ہیں۔

عن جابر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم بین الکفر والایمان ترک الصلوٰة۔ (سنن ترمذی،باب ما جاء فی ترک الصلوٰة)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک انسان اور شرک وکفر کے درمیان حد فاصل نماز کا چھوڑنا ہے۔

عن جابر رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یقول ان بین الرجل وبین الشرک والکفر ترک الصلوٰة۔

(صحیح مسلم،باب بیان اطلاق اسم الکفر علی ترک الصلاة)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ نماز کا چھوڑنا مسلمان کو کفر وشرک تک پہنچانے والا ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن ثوبان رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بین العبد وبین الکفر والایمان الصلوٰۃ فاذا ترکھا فقد اشرک۔

(الترغیب والترھیب، باب الترھیب من ترک الصلوٰۃ تعمداً)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بندہ، کفر اور ایمان میں (فرق کرنے والی چیز صرف) نماز ہے، پس جس نے نماز کو ترک کیا (گویا) اس نے شرک کیا۔

عن یزید الرقاشی رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال لیس بین العبد والشرک الا ترک الصلوٰۃ فاذا ترکھا فقد اشرک۔

(الترغیب والترھیب، باب الترھیب من ترک الصلوٰۃ تعمداً)

حضرت یزید الرقاشی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بندے اور مشرک کے درمیان صرف نماز کا فرق ہے، پس جو شخص اسے چھوڑ دیتا ہے تو (گویا) اس نے شرک کیا۔

عن أنس رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بین العبد وبین الکفر او الشرک ترک الصلوٰۃ۔ (کتاب الصلوٰۃ للمروزی، رقم الحدیث ۸۹۹)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ بندے اور کفر یا شرک کے درمیان فرق نماز چھوڑنا ہے۔

عن بریدہ رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال العھد الذی بیننا وبینھم الصلوٰۃ فمن ترکھا فقد کفر۔ (سنن ترمذی، باب ماجاء فی ترک الصلوٰۃ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے (اہل ایمان) اور ان (اہل کفر) کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے لہٰذا جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔

عن عبادۃ الصامت رضی اللہ عنہ قال أوصانی خلیلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بسبع خصال فقال....ولا تترکو الصلوٰۃ متعمدین فمن ترکھا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

متعمداً فقد خرج من الملة. (الترغیب والترھیب، باب الترھیب من ترک الصلوٰۃ تعمداً)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے دوست رسول اللہ ﷺ نے مجھے سات نصیحتیں کیں (جن میں ایک یہ تھی) کہ جان کر نماز نہ چھوڑنا کیونکہ جو جان کر نماز چھوڑ دے وہ مذہب سے نکل جاتا ہے۔

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لا سھم فی الاسلام لمن لا صلوٰۃ لہ ولا صلوٰۃ لمن لا وضوء لہ.

(الترغیب والترھیب، باب الترھیب من ترک الصلوٰۃ تعمداً)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں اس شخص کا کوئی حصہ نہیں جو نماز نہ پڑھتا ہو اور بغیر وضو کے نماز نہیں ہوتی۔

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لا سھم لیس صلوٰۃ أثقل علی المنافقین من صلوٰۃ الفجر والعشاء ولو یعلمون ما فیھما لأتوھما ولو حبواً. (صحیح بخاری، باب فضل العشاء فی الجماعۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نمازِ عشاء اور نمازِ فجر ادا کرنا منافقوں کے لیے سب سے زیادہ مشکل ہے، اگر انہیں ان نمازوں کے ثواب کا علم ہو جائے تو ان اوقات میں زمین پر گھسٹتے ہوئے بھی آتے اور نماز میں شریک ہوتے۔

عن أبی درداء رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم... ولا تترک صلوٰۃ مکتوبۃ متعمداً، فمن ترکھا متعمداً برئت منہ الذمہ.

(سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ فرض نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑنا کیونکہ جس نے فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑی اس سے اللہ تعالیٰ کا ذمہ (حفاظت) اُٹھ جاتی ہے۔

عن ابنِ عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

من جمع بین صلوٰتین من غیر عذرٍ فقد اتی باباً من ابواب الکبائر۔

(الترغیب و الترھیب،باب الترھیب من ترک الصلوٰۃ تعمداً)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دو نمازوں کو بلا کسی عذر کے ایک وقت میں پڑھے وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازے پر پہنچ گیا۔

عن عبد اللہ بن شقیق قال کان اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یرون شیئا من الاعمال ترکہ کفر غیر الصلوٰۃ۔(سنن ترمذی،باب ماجاء فی ترک الصلوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن شقیق رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ اصحاب محمد ﷺ ترکِ نماز کے علاوہ کسی دینی عمل کے ترک کرنے کو کفر نہیں جانتے تھے۔

نماز کے فضائل:

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول أرأیتم لو ان نھراً بباب أحدکم یغتسل منہ کل یوم خمس مرات، ھل یبقی من درنہ شئی؟قالوا لا یبقی من درنہ شئیٌ قال فذلك مثل الصلوٰۃ الخمس یمحو اللہ بھن الخطایا۔ (صحیح بخاری،باب الصلوٰۃ الخمس کفارۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بتاؤ اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر بہہ رہی ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل کچیل باقی رہے گا؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ بالکل نہیں، آپ ﷺ نے فرمایا یہی حال پانچوں نمازوں کا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔

عن سلمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان توضا فاحسن الوضوء ثم صلی الصلوٰۃ الخمس تحاتت خطایاہ کما یتحات ھذا الورق۔ (مسند احمد،رقم الحدیث ۲۴۲۵۰)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مسلمان اچھی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

طرح وضو کرتا ہے پھر پانچوں نمازیں پڑھتا ہے تو اس کے گناہ ایسے ہی گر جاتے ہیں جس طرح اب (خزاں کے موسم میں) پتے گر رہے ہیں۔

عن ابوذر رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم خرج فی الشتاء والورق یتھافت فأخذ بغصن من شجرۃ قال فجعل ذلك الورق یتھافت فقال یا أباذر قلت لبیك یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال ان العبد المسلم لیصلی الصلوۃ یرید بھا وجه اللہ فتھافت عنه ذنوبه كما تھافت ھذا الورق عن ھذا الشجرۃ۔(مسند احمد، رقم الحدیث ۲۱۷۷۰)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے اور پتے درختوں سے گر رہے تھے، آپ ﷺ نے ایک ٹہنی ہاتھ میں لے لی، اس کے پتے اور بھی گرنے لگے، تو پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوذر! مسلمان بندہ جب اخلاص سے اللہ تعالیٰ کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اس سے اس کے گناہ ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتے درخت سے گر رہے ہیں۔

عن أنس رضی اللہ عنہ قال فرضت علی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم الصلوۃ الخمس لیلة أسری به خمس ثم نقصت حتی جعلت خمسا ثم نودی یا محمد! انه لا یبدل القول لدی وان لك بھذہ الخمس خمسین۔

(سنن ترمذی، باب ماجاء کم فرض اللہ علی عبادہ من الصلوۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شب معراج میں نبی کریم ﷺ پر پچاس نمازیں فرض ہوئیں، پھر کم ہوتے ہوتے پانچ رہ گئیں، آخر میں (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) اعلان کیا گیا کہ اے محمد ﷺ! میرے ہاں بات بدلی نہیں لہٰذا پانچ نمازوں کے بدلے پچاس ہی کا ثواب ملے گا۔

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال الصلوۃ الخمس والجمعة الی الجمعة ورمضان الی رمضان مکفرات لما بینھن اذا اجتنب الکبائر۔(صحیح مسلم، باب الصلوۃ الخمس)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پانچوں نمازیں، جمعہ کی نماز پچھلے جمعہ تک اور رمضان کے روزے پچھلے رمضان تک درمیانی اوقات کے گناہوں کے لیے کفارہ ہیں جبکہ اعمال کرنے والا بڑے گناہوں سے بچتا رہے۔

عن أبي امامة رضي الله عنه أنك سمعت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يقول من توضأ فاسبغ الوضوء غسل يديه ووجهه ومسح على رأسه وأذنيه ثم قام الى الصلٰوة مفروضة غفر الله له في ذلك اليوم ما مشت اليه رجلاه وقبضت عليه يداه وسمعت اليه أذناه ونظرت اليه عيناه وحدث به نفسه من سوء۔ (مسند احمد رقم الحدیث ۲۲۹۱۰)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر فرض نماز پڑھے تو حق تعالیٰ شانہ اس دن وہ گناہ جو چلنے سے ہوئے ہوں، اور وہ گناہ جن کو اس کے ہاتھوں نے کیا ہو اور وہ گناہ جو اس کے کانوں سے صادر ہوئے ہوں اور وہ گناہ جن کو اس کے کانوں نے کیا ہو اور وہ گناہ جو اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں، سب کو معاف فرما دیتے ہیں۔

خشوع وخضوع سے نماز پڑھنے والے کے لئے انعامات الٰہی:

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ۔ (سورۃ المومنون، آیت ۱)

فلاح پاگئے ایمان والے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی نمازوں میں خشوع وخضوع کرنے والے ہیں۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ان الله تعالىٰ يقول "يا ابن آدم! تفرع لعبادتي املا صدرك غنى واسد فقرك وان لم تفعل ملات يدك شغلا ولم اسد فقرك۔

(سنن ترمذی، كتاب صفة القيامة والرقائق والورع عن رسول الله ﷺ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نے فرمایا: اے ابن آدم! میری عبادت کے لیے خود کو فارغ کرو یعنی توجہ اور دلجمعی سے میری عبادت کرو، میں تیرے سینے کو غناء سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی ختم کر دوں گا، اور اگر تُو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے کاموں میں تجھے اُلجھا دوں گا اور تیری مفلسی ختم نہ کروں گا۔

عن عثمان رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول مامن امری مسلم تحضرہ صلوٰۃ مکتوبۃ فیحسن وضوءھا وخشوعھا ورکوعھا الا کانت کفارۃ لما قبلھا من الذنوب مالم یؤت کبیرۃ وذلک الدھر کلہ۔

(صحیح مسلم، باب فضل الوضوء والصلوٰۃ عقبہ)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان اچھی طرح وضو کرے اور فرض نماز کے لیے (مسجد) میں آئے پھر خشوع کے ساتھ نماز ادا کرے، جس میں رکوع بھی اچھی طرح ادا کرے تو جب تک کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے یہ نماز اس کے پچھلے تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہے اور یہ فضیلت ہمیشہ کے لیے ہے۔

عن أبی ذر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لا یزال اللہ عزوجل مقبلا علی العبد فی صلوٰۃ مالم یلتفت، فاذا صرف وجھہ انصرف عنہ۔ (سنن نسائی، باب التشدید فی الالتفات فی الصلوٰۃ)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بندہ کی طرف اس وقت تک توجہ فرماتے ہیں جب تک وہ نماز میں کسی اور کی طرف متوجہ نہ ہو، جب بندہ اپنی توجہ نماز سے ہٹا لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے توجہ ہٹا لیتے ہیں۔

عن عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول ان الرجل لینصرف وما کتب لہ عشر صلوٰتہ، تسعھا، ثمنھا، سبعھا، سدسھا، خمسھا، ربعھا، ثلثھا، نصفھا۔ (سنن ابو داؤد، باب ما جاء فی نقصان الصلوٰۃ)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ آدمی نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے لیے ثواب کا دسواں حصہ لکھا جاتا ہے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور اسی طرح بعض کے لیے نواں حصہ، بعض کے لیے آٹھواں، ساتواں، چھٹا، پانچواں، چوتھائی، تہائی، آدھا حصہ لکھا جاتا ہے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يؤما ثم أنصرف فقال يا فلان ألا تحسن صلاتك ألا ينظر المصلي اذا صلى كيف يصلي فانما يصلي لنفسه۔ (صحيح مسلم، باب الأمر بتحسين الصلاة واتمامها والخشوع فيها)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز پڑھائی، پھر مڑے اور فرمایا اے فلاں تم نے اپنی نماز اچھی طرح کیوں نہیں ادا کی، کیا نمازی کو دکھائی نہیں دیتا کہ اس نے کس طرح نماز ادا کی ہے، حالانکہ وہ اپنے لیے ہی نماز ادا کرتا ہے۔

عن أم رومان رضي الله عنها والدة عائشة رضي الله عنها قالت رآني ابوبكر الصديق رضي الله عنه أتميل في صلوتي فزجرني زجرة كدت أنصرف من صلوتي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يقول اذا قام أحدكم في الصلوة فليسكن أطرافه لا يتميل تميل اليهود فان سكون الأطراف في الصلوة من تمام الصلوة۔ (سنن ترمذی، باب الاصل السابع والاربعون والمائة في حقيقة الخشوع)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ حضرت اُم رومان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نماز میں اِدھر اُدھر جھکنے لگی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو مجھے اس زور سے ڈانٹا کہ میں (ڈر کی وجہ سے) نماز توڑنے کے قریب ہوگئی، پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جب کوئی شخص نماز میں کھڑا ہو تو اپنے تمام اپنے تمام بدن کو بالکل سکون سے رکھے، یہود کی طرح ہلے نہیں، بدن کے تمام اعضاء کا نماز میں بالکل سکون سے رہنا نماز کے پورا ہونے کا جزو ہے۔

نماز درست نہ پڑھنے والے کے لئے وعیدات:

عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه واله وسلم قال ان الرجل ليصلي ستين سنة وما تقبل له صلاة لعله يتم الركوع ولا يتم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

السجود ویتم السجود ولا یتم الرکوع۔

(الترغیب والترھیب، باب الترھیب فی عدم اتمام الرکوع والسجود)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ایک شخص ساٹھ سال تک نمازیں ادا کرتا ہے لیکن اس کی ایک نماز بھی قبول نہیں ہوتی کیوں کہ اس نے اگر رکوع مکمل ادا کیا تو سجدہ صحیح ادا نہیں کیا اور اگر سجدے صحیح کیے تو رکوع غلط ادا کیا۔

عن أنس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ومن صلاھا لغیر وقتھا ولم یسبغ لھا وضوءھا ولم یتم لھا وخشوعھا ولا رکوعھا ولا سجودھا خرجت وھی سوداء مظلمۃ تقول ضیعک اللہ کما ضیعتنی حتی اذا کانت حیث شاء اللہ لفت کما یلف الثوب الخلق ثم ضرب بھا وجھہ۔

(مجمع الزوائد، باب المحافظۃ علی الصلوٰۃ لوقتھا)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے بے وقت نماز ادا کی اور اس کے لیے اچھی طرح وضو نہیں کیا اور نہ ہی خشوع وخضوع سے نماز کو ادا کیا اور نہ اس کے رکوع اور سجود کو اچھی طرح ادا کیا تو وہ نماز سیاہ شکل میں یہ کہتی ہوئی جاتی ہے کہ جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا اللہ بھی تجھے ضائع کرے اور وہ نماز پرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر ماردی جاتی ہے۔

عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال سئل النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم عن قول اللہ تعالیٰ "ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر فقال من لم تنھہ صلوٰتہ عن الفحشاء والمنکر فلا صلوٰۃ لہ۔

(مجمع الزوائد، باب فی من لم تنھہ صلوٰتہ عن الفحشاء)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان "بے شک نماز روکتی ہے بری باتوں سے اور ناشائستہ حرکتوں سے" کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو اس کی نماز بے حیائی اور برائیوں سے نہ روکے تو یہ نماز اس کو اللہ تعالیٰ سے مزید دور ہی کرتی ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن زید بن وهب قال رأی حذیفة رضی الله عنه رجلا لا یتم الرکوع والسجود قال ما صلیت ولو مت علی غیر الفطرة التی فطر الله محمداً صلی الله علیه واله وسلم۔ (صحیح بخاری، باب اذلمه یتمه الرکوع)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز میں رکوع سجدہ ٹھیک ادا نہیں کر رہا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے نماز نہیں پڑھی اگر اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے تو مرے گا تو تیرا حضور ﷺ کے دین فطرت پر مرنا نہ ہوگا۔

عن أبي قتادة رضی الله عنه عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اسوء الناس سرقة الذی یسرق صلوته قالوا یا رسول الله وکیف یسرق صلوته قال لایتم رکوع ولا سجودها۔ (صحیح ابن خزیمه باب أتمام السجود)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا بدترین چوری کرنے والا وہ ہے جو نماز میں بھی چوری کرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں سے کوئی کیسے چوری کرے گا! تو آپ ﷺ نے فرمایا جو نماز کا رکوع اور سجدہ پورا نہیں کرتا وہ نماز کا چور ہے۔

خلاصہ کلام: صوفیہء اُمت نے لکھا ہے کہ نماز حقیقت میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مناجات کرنا ہے اور ہم کلام ہونا ہے، جو غفلت کے ساتھ ہو ہی نہیں سکتا، نماز کے علاوہ اور عبادتیں غفلت سے بھی ہوسکتی ہیں مثلاً زکوٰۃ ہے کہ اس کی حقیقت مال کا خرچ کرنا ہے، یہ خود ہی نفس پر اتنا شاق ہے کہ اگر غفلت کے ساتھ ہو تب بھی نفس کو شاق گزرے گا، اسی طرح روزہ دن بھر بھوکا پیاسا رہنا، صحبت کی لذت سے رکنا کہ یہ سب چیزیں نفس کو مغلوب کرنے والی ہیں، غفلت سے بھی اگر متحقق ہوں تو نفس کی شدت اور تیزی پر اثر پڑے گا، لیکن نماز کا معظم حصہ ذکر ہے، قرأۃ قرآن ہے، یہ چیزیں اگر غفلت کی حالت میں ہوں تو مناجات یا کلام نہیں ہیں، ایسی ہیں جیسے کہ نیند کی حالت میں باتیں کرنا کہ نہ سننے والا اس کو اپنے سے کلام سمجھتا ہے نہ ہی اس کا فائدہ ہوتا ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فرض نمازوں کی تعداد اور اُن کی رکعتوں کی تعداد

عن أنس رضی اللہ عنہ قال سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کم افترض اللہ عزوجل علی عبادہ من الصلوات قال افترض اللہ علی عبادہ صلوات خمساً۔

(سنن نسائی،باب کم فرضۃ فی الیوم والصیلۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔

پانچ نمازوں میں فرض رکعتوں کی تعداد:

فجر..................دو رکعت

ظہر..................چار رکعت

عصر..................چار رکعت

مغرب..................تین رکعت

عشاء..................چار رکعت

عن أبی مسعود الانصاری رضی اللہ عنہ قال جاء جبرائیل الی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقال قم فصل وذلك دلوك الشمس حین مالت فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فصلی الظهر أربعاً ثم اتاہ حین کان ظله مثله فقال قم فصل فقام فصلی العصر أربعاً ثم اتاہ حین غربت الشمس فقال له قم فصل فقام فصلی المغرب ثلاثا ثم اتاہ حین غاب الشفق،فقال له قم فصل فقام فصلی العشاء الآخرة أربعاً ثم اتاہ حین برق الفجر فقال له قم فصل فقام فصلی الصبح رکعتین۔(سنن الکبریٰ للبیهقی،باب عدد رکعات الصلوات الخمس)

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ کھڑے ہوں اور نماز پڑھیں اور یہ سورج کے ڈھلنے کا وقت تھا، جب سورج ڈھل

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

گیا تو رسول ﷺ کھڑے ہوئے اور ظہر کی چار رکعات پڑھیں اور پھر ان کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے جبکہ سایہ ایک مثل کے برابر ہو گیا تھا تو انہوں نے کہا کہ کھڑے ہوں اور نماز ادا کریں تو آپ ﷺ نے عصر کی چار رکعات پڑھیں اور پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام اس وقت آئے جب سورج غروب ہو گیا تھا تو انہوں نے کہا کہ کھڑے ہوں اور نماز پڑھیں تو آپ ﷺ نے مغرب کی تین رکعات پڑھیں پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام اس وقت آئے جب شفق غائب ہو گئی تھی تو کہا کہ نماز پڑھیں تو آپ ﷺ نے عشاء کی چار رکعات پڑھیں پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام اس وقت آئے جب صبح طلوع ہوئی تو آپ ﷺ سے کہا کہ نماز ادا کریں تو آپ ﷺ نے صبح کی دو رکعت پڑھیں۔

پانچ نمازوں میں واجب رکعتوں کی تعداد:

عشاء -- تین رکعت وتر *

وتر کی نماز واجب ہے:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال اجعلوا أخر صلاتكم بالليل وترا۔ (صحیح بخاری، باب لیجعل آخر صلوته وترا)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وتر کو رات کی آخری نماز بناؤ۔

عن أبي سعيد الخدری رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال أوتروا قبل أن تصبحوا۔ (صحیح مسلم، باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی ﷺ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ لو۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف ابن أبي شیبہ، باب من قال يجعل الرجل آخر صلاته بالليل وترا)(سنن نسائی، باب الأمر بالوتر قبل الصبح)(سنن ترمذی، باب ما جاء فی مبادرة الصبح بالوتر)

وضاحت: اس مذکورہ دنوں احادیث میں "اجعلوا" کا لفظ اُمر (حکم) ہے اور اصول فقہ کا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مشہور اور واضح قاعدہ ہے کہ "الأمر للوجوب مالم تکن قرینة خلافه"کہ شریعت میں جب کسی چیز کا اُمر (حکم) کیا جائے تو وہ چیز واجب ہوتی ہے جب تک کہ اس کے خلاف کوئی قرینہ (دلیل) نہ قائم ہو۔

(قواعد الفقه لمحمد عمیم الاحسان صفحه ۶۲) (کشف الاسرار لعبد العزیز البخاری ۱/۱۴۳)

عن عبدالله ابن عمر رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه واله وسلم قال بادروا الصبح بالوتر۔ (سنن ابوداؤد باب الحث علی الوتر قبل النوم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جلدی پڑھو وتر، صبح ہوجانے سے پہلے۔

عن بریدة رضی الله عنه قال سمعت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یقول الوتر حق فمن لم یؤتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یؤتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یؤتر فلیس منا۔ (سنن ابوداؤد باب فی من لم یؤتر)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وتر پڑھنا واجب ہیں، جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں، جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں، جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔

عن أبا سعید الخدری رضی الله عنه أخبره قال سألت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم عن الوتر فقال أوتروا قبل الصبح۔ (مسند احمد رقم الحدیث ۱۰۶۷۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے وتر کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ صبح ہونے سے پہلے وتر پڑھ لو۔

عن أبی سعید الخدری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ان الله تعالی زاد کم صلاة وهی الوتر۔ (مسند الشامیین للطبرانی رقم الحدیث ۲۸۴۸)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک نماز زیادہ کی ہے اور وہ وتر ہے۔

عن أبی تمیم الجیشانی أن عمرو بن العاص رضی الله عنه خطب الناس یوم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جمعة فقال ان أبا بصرة حدثني أن النبي صلى الله عليه واله وسلم قال ان الله زادكم صلاة وهي الوتر فصلوها فيما بين صلاة العشاء الى صلاة الفجر۔

(المستدرك للحاكم، كتاب الوتر)(مجمع الزوائد باب ما جاء في الوتر)

ابو تمیم الجیشانی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا ابو بصرہ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تم پر ایک نماز زیادہ کی ہے اور وہ وتر ہے۔

عن خارجه بن حذافة العدوي رضي الله عنه قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه واله وسلم صلاة الغداة فقال لقد أمدكم الله الليلة بصلاة هي خيرلكم من حمر النعم قال قلنا وما هي يا رسول الله صلى الله عليه واله وسلم؟ قال الوتر فيما بين صلاة العشاء الى طلوع الفجر۔ (سنن ترمذي باب الوتر)

حضرت خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز کے لیے تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے رات کے وقت میں ایک ایسی نماز کو فرض قرار دیا ہے جو سرخ اُونٹوں سے بہتر ہے، ہم نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون سی نماز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ وتر ہیں جو کہ عشاء اور طلوعِ فجر کے درمیان پڑھے جاتے ہیں۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(مصنف ابن أبي شيبه باب من قال الوتر واجب)(سنن ابوداؤد باب استحباب الوتر)(سنن ابن ماجه باب ما جاء في من نام عن الوتر أونسيه)

عن عبدالله رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه واله وسلم الوتر واجب على كل مسلم۔ (سنن ابوداؤد باب استحباب الوتر)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نمازِ وتر ادا کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے۔

عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ان الله زادكم صلاة الى صلاتكم وهي الوتر۔

(مصنف ابن أبي شيبه باب من قال الوتر واجب)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری نمازوں میں ایک نماز یعنی وتر کا اضافہ فرمایا ہے۔

عن أبي ایوب الأنصاری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم الوتر حق أو واجب۔ (سنن طحاوی، باب الوتر)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وتر حق یا فرمایا واجب ہے۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(سنن دار قطنی، باب الوتر بخمس أو بثلاث أو بواحدۃ)(مصنف ابن أبي شیبہ، باب من قال الوتر واجب)(مسند ابو داؤد الطیالسی، رقم الحدیث ۵۹۴)(المستدرک للحاکم، رقم الحدیث ۱۱۳۲)

عن عبد اللہ بن بریدۃ عن أبیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا۔ (مسند احمد، رقم الحدیث ۲۱۹۳۱)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ وتر حق ہے جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، جس نے وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

عن أبي هریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فمن لم یوتر فلیس منا۔ (مسند احمد ۲/۴۴۳، طبع دار الاحیاء التراث العربی بیروت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

عن عمرو بن شعیب عن أبیہ عن جدہ قال مکثنا زمانا لا نزید علی الصلوات الخمس فأمرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فاجتمعنا فحمد اللہ وأثنی علیہ ثم قال ان اللہ قد زاد کم صلاۃ فأمرنا بالوتر۔ (سنن دار قطنی، باب فضیلۃ الوتر)

عمرو بن شعیب رحمہ اللہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک عرصہ تک پانچ نمازوں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سے زیادہ کچھ نہیں پڑھتے رہے پھر (ایک دن) رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا تو ہم اکٹھے ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک نماز مزید عطا فرمائی ہے، پھر آپ ﷺ نے ہمیں وتر کا حکم فرمایا۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال أوصاني خليلي صلى الله عليه واله وسلم بثلاث لا أدعهن في سفر ولا حضر ركعتي الضحى وصوم ثلاثة أيام من الشهر وأن لا أنام الا على وتر. (سنن ابوداؤد،باب الحث على الوتر قبل النوم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے حبیب ﷺ نے مجھے تین وصیتیں فرمائیں جن کو میں کبھی بھی نہیں چھوڑتا ہوں، نہ سفر میں اور نہ ہی حضر (مقام) میں: 1۔ چاشت کی دو رکعت 2۔ مہینہ کے تین دن روزے 3۔ وتر پڑھ کر سونا۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف ابن أبي شيبه،باب من قال الوتر واجب)(مسند احمد،رقم الحديث ۷۱۳۸)(مسند احمد،رقم الحديث ۷۱۹۹)(مسند احمد،رقم الحديث ۷۳۴۳)(مسند احمد،رقم الحديث ۸۲۱۸)

عن مالك بلغه أن رجلاً سأل ابن عمر رضي الله عنه عن الوتر أواجب؟ فقال عبدالله قد أوتر رسول الله صلى الله عليه واله وسلم وأوتر المسلمون فجعل الرجل يردد عليه وعبدالله يقول أوتر رسول الله صلى الله عليه واله وسلم وأوتر المسلمون. (موطا امام مالك،باب الأمر بالوتر)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نمازِ وتر کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ واجب ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز وتر پڑھی اور تمام مسلمانوں نے بھی نماز وتر پڑھی، وہ شخص مطمئن نہ ہوا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر پڑھے اور تمام مسلمانوں نے بھی وتر پڑھے۔

عن نافع سأل ابن عمر رضي الله عنه عن الوتر أواجب هو فقال أوتر رسول الله صلى الله عليه واله وسلم والمسلمون. (مسند احمد رقم الحديث ۴۹۶۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ کیا وتر واجب ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں رسول اللہ ﷺ کے لیے اور مسلمانوں کے لئے۔

عن الرزاق عن معمر عن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ان الله وتر يحب الوتر فمن لم يؤتر فليس منا۔

(مصنف عبد الرزاق، باب وجوب الوتر هل شئي من التطوع واجب)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وتر وجب ہیں اور جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔

عن أبي عبيدة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم انما الوتر على أهل القرأن۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب من قال الوتر واجب)

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اہل قرآن (مسلمانوں) پر وتر لازم ہیں۔

عن على رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ان الله يحب الوتر فأوتروا يا أهل القرآن۔ (مختصر كتاب الوتر للمروزى، باب الترغيب فى الوتر)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ کو وتر (کی نماز) پسند ہے پس اے اہل قرآن وتر پڑھو۔

آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ:

عن ابراهيم قال قال عبدالله بن مسعود رضى الله عنه انما الوتر على أهل القرأن۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب من قال الوتر واجب)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل قرآن (یعنی مسلمانوں) پر وتر لازم ہیں۔

عن سالم بن أبي الجعد عن حذيفة رضى الله عنه قال انما الوتر على أهل القرأن۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من قال الوتر واجب)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل قرآن (یعنی مسلمانوں) پر وتر لازم ہیں۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ قال ما أحب أنی ترکت الوتر ولو أن لی حمر النعم۔ (مصنف ابن أبی شیبہ باب من قال الوتر واجب)(مصنف عبد الرزاق باب وجوب الوتر هل شئی من التطوع واجب)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ مجھے سرخ اُونٹ مل جائیں اور میں ان کی وجہ سے وتروں کو چھوڑ دوں۔

عن ابن سیرین قال کان أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ یقول ان اللہ وتر یحب الوتر۔

(مصنف عبد الرزاق باب وجوب الوتر هل شئی من التطوع واجب)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے وتر کو واجب فرمایا ہے۔

عن عبد الکریم أن علیاً رضی اللہ عنہ کان یحقق الوتر۔

(مصنف عبد الرزاق باب وجوب الوتر هل شئی من التطوع واجب)

عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر واجب ہے۔

عن ابراھیم قال کان یقال انما الوتر علی أھل القرأن۔

(مصنف ابن أبی شیبہ باب من قال الوتر واجب)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل قرآن (مسلمانوں) پر وتر لازم ہیں۔

عن مجاھد واجب الوتر ولم یکتب۔ (مصنف ابن أبی شیبہ باب من قال الوتر واجب)

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وتر واجب ہیں فرض نہیں۔

نمازِ وتر تین رکعت سے کم مسنون نہیں:

عن أبی سلمۃ بن عبد الرحمن أنہ سأل عائشۃ رضی اللہ عنھا کیف کانت صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی رمضان فقالت ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیرہ علی احدی عشرۃ رکعۃ یصلی أربعا فلا یسأل عن حسنھن وطولھن ثم یصلی أربعا فلا تسأل عن حسنھن وطولھن ثم ثلاثاً۔ (صحیح بخاری باب قیام النبی ﷺ باللیل فی رمضان وغیرہ)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

رسول اللہ ﷺ کی رمضان المبارک میں نماز کیسے ہوتی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ رمضان اور رمضان کے علاوہ گیارہ رکعتوں سے زیادہ نماز ادا نہیں فرماتے تھے، آپ ﷺ چار رکعت نماز ادا فرماتے کہ ان رکعتوں کے حسن اور طویل ہونے کے بارے میں مت پوچھو، پھر چار رکعت ادا فرماتے کہ ان رکعتوں کے حسن اور طویل ہونے کے بارے میں مت پوچھو، پھر تین رکعت ادا فرماتے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(صحیح مسلم باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی ﷺ)(سنن نسائی باب فی صلاۃ اللیل) (سنن ترمذی باب ماجاء فی وصف صلاۃ النبی ﷺ باللیل)(سنن ابوداؤد باب فی صلاۃ اللیل) (موطا امام مالک باب صلاۃ النبی ﷺ فی الوتر)(صحیح ابوعوانہ باب صفۃ قیام رسول اللہ ﷺ) (صحیح ابن حبان باب ذکر ما کان یطول صلی اللہ ﷺ)(سنن الکبری للبیہقی باب عدد رکعات قیام النبی ﷺ)(معرفۃ السنن والآثار للبیہقی باب الوتر فی اول اللیل ووسطہ وآخرہ)(شرح السنۃ للبغوی باب تطویل قیام اللیل)(مسند عبد بن حمید رقم الحدیث ۲۷۳)(مختصر قیام اللیل وقیام رمضان و کتاب الوتر للمروزی باب نوع آخر من صلاۃ رسول ﷺ)

عن أم سلمة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یوتر بثلاث عشرۃ۔ (مصنف ابن أبی شیبہ باب یوتر بثلاث أو أکثر)

حضرت ام سلمی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دس رکعت (تہجد) اور تین وتر پڑھتے تھے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ أنہ قال نمت عند میمونۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عندھا تلک اللیلۃ فتوضأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ثم قام فصلی فقمت عن یسارہ فأخذنی فجعلنی عن یمینہ فصلی فی تلک اللیلۃ ثلاث عشرۃ رکعۃ۔ (صحیح مسلم باب الدعاء فی صلاۃ اللیل وقیامہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے تو رسول اللہ ﷺ نے رات کو وضو فرمایا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی تو میں آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے مجھے کان سے پکڑا اور اپنی دائیں طرف کر لیا، آپ ﷺ نے اس رات تیرہ رکعتیں (دس رکعت تہجد اور تین وتر) پڑھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مسند شافعی، کتاب الصلاۃ باب اللیل والوتر)(سنن ابو داؤد باب فی وقت الوتر)(سنن نسائی باب کیف الوتر بثلاث)(مصنف عبد الرزاق باب الرجل یوم الرجل)(السنن الکبری للنسائی باب القراۃ فی الوتر وذکر الاختلاف فی ذلک)(صحیح ابن حبان باب ذکر الاباحۃ للمرء ان یصلی النافلۃ باللیل)(المعجم الکبیر للطبرانی برقم الحدیث ۱۱۲۷۲)(مسند احمد برقم الحدیث ۳۳۵۹)
(مسند عبد بن حمید برقم الحدیث ۶۹۲)(الأحادیث المختارۃ برقم الحدیث ۲۶۸)

عن عامر الشعبی قال سألت ابن عباس وابن عمر رضی اللہ عنہ کیف کان صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم باللیل فقالا ثلث عشرۃ رکعۃ ثمان ویؤتر بثلث ورکعتین بعد الفجر۔ (سنن ابن ماجہ باب ماجاء فی کم یصلی باللیل)

حضرت عامر شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کیسی تھی؟ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تیرہ رکعت پڑھتے تھے، پہلے آٹھ رکعت، پھر تین رکعت وتر اور پھر دو رکعت (سنت فجر) صبح صادق کے بعد۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن الکبری للنسائی باب ذکر اختلاف الناقلین لخبر عبد اللہ بن عباس)(سنن طحاوی باب الوتر)(المعجم الکبیر للطبرانی برقم الحدیث ۱۲۵۶۸)(المعجم الأوسط للطبرانی برقم الحدیث ۱۶۲)

أخبرنا ابو حنیفۃ حدثنا ابو جعفر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یصلی مابین صلاۃ العشاء الی صلاۃ الصبح ثلث عشرۃ رکعۃ ثمان رکعات تطوعا وثلث رکعات الوتر ورکعتی الفجر۔ (موطا امام محمد باب السلام فی الوتر)

حضرت ابو جعفر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عشاء کی نماز اور صبح کی نماز کے درمیان تیرہ رکعت نماز پڑھا کرتے تھے، آٹھ رکعت نفل اور تین رکعت وتر اور دو رکعت (سنت) فجر۔

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وتر اللیل ثلاث کوتر النہار صلاۃ المغرب۔

(سنن دار قطنی باب الوتر ثلاث کثلاث المغرب)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رات کے وتر تین رکعات ہیں، جس طرح دن کی طاق نماز (یعنی) نماز مغرب ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عائشة رضی الله عنها أن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم کان یؤتر بثلث یقرأ فی الأولی بسبح أسم ربك الأعلی وفی الثانیة بقل یاأیها الکافرون وفی الثالثة بقل هو الله أحد۔ (سنن طحاوی،باب الوتر)

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر پڑھا کرتے تھے، پہلی رکعت میں (سورۃ الاعلیٰ) اور دوسری رکعت میں (سورۃ الکافرون) اور تیسری رکعت میں (سورۃ اخلاص) پڑھا کرتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(المستدرك للحاکم، کتاب الوتر)(مسند امام اعظم،باب مایقرأ فی الوتر)(سنن دارقطنی، باب مایقرأ فی رکعات الوتر)(سنن ترمذی،باب ماجاء مایقرأ فی الوتر)(سنن ابوداؤد،باب مایقرأ فی الوتر)(سنن ابن ماجه،باب ماجاء فیما یقرأ فی الوتر) (مسند احمد،رقم الحدیث۲۴۷۱۸) (الأوسط فی السنن والاجماع والاختلاف،باب ذکر القرأة فی صلاة الوتر جاء الحدیث النبی ﷺ)

عن ابن عباس رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یقرأ فی الوتر بسبح أسم ربك الأعلی وقل یاأیها الکافرون وقل هو الله أحد۔

(سنن ترمذی،باب ماجاء مایقرأ فی الوتر)

حضرت عبداللہ ابن عباس ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں (سورۃ الاعلیٰ) اور (سورۃ الکافرون) اور (سورۃ الاخلاص) پڑھتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن نسائی،باب کیف الوتر بثلاث)(سنن ابن ماجه،باب ماجاء فیما یقرأ فی الوتر)(مصنف ابن أبی شیبه،باب فی الوتر مایقرأ فیه)(مصنف ابن أبی شیبه،باب مایقرأ فی الوتر من السور) (مختصر قیام اللیل وقیام رمضان و کتاب الوتر،باب الوتر بسبع وتسع تقدم)((مسند احمد رقم الحدیث۲۵۰۲)مسند احمد رقم الحدیث۲۷۲۰)(مسند احمد رقم الحدیث۲۷۷۶)(مسند احمد رقم الحدیث۲۹۰۰)(مسند أبو یعلی،رقم الحدیث۲۵۵۵)(الأوسط فی السنن والاجماع والاختلاف،باب ذکر القرأة فی صلاة الوتر جاء الحدیث النبی ﷺ)(المعجم الأسط للطبرانی،رقم الحدیث۲۱۷۲) (سنن الکبری للبیهقی،باب مایقرأ فی الوتر بعد الفاتحة)

عن عائشة رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یؤتر بثلث لایسلم الا فی أخرهن وهذا وتر أمیر المومنین عمر ابن الخطاب رضی الله عنه۔ (المستدرك للحاكم، كتاب الوتر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے تھے اور اُن کے صرف آخر میں سلام پھیرتے تھے اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی اتنے ہی وتر پڑھتے تھے۔

عن ابن عباس رضی الله عنه قال كان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یصلی من اللیل ثمان ركعات ویؤتر بثلاث۔ (سنن نسائی،باب کیف الوتر بثلاث)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو آٹھ رکعت نماز ادا فرماتے، پھر تین رکعت وتر پڑھتے۔

عن ابن عباس رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه واله وسلم كان یوتر بثلاث۔ (مسند احمد رقم الحدیث ۲۶۰۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتر تین رکعت پڑھتے تھے۔

عن ابن عباس رضی الله عنه یقول كان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یصلی من اللیل ثلاث عشرة ركعة۔ (مسند احمد رقم الحدیث ۲۹۶۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ (دس نفل اور تین وتر) رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

عن أم سلمة رضی الله عنها قالت كان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یؤتر بثلاث عشرة ركعة فلما كبر وضعف أوتر بتسع۔ (سنن نسائی،باب کیف الوتر بثلاث)

حضرت اُم سلمیٰ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ (دس نفل اور تین وتر) رکعتیں پڑھا کرتے تھے، پھر جب آپ ﷺ عمر رسیدہ اور ضعیف ہو گئے تو نو رکعت (چھ نفل اور تین وتر) پڑھنے لگے۔

عن علی رضی الله عنه قال كان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یؤتر بثلث یقرأ فیهن بتسع سور من المفصل یقرأ فی كل ركعة بثلث سور آخر هن قال قل هو الله أحد۔ (سنن ترمذی،باب ماجاء مایقرأ فی الوتر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر تین رکعت پڑھا کرتے تھے، تینوں رکعتوں میں مفصل کی نو سورتیں پڑھتے تھے، ہر رکعت میں تین سورتیں پڑھتے اور سب سے آخری (سورۃ الاخلاص) ہوتی تھی۔

عن علی رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان یوتر بثلث۔

(مسند احمد رقم الحدیث ۱۲۶)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتر تین رکعت پڑھتے تھے۔

عن أبی سلمة رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان یؤتر بثلاث۔ (مصنف ابن أبی شیبہ، باب یؤتر بثلاث أو أکثر) -

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک نبی کریم ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔

عن أبی بن کعب رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یوتر بسبح أسم ربك الأعلی وقل یاأیھا الکافرون وقل ھو اللہ أحد۔

(سنن ابو داؤد، باب ما یقرأ فی الوتر)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتروں میں (سورۃ الاعلیٰ) اور (سورۃ الکافرون) اور (سورۃ الاخلاص) کے ساتھ ادا فرماتے تھے۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(سنن ابن ماجہ، باب ما جاء فیما یقرأ فی الوتر) (کتاب الوتر للمروزی، باب ما یقرأ بہ فی الوتر) (مسند احمد رقم الحدیث ۲۰۲۱۷) (سنن نسائی، باب کیف الوتر بثلاث) (سنن دارقطنی، باب ما یقرأ فی رکعات الوتر والقنوت فیہ) (الأوسط فی السنن والاجماع والاختلاف، باب ذکر القرأۃ فی صلاۃ الوتر جاء الحدیث النبی ﷺ) (سنن الکبری للبیہقی، باب ما یقرا فی الوتر بعد الفاتحۃ) (سنن الکبری للبیہقی، باب من قال یقنت فی الوتر قبل الرکوع) (المنتقی لا بن جارود، باب الصلاۃ علی الراحلۃ، رقم الحدیث ۲۷۱) (مسند احمد رقم الحدیث ۲۰۲۱۸) (مسند احمد رقم الحدیث ۱۴۸۱۳) (صحیح ابن حبان، باب ذکر ما یستحب للمرء أن یسبح اللہ جل وعلا) (المعجم الأوسط للطبرانی رقم الحدیث ۱۶۶۶) (المستدرك للحاکم رقم الحدیث ۳۰۱۶)

عن عبد الرحمن أبزی عن أبیہ أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان یوتر بسبح أسم ربك الأعلی وقل یا ایھا الکافرون وقل ھو اللہ أحد ویقول اذا جلس

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فی آخر صلاته سبحان الملك القدوس ثلاثا يمد بالأخرة صوته.

(مسند احمد رقم الحدیث ۱۵۳۵۸)

حضرت عبدالرحمن ابزی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر میں (سورۃ الاعلیٰ) اور (سورۃ الکافرون) اور (سورۃ الاخلاص) پڑھتے اور جب نماز کے آخر میں بیٹھتے تو سبحان الملک القدوس پڑھتے اور تیسری مرتبہ آواز کو لمبا کرتے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف عبد الرزاق، باب ما يقرأ في الوتر و كيف التكبير فيه)(مسند ابن الجعد رقم الحدیث ۴۸۶) (مصنف ابن أبي شيبه، باب في الوتر ما يقرأ فيه)(سنن الكبرى للنسائي، باب كيف الوتر بثلاث)(سنن نسائی، باب نوع من القراءة في الوتر)(عمل اليوم و الليلة للنسائي، باب ما يقول اذا فرغ من وتره)(مسند احمد رقم الحدیث ۱۵۳۵۴)(مسند احمد رقم الحدیث ۱۵۳۵۵)(مسند احمد رقم الحدیث ۱۵۳۵۶)(مسند احمد رقم الحدیث ۱۵۳۵۹)(صحيح ابن حبان، باب ذكر اباحة الوتر بثلاث ركعات لمن أراد ذلك)(المعجم الكبير للطبراني رقم الحدیث ۱۶۶۵)

(سنن الكبرى للبيهقي، باب ما يقرأ في الوتر بعد الفاتحة)(المعجم لابن عساكر رقم الحدیث ۳۴۲)

عن علي رضي الله عنه أنه قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يوتر بثلاث ركعات لا يسلم الا في آخرهن يقرأ في الأولى سبح أسم ربك الأعلى وفي الثانية قل يا أيها الكافرون وفي الثالثة قل هو الله أحد والمعوذتين وقال انما بسورة الاخلاص اذا خفنا الصبح فنبادره. (مسند زيد بن علي، باب الوتر)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعات وتر ادا فرماتے اور سلام صرف آخر میں پھیرتے تھے جس کی پہلی رکعت میں (سورۃ الاعلیٰ) اور دوسری رکعت میں (سورۃ الکافرون) اور تیسری رکعت میں (سورۃ الاخلاص) اور معوذتین پڑھتے تھے اور فرمایا کہ ہم وتروں میں سورۃ اخلاص اس وقت پڑھتے ہیں جب ہمیں صبح صادق کا ڈر ہو تو ہم اس سے جلدی پڑھ لیتے ہیں۔

عن علي رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه واله وسلم كان يؤتر بتسع سور من المفصل في ركعة الأولى ألهاكم التكاثر وانا أنزلناه في ليلة القدر واذا زلزلت وفي

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الركعة الثانية والعصر واذا جاء نصر الله والفتح وانا أعطينك الكوثر وفى الركعة الثالثة قل يا أيها الكافرون وتبت يدا أبى لهب وقل هو الله أحد۔

(الأوسط فى السنن والاجماع والاختلاف،باب ذكر القرأة فى صلاة الوتر جاء الحديث النبى ﷺ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتر میں نو سورتیں پڑھتے تھے، پہلی رکعت میں (سورۃ التکاثر، سورۃ القدر، زلزلہ) اور دوسری رکعت میں (سورۃ العصر، سورۃ النصر، سورۃ الکوثر) اور تیسری رکعت میں (سورۃ الکافرون، سورۃ لہب اور سورۃ الاخلاص) پڑھتے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(كتاب الوتر للمروزى،باب مايقرأ به فى الوتر) (مسند عبد بن حميد،رقم الحديث ۶۸)(المعجم الأوسط،رقم الحديث ۱۲۴۱)

عن زيد بن خالد الجهنى رضى الله عنه أنه قال لأرمقن صلاة رسول الله صلى الله عليه واله وسلم الليلة فصلى ركعتين خفيفتين ثم صلى ركعتين طويلتين طويلتين طويلتين ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم صلى ركعتين وهما دون اللتين قبلهما ثم أوتر فذلك ثلاث عشرة ركعة۔

(صحيح مسلم،باب الدعاء فى صلاة الليل وقيامه)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سوچا کہ میں آج ﷺ کی رات کی نماز دیکھوں گا، تو آپ ﷺ نے دو ہلکی رکعتیں پڑھیں، پھر دو بہت لمبی رکعتیں پڑھیں، پھر آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں اور یہ دونوں پہلی پڑھی گئی دونوں رکعتوں سے کم لمبی تھیں، پھر اس سے کم لمبی دو رکعتیں پڑھیں، پھر اس سے کم لمبی دو رکعتیں پڑھیں، پھر آپ ﷺ نے تین وتر پڑھے، تو یہ تیرہ رکعتیں ہو گئیں۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن ابن ماجه،باب ما جاء فى كم يصلى بالليل)(موطا امام مالك،باب صلاة النبى ﷺ فى الوتر) (مصنف عبد الرزاق،باب صلاة النبى ﷺ من)(صحيح ابن حبان،باب ذكر ما كان يطول صلى الله ﷺ)(سنن الكبرى للبيهقى،باب عدد ركعات قيام النبى ﷺ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم وتر اللیل ثلث کوتر النهار صلاة المغرب۔

(سنن الکبری للبیهقی، باب من أوتر بثلاث موصولات بتشهدین وتسلیم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کے وتر تین رکعت ہیں، جیسے دن کے وتر نماز مغرب ہے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف عبد الرزاق، باب کم الوتر؟)(مختصر قیام اللیل وقیام رمضان و کتاب الوتر، باب ذکر بثلاث عن الصحابة والتابعین)(سنن دارقطنی، باب مایقرأ فی رکعات الوتر)(سنن دارقطنی، باب الوتر ثلاث کثلاث المغرب)(سنن الکبری للبیهقی، باب من اوتر بثلاث موصولات بتشهدین وتسلیم)(معرفة السنن والآثار، باب الوتر)(سنن طحاوی، باب الوتر)(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۹۴۱۹)(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۹۴۲۰)(معرفة السنن والآثار، باب من اوتر بثلاث موصولات بتشهدین وتسلیم)

عن أبی جعفر أن صلوة النبی صلی الله علیه وآله وسلم باللیل کانت ثلث عشرة رکعة منهن ثلث رکعات الوتر ورکعتا الفجر۔

(مسند امام اعظم، باب کم کانت صلوة النبی ﷺ باللیل)

حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز تیرہ رکعت پر مشتمل تھی، جن میں وتر کی تین رکعتیں اور فجر کی دو سنتیں بھی شامل ہوتیں۔

عن ابن عباس رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه واله وسلم کان یؤتر بثلاث رکعات۔ (سنن طحاوی، باب الوتر)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ وتر تین رکعت پڑھتے تھے۔

عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم الوتر ثلث کثلاث المغرب۔ (سنن دارقطنی، باب مایقرأ فی رکعات الوتر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وتر کی تین رکعتیں ہیں، نماز مغرب کی تین رکعتوں کی طرح۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عائشة رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم لایسلم فی الرکعتین الأولیین من الوتر۔(المستدرک للحاکم،باب الوتر حق)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی پہلی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن دارقطنی،باب مایقرأ فی رکعات الوتر)(سنن الکبری للبیہقی،باب من أوتر بثلاث مو صولات بتشهدین وتسلیم)(سنن نسائی،باب کیف الوتر بثلاث)

عن ابو محمد قال انس رضی الله عنه یا ابا محمدًا !خذ عنه فانی اخذت عن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم واخذ رسول الله صلی الله علیه واله وسلم عن ربه عزوجل ولن تأخذ عن احد أوثق منی قال ثم صلی بی العشاء ثم صلی ست رکعات یسلم بین الرکعتین ثم أوتر بثلاث یسلم فی آخرهن۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر ۹/۳۶۲،طبع دار الفکر بیروت)(کنز العمال،رقم الحدیث ۲۱۹۰۲)

حضرت ابو محمد یعنی ثابت رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا کہ اے ابو محمد! مجھ سے اخذ کرلو (یعنی دین کی باتیں حاصل کرلو) کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اور آپ ﷺ نے اپنے رب اللہ عزوجل سے اَخذ کیا ہے اور تم ہرگز مجھ سے زیادہ ثقہ آدمی سے اخذ نہیں کر سکتے، پھر (ثابت رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے عشاء کی نماز پڑھائی، پھر چھ رکعات نفل ادا کئے، ہر دو رکعت پر سلام پھیرتے رہے، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے تین رکعت وتر پڑھے اور اُن کے صرف آخر میں سلام پھیرا۔

عن علی رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه واله وسلم کان یؤتر بثلاث۔

(مسند احمد،رقم الحدیث ۶۸۵)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ وتر تین رکعات پڑھا کرتے تھے۔

عن علی رضی الله عنه کان النبی صلی الله علیه واله وسلم یصلی من اللیل ثمانی رکعات واذا کان أو قرب الفجر أوتر بثلاث رکعات۔(مسند البزار،رقم الحدیث ۹۲۲)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رات کو آٹھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے اور

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جب فجر کا وقت قریب ہوتا تھا تو تین رکعت وتر پڑھا کرتے تھے۔

عن ابن عمر رضی الله عنه وقال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم صلاة المغرب وتر النهار فاوتروا صلاة اللیل۔ (مسند احمد، رقم الحدیث ۴۸۴۷)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مغرب کی نماز دن کے وتر ہیں، پس تم رات کے وتر پڑھو۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(مسند البزار، رقم الحدیث ۵۲۶۵)(سنن الکبری للنسائی، باب الأمر بالوتر)(مصنف ابن ابی شیبہ، باب من قال وتر النهار المغرب)(مصنف عبد الرزاق، باب آخر صلاة اللیل)(المعجم الأوسط للطبرانی، رقم الحدیث ۸۴۱۴)(المعجم الصغیر للطبرانی، رقم الحدیث ۱۰۸۱)(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۱۳۹۸۲)

آثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وتابعین رحمۃ اللہ علیہم:

عن ابراهیم النخعی عمر بن الخطاب رضی الله عنه أنه قال ما أحب أنی ترکت الوتر بثلث وأن حمرا النعم۔ (موطا امام محمد، باب الوتر وما یقرأ فیها)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں وتر کی تین رکعتوں کو چھوڑنا سرخ اونٹوں کے عوض بھی پسند نہیں کرتا۔

عن المسور بن مخرمة قال دفنا أبا بکر رضی الله عنه لیلا فقال عمر رضی الله عنه أنی لم أوتر فقام وصففنا وراءه فصلی بنا ثلاث رکعات لم یسلم الا فی آخرهن۔ (سنن طحاوی، باب الوتر)

حضرت مسور بن مخرمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو رات کے وقت دفن کیا، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں نے وتر نہیں پڑھے، پس آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تو ہم نے بھی آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے صف باندھ لی، تو آپ رضی اللہ عنہ نے ہمیں تین رکعت وتر پڑھائی اور سلام فقط ان کے آخر میں پھیرا۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(مصنف عبد الرزاق، باب کم الوتر)(مصنف ابن أبی شیبه، باب یؤتر بثلاث أو أکثر)(الأوسط

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فی السنن والاجماع والاختلاف،باب ذکر اباحة الوتر بسبع رکعات أو بتسع)(مختصر کتاب الوتر للمروزی،باب ذکر الوتر بثلاث عن الصحابة)

عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه أنه أوتر بثلث رکعات لم یفصل بینهن بسلام ۔(مصنف ابن أبی شیبه،باب یؤتر بثلاث أو أکثر)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تین رکعت وتر پڑھتے اور تینوں رکعتوں میں سلام کے ذریعہ فصل نہیں کرتے۔

عن زاذان أن علیاً رضی الله عنه کان یؤتر بثلث من آخر اللیل قاعداً۔

(مصنف ابن أبی شیبه،باب یؤتر بثلاث أو أکثر)

حضرت زاذان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تین رکعت وتر پڑھا کرتے،رات کے آخری حصہ میں (عذر کی وجہ سے) بیٹھ کر۔

عن حطان بن عبدالله الرقاشی قال سمعت علی بن أبی طالب رضی الله عنه قال الوتر ثلاثة ۔(الأوسط فی السنن والاجماع والاختلاف،باب ذکر اباحة الوتر بسبع رکعات أو بتسع)

حضرت حطان بن عبداللہ رقاشی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وتر تین رکعت ہیں۔

عن ابن مسعود رضی الله عنه قال الوتر ثلث کوتر النهار صلاة المغرب۔

(سنن طحاوی،باب الوتر)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا وتر کی تین رکعتیں ہیں،نماز مغرب کی تین رکعتوں کی طرح۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(موطا امام محمد،باب السلام فی الوتر)(الأوسط فی السنن والاجماع والاختلاف،باب ذکر اباحة الوتر بسبع رکعات أو بتسع)(مصنف عبد الرزاق،باب کم الوتر)(سنن الکبریٰ للبیهقی، باب من أوتر بثلاث موصولات بتشهدین وتسلیم)

عن عبد الرحمن بن اسحاق بن عمیر قال کان ابن مسعود رضی الله عنه یؤتر بثلاث ۔(مصنف ابن أبی شیبه،باب یؤتر بثلاث أو أکثر)

حضرت اسحاق بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن علقمة قال أخبرنا عبدالله بن مسعود رضی الله عنه اهون مایکون الوتر ثلث رکعات۔ (موطا امام محمد باب السلام فی الوتر)

حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں خبر دی کہ وتر کی کم سے کم تین رکعتیں ہیں۔

عن أبو حنیفة قال حدثنا زمید الیامی عن زر الهمدانی قال الوتر فی الرکعة الأولی منه سبح أسم ربك الأعلی و اثانیة قل یا ایها الکافرون وهی هکذا فی قرأة ابن مسعود رضی الله عنه وفی الثالثة قل هو الله أحد۔

(موطا امام محمد باب الوتر وما یقرأ فیها)

حضرت ذر ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ وتر کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، دوسری میں سورۃ الکافرون اور یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأۃ میں اسی طرح ہے اور تیسری میں سورۃ اخلاص پڑھے۔

عن أبی عبیدة عن عبدالله رضی الله عنه أنه کان یؤتر بثلاث من آخر اللیل۔

(مصنف ابن أبی شیبه باب یؤتر بثلاث أو أکثر)

حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تین رکعت وتر رات کے آخری حصہ میں پڑھا کرتے تھے۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(موطا امام محمد باب السلام فی الوتر)(مصنف عبدالرزاق باب کم الوتر)

عن زید بن وهب کان عبد الله بن مسعود رضی الله عنه یصلی بنا فی شهر رمضان فینصرف وعلیه لیل قال الاعمش کان یصلی عشرین رکعة ویؤتر بثلاث۔ (قیام اللیل للمزوری عدد الرکعات التی یقوم بها الامام للناس فی رمضان)

حضرت زید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہمیں رمضان کے مہینے میں تراویح پڑھاتے تھے اور جب فارغ ہو کر واپس ہوتے تو ابھی رات باقی ہوتی، اعمش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیس رکعات تراویح اور تین رکعات وتر پڑھا کرتے تھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عقبة بن مسلم سألت ابن عمر رضی الله عنه عن الوتر فقال اتعرف وتر النهار قلت نعم صلاة المغرب قال صدقت واحسنت۔ (سنن طحاوی، باب الوتر)

حضرت عقبہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے وتروں کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے فرمایا کیا تم دن کے وتر جانتے ہو؟ میں نے کہا جی ہاں، نماز مغرب، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے سچ کہا اور خوب کہا۔

عن مالك عن عبد الله بن دينار أن عبد الله بن عمر رضی الله عنه كان يقول صلاة المغرب وتر صلاة النهار۔ (موطا امام مالک، باب الأمر بالوتر)

حضرت عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مغرب کی نماز کی طرح رات کے وتر ہیں۔

عن عطاء قال ابن عباس رضی الله عنه الوتر كصلاة المغرب۔

(موطا امام محمد، باب السلام فی الوتر)

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وتر نماز مغرب کی طرح ہے۔

عن أبي يحيى قال سمر المسور بن مخرمة وابن عباس رضی الله عنه حتى طلعت الحمراء ثم نام ابن عباس رضی الله عنه فلم يستيقظ الا بالصوات أهل الزوراء فقال لأصحابه اترونی ادرك أصلی ثلث يريد الوتر وركعتی الفجر وصلاة الصبح قبل أن تطلع الشمس فقالوا نعم فصلی وهذا فی آخر وقت الفجر۔ (سنن طحاوی، باب الوتر)

حضرت ابو یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں (ایک دفعہ) حضرت مسور بن مخرمہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ رات کو باتیں کرنے لگے یہاں تک کہ سرخ ستارہ (جو صبح سے پہلے نکلتا ہے) نکل آیا تب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سو گئے اور پھر اہل زوراء کی آواز کی وجہ سے بیدار ہو گئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا کیا خیال ہے کہ مجھے اتنا وقت مل جائے گا کہ میں سورج نکلنے سے پہلے پہلے تین رکعت وتر، دو رکعت (سنت) اور فجر کی نماز پڑھ سکوں گا؟ اُنہوں نے جواب دیا جی ہاں! چنانچہ آپ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی، حضرت ابن

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عباس رضی اللہ عنہ کا یہ سوال فجر کے اخیر وقت میں تھا۔

عن أبي منصور قال سألت ابن عباس رضي الله عنه عن الوتر فقال ثلث.

(سنن طحاوی، باب الوتر)

حضرت ابو منصور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وتروں کے متعلق پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین (رکعات) ہیں۔

عن ثابت قال صلى بي انس رضي الله عنه الوتر وأنا عن يمينة وام ولده خلفنا ثلث ركعات لم يسلم الا في آخرهن ظننت أنه يريد ان يعلمني. (سنن طحاوی، باب الوتر)

حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مجھے وتر کی تین رکعتیں پڑھائیں، اس حال میں کہ میں اُن کے دائیں جانب تھا اور اُم ولد ہمارے پیچھے تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فقط آخر میں سلام پھیرا (راوی کہتا ہے) میرا غالب گمان یہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے مجھے وتر کا طریقہ سکھلا رہے تھے۔

عن أنس رضي الله عنه قال الوتر ثلث ركعات وكان يؤتر بثلث ركعات.

(سنن طحاوی، باب الوتر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وتر تین رکعات ہیں، اور خود بھی تین رکعت ہی پڑھتے تھے۔

عن حميد عن انس رضي الله عنه أنه كان يؤتر بثلاث ركعات.

(مصنف ابن أبي شيبه، باب يؤتر بثلاث أو أكثر)

حضرت حمید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بیشک حضرت انس رضی اللہ عنہ تین رکعت وتر پڑھا کرتے تھے۔

عن ثابت عن أنس رضي الله عنه أنه أوتر بثلاث.

(مصنف عبد الرزاق، باب كيف التسليم في الوتر)

حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وتر تین رکعت ہیں۔

عن معمر عن ثابت عن أنس رضي الله عنه أنه أوتر بثلاث مثل المغرب.

(مصنف عبد الرزاق، باب كيف التسليم في الوتر)

حضرت ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وتر تین رکعت ہیں نماز

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مغرب کی طرح۔

عن ثابت البنانی قال صلیت مع أنس رضی اللہ عنہ وبت عندہ قال فرأیتہ یصلی مثنی مثنی حتی اذا کان فی آخر صلاتہ أوتر بثلاث مثل المغرب.

(مصنف عبدالرزاق،باب کم الوتر)

حضرت ثابت بنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی، اُنہوں نے دودو رکعتیں پڑھیں، پھرآخر میں وتر کی نماز تین رکعت پڑھی مغرب کی طرح۔

عن الحسن قال کان أبی بن کعب رضی اللہ عنہ یؤتر بثلاث لایسلم الا فی الثالثۃ مثل المغرب. (مصنف عبدالرزاق،باب کیف التسلیم فی الوتر)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ وتر تین رکعت پڑھا کرتے تھے اورسلام صرف تیسری رکعت کے بعد پھیرتے تھے،مغرب کی نماز کی طرح۔

عن السائب بن یزید أن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کان یؤتر بثلاث.

(مصنف عبدالرزاق،باب کیف التسلیم فی الوتر)

حضرت سائب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ وتر تین رکعت پڑھا کرتے تھے۔

عن سعید بن جبیر عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ انہ کان یؤتر بثلاث سور بسبح اسم ربك الاعلی وقل یا ایھا الکافرون و قل ھو اللہ احد.

(سنن الکبری للبیہقی،باب مایقرا فی الوتر بعد الفاتحۃ)

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تین سورتوں کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے(سورۃ الاعلی)اور(سورۃ الکافرون)اور(سورۃ الاخلاص)کے ساتھ۔

عن السائب بن یزید عن أبی بن کعب رضی اللہ عنہ کان یؤتر بثلاث.

(الأوسط فی السنن والاجماع والاختلاف،باب ذکر اباحۃ الوتر بسبع رکعات أو بتسع)

حضرت سائب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ وتر تین رکعت پڑھا کرتے تھے۔

عن یزید بن رومان کان الناس یقومون فی زمان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی رمضان بثلاث وعشرین رکعۃ. (موطا امام مالك،باب ماجاء فی قیام رمضان)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عثمان بن غیاث قال سمعت جابر بن زید یقول الوتر ثلاث.

(مصنف ابن أبی شیبہ باب یؤتر بثلاث أو أکثر)

حضرت عثمان بن غیاث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جابر بن زید رحمۃ اللہ علیہ سے سنا کہ وتر تین رکعت ہیں۔

کان سعید بن جبیر یصلی بنا فی رمضان اربعة و عشرین رکعة و کان یؤتر بثلاث. (مسند الشامیین للطبرانی برقم الحدیث ۲۲۷۲، طبع موسسة الرسالة بیروت)

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ ہمیں رمضان میں چوبیس رکعات (چار فرض اور بیس تراویح) اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔

عن معمر عن ابن طاؤس عن أبیه أنه کان یوتر بثلاث.

(مصنف عبد الرزاق باب کیف التسلیم فی الوتر)

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ تین رکعت وتر ادا کرتے تھے۔

عن سعید بن جبیر أنه کان یؤتر بثلث ویقنت فی الوتر قبل الرکوع.

(مصنف ابن أبی شیبہ باب یؤتر بثلاث أو أکثر)

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ وتر تین رکعت پڑھا کرتے تھے اور دُعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔

عن طلق بن معاویة عن علقمة قال الوتر بثلث.

(مصنف ابن أبی شیبہ باب یؤتر بثلاث أو أکثر)

حضرت معاویہ بن طلق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وتر تین رکعات ہیں۔

عن مکحول أنه کان یؤتر بثلث لا یسلم فی رکعتین.

(مصنف ابن أبی شیبہ باب یؤتر بثلاث أو أکثر)

حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وتر تین رکعت پڑھا کرتے تھے جن میں دو رکعتوں کے بعد سلام نہ پھیرتے تھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قال امام محمد وبه ناخذ الوتر ثلث لایفعل بینهن بتسلیم وھو قول أبي حنیفة۔(موطا امام محمد باب الوتر وما یقرأ فیھا)

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم اسی پر عمل کرتے ہیں کہ وتر کی تین رکعتیں ہیں اور ان کے درمیان میں سلام سے فصل نہ کیا جائے اور یہی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے۔

رسول اللہ ﷺ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا دوٹوک فیصلہ:

عن أبي سعید أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نھی عن البتیراء أن یصلی الرجل رکعة واحدة یوتر بھا۔

(تمھید لابن عبد البر ۱۳/۲۵۴،طبع وزارة عموم الاوقاف والشئوون الاسلامیة المغرب)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ بتیرا (دُم کٹا) سے منع فرمایا اور وہ یہ کہ آدمی ایک رکعت پڑھے اور اسے وتر قرار دے۔

عن حصین بن ابراھیم عن ابن مسعود رضی اللہ عنه قال ما أجزأت رکعة واحدة فقط۔(موطا امام محمد باب السلام فی الوتر)

حضرت حصین بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک رکعت وتر ہرگز جائز نہیں۔

عن علقمة قال أخبرنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنه أھون ما یکون الوتر ثلث رکعات۔(موطا امام محمد باب السلام فی الوتر)

حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کم از کم نمازِ وتر کی تعداد تین رکعات ہے۔

عن حصین بلغ ابن مسعود رضی اللہ عنه ان سعدًا یؤتر برکعة قال ما اجزأت رکعة قط۔(المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث ۹۴۲۲)(مجمع الزوائد باب عدد الوتر)

حضرت حصین رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی کہ سعد رضی اللہ عنہ ایک رکعت وتر پڑھتے ہیں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک رکعت کبھی بھی کافی نہیں ہوتی۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال لیس من صلاۃ الا وفیھا قراءۃ وجلوس فی الرکعتین وتشھد۔ (مصنف ابن ابی شیبہ باب فی الرجل ینسی التشھد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے کہ کوئی نماز ایسی نہیں ہے کہ جس میں قرآۃ اور دو رکعتوں کے بعد بیٹھنا اور تشہد اور (آخر میں) سلام پھیرنا نہ ہو۔

فائدہ: یعنی دو رکعت سے کم نماز اگر کوئی ہوتی تو صحابی رسول ﷺ ضرور اس کا ذکر کرتے۔

وتر تین رکعت مسنون ہونے پر اجماع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

عن القاسم قال رأینا أناسا منذ ادرکنا یؤترون بثلث۔ (صحیح بخاری باب ما جاء فی الوتر)

حضرت قاسم بن محمد رحمہ اللہ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پوتے) فرماتے ہیں کہ جب سے ہم نے ہوش سنبھالا ہم نے اپنے بزرگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو دیکھا کہ وہ وتر تین رکعت پڑھتے ہیں۔

عن عطا بن أبی رباح ادرکت الناس وھم یصلون ثلاثا وعشرین رکعۃ بالوتر۔

(مصنف ابن أبی شیبۃ باب کم یصلی فی رمضان من رکعۃ)

حضرت عطا بن أبی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ حضرات) کو بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھتے پایا ہے۔

وتر تین رکعت مسنون ہونے پر اجماع فقہاء اُمت:

عن أبی الزناد عن السبعۃ سعید بن المسیب وعروۃ بن الزبیر والقاسم بن محمد وأبی بکر بن عبد الرحمن وخارجۃ بن زید وعبیداللہ بن عبد اللہ وسلیمان بن یسار فی مشیخۃ سواھم أھل فقہ وصلاح وفضل وربما أختلفوا فی الشیء فأخذ بقول أکثرھم وأفضلھم رأیا فکان مما وعیت عنھم علی ھذہ الصفۃ أن الوتر ثلاث لا یسلم الا فی أخرھن۔ (سنن طحاوی باب الوتر)

حضرت ابن الزناد رحمہ اللہ نے سات حضرات (تابعین فقہاء کرام رحمہم اللہ) سعید بن المسیب، عروہ بن زبیر، قاسم بن محمد، ابوبکر بن عبد الرحمن، خارجہ بن زید، عبیداللہ بن عبد اللہ اور سلیمان بن یسار رحمہم اللہ حضرات سے ان کے علاوہ دوسرے فقیہ، اہل صلاح اور صاحب فضل

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بزرگوں کی موجودگی میں روایت کی اور کبھی وہ کسی چیز میں اختلاف کرتے تو وہ اس شخص کے قول پر عمل کرتے جو زیادہ رائے والا اور افضل ہوتا اور جو بات میں نے اُن سے یاد کی ہے وہ اس طرح ہے کہ وتر تین رکعت ہیں جن کے صرف آخر میں سلام پھیرا جائے۔

حدثنا ابن وهب قال أخبرنا ابن أبي الزناد عن أبيه قال اثبت عمر بن عبد العزيز الوتر بالمدينة بقول الفقهاء ثلث لا يسلم الا فی آخر هن۔(سنن طحاوی، باب الوتر)

حضرت ابن الزناد رحمہ اللہ نے اپنے والد کے واسطے سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ نے مدینہ منورہ میں فقہاء کے قول کے مطابق وتر تین رکعت مقرر کر دیئے تھے جن میں سلام صرف آخر میں پھیرا جاتا۔

وتر تین رکعت مسنون ہونے پر اجماعِ اُمت:

عن الحسن قال أجمع المسلمون أن الوتر بثلث لا يسلم الا فی آخر هن۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب يؤتر بثلاث أو أكثر)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کا اس بات پر اِجماع ہے کہ وتر تین رکعات ہیں جن میں صرف آخر میں سلام پھیرا جائے گا۔

وتر رہ جائیں تو قضاء کرنا ضروری ہے:

عن أبي سعيد رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من نام عن وتره أو نسيه فليصله اذا أصبح أو ذكره۔

(سنن ابو داؤد، باب الحث علی الوتر قبل النوم)(سنن دار قطني، باب من نام عن وتره أو نسيه)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا بھول جائے تو اسے چاہیے کہ جب صبح کرے یا جب اسے یاد آئے تو انہیں پڑھ لے۔

عن ابن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من فاته الوتر من الليل فليقضه من الغد۔(سنن دار قطني، باب من نام عن وتره أو نسيه)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے رات کو وتر رہ جائیں وہ انہیں دن میں قضاء کر لے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن وبرة قال سألت ابن عمر رضی الله عنه عن رجل أصبح ولم يؤتر؛ قال أرأيت لو نمت عن الفجر حتى تطلع الشمس أليس كنت تصلي؛ كأنه يقول يؤتر۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من قال يؤتر وان أصبح وعليه قضاؤه)

حضرت وبرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اگر ایک آدمی نے صبح تک وتر نہ پڑھے ہوں تو وہ کیا کرے؟ انہوں نے فرمایا کہ اگر تم طلوع شمس تک فجر کی نماز نہ پڑھو تو کیا تم اسے قضاء نہیں کرو گے؟ (گویا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمانا چاہتے تھے کہ جس طرح نماز فجر کی قضاء ضروری ہے اسی طرح وتر کی قضاء بھی ضروری ہوگی)۔

عن أبي مريم قال جاء رجل الى علي رضی الله عنه فقال اني نمت ونسيت الوتر حتى طلعت الشمس؛ فقال اذا استيقظت وذكرت فصل۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من قال يؤتر وان أصبح وعليه قضاؤه)

حضرت ابومریم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں سو گیا تھا اور میں نے وتر نہیں پڑھے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا، اُنہوں نے فرمایا کہ ایسی صورت میں جب تم بیدار ہو جاؤ اور تمہیں یاد آئے تو اس وقت پڑھ لو۔

عن مالك أنه بلغه أن عبدالله بن عباس رضی الله عنه وعبادة بن الصامت رضی الله عنه والقاسم بن محمد رضی الله عنه وعبدالله بن عامر رضی الله عنه قد أوتروا بعد الفجر۔ (موطا امام مالك، باب الوتر بعد الفجر)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت عبداللہ عامر رحمۃ اللہ علیہ نے فجر کے بعد وتر پڑھے (یعنی بروقت نہ پڑھ سکے تو فجر کے بعد بطور قضاء پڑھے)۔

عن عطاء أن ابن عباس رضی الله عنه أوتر بعد طلوع الفجر۔

(مصنف عبد الرزاق، باب فوت الوتر)

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے طلوع فجر کے بعد وتر ادا کیے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن الشعبی قال لا تدع وترك ولو بنصف النهار۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من قال يؤتر وان أصبح وعليه قضاؤه)

حضرت امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وتر نہ چھوڑ وخواہ آدھا دن ہی کیوں نہ گزر جائے۔

عن الشعبی وعطاء والحسن وطاؤوس ومجاهد قالوا لا تدع الوتر وان طلعت الشمس۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب من قال يؤتر وان أصبح وعليه قضاؤه)

حضرت امام شعبی، حضرت عطاء، حضرت حسن بصری، حضرت طاوس اور حضرت مجاہد رحمہم اللہ حضرات فرماتے ہیں کہ وتر نہ چھوڑ وخواہ سورج طلوع ہو جائے۔

عن عطاء وطاؤوس أنهما قالا من لم يؤتر حتى تطلع الشمس فليوتر۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من قال يؤتر وان أصبح وعليه قضاؤه)

حضرت عطاء اور حضرت طاوس رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ جس شخص نے وتر نہ پڑھے اور سورج طلوع ہو گیا تب بھی وہ وتر ضرور پڑھے۔

عن معمر عن ابن طاؤوس عن أبيه أنه كان يوجب الوتر ويقول من فاته الوتر حتى يصبح فليوتر حين يذكر۔

(مصنف عبد الرزاق، باب وجوب الوتر هل شئی من التطوع واجب)

حضرت طاوس رحمہ اللہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ وتر واجب ہیں اور فرمایا جس کے وتر رہ جائیں یہاں تک کہ صبح ہو جائے تو جب یاد آ جائے تو وتر پڑھ لو۔

عن طاؤوس قال يقضي الوتر۔ (مصنف عبد الرزاق، باب وجوب الوتر هل شئی من التطوع واجب)

حضرت طاوس رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وتر (اگر رہ جائیں تو ان کی) قضاء کرو۔

عن عباد بن منصور قال سمعت سعيد بن جبير وسئل عن رجل نام عن الوتر حتى أصبح؟ فقال يؤتر من القابلة وترين۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من قال يؤتر وان أصبح وعليه قضاؤه)

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص صبح تک وتر نہ پڑھ سکے تو وہ کیا کرے؟ اُنہوں نے فرمایا کہ اگلے دن دو وتر پڑھے گا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عباد بن منصور قال سمعت سعید بن جبیر وسئل عن رجل نام عن الوتر حتی أصبح؟ فقال یؤتر من القابلة وترین.(مصنف عبد الرزاق،باب فوت الوتر)

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی شخص صبح تک وتر نہ پڑھ سکے تو وہ کیا کرے؟ اُنہوں نے فرمایا کہ اگلے دن دو وتر پڑھے گا۔

عن حماد قال أوتر وان طلعت الشمس۔(مصنف عبد الرزاق،باب فوت الوتر)

حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وتر پڑھو خواہ سورج طلوع ہو جائے۔

عن عبد الرحمن بن القاسم قال أوتر أبي وقد طلع الفجر۔

(مصنف ابن أبي شیبه،باب من قال یؤتر وان أصبح وعلیه قضاؤه)

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے فجر طلوع ہونے کے بعد وتر ادا کئے۔

عن الحسن ومغیرة عن ابراهیم وعبد الملك عن عطاء أنهم قالوا ان لم تفعل وطلع الفجر فأوتر مالم تصل الغداة۔

(مصنف ابن أبي شیبه،باب من قال یؤتر وان أصبح وعلیه قضاؤه)

حضرت حسن بصری، حضرت ابراہیم اور عطاء رحمہم اللہ حضرات فرماتے ہیں کہ اگر رات کو وتر نہ پڑھے ہوں اور فجر طلوع ہو جائے تو فجر کی نماز سے پہلے پہلے وتر پڑھ لو۔

عن مسروق قال یؤتر وان أدرکته صلاة الصبح۔

(مصنف ابن أبي شیبه،باب من قال یؤتر وان أصبح وعلیه قضاؤه)

حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر صبح کی نماز بھی ہو جائے تب بھی وہ وتر پڑھے۔

قصر نماز میں بھی وتر پڑھنا لازم ہے:

عن سالم عن أبیه قال کان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یصلي في السفر رکعتین لا یزید علیهما وکان یتهجد من اللیل قلت وکان یؤتر قال نعم۔

(سنن ابن ماجه،باب ما جاء في الوتر في السفر)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں دو رکعتیں پڑھتے اس

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سے زیادہ نہ پڑھتے اور رات کو تہجد بھی پڑھتے (راوی کہتے ہیں) میں نے کہا اور آپ ﷺ وتر بھی پڑھتے تھے تو انہوں نے فرمایا جی ہاں۔

عن ابن عباس و ابن عمر رضی اللہ عنھم قالا سن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم صلاۃ السفر رکعتین وھما تمام غیر قصر والوتر فی السفر سنۃ۔

(سنن ابن ماجہ، باب ما جاء فی الوتر فی السفر)

حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ سفر کی نماز دو رکعت پڑھنا رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے اور یہ مکمل نماز ہے قصر اور کم نہیں اور سفر میں وتر پڑھنا بھی رسول اللہ ﷺ کا طریقہ ہے۔

پانچ نمازوں میں سنت مؤکدہ رکعتوں کی تعداد:

فجر .... دو رکعت

ظہر .... چار رکعت، دو رکعت

مغرب .... دو رکعت

عشاء .... دو رکعت

عن أم المؤمنین أم حبیبۃ رضی اللہ عنہا قالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول ما من عبد مسلم یصلی للہ تعالی کل یوم ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی اللہ لہ بیت فی الجنۃ أربعاً قبل الظہر ورکعتین بعدھا ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل الفجر صلوۃ الغداۃ۔ (سنن ترمذی، باب ما جاء فی من صلی فی یوم ولیلتہ ثنتی عشر قرکعت) (صحیح مسلم، باب فضل السنن الراتبۃ قبل الفرائض)

حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھے گا اس کیلئے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا، چار ظہر سے پہلے، دو ظہر کے بعد، دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد، اور دو فجر سے پہلے۔

عن أم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یصلی فی بیتہ قبل الظہر أربعا ثم یخرج فیصلی بالناس، ثم یدخل

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فیصلی رکعتین وکان یصلی بالناس المغرب،ثم یدخل فیصلی رکعتین ویصلی بالناس العشاء ویدخل فی بیته فیصلی رکعتین۔

(صحیح مسلم،باب جواز النافلة قائماً او قاعداً)

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعت گھر میں ادا فرماتے پھر مسجد جا کر لوگوں کو (فرض) نماز پڑھاتے پھر واپس گھر تشریف لاتے اور دو رکعت (ظہر کے بعد) ادا فرماتے، پھر لوگوں کو مغرب کی (فرض) نماز پڑھاتے اور گھر واپس تشریف لا کر دو رکعت نماز پڑھتے، پھر لوگوں کو عشاء کی (فرض) نماز پڑھاتے اور گھر تشریف لا کر دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

عن أم المؤمنین عائشه رضی الله عنها عن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیها وفی روایة لهما أحب الی من الدنیا جمیعاً۔(صحیح مسلم،باب استحباب سنة رکعتی الفجر)

حضرت عائشہ ؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فجر کی دو رکعت (سنتیں) دُنیا اور دُنیا میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے اور ایک اور روایت میں ہے کہ یہ دو رکعتیں پوری دُنیا سے زیادہ محبوب ہیں۔

عن أم المؤمنین عائشه رضی الله عنها قالت لم یکن النبی صلی الله علیه واله وسلم علی شیئ من النوافل أشد معاهدة منه علی رکعتی الفجر۔

(صحیح بخاری،باب تعاهد رکعتی الفجر)

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی سنتوں سے زیادہ کسی نفل کی پابندی نہیں فرماتے تھے۔

عن أم المؤمنین عائشه رضی الله عنها أن النبی صلی الله علیه واله وسلم کان لا یدع أربعاً قبل الظهر ورکعتین قبل الغداة۔(صحیح بخاری،باب رکعتان قبل الظهر)

حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعت اور فجر سے پہلے دو رکعت کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن أم المؤمنين أم حبيبه رضى الله عنها قالت قال النبى صلى الله عليه واله وسلم من حافظ على أربع ركعات قبل الظهر وأربع بعدها حرمه الله على النار ۔(سنن ابوداؤد،باب الاربع قبل الظهر وبعدها)

حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد بھی چار رکعتیں پڑھنے کی پابندی کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو (جہنم کی) آگ پر حرام کر دیا۔

عن أم المؤمنين أم حبيبه رضى الله عنها عن النبى صلى الله عليه واله وسلم أنه قال مامن عبد مؤمن يصلى أربع ركعات بعد الظهر فتمس وجهه النار أبدا ان شاء الله عزوجل۔(سنن نسائی،باب الاختلاف على اسماعيل بن ابى خالد)

حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو مؤمن بندہ بھی ظہر کے بعد چار رکعتیں (دو سنت، دو نفل) پڑھتا ہے اسے جہنم کی آگ انشاءاللہ کبھی نہیں چھوئے گی۔

عن أم المؤمنين عائشه رضى الله عنها أن النبى صلى الله عليه واله وسلم كان اذا لم يصل أربعاً قبل الظهر صلاهن بعدها ۔(سنن ترمذی،باب آخر من سنن الظهر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب ظہر سے پہلے چار رکعت نہ پڑھتے تو انہیں بعد میں پڑھ لیتے۔

عن أم المؤمنين عائشه رضى الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا فاتته الاربع قبل الظهر صلها بعد الركعتين بعد الظهر ۔

(سنن ابن ماجه،باب من فاتته الاربع قبل الظهر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی ظہر سے پہلی چار رکعتیں رہ جاتی تو آپ ﷺ ظہر کے بعد دو رکعت ادا کر کے فوت شدہ چار رکعتیں پڑھ لیتے تھے۔

عن عبد الرحمن ابن ابى ليلى قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا فاتته اربع قبل الظهر صلاها بعدها۔

(مصنف ابن أبى شيبه،باب من قال اذا فاتتك اربع قبل الظهر فصلها بعدها)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ سے (مرسلاً) روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی جب ظہر سے پہلے کی چار رکعتیں رہ جاتی تھیں، تو اُن کو ظہر (کے فرضوں) کے بعد پڑھا کرتے تھے۔

طلوع فجر کے بعد فجر کی دو سنتوں کے علاوہ نفل نماز پڑھنا منع ہے:

عن حفصة رضی الله عنها قالت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا طلع الفجر لا يصلى الا ركعتى الفجر. (صحیح مسلم، باب استحباب ركعتى سنة الفجر)

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر طلوع ہو جاتی تو سوائے فجر کی دو سنتوں کے کوئی نماز نہ پڑھتے۔

فجر کی سنتیں فجر کی جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد بھی پڑھنا جائز ہے:

عن أبي هريرة رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال اذا أقيمت الصلاة فلا صلاة الا المكتوبة الا ركعتى الصبح.

(سنن الكبرىٰ للبيهقى، باب كراهية الاشتغال بهما بعد ما أقيمت الصلاة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب جماعت کھڑی ہو جائے تو سوائے فرض نماز کے اور کوئی نماز نہیں مگر دو رکعت صبح کی (سنتیں)۔

حدثنى عبدالله بن أبي موسىٰ عن أبيه حين دعاهم سعيد بن العاص دعا أبا موسىٰ وحذيفة وعبدالله بن مسعود رضى الله عنهم قبل أن يصلى الغداة ثم خرجوا من عنده وقد أقيمت الصلاة فجلس عبدالله رضى الله عنه الى أسطوانة من المسجد فصلى الركعتين ثم دخل فى الصلاة فهذا عبدالله قد فعل هذا ومعه حذيفة وأبو موسىٰ لا ينكر ان ذلك عليه فدل ذلك على موافقتهما اياه.

(سنن طحاوى، باب الرجل يدخل المسجد والامام فى صلاة الفجر ولم يكن ركع أير كع أولا ير كع)

عبداللہ بن ابی موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ میرے والد نے بتایا کہ مجھے، حضرت حذیفہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کو حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز سے پہلے بلایا پھر وہ ان کے ہاں سے نکلے جبکہ جماعت کھڑی ہو رہی تھی تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد کے ایک ستون کے پاس بیٹھ گئے اور دو رکعت نماز پڑھی پھر نماز میں شامل ہو گئے یہ حضرت

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عبداللہ بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے یہ اپنے والد ابوموسیٰ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم کی معیت میں کیا ان دونوں نے ان کو نہ ٹوکا، پس اس سے ان دونوں کی موافقت ثابت ہو گئی۔

عن حارثة بن مضرب أن ابن مسعود رضی الله عنه وأبا موسى خرجا من عند سعيد بن العاص فأقيمت الصلاة فركع ابن مسعود رضی الله عنه ركعتين ثم دخل مع القوم فی الصلاة وأما أبوموسى فدخل فی الصف.(مصنف عبد الرزاق باب هل يصلى ركعتي الفجر اذا أقيمت الصلاة)(مصنف ابن أبي شيبه باب فی الرجل يدخل المسجد فی الفجر)

حضرت حارثہ بن مضرب رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ کی طرف نکلے جبکہ جماعت کھڑی ہو رہی تھی تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر لوگوں کے ساتھ (جماعت) میں شامل ہو گئے جبکہ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ صف میں شامل ہو گئے۔

حدثني عبدالله بن أبي موسیٰ عن عبدالله رضی الله عنه أنه دخل المسجد والامام فی الصلاة فصلى ركعتي الفجر.

(سنن طحاوی باب الرجل يدخل المسجد والامام فی صلاة الفجر ولم يكن ركع أيركع أولا يركع)

عبداللہ بن ابی موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایسے وقت میں مسجد میں داخل ہوئے جب امام نماز میں تھا اُنہوں نے فجر کی دو سنت پڑھی (اس کے بعد جماعت میں شریک ہوئے)۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف عبد الرزاق باب هل يصلى ركعتي الفجر اذا أقيمت الصلاة) (مجمع الزوائد باب اذا أقيمت الصلاة هل يصلى غيرها)

عن أبي مجلز قال دخلت المسجد فی صلاة الغداة مع ابن عمر وابن عباس رضی الله عنهم والامام يصلي فأما ابن عمر رضی الله عنه فدخل فی الصف وأما ابن عباس رضی الله عنه فصلى ركعتيثم دخل مع الامام فلما سلم الامام قعد ابن عمر رضی الله عنه مكانه حتى تطلع الشمس فقام فركع ركعتين.

(سنن طحاوی باب الرجل يدخل المسجد والامام فی صلاة الفجر ولم يكن ركع أيركع أولا يركع)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ابو مجلز رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ میں فجر کے وقت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا، اس وقت امام نماز پڑھا رہا تھا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تو صف میں (باجماعت) مل گئے اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دو رکعت سنت ادا کی پھر امام کے ساتھ نماز میں داخل ہوئے جب (امام نے) سلام پھیرا، تو ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ بیٹھ گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوا پھر اُٹھے اور دو رکعت سنت ادا کی۔

عن أبي عثمان الأنصاري قال جاء عبدالله بن عباس رضی الله عنه والامام فی صلاة الغداة ولم یکن صلی الرکعتین فصلی عبدالله بن عباس رضی الله عنه الرکعتین خلف الامام ثم دخل معهم .وقد روی عن ابن عمر مثل ذلك۔

(سنن طحاوی،باب الرجل یدخل المسجد والامام فی صلاۃ الفجر ولم یکن رکع أیرکع أولایرکع)

ابو عثمان انصاری رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اس وقت (مسجد میں) تشریف لائے جبکہ امام فجر کی نماز میں تھا اور آپ رضی اللہ عنہ نے دو رکعت سنت ادا نہ کی تھیں، پس اُنہوں نے دو رکعت سنت امام کے پیچھے (فاصلہ پر) ادا کیں پھر ان کے ساتھ جماعت میں شامل ہو گئے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح روایت ہے۔

عن محمد بن کعب قال خرج عبدالله بن عمر رضي الله عنه من بيته فأقيمت صلاة الصبح فرکع رکعتين قبل أن يدخل المسجد وهو فی الطريق ثم دخل المسجد فصلی الصبح مع الناس۔

(سنن طحاوی،باب الرجل یدخل المسجد والامام فی صلاۃ الفجر ولم یکن رکع أیرکع أولایرکع)

محمد بن کعب رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھر سے نکلے اِدھر فجر کی جماعت کھڑی ہو گئی پس آپ رضی اللہ عنہ نے مسجد میں داخلے سے پہلے دو رکعت راستہ میں ادا فرمائیں پھر مسجد میں داخل ہو کر صبح کی نماز لوگوں کے ساتھ ادا کی۔

عن نافعاً يقول أيقظت ابن عمر رضی الله عنه لصلاة الفجر وقد أقيمت الصلاة فقام فصلی الرکعتين۔

(سنن طحاوی،باب الرجل یدخل المسجد والامام فی صلاۃ الفجر ولم یکن رکع أیرکع أولایرکع)

حضرت نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو فجر کے لیے بیدار کیا اس

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وقت فجر کی جماعت کھڑی ہو چکی تھی پس اُنہوں نے اُٹھ کر پہلے دو رکعت پڑھیں۔

عن نافع أن ابن عمر رضی الله عنه بینما هو یلبس للصبح اذ سمع الاقامة فصلی فی الحجرة رکعتی الفجر ثم خرج فصلی مع الناس.

(مصنف عبد الرزاق، باب هل یصلی رکعتی الفجر اذا أقیمت الصلاة)

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو فجر کے لیے بیدار کیا اس وقت اُنہوں نے اقامت سنی تو اُنہوں نے اُٹھ کر پہلے دو رکعت پڑھیں پھر لوگوں کے ساتھ (جماعت کی) نماز میں شریک ہو گئے۔

عن زید بن أسلم عن ابن عمر رضی الله عنه أنه جاء والامام یصلی الصبح ولم یکن صلی الرکعتین قبل صلاة الصبح فصلاهما فی حجرة حفصة رضی الله عنها ثم أنه صلی مع الامام.

(سنن طحاوی، باب الرجل یدخل المسجد والامام فی صلاة الفجر ولم یکن رکع أیرکع أولا یرکع)

حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ایسے وقت آئے جبکہ امام صبح کی نماز پڑھا رہا تھا اور نماز فجر سے پہلے اُنہوں نے صبح کی سنتیں نہ پڑھی تھیں، پس آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں ادا فرمائیں پھر امام کے ساتھ نماز پڑھی۔

عن وبرة قال ابن عمر رضی الله عنه یفعله وحدثنی من رآه فعله مرتین؛ جاء مرة وهم فی الصلاة فصلاهما فی جانب المسجد.

(مصنف ابن أبی شیبه، باب فی الرجل یدخل المسجد فی الفجر)

حضرت وبرہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو یونہی کرتے دیکھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے دو مرتبہ یوں کیا کہ ایک مرتبہ دوران جماعت وہ آئے تو اُنہوں نے مسجد کے ایک کونے میں فجر کی سنتیں ادا کیں۔

عن أبی عبیدالله عن أبی الدرداء رضی الله عنه قال انی لأجی الی القوم وهم صفوف فی صلاة الفجر فأصلی الرکعتین ثم أنضم الیهم.

(مصنف عبد الرزاق، باب هل یصلی رکعتی الفجر اذا أقیمت الصلاة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابوعبید اللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں ایسی حالت داخل ہو جبکہ لوگ نماز فجر کی صفوں میں ہوں وہ دو رکعت (سنت) پڑھے پھر لوگوں کے ساتھ (جماعت میں) شریک ہو جائے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن طحاوی، باب الرجل یدخل المسجد والامام فی صلاۃ الفجر ولم یکن رکع أیرکع أولا یرکع)(مصنف ابن أبی شیبہ، باب فی الرجل یدخل المسجد فی الفجر)

عن أبی عثمان قال کنا نأتی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قبل أن نصلی الرکعتین قبل الصبح وهو فی الصلاۃ فنصلی الرکعتین فی آخر المسجد ثم ندخل مع القوم فی صلاتهم۔

(سنن طحاوی، باب الرجل یدخل المسجد والامام فی صلاۃ الفجر ولم یکن رکع أیرکع أولا یرکع)

ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس صبح کی سنتوں سے پہلے آتے اور آپ رضی اللہ عنہ نماز میں مصروف ہو جاتے پھر ہم دو رکعت مسجد کے آخر میں پڑھ کر پھر لوگوں کے ساتھ (جماعت کی) نماز میں شریک ہو جاتے۔

عن أبی عثمان قال کنا نجیء وعمر رضی اللہ عنہ فی صلاۃ الصبح فنرکع الرکعتین ثم ندخل معه فی الصلاۃ۔ (مصنف ابن أبی شیبہ، باب فی الرجل یدخل المسجد فی الفجر)

(سنن طحاوی، باب الرجل یدخل المسجد والامام فی صلاۃ الفجر ولم یکن رکع أیرکع أولا یرکع)

حضرت ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس نمازِ صبح کی حالت میں آتے پس دو رکعت پڑھ کر پھر آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاتے۔

عن حصین قال سمعت الشعبی یقول کان مسروق یجیء الی القوم وهم فی الصلاۃ ولم یکن رکع رکعتی الفجر فیصلی الرکعتین فی المسجد ثم یدخل مع القوم فی صلاتهم۔ (مصنف عبدالرزاق، باب هل یصلی رکعتی الفجر اذا أقیمت الصلاۃ)

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف ابن أبی شیبہ، باب فی الرجل یدخل المسجد فی الفجر)(سنن طحاوی، باب الرجل یدخل المسجد والامام فی صلاۃ الفجر ولم یکن رکع أیرکع أولا یرکع)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن يزيد بن ابراهيم عن الحسن أنه كان يقول اذا دخلت المسجد ولم تصل ركعتي الفجر فصلهما وان كان الامام يصلي ثم أدخل مع الامام۔

(سنن طحاوی، باب الرجل يدخل المسجد والامام في صلاة الفجر ولم يكن ركع أيركع أولا يركع)

حضرت یزید بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب تم مسجد میں ایسی حالت میں آؤ کہ ابھی فجر کی دو سنت نہ پڑھی ہو تو ان کو پڑھ لو اگرچہ امام نماز میں مصروف ہو جائے پھر ان کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاؤ۔

عن هشام بن حسان عن الحسن قال اذا دخلت المسجد والامام في الصلاة ولم تكن ركعت ركعتي الفجر فصلهما ثم أدخل مع الامام۔

(مصنف عبد الرزاق، باب هل يصلي ركعتي الفجر اذا أقيمت الصلاة)

حضرت ہشام بن حسان رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب تم مسجد میں ایسی حالت میں آؤ کہ ابھی فجر کی دو سنت نہ پڑھی ہو تو ان کو پڑھ لو اگرچہ امام نماز میں مصروف ہو جائے پھر ان کے ساتھ نماز میں شریک ہو جاؤ۔

عن يونس قال كان الحسن يقول يصليهما في ناحية المسجد ثم يدخل القوم في صلاتهم۔ (سنن طحاوی، باب الرجل يدخل المسجد والامام في صلاة الفجر ولم يكن ركع أيركع أولا يركع)

حضرت یونس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ان دو رکعت (سنت فجر) کو مسجد کے ایک کونے میں پڑھ لو پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شامل ہو جاؤ۔

عن يونس عن الحسن قال كان يقول يصليهما في ناحية ثم دخل مع القوم في صلاتهم۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب في الرجل يدخل المسجد في الفجر)

حضرت یونس رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے کہ ایک کونے میں نماز ادا کی جائے پھر لوگوں کے ساتھ نماز میں شریک ہوا جائے۔

عن القاسم بن أبي ايوب عن سعيد بن جبير أنه جاء الى المسجد والامام في صلاة الفجر فصلى الركعتين قبل أن يلج المسجد عند باب المسجد۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب في الرجل يدخل المسجد في الفجر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت قاسم بن ابوایوب رحمۃ اللہ علیہ حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مسجد میں آئے اور امام نمازِ فجر میں مشغول تھا پس آپ نے مسجد میں داخل ہونے سے پہلے مسجد کے دروازے پر دو رکعت پڑھیں۔

عن ابراهيم يصليهما على باب المسجد أو في ناحيته.

(مصنف ابن أبي شيبه باب في الرجل يدخل المسجد في الفجر)

حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ (فجر کی سنتیں) جماعت کے دوران مسجد کے ایک کونے میں یا دروازے پر ادا کرے۔

عن عثمان بن الأسود عن مجاهد قال اذا دخلت المسجد والناس في الصلاة الصبح ولم تركع ركعتي الفجر فاركعهما وان ظننت أن الركعة الأولى تفوتك.

(مصنف ابن أبي شيبه باب في الرجل يدخل المسجد في الفجر)

حضرت عثمان بن اسود رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر تم مسجد میں داخل ہوئے اور لوگ صبح کی نماز میں ہیں اور تم نے فجر کی دو رکعت (سنتیں) نہیں پڑھیں تو یہ دو رکعت پڑھ لیں اگرچہ تمہیں یہ گمان ہو کہ اول رکعت (جماعت کی) تم سے فوت ہو جائے گی۔

فجر کی سنتیں اگر قضاء ہو جائیں تو سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھی جائیں:

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من لم يصل ركعتي الفجر فليصلهما بعد تطلع الشمس.

(سنن ترمذي باب ما جاء في اعادتها بعد طلوع الشمس)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی صبح کی دو رکعت نہ پڑھ سکا ہو تو وہ اُسے سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھ لے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه واله وسلم قال من لم يصل ركعتي الغداة فليصل اذا طلعت الشمس.

(سنن الكبرى للبيهقي باب من أجاز قضاء هما بعد طلوع الشمس)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی کی صبح کی دو

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

رکعت رہ گئی تو وہ اُسے سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھ لے۔

ثنا مالك أنه بلغه أن عبدالله بن عمر رضى الله عنه فاتته ركعتا الفجر فصلاهما ان طلعت الشمس۔ (سنن الكبرىٰ للبيهقى، باب من أجاز قضاء هما بعد طلوع الشمس)

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی دو رکعت فجر میں رہ جاتی تو انہیں سورج نکلنے کے بعد پڑھتے۔

عن مالك أنه بلغه أن ابن عمر رضى الله عنه فاتته ركعتا الفجر فقضاهما بعد أن طلعت الشمس۔ (موطا امام مالك، باب ما جاء فى ركعتى الفجر)

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی فجر کی دو رکعت فوت ہو گئیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے سورج نکلنے کے بعد انہیں قضا پڑھا۔

عن أبى مجلز قال دخلت المسجد فى صلاة الغداة مع ابن عمر وابن عباس رضى الله عنهم والامام يصلى فأما ابن عمر رضى الله عنه فدخل فى الصف وأما ابن عباس رضى الله عنه فصلى ركعتين ثم دخل مع الامام فلما سلم الامام قعد ابن عمر رضى الله عنه مكانه حتى تطلع الشمس فقام فركع ركعتين۔ (سنن طحاوى، باب الرجل يدخل المسجد والامام فى صلاة الفجر ولم يكن ركع أيركع أولا يركع)

ابو مجلز رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ میں فجر کے وقت حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد میں داخل ہوا، اس وقت امام نماز پڑھا رہا تھا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ تو صف میں (جماعت سے) مل گئے اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے دو رکعت سنت ادا کی پھر امام کے ساتھ نماز میں داخل ہوئے جب (امام نے) سلام پھیرا تو ابن عمر رضی اللہ عنہ اپنی جگہ بیٹھ گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوا پھر اُٹھے اور دو رکعت سنت ادا کی۔

عن نافع عن ابن عمر رضى الله عنه دخل المسجد والقوم فى الصلاة ولم يكن صلى ركعتى الفجر فدخل مع القوم فى صلاتهم ثم قعد حتى اذا أشرقت له شمس قضاها۔ (مصنف ابن أبى شيبه، باب فى ركعتى الفجر اذا فاتته)(مصنف عبد الرزاق، باب هل يصلى ركعتى الفجر اذا أقيمت الصلاة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں اس وقت داخل ہوئے کہ لوگ نماز میں تھے انہوں نے فجر کی دو رکعت (سنت) نہیں پڑھی تھیں، آپ رضی اللہ عنہ لوگوں کے ساتھ (جماعت کی) نماز میں شامل ہو گئے پھر بیٹھے رہے یہاں تک سورج طلوع ہو گیا تو اُن (دو رکعت سنتوں) کو قضاء کیا۔

عن نافع قال وكان ابن عمر رضي الله عنه اذا وجد الامام يصلي ولم يكن ركعهما دخل مع الامام ثم يصليهما بعد طلوع الشمس.

(مصنف عبد الرزاق، باب هل يصلي ركعتي الفجر اذا أقيمت الصلاة)

حضرت نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب امام کو نماز میں پاتے تو دو رکعت (سنت فجر) نہ پڑھتے بلکہ امام کے ساتھ شریک ہو جاتے پھر سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھتے۔

__وضاحت:__ حضرت ابومجلز اور نافع رحمہما اللہ کی درج بالا روایات میں جو ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب مسجد آتے اور فجر کی جماعت کو کھڑا پاتے تو اس کے ساتھ شریک ہو جاتے، یہ اس لیے کرتے کہ جب وہ زیادہ تاخیر سے آتے اور اُنہیں یہ یقین ہوتا کہ اگر سنتیں پڑھیں تو جماعت کی نماز فوت ہو جائے گی، تو اس صورت میں سنتیں فرض سے پہلے نہ پڑھتے اور سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھتے۔

عن ابن سيرين عن ابن عمر رضي الله عنه أنه صلاهما بعد ما أضحى.

(مصنف ابن أبي شيبه، باب في ركعتي الفجر اذا فاتته)

حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ وہ (دو رکعت سنت) نماز سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھتے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه من نسي ركعتي الفجر فليصلهما اذا طلعت الشمس.

(المستدرك للحاكم، باب من كتاب صلاة تطوع، رقم الحديث ١١٥٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو فجر کی دو رکعت پڑھنا بھول جائے تو وہ اُسے سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھ لے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن یحییٰ بن سعید قال سمعت القاسم یقول لو لم أصلهما حتی أصلی الفجر صلیتهما بعد طلوع الشمس۔ (مصنف ابن أبی شیبہ، باب فی رکعتی الفجر اذا فاتتہ)

حضرت یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے قاسم رحمہ اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب میں فجر کی دو رکعت (سنتوں) کو نہ پڑھوں یہاں تک کہ نماز فجر پڑھ لوں تو انہیں سورج طلوع ہونے کے بعد پڑھ لیتا ہوں۔

طلوع آفتاب سے پہلے اور فرضوں کے بعد فجر کی سنتیں قضاء کرنا منع ہے:

عن أبی هریرة رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم نهی عن الصلاة بعد العصر حتی تغرب الشمس وعن الصلاة بعد الصبح حتی تطلوع الشمس۔ (صحیح بخاری، باب الصلاة بعد الفجر حتی ترفع الشمس)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اور صبح کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(صحیح مسلم، باب الأوقات التی نهی عن الصلاة فیها)(سنن الکبریٰ للبیهقی، باب النهی عن الصلاة بعد الفجر حتی تطلع الشمس)(مصنف ابن أبی شیبه، باب من قال لا صلاة بعد الفجر) (موطا امام مالک، باب ما جاء فی سجود القرآن)(سنن طحاوی، باب الرجل یدخل فی صلاة الغداة فیصلی منها)(مسند احمد، رقم الحدیث ۱۰۸۳۶)(مسند احمد، رقم الحدیث ۹۹۵۳)

عن أبی العالیة الا ثلاثة أشیاء حدیث عمر رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه واله وسلم نهی عن الصلاة بعد العصر حتی تغرب الشمس وبعد الصبح حتی تطلع الشمس۔ (سنن ترمذی، باب کرہ فی الصلاة بعد العصر والفجر)

حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے صرف تین چیزیں نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عصر کے بعد غروبِ آفتاب تک اور فجر کے بعد طلوعِ آفتاب تک نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

عن ابن عمر رضی الله عنه قال صلیت مع النبی صلی الله علیه واله وسلم ومع أبی بکر و عمر و عثمان رضی الله عنهم فلا صلاة بعد الغداة حتی تطلع

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الشمس ۔(مصنف ابن أبی شیبه،باب من قال لا صلاة بعد الفجر)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ نماز پڑھی یہ حضرات صبح کی (فرض) نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں پڑھتے تھے۔

عن علی رضی الله عنه قال كان النبی صلى الله عليه واله وسلم يصلی علی أثر كل صلاة مكتوبة ركعتين الا الفجر و العصر ۔(مصنف ابن أبی شیبه،باب من قال لا صلاة بعد الفجر)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فجر اور عصر کی نماز کے علاوہ ہر نماز کے بعد دو رکعت پڑھتے تھے۔

عن أبی سعيد الخدری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم لا صلاة بعد العصر حتى تغرب الشمس ولا صلاة بعد صلاة الفجر حتى تطلع الشمس ۔(صحیح بخاری،باب لا یتحری الصلاة قبل المغرب)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی نماز نہیں عصر (کی نماز) کے بعد حتیٰ کہ سورج غروب ہو جائے اور کوئی نماز نہیں فجر کی نماز کے بعد حتیٰ کہ سورج طلوع ہو جائے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(صحیح ابن خزیمه،باب النهی عن التطوع نصف النهار حتى تزول)(صحیح بخاری،باب الصلاة بعد الفجر حتى ترفع الشمس)(صحیح مسلم،باب الأوقات التی نهی عن الصلاة فيها)(سنن الكبرىٰ للبيهقی،باب النهی عن الصلاة بعد الفجر حتى تطلع الشمس)(مصنف ابن أبی شيبه، باب من قال لا صلاة بعد الفجر)(مصنف عبد الرزاق،باب الساعة التی يكره فيها الصلاة) (مسند احمد برقم الحديث ١١٩٠١)(مسند احمد برقم الحديث ١١٩٠٠)(مسند احمد برقم الحديث ١١٦٣٠)

عن معاذ القرشی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم لا صلاة بعد صلاتين بعد الغداة حتى تطلع الشمس و بعد العصر حتى تغروب الشمس ۔(مصنف ابن أبی شيبه،باب من قال لا صلاة بعد الفجر)

حضرت معاذ قرشی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں، صبح کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال سمعت غیر واحد من أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم منہم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ وکان أحبہم الی أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہی عن الصلاۃ بعد الفجر حتی تطلع الشمس وبعد العصر حتی تغرب الشمس۔

(صحیح بخاری، باب الصلاۃ بعد الفجر حتی ترفع الشمس)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ایک سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان کیا جس میں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ہیں کہ ان سب سے میرے نزدیک اچھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں حتی کہ سورج طلوع ہو جائے اور نہ عصر کے بعد کوئی نماز ہوتی ہے حتی کہ سورج غروب ہو جائے۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(صحیح مسلم، باب الأوقات التی نہی عن الصلاۃ فیہا)(سنن دارمی، باب أی ساعۃ تکرہ فیہا الصلاۃ)(سنن الکبریٰ للبیہقی، باب النہی عن الصلاۃ بعد الفجر حتی تطلع الشمس)(مصنف ابن أبی شیبہ، باب من قال لا صلاۃ بعد الفجر)

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عن صلاتین عن صلاۃ بعد طلوع الفجر حتی تطلع الشمس وتطلع بین قرنی الشیطان وعن صلاۃ بعد العصر حتی تغیب الشمس۔

(مصنف ابن أبی شیبہ، باب من قال لا صلاۃ بعد الفجر)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو نمازوں کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا طلوع فجر کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے اور عصر کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہی عن صلاتین عن صلاۃ بعد الصبح حتی تطلع الشمس وعن صلاۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس۔ (مصنف ابن أبی شیبہ، باب من قال لا صلاۃ بعد الفجر)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو نمازوں کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا صبح کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے اور عصر کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا فقلت فأشہد لسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول لا صلاۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس ولا بعد صلاۃ الفجر حتی تطلع الشمس، فرسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یفعل ما أمر ونحن نفعل ما أمرنا۔ (مصنف عبد الرزاق، باب الساعۃ التی یکرہ فیہا الصلاۃ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور فجر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے (پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا) رسول اللہ ﷺ ایسے ہی کرتے اور ہمیں بھی اسی کا حکم دیا۔

عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم استند الی بیت فوعظ الناس وذکرھم قال لا یصلی أحد بعد العصر حتی اللیل ولا بعد الصبح حتی تطلوع الشمس۔ (مسند احمد رقم الحدیث ۶۲۶۷)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ بیت اللہ سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور لوگوں کو وعظ فرماتے ہوئے فرمایا کہ تم میں سے کوئی نمازِ عصر کے بعد رات تک اور صبح کے بعد طلوع آفتاب تک نماز نہ پڑھے۔

عن عبداللہ بن عمرو بن شعیب عن أبیہ عن جدہ أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نہی عنصلاۃ بعد العصر حتی تغرب الشمس وعن صلاۃ بعد الصبح حتی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تطلع الشمس۔ (مصنف ابن أبی شیبه باب من قال لا صلاۃ بعد الفجر)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن شعیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا نماز سے عصر (کی نماز) کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک۔

عن سمرۃ بن جندب أن رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم قال لا تصلوا أو قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم أن یصلی بعد صلاۃ الصبح حتی تطلع الشمس فانها تطلع علی قرن أو بین قرنی شیطان۔

(مصنف ابن أبی شیبه باب من قال لا صلاۃ بعد الفجر)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز نہ پڑھو یا رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ نمازِ فجر کے بعد نماز پڑھی جائے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے۔

عن عمرو بن عبسة رضی اللہ عنه قال قلت یا رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم هل ساعة أقرب الی اللہ من ساعة؛ فقال نعم جوف اللیل فصل ما بدالك حتی تصلی الصبح ثم أنهه حتی تطلع الشمس۔

(مصنف ابن أبی شیبه باب من قال لا صلاۃ بعد الفجر)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سی گھڑی اللہ کے ہاں زیادہ قرب والی ہے؟ رات کی نماز یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھ لو پھر نماز سے رک جاؤ سورج طلوع ہونے تک۔

عن عمرو بن عبسة السلمی رضی اللہ عنه قال.... رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم قال صل صلاۃ الصبح ثم اقصر عن الصلاۃ حتی تطلع الشمس۔

(سنن الکبریٰ للبیهقی باب ذکر الخبر الذی یجمع النهی عن الصلاۃ فی جمیع هذه الساعات)

حضرت عمرو بن عبسہ السلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صبح کی نماز پڑھو اس کے بعد سورج طلوع ہونے تک نماز سے رک جاؤ۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن أبي العالية قال لا صلاة بعد العصر حتى تغيب الشمس وبعد الصبح حتى تطلع الشمس قال وكان عمر رضي الله عنه يضرب على ذلك۔

(مصنف ابن أبي شيبه باب من قال لا صلاة بعد الفجر)

حضرت ابو العالیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کوئی نماز نہیں عصر کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور صبح کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جو ایسا نہ کرتا اُسے سزا دیتے۔

جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا فیصلہ:

امام ترمذی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

وهو قول أكثر الفقهاء من أصحاب النبي صلى الله عليه واله وسلم ومن بعدهم أنهم كرهوا الصلاة بعد صلاة الصبح حتى تطلع الشمس۔

(سنن ترمذي باب كرة في الصلاة بعد العصر والفجر)

اور نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اکثر فقہاءِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی قول ہے کہ فجر کے بعد طلوع آفتاب تک نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

فجر کی دو رکعت سنتوں کو فجر کی فرض نماز کے ساتھ قضاء کرنا چاہیے:

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال عرسنا مع النبي صلى الله عليه واله وسلم فلم نستيقظ حتى طلعت الشمس فقال النبي صلى الله عليه واله وسلم ليأخذ كل رجل برأس راحلته فإن هذا منزل حضرنا فيه الشيطان قال ففعلنا ثم دعا بالماء فتوضأ ثم سجد سجدتين ثم أقيمت الصلاة فصلى الغداة۔

(صحيح مسلم باب قضاء الصلاة الفائتة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ رات کے آخری حصہ میں پڑاؤ کیا تو ہم بیدار نہ ہوئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص اپنی اُونٹنی کی لگام پکڑ لے، بلاشبہ اس جگہ میں ہمارے پاس شیطان حاضر ہو گیا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہے (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے) فرمایا ہم نے ایسا ہی کیا، پھر آپ ﷺ نے پانی منگا کر وضو فرمایا، پھر دو رکعتیں ادا فرمائیں، پھر جماعت کھڑی کی اور صبح کی نماز ادا کی۔

عن نافع بن جبير عن أبيه أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال فى سفر له من يكلؤنا الليلة لا يرقد عن الصلاة عن صلاة الصبح قال بلال رضى الله عنه أنا فاستقبل مطلع الشمس وضرب على أذانهم حتى أيقظهم حر الشمس فقاموا فقال توضئوا ثم أذن بلال رضى الله عنه فصلى ركعتين وصلو ركعتى الفجر ثم صلاة الفجر . (سنن نسائى باب كيف يقضى الفائت من الصلاة)

حضرت نافع بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ایک سفر میں فرمایا کہ آج کی رات کون پہرہ دے گا جو صبح کی نماز تک نہ سوئے تو حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں، انہوں نے سورج کے نکلنے کی جگہ کی طرف منہ کر دیا اور ان پر نیند طاری کر دی گئی، یہاں تک کہ انہیں سورج کی گرمی نے بیدار کیا، وہ کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا وضو کرو، پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی تو آپ ﷺ نے دو رکعت سنت فجر ادا کیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی سنتیں ادا کیں، پھر فجر کی نماز پڑھی۔

فجر کی دو سنتیں سفر میں بھی پڑھنی چاہیے:

عن عائشة رضى الله عنها قالت أما مالم يدع صحيحاً ولا فى سفر ولا حضر غائبا ولا شاهد تعنى النبى صلى الله عليه واله وسلم فر كعتان قبل الفجر .

(مصنف ابن أبى شيبه باب ركعتا الفجر تصليان فى السفر؟)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فجر کی دو سنتیں صحت و مرض، سفر و حضر، اپنے وطن میں یا اپنے وطن سے باہر کبھی نہیں چھوڑیں۔

عن أبى جعفر قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم لا يدع الركعتين بعد المغرب والركعتين قبل الفجر فى حضر ولا سفر .

(مصنف ابن أبى شيبه باب ركعتا الفجر تصليان فى السفر؟)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو جعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مغرب کے بعد کی دو سنتیں اور فجر سے پہلے کی دو سنتیں سفر و حضر میں نہ چھوڑا کرتے تھے۔

حدثنا ابن عون عن مجاهد قال سألته أكان ابن عمر رضی الله عنه يصلی ركعتی الفجر؟ قال ما رأيته يترك شيئا فی سفر ولا حضر۔

(مصنف ابن أبی شيبه باب ركعتا الفجر تصليان فی السفر؟)

حضرت ابن عون رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ کیا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فجر کی دو سنتیں چھوڑا کرتے تھے؟ اُنہوں نے فرمایا کہ یہ سنتیں میں نے انہیں کبھی سفر و حضر میں چھوڑتے نہیں دیکھا۔

پانچ نمازوں میں سنت غیر مؤکدہ رکعتوں کی تعداد:

عصر .... چار رکعت

عشاء .... چار رکعت

عن علی بن أبی طالب رضی الله عنه كان النبی صلی الله عليه واله وسلم يصلی قبل العصر أربع ركعات۔ (سنن ترمذی باب ماجاء فی الاربع قبل العصر)

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر سے پہلے چار رکعت پڑھتے تھے۔

عن عبد الله بن عمر رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه واله وسلم رحم الله امرأ صلی قبل العصر أربعاً۔ (سنن ترمذی، باب ماجاء فی الاربع قبل العصر)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جو عصر سے پہلے چار رکعات پڑھتا ہے۔

عن عائشة رضی الله عنها كان انه رسول الله صلی الله عليه واله وسلم كان يصلی قبل العشاء أربعاً۔ (الاختيار لتعليل المختار لابن المودود، ۲/۱، كتاب الصلاة)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عشاء سے پہلے چار رکعت پڑھتے تھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پانچ نمازوں میں نوافل کی رکعتوں کی تعداد:

ظہر .... دو رکعت

مغرب .... دو رکعت

عشاء .... وتر سے پہلے دو رکعت اور وتر کے بعد دو رکعت

عن أم المؤمنين أم حبيبة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من حافظ على أربع ركعات قبل الظهر وأربع بعدها حرمه الله على النار۔ (سنن ترمذی، باب آخر امن سنن الظهر)

حضرت اُم حبیبہ ؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ظہر سے پہلے چار اور ظہر کے بعد چار رکعات (دو سنت، دو نفل) پڑھیں تو اللہ تعالیٰ اس کو آگ پر حرام فرمادیں گے۔

عن عبد الله بن عمر رضی الله عنه قال من ركع بعد المغرب أربع ركعات كان كالمعقب غزوة بعد غزوة۔ (مصنف عبد الرزاق، باب الصلوة فيما بين المغرب والعشاء)

حضرت عبد اللہ بن عمر ؓ فرماتے ہیں کہ جس نے مغرب کی نماز کے بعد چار رکعتیں (دو سنت، دو نفل) پڑھیں تو وہ ایسا ہے جیسے ایک غزوہ کے بعد دوسرے غزوہ میں شریک ہونے والا۔

عن أبي معمر عبد الله بن سنجرة قال كانوا يستحبون أربع ركعات بعد المغرب۔ (مختصر قيام الليل للمروزی، باب يصلی بين المغرب والعشاء أربع ركعات)

حضرت ابو معمر عبد اللہ بن سنجرہ ؒ فرماتے ہیں کہ حضرات صحابہ کرام ؓ مغرب کے بعد چار رکعت (دو سنت، دو نفل) پڑھنے کو مستحب سمجھتے تھے۔

عن سعيد بن جبير كانوا يستحبون أربع ركعات قبل العشاء الآخرة۔

(مختصر قيام الليل للمروزی، باب يصلی بين المغرب والعشاء أربع ركعات)

حضرت سعید بن جبیر ؒ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام ؓ عشاء کی نماز سے پہلے چار رکعات (دو سنت، دو نفل) پڑھنے کو مستحب سمجھتے تھے۔

عن زرارة بن أوفى أن عائشة رضی الله عنها سئلت عن الصلوة رسول الله صلى رسول الله عليه واله وسلم في جوف الليل فقالت كان يصلی صلوة

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

العشاء فی جماعة ثم یرجع الی اهله فیرکع أربع رکعات ثم یأوی الی فراشه۔

(سنن ابو داؤد باب فی الصلوة اللیل)

حضرت زرارة بن اوفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی درمیانِ رات والی نماز کے متعلق پوچھا گیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھ کر گھر تشریف لاتے تو چار رکعتیں (دو سنت، دو نفل) پڑھتے پھر اپنے بستر پر آرام فرماتے۔

عن أبی سلمة قال سألت عائشة رضی الله عنها عن الصلوة رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فقالت کان یصلی ثلاث عشرة رکعة یصلی ثمان رکعات ثم یؤتر ثم یصلی رکعتین وهو جالس۔ (صحیح بخاری باب المداومة علی رکعتی الفجر)

حضرت ابو سلمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی (رات کی) نماز کے متعلق پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ ﷺ تیرہ رکعتیں پڑھتے تھے، پہلے آٹھ رکعت (تہجد) پڑھتے، پھر وتر پڑھتے، پھر دو رکعتیں بیٹھ کر پڑھتے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(صحیح مسلم باب صلوة اللیل والوتر) (مختصر کتاب الوتر للمروزی باب صلاة النبی ﷺ بعد الوتر)

عن أم سلمة رضی الله عنها أن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین خفیفتین وهو جالس۔ (سنن ترمذی باب ما جاء لا تران فی لیلة)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کے بعد دو مختصر رکعتیں (نفل) بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن ابن ماجه باب ما جاء فی الرکعتین بعد الوتر جالساً) (سنن دار قطنی باب فی الرکعتین بعد الوتر) (مختصر کتاب الوتر للمروزی باب صلاة النبی ﷺ بعد الوتر) (مسند احمد رقم الحدیث ۲۵۳۲۲)

عن أبی أمامة رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه واله وسلم کان یصلیهما بعد الوتر وهو جالس یقرأ فیهما اذا زلزلت الارض وقل یا ایها الکافرون۔

(مسند احمد رقم الحدیث ۲۲۲۳۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ وتر کے بعد دو رکعت (نفل) بیٹھ کر پڑھا کرتے جس کی پہلی رکعت میں (سورۃ زلزلہ) اور دوسری رکعت میں (سورۃ الکافرون) پڑھتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن طحاوی، باب التطوع بعد الوتر) (مختصر کتاب الوتر للمروزی، باب صلاۃ النبی ﷺ بعد الوتر)

عن ثوبان رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه واله وسلم قال ان هذا السهر جهد وثقل فاذا أوتر أحدكم فليركع ركعتين فان قام من الليل والا كانتا له.

(سنن دارمی، باب فی الركعتين بعد الوتر)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بلاشبہ یہ رات کا جاگنا محنت و مشقت ہے، پس جب تم میں سے کوئی وتر پڑھ لے تو دو رکعتیں پڑھے، پھر اگر وہ رات کو اُٹھ بیٹھا (تو تہجد پڑھ لے) ورنہ یہ دو رکعتیں اس کے لئے (تہجد) ہو جائیں گی۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن طحاوی، باب باب التطوع بعد الوتر) (سنن دارقطنی، باب فی الركعتين بعد الوتر)

مغرب کی نماز سے پہلے دو نفل پڑھنا مسنون نہیں:

عن طاؤس قال سئل ابن عمر رضی الله عنه عن الركعتين قبل المغرب فقال مارأيت احدا على عهد رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فليصلهما۔

(سنن ابو داؤد، باب الصلوة قبل المغرب)

طاؤس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نمازِ مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے دور میں کسی کو نہیں دیکھا کہ یہ دو رکعتیں پڑھتا ہو۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن الكبرى، باب من جعل قبل صلوة المغرب ركعتين) (مسند عبد بن حميد رقم الحديث ۸۰۲)

عن جابر رضی الله عنه قال طفنا فی نساء رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فسألنا هن هل رأيتن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یصلی هاتین

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الركعتين قبل المغرب حين يؤذن المؤذن؟ فقلن لا، غير أم سلمة رضي الله عنها قالت صلاها عندي حين أذن بلال رضي الله عنه للمغرب فقلت يا نبي الله ما هذا الصلاة؟ هل حديث شئ؟ قال لا ولكن كنت أصليهما ركعتين قبل العصر فنسيتهما فصليتهما الآن۔ (مسند الشاميين للطبراني، رقم الحديث ۲۱۱۰)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی سب ازواجِ مطہرات کے پاس گئے تا کہ معلوم کریں کہ کیا رسول اللہ ﷺ مغرب سے پہلے جب مؤذن اذان کہتا ہے دو رکعتیں پڑھتے دیکھا ہے؟ تو اُنہوں نے جواب فرمایا کہ نہیں، البتہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک مرتبہ میرے پاس دو رکعتیں پڑھیں، جبکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مغرب کی اذان دی تو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ نماز کونسی تھی؟ کیا کسی نئی نماز کا حکم آیا ہے؟ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں، البتہ میں عصر سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرتا ہوں، تو میں ان کو بھول گیا تھا تو میں نے ان کو اب پڑھا ہے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مسند عبد حمید، رقم الحدیث ۸۰۲)(البدر المنیر لابن ملقن، باب صلاۃ التطوع، حدیث السابع)

عن عبدالله بن بريدة عن أبيه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم أن عند كل اذانين ركعتين ما خلا صلاة المغرب۔

(سنن دار قطني، باب الحث على الركوع بين الاذانين في كل صلاة والركعتين قبل المغرب)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک ہر دو اذانوں (یعنی اذان واقامت) کے مابین دو رکعتیں ہیں سوائے مغرب کی نماز کے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(شرح مشكل الآثار للطحاوي، رقم الحديث ۵۴۹۳)(مسند البزار، رقم الحديث ۴۴۲۲)(المعجم الأوسط للطبراني، رقم الحديث ۸۳۲۸)

وضاحت: مذکورہ (حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی شرح میں) علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث فرماتے ہیں کہ:

بين كل اذانين صلاة الا المغرب فانه ليس بين اذانها واقامتها صلاة بل

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یندب المبادرة الی المغرب فی اول وقتها فلو استمرت المواظبة علی الاشتغال بغیرها کان ذالك ذریعة الی مخالفة ادراك أول وقتها۔

(فیض القدیر للمناوی،باب حرف الباء الموحدة تحت رقم الحدیث ۳۱۶۹)

ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے سوائے مغرب کے، پس مغرب کی اذان و اقامت کے درمیان نماز نہیں ہے بلکہ افضل و مستحب مغرب کو اول وقت میں جلدی ادا کرنا ہے، لہٰذا اگر مغرب کی نماز جلدی ادا کرنے کی بجائے کسی اور چیز میں مشغولی کا معمول بنایا جائے گا تو یہ مغرب کو اول وقت میں ادا کرنے کی مخالفت کا باعث ہوگا۔

عن حماد بن أبی سلیمان أنه سأل ابراھیم النخعی عن الصلاة قبل المغرب قال فنهاه وقال ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم وأبا بکر وعمر رضی الله عنهم لم یکونوا یصلونها۔ (کتاب الآثار للامام محمد،باب مایعاد من الصلوة وما یکره منها)

حماد بن ابی سلیمان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے مغرب سے پہلے دو رکعتوں کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے اسے ان سے منع کر دیا اور فرمایا کہ بلاشبہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں نہ رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے، ابوبکر رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے، نہ عمر رضی اللہ عنہ پڑھتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف عبد الرزاق،باب الرکعتین قبل المغرب)(سنن الکبری للبیهقی،باب من جعل قبل صلاة المغرب رکعتین)(المحلی بالآثار،مسألة منع قوم من التطوع بعد غروب الشمس وقبل صلاة المغرب)(کنز العمال،رقم الحدیث ۲۱۸۱۴)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا تحقیقی فیصلہ:

لم یستحبها ابو بکر وعمر وعثمان وعلی رضی الله عنهم وآخرون من الصحابة ومالك واکثر الفقهاء۔ (شرح مسلم للنووی ۶/۱۲۳،طبع دار احیاء التراث العربی بیروت)

اور ان دو رکعتوں (یعنی مغرب کی جماعت کے پہلے دو رکعت) کو نہیں مستحب جانا، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اور نہ کئی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے اور نہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر فقہاء کرام رحمہم اللہ بھی اس کو مستحب نہیں سمجھتے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نفل نمازیں

نمازِ تہجد:

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا. (سورۃ الفرقان،آیت ۶۴)

رحمن کے (سچے) بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب بے علم لوگ ان سے باتیں کرنے لگتے ہیں تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ سلام ہے، اور جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزار دیتے ہیں۔

عن أبي هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم أفضل الصیام بعد رمضان شهر الله المحرم وافضل الصلوٰة بعد الفریضة صلوٰة اللیل۔ (صحیح مسلم باب فضل صوم المحرم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کے بعد سب سے افضل روزے ماہِ محرم کے ہیں اور فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل رات کی نماز (نمازِ تہجد) ہے۔

عن أبي سعید امامة الباهلی رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال علیکم بقیام اللیل فانه دأب الصالحین قبلکم وهو قربة لکم الی ربکم ومکفرة للسیأت ومنها للإثم۔ (سنن الکبریٰ للبیهقی باب الترغیب فی قیام اللیل)

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تہجد کا اہتمام کیا کرو کیونکہ یہ نیک لوگوں کا شیوہ ہے، قربِ الٰہی کا سبب ہے، خطاؤں کو مٹانے والا ہے اور گناہوں سے روکنے کا ذریعہ ہے۔

نمازِ اشراق:

عن معاذ بن أنس الجهنی رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال من قعد فی مصلاہ حین ینصرف من صلوٰة الصبح حتی یسبح رکعتی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الضحی لا یقول الا خیرا خیرا غفر له خطایاه وان کانت أکثر من زبد البحر۔

(سنن ابوداؤد باب صلوٰۃ الضحی)

حضرت معاذ بن انس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص فجر کی نماز سے فارغ ہو کر اسی جگہ بیٹھا رہتا ہے اور خیر کے علاوہ کوئی بات نہیں کرتا پھر دو رکعت اشراق کی نماز پڑھتا ہے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہی ہوں۔

عن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم من صلی الغداة فی جماعة ثم قعد یذکر الله حتی تطلع الشمس ثم صلی رکعتین کانت له کأجر حجة وعمرة قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم تامة تامة تامة۔

(سنن ترمذی باب ذکر ما یستحب من الجلوس فی المسجد بعد صلاة الصبح حتی تطلع الشمس)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے جماعت کے ساتھ فجر کی نماز پڑھی، پھر بیٹھ کر سورج طلوع ہونے تک اللہ کا ذکر کرتا رہا، پھر اس نے دو رکعتیں پڑھیں، تو اس کو ایک حج اور عمرہ کا اجر حاصل ہوگا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پورا، پورا، پورا (حج وعمرہ کا اجر) حاصل ہوگا۔

نمازِ چاشت:

عن أبی ذر رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه واله وسلم قال یصبح علی کل سلامی من أحد کم صدقة فکل تسبیحة صدقة وکل تحمیدة صدقة وکل تهلیلة صدقة وکل تکبیرة صدقة وأمر بالمعروف صدقة ونهی عن المنکر صدقة ویجزی من ذلك رکعتان یرکعهما من الضحی۔ (صحیح مسلم باب استحباب صلوٰۃ الضحی)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر صحیح سالم جوڑ یا ہڈی کے عوض ہر روز صبح تم پر صدقہ واجب ہے، سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، الحمد للہ کہنا صدقہ ہے، لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے، نیکی کا حکم صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے اور ان سب کے لیے وہ دو رکعتیں کافی ہو جاتی ہیں جنہیں کوئی چاشت کے وقت پڑھتا ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نمازِ اوابین:

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من صلى بعد المغرب ست ركعات لم يتكلم فيما بينهن بسوء عدلن له بعبادة ثنتي عشرة سنة۔ (سنن ترمذی باب ماجاء فضل التطوع ست ركعات بعد المغرب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت نماز پڑھی اور ان کے درمیان اس نے کوئی بُری بات زبان سے نہیں نکالی تو اس کو بارہ سال کی عبادت کے برابر ثواب ملے گا۔

تحیۃ الوضو:

عن عقبة بن عامر الجهني رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه واله وسلم من توضأ فأحسن الوضوء ثم صلى ركعتين يقبل عليهما بقلبه ووجهه وجبت له الجنة۔ (سنن نسائی باب ثواب من احسن الوضوء ثم صلى ركعتين)

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت نماز پڑھے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

تحیۃ المسجد:

عن أبي قتادة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه واله وسلم اذا دخل أحدكم المسجد فلا يجلس حتى يصلي ركعتين۔ (صحیح مسلم باب استحباب تحية المسجد)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی آدمی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز ادا کرے۔

نوٹ: اگر کوئی شخص ایسے وقت میں مسجد میں داخل ہوا کہ جس میں نماز پڑھنا مکروہ ہے تو ایسے وقت اسے چاہیے کہ تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو نہ پڑھے۔

صلوٰۃ شکر:

عن عبد الله بن أبي اوفى رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صلى يوم بشر برأس جهل ركعتين. (سنن ابن ماجہ باب صلوۃ شکر و سجدۃ)

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب ابوجہل کا سر لانے کی خوشخبری دی گئی تو آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں۔

صلوۃ الحاجت:

عن عبد الله بن أبي أوفى رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من كانت له الى الله حاجة أو الى أحد من بني أدم فليتوضأ وليحسن الوضوء ثم ليصل ركعتين ثم ليثن على الله وليصل على النبي صلى الله عليه واله وسلم ثم ليقل "لا اله الا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين أسالك موجبات رحمتك وعزائم مغفرتك والغنيمة من كل بر والسلامة من كل اثم لا تدع لي ذنبا الا غفرته ولا هما الا فرجة ولا حاجة هي لك رضاً الا قضيتها يا أرحم الراحمين".

(سنن ترمذی باب ما جاء فی صلوۃ الحاجۃ)(سنن ابن ماجہ باب ما جاء فی صلاۃ الحاجۃ)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی کو اللہ تعالیٰ کی طرف کوئی حاجت ہو یا لوگوں میں سے کسی سے کوئی کام ہو تو اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعت نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ کی تعریف اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجے اور پھر یہ دُعا پڑھے: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو چشم پوشی اور بخشش کرنے والا ہے اور عرشِ عظیم کا مالک ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام عالم کا رب ہے، اے اللہ! میں تجھ سے وہ چیزیں مانگتا ہوں جن پر تیری رحمت ہوتی ہے اور تیری بخشش کا سبب ہوتی ہیں اور میں ہر نیکی میں سے اپنا حصہ مانگتا ہوں اور ہر گناہ سے سلامتی طلب کرتا ہوں، اے اللہ! میرے گناہ بخشے بغیر، میرے غم کو دور کئے بغیر، میری کسی حاجت کو جو تیرے نزدیک پسندیدہ ہو، پورا کئے بغیر نہ چھوڑنا، اے رحم کرنے والوں سے بہت زیادہ رحم فرمانے والے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نمازِ استخارہ:

عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ فی الأمور کلھا کما یعلمنا السورۃ من القرآن یقول اذا ھم أحدکم بالأمر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل "أللھم انی أستخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک وأسالک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا أقدر وتعلم ولا أعلم وانت علام الغیوب أللھم ان کنت تعلم أن ھذا الأمر خیرلی فی دینی ومعیشتی وعاقبۃ أمری أوقال فی عاجل أمری واجلہ فیسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم أن ھذا الأمر شرلی فی دینی ومعیشتی وعاقبۃ أمری أوقال فی عاجل أمری واجلہ فاصرفہ عنی وأصرفنی عنہ واقدرلی الخیر حیث کان ثم أرضی بہ قال ویسمی حاجتہ.

(سنن ترمذی، باب ماجاء فی صلوۃ الاستخارۃ)(صحیح بخاری، باب ماجاء فی التطوع مثنی)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ ہر کام میں اِستخارہ اس طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن سکھاتے تھے (آپ ﷺ) فرماتے کہ تم میں سے کوئی کسی کام کا اِرادہ کرے تو دو رکعت نماز نفل پڑھے پھر یہ دُعا پڑھے اور اپنی حاجت کا نام لے (یعنی لفظ ہذا الامر کی جگہ اپنی حاجت کا نام لے) اے اللہ! میں تیرے علم کے وسیلے سے تجھ سے بھلائی اور تیری قدرت کے وسیلے سے تجھ سے قدرت مانگتا ہوں اور تیرے فضل عظیم کا طلبگار ہوں، تو ہر چیز پر قادر ہے اور میں کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا، تو ہر چیز کو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، تو تو پوشیدہ چیزوں کو بھی جانتا ہے، اے اللہ! اگر یہ مقصد میرے لئے، میرے دین، دُنیا، آخرت، زندگی یا فرمایا اس جہاں میں اور آخرت کے جہاں میں بہتر ہے تو اسے میرے لئے مہیاء فرما دے اور اگر تو اسے میرے دین، میری زندگی اور آخرت یا فرمایا اس جہاں یا اُس جہاں کے لئے برا سمجھتا ہے تو مجھے اس سے اور اسے مجھ سے دُور کر دے اور میرے لئے جس میں بھلائی ہو وہ مہیاء فرما، پھر اس سے مجھے راضی کر۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صلوٰۃ التسبیح:

عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال لعباس بن عبد المطلب: یا عباس یا عماہ ألا أعطیك الا امنحك الا احبوك الا افعل بك عشر خصال اذا فعلت ذلك غفر اللہ لك ذنبك أولہ وآخرہ، قدیمہ وحدیثہ، خطأہ وعمدہ، صغیرہ و کبیرہ، سرہ وعلانیتہ، عشر خصال: أن تصلی أربع رکعات تقرأ فی کل رکعة فاتحة الکتاب وسورة، فاذا فرغت من القرائة فی أول رکعة وأنت قائم قلت: "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر، خمسہ عشر مرة ثم ترکع فتقولها وأنت راکع عشراً، ثم ترفع رأسك من الرکوع فتقولها عشراً، ثم تهوی ساجداً فتقولها وانت ساجد عشراً ثم ترفع رأسك من السجود فتقولها عشراً ثم تسجد فتقولها عشراً ثم ترفع رأسك فتقولها عشراً، فذلك خمس و سبعون فی کل رکعة، تفعل ذلك فی أربع رکعات، ان استطعت أن تصلیها فی کل یوم مرة فافعل، فان لم تفعل ففی کل جمعة مرة، فان لم تفعل ففی کل شهر مرة، فان لم تفعل ففی کل سنة مرة، فان لم تفعل ففی عمرك مرة۔ (سنن ترمذی، باب ماجاء فی صلوٰۃ التسبیح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے میرے چچا! کیا میں تمہیں ایک تحفہ، ایک انعام اور ایک بھلائی یعنی دس خصلتیں نہ بتاؤں کہ اگر آپ ان پر عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے سارے گناہ پہلے اور بعد کے، نئے اور پرانے، دانستہ اور نادانستہ، چھوٹے اور بڑے، پوشیدہ اور ظاہر سب معاف فرما دے، وہ دس خصلتیں یہ ہیں کہ آپ چار رکعت نماز ادا کریں، ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور ایک دوسری سورۃ پڑھیں، جب آپ پہلی رکعت میں قرأۃ سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھیں "سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر" پھر رکوع کریں (سبحان ربی العظیم) کہنے کے بعد رکوع ہی میں دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھیں، پھر رکوع سے سر اُٹھائیں اور (کلمات قومہ کے بعد) دس مرتبہ پڑھیں، اس کے بعد سجدہ کریں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(سبحان ربی الاعلی کے بعد) دس مرتبہ پھر وہی تسبیح پڑھیں، پھر سجدہ سے اُٹھ کر دس مرتبہ وہی تسبیح پڑھیں، پھر دوسرے سجدہ میں جا کر (سبحان ربی الاعلی کہنے کے بعد) دس مرتبہ تسبیح پڑھیں، پھر سجدہ سے سر اُٹھائیں اور دس مرتبہ تسبیح پڑھیں، اس طرح ایک رکعت میں تسبیحات کی کل تعداد پچھتر (۷۵) ہوگی، چاروں رکعتوں میں آپ یہی عمل دُہرائیں، اے میرے چچا! اگر آپ ہر روز ایک مرتبہ نمازِ تسبیح پڑھ سکتے ہیں تو پڑھیں، اگر روزانہ پڑھ سکیں تو جمعہ کو ایک بار پڑھیں، اگر ہفتہ میں بھی نہ پڑھ سکیں تو پھر ہر مہینہ میں ایک مرتبہ پڑھیں، اگر مہینے میں بھی نہ پڑھ سکیں تو ہر سال میں ایک بار پڑھیں، اگر سال میں بھی نہ پڑھ سکیں تو ساری زندگی میں ایک بار پڑھ لیں۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن ابوداؤد، باب صلوٰۃ التسبیح)(القرأۃ خلف الامام للبخاری، باب هل یقرأ بأكثر من فاتحة الكتاب خلف الامام)(مصنف عبد الرزاق، كتاب الصلاة، باب الصلاة التی تكفر)(شعب الایمان للبیهقی، رقم الحدیث ۲۸۱۶)(سنن ابن ماجه، رقم الحدیث ۱۳۸۷)(صحیح ابن خزیمه، رقم الحدیث ۱۲۱۶)

فائدہ: علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے "الاعمال المکفرۃ" میں لکھا ہے کہ تعددِ طرق کی بناء پر یہ حدیث حسن لغیرہ بن گئی ہے، اس کے علاوہ یہ مؤید بالتعامل بھی ہے، لہٰذا صلاۃ التسبیح کو بدعت یا خلافِ سنت کہنا یا اس کی فضیلت کا اِنکار درست نہیں۔

(درسِ ترمذی ۲/۲۵۰، طبع دار الکتاب دیوبند)

علامہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے مسند فردوس میں فرمایا ہے کہ:

صلاة التسبيح أشهر الصلوات وأصحها اسناداً۔ (عون المعبود، رقم الحدیث ۶۱۴)

صلاۃ التسبیح بہت مشہور نماز ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

قد رأى ابن المبارك وغيره من أهل العلم صلاة التسبيح وذكروا الفضل فيها۔ (سنن ترمذی، رقم الحدیث ۴۸۱)

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور اہلِ علم صلاۃ التسبیح کا اہتمام فرماتے تھے اور یہ حضرات

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اس (یعنی صلوٰۃ التسبیح) کی فضیلت کے قائل ہیں۔
امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

كان عبدالله بن مبارك يصليها وتداولها الصالحون بعضهم عن بعض وفيه تقوية للحديث المرفوع. (عون المعبود رقم الحديث ١٢٩٧، طبع بيت الأفكار الدولية)

حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمہ اللہ اور دیگر بعض صلحاء اس نماز کو پڑھتے اور اس کا اہتمام فرماتے تھے، صلحاء کا اس طرح اہتمام حدیث مرفوع کو تقویت پہنچاتا ہے۔

صلوٰۃ التوبہ:

توبہ واستغفار کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دُعا مانگے۔

عن أبي بكر رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يقول ما من عبد يذنب ذنبا فيحسن الطهور ثم يقوم فيصلي ركعتين ثم يستغفر الله الا غفر الله له ثم قرأ هذه الآية "والذين اذا فعلوا فاحشة أو ظلموا أنفسهم ذكروا الله فاستغفروا لذنوبهم. (سنن ابو داؤد، باب في الاستغفار)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص سے کوئی گناہ ہو جائے پھر وہ اچھی طرح وضو کرے اور اُٹھ کر دو رکعت نماز پڑھے، پھر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف فرما دیتے ہیں اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "والذين اذا فعلوا فاحشة أو ظلموا أنفسهم ذكروا الله فاستغفروا لذنوبهم" اور وہ بندے (جن کا حال یہ ہے) کہ جب ان سے کوئی گناہ ہو جاتا ہے یا کوئی برا کام کر کے اپنے اُوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو جلد ہی انہیں اللہ تعالیٰ یاد آ جاتے ہیں، پھر وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کے طالب ہوتے ہیں اور بات یہ بھی ہے کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے؟ اور برے کام پر وہ اَڑتے نہیں اور یقین رکھتے ہیں (کہ اللہ تعالیٰ توبہ سے گناہ معاف فرما دیتے ہیں)۔

نمازِ استسقاء:

عن عباد بن تميم عن عمه رضي الله عنه قال خرج النبي صلى الله عليه واله

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وسلم الی المصلی فاستقی واستقبل القبلۃ وقلب ردائہ وصلی رکعتین۔

(صحیح مسلم، باب صلوۃ الاستسقاء)

حضرت عباد بن تمیم اپنے چچا رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مصلیٰ (عیدگاہ) کی طرف تشریف لائے اور بارش کی دُعا مانگی، قبلہ رُخ ہوئے اپنی چادر کا رُخ بدلا اور دو رکعت نماز پڑھی۔

صلوۃ الخسوف وصلوۃ الکسوف:

عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت خسفت الشمس فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم......فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (بعد الصلوۃ) ان الشمس و القمر من آیات اللہ وانہما لا ینخسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رائیتموھما فکبروا وادعو وصلوا و تصدقوا۔ (صحیح مسلم، باب صلوۃ الکسوف)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں سورج گرہن ہوا، نماز سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی دو نشانیاں ہیں یہ دونوں کسی کے مرنے یا پیدا ہونے سے گرہن نہیں ہوتے، چنانچہ اے لوگو! جب تم کو یہ موقع (یعنی سورج یا چاند گرہن) پیش آئے تو اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول ہو جاؤ، دُعا کرو، تکبیر و تہلیل کرو، نماز پڑھو اور صدقہ و خیرات ادا کرو۔

حج یا عمرہ کا احرام سے پہلے دو رکعت نفل پڑھنا:

عن أنس رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم أحرام واھل فی دبر الصلاۃ۔ (سنن دارمی، کتاب المناسك، باب فی أی وقت یستحب الاحرام)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے احرام کی چادر پہنی اور (دو رکعت نفل) نماز کے بعد تلبیہ پڑھا۔

طواف کے بعد دو رکعت نفل پڑھنا:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

من طاف بالبيت وصلى ركعتين كان كعتيق رقبة.

(سنن ابن ماجه، كتاب المناسك، باب فضل الطواف)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور دو رکعتیں پڑھیں تو اس کو غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔

سفر پر جانے سے پہلے دو رکعت نفل ادا کرنا:

عن المطعم بن المقدام رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ما خلف عبد على أهله أفضل من ركعتين يركعهما عندهم حين يريد سفراً۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب الرجل يريد السفر من كان يستحب له أن يصلي قبل خروجه)

حضرت مطعم بن مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی اپنے گھر والوں کے پاس ان دو رکعات سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑتا جو وہ سفر پر روانہ ہونے سے پہلے پڑھتا ہے۔

سفر سے واپس آکر دو رکعت نفل ادا کرنا:

عن جابر رضي الله عنه قال لما قدمنا مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال لي ياجابر هل صليت؟ قلت لا قال فصل ركعتين.

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من قال اذا قدمت من سفر فصل ركعتين)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر سے واپس آئے تو آپ ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ اے جابر! کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر دو رکعتیں پڑھ لو۔

عن أبي صالح أن عثمان رضي الله عنه كان اذا قدم من سفر صلى ركعتين.

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من قال اذا قدمت من سفر فصل ركعتين)

ابو صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب سفر سے واپس آتے تو دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نمازِ جمعہ

نمازِ جمعہ کی مسنون رکعتیں:

عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه واله وسلم قال من اغتسل ثم أتى الجمعة فصلى ما قدر له ثم أنصت حتى يفرغ الامام من خطبته ثم يصلي معه غفر له ما بينه وبين الجمعة الاخرى وفضل ثلاثة أيام۔

(صحیح مسلم، باب فضل من استمع وانصت في الخطبة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن غسل کیا، پھر مسجد میں آیا اور جتنی نماز اس کے مقدر میں تھی ادا کی، پھر خطبہ ہونے تک خاموش رہا اور امام کے ساتھ فرض نماز ادا کی، اس کے جمعہ سے جمعہ تک کے اور مزید تین دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

عن ابن عباس رضي الله عنه كان النبي صلى الله عليه واله وسلم يركع قبل الجمعة أربعاً۔ (سنن ابن ماجه، باب ما جاء في الصلاة قبل الجمعة)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ سے قبل چار رکعت ادا فرماتے تھے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه واله وسلم اذا صلى أحدكم الجمعة فليصل بعدها أربعاً۔ (صحیح مسلم، باب الصلوة بعد الجمعة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ پڑھ لے تو اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے۔

عن ابن عباس رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه واله وسلم يركع قبل الجمعة أربعا لا يفصل في شيء منهن۔ (سنن ابن ماجه، باب ما جاء في الصلاة قبل الجمعة)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے جن کے درمیان سلام نہیں پھیرتے تھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن علی رضی الله عنه کان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یصلی قبل الجمعة أربعا وبعدها أربعا یجعل التسلیم فی آخرهن رکعة۔

(المعجم الأوسط للطبرانی رقم الحدیث ۱۶۱۷)(معجم ابن الاعرابی رقم الحدیث ۸۶۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ (کی نماز) سے پہلے چار رکعت اور جمعہ (کی نماز) کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے، جن کے صرف آخر میں سلام پھیرتے تھے۔

عن أبی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اذا صلی أحدکم الجمعة فلیصل بعدها أربع رکعات۔ (مسند احمد رقم الحدیث ۱۰۴۹۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمعہ کی نماز پڑھ لے تو وہ اس کے بعد چار رکعت (سنتیں) ادا کرے۔

عن ابن مسعود رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه واله وسلم أنه کان یصلی قبل الجمعة أربعا وبعدها أربعا۔ (المعجم الأوسط للطبرانی رقم الحدیث ۳۹۵۹)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں اور جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

عن ابن عمر رضی الله عنه أنه کان یصلی قبل الجمعة أربعا لا یفصل بینهن بسلام ثم بعد الجمعة رکعتین ثم أربعا۔ (سنن طحاوی، باب التطوع باللیل والنهار کیف هو؟)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جمعہ (کی نماز) سے پہلے چار رکعتیں پڑھتے تھے ، جن کے درمیان سلام نہیں پھیرتے تھے، پھر جمعہ کے بعد دو رکعت پڑھتے ، پھر چار رکعتیں پڑھتے تھے۔

عن ابراهیم النخعی أن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه کان یصلی قبل الجمعة أربعا وبعدها أربعا لا یفصل بینهن بتسلیم۔

(سنن طحاوی، باب التطوع باللیل والنهار کیف هو؟)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں اور

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے، جن کے درمیان میں سلام نہیں پھیرتے تھے۔

عن قتادة أن ابن مسعود رضی الله عنه كان يصلي قبل الجمعة أربع ركعات وبعدها أربع ركعات قال أبو اسحاق وكان علي يصلي بعد الجمعة ست ركعات وبه يأخذ عبد الرزاق. (مصنف عبد الرزاق باب الصلاة قبل الجمعة وبعدها)

حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں اور جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے، ابواسحاق رحمہ اللہ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد چھ رکعتیں (چار سنت، دو سنت) پڑھا کرتے تھے اور عبد الرزاق رحمہ اللہ اسی کو اختیار کرتے ہیں۔

عن عبد الرحمن سلمى قال كان عبد الله يأمرنا أن نصلي قبل الجمعة أربعا و بعدها أربعا حتى جائنا علي فأمرنا أن نصلي بعدها ركعتين ثم أربعا.

(مصنف عبد الرزاق باب الصلاة قبل الجمعة وبعدها) (سنن طحاوی باب التطوع بعد الجمعة كيف هو؟)

حضرت ابوعبدالرحمن سلمی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمیں جمعہ سے پہلے چار رکعتیں اور جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھنے کا حکم فرماتے تھے، یہاں تک کہ ہمارے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو اُنہوں نے ہمیں حکم دیا کہ ہم جمعہ کے بعد دو رکعتیں اور پھر چار رکعتیں پڑھیں۔

عن ابو اسحاق أن ابن مسعود رضی الله عنه كان يصلي قبل الجمعة أربع ركعات وبعدها أربع ركعات قال أبو اسحاق وكان علي يصلي بعد الجمعة ست ركعات. (المعجم الكبير للطبراني برقم الحديث ٩٥٥٥)

حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں اور جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے، ابواسحاق رحمہ اللہ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد چھ رکعتیں (چار سنت، دو سنت) پڑھا کرتے تھے۔

عن عبد الله بن حبيب قال كان عبد الله رضی الله عنه يصلي أربعا فلما قدم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

علی رضی الله عنه صلی ستا رکعتین و أربعا۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من كان يصلي بعد الجمعة ركعتين)

حضرت عبداللہ بن حبیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد چھ رکعتیں (دو سنت، چار سنت) پڑھتے تھے۔

عن أبي عبد الرحمن عن علي رضي الله عنه أنه قال من كان مصليا بعد الجمعة فليصل ستا۔ (سنن طحاوی، باب التطوع بعد الجمعة كيف هو؟)

حضرت عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو آدمی بھی جمعہ کے بعد نماز پڑھے تو چھ رکعتیں (چار سنت، دو سنت) پڑھے۔

عن عطاء قال كان ابن عمر رضي الله عنه صلى الجمعة صلى بعدها ست ركعات ركعتين ثم أربعا۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب من كان يصلي بعد الجمعة ركعتين)

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جمعہ کی نماز پڑھنے کے بعد چھ رکعتیں (چار سنت، دو سنت) پڑھتے تھے۔

عن أبي بكر بن ابي موسى عن أبيه كان يصلي بعد الجمعة ست ركعات۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من كان يصلي بعد الجمعة ركعتين)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد چھ رکعتیں (دو سنت، چار سنت) پڑھا کرتے تھے۔

عن ابو عبيدة عن عبد الله رضي الله عنه قال كان يصلي قبل الجمعة أربعا۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب الصلاة قبل الجمعة)

حضرت ابوعبیدہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ (کی نماز) سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

عن العلاء بن المسيب عن أبيه قال كان عبد الله رضي الله عنه يصلي بعد الجمعة أربعا۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب من كان يصلي بعد الجمعة أربعا)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

عن ابراهيم كانوا يصلون قبلها أربعا۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب الصلاة قبل الجمعة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

عن ابراهيم كانوا يصلون قبلها أربعا۔ (سنن ترمذی، باب الصلاة قبل الجمعة وبعدها)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

عن ابراهيم كانوا يصلون بعدها أربعا۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من كان يصلي بعد الجمعة أربعا)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

قال النخعي كانوا يحبون أن يصلوا قبل الجمعة أربعا۔

(فتح الباري لابن رجب، باب الصلاة بعد الجمعة)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے جمعہ (کی نماز) سے پہلے چار رکعتیں پڑھنا بہت محبوب ہے۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کا بصیرت افروز فیصلہ:

عن خرشة بن الحر أن عمر رضي الله عنه كان يكره أن يصلي بعد صلاة الجمعة مثلها قال أبو جعفر فلذلك استحب أبو يوسف أن يقدم الأربع قبل الركعتين لأنهن لسن مثل الركعتين فكره أن يقدم الركعتان لأنهما مثل الجمعة۔

(سنن طحاوی، باب التطوع بعد الجمعة كيف هو؟)

حضرت خرشہ بن حر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نماز جمعہ کے بعد انہی جیسی (دو رکعت) نماز پڑھنے کو ناپسند کرتے تھے، امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسی وجہ سے امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک چار رکعات کو دو رکعت سے پہلے پڑھنا پسند فرمایا کیونکہ وہ دو کی مثل نہیں، پس دو رکعت کو مقدم کرنا مکروہ ہے اس لیے کہ وہ جمعہ کی مثل ہیں۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نمازِ تراویح

رسول اللہ ﷺ کا معمول مبارک بیس رکعت تراویح پڑھنے کا تھا:

عن ابن عباس رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم کان یصلی فی رمضان عشرین رکعة والوتر.

(مصنف ابن أبی شیبة، باب کم یصلی فی رمضان من رکعة)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں بیس رکعت تراویح اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن الکبریٰ للبیہقی، باب ماروی فی عدد رکعات قیام شهر رمضان)(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۱۲۱۰۲)(المعجم الأوسط للطبرانی، رقم الحدیث ۷۹۸)(المعجم الأوسط للطبرانی، رقم الحدیث ۵۴۴۰)(مسند عبد بن حمید، رقم الحدیث ۶۵۳)(الکامل فی ضعفاء الرجال ۱/۲۴۰، طبع دار الفکر بیروت)(أحادیث شهر رمضان لأبی الیمن بن عساکر ۱/۵۲، رقم الحدیث ۱۶)(الاستذکار لابن عبد البر، رقم الحدیث ۶۲۸۳)(جزء من حدیث النعالی، باب یصلی فی شهر رمضان عشرین رکعة والوتر)(التمهید لما فی الموطا من المعانی والأسانید ۸/۱۱۵)(خلاصة الاحکام للنووی، رقم الحدیث ۱۹۶۱)(سبل السلام، باب حجة من قال بوجوب الوتر)(المطالب العالیة لابن حجر، کتاب النوافل، باب قیام رمضان)(التلخیص الحبیر لابن حجر العسقلانی، تابع للکتاب الصلوة، رقم الحدیث ۵۴۰)(شرح صحیح البخاری لابن بطال، باب قیام الرسول ﷺ)(المجمع الزوائد، باب قیام رمضان)(فتح الباری شرح صحیح بخاری، باب فضل من قیام رمضان)(الفقه الاسلامی وأدلة، الفضل الثامن، النوافل أو صلوٰة التطوع)(سبل الهدیٰ والرشاد، جامع ابواب سیرته، الباب السادس فی صلاته)(زجاجة المصابیح، باب قیام شهر رمضان)

حدیث کی توثیق: بعض حضرات کا کہنا ہے کہ اس حدیث کا ایک راوی ابراہیم بن عثمان ابو شیبہ رحمۃ اللہ علیہ ضعیف ہیں، لیکن یہ بات واضح ہونی چاہیے کہ سب سے پہلے جس نے ابراہیم بن عثمان ابو شیبہ رحمۃ اللہ علیہ پر جرح کی ہے وہ امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جبکہ باقی تمام محدثین جنہوں نے ابو

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

شیبہ پر جرح کی ہے وہ امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کی اتباع میں کی ہے، اور ابو شیبہ رحمۃ اللہ علیہ سے کسی جرح کرنے والے کی ملاقات ثابت نہیں سوائے امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کے، لہٰذا امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کا جواب سب کی جرح کا جواب ہوگا، یاد رہے امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ابو شعبہ کو مطلقاً کذاب نہیں کہا، بلکہ صرف ایک قصہ میں ان کے بارے میں کذاب کہا ہے اسی لیے ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھا ہے کہ (و کذاب شعبہ فی قصہ) شعبہ اس قصہ میں کذاب ہیں۔

(تہذیب التہذیب ۱/۵۴۱، طبع حیدر آباد دکن)

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اُس قصہ کو یوں بیان کیا: کہ امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابو شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کو اس لیے جھٹلایا کہ اُس نے امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بیان کی کہ حضرت ابو لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جنگ صفین میں ستر اہل بدر نے شرکت کی تھی، امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اُس نے غلط بیانی کی، اور فرمایا کہ اللہ کی قسم میں نے اس کے بارے میں حاکم رحمۃ اللہ علیہ سے مذاکرہ کیا تو اُنہوں نے سوائے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کے کسی اہل بدر کو نہیں پایا جس نے جنگ صفین میں شرکت کی ہو۔ (میزان الاعتدال ۱/۱۰، طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

اس بیان سے واضح ہو گیا کہ اس واقعہ کو بیان کرنے میں بھی ابو شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی قصور نہیں کیونکہ اُنہوں نے تو یہ روایت امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ سے کی ہے، اب اگر یہ روایت غلط ہے تو اس میں قصور امام حاکم کا ہے کہ انہوں نے یہ روایت بیان کی نہ کہ ابو شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے، اور امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کا امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے بعد یہ دعویٰ کرنا کہ جنگ صفین میں حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی بدری شریک نہیں تھا درست نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ نے امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کی جرح کا یوں جواب دیا ہے: میں کہتا ہوں کہ سبحان اللہ کیا علی رضی اللہ عنہ نے جنگ صفین میں شرکت نہیں کی؟ کیا حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے شرکت نہیں کی؟ (اور دونوں اہل بدر میں سے ہیں)۔ (میزان الاعتدال ۱/۱۰۷، طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

معلوم ہوا کہ امام ذھبی رحمۃ اللہ علیہ نزدیک ابو شعبہ رحمۃ اللہ علیہ پر امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کی جرح غلط ہے۔

اسی طرح ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ تکذیب قابل قبول نہیں ہے کیونکہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جس راوی پر کذاب کی تہمت لگائی گئی ہے اُس کو اُنہوں نے طبقہ الہادیہ عشرہ میں شمار کیا ہے، لیکن ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے ابوشعبہ رحمۃ اللہ علیہ کو نہ طبقہ الہادیہ عشرہ میں شمار کیا اور نہ ہی طبقہ الثانیہ عشرہ میں شمار کیا، تو معلوم ہوا کہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ابوشعبہ رحمۃ اللہ علیہ پر کذاب کی تہمت صحیح نہیں ہے۔ (مقدمہ تقریب التهذیب ۱/۲۵، طبع حیدر آباد دکن)

امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ نے خود ابوشعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت لی ہے۔

(تهذیب الکمال ۲/۱۴۷، طبع مؤسوسة الرسالة)(تهذیب التهذیب ۱/۵۴، طبع حیدر آباد دکن)

اور امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ سے مشہور ہے کہ وہ ہمیشہ ثقہ راوی سے ہی روایت لیتے ہیں، خود اہلحدیث کے معتبر عالم مولانا عبد الراؤف سندھی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ شیخ احمد شاکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ (یعنی امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ) ثقہ راوی سے ہی روایت لیتے ہیں۔

(القول المقبول فی شرح صلاۃ الرسول بہ تخریج عبد الرؤف، صفحہ ۶۸۳)(نیل الاوطار ۱/۳۶)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اُستاذ حضرت یزد بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ (جنہوں نے عثمان ابوشیبہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا ہے) فرماتے ہیں کہ ابوشیبہ رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر اپنے زمانے میں کوئی قاضی عادل نہیں ہوا۔ (تهذیب الکمال ۲/۱۵۱، طبع مؤسوسة الرسالة)

امام یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ابراہیم بن عثمان ابوشیبہ رحمۃ اللہ علیہ کو یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے عادل نقل کیا ہے۔ (تاریخ یحییٰ بن معین ۱/۱۲۴، رقم الحدیث ۵۵۲، طبع جامعہ الازھر)

امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابوشیبہ رحمۃ اللہ علیہ کی احادیث درست ہیں۔

(تهذیب التهذیب ۱/۵۴، طبع حیدر آباد)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ابوشیبہ کو منکر الحدیث کہنا کسی وجہ سے معتبر نہیں، خود اہلحدیث کے معتبر عالم مولانا محمد علی گوندھلوی صاحب اور زبیر علی زئی صاحب لکھتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ یا کسی کا صرف ضعیف، متروک یا منکر الحدیث کہنے سے جرح مفسر (قابل قبول) نہیں ہوتی ہے۔ (خیر الکلام، صفحہ ۹۳)(رکعاتِ قیام رمضان کا تحقیقی جائزہ صفحہ ۵۶)

امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوشیبہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

(العلل الواردۃ فی الاحادیث ۲/۸۱، طبع دار طیبہ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام عبدالحسن بشہل رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۹۲ھ) نے ابوشیبہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت لیں ہیں۔

(تاریخ الواسیط،صفحہ ۱۶۱،۲۲۲،طبع مکتبۃ العلوم والحکم المدینہ المنورہ)

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ابوشیبہ کی روایت سے استدلال کیا ہے۔

(البدایہ والنہایہ ۲/۳۶۴،طبع بدار ھجر)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ نے 20 رکعت مذکورہ روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔

(البحر الرائق ۲/۸۱۱،طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

علامہ ناصر البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ابوشیبہ رحمۃ اللہ علیہ کی روایت کو صحیح کہا ہے۔

(صحیح ابن ماجہ،رقم الحدیث ۳۹۹۲،طبع ریاض)

جب یہ اس کے علاوہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی روایت دوسری سند کے ساتھ منقول ہے اور علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے بغیر سند کے اپنی کتاب (تلخیص الحبیر ۲/۵۴،رقم الحدیث ۱۴۵،طبع مؤسوسۃ قرطبہ) یہی روایت نقل فرمائی ہے۔

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

اگر بالفرض مان بھی لیا جائے کہ مذکورہ روایت ضعیف ہے تب بھی اگر کوئی ضعیف روایت اگر دوطرق سے وارد ہو تو اُسے احتجاج کرنا درست نہیں ہے اور ظاہر ہے کہ احتجاج قبول کی قسم ہے۔(تدریب الراوی ۱/۱۷۶،طبع مکتبہ الکوثر)

محدثین اور فقہاء کا عمومی قاعدہ ہے اگر حدیث کی سند میں کوئی راوی ضعیف ہو لیکن حدیث کا مضمون ایسا ہو کہ خلفائے راشدین، جماعت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین و تبع تابعین اور مذاہب اَربعہ یعنی پورا اُمت مسلمہ کا اس پر عمل لگاتار ہو (جس کو فقہاء کرام کی اصطلاح میں تعامل، اجماعِ عملی اور محدثین کی اصطلاح میں تلقی بالقبول کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں) تو وہ حدیث متواتر شمار ہوتی ہے اور وہ اپنے ثبوت کے لیے راویوں کی جانچ پڑتال کی محتاج نہیں ہوتی، لہٰذا ضعیف حدیث پر اُمت کا متواتر عمل ہو تو وہ حدیث تواتر شمار ہوگی اور اُس پر جرح کی کوئی حیثیت نہیں ہوگی، چند حوالے ملاحظہ ہوں:

امیر المومنین فی الحدیث عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے (الکفایہ للخطیب،صفحہ ۲۲۴)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام سخاوی رحمہ اللہ سے (فتح المغیث ۲/۵۳۱، طبع دار المنهاج ریاض)

امام ابو بکر الجصاص رحمہ اللہ سے (احکام القرآن ۲/۲۸، طبع دار احیاء التراث العربی بیروت)

علامہ آلوسی رحمہ اللہ سے (روح المعانی ۲/۲۵، طبع دار احیاء التراث العربی بیروت)

جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ سے (تعقیبات السیوطی، صفحہ ۹۰، طبع دار مکة المکرمة)

علامہ ابن القیم رحمہ اللہ سے (کتاب الروح صفحہ ۲۲، طبع دار علم الفوائد)

امام ابن ہمام رحمہ اللہ سے (فتح القدیر ۲/۵۶۴، طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

علامہ ابن حجر رحمہ اللہ سے (النکت ۱/۴۹۳، طبع دار الرایة)

اس حدیث کو ابراہیم بن عثمان ابوشیبہ رحمہ اللہ سے روایت کرنے والے چار محدث ہیں اور چاروں حضرات ثقہ ہیں، ملاحظہ ہو:

یزید بن ہارون رحمہ اللہ	(مصنف ابن ابی شیبہ)	(تقریب التهذیب، صفحہ ۶۳۶)
علی بن جعد رحمہ اللہ	(المعجم الکبیر طبرانی)	(سیر اعلام النبلاء للذهبی ۵/۹۲۵)
ابو نعیم فضل بن دکین رحمہ اللہ	(مسند عبد بن حمید)	(تقریب التهذیب، صفحہ ۵۶۴)
منصور بن ابی مزاحم رحمہ اللہ	(السنن الکبری للبیهقی)	(تقریب التهذیب، صفحہ ۵۷۵)

ان ثقہ و عظیم محدثین کا ابراہیم بن عثمان ابوشیبہ رحمہ اللہ سے بیس رکعت نقل کرنے میں متفق ہونا قوی تائید ہے کہ یہ حدیث ثابت اور صحیح ہے ورنہ یہ ثقہ حضرات اس طرح متفق نہ ہوتے۔

عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ قال خرج النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ذات لیلة فی رمضان فصلی بالناس أربعة وعشرون رکعة وأوتر بثلاثة۔

(تاریخ جرجان، باب حرف العین من أسمه علی، رقم الحدیث ۵۵۶، طبع عالم الکتب بیروت)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رمضان کی ایک رات (گھر سے نکلے اور آپ ﷺ نے) لوگوں کو چوبیس رکعات (چار فرض، بیس تراویح) نماز پڑھائی اور تین رکعت وتر بھی پڑھائے۔

عن جابر رضی اللہ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یصلی فی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

شهر رمضان عشرين ركعة والوتر .(جزء من حديث أبي الحسن محمد بن طلحة النعالي برقم الحديث ۳۳، طبع مخطوط نشر في برنامج جوامع الكلم المجاني التابع لموقع الشبكة الاسلامية)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان میں بیس رکعات (تراویح) اور وتر پڑھا کرتے تھے۔

توثیق: یہ حدیث حسن درجہ کی ہے کیونکہ اس کے دونوں راوی ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ کے حسن الحدیث درجہ کے راوی ہیں تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو:

(تهذيب التهذيب ۵/۵۶۴)(تاريخ بغداد ۲/۶۴)(سير اعلام النبلاء ۸/۲۳۹)(سنن دارقطني برقم الحديث ۲۷)(العبر في خبر من غبر ۱/۲۲۲)(مجمع الزوائد ۹/۳۵۵)(تذكرة الحفاظ للذهبي ۱/۲۸۴)(سير اعلام النبلاء ۷/۱۲۵)(تهذيب التهذيب ۳/۴۲۶)(تهذيب الكمال للمزي ۸/۶۲۵)(طبقات الحفاظ للسيوطي ۱/۴۰)

أنه صلى الله عليه واله وسلم صلى بالناس عشرين ركعة ليلتين فلما كان في الليلة الثالثة أجتمع الناس فلم يخرج اليهم ثم قال من الغد خشيت ان تفرض عليكم فلا تطيقوها .(تلخيص الحبير ۲/۵۴، برقم الحديث ۱۲۵، طبع مؤسسة قرطبه)

بے شک رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو دو راتیں بیس رکعت نماز تراویح پڑھائی جب تیسری رات لوگ پھر جمع ہوئے تو آپ ﷺ ان کی طرف (حجرہ مبارک سے باہر) تشریف نہیں لائے، پھر صبح آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اندیشہ ہوا کہ (نماز تراویح) تم پر فرض کر دی جائے گی لیکن تم اس کی طاقت نہ رکھو گے۔

عن عائشة رضى الله عنها و ابى هريرة رضى الله عنه كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا دخل رمضان تغير لونه و كثرت صلاته وابتهل في الدعاء و أشفق منه .(شعب الايمان للبيهقي، باب فضائل شهر رمضان برقم الحديث ۳۳۵۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رمضان کا مہینہ آتا تو آپ ﷺ کا رنگ بدل جاتا تھا اور آپ ﷺ کی نمازوں میں زیادتی ہو جاتی تھی اور دُعا میں تضرّع و زاری بڑھ جاتی تھی اور آپ ﷺ اس (کی عظمت) کی وجہ سے ڈرا کرتے تھے۔

استدلال: حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

جن روایات میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ رمضان شریف میں بنسبت دوسرے مہینوں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کے زیادہ نماز پڑھتے تھے تو اس نماز سے مراد (بیس) تراویح کی نماز ہے کہ آنحضرت ﷺ رمضان شریف میں تراویح پڑھا کرتے تھے کہ اس وقت عرف میں تراویح کی تعبیر قیام رمضان کے ساتھ کرتے تھے (کیونکہ عام مہینوں کے دنوں میں تو آپ ﷺ صرف آٹھ رکعت تہجد پڑھا کرتے تھے جبکہ رمضان میں مذکورہ تائید کے مطابق عبادت و نماز میں زیادتی فرمادیتے تھے جو کہ بیس رکعت تراویح کی بہترین دلیل ہے۔

(فتاوٰی عزیزی، صفحہ ۴۸۴، طبع ایچ ایم سعید کراچی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مسنون تراویح بیس رکعت ہی پڑھی جاتی تھی:

عن یحیٰی بن سعید أن عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ أمر رجلا یصلی بهم عشرین رکعة۔ (مصنف ابن أبی شیبة، باب کم یصلی فی رمضان من رکعة)

حضرت یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ کو) بیس رکعات (تراویح) پڑھائے۔

عن یزید بن رومان أنه قال کان الناس یقومون فی زمان عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنه فی رمضان بثلث وعشرین رکعت۔ (موطا امام مالك، باب ماجاء فی قیام رمضان)

حضرت یزید بن رومان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانے میں تیئس رکعات (بیس تراویح اور تین وتر) پڑھا کرتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن الکبریٰ للبیهقی، باب ماروی فی عدد رکعات قیام شهر رمضان) (شعب الایمان للبیهقی، رقم الحدیث ۳۲۷۰) (مختصر قیام اللیل للمروزی، باب عدد الرکعات التی یقوم بها الامام للناس فی رمضان) (معرفة السنن والأثار للبیهقی، کتاب الصلاة، باب قیام رمضان) (کتاب الصیام للفریابی، رقم الحدیث ۱۷۶) (شرح السنة للبغوی، باب قیام شهر رمضان وفضله) (فتح الباری ۴/۲۵۳، طبع دار المعرفة بیروت) (المغنی لابن قدامه، مسأله نمبر ۱۰۹۳، طبع قاهرة)

عن السائب بن یزید قال کنا ننصرف من القیام علی عهد عمر رضی اللہ عنه وقد دنا فروع الفجر وکان القیام علی عهد عمر رضی اللہ عنه ثلاثة وعشرین رکعة۔ (مصنف عبد الرزاق، باب قیام رمضان)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت سائب بن یزید رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فجر کے قریب تراویح سے فارغ ہوتے تھے اور ہم (بشمول وتر) تئیس رکعات پڑھتے تھے۔

عن السائب بن يزيد قال كانوا يقومون على عهد عمر بن الخطاب رضي الله عنه في شهر رمضان بعشرين ركعة.قال وكانوا يقرأون بالمئين وكانوا يتوكؤن على عصيهم في عهد عثمان رضي الله عنه من شدة القيام۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی،باب ماروی فی عدد رکعات قیام شہر رمضان)

حضرت سائب بن یزید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ) ماہ رمضان میں بیس رکعات (تراویح) پڑھتے تھے اور ان میں سو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں شدتِ قیام کی وجہ سے وہ اپنی لاٹھیوں سے ٹیک لگاتے تھے۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(كتاب الصيام للفريابي،رقم الحديث١٧٦)(مسند ابن الجعد،رقم الحديث٢٩٢٦)(كتاب الصيام للفريابي،باب ما روى عن النبي ﷺ)(مسند ابن الجعد،رقم الحديث٢٨٢٥)(خلاصة الاحكام للنووي،رقم الحديث١٩٦٢)(عمدة القاري،كتاب الاذان،باب صلوة الليل)(فتح الباري ،باب فضل في قيام شهر رمضان)(الكافي لابن قدامة،كتاب الصلاة)(بداية المجتهد،الباب الخامس في قيام رمضان)(معرفة السنن والآثار للبيهقي،رقم الحديث٥٤٠٩،طبع بيروت)

عن الحسن أن عمر بن الخطاب رضي الله عنه جمع الناس على أبي بن كعب رضي الله عنه في قيام رمضان فكان يصلي بهم عشرين ركعة۔ (سنن ابوداؤد،باب القنوت فی الوتر)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ کو) حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی امامت پر جمع فرمایا، وہ لوگوں کو رمضان کی راتوں میں بیس رکعت نماز تراویح پڑھاتے تھے۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(فضائل رمضان لابن ابي الدنيا،رقم الحديث٧٠،طبع دار السلف الرياض)(مختصر خلافيات للبيهقي،٢/٢٧٧،مسألة١٣١)(مسند الفاروق للامام ابن كثير ١/٢٥٢،طبع دار الفلاح التراث)(سير أعلام النبلاء للامام الذهبي،صفحه٤٠٦،طبع موسسة الرسالة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ أن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ امرہ ان یصلی باللیل فی رمضان فقال ان الناس یصومون النھار ولا یحسنون ان یقرؤا فلو قرات علیھم باللیل فقال یا امیر المؤمنین ھذا شئی لم یکن فقال قد علمت ولکنہ حسن فصلی بھم عشرین رکعۃ۔ (کنز العمال، رقم الحدیث ۲۳۴۷۱)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُنہیں حکم دیا کہ رمضان میں رات کو نماز پڑھائیں (کیونکہ) لوگ دن کو روزہ رکھتے ہیں اس لیے رات کو اچھی طرح قرأت نہیں کر سکتے، لہٰذا تم لوگوں کو نماز پڑھاؤ، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضرت اس چیز کا پہلے وجود نہیں تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جی ہاں میں جانتا ہوں، مگر یہ بہت اچھا طریقہ ہے، چنانچہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بیس رکعت تراویح پڑھائیں۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(خلاصۃ الاحکام للنووی، باب استحباب قیام رمضان، رقم الحدیث ۱۹۶۱) (الأحادیث المختارۃ رقم الحدیث ۱۱۶۱)

قال عبید بن کعب القرظی کان الناس یصلون فی زمان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فی رمضان عشرین رکعۃ یطیلون فیھا القرأۃ ویؤترون بثلاث۔

(مختصر قیام اللیل للمروزی، باب عدد الرکعات التی یقوم بھا الامام للناس فی رمضان)

حضرت عبید بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ) رمضان میں بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے جس میں لمبی قرأۃ کرتے تھے اور تین رکعت وتر پڑھا کرتے تھے۔

فاما قیام شھر رمضان فصلاۃ الی.....عشرون لانہ روی عن عمر رضی اللہ عنہ وکذلک یقومون بمکۃ ویؤترن بثلاث۔

(مختصر المزنی فی فروع الشافعیۃ، باب صلاۃ التطوع والقیام شھر رمضان)

اور رمضان میں قیام رمضان (یعنی تراویح) بیس رکعات اور تین رکعت وتر ہی پسندیدہ ہیں جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور اہل مکہ سے منقول ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

أن عمر رضی اللہ عنہ لما جمع الناس علی أبی بن کعب رضی اللہ عنہ وکان یصلی لهم عشرین رکعة۔ (المغنی لابن قدامہ، مسألہ نمبر ۱۰۹۵، طبع قاہرۃ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں (صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ) کو اس پر جمع کیا کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اُنہیں بیس رکعت تراویح پڑھائے۔

عن السائب بن یزید أن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ جمع الناس فی رمضان علی أبی بن کعب وتمیم الداری رضی اللہ عنهم علی إحدی وعشرین رکعة۔

(الاستذکار لابن عبد البر، باب ما جاء فی قیام رمضان)

حضرت سائب بن یزید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے لوگوں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ) کو حضرت ابی بن کعب اور حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں جمع کیا۔

عن یحیی بن سعید أن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ امر رجلا یصلی بهم عشرین رکعة۔ (الاستذکار لابن عبد البر، باب ما جاء فی قیام رمضان)

حضرت یحییٰ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ کو) بیس رکعات (تراویح) پڑھائے۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مسنون تراویح بیس رکعت ہی پڑھی جاتی تھی:

عن السائب بن یزید قال کانوا یقومون علی عهد عمر بن الخطاب رضی اللہ فی شهر رمضان بعشرین رکعة. قال وکانوا یقرأون بالمئین وکانوا یتوکؤن علی عصیهم فی عهد عثمان رضی اللہ عنہ من شدة القیام۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی، باب ما روی فی عدد رکعات قیام شهر رمضان)

حضرت سائب بن یزید رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ) ماہ رمضان میں بیس رکعات (تراویح) پڑھتے تھے اور ان میں سو آیات والی سورتیں پڑھتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں شدتِ قیام کی وجہ سے وہ اپنی لاٹھیوں سے ٹیک لگاتے تھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(کتاب الصیام للفریابی، رقم الحدیث ۱۷۶)(مسند ابن الجعد، رقم الحدیث ۲۹۲۶)(کتاب الصیام للفریابی، باب ما روی عن النبی ﷺ)(مسند ابن الجعد، رقم الحدیث ۲۸۲۵)(خلاصة الاحکام للنووی، رقم الحدیث ۱۹۶۲)(عمدة القاری، کتاب الاذان، باب صلوٰة اللیل)(فتح الباری، باب فضل فی قیام شهر رمضان)(الکافی لابن قدامة، کتاب الصلاة)(بدایة المجتهد، الباب الخامس فی قیام رمضان)(معرفة السنن والآثار للبیهقی، رقم الحدیث ۵۴۰۹، طبع بیروت)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مسنون تراویح بیس رکعت ہی پڑھی جاتی تھی:

حدثنی زید بن علی عن أبیه عن جده عن علی رضی الله عنه أنه أمر الذی یصلی بالناس صلاة القیام فی شهر رمضان أن یصلی بهم عشرین رکعة یسلم فی کل رکعتین ویراوح مابین کل أربع رکعات. (مسند زید بن علی، باب قیام فی شهر رمضان)

امام زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ سے وہ اپنے والد حضرت حسین رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جس امام کو رمضان میں تراویح پڑھانے کا حکم دیا اسے فرمایا کہ وہ لوگوں کو بیس رکعات پڑھائے، ہر دو رکعت کے پر سلام پھیرے، ہر چار رکعت کے بعد آرام کا اتنا وقفہ دے کہ حاجت والا فارغ ہو کر وضو کر لے اور سب سے آخر میں وتر پڑھائے۔

عن أبی عبد الرحمن السلمی عن علیٍ رضی الله عنه قال دعا القرأة فی رمضان فأمر منهم رجلا یصلی بالناس عشرین رکعة وکان علی رضی الله عنه یؤتر بهم.

(سنن الکبریٰ للبیهقی، باب ما روی فی عدد رکعات قیام شهر رمضان)

حضرت ابوعبدالرحمن سلمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رمضان میں قاریوں کو بلایا اور ان میں سے ایک شخص کو بیس رکعات (تراویح) پڑھانے کا حکم دیا اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ انہیں وتر پڑھاتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(زجاجة المصابیح، باب قیام شهر رمضان)(عمدة القاری شرح صحیح بخاری، باب تحریض النبی ﷺ علی صلاة اللیل)(تحفة الاحوذی، باب ما جاء فی قیام شهر رمضان)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن شتیر بن شکل و کان من أصحاب علی رضی اللہ عنہ أنہ کان یؤمھم فی شھر رمضان بعشرین رکعۃ ویوتر بثلاث۔

(سنن الکبریٰ للبیھقی، باب ماروی فی عدد رکعات قیام شھر رمضان)

حضرت شتیر بن شکل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے جبکہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے شاگردوں میں سے تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ رمضان میں بیس رکعات (تراویح) اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف ابن أبی شیبۃ، باب کم یصلی فی رمضان من رکعۃ)(فضائل الأوقات للبیھقی، باب ما روی فی عدد رکعات القیام فی شھر)

عن أبی الحسناء أن علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ أمر رجلا أن یصلی بالناس خمس ترویحات عشرین رکعۃ۔ (مصنف ابن أبی شیبۃ، باب کم یصلی فی رمضان من رکعۃ)

حضرت ابوالحسناء رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو رمضان میں پانچ ترویحوں بیس رکعات (تراویح) پڑھانے کا حکم دیا۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن الکبریٰ للبیھقی، باب ماروی فی عدد رکعات قیام شھر رمضان)(الشریعۃ للآجری، رقم الحدیث ۱۲۴۰، طبع دار الوطن ریاض السعودیۃ)(الابانۃ الکبری لابن بطۃ، باب ذکر أتباع علی بن طالب رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث ۸۱)(الابانۃ الکبری لابن بطۃ، باب ذکر أتباع علی بن طالب رضی اللہ عنہ، رقم الحدیث ۸۲)(کنز العمال، الباب السابع فی صلاۃ النفل، رقم الحدیث ۲۳۴۷۴)(عمدۃ القاری، باب فضل من قام رمضان)(تحفۃ الاحوذی، باب ماجاء فی قیام شھر رمضان)

عن علی رضی اللہ عنہ أنہ أمر رجلا یصلی بھم فی رمضان عشرین رکعۃ۔

(المغنی لابن قدامہ، مسألہ نمبر ۱۰۹۵، طبع قاھرۃ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو رمضان میں حکم دیا کہ وہ بیس رکعت تراویح پڑھائے۔

عن ابن الحسین عن علی رضی اللہ عنہ انہ امر رجلاً یصلی بھم فی رمضان عشرین رکعۃ۔ (الاستذکار لابن عبد البر ۵/۱۵۸، رقم الحدیث ۶۹۲۶، طبع قاھرۃ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابن حسین رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اُنہوں نے ایک شخص کو رمضان میں حکم دیا کہ وہ بیس رکعت تراویح پڑھائے۔

فائدہ: اس روایت کو نقل کرنے کے بعد علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وهذا هو الاختيار عندنا وبالله توفيقنا۔

اور یہی (بیس رکعت تراویح) پسندیدہ ہے ہمارے نزدیک بھی، اللہ کی توفیق سے۔

حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا معمول بیس رکعت تراویح پڑھانے کا تھا:

عن عبدالعزيز بن رفيع قال كان أبي بن كعب كان يصلي بالناس في رمضان بالمدينة عشرين ركعة ويوتر بثلاث۔ (مصنف ابن أبي شيبة، باب كم يصلي في رمضان من ركعة)

حضرت عبدالعزیز بن رفیع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ مدینہ میں رمضان میں بیس رکعات تراویح اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا معمول بیس رکعت تراویح پڑھنے کا تھا:

عن زيد بن وهب كان عبد الله بن مسعود رضي الله عنه يصلي بنا في شهر رمضان فينصرف وعليه ليل قال الاعمش كان يصلي عشرين ركعة ويؤتر بثلاث۔ (قيام الليل للمزوري، عدد الركعات التي يقوم بها الامام للناس في رمضان)

حضرت زید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ رمضان میں ہمیں تراویح پڑھاتے تھے اور گھر لوٹ جاتے تو ابھی رات باقی ہوتی تھی (حدیث کے راوی) حضرت الاعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ (رمضان میں) بیس رکعت تراویح اور تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔

عن اسماعيل بن عبد المالك كان سعيد بن جبير يؤمنا في شهر رمضان فكان يقرأ بالقرأتين جميعا يقرأ ليلة بقرأة بن مسعود رضي الله عنه..... فكان يصلي خمس ترويحات۔ (مصنف عبدالرزاق، باب قيام رمضان)

حضرت اسماعیل بن عبدالمالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ رمضان کے مہینے میں ہماری امامت کرواتے تھے آپ دونوں قرأتیں پڑھتے تھے ایک رات حضرت

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأۃ، آپ رحمۃ اللہ علیہ پانچ ترویحے (بیس رکعت) پڑھتے تھے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا عام معمول بیس تراویح پڑھنے کا تھا:

عن عطا بن أبي رباح ادركت الناس وهم يصلون ثلاثا وعشرين ركعة بالوتر.

(مصنف ابن أبي شيبة، باب كم يصلي في رمضان من ركعة)

حضرت عطا بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں (صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم) کو بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھتے پایا ہے۔

عن ابراهيم النخعي أن الناس كانوا يصلون خمس ترويحات في رمضان.

(كتاب الاثار للامام أبي يوسف، باب سهو، رقم الحديث ۲۱۱)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگ (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین وتابعین رحمۃ اللہ علیہم) رمضان میں پانچ ترویحے (بیس رکعت) پڑھتے تھے۔

عن الحسن كانوا يصلون عشرين ركعة.

(فضائل رمضان لابن ابي الدنيا، باب القيام في شهر رمضان، رقم الحديث ۵۳)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین وتابعین رحمۃ اللہ علیہم) تراویح کی بیس رکعات پڑھا کرتے تھے۔

فائدہ: علامہ ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

والمعروف القيام بعشرين ركعة في رمضان عن عمر و علي رضي الله عنهم وقال عطاء أدركت الناس يصلون ثلاثة وعشرين ركعة الوتر منها ثلاث.

(شرح البخاري لابن بطال، باب قيام الرسول ﷺ بالليل في رمضان وغيره)

بیس رکعت تراویح کا ثبوت حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم سے بھی ہے، عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں کو تیئس رکعات پڑھتے ہوئے پایا ہے، ان میں بیس رکعت وتر بھی شامل ہیں۔

عن عطاء بن ابي رباح كانوا يصلون في شهر رمضان عشرين ركعة والوتر ثلاثا.

(فضائل رمضان لابن ابي الدنيا، رقم الحديث ۴۳، صفحه ۸۰، طبع دار السلف رياض)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم) رمضان میں تراویح کی بیس رکعت اور تین وتر پڑھا کرتے تھے۔

تابعین وتبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم کا عام معمول بیس تراویح پڑھنے کا تھا:

عن أبي الخصيب قال كان يؤمنا سويد بن غفلة في رمضان فيصلي خمس ترويحات عشرين ركعة۔ (سنن الكبرىٰ للبيهقي، باب ماروي في عدد ركعات قيام شهر رمضان)

حضرت ابوخصیب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ ہمیں حضرت سوید بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ ماہ رمضان میں نماز تراویح پانچ ترویحوں (بیس رکعات) میں پڑھاتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(كتاب الكنى جزء من التاريخ الكبير للبخاري، رقم الحديث ۲۳۳)(فضائل الأوقات للبيهقي، باب ما روي في عدد ركعات القيام في شهر)

عن مالك عن داؤد بن الحصين أنه سمع الأعرج يقول ما أدركت الناس الا وهم يلعنون الكفرة في رمضان قال وكان القاري يقرأ سورة البقرة في ثمان ركعات فاذا قام بها في اثنتي عشرة ركعة رأى الناس أنه قد خفف۔

(موطا امام مالك، باب ما جاء في قيام رمضان)

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے داؤد بن حصین سے روایت کیا ہے اُنہوں نے حضرت اعرج رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے لوگوں (تابعین وتبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم) کو اس حال میں پایا کہ وہ رمضان میں کافروں پر لعنت کیا کرتے تھے، اُنہوں نے فرمایا (نماز تراویح میں) قاری سورۃ بقرہ کو آٹھ رکعتوں میں پڑھتا اور جب باقی بارہ رکعتیں پڑھی جاتیں تو لوگ دیکھتے کہ امام اُنہیں ہلکی کر دیتا۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(المنتقى شرح موطا، باب ما جاء في قيام رمضان)(كتاب الصيام للفريابي، رقم الحديث ۱۸۱)
(الاستذكار لابن عبد البر، باب ما جاء في قيام رمضان)

عن أبي البختري أنه كان يصلي خمس ترويحات في رمضان ويوتر بثلاث۔

(مصنف ابن أبي شيبة، باب كم يصلي في رمضان من ركعة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابوالبختری رحمۃ اللہ علیہ رمضان میں پانچ ترویحے (یعنی بیس رکعت تراویح) اور تین وتر پڑھتے تھے۔

کان سعید بن جبیر یصلی بنا فی رمضان اربعة و عشرین رکعة و کان یؤتر بثلاث۔ (مسند الشامیین للطبرانی، رقم الحدیث ۲۲۶۲، طبع موسسة الرسالة بیروت)

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ رمضان میں چوبیس رکعات (چار فرض اور بیس تراویح اور) تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔

عن سعید بن عبید أن علی بن ربیعه کان یصلی بهم فی رمضان خمس ترویحات ویؤتر بثلاث۔ (مصنف ابن أبی شیبة، باب کم یصلی فی رمضان من رکعة)

حضرت سعید بن عبید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بے شک حضرت علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ رمضان میں پانچ ترویحے (بیس رکعت) اور تین وتر پڑھایا کرتے تھے۔

عن نافع قال کان ابن أبی ملیکة یصلی بنا فی رمضان عشرین رکعة۔

(مصنف ابن أبی شیبة، باب کم یصلی فی رمضان من رکعة)

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ابن ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ ہمیں رمضان میں بیس تراویح پڑھایا کرتے تھے۔

عن الحارث أنه کان یؤم الناس فی رمضان باللیل بعشرین رکعة ویؤتر بثلاث۔

(مصنف ابن أبی شیبة، باب کم یصلی فی رمضان من رکعة)

حضرت حارث رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو رمضان کی راتوں میں بیس رکعت اور تین وتر پڑھاتے تھے۔

عن یونس بن عبید.....سعید بن ابی الحسن و مروان العبدی فکانوا یصلون بهم عشرین رکعة۔ (فضائل رمضان لابن ابی الدنیا، باب القیام فی شهر رمضان، رقم الحدیث ۵۰)

حضرت یونس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن ابی الحسن اور مروان عبدی رحمہم اللہ لوگوں (تابعین و تبع تابعین رحمہم اللہ) کو (رمضان میں) بیس رکعت تراویح پڑھایا کرتے تھے۔

عن یونس بن عبید...سعید بن ابی الحسن و مروان العبدی فکانوا یصلون بهم عشرین رکعة۔ (قیام رمضان المروزی، باب عدد الرکعات التی یقوم بها الامام للناس فی رمضان)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت یونس رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن ابی الحسن اور مروان عبدی رحمۃ اللہ علیہم لوگوں (تابعین وتبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم) کو (رمضان میں) بیس رکعت تراویح پڑھایا کرتے تھے۔

بیس رکعت تراویح پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین وتبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم کا اِجماع:

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

فانه قد ثبت أن أبي بن كعب رضي الله عنه كان يقوم بالناس عشرين ركعة في قيام رمضان ويؤتر بثلاث فرأى كثير من العلماء أن ذلك سنة لأنه أقامه بين المهاجرين والأنصار ولم ينكره منكر.

(مجموعه الفتاوىٰ ۲۲/۵۶، تنازع العلماء في مقدار القيام في رمضان)

یہ بات ثابت ہے کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رمضان المبارک میں لوگوں (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم) کو بیس رکعات اور وتر تین رکعات پڑھایا کرتے تھے، اسی وجہ سے بہت سے اہل علم نے اسے (بیس رکعت تراویح کو) سنت قرار دیا ہے اور یہ اس لئے کہ اُنہوں نے یہ عمل مہاجرین وانصار صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں سرانجام دیا اور کسی (ایک صحابی رضی اللہ عنہ) نے بھی اس کا اِنکار نہیں کیا۔

علامہ علی بن سلطان محمد القاری (المعروف ملا علی قاری) رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

أجمع الصحابة على ان التراويح عشرون ركعة.

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، باب قيام شهر رمضان، تحت الحديث ۱۳۰۲)

تراویح کے بیس رکعت ہونے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اِجماع ہے۔

واكثر أهل العلم على ما روي عن عمر وعلي رضي الله عنهم وغيرهما من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم عشرين ركعة وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي وقال الشافعي وهكذا أدركت ببلدنا يصلون عشرين ركعة.

(مختصر الأحكام مستخرج الطوسي على جامع، باب ما جاء في قيام شهر رمضان)

اکثر اہل علم کا موقف بیس رکعت ہی ہے جیسا کہ حضرت علی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما اور دیگر بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے، حضرت سفیان ثوری، حضرت عبداللہ بن مبارک اور

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اہل مکہ کو بیس رکعات پڑھتے دیکھا۔

امام عبداللہ بن احمد بن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ یزید بن رومان رحمۃ اللہ علیہ کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ والی روایت نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ:

وھذا کالأجماع۔ (المغنی لابن قدامہ ۱/۴۵۶، طبع دار الفکر بیروت)

یعنی (بیس رکعت تراویح) پر اجماع ہے۔

علامہ قسطلانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وقد عدوا ما وقع زمن عمر رضی اللہ عنہ کالاجماع۔

(ارشار الساری شرح بخاری، باب فضل فی قام رمضان)

علماء نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں تراویح (با قاعدہ بیس رکعت جماعت کے ساتھ) کو اجماعی مسئلہ کی طرح شمار کیا ہے۔

فلما جمعھم عمر رضی اللہ عنہ علی ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کان یصلی بھم عشرین رکعۃ ثم یؤتر بثلاث۔ (مجموعہ الفتاوٰی للعلامہ ابن تیمیۃ ۲۲/۲۷۲، طبع السعودیہ)

جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمع کیا تو وہ بیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھتے تھے۔

امام ابومحمد عبداللہ بن ابی زید عبدالرحمٰن القیر وانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وکان السلف الصالح یقومون فیہ فی المساجد بعشرین رکعۃ۔

(متن الرسالۃ، صفحہ ۷۲، طبع المکتبۃ الثقافیۃ بیروت)

سلف صالحین کو ہم نے مساجد میں بیس رکعت (تراویح) ہی پڑھتے دیکھا۔

امام تقی الدین ابوبکر الحسینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

فجمعھم علی ابی رضی اللہ عنہ ووضب لھم عشرین رکعۃ واجمع الصحابۃ معہ علی ذلک۔ (الکیفیات الاخیار، صفحہ ۳۱۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ابی بن کعب رضی اللہ عنہ پر جمع فرمایا اور ان کے لیے ہمیشہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بیس رکعت تراویح مقرر فرمائی اور سب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اس بات پر اتفاق کرلیا۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

تراویح کی بیس رکعت پڑھنے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اِجماع ثابت ہے تو یہ امر بھی ضروریاتِ دین میں سے ہے کہ یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ تراویح کی نماز بیس رکعت ہے، اور اسی پر عمل کرنا چاہیے اور اسی لیے فقہاءِ کرام رحمہم اللہ اس بارے میں تاکید کرتے ہیں کہ تراویح کی نماز بیس رکعت پڑھنا چاہیے اور اکثر ایسے امورِ شرعیہ ہیں کہ ان کے بارے میں جس قدر شرعاً ہے وہ پہلے معلوم نہ تھی وہ تاکید اِجماع سے ثابت ہے اور اِجماع بھی شرعاً حجت ہے۔

(فتاوٰی عزیزی، صفحہ ۴۸۵، طبع ایچ ایم سعید کراچی)

بیس رکعت تراویح پر اہل مکہ کا اِجماع:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

والامام الشافعي قال وهكذا أدركت ببلدنا بمكة يصلون عشرين ركعة.

(سنن ترمذی، باب ما جاء فی قیام شهر رمضان)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اہل مکہ کو بیس رکعات پڑھتے دیکھا۔

قال (الامام) الشافعي وهكذا أدركت ببلدنا بمكة يصلون عشرين ركعة.

(شرح السنة للبغوی، باب قیام شهر رمضان وفضله)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اہل مکہ کو بیس رکعات پڑھتے دیکھا۔

بیس رکعت تراویح پر اہل مدینہ کا اِجماع:

عن داؤد بن قيس قال أدركت الناس بالمدينة في زمن عمر بن عبد العزيز وابان بن عثمان يصلون ستا وثلاثين ركعة ويوترون بثلاث.

(مصنف ابن أبي شيبه، باب كم يصلي في رمضان من ركعة)

حضرت داؤد بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے مدینہ میں خلیفہ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور ابان بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں لوگوں کو چھتیس رکعت تراویح اور تین وتر پڑھتے پایا ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فائدہ: یہ کل چھتیس رکعت کیسے بنی؟ اس کی تفصیل کے متعلق وضاحت فرماتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

تشبيها بأهل مكة حيث كانوا يطوفون بين كل ترويحتين طوافا ويصلون ركعتيه ولا يطوفون بعد الخامسة فاراد أهل المدينة مساواتهم فجعلوا مكان كل طواف أربع ركعات۔(الحاوی للفتاوی ۱/۳۳۶، طبع دار الكتب العلمية بيروت)

اہل مدینہ نے اہل مکہ کی مشابہت کے لئے چھتیس رکعات اختیار کر لیں کیونکہ اہل مکہ چار رکعت کے بعد طوافِ کعبہ کر لیتے تھے اور پانچویں ترویحہ کے بعد طواف نہیں کرتے تھے، پس اہل مدینہ طواف کی جگہ چار رکعت کے بعد چار رکعت (نفل) پڑھ لیتے تھے۔

قال بعض اهل علم انما فعل هذا اهل المدينة لانهم ارادوا مساواة اهل مكة فان اهل مكة يطوفون سبعاً بين كل ترويحتين فجعل اهل مدينة مكان كل سبع اربع ركعات وما كان عليه اصحاب رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اولى واحق ان يتبع۔(المغنی لابن قدامة ۲/۲۰۶، طبع دار عالم الكتب رياض)

بعض اہل علم کا بیان ہے کہ اہل مدینہ نے کہا ہے کہ (مزید سولہ رکعت کا) عمل اس لیے کیا کہ اُنہوں نے اہل مکہ کی برابری کرنی چاہی تھی، کیوں کہ اہل مکہ ہر تراویح کے درمیان (کعبہ کے) سات چکر (یعنی طواف) کرتے تھے، پس اہل مدینہ ہر سات چکر کی جگہ چار رکعت نفل پڑھ لیتے تھے۔

فعل اهل المدينة فقال اصحابنا سببه ان اهل مكة كانوا يطوفون بين كل ترويحتين طوافا ويصلون ركعتين ولا يطوفون بعد الترويحة الخامسة فاراد اهل المدينة مساواتهم فجعلوا مكان كل طواف اربع ركعات فزادوا ست عشرة ركعة واوتروا بثلاث فصار المجموع و ثلاثين۔

(كتاب المجموع شرح المهذب للنووی ۳/۵۲۷، طبع مكتبه الارشاد جدة السعودية)

(امام مالک رحمہ اللہ) اور دیگر اہل مدینہ کا چھتیس رکعت پڑھنے کا سبب یہ ہے کہ اہل مکہ ہر دو ترویحوں کے درمیان یعنی چار رکعت کے بعد کعبہ کا طواف کرتے تھے اور دو رکعت طواف

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کے پڑھتے تھے، جبکہ پانچویں تراویح کے بعد طواف نہیں کرتے تھے، لہٰذا اہل مدینہ اُن کے ساتھ برابری کے لیے ہر طواف کی جگہ چار رکعت (نفل) زائد پڑھنا مکرر کر لی اور سولہ رکعت کا اضافہ کر دیا اور تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔

والجواب عما قاله مالك ان اهل مكة كانوا يطوفون بين كل ترويحتين ويصلون ركعتي الطواف ولا يطوفون بعد الترويحة الخامسة فاراد اهل المدينة مساواتهم فجعلوا مكان طواف اربع ركعات فزادوا ست عشرة ركعة وما كان عليه اصحاب رسول الله صلى الله عليه واله وسلم احق واولى ان يتبع.

(عمدة القاري شرح صحيح بخاري، طبع دار الكتب العلمية بيروت)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے (چھتیس رکعت) پڑھنے کا جواب یہ ہے کہ اہل مکہ ہر دو ترویحوں کے درمیان یعنی چار رکعت کے بعد کعبہ کا طواف کرتے تھے اور دو رکعت طواف کے پڑھتے تھے، جبکہ پانچویں تراویح کے بعد طواف نہیں کرتے تھے، لہٰذا اہل مدینہ اُن کے ساتھ برابری کے لیے ہر طواف کی جگہ چار رکعت (نفل) زائد پڑھنا مکرر کر لی اور سولہ رکعت کا اضافہ کر دیا اور تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔

فائدہ: اسی قسم کا مضمون امام سیوطی اور امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی منقول ہے، حوالہ ملاحظہ ہو:

حضرت امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے (المصابیح فی صلاۃ التراویح، صفحہ ۲۳)

حضرت امام قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے (ارشاد الساری شرح صحیح بخاری ۳/ ۶۲۴)

جمہور علماءِ اُمت کا فیصلہ بیس رکعت تراویح ہی ہے:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وأكثر أهل العلم على ما روي عن علي وعمر وغيرهما من أصحاب النبي صلى الله عليه واله وسلم عشرين ركعة وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي وقال وهكذا أدركت ببلدنا بمكة يصلون عشرين ركعة.

(سنن ترمذی، باب ما جاء فی قیام شهر رمضان)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اکثر اہل علم کا موقف بیس رکعت ہی ہے جیسا کہ حضرت علی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم اور دیگر بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے، حضرت سفیان ثوری، حضرت عبداللہ بن مبارک اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اہل مکہ کو بیس رکعات پڑھتے دیکھا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ:

من هذه السنن سنن له قضاؤه ثم (التراويح) وهي عشرون ركعة يقوم بها في رمضان في جماعة ويوتر بعدها في الجماعة فان كان له تهجد جعل الوتر بعده.

(المقنع للامام احمد بن حنبل، صفحه ۲۲، طبع دار الكتب العلمية بيروت)

اور سنت یہ ہے کہ رمضان میں لوگ جماعت کے ساتھ بیس رکعات تراویح اور اس کے بعد وتر کی جماعت ہو اور اس کے بعد تہجد پڑھے جائیں۔

علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک نقل فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

ثم (التراويح) وهي عشرون ركعة يقوم بها في رمضان في جماعة ويوتر بعدها في الجماعة. (المقنع في فقه الامام احمد بن حنبل الشيباني، صفحه ۲۲، طبع بيروت)

پھر رمضان میں تراویح کی بیس رکعت جماعت کے ساتھ ہیں اور اس کے بعد تین وتر جماعت کے ساتھ ہیں۔

علامہ ابن مسعود بغوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

وأما أكثر أهل العلم على فعلى عشرين ركعة يروى ذلك عمر وعلى رضى الله عنهم وغيرهما من أصحاب النبي صلى الله عليه واله وسلم وهو قول سفيان الثوري وابن المبارك والشافعي وأصحاب الرأى قال الشافعي وهكذا أدركت ببلدنا بمكة يصلون عشرين ركعة. (شرح السنة، باب قيام شهر رمضان وفضله)

اکثر اہل علم کا موقف بیس رکعت ہی ہے جیسا کہ حضرت علی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہم اور دیگر بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے، حضرت سفیان ثوری، حضرت عبداللہ بن مبارک اور

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی مسلک ہے اور حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اہل مکہ کو بیس رکعات پڑھتے دیکھا۔

امام ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وأن الصحيح ثلاث وعشرون۔ (الاستذکار لابن عبد البر ۵/۱۵۶، رقم الحدیث ۶۲۸۲)

اور صحیح یہی ہے کہ بیس تراویح اور تین وتر ہیں۔

علامہ محی الدین الدمشقی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

أعلم أن صلاة التروبح سنة باتفاق العلماء وهي عشرون ركعة يسلم من كل ركعتين۔ (الاذکار للامام محی الدین الدمشقی الشافعی، صفحه ۲۴۲، طبع بیروت)

باتفاق تمام علماءِ اُمت بیس تراویح کو سنت سمجھتے ہیں جن کی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا ہے۔

علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

قال ابن عبدالبر وهو قول جمهور العلماء وبه قال الكوفيون والشافعي واكثر الفقهاء وهو الصحيح عن كعب رضي الله عنه من غير خلاف من الصحابة۔

(عمدۃ القاری شرح بخاری ۵/۳۵۵، طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت)

علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بیس رکعت تراویح ہی جمہور علماء کا قول ہے یہ ہی اہل کوفہ حضرات اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور اکثر علماء فقہاء فرماتے ہیں اور یہ ہی صحیح ہے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اس میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کوئی اختلاف نہیں۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

أعلم أن صلاة التروبح سنة باتفاق العلماء وهي عشرون ركعة يسلم من كل ركعتين۔ (الأذكار المنتخبة من كلام سيد الأبرار، باب أذكار صلاة التروبح، طبع دار البيان للتراث)

ہم تو یہی جانتے ہیں کہ بیس رکعات تراویح پر تمام علماء کا اتفاق ہے جس میں ہر دو رکعت کے بعد سلام ہے۔

فصلاة التروبح سنة باجماع العلماء ومذهبنا أنها عشرون ركعة۔

(کتاب المجموع للنووی، باب فی مذاهب العلماء فی عدد رکعات التراویح، طبع مکتبۃ الارشاد)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اور نمازِ تراویح پر علماء کا اِجماع ہے اور یہی سب کا مذہب ہے کہ وہ بیس رکعت ہیں۔
علامہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وقیام شهر رمضان عشرون ركعة يعني صلاة التروايح وهي سنة مؤكدة۔

(المغنی لابن قدامۃ، مسألہ نمبر ۱۰۹۳، طبع قاهرہ)

رمضان المبارک کی راتوں میں بیس رکعت تراویح پڑھنا ہی سنت مؤکدہ ہے۔
شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

صلاة التراويح سنة النبي صلى الله عليه واله وسلم وهي عشرون ركعة۔

(غنية الطالبين، صفحه ۸۶۲، طبع دار احياء التراث العربي بيروت)

تراویح سنت نبوی ﷺ ہے اور ان کی تعداد بیس رکعت ہے۔
امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

التراويح وهي عشرون ركعة و كيفيتها مشهورة وهي سنة مؤكدة۔

(احياء العلوم، كتاب أسرار الصلوة، الباب السابع، طبع رشيديه)

تراویح بیس رکعات ہیں اور ان کی کیفیت مشہور ہے، تراویح سنت مؤکدہ ہے۔
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وعدده عشرون ركعة۔ (حجة الله البالغه ۲/۹۲، طبع دار الجيل)
اور قیام رمضان (تراویح) کی بیس رکعتیں ہیں۔

بیس رکعت تراویح پر اجماعِ اُمت:

والمختار عند احمد فيها عشرون ركعة وبهذا قال الثوري واستدل بأن عمر رضى الله عنه لما جمع الناس على أبي كان يصلي بهم عشرين ركعة ورواية مالك عن يزيد بن رومان (كما مر) ورواية على رضى الله عنه (كما مر) ويقول وهذا كالاجماع وما كان عليه أصحاب رسول الله صلى الله عليه واله وسلم أوفى وأحق أن يتبع۔ (المغنى لابن قدامه، مسئله ۲۲۰، وقيام شهر رمضان عشرون ركعة)

اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں پسندیدہ عمل بیس رکعات کا ہے اور حضرت امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بھی یہی کہتے ہیں اور ان کی دلیل یہ ہے کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمع کیا تو وہ بیس رکعات پڑھتے تھے، نیز حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا استدلال حضرت یزید رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی روایات سے ہے، (علامہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ) یہ بمنزلہ اجماع کے ہے، نیز فرماتے ہیں کہ جس چیز پر حضور ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عمل پیرا رہے ہوں وہی اتباع کے لائق ہے۔

وبالأجماع الذی وقع فی زمن عمر رضی الله عنه أخذ أبو حنيفة والنووی والشافعی وأحمد رحمهم الله تعالى والجمهور واختاره ابن عبد البر. (اتحاف السادة المتقين ۲/۴۲۲)

اور جو اِجماع حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں (بیس تراویح پر) ہوا اِسی کو امام ابو حنیفہ، امام نووی، امام شافعی اور امام احمد رحمہم اللہ حضرات اور جمہور علماءِ اُمت نے اپنایا اور ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی کو اپنایا ہے۔

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

والصحيح قول العامة لما روى أن عمر رضی الله عنه جمع أصحاب رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فی شهر رمضان على أبی بن كعب رضی الله عنه فصلى بهم فی كل لليلة عشرين ركعة ولم ينكر أحد عليه فيكون اجماعتهم على ذلك. (بدائع الصنائع، فصل فی مقدار التراويح)

صحیح قول جمہور علماء کا ہے کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ماہِ رمضان میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں جمع فرمایا تو اُنہوں نے ہر رات بیس رکعات پڑھائی اور کسی نے اس پر انکار نہیں کیا، اس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اس پر اِجماع ہو گیا۔

علامہ دسوقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

كان عليه عمل الصحابة رضی الله عنهم اجمعين و التابعين.

(الموسوعة الفقهية الكويتيه ۲۷/۱۴۱، طبع وزارة الاوقاف كويت)

اسی (بیس تراویح) پر صحابہ و تابعین کا عمل رہا تھا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

علامہ شامی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

وھی عشرون رکعۃ ھو قول الجمھور وعلیہ عمل الناس شرقاً وغرباً۔

(ردالمحتار ۲/۵۰۳، طبع دار علم الکتب)

جمہور کا قول بیس رکعت تراویح ہی ہے اور اس پر مشرق و مغرب (پوری دُنیا) میں عمل ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ بھی بیس رکعت تراویح کے ہی قائل ہیں:

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے کہ:

وأحب الی عشون لأنہ روی عن عمر رضی اللہ عنہ و کذلك یقومون بمکۃ ویؤترون بثلاث۔ (کتاب الأمام للامام شافعی، باب ما جاء فی الوتر برکعۃ واحدۃ)

مجھے بیس رکعت تراویح پسند ہیں جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور اہل مکہ سے منقول ہے اور تین رکعت وتر۔

قال الشافعی وأحب الی اذا کانوا جماعۃ أن یصلوا عشرین رکعۃ۔

(معرفۃ السنن والآثار للبیہقی ۲/۳۰۵، طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت)

امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ مجھے بیس رکعت تراویح جماعت کے ساتھ پڑھنا محبوب ہے۔

امام عبدالحسن یحییٰ بن ابی الخیر بن سلیم الیمینی رحمہ اللہ (المتوفی ۵۵۸ھ) فرماتے ہیں کہ:

قیام شھر رمضان وھو عشرون رکعۃ بعشر تسلیمات بعد العشاء و اول من سنۃ النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ (البیان فی مذھب الامام شافعی ۲/۲۷۶، طبع دار المنھاج)

قیام رمضان (تراویح) بیس رکعت ہیں دس سلام کے ساتھ عشاء کی نماز کے بعد اور یہ اول سے نبی کریم ﷺ کی سنت چلی آرہی ہے۔

ائمہ اربعہ کا متفقہ مسلک:

فاختار مالك فی احد قولیہ و ابو حنیفۃ و الشافعی و احمد و داؤد القیام بعشرین رکعۃ سوی الوتر وذکر ابن القاسم عن مالك انہ کان یستحسن ستاً و ثلاثین رکعۃ و الوتر ثلاث۔ (بدایۃ المجتھد و نھایۃ المقتصد ۱/۲۱۰، طبع دار المعرفۃ بیروت)

امام ابوحنیفہ، امام شافعی، امام احمد، امام داؤد ظاہری رحمہم اللہ کا مذہب اور امام مالک رحمہ اللہ کے قول

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میں پسندیدہ مذہب وتر کے علاوہ بیس رکعت ہیں اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ابن القاسم رحمۃ اللہ علیہ نے دوسرا قول نقل کیا ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ چھتیس رکعت اور تین وتر پسند کرتے تھے۔

لم يقل احد من الائمة الاآربعة باقل من عشرين ركعة فى التراويح واليه ذهب جمهور الصحابة رضوان الله عنهم۔

(العرف الشذی سنن ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی قیام شهر رمضان)

چاروں فقہاء کرام رحمہم اللہ میں سے کسی کا بھی بیس رکعت سے کم تراویح کا قول نہیں اور جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی قول ہے۔

بیس رکعات تراویح کے مسنون ہونے پر عقلی دلیل:

بیس رکعت کی ایک حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دن اور رات میں جو پانچ وقت کی نمازیں فرض کیں ہیں ان میں ہر دن و رات کے فرض و واجب کی تعداد بیس ہے، پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے رمضان کے مہینے کی ہر رات میں تراویح کی بیس رکعتیں مقرر فرما کر رمضان کے ہر دن کی فضیلت و برتری کا حق ادا کرایا گیا اور بیس رکعات کی دوسری حکمت یہ ہے کہ رمضان المبارک کی فضیلت کو دو چند کرنے کا تقاضا یہ ہوا کہ اس کی ہر رات میں اس کی دوگنی تعداد مقرر کی جائے، جبکہ بعض فقہائے کرام رحمہم اللہ جو دن رات میں دس مؤکدہ سنتوں کے قائل ہیں فرماتے ہیں کہ رمضان کے مہینے کی فضیلت و برتری کو ظاہر کرنے کے لیے اس کے ہر دن میں اس کی دوگنی رکعتیں مقرر فرمائی گئی ہیں جو کہ بیس ہیں، چنانچہ علامہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وفى اتفاق الصحابة رضوان الله عليهم على تقدير التروىح بعشرين ركعة دليل على أن الوجبات فى اليوم والليلة عشرون ركعة و ذلك لا يكون الا اذا كان الوتر واجبا۔(المبسوط للسرخسی، کتاب الصلاة، الفصل الاول فی عدد الرکعات)

تراویح کی بیس رکعت پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا متفق ہونا اس امر کی دلیل ہے کہ دن و رات میں فرض و واجب نمازیں بیس رکعات ہیں اور یہ تعداد اسی وقت ہوگی جب کہ وتر کو واجب قرار دیا جائے گا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اوقاتِ نماز

وقت پر نماز ادا کرنا فرض ہے:

نماز کی سات شرطوں میں سے ایک شرط نماز کا وقت ہونا بھی ہے اگر نماز کے وقت سے پہلے کوئی شخص نماز پڑھ لے تو نماز نہ ہوگی اور وہ نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی اسی طرح اگر کوئی شخص وقت گزر جانے کے بعد نماز پڑھے گا تو قضاء ہو جائے گی اور قضاء کر کے پڑھنے کا گناہ ہوگا اس لیے ہر نماز اس کے وقت میں پڑھنی چاہیے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا۔ (سورۃ نساء، آیت ۱۰۳)

بے شک نماز مومنوں پر وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے۔

عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ سأل رسول اللہ صلی علیہ والہ وسلم أی الاعمال أحب الی اللہ؟ قال الصلوۃ لوقتھا۔ (صحیح بخاری، باب فضل الصلوۃ لوقتھا)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا۔

فرض نمازوں کے اجمالی اوقات:

عن بریدۃ عن أبیه عن النبی صلی اللہ علیه واله وسلم أن رجلا سأله عن وقت الصلوۃ فقال له صل معنا هذین یعنی الیومین فلما زالت الشمس أمر بلال فأقام الظهر ثم أمره فأقام العصر والشمس مرتفعة بیضاء نقیة ثم أمره فأقام المغرب حین غابت الشمس ثم أمره فأقام العشاء حین غاب الشفق ثم أمره فأقام الفجر حین طلع الفجر فلما أن كان الیوم الثانی أمره فأبرد بالظهر بها فأنعم أن بها وصلی العصر والشمس مرتفعة أخرها الذی كان وصلی المغرب قبل أن یغیب الشفق وصلی العشاء بعد ماذهب ثلث اللیل وصلی الفجر فأسفر بها قال أین السائل عن وقت الصلوۃ فقال

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الرجل أنا یا رسول اللہ قال وقت صلاتکم بین ما رأیتم۔

(صحیح مسلم باب اوقات الصلوۃ الخمس) (سنن ابن ماجہ باب ابواب مواقیت الصلوۃ)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور نماز کے اوقات کے بارے میں دریافت کیا! آپ ﷺ نے فرمایا آج اور کل ہمارے ساتھ نماز پڑھو چنانچہ جب سورج ڈھلا تو آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اذان دے انہوں نے اذان دی پھر آپ ﷺ نے حکم دیا انہوں نے ظہر کی اقامت کہی پھر حکم دیا تو نماز عصر قائم فرمائی حالانکہ سورج بلند، سفید اور صاف تھا پھر حکم دیا مغرب کی نماز قائم کی جب سورج غروب ہوا پھر حکم دیا تو عشاء کی نماز قائم کی جونہی شفق ہوئی پھر آپ ﷺ نے جب طلوع فجر ہوئی تو اذان کا حکم دیا، دوسرے دن حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا انہوں اذان ظہر دی آپ ﷺ نے ظہر خوب ٹھنڈے وقت میں پڑھی پھر عصر پڑھی جبکہ سورج بلند تھا لیکن کل کی نسبت عصر تاخیر سے پڑھی پھر مغرب پڑھی شفق غروب ہونے سے قبل اور عشاء پڑھی رات کا ایک تہائی حصہ گزرنے کے بعد اور فجر پڑھی خوب روشنی میں پھر آپ ﷺ نے فرمایا نماز کے اوقات پوچھنے والا کہاں ہے! اس شخص نے عرض کیا میں ہوں یا رسول اللہ ﷺ! پھر آپ ﷺ نے فرمایا تمہاری نمازوں کے اوقات وہی ہیں جو تم نے دیکھ لیے یعنی ان اوقات کے درمیان تمہاری نمازوں کا وقت ہے۔

عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال وقت الظھر مالم یحضر العصر ووقت العصر مالم تصفر الشمس ووقت المغرب مالم یسقط ثور الشفق ووقت العشاء الی نصف اللیل ووقت الفجر مالم تطلع الشمس۔ (صحیح مسلم باب اوقات الصلوۃ الخمس)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ظہر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک عصر کا وقت نہ شروع ہو جائے اور عصر کا وقت اس وقت تک ہے جب تک سورج زرد نہ ہو جائے اور مغرب کا وقت اس وقت تک ہے جب تک شفق کی تیزی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نہ جائے اور عشاء کا وقت آدھی رات تک اور فجر کا وقت اس وقت تک باقی رہتا ہے جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے۔

آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

عن عبد اللہ بن رافع انہ سأل ابا ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن وقت الصلوٰۃ فقال ابوھریرۃ انا اخبرك صل الظھر اذا كان ظلك مثلك والعصر اذا كان مثليك والمغرب اذا غربت الشمس و العشاء مابينك وبين الليل وصل الصبح بغبش يعني الغلس۔ (موطا امام مالک باب وقوت الصلوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن رافع رحمہ اللہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نماز کے اوقات کے متعلق پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں بتلاتا ہوں کہ جب تیرا سایہ تیرے برابر ہو جائے تو ظہر کی نماز ادا کرو اور جب یہ سایہ دو گنا ہو جائے تو عصر کی نماز ادا کرو اور غروب آفتاب پر مغرب جبکہ تہائی حصہ تک عشاء کا وقت ہے اور فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کرو۔

نمازوں کے مسنون اوقات:

نماز فجر کا مسنون وقت:

فجر کی نماز کو قدرے روشنی میں پڑھنا مسنون ہے۔

عن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر۔ (سنن ترمذی باب ماجاء فی الاسفار بالفجر)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فجر کی نماز کو خوب روشنی ہونے پر (اسفار میں) پڑھو کہ وہ تمہارے لئے بڑا ثواب ہے اور تمہارے بڑے ثوابوں سے بہت بڑا ہے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(المعجم الکبیر للطبرانی برقم الحدیث ۴۲۸۸)(سنن ابو داؤد باب فی وقت الصبح)(مسند أبی داؤد طیالسی برقم الحدیث ۱۰۰۱)(سنن نسائی باب التغلیس فی الفجر)(سنن دارمی باب الاسفار للفجر)(مصنف عبد الرزاق باب وقت الصبح)(مصنف ابن أبی شیبہ باب من کان ینور بھا ویسفر لا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یری به بأسا)(مسند شافعی،باب الأول فی مو اقیت الصلاۃ،رقم الحدیث١٥١)(مسند حمیدی،رقم الحدیث٤١٣)(مسند ابن الجعد،رقم الحدیث٢٩٥٥)(مسند احمد،رقم الحدیث١٥٨١٩)(مسند احمد،رقم الحدیث١٦٧٥٥)(مسند احمد،رقم الحدیث١٦٧٦٩)(مسند عبد بن حمید،رقم الحدیث٤٢٢)(سنن ابن ماجه،باب وقت صلاۃ الفجر)(سنن طحاوی،باب الوقت الذی یصلی فیه الفجر أی وقت هو؟)(معجم لابن الأعرابی،رقم الحدیث٢٢٢٢)(صحیح ابن حبان،رقم الحدیث١٤٩٠)(المعجم الأوسط للطبرانی،رقم الحدیث٣٣١٩)(سنن الکبری للبیهقی، باب التعجیل بالصلوات فی اوائل الاوقات)(سنن الکبری للبیهقی،باب الاسفار بالفجر حتی یتبین طلوع الفجر)(معرفة السنن والآثار للبیهقی،رقم الحدیث٢٧٩٣)(شرح السنة للبغوی،باب تعجیل صلاۃ الفجر)

عن محمود بن لبید عن رجال من قومه من الانصار أن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال ما أسفرتم بالصبح فانه أعظم بالاجر.(سنن نسائی،باب التغلیس فی الفجر)

حضرت محمود بن لبید انصار رضی اللہ عنہ جو کہ انصار میں سے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو تم فجر کی نماز روشن کر کے پڑھو تو اس کا ثواب زیادہ ہے۔

عن بلال رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یا بلال أصبحوا بالصبح فأنه للاجر.(مسند البزار،رقم الحدیث١٣٥٤)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے بلال! صبح کو روشن کرو کیونکہ صبح کو روشن کر کے نماز پڑھنا زیادہ ثواب ہے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مسند الرویانی،رقم الحدیث٧٣٢)(معجم ابن الأعرابی،رقم الحدیث١٢١)

عن زید بن اسلم رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم أسفر بالفجر فانكم كلما أسفرتم كان أعظم للأجر.

(مصنف ابن أبی شیبه،باب من كان ینور بها ویسفر لا یری به بأسا)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کرو کیونکہ تم اسے جتنا روشن کرو گے اس کا اجر اتنا ہی زیادہ ہوگا۔

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وسلم أسفروا بصلاة الصبح فانه أعظم للأجر۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۱۰۳۸۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے بلال! صبح کو روشن کرو کیونکہ صبح کو روشن کر کے نماز پڑھنا زیادہ ثواب ہے۔

آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ:

عن جبیر بن نفیر قال صلی بنا معاویة رضی الله عنه الصبح بغلس فقال أبو الدرداء رضی الله عنه أسفروا بهذا الصلاة فانه أفقه لکم انما تریدون أن تخلوا بحوائجکم۔

(سنن طحاوی، باب وقت الفجر) (مصنف ابن أبی شیبه، باب من کان ینور بها ویسفر لا یری به بأسا)

حضرت جبیر بن نفیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھائی تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نماز کو روشن کر کے پڑھو، بیشک یہ تمہارے لیے زیادہ سمجھ کی بات ہے، تم چاہتے ہو کہ اپنی ضرورت کے لیے (جلدی) فارغ ہو جاؤ۔

عن علی بن ربیعه قال سمعت علیاً رضی الله عنه یقول لمؤذنه أسفر اسفر۔

(مصنف عبدالرزاق، باب وقت الصبح)

حضرت علی بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ آپ اپنے مؤذن کو فرماتے تھے سفیدی کر یعنی نماز صبح کے لیے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف ابن أبی شیبه، باب من کان ینور بها ویسفر لا یری به بأسا) (سنن طحاوی، باب وقت الفجر)

عن عبد الرحمن بن یزید قال کنا نصلی مع عبدالله بن مسعود رضی الله عنه فکان یسفر بصلاة الصبح۔ (مصنف عبد الرزاق، باب وقت الصبح)

حضرت عبدالرحمن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھتے تھے وہ صبح کی نماز روشنی میں پڑھتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف ابن أبی شیبه، باب من کان ینور بها ویسفر لا یری به بأسا) (سنن طحاوی، باب وقت الفجر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عبد الرحمن بن الاسود أن ابن مسعود رضی الله عنه كان ينور بالفجر.

(مصنف ابن أبي شيبه باب من كان ينور بها ويسفر لا يرى به بأسا)

حضرت عبدالرحمن بن اسود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صبح کی نماز روشنی میں ادا کیا کرتے تھے۔

عن زياد بن المقطع قال رأيت الحسن بن علی رضی الله عنه أسفر بالفجر جداً.

(مصنف ابن أبي شيبه باب من كان ينور بها ويسفر لا يرى به بأسا)

حضرت زیاد بن مقطع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے فجر کی نماز خوب روشنی میں ادا کی۔

عن الأعمش قال كان أصحاب عبدالله رضی الله عنه يسفرون بالفجر.

(مصنف ابن أبي شيبه باب من كان ينور بها ويسفر لا يرى به بأسا)

حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد فجر کی نماز روشنی میں ادا کیا کرتے تھے۔

عن الركين الضبی قال سمعت تميم بن حذلم وكان من أصحاب النبی صلی الله عليه واله وسلم يقول نور نور بالصلاة.

(مصنف ابن أبي شيبه باب من كان ينور بها ويسفر لا يرى به بأسا)

حضرت تمیم بن حذلم رضی اللہ عنہ جو کہ ایک صحابی ہیں فرمایا کرتے تھے کہ فجر کی نماز کے لیے روشنی ہونے دو، روشنی ہونے دو۔

عن عبيد المكتب عن ابراهيم أنه كان ينور بالفجر.

(مصنف ابن أبي شيبه باب من كان ينور بها ويسفر لا يرى به بأسا)

حضرت عبید المکتب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فجر کی نماز کو روشنی میں ادا کیا کرتے تھے۔

عن بشر بن عروة قال سافرت مع علقمة فكان ينور بالصبح.

(مصنف ابن أبي شيبه باب من كان ينور بها ويسفر لا يرى به بأسا)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت بشر بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ سفر کیا وہ فجر کی نماز کو روشنی میں پڑھا کرتے تھے۔

عن سوید بن غفلة یسفر بالفجر۔ (مصنف ابن أبی شیبه باب من کان ینور بها ویسفر لا یری به بأسا)

حضرت سوید بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ فجر کی نماز کو روشنی میں پڑھا کرتے تھے۔

عن سعید بن جبیر أنه کان ینور بالفجر۔

(مصنف ابن أبی شیبه باب من کان ینور بها ویسفر لا یری به بأسا)

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فجر کی نماز روشنی میں ادا کیا کرتے تھے۔

عن عثمان بن أبی هند أن عمر بن عبد العزیز کان یسفر بالفجر۔

(مصنف ابن أبی شیبه باب من کان ینور بها ویسفر لا یری به بأسا)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فجر کی نماز روشنی میں ادا کیا کرتے تھے۔

نمازِ فجر کو روشنی میں پڑھنے پر اجماعِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

عن ابراهیم قال ما أجمع أصحاب محمد صلی الله علیه واله وسلم علی شیئ ما أجمعوا علی التنویر بالفجر۔

(مصنف ابن أبی شیبه باب من کان ینور بها ویسفر لا یری به بأسا)(سنن طحاوی باب وقت الفجر)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا کسی چیز پر اتنا اتفاقِ رائے نہیں ہے جتنا اتفاقِ رائے نمازِ فجر کے روشنی میں پڑھنے پر ہے۔

نمازِ ظہر کا مسنون وقت:

مسنون یہ ہے کہ ظہر کی نماز گرمیوں میں تاخیر سے پڑھنا کہ گرمی کی شدت تدرے کم ہو جائے اور سردیوں میں جلدی ادا کی جائے۔

عن أنس رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اذا کان الحر برد بالصلوة واذا کان البرد عجل۔ (سنن نسائی باب الابراد بالظهر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارک یہ تھی کہ گرمیوں میں نماز تاخیر سے (یعنی گرمی کی شدت کم ہونے پر) پڑھتے اور سردیوں میں جلدی پڑھتے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(صحیح بخاری باب الابراد بالظهر فی شدة الحر)(سنن طحاوی باب الوقت الذی یستجب أن یصل صلاة الظهر فیه)(صحیح ابن خزیمه باب التبرید بصلاة الجمعة فی شدة الحر)(سنن طحاوی باب الوقت الذی یستحب ان یصلی صلاة الظهر)(سنن الکبری للبیهقی باب یبرد بها اذا اشتد الحر)

عن أبی سعید رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ابردو بالظهر فان شدة الحر من فیح جهنم. (صحیح بخاری باب الابراد بالظهر فی شدة الحر)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز ظہر کو (گرمیوں میں) ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس لینے کی وجہ سے ہے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مسند احمد رقم الحدیث ۱۱۳۹۰)(سنن ابن ماجه باب الابراد بالظهر فی شدة الحر)(مسند أبو یعلی رقم الحدیث ۱۳۰۹)(سنن الکبری للبیهقی باب تأخیر الظهر فی شدة الحر)(مصنف ابن أبی شیبه باب من کان یبردبها ویقول الحر من فیح جهنم)

عن ابوهریرة رضی الله عنهم عن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم انه قال اذا اشتد الحر فأبردوا عن الصلاة فان شدة الحر من فیح جهنم.

(صحیح بخاری باب الابراد بالظهر فی شدة الحر)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب گرمی ہو تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مسند شافعی باب الابراد بالظهر رقم الحدیث ۱۳۲)(سنن ابن ماجه باب الابراد بالظهر فی شدة الحر)(سنن ترمذی باب ما جاء فی تأخیر الظهر فی شدة الحر)(صحیح ابو عوانه باب ایجاب الابراد بصلاة الظهر فی الحر)(صحیح ابن حبان باب ذکر الوقت الذی یستحب فیه أداء صلاة الأولی)(شرح السنة للبغوی باب الابرد بالظهر فی شدة الحر)(صحیح مسلم باب استحباب الابراد بالظهر فی شدة الحر)(سنن ابوداؤد باب وقت صلاة الظهر)(سنن نسائی باب الابراد بالظهر)

عن أبی ذر رضی الله عنه قال اذن مؤذن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم بالظهر فقال النبی صلی الله علیه واله وسلم أبرد أبرد أوقال انتظر انتظر

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وقال شدة الحر من فيح جهنم فاذا اشتد الحر فابردوا عن الصلاة۔

(صحیح بخاری باب الابراد بالظہر فی السفر)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے مؤذن نے ظہر کی اذان دی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ٹھنڈا کر ٹھنڈا کر یا فرمایا انتظار کر انتظار، اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے تو جب سخت گرمی ہو تو نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھو۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(صحیح بخاری باب الابراد بالظہر فی شدة الحر) (صحیح مسلم، باب استحباب الابراد بالظہر)

عن مغيرة بن شعبة رضي الله عنه قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه واله وسلم صلاة الظهر بالهجير ثم قال ان شدة الحر من فيح جهنم۔

(سنن طحاوی باب الوقت الذی یستحب أن یصلی صلاة الظہر)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دوپہر کو ظہر کی نماز پڑھائی پھر فرمایا کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ سے ہے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(صحیح ابن حبان باب ذکر الخبر الثانی یصرح بصحة ما ذکرناہ رقم الحدیث ۱۵۰۵) (سنن ابن ماجہ باب الابراد بالظہر فی شدة الحر) (سنن الکبری للبیہقی باب الدلیل علی أن خبر الابراد بہا ناسخ)

عن ابن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم أبردوا بالظهر۔ (سنن ابن ماجہ ابواب مواقیت الصلاۃ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نمازِ ظہر کو ٹھنڈا کرو۔

آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

عن أبي موسى رضي الله عنه قال أبردوا بالظهر۔ (سنن نسائی باب الابراد بالظہر)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نمازِ ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

عن أبي موسى رضي الله عنه أنه كان يقول أبردوا بالصلاة۔

(مصنف ابن أبی شیبہ باب من کان یبرد بہا ویقول الحر من فیح جہنم)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن أبي هريرة رضی الله عنه قال الحر أو شدة الحر من فيح جهنم فأبردوا بالظهر ۔(مصنف ابن أبي شيبه باب من كان يبردبها ويقول الحر من فيح جهنم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ ہے، پس ظہر کی نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو۔

عن منذر قال قال عمر رضی الله عنه أبردوا بالظهر فان شدة الحر من فيح جهنم۔ (مصنف ابن أبي شيبه باب من كان يبردبها ويقول الحر من فيح جهنم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ظہر کی نماز ٹھنڈا کر کے پڑھو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کی بھاپ ہے۔

عن القاسم بن محمد بن أبي بكر أنه قال ما ادركت الناس الاوهم يصلون الظهر بعشي۔(مصنف عبدالرزاق باب وقت الظهر)

حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے لوگوں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو ظہر کی نماز ٹھنڈے وقت ہی میں پڑھتے دیکھا ہے۔

علامہ شوکانی رحمہ اللہ کا دوٹوک فتویٰ:

وكان آخر الامرين من رسول الله صلى الله عليه واله وسلم الابرد۔(نيل الاوطار ۲/۲۰۲)

حضور ﷺ کا آخری عمل ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنا تھا۔

نمازِ عصر کا مسنون وقت:

عن أبي هريرة رضی الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل وملائكة بالنهار ويجتمعون في في صلاة الفجر وصلاة العصر ثم يعرج الذين باتوا فيكم فيسألهم وهو أعلم بهم كيف تركتم عبادي فيقولون تركناهم وهم يصلون وأتيناهم وهم يصلون۔

(صحيح بخاري باب فضل صلاة العصر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں آگے پیچھے آجایا کرتے ہیں، فرشتے ہر ایک رات اور دن میں اور جمع ہوتے ہیں عصر کی نماز اور فجر کی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نماز میں پھر وہ فرشتے آسمان پر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اُن سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ تمہارا حال اُن سے زیادہ جانتا ہے کہ کس حال میں تم نے میرے بندوں کو چھوڑا تو فرشتے کہتے ہیں کہ ہم اُن کو چھوڑ آئے ہیں نماز پڑھتے اور جاتے وقت پایا اُن کو ہم نے نماز پڑھتے۔

عن علی بن شیبان رضی اللہ عنه قال قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم المدینة فکان یؤخر العصر مادامت الشمس بیضاءً نقیة۔

(سنن ابو داؤد، باب وقت الصلوۃ العصر)

حضرت علی بن شیبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم مدینہ منورہ بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے تو معمول یہ تھا کہ آپ ﷺ عصر کی نماز کو مؤخر فرماتے جب تک سورج سفید اور ابھی صاف ہوتا۔

عن عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنه أن النبی رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم قال.... فاذا صلیتم العصر فأنه وقت الی أن تصفر الشمس۔

(صحیح مسلم، باب اوقات الصلوۃ الخمس)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب تم نماز عصر پڑھو تو اس کا وقت سورج کے زرد ہونے تک ہے۔

عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم قال انما مثلك ومثل اهل الکتاب کرجل استاجرا جراء فقال من یعمل لی غدوۃ الی نصف النهار علی قیراط قیراط فعملت ایهود ثم قال من یعمل لی من نصف النهار الی صلوۃ العصر علی قیراط قیراط فعملت انصاری ثم قال من یعمل لی من صلوۃ العصر الی ان تغیب الشمس علی قیراطین قیراطین فانتم هم فغضب الیهود والنصاری فقالوا مالنا کنا اکثر عملا واقل عطاء فقال هل نقصت من حقکم شیئا فقالوا لا قال ذلك فضلی اوتیه من اشاء۔ (صحیح بخاری، کتاب الاجارۃ باب الاجارۃ الی صلاۃ العصر)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری اور اہل

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کتاب کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے چند مزدور بلا کر انہیں فرمایا کہ تم میں سے جو بھی دو پہر تک کام کرے گا تو ہر ایک کو ایک قیراط دوں گا، یہودیوں نے دو پہر تک مزدوری کی اور ایک قیراط پالیا، پھر اعلان کیا گیا کہ جو دو پہر سے عصر تک کام کرے گا تو ہر ایک مزدور کو ایک قیراط ملے گا، عصر تک گویا نصاریٰ نے کام کیا، اس کے بعد اعلان کیا کہ جس نے عصر سے غروبِ شمس تک کام کیا تو ہر ایک کو دو قیراط ملیں گے تو اس پر یہود و نصاریٰ ناراض ہوئے کہ اس کی کیا وجہ کہ ہم نے کام زیادہ وقت کیا، لیکن مزدوری کم، تو مالک نے کہا بھلا بتاؤ میں نے تمہاری مزدوری میں کچھ کمی کی؟ کہا نہیں تو فرمایا تو وہ میرا فضل ہے کہ جسے جتنا چاہوں عطا کروں۔

<u>استدلال:</u> اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ ظہر کا وقت عصر کے وقت سے زائد ہے کیونکہ زوال کے بعد ایک مثل تک کی بات مان لی جائے تو پھر عصر کا وقت ظہر سے زائد ہو جاتا ہے تو یہ حدیث مذکورہ کے خلاف ہو جائے گا، لہٰذا ثابت شدہ بات ہے کہ عصر کا وقت دو مثل سے شروع ہوتا ہے اور ہمیشہ ظہر کے وقت سے کم رہتا ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کا منصفانہ فیصلہ:

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اول وقت کی فضیلت عام ہے یا مطلق ہے اور ابراد والی حدیث مخصوص عنہ البعض (خاص) اور مقید ہے، ایسے مواقع پر خاص عام پر اور مقید مطلق پر مقدم ہوا کرتی ہے۔ (فتح الباری شرح صحیح بخاری، کتاب المواقیت، باب وقت العصر)

نمازِ مغرب کا مسنون وقت:

عن سلمة بن الاكوع رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان يصلي المغرب اذا غربت الشمس وتوارت بالحجاب۔ (صحیح بخاری، باب وقت المغرب)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مغرب کی نماز اس وقت ادا فرماتے جب کہ سورج غروب ہو جاتا تھا اور پردے کے پیچھے چھپ جاتا۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(صحیح مسلم، باب بیان أن اول وقت المغرب) (سنن ترمذی، باب ماجاء في وقت المغرب)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نمازِ عشاء کا مسنون وقت:

عن ابو هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم لولا ان اشق على امتی لأمرتهم ان يؤخروا العشاء الى ثلث الليل اونصفه.

(سنن ترمذی، باب تاخیر الصلوٰۃ العشاء)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر مجھے اُمت کے مشقت میں مبتلا ہونے کا خدشہ نہ ہوتا تو انہیں ضرور حکم دیتا کہ نماز عشاء کو رات کے ایک تہائی حصے یا نصف حصے تک مؤخر کریں۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن ابن ماجه، باب وقت العشاء)(الزهد و الرقائق لابن المبارك، باب فضل ذكر الله عزوجل) (مصنف عبد الرزاق، باب وقت العشاء الآخرة)(مصنف ابن أبي شيبه، باب في العشاء الآخرة تعجيل او توخر)(سنن نسائی، باب ما يستحب من تأخير العشاء)(مسند احمد، رقم الحديث ۷۴۰۰) (سنن ابن ماجه، باب وقت صلاة العشاء)(مسند البزار رقم الحديث ۸۰۹۲)(مسند ابو يعلى، رقم الحديث ۶۵۷۶)(صحيح ابن حبان، باب ذكر الوقت الذى كان يستحب المصطفى ﷺ)(المعجم الأوسط للطبرانی، رقم الحديث ۶۷۱۱)(شرح السنة للبغوی، باب تأخير العشاء)

عن نافع بن جبير قال كتب عمر رضی الله عنه الى أبي موسى رضی الله عنه وصل العشاء أي الليل شئت ولا تغفلها۔ (سنن طحاوی، باب مواقيت الصلاة)

حضرت نافع بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا کہ عشاء کی نماز رات کے جس حصہ میں چاہو پڑھو مگر اس میں (زیادہ) تاخیر نہ کرو۔

نمازِ وتر کا مسنون وقت:

وتر کی نماز کا وقت عشاء کی نماز کے بعد سے صبح صادق تک رہتا ہے، اگر تہجد کی نماز پڑھنے کا پختہ اِرادہ ہے اور عادت بھی پختہ ہے تو نمازِ تہجد کے بعد وتر پڑھنا افضل ہے ورنہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لینا چاہیے۔

عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من خاف ألا يقوم من آخر الليل فليوتر أوله، ومن طمع أن يقوم آخره

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فلیوتر آخر اللیل، فان صلوٰۃ آخر اللیل مشھودۃ وذلك أفضل۔

(صحیح مسلم، باب ما خاف ان لا یقوم من آخر اللیل فلیوتر اولہ)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جسے رات کے آخر حصہ میں آنکھ نہ کھلنے کا ڈر ہو اسے وتر پڑھ کر سونا چاہیے اور جسے اُٹھ جانے کا یقین ہو وہ رات کے آخر حصہ میں وتر پڑھے کیونکہ اس وقت فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور وہ وقت افضل ہے۔

عن علی رضی اللہ عنہ قال أوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من أول اللیل وآخرہ وأوسطہ فانتھی وترہ الی السحر۔ (مسند احمد، رقم الحدیث ۶۱۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وتر پڑھو رات کے اول حصہ میں، یا آخری حصہ میں، یا درمیانی حصہ میں اور (طلوع) سحر پر اس کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔

بلا عذر دو نمازوں کو اکٹھا کر کے پڑھنا جائز نہیں:

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا۔ (سورۃ نساء، آیت ۱۰۳)

مسلمانوں پر نماز فرض ہے اپنے وقت میں۔

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ، الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ۔ (سورۃ الماعون، آیت ۴،۵)

خرابی ہے ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں میں سستی کرتے ہیں۔

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ۔ (سورۃ البقرۃ، آیت ۴۳)

نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

استدلال: قرآن کریم نے کہیں بھی نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا بلکہ ہر جگہ نماز قائم کرنے کا حکم دیا ہے اور ظاہر ہے نماز قائم کرنے سے مراد یہی ہے کہ نماز صحیح طریقے پر صحیح وقت میں پڑھی جائے، اور دوسرا یہ کہ رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع تب ہی کر سکے گا جب نماز جماعت کے ساتھ پڑھے اور ظاہر ہے جماعت کی نماز جہاں بھی ہوگی اور جتنی بھی تاخیر سے ہوگی تب بھی اُس موجودہ نماز کے وقت کے اندر اندر ہوگی۔

عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال سألت النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم أی الاعمال أحب الی اللہ قال الصلوٰۃ لوقتھا۔ (صحیح بخاری، باب فضل الصلوٰۃ لوقتھا)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ افضل عمل کونسا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وقت پر نماز پڑھنا۔

عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم خمس صلوات افترضهن الله تعالیٰ من أحسن وضوء وصلاهن لوقتهن وأتم رکوعهن وخشوعهن کانه له علی الله عهد ان یغفر له۔

(سنن ابوداؤد، باب فی المحافظة علی وقت الصلوات)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کیں ہیں (جو مسلمان) ان کا اچھی طرح وضو کرے اور انہیں وقت پر ادا کرے اور ان کا رکوع پورا کرے اور ان کو خشوع وخضوع سے ادا کرے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے عہد کرلیا ہے کہ اسے ضرور بخشے گا۔

عن علی رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه واله وسلم قال یا علی ثلث لا تؤخرها الصلٰوة اذا أتت والجنازة اذا حضرت والایم اذا وجدت لها کفواً۔

(سنن ترمذی، باب ماجاء فی الوقت الاول من الفضل)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا اے علی! تین چیزوں میں دیر مت لگاؤ، نماز جب اس کا وقت آجائے اور جنازہ جب تیار ہو، لڑکی جب اس کا جوڑ مل جائے۔

عن أنس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم تلك صلٰوة المنافق یجلس ویرقب الشمس حتی اذا اصفرت وکانت بین قرنی الشیطن قام فنقر أربعاً لا یذکر الله الا قلیلاً۔ (سنن نسائی، باب التشدید فی تاخیر العصر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ منافق کی نماز ہے کہ بیٹھا ہوا سورج کا انتظار کرتا رہے یہاں تک کہ جب زرد ہوجائے اور سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان پہنچ جاوے تو چار چونچ مارے جن میں رب کا ذکر تھوڑا کرے۔

عن عبد الله رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

يصلى الصلاة لوقتها الا بجمع وعرفات۔ (سنن نسائی، باب الجمع بين الظهر والعصر بعرفة)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز وقت پر پڑھتے تھے سوائے مزدلفہ اور عرفات کے موقع پر۔

عن عبدالله رضى الله عنه قال رأيت النبى صلى الله عليه واله وسلم صلى صلاة بغير ميقاتها الا صلوتين جمع بين المغرب والعشآء وصلى الفجر قبل ميقاتها۔ (صحیح بخاری، باب من يصلى الفجر بجمع)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کبھی بھی نبی کریم ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ ﷺ نے نماز کے اصلی وقت کے بغیر کوئی نماز ادا کی ہو، ہاں دو نمازیں کہ موسم حج میں آپ ﷺ مغرب وعشاء کو جمع فرماتے اور فجر کو معمول کے وقت سے کچھ پہلے ادا فرماتے۔

عن ابن مسعود رضى الله عنه قال رأيت النبى صلى الله عليه واله وسلم صلى صلاة الا لوقتها الا أنه جمع بين الظهور والعصر بعرفة والمغرب والعشاء بجمع۔

(سنن طحاوی، باب الجمع بين الصلاتين كيف هو؟)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ نماز وقت پر پڑھتے تھے سوائے اس کے کہ آپ ﷺ نے ظہر اور عصر کو عرفہ میں اور مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں جمع کر کے پڑھا۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(مصنف عبدالرزاق، باب الجمع بين الصلاتين فى السفر) (صحيح مسلم، باب كراهية تأخير الصلاة عن وقتها المختار)

عن ابن عباس رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه واله وسلم قال من جمع بين صلاتين من غير عذر فقد أتى باباً من أبواب الكبائر۔ (سنن ترمذی، باب ما جاء فى الجمع بين الصلاتين فى الحضر) (المستدرك للحاكم، رقم الحديث ١٠٢٢)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو نمازوں کو ایک وقت میں بغیر عذر جمع کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ:

عن أبي موسى رضي الله عنه قال الجمع الصلاتين من غير عذر من الكبائر۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من كره الجمع بين الصلاتين)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بغیر عذر کے دو نمازوں کو جمع کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

عن أبي العالية أن عمر رضي الله عنه كتب الى أبي موسى وأعلم أن جمعا بين الصلاتين من الكبائر الا من عذر۔ (مصنف عبدالرزاق، باب الجمع بين الصلاتين في السفر)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ دو نمازوں کو ایک وقت میں بغیر عذر جمع کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه أنه كتب في الآفاق ينهاهم أن يجمعوا بين الصلاتين ويخبرهم أن الجمع بين الصلاتين في وقت واحد كبيرة من الكبائر۔

(موطا امام محمد، باب الجمع بين الصلاتين في السفر)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عمالِ حکومت کو لکھ کر بھیجا کہ وہ لوگوں کو دو نمازوں کے جمع کرنے سے روکیں اور سب کو آگاہ کریں کہ ایک وقت میں دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

كتب عمر بن الخطاب رضي الله عنه الى عامل له ثلاث من الكبآئر الجمع بين الصلاتين الا في عذر والفرار من الزحف والنهبى۔

(سنن الكبرىٰ للبيهقي، باب ذكر الأثر في أن الجمع من غير عذر)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عمالِ حکومت کو لکھ کر بھیجا کہ تین گناہ بہت بڑے ہیں، بلا عذر دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھنا، میدانِ جنگ سے بھاگنا اور کسی کی چیز کو چھیننا۔

عن أيوب عن ابو العالية أنه كان يصلي في السفر كل صلاة لوقتها۔

(مصنف عبدالرزاق، باب الجمع بين الصلاتين في السفر)

حضرت ابوالعالیہ رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ وہ سفر میں ہر نماز وقت پر پڑھا کرتے تھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن الحسن أنه كان يقول صلوا كل صلاة لوقتها۔

(مصنف عبد الرزاق، باب الجمع بين الصلاتين في السفر)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ ہر نماز کو اس کے وقت میں ہی ادا کرو۔

حالتِ مجبوری میں دو نمازوں کو کس صورت جمع کرنا جائز ہے:

عن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم في السفر يؤخر الظهر يقدم العصر ويؤخر المغرب ويقدم العشاء.

(سنن طحاوی، باب الجمع بين الصلاتين كيف هو؟)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں نمازِ ظہر کو تاخیر سے اور عصر کو جلدی ادا فرماتے اور اسی طرح نمازِ مغرب کو تاخیر سے اور نمازِ عشاء کو جلدی ادا فرماتے تھے۔

عن أنس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه واله وسلم اذا عجل عليه السفر يؤخر الظهر الى أول وقت العصر فيجمع بينهما ويؤخر المغرب حتى يجمع بينها وبين العشاء حين يغيب الشفق. (صحيح مسلم، باب جواز الجمع بين الصلاتين في السفر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر نبی اکرم ﷺ کو سفر کی جلدی ہوتی تو آپ ﷺ ظہر کو عصر کے ابتدائی وقت تک مؤخر کرتے اور دونوں نمازوں کو جمع کر کے پڑھتے، اسی طرح غروب شفق تک مغرب کو مؤخر کر کے عشاء کے ساتھ جمع کر کے پڑھتے۔

عن أبي قتادة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ليس في النوم تفريط انما التفريط في اليقظة بأن يؤخر صلاة الى وقت أخرى.

(سنن طحاوی، باب الجمع بين الصلاتين كيف هو؟)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیند میں تفریط نہیں، تفریط بیداری میں ہے کہ ایک نماز کو مؤخر کر کے دوسری نماز کے وقت تک لے جایا جائے۔

عن طاؤس عن ابن عباس رضي الله عنه قال لا يفوت صلاة حتى يجيئ وقت الاخرى. (سنن طحاوی، باب الجمع بين الصلاتين كيف هو؟)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز اس وقت فوت ہوتی ہے جب دوسری نماز کا وقت آ جائے۔

عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنه قال استصرخ علی صفية وهو في سفر فسار حتى اذا غابت الشمس قيل له الصلاة فسار حتى اذا كاد يغيب الشفق نزل فصلى المغرب ثم انتظر حتى غاب الشفق صلى العشاء ثم قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا نابته حاجة صنع هكذا۔

(سنن دار قطنی، باب الجمع بین الصلاتین فی السفر)

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو ان کی اہلیہ صفیہ رضی اللہ عنہا کی بیماری کی اطلاع ملی، وہ اس وقت سفر کی حالت میں تھے تو اُنہوں نے رفتار تیز کر دی، جب سورج غروب ہو گیا تو ان سے نماز کے لیے کہا گیا لیکن وہ چلتے رہے یہاں تک کہ جب شفق غروب ہونے کے قریب تھی تو اُنہوں نے پڑاؤ کیا اور مغرب کی نماز ادا کی، پھر وہ انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ شفق غروب ہو گئی تو اُنہوں نے عشاء کی نماز ادا کی، پھر اُنہوں نے ہمیں یہ بات بتائی کہ نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی کام ہوتا تھا تو آپ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

عن عاصم عن أبي عثمان قال وفدت أنا وسعد بن مالك رضی الله عنه ونحن نبادر للحج فكنا نجمع بين الظهر والعصر نقدم من هذه ونؤخر من هذه۔

(سنن طحاوی، باب الجمع بین الصلاتین کیف ھو؟)

حضرت عاصم احول رحمۃ اللہ علیہ نے ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ میں اور سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے اکٹھا حج کا سفر کیا ہم جلدی جا رہے تھے ہم ظہر و عصر کو جمع کرتے یعنی ظہر کو مؤخر اور عصر کو مقدم کر کے پڑھتے تھے۔

عن عبد الرحمن بن يزيد يقول صحبت عبد الله بن مسعود رضی الله عنه في حجة فكان يؤخر الظهر ويعجل العصر ويؤخر المغرب ويعجل العشاء۔

(سنن طحاوی، باب الجمع بین الصلاتین کیف ھو؟)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبدالرحمن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا وہ ظہر کو مؤخر اور عصر کو مقدم کر کے پڑھتے تھے اسی طرح مغرب کو مؤخر اور عشاء کو جلدی پڑھتے تھے۔

نمازوں کے مکروہ اوقات:

فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک طلوع آفتاب کے تقریباً (15) منٹ تک اور نصف النہار کے وقت (جو کہ تقریباً 20 منٹ ہوتا ہے) اور عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

عن عمرو بن عبسة السلمی رضی اللہ عنه وفیه فقلت یا نبی اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم اخبرنی عما علمك اللہ واجهله اخبرنی عن الصلوٰة قال صل صلوٰة الصبح ثم اقصر عن الصلوٰة حتی تطلع الشمس حتی ترفع فانها تطلع حین تطلع بین قرنی شیطن، وحینئذٍ یسجدلها الکفار ثم صل الصلوٰة مشهودة محضورة حتی یستقل الظل بالرمح ثم اقصر عن الصلوٰة فان حینئذٍ تسجر جهنم، فاذا اقبل الفیئ فصل فان الصلوٰة مشهودة محضورة حتی تصل العصر ثم اقصر عن الصلوٰة حتی تغرب الشمس فانها تغرب بین قرنی شیطن وحینئذٍ یسجدلها الکفار۔ (صحیح مسلم، باب اسلام عمرو بن عبسة)

حضرت عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کیا اے اللہ کے نبی! مجھے ایسی چیز بتلایئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بتائی ہو اور مجھے معلوم نہ ہو خاص طور پر نماز کے متعلق بتلایئے آپ ﷺ نے فرمایا صبح کی نماز پڑھ کر کسی اور نماز سے رکے رہو یہاں تک کہ آفتاب طلوع ہو کر بلند ہو جائے کیونکہ آفتاب شیطان کے دو سینگوں کے درمیان طلوع ہوتا ہے اور اس وقت سورج پرست کفار اسے سجدہ کرتے ہیں جب سورج کچھ بلند ہو جائے تو پھر نماز پڑھو کیونکہ ہر نماز بارگاہ الٰہی میں پیش کی جاتی ہے البتہ جب نیزہ بے سایہ ہو جائے (نصف النہار کے وقت) تو نماز نہ پڑھو کیونکہ یہ جہنم کے دہکانے کا وقت ہے اور جب سایہ بڑھنا شروع ہو جائے تو پھر نماز پڑھو کیونکہ ہر نماز اللہ تعالیٰ کے حضور پیش

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کی جاتی ہے جب عصر کی نماز پڑھ چکو تو پھر دوسری کسی نماز سے رک جاؤ یہاں تک کہ سورج ڈوب جائے کیونکہ سورج شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے اور اس وقت سورج پرست کفار سورج کو سجدہ کرتے ہیں۔

عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه يقول سمعت علي رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يقول لاصلوٰة بعد الصبح حتى ترفع الشمس ولا صلوٰة بعد العصر حتى تغيب الشمس. (صحيح بخاري،باب لا تتحرى الصلوٰة قبل غروب الشمس)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ فرمارہے تھے کہ صبح کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج بلند ہوجائے اور عصر کی نماز کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہوجائے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من لم يصل ركعتي الفجر فليصلهما بعد ما تطلع الشمس.

(سنن ترمذی،باب ماجاء في اعادتها بعد طلوع الشمس)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے فجر کی دو رکعتیں (سنت موکدہ) نہ پڑھی ہوں تو وہ انہیں سورج نکلنے کے بعد پڑھ لے۔

عن ابن عمر رضي الله عنه قال سمعت النبي صلى الله عليه واله وسلم يقول اذا دخل أحدكم المسجد والامام على المنبر فلا صلوٰة ولا كلام حتى يفرغ الامام. (مجمع الزوائد،باب فيمن يدخل المسجد والامام يخطب)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو اور امام منبر پر ہو تو نہ کوئی نماز جائز ہے اور نہ بات چیت یہاں تک کہ امام فارغ ہوجائے۔

عن عقبة بن عامر الجهني رضي الله عنه يقول ثلث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ينهانا ان نصلي فيهن أوان نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتى ترفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل الشمس وحين

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تضیف الشمس للغروب حتی تغرب۔ (صحیح مسلم، باب الاوقات التی نہی عن الصلوۃ فیہا)

حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تین اوقات میں نماز پڑھنے یا مردوں کو دفن کرنے سے منع فرمایا ہے: 1۔ جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے 2۔ عین زوال کے وقت جب تک کہ سورج ڈھل جائے 3۔ جب سورج غروب کے قریب ہو یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

صبح صادق کے بعد سنتوں کے علاوہ نوافل پڑھنا منع ہے:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال لا صلاۃ بعد الفجر الا سجدتین۔ (صحیح مسلم، باب استحباب رکعتی سنۃ الفجر)

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(سنن ترمذی، باب ما جاء فی لا صلاۃ بعد طلوع الفجر الا رکعتین)(سنن ابو داؤد، باب من رخص فیہما اذا کانت الشمس مرتفعۃ)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طلوع فجر کے بعد سوائے دو سنتوں کے کوئی نماز نہیں۔

مغرب کی فرض نماز سے پہلے کوئی نفل نماز پڑھنا منع ہے:

عن طاؤس قال سئل ابن عمر رضی اللہ عنہ عن الرکعتین قبل المغرب فقال ما رأیت أحداً علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یصلیہما۔

(سنن ابو داؤد، باب الصلاۃ قبل المغرب)

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ کسی نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کسی کو یہ نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(سنن الکبریٰ للبیہقی، باب من جعل قبل صلاۃ المغرب رکعتین)(مختصر قیام اللیل وقیام رمضان و کتاب الوتر للمروزی، باب ذکر من لم یرکعہما عن النخعی)(مسند عبد بن حمید رقم الحدیث ۸۰۳)(الکنی والأسماء للدولابی، رقم الحدیث ۱۱۴۲، طبع دار ابن حزم)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عبداللہ بن بریدۃ عن أبیه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم ان عند کل أذانین رکعتین ما خلا صلاۃ المغرب.

(سنن دارقطنی، باب الحث علی الرکوع بین الأذانین فی کل صلاۃ)

حضرت عبداللہ بن یزید رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مغرب کے علاوہ ہر اذان اور اقامت کے درمیان دو رکعت (نفل) ادا کی جائیں گی۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن الکبریٰ للبیہقی، باب من جعل قبل صلاۃ المغرب رکعتین)(الأحکام الکبریٰ للغراط، باب بین کل أذانین صلاۃ)

عن جابر عبداللہ رضی اللہ عنه قال سألنا نساء هل رأیتن رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم یصلی رکعتین قبل المغرب؟ فقلن لا.

(مسند الشامیین للطبرانی ۲/۲۱۲، رقم الحدیث ۲۱۱۰)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی ایک بیوی (اُمہات المومنین رضی اللہ عنہا) نے پوچھا کہ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب سے پہلے دو رکعت پڑھتے دیکھا؟ تو اُنہوں نے کہا نہیں۔

حدثنا حماد بن سلیمان أنه سأل ابراهیم النخعی عن الصلاۃ قبل المغرب، قال فنهی عنها، وقال أن رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم وأبا بکر و عمر رضی اللہ عنهم لم یکونوا یصلونها۔ (کتاب الآثار لمحمد بن الشیبانی، باب المواقیت الصلاۃ)

حضرت حماد بن سلیمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مغرب سے پہلے نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا ایسا مت کرو، اور فرمایا بے شک رسول اللہ ﷺ، ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہم نے انہیں کبھی نہیں پڑھا۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف عبدالرزاق، باب الرکعتین قبل المغرب)(سنن طحاوی، باب بیان مشکل ماروی عن رسول اللہ ﷺ).

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وضو کا بیان

عن مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم (وفیہ) لا تقبل صلاۃ بغیر طھور۔ (صحیح مسلم، باب وجوب الطھارۃ)

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طہارت (یعنی وضو) کے بغیر نماز نہیں۔

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لا تقبل صلاۃ من أحدث حتی یتوضأ۔ (صحیح بخاری، باب لا تقبل صلاۃ بغیر طھور)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے وضو کی نماز قبول نہیں یہاں تک کہ وضو نہ کر لے۔

کثرت سے وضو کرنے کی فضیلت:

عن نعیم المجمر قال رقیت مع أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ علی ظھر المسجد فتوضأ فقال انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول ان أمتی یدعون یوم القیامۃ غراً محجلین من أثار الوضوء۔ (صحیح بخاری، باب فضل الوضوء)

حضرت نعیم مجمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مسجد کی چھت پر چڑھا آپ رضی اللہ عنہ نے وضو کر کے فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ قیامت کے دن میری اُمت اس حال میں لائی جائے گی کہ اس کے اعضاء وضو روشن چمکدار ہوں گے۔

وضو کے فرائض:

یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَی الصَّلَاۃِ فَاغْسِلُوا وُجُوھَکُمْ وَأَیْدِیَکُمْ إِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِکُمْ وَأَرْجُلَکُمْ إِلَی الْکَعْبَیْنِ۔ (سورۃ المائدہ، آیت ۶)

اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہرے کو اور ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو لیا کرو اور اپنے سر کا مسح کر لیا کرو اور ٹخنوں تک اپنے پاؤں دھو لیا کرو۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وضو کا مسنون طریقہ:

نیتِ وضو:

عن عمر رضی اللہ عنہ علی المنبر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول انما الأعمال بالنیات۔(صحیح بخاری،باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ منبر پر فرما رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمام اعمال کا دارومدار صحیح نیت پر ہے۔

وضو میں نیت فرض نہیں بلکہ سنت ہے:

وضو میں نیت فرض نہیں بلکہ سنت ہے کیونکہ پانی کو خود بخود پاک کرنے والا قرار دیا گیا ہے ہاں مگر بغیر نیت کے وضو کا ثواب نہ ملے گا۔

دلیل نمبر ۱: وَأَنزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا۔(سورۃ الفرقان،آیت ۴۸)

اور اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی کو پاکی کے لئے اُتارا۔

دلیل نمبر ۲: ان اللہ تعالیٰ أمر فی آیۃ(سورۃ المائدۃ،آیت ۶)الوضوء بغسل الأعضاء الثلاثۃ ومسح الرأس ولم یزد علیھا،فلو کانت النیۃ شرطاً لذکرھا۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ وضو کے اعضاء کو تین بار دھونے کا فرما رہے ہیں اور سر کے مسح کا حکم فرما رہے ہیں اور اس سے زیادہ اور کچھ نہیں فرمایا، اگر نیت بھی شرط ہوتی تو اسے بھی ضرور ذکر کیا جاتا۔

دلیل نمبر ۳: عن أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قیل یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم أنتوضأ من بئر بضاعۃ.....فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان الماء طھور لا ینجسہ شئی۔(مصنف ابن أبی شیبہ،باب من قال الماء طھور)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کیا ہم بضاعہ کے کنواں سے وضو کرلیا کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پانی پاک کرنے والا ہے اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

دلیل نمبر ۴: عن انس رضی اللہ عنہ قال خرج عمر متقلدا السیف فقیل لہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

....فقالت له أخته انك رجس ولا يمسه الا المطهرون فقم فاغتسل أو توضأ فقام عمر فتوضأ ثم أخذ الكتاب فقرأطه۔

(المستدرك للحاكم، باب ذكر فاطمة بنت خطاب، رقم الحديث ۶۸۹۷)(سنن دار قطني، باب في نهي المحدث عن مس القرآن)(سنن الكبرى للبيهقي، باب نهي المحدث عن مس المصحف)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قبولِ اسلام کے قصہ میں ہے کہ اُنہوں نے اپنی بہن کے حکم پر بغرض پاکی وضو یا غسل کیا پھراوراقِ قرآنی ہاتھ میں لئے اوران کی تلاوت کی، اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ حالتِ کفر میں تھےاور حالتِ کفر میں نیت کی بھی جائے تومعتبر نہیں۔

دلیل نمبر۵: فقال يا رسول الله صلى الله عليه واله وسلم انا نركب البحر و نحمل معنا القليل من الماء فان توضانا به عطشنا افنتوضا من البحر فقال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم هو الطهور ماءه والحل ميتته۔

(سنن ترمذی، باب ما جاء في ماء البحر أنه طهور)

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم سمندر میں سفر کرتے ہیں اور اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی رکھتے ہیں، اگر اس سے وضو کرلیں تو پیاسے رہ جائیں، کیا ہم سمندر کے پانی سے وضو کرلیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

دلیل نمبر۶: قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم لا انما يكفيك أن تحثي على رأسك ثلاث حثيات ثم تفيضين عليك الماء فتطهرين۔

(صحيح مسلم، باب حكم ضفائر المغتسلة)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے لیے تین چلو بھر کر اپنے سر پر ڈال لینا کافی ہے، پھر اپنے پورے بدن پر پانی بہانے سے تو پاک ہو جائے گی۔

نوٹ: یاد رہے نماز روزہ، حج وزکوٰۃ وغیرہ عبادت مقصودہ میں اصل مقصد ثواب ہے اس لئے بغیر نیت کے یہ عبادات ادا نہ ہوں گی، وہاں نیت فرض ہوگی۔

وضو شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا:

عن أبي هريرة وابن مسعود وابن عمر رضي الله عنهم من النبي صلى الله عليه

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

والہ وسلم قال من توضأ وذکر اسم اللہ فانہ یطھر جسدہ کلہ ومن توضأ ولم یذکر سم اللہ لم یطھر الا موضع الوضوء۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی،باب التسمتہ علی الوضوء)(سنن دار قطنی،باب التسمیہ علی الوضوء)

حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابن مسعود اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے وضو کیا اور اللہ کا نام لیا تو گویا اس نے پورے جسم کو پاک کر لیا اور جس نے وضو کیا لیکن اللہ کا نام نہ لیا تو اس کا وضو صرف اس کے اعضاءِ وضو کو پاک کرنے والا ہوگا۔

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لا صلاۃ لمن لا وضوئ لمن یذکر اسم اللہ تعالٰی علیہ۔(سنن ابو داؤد،باب فی تسمیۃ فی الوضوء)

(سنن ابن ماجہ،باب ماجاء فی التسمیۃ فی الوضوء)(سنن ترمذی،باب فی التسمیۃ عند الوضوء)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا وضو (کامل) نہیں جس نے وضو کے دوران اللہ تعالٰی کا نام نہ لیا۔

عن أبی سعید رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال لا وضوء لمن لم یذکر اسم اللہ علیہ۔

(سنن ابن ماجہ،باب ماجاء فی التسمیۃ فی الوضوء)(سنن دار قطنی،باب التسمیۃ علی الوضوء)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کا وضو (کامل) نہیں جس نے وضو کے دوران اللہ تعالٰی کا نام نہ لیا۔

وضو میں بسم اللہ پڑھنا سنت ہے فرض نہیں:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من توضأ فذکر اسم اللہ علی وضوءہ کان طھور الجسدہ قال ومن توضأ ولم یذکر اسم اللہ علی وضوءہ کان طھور الاعضاءہ۔(سنن دار قطنی،باب التسمیۃ علی الوضوء)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے وضو کیا اور وضو کرتے وقت اللہ کا نام لیا تو یہ سارے بدن کی طہارت ہوگا اور جس نے وضو کیا اور وضو کرتے ہوئے اللہ کا نام نہ لیا تو صرف اس کے اعضاءِ وضو کی طہارت ہوگا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من توضأ وذكر اسم الله تطهر جسده كله ومن توضأ ولم يذكر اسم الله لم يطهر الا موضع الوضوء. (سنن دار قطنی، باب التسمية على الوضوء)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے وضو کیا اور اللہ کا نام لیا تو اس کا بدن پاک ہو گیا اور جس نے وضو کیا اور اللہ کا نام نہ لیا تو اس کی صرف وضو کی جگہ پاک ہو گی۔

عن ابن مسعود رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يقول اذا تطهر احدكم فليذكر اسم الله فانه يطهر جسده كله فان لم يذكر أحدكم اسم الله على طهوره لم يطهر الا ما مر عليه الماء.

(سنن الکبری للبیہقی، باب التسمية على الوضوء)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرنے لگے تو اسے چاہیے کہ اللہ کا نام لے لے، اسی طرح سارا جسم پاک ہوگا اور اگر کسی نے دورانِ وضو اللہ کا نام نہ لیا تو جس عضو پر پانی جائے گا، وہی پاک ہوگا۔

ہاتھوں کو دھونا:

أوس يحدث عن جده أنه رأى رسول الله صلى الله عليه واله وسلم توضأ فاستوكف ثلاثا فقلت أناله أي شيئ استوكف ثلاثا قال غسل يديه ثلاثا.

(سنن نسائی، باب کم یغسلان)

اوس بن اَبی اوس رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے دیکھا تو آپ ﷺ نے تین مرتبہ بہایا، میں نے ان سے پوچھا کونسی چیز تین مرتبہ بہائی، اُنہوں نے کہا اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھونا۔

کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا:

عن أبي وائل شقيق بن سلمة قال شهدت علي بن أبي طالب و عثمان بن عفان

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

رضی اللہ عنهم توضأ ثلاثا ثلاثا وأفرد المضمضة من الاستنشاق ثم قالا هكذا رأينا رسول الله صلى الله عليه واله وسلم. (تلخیص الحبیر، باب الوضوء)

حضرت ابو وائل شقیق بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم کے پاس حاضر ہوا، دونوں حضرات نے تین تین بار (اعضاء) وضو کو دھویا اور کلی اور ناک میں پانی علیحدہ علیحدہ ڈالا، پھر فرمایا ہم نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔

عن حمران بن أبان مولى أن عثمان بن عفان رضي الله عنه توضأ فمضمض واستنشق. (صحیح بخاری، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔

عن عبد الخير قال دخل علي رضي الله عنه... قال عبد خير ونحن جلوس ننظر اليه فأدخل يده اليمنى فملأ فمه فمضمض واستنشق. (سنن دارمی، باب فی المضمضة)

حضرت عبدالخیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور ہم انہی کو دیکھنے لگ گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا دایاں ہاتھ (پانی میں) ڈالا اور اپنا منہ بھر لیا اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے ناک کو بائیں ہاتھ سے جھاڑا۔

مسواک کرنا:

عن عائشة رضي الله عنها قالت كان النبي صلى الله عليه واله وسلم لا يرقد من الليل ولا نهار فيستيقظ الا تبسوك قبل أن يتوضأ.

(سنن ابو داؤد، باب السواك لمن قام بالليل)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بھی نیند سے بیدار ہوتے خواہ دن ہوتا یا رات تو وضو فرمانے سے پہلے مسواک ضرور فرماتے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه واله وسلم قال لولا أن أشق على المؤمنين وفي حديث زهير على أمتي لأمرتهم بالسواك عند كل صلاة.

(صحیح مسلم، باب السواک) (صحیح بخاری، باب السواک)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں پڑ جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو انہیں ضرور حکم دیتا کہ نمازِ عشاء تاخیر سے پڑھیں اور ہر نماز کے لیے مسواک کریں۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم لولا أن أشق على أمتي لأمرتهم بالسواك مع كل وضوء.

(سنن الكبرىٰ للبيهقي، باب الدليل على أن السواك سنة ليس بواجب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر مجھے اپنی اُمت کے مشقت میں پڑ جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو انہیں ضرور حکم دیتا کہ ہر وضو کے ساتھ مسواک کریں۔

عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم تفضل الصلاة التي يساك لها على الصلاة التي لا يساك لها ضعفاً.

(مشكوة كتاب الصلاة باب السواك)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نماز کے لیے مسواک کی جائے وہ نماز اس نماز سے جو بغیر مسواک کے پڑھی جائے ستر درجہ افضل ہے۔

اگر کسی وجہ سے مسواک نہ ہو تو اُنگلی منہ میں پھیر لینا چاہیے:

عن أنس رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه واله وسلم قال تجزي من السواك الأصابع. (سنن الكبرىٰ للبيهقي، باب الدليل على أن السواك سنة ليس بواجب)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مسواک نہ ہوتے وقت اُنگلی کافی ہے۔

ناک بائیں ہاتھ سے صاف کرنا چاہیے:

عن عبد الخير قال دخل علي رضي الله عنه....قال عبد خير ونحن جلوس ننظر اليه فأدخل يده اليمنى فملأ فمه فمضمض واستنشق. (سنن دارمي، باب في المضمضة)

حضرت عبد الخیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور ہم انہی کو دیکھنے لگ گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنا دایاں ہاتھ (پانی میں) ڈالا اور اپنا منہ بھر لیا اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے ناک کو بائیں ہاتھ سے جھاڑا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وضو میں دائیں طرف کے اعضاء کو پہلے دھونا مسنون ہے:

عن عائشة رضی الله عنها قالت كان النبی صلی الله علیه واله وسلم یحب التمین ما استطاع فی شانه كله فی طهوره وترجله وتنعله.

(صحیح بخاری باب التمین فی الوضو والغسل)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس بات کو پسند فرماتے کہ ہر کام دائیں طرف سے شروع فرمائیں مثلاً غسل و وضو فرمانے میں، کنگھی فرمانے میں، نعلین مبارک پہننے میں۔

عن أبی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اذا لبستم واذا توضأتم فابدؤا بأیامنکم. (مشکوۃ باب سنن الوضوء)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم لباس پہنو اور جب وضو کرو تو دائیں طرف سے شروع کرو۔

عن أبی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اذا توضأتم فابدأ بمیامنکم. (سنن ابوداؤد باب فی الأنتعال)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم وضو کرو تو اپنی دائیں طرف سے ابتداء کرو۔

وضو کے تمام اعضاء کو تین بار دھونا:

عن أبی بن کعب رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم دعا بماء فتوضأ مرة مرة فقال هذا وظیفة الوضوء اوقال وضوء من لم یتوضأه لم یقبل الله له صلاة ثم توضأ مرتین مرتین ثم قال هذا وضوء من توضأه أعطاه الله كفلین من الأجر ثم توضأ ثلاثا ثلاثا فقال هذا وضوئی ووضوء المرسلین من قبلی. (سنن ابن ماجه باب ماجاء فی الوضوء مرة ومرتین وثلاثا)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور ایک ایک بار اعضاء وضو دھو کر فرمایا یہ مقرر وضو ہے یا یہ فرمایا یہ وہ وضو ہے جس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قبول نہیں فرماتے، پھر دو دو مرتبہ اعضاءِ وضو دھو کر فرمایا یہ ایسا وضو ہے جس پر اللہ تعالیٰ دوہرا اجر عطا فرماتے ہیں، پھر تین تین مرتبہ اعضاءِ وضو دھوئے اور فرمایا یہ میرا اور مجھ سے پہلے تمام رسولوں کا وضو ہے۔

عن حمران بن أبان مولى أن عثمان بن عفان رضی اللہ عنه توضأ فمضمض واستنشق وغسل وجهه ثلاثا ويديه ثلاثا ومسح برأسه وغسل رجليه ثلاثا ثم قال رأيت رسول اللہ توضأ كما توضأت ثم قال من توضأ وضوئي هذا۔

(صحیح بخاری، باب الوضوء ثلاثا ثلاثا)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور اپنے ہاتھوں اور چہرے کو تین تین بار دھویا اور اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے پاؤں کو تین تین مرتبہ دھویا پھر اُنہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا تھا۔

عن أبي حية قال رأيت عليا رضی اللہ عنه توضأ فغسل كفية حتى أنقا هما ثم مضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا وغسل وجهه ثلاثا وذراعه ثلاثا ومسح برأسه مرة ثم غسل قدميه الى الكعبين ثم قام فأخذ فضل طهورة فشربه وهو قائم ثم قال أحببت أن أريكم كيف كان طهور رسول اللہ صلى اللہ عليه واله وسلم۔ (سنن ترمذی، باب فی وضوء النبی ﷺ کیف کان)

حضرت ابو حیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے وضو کیا، پس اُنہوں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دھویا یہاں تک کہ انہیں خوب صاف کیا، پھر تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا، تین بار چہرہ دھویا، دونوں بازوؤں کو بھی تین بار دھویا اور ایک بار سر کا مسح کیا، پھر اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھویا، پھر کھڑے ہو کر وضو کا بچا ہوا پانی لے کر اسے کھڑے کھڑے ہی پی لیا، پھر فرمایا کہ میں نے بہتر سمجھا کہ تمہیں دکھاؤں رسول اللہ ﷺ کا وضو کیسا تھا۔

عن راشد بن نجيح أبي محمد الحماني قال رأيت أنس بن مالك رضی اللہ عنه بالزاوية فقلت له أخبرني عن وضوء رسول اللہ صلى اللہ عليه واله وسلم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

كيف كان فانه بلغني أنك كنت توضئه قال نعم فدعا بوضوء فأتي بطست وقدح فوضع بين يديه فأكفأ على يديه من الماء وأنعم غسل كفيه ثم تمضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا وغسل وجهه ثلاثا ثم أخرج يديه اليمنى فغسلها ثلاثا ثم غسل اليسرى ثلاثا ثم مسح برأسه مرة واحدة غير أنه أمرهما على أذنيه فمسح عليهما ۔(مجمع الزوائد باب ما جاء فی الوضوء)

حضرت راشد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو زاویہ میں دیکھا تو ان سے عرض کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے متعلق بتائیے کہ وہ کس طرح تھا؟ تحقیق مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ اُنہیں وضو کراتے تھے، تو فرمایا ہاں اور پانی منگایا، ایک طشت اور پیالہ لایا گیا جو کہ ان کے سامنے رکھ دیا گیا تو اُنہوں نے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈال کر دونوں ہاتھوں کو خوب اچھی طرح دھویا، پھر تین بار کلی کی، پھر تین بار ناک میں پانی ڈالا، پھر تین بار چہرہ دھویا، پھر اپنا دایاں بازو تین بار دھویا، پھر بایاں بازو تین بار دھویا اور اپنے سر کا ایک بار مسح کیا، البتہ اُنہوں نے ہاتھ اپنے دونوں کانوں پر پھیرے اور ان کا مسح کیا۔

داڑھی کا خلال کرنا:

عن شقيق بن سلمة قال رأيت عثمان رضى الله عنه توضأ فخلل لحيته وقال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ۔(سنن ترمذی باب ما جاء فی تخلیل اللحیۃ)

شقیق بن سلمٰی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا تو اُنہوں نے اپنی داڑھی کا خلال کیا اور اُنہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے۔

عن عائشة رضى الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان اذا توضأ خلل لحيته بالماء ۔(مسند احمد ۶/۲۳۴،طبع دار احیاء التراث العربی بیروت)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بیشک رسول اللہ ﷺ جب وضو فرماتے تو پانی کے ساتھ اپنی داڑھی مبارک کا خلال فرماتے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہاتھ پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال کرنا:

عن عاصم لقيط بن صبرة عن أبيه وافد بني المنتفق عن النبي صلى الله عليه واله وسلم قال اذا توضات فأسبغ وضوءك وخلل بين أصابعك. (سنن ابوداؤد باب في الاستنثار)(سنن ترمذی باب ماجاء في تخليل الأصابع)(سنن نسائی باب الأمر بتخليل اللحية)(سنن ابن ماجه باب تخلل الأصابع)

حضرت عاصم بن لقیط بن صبرہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تو وضو کرے تو اپنے وضو کو مکمل کر اور اپنی اُنگلیوں میں خلال کر۔

عن ابن عباس رضي الله قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا توضأت فخلل أصابع يديك ورجليك.

(سنن ترمذی باب ماجاء في تخليل الأصابع)(سنن نسائی باب الأمر بتخليل الأصابع)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم وضو کرو تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی اُنگلیوں کا خلال کرو۔

أن ابوبكر صديق رضي الله عنه قال لتخللن أصابعكم بالماء أو ليخللنها الله بالنار. (مصنف ابن أبي شيبه باب تخليل الأصابع في الوضوء)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پانی سے اپنی اُنگلیوں کا خلال نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ آگ ان کے درمیان ڈالیں گے۔

سر اور کانوں کا مسح کرنا:

عن شقيق بن سلمة قال رأيت عثمان رضي الله عنه توضأ فمسح برأسه وأذنيه ظاهرهما وباطنهما ثم قال رأيت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم صنع كما صنعت أو كالذي صنعت.

(سنن ترمذی باب ماجاء في تخليل اللحية)(سنن ابن ماجه باب ماجاء في تخليل اللحية)

شقیق بن سلمیٰ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا تو اُنہوں نے اپنے کانوں کی اندرونی سطح پر مسح کیا پھر اُنہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا ہے جس طرح میں نے کیا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسح برأسہ وأذنیہ ظاھر ھما وباطنھما۔ (سنن ترمذی باب مسح الأذنین ظاھر ھما وباطنھما)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسح فرمایا سر اور کانوں کا اندر باہر سے۔

عن راشد بن نجیح أبی محمد الحمانی قال رأیت أنس بن مالك رضی اللہ عنہ بالزاویۃ فقلت لہ أخبرنی عن وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیف کان فانہ بلغنی أنك کنت توضئہ قال نعم فدعا بوضوء فأتی بطست وقدح فوضع بین یدیہ فأکفأ علی یدیہ من المآء وأنعم غسل کفیہ ثم تمضمض ثلاثاً واستنشق ثلاثاً وغسل وجھہ ثلاثاً ثم أخرج یدیہ الیمنی فغسلھا ثلاثاً ثم غسل الیسری ثلاثاً ثم مسح برأسہ مرۃ واحدۃ غیر أنہ أمرھما علی أذنیہ فمسح علیھما۔ (مجمع الزوائد باب ماجاء فی الوضوء)

حضرت راشد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو زاویہ میں دیکھا تو ان سے عرض کیا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے وضو کے متعلق بتایئے کہ وہ کس طرح تھا؟ تحقیق مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ وضو کراتے تھے، تو فرمایا ہاں اور پانی منگایا، ایک طشت اور پیالہ لایا گیا جو کہ ان کے سامنے رکھ دیا گیا تو اُنہوں نے اپنے ہاتھوں پر پانی ڈال کر دونوں ہاتھوں کو خوب اچھی طرح دھویا، پھر تین بار کلی کی، پھر تین بار ناک میں پانی ڈالا، پھر تین بار چہرہ دھویا، پھر اپنا دایاں بازوں تین بار دھویا، پھر بایاں بازوں تین بار دھویا اور اپنے سر کا ایک بار مسح کیا، البتہ اُنہوں نے ہاتھ اپنے دونوں کانوں پر پھیرے اور ان کا مسح کیا۔

سر کے مسح کے لیے نیا پانی لینا چاہیے:

عن عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یتوضأ بالجحفۃ فمضمض واستنشق ثم غسل وجھہ ثلاثا ثم غسل یدیہ ثلاثا ثم مسح رأسہ وغسل رجلیہ حتی أنقاھما ثم مسح رأسہ بماء غیر فضل

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یدیه قال أبو محمد یرید به تفسیر مسح الأول. (صحیح مسلم، باب فی وضوء النبی ﷺ)
حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رحمۃ اللہ علیہ اپنے چچا مازنی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جحفۃ (جگہ کا نام ہے) پر وضو کرتے دیکھا کہ پھر آپ ﷺ نے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا پھر آپ ﷺ نے تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا پھر اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا پھر اپنے سر کا مسح کیا پھر پاؤں کو دھویا حتیٰ کہ انہیں صاف کر دیا پھر اپنے سر کا اس پانی سے مسح کیا جو آپ کے ہاتھوں کا بچا ہوا نہ تھا (حدیث کے راوی) ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں اس حدیث سے ابو عاصم رحمۃ اللہ علیہ پہلے مسح کی تفسیر کرنا چاہتے ہیں۔

گردن کا مسح کرنا:

عن طلحة عن ابیه عن جدة انه رای رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یمسح راسه حتی بلغ القذال وما یلیه من مقدم العنق بمرة قال القذال السالفة العنق. (سنن الکبری للبیهقی، باب امرار الماء علی القفا) (سنن ابو داؤد، باب صفة وضوء النبی ﷺ) (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۶۰۴) (مسند احمد رقم الحدیث ۱۵۹۵۱) (سنن طحاوی، باب فرض مسح الراس فی الوضوء)
حضرت طلحہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا، آپ ﷺ نے اپنے سر اور کانوں کا مسح کیا اور اپنے ہاتھوں کو گردن پر پھیرا۔

عن ابن عمر رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه واله وسلم قال من توضأ ومسح بیدیه علی عنقیه وقی الغل یوم القیمة. (تلخیص الحبیر لابن حجر، باب الوضوء)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن کا مسح کیا تو وہ شخص قیامت کے دن طوق سے بچا لیا جائے گا۔

عن ابن عمر رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه واله وسلم قال من توضأ ومسح بیدیه علی عنقیه وقی الغل یوم القیمة وقال ان شاء الله هذا حدیث حسن صحیح. (نیل الاوطار ۱/۲۰۶، باب مسح العنق، طبع دار ابن القیم ریاض)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے وضو کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن کا مسح کیا تو وہ شخص قیامت کے دن طوق سے بچا لیا جائے گا، ان شاء اللہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

عن مجاهد عن ابن عمر رضی الله عنه أنه كان اذا مسح رأسه مسح قضاه مع رأسه۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی، باب امرار الماء علی القفا)

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب سر پر مسح کرتے تو گردن کا بھی مسح سر کے ساتھ کرتے تھے۔

عن عبدالرحمن عن موسیٰ بن طلحة قال من مسح فقاه مع راسه وقی الغل یوم القيامة فيحتمل ان يقال هذا وان كان موقوفاً فله حكم الرفع۔

(تلخیص الحبیر لابن حجر، باب الوضوء)

حضرت موسیٰ بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جس نے گردن سمیت سر کا مسح کیا وہ قیامت کے دن گردن میں بیڑیاں پہنانے سے بچ گیا۔

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کی منصفانہ تحقیق:

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ متعدد روایات مسح علی الرقبة کے ثبوت میں نقل کرنے کے بعد تحریر کرتے ہیں کہ:

وبمجميع ذلك تعلم أن قول النووی مسح الرقبة بدعة وأن حديثه موضوع مجازفة وأعجب من هذا قوله ولم يذكره الشافعي والا جمهور الأصحاب وانما قاله ابن القاص وطائفة يسيرة فانه قال الرويانی من أصحاب الشافعي فی كتابه المعروف "البحر" ما لفظه قال أصحابنا هو سنة وتعقب النووی أيضاً ابن الرفعة بأن البغوی وهو من أئمة الحديث قد قال باستحبابه قال ولا مأخذ لا ستحبابه الا خبر أو اثر لأن هذا لا مجال للقياس فيه۔

(نیل الاوطار من أسرار منتقی الأخبار ۱/۲۰۷، باب مسح العنق، طبع دار ابن القیم ریاض)

ان تمام مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ کا قول کہ "مسح رقبہ بدعت ہے اور

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اس کی حدیث موضوع ہے" مجازفة (یعنی بے تکی بات ہے) پھر فرمایا کہ اس سے بھی زیادہ عجیب علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول کہ اس کو نہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا، نہ جمہور اصحاب نے اس کو تو بس ابن القاص رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور چھوٹی جماعت نے ذکر کیا ہے (تعجب) اس لیے کہ اصحاب شافعی میں سے علامہ رویانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں جو کہ بحر سے مشہور ہے، فرمایا کہ ہمارے اصحاب نے (مسح گردن) کو سنت کہا ہے، پھر لکھا ابن الرفعہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ کا تعقب کیا ہے کہ علامہ بغوی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ ائمہ حدیث میں سے ہیں، گردن کے مسح کے استحباب کے قائل ہیں (ابن الرفعہ رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا ہے کہ اس (مسح گردن) کا مأخذ خبر یا اثر ہی ہے اس لیے اس میں قیاس کو مجال نہیں۔

وضو میں بال برابر تھوڑی سی جگہ بھی خشک رہ گئی تو وضو نہ ہوگا:

عن جابر رضی الله عنه قال أخبرنی عمر بن الخطاب رضی الله عنه أن رجلا توضأ فترك موضع ظفر علی قدمه فابصره النبی صلی الله علیه واله وسلم فقال أرجع فاحسن وضوئك فرجع ثم صلی.

(صحیح مسلم، باب وجوب استیعاب جمیع اجزأ محل الطهارة)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتلایا کہ ایک شخص نے وضو کیا اور ناخن کے برابر جگہ اپنے پاؤں پر خشک چھوڑ دی، اسے نبی کریم ﷺ نے دیکھ لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اچھی طرح وضو کرو، پس وہ گیا اور (دوبارہ) وضو کر کے نماز پڑھی۔

دوران وضو پانی کے استعمال میں اسراف نہ کرنا:

عن عبد الله بن عمرو أن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم مر بسعد وهو یتوضأ فقال ما هذا السرف فقال أفی الوضوئ اسراف قال نعم وان کنت علی نهر جار۔ (سنن ابن ماجه، باب ما جاء فی القصد فی الوضوء)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، وہ وضو کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ کیا اسراف ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں، اگرچہ تم جاری نہر پر ہی ہو۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

موزوں پر مسح کرنا:

عن المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ عنہ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فی سفر فأھویت لانزع خفیہ فقال دعھما فانی أدخلتھما طاھرتین فمسح علیھما۔ (صحیح بخاری،باب اذا دخل رجلیہ)(صحیح مسلم،باب المسح علی الخفین)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھا کہ میں جھکا تاکہ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک سے موزے نکالوں،تو آپ ﷺ نے فرمایا انہیں چھوڑ دو،تحقیق میں نے یہ طہارت کی حالت میں پہنے ہیں،پھر آپ ﷺ نے ان پر مسح فرمایا۔

عن عمر رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یمسح علی الخفین بالماء فی السفر۔ (مصنف ابن أبی شیبہ،باب فی المسح علی الخفین)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سفر میں موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

عن جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ قدمت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بعد نزول سورۃ المائدۃ فرأیتہ یمسح علی الخفین۔

(مصنف ابن أبی شیبہ،باب فی المسح علی الخفین)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سورۂ مائدہ کے نزول کے بعد رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا۔

موزوں پر مسح کرنے کا مسنون طریقہ:

عن علی رضی اللہ عنہ قال لو کان الدین بالرأی لکان أسفل الخف أولی بالمسح من أعلاہ وقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یمسح علی ظاھر خفیہ۔ (سنن ابو داؤد،باب کیف المسح)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر دین رائے پر ہوتا تو موزوں کا نچلا حصہ اُوپر کے حصہ سے مسح کے لیے بہتر ہوتا اور تحقیق میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے موزے کے اُوپر والے حصہ پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن علی رضی اللہ عنہ قال لو کان الدین بالرأی لکان باطن القدمین أولی وأحق بالمسح من ظاھرھما ولکنی رأیت النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم مسح ظاھرھما۔ (مصنف ابن أبی شیبہ، باب فی المسح علی الخفین)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر دین کی بنیاد عقل پر ہوتی تو پاؤں کے نچلا حصہ پر مسح ظاہری حصہ سے زیادہ حق دار تھا لیکن میں نبی کریم ﷺ کو پاؤں کے ظاہری حصہ پر مسح کرتے دیکھا۔

عن المغیرۃ بن شعبۃ رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بال ثم حتی توضأ ومسح علی خفیہ ووضع یدہ الیمنی علی خفہ الأیمن ویدہ الیسری علی خفہ الأیسر ثم مسح أعلاھما مسحۃ واحدۃ حتی کأنی أنظر الی أصابع رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم علی الخفین۔

(مصنف ابن أبی شیبہ، باب من کان لایری المسح)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشاب کیا، پھر وضو فرمایا، پھر موزوں پر اس طرح مسح کیا کہ دائیں ہاتھ کو دائیں موزے پر اور بائیں ہاتھ کو بائیں موزے پر رکھا، پھر اُوپر کی طرف ایک مرتبہ مسح کیا، گویا کہ آپ ﷺ کے موزے پر اُنگلیوں کے نشانات اب بھی میرے سامنے ہیں۔

عن عبدالرحمن عن أبیہ قال رأیت عمر بن الخطاب بال فتوضأ ومسح علی خفیہ قال حتی انی لأنظر الی اثر أصابعہ علی خفیہ۔

(مصنف ابن أبی شیبہ، باب فی المسح علی الخفین)

حضرت عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے پیشاب کرنے کے بعد وضو کیا اور پھر موزوں پر مسح کیا، گویا میں ان کے موزوں پر اب بھی اُنگلیوں کے نشان دیکھ رہا ہوں۔

عن الحسن قال المسح علی الخفین خطا بالأصابع۔

(مصنف ابن أبی شیبہ، باب فی المسح علی الخفین)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ موزوں پر اُنگلیوں سے خط بناتے ہوئے مسح کیا جائے۔

عن الشعبی قال یمسحهما من ظاهر قدميه الى أطراف أصابعه۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب فی المسح على الخفين)

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پاؤں کے ظاہری حصہ سے اُنگلیوں کے کناروں کی طرف مسح کیا جائے۔

موزوں پر مسح کی مدت:

عن شريح بن هانی قال أتيت عائشة رضی الله عنها أسألها عن المسح على الخفين فقالت عليك بابن أبي طالب رضی الله عنه فاسئله فانه كان يسافر مع رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فسألناه فقال جعل رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ثلاثة أيام ولياليهن للمسافر ويوما وليلية للمقيم۔

(صحيح مسلم، باب التوقيت فی المسح على الخفين)

حضرت شریح بن ہانی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ اُن سے موزوں پر مسح کے متعلق دریافت کروں، اُنہوں نے فرمایا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ، بیشک وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کرتے تھے تو ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو اُنہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مسافر کے لیے تین راتیں اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات (تک مسح) مقرر کی ہے۔

عن أبي بكرة رضی الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم جعل للمقيم يوما وليلة وللمسافر ثلاثة أيام ولياليهن فی المسح على الخفين۔

(تلخيص الحبير، باب المسح على الخفين)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موزوں پر مسح میں مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات جبکہ مسافر کے لیے تین دن اور تین رات مدت مقرر فرمائی۔

عن صفوان بن عسال رضی الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يأمر اذا كنا سفر أن لا ننزع خفافنا ثلاثة أيام ولياليهن الا من جنابة

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

لکن من غائط وبول ونوم۔(سنن ترمذی باب المسح علی الخفین للمسافر والمقیم)
حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ارشاد فرماتے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو تین دن اور تین راتیں اپنے موزے نہ اُتاریں سوائے اگر جنابت ہوجائے، لیکن پاخانہ، پیشاب اور نیند سے (موزے نہ اُتاریں)۔

عن عوف بن مالك رضی الله عنه قال أمرنا رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فی غزوة تبوك بالمسح على الخفين قال ثلاث للمسافر ويوم وليلة للمقيم (رواه الطبرانی)۔(مجمع الزوائد باب التوقیت فی المسح علی الخفین)
حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ تبوک میں ہمیں موزوں پر مسح کرنے کا حکم فرمایا اور آپ ﷺ نے فرمایا مسافر کے لیے تین اور مقیم کے لیے ایک دن رات ہیں۔

ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ کا متفقہ فیصلہ:

قال ابن الحجر العسقلانی: وقد صرح جمع من الحفاظ بأن المسح على الخفين متواتر وجمع بعض روايه فجاوزو الثمانين منهم العشرة۔

(فتح الباری شرح بخاری باب المسح علی الخفین)
حفاظ کی ایک بڑی جماعت نے تصریح کی ہے کہ مسح علی الخفین کا حکم متواتر ہے اور بعض حضرات نے اس کے روایت کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جمع کیا تو اسی (80) سے متجاوز تھے جن میں عشرہ مبشرہ بھی شامل ہیں۔

وضو کے بعد کی دُعا:

عن عقبة بن عامر رضى الله عنه.....فقال عمر رضى الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من توضأ فأحسن الوضوء ثم رفع بصره الى السماء أو قال نظره الى السماء فقال"أشهد أن لااله الاالله وحده لاشريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله" فتحت له ثمانية أبواب الجنة يدخل من أيهن شاء۔(صحیح مسلم باب الذکر المستحب عقب الوضوء)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی اچھی طرح وضو کرے اور اپنی نگاہ آسمان کی طرف اُٹھائے یا آپ ﷺ نے فرمایا اپنی نظر آسمان کی طرف کرے اور کہے "میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں" تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم من توضأ فأحسن الوضوء ثم قال "أشهدأن لااله الاالله وحده لا شريك له وأشهدأن محمدا عبده ورسوله اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين" فتحت له ثمانية أبواب الجنة يدخل من أيها شاء۔

(سنن ترمذی، باب فیمایقال بعد الوضوء)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی اچھی طرح وضو کرے اور پھر کہے "میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اُس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور طہارت حاصل کرنے والوں میں سے بنا دے" تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔

وضو یا غسل کے بعد تولیہ وغیرہ سے پانی خشک کرنا اور نہ کرنا دونوں درست ہے:

عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنه أن رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم توضأ فقلب جبة صوف كانت عليه فمسح بها وجهه۔

(سنن ابن ماجه، باب المنديل بعد الوضوء)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور اُون کا جبہ جو پہنا ہوا تھا اُلٹ کر اسی سے اپنا چہرہ مبارک پونچھ لیا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن میمونۃ رضی اللہ عنہا قالت أتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بثوب حین اغتسل من الجنابۃ فردہ وجعل ینفض الماء۔

(سنن ابن ماجہ،باب المندیل بعد الوضوء)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) جب رسول اللہ ﷺ نے غسل (اور وضو) جنابت کیا تو میں نے کپڑا پیش کیا تو آپ ﷺ نے وہ واپس کر دیا اور (ہاتھ سے) پانی جھاڑنے لگے۔

ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنا افضل ہے:

عن أنس بن مالك رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یتوضأ لکل صلاۃ وکان أحد کم یکفیہ الوضوء مالم یحدث۔

(صحیح بخاری،باب الوضوء من غیر حدث)

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے لیے وضو کیا کرتے تھے اور ہم میں سے کسی کا جب تک وضو نہیں ٹوٹتا تھا تو وہی (پہلا وضو) اس کے لیے کافی ہوتا تھا۔

نوٹ: افضل یہی ہے کہ ہر نماز کے لیے وضو کیا جائے نیز آپ ﷺ سے بھی ایک وضو کے ساتھ کئی نمازیں پڑھنا ثابت ہے۔

مفسدات وضو:

دونوں راستوں میں سے کسی ایک سے کوئی چیز نکلنے سے:

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لا تقبل صلاۃ من أحدث حتی یتوضأ قال رجل من حضر موت ما الحدث یا أبا ھریرۃ قال فساء أو ضراط۔ (صحیح بخاری،باب فی الوضوء)(صحیح مسلم،باب وجوب الطھارۃ للصلاۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص بے وضو ہو جائے اللہ تعالیٰ اس کی نماز قبول نہیں فرماتے یہاں تک کہ وہ وضو کر لے، حضر موت (ایک جگہ کا نام ہے) کے رہنے والے ایک شخص نے کہا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! بے وضو ہونا کیا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھسکی یا پاد (یعنی پچھلے راستہ سے ہوا خارج ہونا)۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن علی رضی اللہ عنہ قال كنت رجلا مذآء فكنت أستحيٓ أن أسئل النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم لمكان ابنته فأمرت المقداد بن الاسود فسئله فقال يغسل ذكره ويتوضأ۔ (صحیح بخاری، باب غسل المذی)(صحیح مسلم، باب المذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بہت زیادہ مذی (کسی بیماری کی وجہ سے) آتی تھی اور میں شرماتا تھا کہ نبی اکرم ﷺ سے پوچھوں کیونکہ آپ ﷺ کی صاحبزادی میرے نکاح میں تھی، میں نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے کہا تو اُنہوں نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ استنجاء کرے اور وضو کرے۔

عن عائشة رضی اللہ عنها قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عن المستحاضة فقال تدع الصلاة أيام أقرآئها ثم تغتسل غسلا واحداً ثم تتوضأ عند كل صلاة۔ (صحیح ابن حبان، کتاب الطهارة، باب الحیض والاستحاضة)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اِستحاضہ والی عورت کے متعلق دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا حیض کے دنوں میں وہ نماز پڑھنا چھوڑ دے، پھر ایک بار غسل کرے، پھر ہر نماز کے وقت وضو کرے۔

نیند سے یا غافل کردینے والی اُنگھ سے:

عن صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ قال كان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم يأمر اذا كنا سفر أن لا ننزع خفافنا ثلاثة أيام ولياليهن الا من جنابة لكن من غائط وبول ونوم۔ (سنن ترمذی، باب المسح علی الخفین للمسافر والمقیم)

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ارشاد فرماتے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو تین دن اور تین راتیں اپنے موزے نہ اُتاریں سوائے اگر جنابت ہو جائے، لیکن پاخانہ، پیشاب اور نیند سے۔

خون نکلنے اور قے یا اُلٹی آنے سے:

عن عائشة رضی اللہ عنها قالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

أصابه قيء أو رعاف أو قلس أو مذي فلينصرف فليتوضأ.

(سنن ابن ماجه باب ما جاء في البناء على الصلاة)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جسے قے، نکسیر، الٹی یا مذی آجائے تو وہ پھر جائے اور وضو کرے۔

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه أنه كان اذا رعف رجع فتوضأ.

(سنن الكبرى للبيهقي باب يبني من سبعة الحديث)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اُنہیں نکسیر پھوٹتی تو وہ جا کر وضو کرتے۔

عن ابن عمر رضي الله عنه قال اذا رعف الرجل في الصلاة أو ذرعه القيء أو وجد مذيا فانه ينصرف ويتوضأ. (مصنف عبد الرزاق باب الرجل يحدث ثم يرجع قبل أن يتكلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کسی شخص کو نماز میں نکسیر پھوٹ جائے، قے آجائے یا وہ مذی پائے تو وہ نماز چھوڑ کر وضو کرے۔

عن معدان بن أبي طلحة عن أبي الدرداء رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قاء فتوضأ.

(سنن ترمذی باب الوضوء من القيء والرعاف)(سنن ابو داؤد باب الصائم يستقيء عامداً)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قے آنے پر وضو فرمایا۔

قہقہہ لگا کر ہنسنے سے:

عن أبي موسى رضي الله عنه قال بينما رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يصلي بالناس اذدخل رجل فتردى في حفرة كانت في المسجد وكان في بصره ضرر فضحك كثير من القوم وهم في الصلاة فأمر رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من ضحك أن يعيد الوضوء ويعيد الصلاة. (مجمع الزوائد باب الوضوء من الضحك)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور مسجد میں ایک گڑھا تھا اس میں گر گیا، اس کی نظر میں نقص تھا، نماز ہی میں بہت سے لوگ ہنس پڑے تو (نماز کے بعد) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہنسا ہے وہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وضو بھی لوٹائے اور نماز بھی لوٹائے۔

عن أبي العالية الرياحي رضي الله عنه أن أعمى تردى في بئرو النبي صلى الله عليه واله وسلم يصلي بأصحابه فضحك بعض من كان يصلي مع النبي صلى الله عليه واله وسلم فأمر النبي صلى الله عليه واله وسلم من كان ضحك منهم أن يعيد الوضوء ويعيد الصلاة. (مصنف عبد الرزاق، باب الضحك والتبسم في الصلاة)

حضرت ابو العالیہ ریاحی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک ایک نابینا کنویں میں گر گیا جبکہ نبی اکرم ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھا رہے تھے، نبی اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے والے کچھ لوگ ہنس پڑے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص بھی ان میں سے ہنسا ہے وہ وضو بھی لوٹائے اور نماز بھی لوٹائے۔

عن جابر رضي الله عنه قال التبسم لا يقطع ولكن تقطع القرقرة.

(مصنف ابن أبي شيبه، باب التبسم في الصلاة)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تبسم نماز کو نہیں توڑتا بلکہ قہقہہ نماز کو توڑتا ہے۔

جن چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹتا:

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے:

عن ابن عباس رضي الله عنه قال أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم أكل و كتف شاة ثم صلى ولم يتوضأ. (صحيح بخاري، باب من لم يتوضأ من لحم الشاة)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کے اگلے دست کا گوشت کھایا، پھر نماز ادا کی اور وضو نہیں فرمایا۔

عن ميمونة رضي الله عنها قالت ان النبي صلى الله عليه واله وسلم عندها و كتفا ثم صلى ولم يتوضأ. (صحيح بخاري، باب من مضمض من السويق ولم يتوضأ)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کے اگلے دست کا گوشت کھایا، پھر نماز ادا کی اور وضو نہیں فرمایا۔

عن عبدالله بن مسعود رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه واله وسلم كان

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یأکل اللحم ثم یقوم الی الصلوۃ ولا یمس ماء۔

(مسند ابو یعلی، رقم الحدیث ۵۲۷۸)(مجمع الزوائد، باب ترک الوضو مما مست النار)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک نبی کریم ﷺ گوشت تناول فرماتے پھر نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور پانی کو چھوتے تک بھی نہ تھے۔

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یمر بالقدر فیأخذ العرق فیصیب منه ثم یصلی ولم یتوضأ ولم یمس ماء۔

(مجمع الزوائد، باب ترک الوضوء مما مست النار)(مسند ابو یعلی، رقم الحدیث ۴۴۲۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہنڈیا کے پاس سے گزرے تو اس میں سے گوشت لے کر کھاتے، پھر نماز پڑھتے، نہ وضو فرماتے اور نہ ہی پانی کو چھوتے۔

عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنه قال کان آخر الأمرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ترک الوضوء مما مست النار۔ (سنن نسائی، باب ترک الوضوء مما غیرت النار)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا آخری عمل آگ پر پکی چیز کھانے کے بعد وضو نہ کرنے کا تھا۔

عن ربیعه بن عبداللہ رضی اللہ عنه أنه تعشی مع عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه ثم صلی ولم یتوضأ۔ (موطا امام محمد، باب الوضوء مما غیرت النار)

حضرت ربیعہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رات کا کھانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھایا، پھر نماز ادا کی اور (نیا) وضو نہ کیا۔

عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنه أکل لحما وخبزا فتمضمض وغسل یدیه ثم مسحهما بوجهه ثم صلی ولم یتوضأ۔ (موطا امام محمد، باب الوضوء مما غیرت النار)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے گوشت اور روٹی کھائی اس کے بعد کلی کی اور دونوں ہاتھ دھوئے اور منہ پونچھا اور پھر نماز ادا کی اور نیا وضو نہیں فرمایا۔

عورت کے چھونے سے:

عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کنت أنام بین یدیه رسول اللہ صلی اللہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

علیہ والہ وسلم ورجلای فی قبلتہ فاذا سجد غمزنی رجلی فاذا قام بسطتھما والبیوت یومئذ لیس فیھا مصابیح۔

(صحیح بخاری،باب التطوع خلف المرأۃ)(صحیح مسلم،باب سترۃ المصلی۔۔۔)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے آگے سوتی رہتی تھی اور میرے پاؤں اس طرف پھیلے ہوئے رہتے تھے جدھر آپ ﷺ کو سجدہ کرنا ہوتا تھا، پس جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تو مجھے ٹھوکا دیتے، پس میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی اور جب آپ ﷺ کھڑے ہوجاتے تو میں دونوں پاؤں کو دوبارہ پھیلا دیتی کیونکہ اس زمانہ میں چراغ نہیں ہوتے تھے۔

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت فقدت النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ذات لیلۃ من الفراش فالتمستہ فوقعت یدی علی بطن قدمیہ وھو فی المسجد وھما منصوبتان۔(صحیح مسلم،باب مایقول فی الرکوع والسجو)

(سنن نسائی،باب ترک الوضوء من مس الرجل امرأتہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے ایک رات نبی اکرم ﷺ کو بستر سے گم پایا، میں نے آپ ﷺ کو تلاش کیا تو میرا ہاتھ آپ ﷺ کے مبارک قدموں کے تلووں پر لگا، آپ ﷺ سجدہ میں تھے اور دونوں قدم مبارک کھڑے تھے۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان یقبل بعض نسائہ ثم یصلی ولا یتوضأ۔(سنن ابن ماجہ،باب الوضوء من القبلۃ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی بعض ازواج کا بوسہ لیتے پھر نماز پڑھتے اور وضو نہیں فرماتے تھے۔

شرمگاہ کو چھونے سے:

عن طلق بن علی عن أبیہ قال خرجنا وفدًا حتی قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فبایعناہ وصلینا معہ فلما قضی الصلاۃ جاء رجل کأنہ بدوی فقال یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ماتری فی رجل مس

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ذکرہ فی الصلاۃ قال وھل ھو الا مضغۃ منك أو بضعۃ منك۔

(سنن نسائی باب ترك الوضوء من مس ذکر)

حضرت طلق بن علی رحمہ اللہ اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ بسا اوقات آدمی اپنی شرمگاہ کو چھو لیتا ہے، آیا اس سے وضو لازم آتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ تمہارے جسم ہی کا ایک حصہ اور ٹکڑا ہے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن ابوداؤد باب الرخصۃ من ذلك)(سنن ترمذی باب ترك الوضوء من مس الذکر)(سنن ابن ماجہ باب الرخصۃ فی ذلك)(موطا امام محمد باب الوضوء من مس الذکر)(محلی لابن حزم، باب مس الرجل ذکر نفسہ خاصۃ)(تلخیص الحبیر لابن حجر باب الاحداث)

عن عطاء بن أبی رباح عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال فی مس الذکر وأنت فی الصلاۃ قال ما أبالی مسستہ أو مسست أنفی۔

(موطا امام محمد باب الوضوء من مس الذکر)(سنن طحاوی باب الوضوء لمس الفرج)

حضرت عطا بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے حالتِ نماز میں شرمگاہ چھوئے جانے کے بارے میں فرمایا کہ میں اپنی شرمگاہ یا ناک کو چھونے میں کوئی خطرہ محسوس نہیں کرتا۔

قال محمد أخبرنا ابو العوام البصری قال سأل رجل عطاء بن أبی رباح قال یا أبا محمد رجل مس فرجہ بعد توضأ قال رجل من القوم أن ابن عباس رضی اللہ عنہ کان یقول ان کنت تستنجسہ فاقطعہ قال عطاء بن أبی رباح ھذا واللہ قول ابن عباس رضی اللہ عنہ۔ (موطا امام محمد باب الوضوء من مس الذکر)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت ابو العوام البصری رحمہ اللہ نے بتایا کہ عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ سے ایک آدمی نے دریافت کیا کہ اے ابو محمد! ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے وضو کے بعد اپنی شرمگاہ کو چھو لیا ہو تو اس اجتماع میں سے ایک آدمی نے کہا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم اسے اتنا ناپاک سمجھتے ہو تو اسے کاٹ دو، اس پر عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم یہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ہی قول ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن صالح مولی عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال لیس فی مس الذکر وضوء۔

(موطا امام محمد باب الوضوء من مس الذکر)

حضرت صالح مولیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شرمگاہ چھوئے جانے پر وضو نہیں ہے۔

عن حارث بن أبي ذباب أنه سمع سعيد بن المسيب رضی اللہ عنہ يقول ليس في مس الذكر وضوء۔ (موطا امام محمد باب الوضوء من مس الذکر)

حضرت حارث بن ابی ذباب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ شرمگاہ چھوئے جانے پر وضو نہیں ہے۔

عن علی رضی اللہ عنہ انہ قال ما ابالی انفی مسست او اذنی او ذکری۔

(سنن طحاوی باب الوضوء لمس الفرج)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں اپنے ناک، کان یا اپنے ذکر کو چھوؤں۔

عن أبو حنيفة عن حماد عن ابراهيم النخعي عن علی بن أبي طالب رضی اللہ عنہ في مس الذكر قال ما أبالي مسسته أو طرف أنفي۔

(موطا امام محمد باب الوضوء من مس الذکر)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں اپنی شرمگاہ یا ناک کو چھونے میں کوئی ڈر محسوس نہیں کرتا۔

عن ابراهيم أن ابن مسعود رضی اللہ عنہ سئل عن الوضوء من مس الذكر فقال ان كان نجسا فاقطعه۔ (موطا امام محمد باب الوضوء من مس الذکر)

حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے شرمگاہ کے چھوئے جانے پر وضو کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر یہ نجس ہے تو اسے کاٹ دو۔

عن حبيب بن عبيد عن أبي الدرداء رضی اللہ عنہ أنه سئل عن مس الذكر فقال انما هو بضعة منك۔ (موطا امام محمد باب الوضوء من مس الذکر)

حضرت حبیب بن عبید رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے شرمگاہ کے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

چھوئے جانے کے بارے میں سوال کیا گیا کہ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بے شک وہ بھی تیرے بدن کا ایک حصہ ہے۔

عن الحسن عن خمسة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه واله وسلم منهم علي بن ابي طالب وعبدالله بن مسعود وحذيفة بن اليمان وعمران بن حصين رضي الله عنهم ورجل اخر انهم كانوا لايرون في مس الذكر وضوء.

(سنن طحاوی، باب الوضوء بمس الفرج)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ حضور ﷺ کے پانچ صحابہ سے بیان فرماتے ہیں جن میں علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور ایک اور شخص ہے کہ وہ عضو مخصوص کو چھونے میں وضو کو لازم نہیں سمجھتے تھے۔

نوٹ: چنانچہ حضرت عمار بن یاسر، حضرت حذیفہ بن یمان، حضرت ابو درداء، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عمران بن حصین، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم، حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ حضرات کا یہی فتویٰ ہے۔

معذور کے لئے وضو کا حکم:

وہ شخص جسے پیشاب یا ودی کے قطرے گرتے رہنے کی بیماری ہو، یا مسلسل خروجِ ریح کی بیماری ہو، یا مسلسل بواسیر کا خون آنے کی بیماری ہو، یا عورت کو اِستحاضہ کی بیماری ہو، ایسے حضرات شرعاً معذور سمجھے جاتے ہیں تو اُن کے لئے شرعاً یہ سہولت ہے کہ وہ وقت کے اندر وضو کر لیا کریں پھر اس وضو سے جتنی چاہیں وقت کے اندر نمازیں ادا کریں اگرچہ دورانِ نماز عذر جاری رہا ہو پھر اس نماز کا وقت نکل جانے کے بعد دوبارہ وضو کر لیں۔

عن عائشة رضي الله عنها أن فاطمه بنت أبي حبيش كانت تسحاض فقال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ان دم الحيض دم أسود يعرف فاذا كان ذلك فأمسكي عن الصلاة فاذا كان الأخر فتوضأ وصلي. (صحيح ابن حبان، باب ذكر الأمر للمستحاضه بتجديد الوضوء)(سنن ابن ماجه، باب ما جاء في المستحاضة التي قد عدت ايام اقرائها)

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا جنہیں اِستحاضہ کی بیماری تھی تو اِنہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ہر نماز کے لیے وضو کر لیا کرو چاہے چٹائی پر خون کے قطرات گرتے رہیں۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اذان واقامت کا بیان

اذان کے مسنون الفاظ:

عن عبد الله بن زيد رضى الله عنه قال لما أمر رسول الله صلى الله عليه واله وسلم بالناقوس يعمل للناس لجمع الصلاة طاف بي وأنا نائم رجل يحمل ناقوساً في يده فقلت عبد الله أتبيع الناقوس؟ قال وما تصنع به؟ فقلت ندعو به الى الصلاة قال أفلا أدلك على ما هو خير من ذلك؟ فقلت بلى قال فقال تقول: "الله اكبر الله اكبر، الله اكبر الله اكبر، اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان محمدا رسول الله، اشهد ان محمدا رسول الله، حي على الصلاة، حي على الصلاة، حي على الفلاح، حي على الفلاح، الله اكبر الله اكبر، لا اله الا الله" قال فخرج عبد الله بن زيد رضى الله عنه حتى أتى رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فأخبره بما رأى قال يارسول الله صلى الله عليه واله وسلم رأيت رجلا عليه ثوبان أخضران يحمل ناقوساً فقص عليه الخبر فقال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ان صاحبكم قد رأى رؤيا فاخرج مع بلال رضى الله عنه الى المسجد فألقها عليه وليناد بلال رضى الله عنه فانه أندى صوتا منك قال فخرجت مع بلال رضى الله عنه الى المسجد فجعلت ألقيها عليه وهو ينادي بها قال فسمع عمر بن الخطاب رضى الله عنه بالصوت فخرج فقال يا رسول الله صلى الله عليه واله وسلم والله لقد رأيت مثل الذى رأى. (سنن ابن ماجه، باب بدء الاذان)(سنن ابوداؤد، باب كيف الاذن)(سنن ترمذى، باب ما جاء في بدء الاذان)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ناقوس بنانے کا حکم دیا تا کہ ناقوس بجا کر لوگوں کو نماز کے لیے جمع کیا جائے تو میں نے خواب میں ایک شخص کو دیکھا جو ناقوس اُٹھائے ہوئے ہے میں نے کہا یہ ناقوس بیچو گے؟ اس نے کہا کہ تم اس کو کیا کرو گے؟ میں نے کہا اس سے نماز کے لیے لوگوں کو جمع کریں گے اس نے کہا تمہیں اس سے بہتر چیز نہ بتادوں؟ میں نے کہا ضرور! اس نے کہا اچھا تو پھر تم یہ کہا کرو "اللہ اکبر اللہ اکبر، اللہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اکبر اللہ اکبر، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان لا الہ الا اللہ، اشھد ان محمد رسول اللہ، اشھد ان محمد رسول اللہ، حی علی الصلاۃ، حی علی الصلاۃ، حی علی الفلاح، حی علی الفلاح، اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ" حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ (گھر سے) نکلے یہاں تک رسول اللہ ﷺ کو جو خواب دیکھا تھا بتا دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا بلاشبہ تمہارے ساتھی نے ایک خواب دیکھا ہے تم بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف جاؤ اور بلال رضی اللہ عنہ کو یہ کلمات بتاؤ اور بلال رضی اللہ عنہ یہ کلمات پکاریں کیونکہ وہ تم سے زیادہ بلند آواز والے ہیں، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف نکلا اور میں وہ کلمات ان کو بتاتا جاتا ہوں اور وہ پکارتے جاتے ہیں، جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ان کلمات کی آواز سنی تو (گھر سے) نکل کر کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہے جیسا اُس (عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ) نے دیکھا ہے۔

فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم کہنا چاہیے:

عن أبي محذورة رضی اللہ عنه وفيه قال رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم فان كان صلاة الصبح قلت الصلاة خير من النوم الصلاة خير من النوم۔

(سنن ابو داؤد باب کیف الاذان)(سنن ترمذی باب الاذان فی السفر)

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر صبح کی نماز کا وقت ہو تو دو دفعہ "الصلوٰۃ خیر من النوم" کہو۔

<u>نوٹ:</u> حضرت انس، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہم سے یہی روایت منقول ہے، حوالہ ملاحظہ فرمائیں:

(سنن الکبریٰ للبیہقی باب التثویب فی اذان الصبح) (صحیح ابن خزیمہ جماع ابواب الاذان)
(سنن دار قطنی باب ذکر الاقامۃ) (سنن طحاوی باب قول المؤذن فی الاذان الصبح الصلاۃ خیر من النوم)

اذان کے دوران دائیں بائیں چہرہ پھیرنا:

عن أبي جحيفة أنه رأى بلالا رضی اللہ عنه يؤذن فجعلت أتتبع فاه ههنا بالأذان۔

(صحیح بخاری باب هل يتبع المؤذن فاه)(صحیح مسلم باب سترة المصلى)

حضرت ابو جحیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا تو وہ اذان میں دائیں بائیں منہ پھیرتے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن أبي جحيفة قال رأيت بلالاً رضي الله عنه خرج الى الابطح فأذن فلما بلغ حي على الصلاة حي على الفلاح لوى عنقه يميناً و شمالاً ولم يستدر.

(سنن ابوداؤد باب المؤذن يستدير في أذانيه)

حضرت ابو جحیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ابطح (جگہ کا نام ہے) کی طرف نکلے اور اذان پکاری، جب "حی علی الصلوٰۃ، حی علی الفلاح" پر پہنچے تو اپنی گردن دائیں بائیں پھیری اور خود نہیں گھومے۔

اذان کے دوران دو انگلیاں کانوں میں ڈالنا مسنون ہے:

عن أبي جحيفة قال رأيت بلالاً رضي الله عنه يؤذن ويدور ويتتبع فاه ههنا وههنا واصبعاه في أذنيه. (سنن ترمذی باب ما جاء في ادخال الاصبع الاذن عند الاذان)

حضرت ابو جحیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دیتے ہوئے دیکھا تو وہ اذان میں دائیں بائیں منہ پھیرتے اور اُن کی دو انگلیاں دونوں کانوں میں تھیں۔

عن ابن سيرين قال اذا أذن المؤذن استقبل القبلة ووضع اصبعيه في أذنيه.

(مصنف ابن أبي شيبه باب من كان اذا أذن جعل أصابعه في أذنيه)

حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مؤذن قبلہ کی طرف رُخ کرے گا اور اپنی انگلیوں کو کانوں میں رکھے۔

عن محمد قال كان الأذن أن يقول الله اكبر الله اكبر ثم يجعل اصبعيه في أذنيه.

(مصنف ابن أبي شيبه باب من كان اذا أذن جعل أصابعه في أذنيه)

حضرت امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اذان یہ ہے کہ آدمی اللہ اکبر اللہ اکبر کہے اور انگلیوں کو کانوں میں رکھے۔

سمعت علي بن الحسن بن شقيق يقول كان عبدالله ابن المبارك اذا رأى المؤذن لا يدخل أصبيعه في أذنيه يصيح به أنفست بكوش أنفست بكوش.

(المستدرك للحاكم برقم الحديث ٣٠٠)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت حسن بن شقیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ جب مؤذن کو دیکھتے کہ اس نے کانوں میں اُنگلیاں نہیں ڈالیں تو چلا کر کہتے کانوں میں اُنگلیاں (ڈالو)۔

اذان کا مسنون جواب:

عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اذا قال المؤذن الله اکبر الله اکبر فقال أحدکم الله اکبر الله اکبر ثم قال أشهد أن لااله الا الله قال أشهد أن لااله الا الله ثم قال أشهد أن محمد رسول الله قال أشهد أن محمد رسول الله قال حی علی الصلاة قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال الله اکبر الله اکبر قال الله اکبر الله اکبر ثم قال لا اله الا الله قال لا اله الا الله من قلبه دخل الجنة۔ (صحیح مسلم باب استحباب القول مثل قول المؤذن)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مؤذن نے ''اللہ اکبر اللہ اکبر'' کہا اور تم نے جواباً ''اللہ اکبر اللہ اکبر'' کہا پھر مؤذن نے کہا ''أشھد أن لا الہ الا اللہ'' اس نے بھی کہا ''أشھد أن لا الہ الا اللہ'' پھر مؤذن نے کہا ''أشھد أن محمد رسول اللہ'' اس نے بھی کہا ''أشھد أن محمد رسول اللہ'' پھر مؤذن نے کہا ''حی علی الصلاۃ'' اس نے کہا ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' پھر مؤذن نے کہا ''حی علی الفلاح'' اس نے کہا ''لاحول ولاقوۃ الا باللہ'' پھر مؤذن نے کہا ''اللہ اکبر اللہ اکبر'' اس نے بھی کہا ''اللہ اکبر اللہ اکبر'' پھر مؤذن نے کہا ''لا الہ الا اللہ'' اس نے بھی کہا ''لا الہ الا اللہ'' دل کی تصدیق سے تو وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔

عن محمد بن عمرو عن أبیه عن جده أن معاویة سمع المؤذن قال الله اکبر الله اکبر فقال معاویة الله اکبر الله اکبر فقال المؤذن أشهد أن لااله الا الله فقال معاویة أشهد أن لااله الا الله فقال أشهد أن محمد رسول الله فقال معاویة أشهد أن محمد رسول الله فقال المؤذن حی علی الصلاة فقال لا حول ولا قوة الا بالله فقال المؤذن حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فقال الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله فقال الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله ثم قال هکذا فعل رسول الله صلی الله علیه واله وسلم۔ (صحیح بخاری، باب مایقول اذا سمع المنادی)(صحیح مسلم، باب استحباب القول مثل قول المؤذن)

حضرت محمد بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جب مؤذن سے سنا ''اللہ اکبر اللہ اکبر'' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواباً ''اللہ اکبر اللہ اکبر'' کہا پھر مؤذن نے کہا ''أشھد أن لا الہ الا اللہ'' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا ''أشھد أن لا الہ الا اللہ'' پھر مؤذن نے کہا ''أشھد أن محمد رسول اللہ'' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا ''أشھد أن محمد رسول اللہ'' پھر مؤذن نے کہا ''حی علی الصلاۃ'' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا ''لا حول ولا قوۃ الا باللہ'' پھر مؤذن نے کہا ''حی علی الفلاح'' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا ''لا حول ولا قوۃ الا باللہ'' پھر مؤذن نے کہا ''اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ'' تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی کہا ''اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ'' پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

عن أبی رافع رضی الله عنه قال کان النبی صلی الله علیه واله وسلم اذا سمع المؤذن قال کما یقول حتی اذا بلغ حی علی الصلاة، حی علی الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله۔ (الصلاة لأبی نعیم الفضل بن دکین، باب مایقال اذا أذن المؤذن)

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب مؤذن کو سنو تو ایسے ہی کہو، اور جب وہ ''حی علی الصلاۃ، حی علی الفلاح'' پر پہنچے تو ''لا حول ولا قوۃ الا باللہ'' پڑھو۔

جمعہ کی دو اذانیں ہی مسنون ہیں:

عن الزهری قال سمعت السائب بن یزید یقول أن الأذان یوم الجمعة کان أوله حین یجلس الامام یوم الجمعة علی المنبر فی عهد رسول الله صلی الله علیه واله وسلم وأبی بکر وعمر رضی الله عنهم فلما کان فی خلافة عثمان رضی الله عنه وکثروا أمر عثمان رضی الله عنه یوم الجمعة بالأذان الثالث فأذن به علی الزوراء فثبت الأمر علی ذلک۔ (صحیح بخاری، باب التأذین عند الخطبة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(صحیح بخاری باب الأذان یوم الجمعة)(سنن ابو داؤد باب النداء یوم الجمعة)(سنن نسائی باب الأذان للجمعة) (سنن ترمذی باب ماجاء فی أذان الجمعة)(سنن ابن ماجه باب ماجاء فی الأذان یوم الجمعة) (تاریخ المدینة لابن شیبه باب ماسن عثمان رضی الله من الاذان الثانی یوم الجمعة)

امام ابن شہاب زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سائب بن یزید رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم کے دور میں جمعہ کے دن پہلی اذان اس وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا تھا، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ آیا اور مسلمانوں کی تعداد بڑھ گئی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن تیسری اذان کا حکم دیا (یہ تیسری اذان اس اعتبار سے ہے کہ جمعہ کی اصل اذان کے ساتھ اقامت کو بھی اذان ہی کے درجہ میں شمار کیا گیا ہے) چنانچہ یہ اذان زوراء کے مقام پر دی گئی، جس پر آج تک عمل جاری وساری ہے۔

اخبرنی عمرو بن دینار ان عثمان رضی الله عنه اول من زاد الاذان الاول یوم الجمعة لما کثر الناس زاده فکان به علی الزوراء۔ (مصنف عبد الرزاق باب الاذان یوم الجمعة)

حضرت عمرو بن دینار رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سب سے پہلے جمعہ کی پہلی اذان کا حکم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے دیا، جب لوگوں کی تعداد بڑھ گئی تو پہلی اذان کا اضافہ کیا گیا اور یہ اذان بازار میں زوراء نامی جگہ پر دی جاتی تھی۔

فائدہ: امام ابوبکر ابن منذر نیشاپوری شافعی رحمہ اللہ (المتوفی ۳۱۹ھ) لکھتے ہیں کہ:

امر عثمان بن عفان رضی الله عنه لما کثر الناس بالنداء الثالث فی العدد وهو الاول الذی بدابه بعد زوال الشمس بین المهاجرین والانصار فلم یکره احد منهم علمناه ثم مضت الامة علیه الی زماننا هذا۔

(الاوسط فی السنن والاجماع والاختلاف ۲/۵۵)

جب مسلمانوں کی آبادی میں اضافہ ہوا تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے مہاجرین وانصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں زوال کے بعد اذان دینے کا حکم دیا، کسی نے بھی اسے ناپسند نہیں فرمایا، اس وقت سے آج تک اسی پر عمل ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

علامہ ابوالحسن علی ماوردی شافعی رحمہ اللہ (المتوفی ۴۵۰ھ) لکھتے ہیں کہ:

یتقدمهما اذا نان ۔(الاقناع فی الفقہ الشافعی ۱/۱۵)

خطبہ جمعہ سے قبل دو اذانیں دی جائیں گی۔

علامہ ابن قدامہ حنبلی رحمہ اللہ (المتوفی ۶۲۰ھ) لکھتے ہیں کہ:

ویسن الاذان الاول فی اول الوقت لان عثمان رضی الله عنه سنه وعملت به الامة بعده وهو مشروع للاعلام بالوقت۔(الکافی فی فقہ الامام احمد ۱/۳۲۰)

جمعہ کے دن زوال کے بعد پہلی اذان سنت ہے اس لیے کہ اس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جاری فرمایا اور بعد میں اسی پر اُمت کا عمل رہا۔

علامہ عبدالکریم رافعی شافعی رحمہ اللہ (المتوفی ۶۳۲ھ) لکھتے ہیں کہ:

فلما کان عهد عثمان رضی الله عنه کثر الناس وعظمت البلدة امر المؤذنين بالتاذين على مكانهم ثم كان يؤذن المؤذن بين يديه اذا استوى على المنبر فثبت الامر على ذلك۔(فتح العزیز بشرح الوجیز ۴/۶۰۰)

جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں مسلمانوں کی آبادی بڑھ گئی اور شہر بڑے بڑے ہو گئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تمام مؤذنین کو حکم دیا کہ ایک اذان دیں، پھر دوسری اذان امام ممبر پر آنے کے بعد دی جاتی تھی، اسی پر صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ وغیرہم کا عمل رہا۔

علامہ شہاب الدین عبدالرحمن مالکی رحمہ اللہ (المتوفی ۷۳۲ھ) لکھتے ہیں کہ:

ولها اذانان الاول على المنارة والاخر بين يدى الامام اذا جلس على المنبر فاذا فرغ اخذ فى الخطبة۔(ارشاد السالک الی اشرف المسالک فی فقہ الامام مالک ۱/۴۷)

جمعہ کی نماز کے لیے دو اذان ہے، پہلی اذان منارہ پر اور دوسری اذان امام کے سامنے جب امام منبر پر بیٹھ جائے، اذان کے بعد امام خطبہ شروع کرے۔

علامہ ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ (المتوفی ۷۹۵ھ) لکھتے ہیں کہ:

ومن ذلك اذان الجمعة الاول زاده عثمان رضی الله عنه لحاجة الناس اليه واقره على واستمر عمل المسلمين عليه۔(جامع العلوم والحکم ۲/۹۲۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جمعہ کی پہلی اذان جس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ضرورت کے پیشِ نظر شروع فرمایا، بعد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو برقرار رکھا، اسی پر مسلمانوں کا عمل رہا ہے۔

جمعہ کی دو اذانوں کے مسنون ہونے پر اِجماعِ اُمت:

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

هذا الأذان لما سنة عثمان رضی الله عنه واتفق المسلمون علیه صار اذان شرعیاً۔ (مجموع للفتاوی لابن تیمیة، سئل عن صلاة بعد الأذان الاول یوم الجمعة)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جب اس اذان کو سنت قرار دیا اور تمام مسلمان اس پر متفق ہو گئے تو یہ اذان شرعی اذان ہو گئی۔

مزید تحریر فرماتے ہیں کہ:

وما فعله عثمان رضی الله عنه من النداء الاول اتفق علیه الناس بعده اهل المذاهب الاربعة وغیرهم ما سنه ایضا عمر رضی الله عنه من جمع الناس فی رمضان علی امام واحد۔ (منهاج السنة للعلامه ابن تیمیه ۶/۲۹۹)

جمعہ کی پہلی اذان جس کو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جاری فرمایا، اس پر جمہور اُمت اور آئمہ اربعہ (احناف، مالکیہ، شوافع، حنابلہ رحمہم اللہ) وغیرہم کا اتفاق ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے تراویح باجماعت پڑھنے کے حکم پر اِجماع ہوا۔

علامہ شمس الدین محمد کرمانی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۸۶ھ) لکھتے ہیں کہ:

فان قلت کیف شرح قلت باجتهاد عثمان رضی الله عنه وموافقة سائر الصحابة رضی الله عنهم له بالسکوت وعدم الانکار فصار اجماعاً سکوتیا۔

(الکواکب الدراری شرح صحیح بخاری، ۶/۲)

اگر کوئی پوچھے کہ جمعہ کے دن اذان اول کیسے مشروع ہوئی تو اس کا جواب ہو گا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اجتہاد اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رضامندی سے مشروع ہوا، حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی خاموشی اور مخالفت نہ کرنا اِجماع سکوتی ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

علامہ بدرالدین عینی رحمہ اللہ (المتوفی ۸۵۵ھ) لکھتے ہیں کہ:

قلت نعم هو اول فی الوجود ولکنه ثالث باعتبار شر عيته با جتهاد عثمان رضی الله عنه وموافقة سائر الصحابة به بالسکوت و عدم الانکار فصار اجماعاً سکوتيا ۔(عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ۶/۲۱۱)

جمعہ کی پہلی اذان مشروعیت کے اعتبار سے تیسری ہے، یہ اذان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے اجتہاد اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی رضامندی سے مشروع ہوا، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خاموشی اور مخالفت نہ کرنا اِجماع سکوتی ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ (المتوفی ۸۵۲ھ) تحریر فرماتے ہیں کہ:

فثبت الأمر كذلك والذی يظهر أن الناس أخذوا بفعل عثمان رضی الله عنه فی جميع البلاد اذذاك لكونه خليفة مطاع الأمر ۔(فتح الباری، باب الأذان یوم الجمعة)

پس یہ حکم ثابت ہو گیا، اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اس حکم کو لوگوں نے تمام ممالک و علاقوں میں اختیار کیا، کیونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اس وقت خلیفہ المسلمین تھے، جن کی اطاعت کا (حدیث میں) حکم دیا گیا ہے۔

وقد علق القسطلانی فی شرح للبخاری علی هذا الحديث بأن النداء الذی زاده عثمان رضی الله عنه هو عند دخول الوقت....وكان هذا الأذان لما كثر المسلمون فزاده أجتهاداً منه وموافقة سائر الصحابة له بالسكوت وعدم الانكار فصار اجماعاً سكوتياً ۔(ارشاد الساری لشرح صحیح بخاری، باب التأذين عند الخطبة تحت الحديث ۹۱۶)

علامہ قسطلانی رحمہ اللہ نے صحیح بخاری کی اس حدیث نمبر (۹۱۶) کی شرح میں تحریر کیا ہے کہ:

خلیفہ راشد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جس اذان کا اضافہ فرمایا تھا وہ (جمعہ کے) وقت کے داخل ہو جانے کے بعد ہوتی تھی، جب مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو گیا تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے اجتہاد سے اذان (یعنی جمعہ کی اول اذان) کا اضافہ کیا اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے خاموش رہ کر ان کی موافقت کرنے اور انکار و نکیر نہ کرنے سے یہ اجماع سکوتی بن گیا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اہل عرب کے مفتیان کا موقف:

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ (سابق مفتی اعظم سعودیہ عربیہ) لکھتے ہیں کہ:

ما فعله عثمان رضی الله عنه من الاذان الثانی فی خلافته لیس من البدع لان الرسول صلی الله علیه واله وسلم قال علیکم بسنتی و سنته الخلفاء الراشدین المهدیین من بعدی وهو من الخلفاء الرشدین۔ (فتاوی نو الدرب ۱۳/۲۱۰)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں جمعہ کے دن زوال کے وقت جواذان دینے کا حکم فرمایا وہ بدعت نہیں ہے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے بعد میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کی سنت کو اپناؤ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلفاء راشدین میں سے تھے۔

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

الافضل ان یکون للجمعة اذانان اقتداء بأمیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی الله عنه لانه احد الخلفاء الراشدین الذین امرنا رسول الله صلی الله علیه واله وسلم باتباع سنتهم۔ (مجموع فتاوی عثیمین ۱۶/۷۹)

جمعہ کی دو اذانیں دینا افضل ہے، امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی اقتداء کرتے ہوئے اس لیے کہ وہ خلفاء راشدین میں سے ہیں اور رسول اللہ ﷺ نے ان کی سنت کو اختیار کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

سعودی عربیہ دارالافتاء کے مفتیان اپنے متفقہ فتوی میں لکھتے ہیں کہ:

والاذان الاول یوم الجمعة امر به عثمان بن عفان رضی الله عنه وهو ثالث الخلفاء الراشدین ولم ینکر علیه احد من الصحابة رضی الله عنهم و تبعه جماهیر المسلمین علی ذلك۔ (فتاوی اللجنة الدائمة ۸/۲۰۰)

جمعہ کی پہلی اذان کا حکم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا اور وہ تیسرے خلیفہ راشد ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے بھی اختلاف نہیں فرمایا اور بعد میں اکثر مسلمانوں نے اسی پر عمل کیا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اذان کے بعد درود شریف پڑھنا:

عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله عنه أنه سمع النبی صلی الله علیه واله وسلم یقول اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل مایقول ثم صلوا علی فانه من صلی علی صلوٰة صلی الله علیه بها عشراً ثم سلوا الله لی الوسیلة فانها منزلة فی الجنة لا تنبغی الا لعبد من عباد الله وارجو أن اکون انا هو فمن سأل الله لی الوسیلة حلت علیه الشفاعة۔ (صحیح مسلم، باب استحباب القول مثل قول المؤذن)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب مؤذن کی اذان سنو تو تم بھی اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو، بلاشبہ جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا پھر میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو، بے شک وسیلہ جنت میں ایک مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ہی ایک بندے کو حاصل ہوگا اور مجھے اُمید ہے وہ میں ہی ہوں گا، پس جس نے میرے لیے وسیلہ کی دُعا کی اس کے لیے میری سفارش منظور ہوگئی۔

درود شریف کے بعد کی دُعا پڑھنا:

عن جابر بن عبدالله رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال من قال حین یسمع النداء "اللهم رب هذه الدعوة والصلاة القائمة أت محمدن الوسیلة والفضیلة وابعثه مقاما محمودن الذی وعدته" حلت له شفاعتی۔
(صحیح بخاری، باب الدعاء عند النداء)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دُعا پڑھے "اے اللہ! اس کامل دعوت (اذان) اور قائم ہونے والی نماز کے پروردگار! محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر فائز فرما جس کا آپ نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے" اس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔

عن جابر بن عبدالله رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم من قال حین یسمع النداء "اللهم انی أسالك بحق هذه الدعوة التامة

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

والصلاة القائمة أت محمدنِالوسيلة والفضيلة وابعثه المقاما محمودنِالذی وعدته انك لا تخلف الميعاد" حلت له شفاعتي۔

(سنن الكبرىٰ للبيهقي، باب مايقول اذا فرغ من ذلك)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دُعا پڑھے ''اے اللہ! اس کامل دعوت (اذان) اور قائم ہونے والی نماز کے پروردگار! محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقام محمود پر فائز فرما جس کا آپ نے اُن سے وعدہ فرمایا ہے اور بیشک تو اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا'' اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو گئی۔

اقامت کے مسنون الفاظ:

عن عبد الرحمن بن أبي ليلى قال حدثنا اصحاب رسول الله صلى الله عليه واله وسلم أن عبد الله بن زيد الانصاري رضي الله عنه جاء النبي صلى الله عليه واله وسلم فقال يا رسول الله صلى الله عليه واله وسلم رأيت في المنام كان رجلا قام وعليه بردان اخضران على جذمة حائط فاذن مثنى وأقام مثنى وقعد قعدة قال فسمع ذالك بلال رضي الله عنه فقام مثنى وأقام مثنى وقعد قعدة۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب ما جاء في الأذان والاقامة كيف هو؟)

حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک شخص دو سبز چادریں اوڑھے ہوئے ہے ایک دیوار پر کھڑے ہو کر اس نے اذان و اقامت کہی اور اس نے کلمات دو دو بار کہے اور تھوڑی دیر بیٹھا، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے جب یہ سنا تو آپ بھی کھڑے ہوئے اور آپ نے بھی اذان واقامت کہی کہ دونوں میں دو دو دفعہ کہا اور پھر تھوڑی دیر بیٹھ گئے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن دارقطنی، باب ذكر الاقامة واختلاف الروايات فيها)(مصنف عبدالرزاق، باب بدء

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الأذان)(مصنف ابن أبي شيبه،باب من كان اذا اذن قعد وما جاء فيه)(سنن طحاوی،باب الاقامة كيف هو؟)(مختصر خلافيات للبيهقي، كتاب الصلاة،مسألة٦٥،طبع مكتبه الرشد)(الأوسط فی السنن والاجماع والاختلاف،باب ذكر الأذان على المكان المرتفع)(سنن الكبرىٰ للبيهقي،باب ماروی فی تثنية الأذان والاقامة)(صحيح ابن خزيمه،باب الترجيع فی الاذان مع تثنية الاقامة)

عن أبي العميس قال سمعت عبدالله بن محمد بن عبدالله بن زيد الأنصاری رضی الله عنه يحدث عن أبيه عن جده انه أری الاذان مثنی مثنی والاقامة مثنی مثنی قال فاتيت النبی صلی الله عليه واله وسلم فاخبرته فقال علمهن بلالا رضی الله عنه قال فتقدمت فأمرنی أن أقيم.

(مختصر خلافيات للبيهقي، كتاب الصلاة،مسألة٦٥،طبع مكتبه الرشد الرياض)

حضرت ابوالعمیس رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کو بواسطہ اپنے والد، دادا سے بیان کرتے ہیں کہ مجھے خواب میں اذان دو، دو بار اور اقامت دو، دو بار دکھائی گئی، میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ ﷺ کو بتلایا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ کلمات بلال رضی اللہ عنہ کو سکھاؤ، اُنہوں نے فرمایا تو میں آگے بڑھا، پھر آپ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ میں اقامت کہوں۔

عن الشعبی عن عبد الله بن زيد الانصاری رضی الله عنه قال سمعت اذان رسول الله صلی الله عليه واله وسلم فكان اذانه وأقامة مثنی مثنی.

(صحيح أبي عوانه،باب تأذين النبی عليه السلام)

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اذان سنی، آپ ﷺ کی اذان واقامت دونوں میں کلمات دو دو مرتبہ کہے گئے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن دارقطنی،باب ذكر الاقامة واختلاف الروايات فيها)(سنن ترمذی،باب ماجاء فی ان الاقامة مثنی مثنی)(الأحكام الكبریٰ للغراط،باب من قال ان الأقامة مثنی مثنی)

عن أبي محذورة رضی الله عنه قال علمنی رسول الله صلی الله عليه واله وسلم الاذان تسع عشرة كلمة والاقامة سبع عشرة كلمة، كلمة الاذان: الله اكبر الله

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اكبر،أشهد أن لا اله الا الله أشهد أن لا اله الا الله،أشهد أن محمد رسول الله أشهد أن محمد رسول الله،حي الصلاة حي على الصلاة،حي على الفلاح حي على الفلاح،الله اكبر الله اكبر،لا اله الا الله"والاقامة سبع عشرة كلمة:"الله اكبر الله اكبر،أشهد أن لا اله الا الله أشهد أن لا اله الا الله،أشهد أن محمد رسول الله أشهد أن محمد رسول الله،حي الصلاة حي على الصلاة، حي على الفلاح حي على الفلاح،قد قامت الصلاة،قد قامت الصلاة، الله اكبر الله اكبر،لا اله الا الله۔(سنن ابن ماجه،باب الترجيع في الاذان)

حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اذان کے اُنیس (۱۹) کلمات''اللہ اکبر اللہ اکبر،أشہد أن لا الہ الا اللہ أشہد أن لا الہ الا اللہ،أشہد أن محمد رسول اللہ أشہد أن محمد رسول اللہ،حی الصلاۃ حی علی الصلاۃ،حی علی الفلاح حی علی الفلاح،اللہ اکبر اللہ اکبر،لا الہ الا اللہ''سکھائے اور اقامت کے سترہ (۱۷) کلمات''اللہ اکبر اللہ اکبر،أشہد أن لا الہ الا اللہ أشہد أن لا الہ الا اللہ،أشہد أن محمد رسول اللہ أشہد أن محمد رسول اللہ،حی الصلاۃ حی علی الصلاۃ،حی علی الفلاح حی علی الفلاح،قد قامت الصلاۃ،قد قامت الصلاۃ،اللہ اکبر اللہ اکبر،لا الہ الا اللہ،سکھائے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن ترمذی،باب ماجاء فی الترجیع فی الاذان)(سنن نسائی،کتاب الاذان)(سنن دارقطنی،باب ذکر الاقامة واختلاف الروايات فيها)(سنن دارمی،باب الترجيع في الاذان)(سنن ابو داؤد،باب كيف الاذان)(مختصر خلافيات للبيهقي، كتاب الصلاة،مسألة ٦٥،طبع مكتبه الرشد)(مصنف ابن أبي شيبه،باب ماجاء في الاذان و الاقامة كيف هو؟)(مسند احمد،رقم الحديث ١٥٣٨١،٢٧٢٥٢)(صحيح ابن حبان،باب ذكر الأمر بالترجيع في الأذان والتثنية في،رقم الحديث ١٦٨١)(سنن طحاوی، باب الأذان كيف هو؟)(سنن دارقطني،باب ذكر الاقامة و اختلاف الروايات فيها)(المنتقى لا بن جارود،باب ماجاء في الأذان،رقم الحديث ١٦٢)(سنن الكبرى للبيهقي،باب من قال بتثنية الاقامة و ترجيع الأذان)(معرفة السنن والآثار للبيهقي،رقم الحديث ٢٣٩٧)(شرح السنة للبغوي، باب الأذان والاقامة وأنه مثنى والاقامة)(المعجم الكبير للطبراني،رقم الحديث ٦٧٣٠،٦٧٢٨)(مسند الشاميين للطبراني،رقم الحديث ٣٥٥٩،٣٥٥٧،٢١٦٢،٢١٦٠)(حلية الأولياء الأصفياء،٥/١٢٧)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عون بن أبي جحيفة عن أبيه أن بلالا رضی الله عنه يؤذن للنبی صلی الله عليه واله وسلم مثنی مثنی ويقيم مثنی مثنی۔

(سنن دار قطنی، باب ذکر الاقامة واختلاف الروایات فیها)

حضرت عون بن ابی جحیفہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اذان واقامت کے کلمات دودو مرتبہ کہتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مختصر خلافیات للبیهقی، کتاب الصلاة، مسألة ٦٥، طبع مکتبہ الرشد الریاض) (مجمع الزوائد، باب کیف الأذان) (المعجم الأوسط للطبرانی، رقم الحدیث ٦٨٢٠)

آثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وتابعین رحمۃ اللہ علیہم:

عن عبد العزيز بن رفيع قال سمعت أبا محذورة رضی الله عنه يؤذن مثنی مثنی ويقيم مثنی مثنی۔ (سنن طحاوی، باب الاقامة)

حضرت عبد العزیز بن رفیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ اذان واقامت میں کلمات دودو مرتبہ کہتے تھے۔

عن الاسود بن يزيد قال أن بلالا رضی الله عنه كان يثنی الاذان ويثنی الاقامة وانه يبداء بالتكبير ويختم بالتكبير۔ (مصنف عبد الرزاق، باب بدء الاذان)

حضرت اسود بن یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات دودو مرتبہ کہتے اسی طرح اقامت کے کلمات دودو مرتبہ کہتے، تکبیر سے ابتداء کرتے اور تکبیر سے انتہا کرتے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن دار قطنی، باب ذکر الاقامة واختلاف الروایات فیها) (مختصر خلافیات للبیهقی، کتاب الصلاة، مسألة ٦٥، طبع مکتبہ الرشد الریاض) (سنن طحاوی، باب الاقامة کیف هو؟)

عن سويد بن غفلة قال سمعت بلالا رضی الله عنه يؤذن مثنی ويقيم مثنی۔

(سنن طحاوی، باب الاقامة کیف هو؟)

حضرت سوید بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو سنا وہ اذان واقامت کے کلمات دودو مرتبہ کہتے تھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مختصر خلافیات للبیہقی، کتاب الصلاۃ، مسألہ ۶۵، طبع مکتبہ الرشد الریاض) (اتحاف المہرۃ لابن حجر، رقم الحدیث ۲۲۲۶) (الجوہر النقی علی السنن البیہقی ۱/۴۲۵، طبع دار الفکر بیروت) (نصب الرایۃ، باب الأذان) (شرح ابن ماجہ للمغلطای، باب فضل الأذان و ثواب المؤذنین)

عن عبد الرحمن بن أبي ليلى عبد الله بن الأنصاري رضي الله عنه مؤذن النبي صلى الله عليه واله وسلم يشفع الأذان والاقامة۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من كان يشفع الاقامة ويرى أن يثنيها)

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے مؤذن اذان واقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے۔

عن قيس أن علياً رضي الله عنه كان يقول الأذان مثنى والاقامة، وأتى على مؤذن يقيم مرة مرة فقال ألا جعلتها مثنى؟ لا أم للآخر۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من كان يشفع الاقامة ويرى أن يثنيها)

حضرت قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اذان واقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہے جائیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ اقامت کہنے والے مؤذن کو ڈانٹتے اور اسے کہتے کہ اللہ تمہیں اپنی رحمت سے دور کرے، تم نے اقامت دو مرتبہ کیوں نہیں کہی۔

عن مسلم البطين قال أخبرني من سمع مؤذن علي رضي الله عنه يجعل الأقامة مرتين مرتين۔ (مصنف عبد الرزاق، باب بدء الأذان)

حضرت مسلم بطین رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اُس شخص نے یہ بات بتائی جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مؤذن کو سنا تھا وہ اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ پڑھ رہا تھا۔

عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال فجاء عبد الله بن زيد رضي الله عنه رجل من الانصار وقال فيه فاستقبل القبلة قال "الله اكبر الله اكبر، أشهد أن لا اله الا الله أشهد أن لا اله الا الله، أشهد أن محمد رسول الله أشهد أن محمد رسول الله، حي على الصلاة مرتين، حي على الفلاح مرتين، الله اكبر الله اكبر، لا اله الا الله" ثم أمهل حنية ثم قام فقال مثلها الا أنه زاد بعد ما قال حي على

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الفلاح قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ۔(سنن ابو داؤد،باب کیف الأذان)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جو کہ انصار کے خاندان سے ہیں وہ آئے اُنہوں نے قبلہ رُخ ہوکر اذان شروع کی اور دو دو مرتبہ الفاظِ اذان دُہرائے، پھر تھوڑی دیر بعد اس نے اسی طرح اقامت دو دو مرتبہ پڑھی البتہ ''حی علی الفلاح'' کے بعد دو مرتبہ ''قد قامت الصلوٰۃ قد قامت الصلوٰۃ'' کہا۔

عن عبید مولی سلمة بن اکوع رضی اللہ عنه أنه کان یثنی الاقامة۔

(مصنف ابن أبی شیبه،باب من کان یشفع الاقامة ویری أن یثنیها)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(المعجم الکبیر للطبرانی،رقم الحدیث۲۲۶)(سنن طحاوی،باب الاقامة)(سنن دار قطنی،باب ذکر الاقامة واختلاف الروایات فیها)(مجمع الزوائد،باب کیف الاذان)

عن ابراهیم قال کان ثوبان رضی اللہ عنه یؤذن مثنی ویقیم مثنی۔

(سنن طحاوی،باب الاقامة)

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ اذان واقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(اتحاف المهرة لابن حجر،رقم الحدیث۲۴۸۳)(نصب الرایة فی تخریج الهدایه،۱/۲۷۰،باب الأذان)

عن فطر بن خلیفة عن مجاهد قال ذکر له الاقامة مرة مرة فقال هذا شیئ استخفه الامرأ الاقامة مرتین مرتین۔(مصنف عبد الرزاق،باب بدء الاذان)

حضرت فطر بن خلیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمہ اللہ کے سامنے اقامت کے کلمات کو ایک بار کہنے کا تذکرہ ہوا تو مجاہد رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ چیز امرأ نے اپنی آسانی کے لیے پیدا کرلی ہے اقامت کے کلمات تو دو دو ہی ہیں۔

عن ابراهیم قال لا تدع أن تثنی الاقامة۔

(مصنف ابن أبی شیبه،باب من کان یشفع الاقامة ویری أن یثنیها)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہنا نہ چھوڑو۔

عن الحجاج بن أرطاق قال أبو اسحٰق قال أصحاب علی و أصحاب عبد اللّٰه يشفعون الاذان والاقامة۔ (مصنف ابن أبی شیبه، باب من كان يشفع الاقامة ويرى أن يثنيها)

حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب (شاگرد) اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے۔

عن شعیب عن أبی العالیه قال اذا جعلتها أقامة فاثنها۔

(مصنف ابن أبی شیبه، باب من كان يشفع الاقامة ويرى أن يثنيها)

حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب تم اقامت کہو تو اس کے کلمات دو دو مرتبہ کہو۔

عن عبد الرزاق سمعت الثوری واذن لنا فقال الله اكبر الله اكبر الله اكبر الله اكبر۔أشهد أن لا اله الا الله مرتين أشهد أن محمد رسول الله مرتين فصنع كما ذكر فيحديث عبد الرحمن بن أبي ليلى فى الاذان والاقامة تمام مثل الحديث۔ (مصنف عبد الرزاق، باب بدء الاذان)

حضرت عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے میدانِ منیٰ میں ہمارے سامنے اذان کہی کہ میں نے سنا آپ نے کہا ''اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر، أشهد أن لا الہ الا اللہ دو مرتبہ کہا، أشهد أن محمد رسول اللہ دو مرتبہ کہا پھر آپ نے اذان و اقامت بالکل اُسی طرح کہی جس طرح حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں ذکر کی گئی ہے۔

قال سفيان الأذان مثنى مثنى والاقامة مثنى مثنى و كذلك قول أصحاب الرأي۔ (اختلاف الفقهاء اختلاف العلماء للمروزی، باب كيف الأذان)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اذان اور اقامت (کے الفاظ) دوہرے دوہرے ہیں۔

ثم (بلال رضی الله عنه) ثبت هو من بعد على التثنية فى الأقامة بتواتر الأثار فى ذلك فعلم أن ذلك هو ما أمر به۔ (سنن طحاوی، باب الأقامة كيف هي؟)

پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا مستقل عمل اقامت دوہری کہنے کا رہا جس پر روایات متواترہ دلالت کرتی ہیں اس سے معلوم ہوا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اسی کا حکم دیا گیا تھا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ کا منصفانہ اور عادلانہ فیصلہ:

خود علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت محذورہ رضی اللہ عنہ کی روایت کو بنیاد بناتے ہوئے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے ابتدائی عمل کو منسوخ قرار دیتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ:

وهو متأخر عن حديث بلال رضى الله عنه الذى فيه الأمر بايتار الاقامة لأنه بعد فتح مكة لأن أبا محذورة رضى الله عنه من مسلمة الفتح و بلالاً رضى الله عنه أمر بافراد الاقامة أول ما شرع الأذان فيكون ناسخاً وقد روى أبو الشيخ أن بلالاً رضى الله عنه أذن بمنىٰ ورسول الله صلى الله عليه واٰله وسلم ثم مرتين مرتين واقام مثل ذلك اذا عرفت هذا تبين لك أن أحاديث تثنية الاقامة صالحة للاحتجاج بها لما أسلفناه وأحاديث أفراد الاقامة وان كانت أصح منها لكثرة طرقها وكونها فى الصحيحين لكن أحاديث التثنية مشتملة على الزيادة فالمصير اليها مع تأخر تاريخ بعضها كما عرفناك۔ (نيل الأوطار ۲/۲۲، باب صفة الأذان)

حضرت محذورہ رضی اللہ عنہ والی روایت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے بعد کی ہے جس میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اکہری اقامت کہنے کا حکم دیا گیا تھا چونکہ حضرت محذورہ رضی اللہ عنہ فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اکہری اقامت کا حکم شروع شروع میں دیا گیا تھا، لہٰذا حضرت ابو محذورہ رضی اللہ عنہ والی روایت نے سابقہ حکم کو منسوخ کر دیا بلکہ ابوالشیخ نے نقل کیا ہے کہ جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں اذان دی تو رسول اللہ ﷺ بھی وہاں موجود تھے تو وہ اذان و اقامت ایک جیسی تھی اور اس میں کلمات دو دو مرتبہ دوہرائے گئے، جب تمہیں یہ تفصیل معلوم ہوگئی تو واضح ہو گیا کہ جن احادیث میں دوہری اقامت کا ذکر ہے وہ دلیل بن سکتی ہیں اور اکہری اقامت والی احادیث طرق مختلفہ اور صحیحین میں وارد ہونے کی وجہ سے گو کہ زیادہ صحیح ہیں لیکن دوہری اقامت کا احادیث میں ایک زیادہ چیز کا تذکرہ ہے، لہٰذا ان کی طرف رجوع کرنا لازم ہے، خاص طور پر اس لئے بھی کہ ان میں آخری زمانہ کا تذکرہ ہے جیسے کہ ہم بتا چکے ہیں۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اقامت کا مسنون جواب:

عن أبي أمامة رضی اللہ عنہ ان بلالاً رضی اللہ عنہ أخذ في الاقامة فلما ان قد قامت الصلوٰة قال النبي صلی اللہ علیہ والہ وسلم اقامها الله و أدمها الله وقال في الاقامة كنحو حديث عمر رضی اللہ عنہ في الأذان۔ (سنن ابو داؤد، باب ما يقول اذا سمع الأقامة)(سنن الكبرىٰ للبيهقي، باب ما يقول اذا سمع الاقامة)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت شروع کی جب "قد قامت الصلوٰة" پر پہنچے تو نبی کریم ﷺ نے جواب میں فرمایا "أقامها الله وأدمها الله" اور باقی اقامت کا جواب اذان کی طرح دیا جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ذکر ہوا۔

اذان ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت کو جلدی جلدی کہنا چاہیے:

عن أبي الزبير رضی اللہ عنہ مؤذن بيت المقدس قال جاء نا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فقال اذا أذنت فترسل واذا أقمت فاحذم۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من قال يترسل في الأذن ويحدر في الاقامة)

بیت المقدس کے مؤذن حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ جب تم اذان کہو تو ٹھہر ٹھہر کر کہو اور جب اقامت کہو تو جلدی جلدی کہو۔

عن أبي جعفر أن عبدالله بن عمر رضی اللہ عنہ كان يرتل الأذان ويحدر الاقامة۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من قال يترسل في الأذن ويحدر في الاقامة)

حضرت ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اذان ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت کو جلدی جلدی کہا کرتے تھے۔

عن الحسن ومحمد قال يعجبهما اذا أخذ المؤذن في الاقامة أن يمضي ولا يترسل۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من قال يترسل في الأذن ويحدر في الاقامة)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بات پسند تھی کہ مؤذن اقامت کو جلدی جلدی کہے اور رُک رُک کر نہ کہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن ابراهيم قال يرتل في الأذان ويتبع الاقامة بعضها بعضاً۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من قال يترسل في الأذن ويحدر في الاقامة).

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ اذان ٹھہر ٹھہر کر اور اقامت تیز تیز کہا کرتے تھے۔

جو شخص اذان کہے اُسی کا اقامت کہنا مستحب ہے:

عن زياد بن الحارث الصداءي رضي الله عنه قال أمرني رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ان أذن صلوة الفجر فاذنت فاراد بلال رضي الله عنه ان يقيم فقال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ان أخا صداء قد أذن ومن أذن فهو يقيم۔

(سنن ترمذی، باب ما جاء أن من أذن فهو يقيم)(سنن ابوداؤد، باب ما جاء أن من أذن فهو يقيم)

حضرت زیاد بن حارث صدائی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ میں فجر کی نماز کے لئے اذان کہوں، پس میں نے اذان کہی، حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہنے کا ارادہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قبیلہ صداء والے نے اذان کہی ہے اور جو اذان کہے اقامت کا حق بھی اسی کا بنتا ہے۔

مؤذن کے علاوہ کوئی دوسرا اقامت کہہ دے تو یہ بھی جائز ہے:

عن محمد بن عبدالله عن عمه قال فأرى عبدالله بن زيد رضي الله عنه الأذان في المنام فاتى النبي صلى الله عليه واله وسلم (الى ان قال) فأذن بلال رضي الله عنه فقال عبدالله رضي الله عنه انا رايته وانا كنت اريده قال أقم انت۔

(سنن ابوداؤد، باب کيف الأذان، رقم الحديث ۵۱۰)

حضرت محمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو اذان خواب میں دکھلائی گئی، پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان کہی تو حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں نے خواب میں اذان دیکھی تھی اور میرا ارادہ تھا میں ہی اس کو پڑھوں تو آپ ﷺ نے فرمایا تم اقامت پڑھ لینا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جماعت کی نماز کا حکم

مردوں کے لیے باجماعت نماز ادا کرنا ضروری ہے:

باجماعت نماز کی ادائیگی سے جہاں اور بہت سے دینوی واخروی فوائد حاصل ہوتے ہیں وہاں بطور خاص حکم ربانی وارشاد نبوی ﷺ کی تکمیل کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں اجتماعیت کے جذبات نشوونما پاتے ہیں اخوت، محبت اور باہمی تعاون کو فروغ ملتا ہے اسی لیے جماعت کی نماز کو اکیلی نماز پر فضیلت ہے۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال والذی نفسی بیده لقد هممت ان آمر بحطب فیحتطب ثم آمر بالصلوٰة فیؤذن لها ثم آمر رجلاً فیؤم الناس ثم أخالف الی رجال فاحرق علیهم بیوتهم۔

(صحیح بخاری، باب وجوب صلوٰۃ الجماعۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میرا دل چاہتا ہے کہ لکڑیاں اکٹھی کرنے کا حکم دوں اور ساتھ ہی نماز کے لیے اذان کہنے کا حکم دوں پھر کسی آدمی کو نماز کے لیے لوگوں کا امام مقرر کروں اور خود لوگوں کے گھروں میں جا کر ان کو آگ لگا دوں جو جماعت کی نماز میں (بغیر کسی شرعی عذر کے) شریک نہیں ہوتے۔

عن عبدالله بن عباس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم من سمع النداء فلم یمنعه من اتباعه عذر قالوا وما العذر فقال خوف أو مرض لم تقبل منه الصلوٰة التی صلی۔

(الترغیب والترھیب، باب الترھیب من ترک حضور الجماعۃ بغیر عذر)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اذان کی آواز سنے اور بلا کسی عذر کے مسجد میں (جماعت کی نماز کے لیے) نہ جائے بلکہ (وہیں پڑھ لے) تو وہ نماز قبول نہیں ہوتی، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا عذر سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا، مرض ہو یا کوئی خوف۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن معاذ بن انس رضی اللہ عنه عن رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم قال الجفاء کل الجفاء والکفر والنفاق من سمع منادی اللہ ینادی الی الصلوٰۃ فلا یجیبه۔ (الترغیب والترھیب، باب الترھیب من ترک حضور الجماعۃ بغیر عذر)

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سراسر ظلم اور نفاق ہے اس شخص کا فعل جو نماز کے لیے اللہ کے منادی (مؤذن) کی آواز سنے اور اس کو قبول نہ کرے (یعنی نماز کے لیے مسجد میں نہ جائے)۔

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم أثقل الصلاۃ علی المنافقین صلاۃ العشاء وصلاۃ الفجر۔

(صحیح بخاری، باب فضل العشاء فی الجماعۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ منافقوں پر عشاء اور فجر کی نماز پڑھنا بھاری ہوتا ہے۔

قال عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنه "ولقد رایتنا وما یتخلف عن الصلوٰۃ الا منافق قد علم نفاقه اومریض ان کان الرجل لیمشی بین رجلین حتی یاتی الصلوٰۃ۔ (صحیح مسلم، باب صلوٰۃ الجماعۃ من سنن الھدی)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم تو اپنا یہ حال دیکھتے تھے کہ جو شخص کھلم کھلا منافق ہوتا وہ تو جماعت کی نماز سے رہ جاتا تھا (ورنہ حضور ﷺ کے زمانے میں عام منافقوں کو بھی جماعت چھوڑنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی) یا پھر وہ شخص جو شدید بیمار ہوتا تھا، ورنہ اگر آدمی دو آدمیوں کے سہارے گھسٹتا ہوا مسجد جا سکتا تھا تو وہ بھی جماعت سے نماز ادا کرتا۔

قال ابوھریرۃ رضی اللہ عنه لأن تمتلئ أذن ابن آدم رصاصا مذاباً خیر له من أن یسمع النداء ولا یجیب۔ (کتاب الصلوٰۃ وحکم تارکھا للشیخ ابن القیم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اذان کی آواز سنے اور جماعت میں حاضر نہ ہو اس کے کان پگھلے ہوئے سیسہ سے بھر دیئے جائیں یہ بہتر ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جماعت کی نماز کی اہمیت وفضیلت:

عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول مامن ثلاثۃ فی قریۃ ولا بدو ولا تقام فیھم الصلوٰۃ الا استحوذ علیھم الشیطان فعلیکم بالجماعۃ فانما یاکل الذئب من الغنم القاصیۃ،وان ذئب الانسان الشیطان اذا خلا بہ أکلہ۔

(الترغیب والترھیب،باب الترھیب من ترک حضور الجماعۃ بغیر عذر)

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا کہ جس گاؤں میں یا جنگل میں تین آدمی ہوں اور وہاں باجماعت نماز نہ ہوتی ہوتو ان پر شیطان مسلط ہوجاتا ہےاس لیے جماعت کوضروری سمجھو،بھیڑیا اکیلی بکری کوکھاجاتا ہے اورآدمیوں کا بھیڑیا شیطان ہے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال صلوٰۃ الجماعۃ أفضل من صلوٰۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ۔

(صحیح مسلم ،باب صلوٰۃ الجماعۃ وبیان التشدید فی التخلف عنھا)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس (۲۷) درجہ افضل ہے۔

عن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول من صلی العشاء فی جماعۃ ،فکأنما قام نصف اللیل،ومن صلی الصبح فی جماعۃ فکأنما صلی اللیل کلہ۔(صحیح مسلم ،باب فضل صلوٰۃ العشاء والصبح فی الجماعۃ)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشادفرماتے ہوئے سنا کہ جوشخص عشاء کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھے گویا اس نے آدھی رات عبادت کی اور جوفجر کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھ لے گویا اس نے پوری رات عبادت کی۔

عن أنس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ من صلی للہ أربعین یوماً فی جماعۃ یدرک التکبیر الأولی کتبت لہ براتثان،

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

براءۃ من النار و براءۃ من النفاق۔ (سنن ترمذی،باب ماجاء من فضل التکبیرۃ الاولی)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص چالیس دن اخلاص کے ساتھ تکبیر اُولی سے نماز پڑھتا ہے تو اس کو دو پروانے ملتے ہیں، ایک جہنم سے بری ہونے کا اور دوسرا نفاق سے بری ہونے کا۔

قال ابن عباس رضی اللہ عنہ سئل عن رجل یصوم النہار ویقوم اللیل ولا یشہد الجماعۃ ولا الجمعۃ قال ھو فی النار۔

(الترغیب و الترھیب،باب الترھیب من ترک حضور الجماعۃ بغیر عذر)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص دن بھر روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نفلیں پڑھتا ہے مگر جمعہ اور جماعت میں شریک نہیں ہوتا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ جہنمی ہے۔

عورتوں کا مسجد میں نماز پڑھنا منع ہے:

فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ۔ (سورۃ النور،آیت ۳۶،۳۷)

ان گھروں میں جن کے کا ادب کرنے اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہاں صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح کروا ایسے لوگ جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے اور نماز قائم کرنے اور زکوۃ ادا کرنے سے غافل نہیں کرتی اس دن سے ڈرتے ہیں جس دن بہت سے دل اور بہت سی آنکھیں الٹ پلٹ ہو جائیں گی۔

مذکورہ آیت کی تفاسیر:

ابو محمد حسین بن البغوی رحمہ اللہ (المتوفی ۵۱۰ھ) فرماتے ہیں کہ:

خص الرجال بالذکر فی ھذہ المساجد لانہ لیس علی النساء جمعۃ ولا جماعۃ فی المسجد۔ (تفسیر بغوی ۶/۵۱)

ان مساجد میں ذکر کرنے کے لیے مردوں کی تخصیص اس لیے کی گئی ہے کہ مساجد میں جا کر

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جمعہ پڑھنا اور جماعت میں شریک ہونا عورتوں پر ضروری نہیں۔

ابوعبداللہ محمد بن عمر فخر الدین الرازی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۰۶ھ) فرماتے ہیں کہ:

لم خص الرجال بالذکر؟ والجواب لان النساء لیس من اھل التجارات او الجماعات۔ (تفسیر کبیر ۱۱/۳۴۵)

صرف مردوں کا ذکر کیوں کیا گیا؟ اس کا جواب یہ ہے کہ کیونکہ عورتیں تجارتی کاروبار یا جماعتوں میں شمولیت کی اہلیت نہیں رکھتیں۔

محمد بن احمد القرطبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۷۱ھ) فرماتے ہیں کہ:

لما قال تعالیٰ (رجال) وخصھم بالذکر دل علی ان النساء لا حظ لھن فی المساجد اذ لا جمعۃ علیھن ولا جماعۃ وان صلاتھن فی بیوتھن افضل روی ابو داؤد۔

(تفسیر قرطبی ۱۲/۲۵۷)

اللہ تعالیٰ کا اپنے فرمان میں صرف مردوں کو ذکر کرنا دلیل ہے کہ عورتوں کے لیے مساجد میں (ثواب کا) کوئی حصہ نہیں، کیونکہ ان پر نہ جمعہ واجب ہے اور نہ جماعت کی نماز، اور عورتوں کا گھروں میں نماز پڑھنا افضل ہے جیسا کہ ابوداؤد کی روایت میں ہے۔

ابوالحسن علی بن محمد الخازن رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۴۱ھ) فرماتے ہیں کہ:

خص الرجال بالذکر فی ھذہ المساجد لان النساء لیس علیھن حضور المساجد لجمعۃ ولا جماعۃ۔ (تفسیر خازن ۵/۱۰)

ان مساجد میں ذکر کے لیے مردوں کی تخصیص اس لیے کی گئی ہے کہ عورتوں پر جمعہ اور جماعت کے لیے مساجد میں حاضر ہونا لازم نہیں۔

اسماعیل بن عمر بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۷۴ھ) فرماتے ہیں کہ:

فاما النساء فصلاتھن فی بیوتھن افضل لھن لما رواہ ابو داؤد۔ (تفسیر ابن کثیر ۶/۶۸)

عورتوں کا اپنے گھروں میں نماز پڑھنا افضل ہے جیسا کہ ابوداؤد کی روایت ہے۔

ابراہیم بن عمر البقاعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۸۵ھ) فرماتے ہیں کہ:

وخص الرجال مع ان حضور النساء المساجد سنۃ شھیرۃ اشارۃ الی ان صلاتھن

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فی بیوتھن افضل لما روی ابو داؤدفی سننہ وابن خزیمہ فی صحیحۃ۔(نظم الدرر ۵/۲۴۳)
(مساجد میں عبادت کے لیے) مردوں کی تخصیص کرنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عورتوں کی نماز ان کے گھروں میں افضل ہے کیونکہ جیسا کہ سنن ابوداؤداور صحیح ابن خزیمہ میں روایت ہے۔

• محمود بن عبداللہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۷۰ھ) فرماتے ہیں کہ:

وتخصیص الرجال بالذکر لانھم الاحقاء بالمساجد فقد اخرج احمد و البیہقی۔
(روح المعانی ۱۳/۲۵۳)

مساجد میں ذکر کے لیے مردوں کی تخصیص اسی وجہ سے ہے کہ وہ مساجد میں عبادت کے زیادہ حق دار ہیں جیسا کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے۔
مذکورہ بالا قرآن کی آیت سے عورتوں کا مسجد میں نماز پڑھنے کی ممانعت ثابت ہونے کے بعد اب احادیث نبویہ ﷺ اور آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ممانعت ملاحظہ فرمائیں:

اَحادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں:

عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم أنہ قال المرأۃ عورۃ فاذا خرجت استشرفھا الشیطان۔

(سنن ترمذی، کتاب الرضاع، رقم الحدیث ۱۱۷۳)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عورت جب گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کے ساتھ ہولیتا ہے۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(مصنف ابن أبی شیبہ، باب من کرہ ذلك)(مسند البزار، رقم الحدیث ۲۰۶۱)(التوحید لابن خزیمہ، باب ذکر البیان من أخبار النبی المصطفی)(صحیح ابن خزیمہ، باب اختیار صلاۃ المرأۃ فی بیتھا علی)(صحیح ابن حبان، باب ذکر الأمر للمرأۃ بلزوم قعر بیتھا لأن ذلك)(کنز العمال، الفصل الأول فی الترھیبات، رقم الحدیث ۴۵۰۴۰)(نصب الرایۃ فی تخریج الھدایہ ۱/۲۹۸، باب شروط الصلاۃ)

عن عبداللہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال ان المرأۃ عورۃ فاذا خرجت استشرفھا الشیطان و اقرب ما تکون من وجہ ربھا وھی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فی قعر بیتھا۔ (صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث ۱۶۸۵)(المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث ۹۴۸۱)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک عورت چھپانے کی چیز ہے، لہٰذا جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اسے گھورتا ہے اور عورت اپنے رب کی رضا اور خوشنودی کے قریب اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے اندر ہوتی ہے۔

اسماء بنت یزید رضی الله عنها رسول النساء الی النبی صلی الله علیه و اله وسلم عنها مسلم بن عبید أنها أتت النبی صلی الله علیه واله وسلم وهو بین أصحابه فقالت بأبی وأمی أنت یا رسول الله صلی الله علیه واله وسلم انا وافدة النساء الیك ان الله عز وجل بعثك الی الرجال والنساء كافة فأمنا بك وبالاهك وانا معشر النساء محصورات مقصورات قواعد بیوتكم ومقضی شهواتكم وحاملات اولاد كموانكم معشر الرجال فضلتم علینا بالجمع والجماعات وعیادة المرضی وشهود الجنائز والحج بعد الحج وافضل من ذلك الجهاد فی سبیل الله عز وجل وان الرجل اذا خرج حاجا أو معتمرا أو مجاهدا حفظنا لكم اموالكم وغزلنا اثوابكم وربینا لكم اولادكم أفما نشاركم فی هذا الأجر والخیر فالتفت النبی صلی الله علیه واله وسلم الی أصحابه بوجهه كله ثم قال هل سمعتم مقالة امرأة قط أحسن من مسائلتها فی أمر دینها من هذه فقالوا یارسول الله صلی الله علیه واله وسلم ما ظننا ان امرأة تهتدی الی مثل هذا فالتفت النبی صلی الله علیه واله وسلم الیها فقال افهمی ایتها المرأة واعلمی من خلفك من النساء ان حسن تبعل المرأة لزوجها وطلبها مرضاته واتباعها موافقته یعدل ذلك كله۔

(اسد الغابة، أسما بنت یزید الأشهلة رقم الحدیث ۶۷۱۸)

حضرت اسماء بنت یزید انصاری رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان! میں عورتوں کی طرف سے بطور قاصد کے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں، بیشک آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مرد وعورت دونوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا، اس لیے ہم عورتوں کی جماعت آپ ﷺ پر

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ایمان لائیں اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لائیں، لیکن ہم عورتوں کی جماعت مکانوں میں گھری رہتی ہیں، پردوں میں بند رہتیں ہیں، مردوں کی خواہشیں ہم سے پوری کی جاتیں ہیں، ہم ان کی اولادوں کو پیٹ میں اُٹھائے رہتی ہیں اور ان سب باتوں کے باوجود مرد بہت سے ثواب کے کاموں میں ہم سے بڑھے رہتے ہیں، جمعہ میں شریک ہوتے ہیں، جماعت کی نمازوں میں شریک ہوتے ہیں، بیماروں کی عیادت کرتے ہیں، جنازوں میں شرکت کرتے ہیں اور ان سب سے بڑھ کر جہاد کرتے رہتے ہیں اور جب وہ حج وعمرہ یا جہاد کے لیے جاتے ہیں تو ہم عورتیں ان کے مالوں کی حفاظت کرتیں ہیں، ان کے لیے کپڑا بُنتی ہیں اور ان کی اولاد کو پالتی ہیں، کیا ہم ثواب میں ان کے شریک نہیں؟ آپ ﷺ یہ سُن کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ تم نے دین کے بارے میں اس عورت سے بہتر سوال کرنے والی کوئی سُنی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم کو خیال بھی نہ تھا کہ عورت بھی ایسا سوال کر سکتی ہے، اس کے آپ ﷺ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کہ: غور سے سُن اور سمجھ اور جن عورتوں نے تجھے بھیجا ہے ان کو جا کر بتادے کہ عورت کا اپنے خاوند کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اور اس کی خوشنودی کو ڈھونڈنا اور اس پر عمل کرنا، ان سب چیزوں کے ثواب کے برابر ہے، حضرت اسماء رضی اللہ عنہا یہ جواب سُن کر نہایت خوش ہوتی ہوئی واپس ہو گئیں۔

فائدہ: اس حدیث میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا تمام عورتوں کی طرف سے قاصد بن کر آنا اور خاص مردوں کے پانچ نیک کاموں کا ذکر کیا جس میں جماعت کی نماز کا بھی ذکر کیا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مکہ مدینہ کی کوئی عورت بھی جماعت سے نماز پڑھنے کو عورتوں کا عمل نہیں سمجھتی تھیں، خاص مردوں کا ہی عمل سمجھتی تھیں، اور اس سے بڑھ کر آپ ﷺ نے بھی حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کی بات کی تائید کی اور اس پر نکیر نہیں فرمائی۔

عن عائشة رضی الله عنها قالت لو ادرك النبی صلی الله علیه واله وسلم ما احدث الناس لمنعهن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل۔

(صحیح بخاری، باب خروج النساء الی المساجد)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ عورتوں کا موجودہ حال دیکھتے تو آپ ﷺ ضرور عورتوں کو مسجد جانے سے منع فرما دیتے جس طرح کہ بنی اسرائیل کی عورتوں کو مسجد جانے سے منع کر دیا گیا تھا۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(صحیح مسلم، باب خروج النسأء الی المساجد)(سنن ابوداود، باب التشدید فی خروج النساء الی المسجد)(موطا امام مالك، باب ما جاء فی خروج النساء الی المساجد)(مصنف عبد الرزاق باب شهود النساء الجماعة)(مصنف ابن أبی شیبه، باب من رخص للنساء فی الخروج الی المسجد)(مسند اسحاق بن راهویه، رقم الحدیث ٦٣٧)(مسند احمد، رقم الحدیث ٢٥٦١٠)(مسند احمد، رقم الحدیث ٢٥٩٨٢)(سنن ترمذی، باب فی خروج النساء فی العیدین)(مسند البزار، رقم الحدیث ٢٩٥)(صحیح ابن خزیمه، باب ذکر الدلیل علی أن النهی عن منع النساء)(صحیح ابو عوانه، باب فی النهی عن منع النساء اذا أردن)(سنن طحاوی، باب بیان مشکل ماروی عن رسول الله ﷺ)(صحیح ابن حبان، باب ذکر احد الشرطین الذی أبیح هذا الفعل بهما)(المعجم الأوسط للطبرانی، رقم الحدیث ٦٨١٣)(حلیة الأولیاء ٧/٣٣٣)(سنن الکبری للبیهقی، باب الاختیار للزوج اذا استأذنت امرأته الی)(الأداب للبیهقی، باب فی طیب الرجال وطیب النساء عند خروجهن)(معرفة السنن للبیهقی، باب خروج النساء الی المساجد)(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ٣٣٥)(مسند الشامیین للطبرانی، رقم الحدیث ٥١٠)(شرح السنة للبغوی، باب خروج النساء الی المساجد)

عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه واله وسلم قال لولا ما فی البیوت من النساءِ و الذریة اقمت صلاة العشاءِ و امرت فتیانی یحرقون ما فی البیوت بالنار۔ (مرقاة المفاتیح، کتاب الصلاة، باب الجماعة وفضلها)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر گھروں میں عورتیں اور بچے نہ ہوتے تو میں نمازِ عشاء قائم کرتا اور اپنے جوانوں کو حکم دیتا کہ گھروں میں آگ لگا دیں (جو مرد جماعت کی نماز کے لیے حاضر نہیں ہوتے)۔

استدلال: اس حدیث سے واضح ثابت ہوتا ہے کہ اولاً تو عورتوں کا آپ ﷺ کے زمانہ میں جماعت میں حاضر ہونا محض رخصت واباحت کی بناء پر تھا، کسی تاکید یا فضیلت واستحباب کی بناء پر نہیں تھا اور اگر ضروری ہوتا تو آپ ﷺ جیسے مردوں کے جماعت میں حاضر نہ ہونے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کی وجہ سے خفگی کا اظہار فرما رہے ہیں ایسے ہی عورتوں کے لیے بھی اظہار فرماتے، لیکن آپ ﷺ کا صرف مردوں کے لیے خفگی کا اظہار فرمانا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ عورت کا مسجد میں جماعت سے نماز ادا کرنا ضروری نہیں، بلکہ بہتر نہیں۔

ثانیاً: آپ ﷺ کا خاص عشاء کی نماز کا ذکر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کے زمانہ میں عورتوں کا اندھیرے والی نماز یعنی فجر اور عشاء میں حاضر ہونا مستقل اور ضروری عمل نہ تھا بلکہ ان دو نمازوں میں بھی عورتیں اہتمام کے ساتھ جماعت کے ساتھ نماز کے مسجد میں حاضر نہ ہوتیں تھیں، کیونکہ اگر عورتوں کا مسجد میں عشاء کی نماز کی جماعت کا اہتمام ہوتا تو آپ ﷺ عورتوں کو اس نماز میں جماعت کی رخصت نہ دیتے۔

عن أم حميد رضى الله عنها قالت يارسول الله صلى الله عليه واله وسلم أنى احب الصلوٰة معك،فقالرسول الله صلى الله عليه واله وسلم قد علمت انك تحبين الصلوٰة معى وصلوٰتك فى بيتك خيرلك من صلوٰتك فى حجرتك و صلوٰتك فى حجرتك خير لك من صلوٰتك فى دارك وصلوٰتك فى دارك خير لك من صلوٰتك فى المسجد....قال فأمرت فبنى لها مسجد فى أقصى شيئ من بيتها وأظلمه. فكانت تصلى فيه حتى لقيت الله عزوجل. (مسند احمد، رقم الحدیث ۲۷۰۹۰)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کی بیوی اُم حمید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کے ساتھ (جماعت کے ساتھ) نماز پڑھنے کی رغبت ظاہر کی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے معلوم ہے کہ میرے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہو لیکن تمہاری وہ نماز جو تمہارے شب گزاری کے کمرے میں ہو وہ تمہارے لیے حجرے کے کمرے سے بہتر ہے اور تمہاری وہ نماز جو حجرے میں ہو وہ تمہارے گھر کے صحن کی نماز سے بہتر ہے اور تمہارے گھر کے صحن کی نماز تمہارے محلہ کی مسجد کی نماز سے بہتر ہے، حضور ﷺ کے اس ارشاد کی وجہ سے اُنہوں نے اپنے گھر میں سب سے الگ ایک تاریک کونے کو نماز کے لیے منتخب کیا اور وہاں ہی نماز پڑھتی رہیں یہاں تک کہ اللہ عزوجل سے جا ملیں۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(صحیح ابن خزیمہ،باب اختیار صلاۃ المرأۃ فی حجرتھا علی،رقم الحدیث١٦٨٩)(صحیح ابن حبان،باب ذکر البیان بأن صلاۃ المرأۃ کلما کانت أستر،رقم الحدیث٢٢١٣)(مجمع الزوائد،باب خروج النساء الی المساجد وغیر ذلك وصلاتھن فی بیوتھن وصلاتھن فی المسجد)مسند الرویانی،رقم الحدیث١١١٥)

عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، صلٰوۃ المرأۃ فی بیتھا افضل من صلٰوتھا فی حجرتھا و صلٰوتھا فی مخدعھا افضل من صلٰوتھا فی بیتھا۔ (سنن ابو داؤد،باب ماجاء فی خروج النساء الی المسجد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت کی نماز گھر کے کمرہ کے اندر زیادہ بہتر ہے بنسبت گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے اور اس کی گھر کے اندرون کمرہ میں افضل ہے گھر کے کمرہ میں نماز پڑھنے سے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(صحیح ابن خزیمہ،باب اختیار صلاۃ المرأۃ فی حجرتھا علی،رقم الحدیث١٦٨٨)(مجمع الزوائد،باب خروج النساء الی المساجد وغیر ذلك وصلاتھن فی بیوتھن وصلاتھن فی المسجد)(المستدرك للحاکم، کتاب الصلاۃ،رقم الحدیث٧٦٠)(الأحکام الکبریٰ للخراط،باب فضل صلاۃ النساء فی بیوتھن)(سنن الکبری للبیھقی،باب خیر مساجد النساء قعر بیوتھن)(مصنف عبد الرزاق،باب شھود النساء الجماعۃ)(مسند البزار،رقم الحدیث٢٠٦٣)(معرفۃ السنن والآثار للبیھقی، باب خروج النساء الی المساجد)(شرح السنۃ للبغوی،باب خروج النساء الی المساجد)

عن أم سلمۃ رضی اللہ عنھا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وصلٰوتك فی بیتك خیر لك من صلٰوتك فی حجرتك و صلٰوتك فی حجرتك خیر لك من صلٰوتك فی دارك وصلٰوتك فی دارك خیر لك من صلٰوتك فی المسجد۔

(سنن ابو داؤد،باب ماجاء فی خروج النساء الی المسجد)

حضرت اُم سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت کی نماز گھر کے کمرہ کے اندر زیادہ بہتر ہے بنسبت گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے اور اس کی گھر کے اندرون کمرہ میں افضل ہے گھر کے کمرہ میں نماز پڑھنے سے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(المعجم الاوسط للطبرانی رقم الحدیث ۹۱۰۱)(مجمع الزوائد باب خروج النساء الی المساجد وغیر ذلك وصلاتهن فی بیوتهن وصلاتهن فی المسجد)(المستدرك للحاکم رقم الحدیث ۷۵۹)(مسند احمد ۲/۲۹۷ طبع دار احیاء التراث العربی بیروت)(صحیح ابن خزیمه رقم الحدیث ۱۶۸۳)

عن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم لأن تصلی المرأة فی بیتها خیر لها من ان تصلی فی حجرتها ولأن تصلی فی حجرتها خیر من ان تصلی فی الدار ولأن تصلی فی الدار خیر لها من ان تصلی فی المسجد۔

(معرفة السنن والآثار للبیهقی باب خروج النساء الی المساجد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت کی نماز گھر کے کمرہ کے اندر زیادہ بہتر ہے بنسبت گھر کے صحن میں نماز پڑھنے سے اور اس کی گھر کے اندرون کمرہ میں افضل ہے گھر کے کمرہ میں نماز پڑھنے سے، اور گھر کے صحن میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے۔

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ان احب صلاة تصلیها المرأة الی الله ان تصلی فی اشد مکان من بیتها ظلمة۔

(صحیح ابن خزیمه باب اختیار صلاة المرأة فی حجرتها علی رقم الحدیث ۱۶۹۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک عورت کی محبوب ترین نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر کے سخت اندھیرے والے حصے میں پڑھتی ہے۔

عن ابن عمر رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال صلوٰة المرأة وحدها تفضل صلاتها فی الجمیع خمسه وعشرون درجه۔

(تاریخ اصبهان للابو نعیم ۲/۲۹ طبع دار الکتب العلمیه بیروت)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت کی (اپنے گھر میں) تنہا نماز مردوں کے ساتھ جماعت کی نماز سے پچیس درجہ فضیلت رکھتی ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(الجامع الصغیر مع فیض القدیر ۴/۲۲۲)(جامع الاحادیث للسیوطی،حرف الصاد)(التیسیر بشرح الجامع الصغیر،حرف الصاد)

فائدہ: مذکورہ بالا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کی سند میں بقیہ بن الولید راوی مدلس ہے اس کے متعلق پہلی بات تو یہ ہے کہ اَحناف کے نزدیک تدلیس جرح نہیں، دوسری بات یہ کہ جب اس کی دوسری صحیح حدیثوں سے تائید ہوگئی تو یہ ضعف محدثین کے نزدیک بھی دور ہوگیا، جیسا کہ (فتاوٰی علمائے حدیث ۴/۱۷۹) پر اہلحدیث کے معتبر عالم ابوسعید شرف الدین دہلوی صاحب لکھتے ہیں کہ سند میں بقیہ بن الولید ضعیف راوی ہے مگر دوسری صحیح احادیث ملنے سے اس کا ضعف ختم ہوکر قابلِ حجت ہے۔

عن ابی موسی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال الجمعة حق واجب علی کل مسلم فی جماعة الا اربعة عبد مملوك او امراة او صبی او مریض۔ (سنن ابو داؤد،ابواب الجمعة،باب الجمعة للمملوك والمراة)

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کی نماز ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ پڑھنا حق واجب ہے سوائے چار آدمیوں، غلام، عورت، بچے اور مریض کے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(المستدرك للحاکم، کتاب الجمعة)(سنن الکبری للبیهقی، کتاب الجمعة)(سنن دارقطنی، کتاب الجمعة)(تلخیص الحبیر لابن حجر، کتاب الجمعة،طبع قرطبه)(الدرایة،باب الجمعة)

استدلال: جمعہ کی نماز کی اہمیت دوسری فرض نمازوں سے بھی قدرے زیادہ ہے اور یہ نماز جماعت کے بغیر ہوتی بھی نہیں، ان سب وجوہات کے باوجود عورت پر جمعہ کی نماز فرض نہیں، کیونکہ عورت پر جماعت کی نماز پڑھنا ہی ضروری نہیں، اگر جماعت کے ساتھ شرکت کی گنجائش ہوتی تو عورتوں پر جمعہ کی نماز ضرور لازم کی جاتی۔

آثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وتابعین رحمۃ اللہ علیہم:

عن ابن عمرو الشیبانی انه رأی عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنه یخرج النساء

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

من المسجد یوم الجمعة ویقول اخرجن الی بیوتکن خیر لکم۔

(مصنف عبد الرزاق، باب من تجب علیه الجماعة)

حضرت عمرو شیبانی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن عورتوں کو مسجد سے نکال دیتے اور فرماتے اپنے گھر جاؤ تمہارے گھر تمہارے لیے (ان مسجدوں) سے بہتر ہیں۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث ۹۴۷۵) (سنن الکبری للبیہقی، باب من لا جمعة علیه اذا شهدها صلاها رکعتین)

عن عبد الله بن عباس رضی الله عنه ان امراة سالته عن الصلاة فی المسجد یوم الجمعة فقال صلاتك فی مخدعك افضل من صلاتك فی بیتك و صلاتك فی بیتك افضل من صلاتك فی حجرتك وصلاتك فی حجرتك افضل من صلاتك فی مسجد قومك۔ (مصنف ابن أبی شیبه، باب من کره خروج النساء الی العیدین)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک عورت نے جمعہ کی نماز مسجد میں پڑھنے کے بارے میں ان سے دریافت کیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عورت کی اپنے گھر کے اندرونی کمرے میں نماز زیادہ اجر و ثواب والی ہے جو گھر کے صحن میں پڑھی گئی ہو، اس کی اپنے گھر کے صحن میں پڑھی گئی نماز محلّہ کی مسجد سے اجر و ثواب میں بہتر ہے۔

عن ابن عمر رضی الله عنه انه کان لا یخرج نساءه فی العیدین۔

(مصنف ابن أبی شیبه، باب من کره خروج النساء الی العیدین)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی بیویاں نماز عیدین کے لیے نہیں جایا کرتی تھیں۔

عن هشام بن عروة عن أبیه (عروة بن زبیر بن العوام رضی الله عنه) انه کان لا یدع امرأة من اهله تخرج الی فطر ولا اضحیٰ۔

(مصنف ابن أبی شیبه، باب من کره خروج النساء الی العیدین)

ہشام بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد عروہ بن زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ گھر کی کسی عورت کو عیدین کی نماز پڑھنے کے لیے نہیں جانے دیتے تھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن سالم قال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رجلاً غیوراً فکان اذا خرج الی الصلوٰۃ عاتکۃ بنت زید فکان یکرہ خروجہا ویکرہ منعہا۔

(مجمع الزوائد، باب خروج النساء الی المساجد وغیر ذلک وصلاتھن فی بیوتھن وصلاتھن فی المسجد)

حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غیرت مند آدمی تھے اس لیے عورتوں کے مسجد آنے کو منع فرماتے اور عورتوں کے مسجد جانے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

عن ابراھیم النخعی قال یکرہ خروج النساء فی العیدین۔

(مصنف ابن أبی شیبہ، باب من کرہ خروج النساء الی العیدین)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عیدین کے لیے عورتوں کی حاضری کو مکروہ قرار دیا گیا ہے۔

(مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب شھود النساء الجماعۃ)

عن ابن جریج عن عطاء قال قلت لہ ایحق علی النساءِ اذا سمعن الاذان ان یجبن کما ھو حق علی الرجال قال لا لعمری۔

(مصنف عبد الرزاق، کتاب الصلاۃ، باب شھود النساء الجماعۃ)

حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا جیسے مردوں کے لیے یہ حق ثابت ہے کہ جب اذان سنیں تو مسجد میں حاضر ہوں، کیا عورتوں کے لیے بھی یہ ثابت ہے؟ عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے قسم اُٹھا کر فرمایا کہ ان کے لیے ثابت نہیں۔

عن سفیان الثوری و عبد اللہ بن مبارک انہ کرہ الیوم الخروج للنساء الی العیدین۔ (سنن ترمذی، باب فی خروج النساء فی العیدین)

حضرت سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک رحمہما اللہ حضرات اس زمانے میں عورتوں کے عید کے لیے نکلنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے فہم اور بعید نظری کی تائید:

حضور اکرم ﷺ کا دُنیا سے پردہ فرمانے کے بعد وہ حالات باقی نہیں رہے تھے، بلکہ طبیعتوں میں تغیر اور قلبی اطمینان میں کمزوری پیدا ہو گئی تھی، چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ابھی نبی کریم ﷺ کی تدفین کے بعد ہاتھوں سے مٹی بھی نہیں جھاڑی تھی کہ اپنے دلوں میں بدلتی ہوئی کیفیت کو محسوس کیا۔ (سنن ترمذی، ابواب المناقب)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

علاوہ ازیں جن شرائط وضوابط کے ساتھ مسجد میں حاضری کی اجازت دی گئی تھی ان کی پابندی میں دن بدن کوتاہی بڑھتی رہی، اسی تغیر حالات کی جانب مزاج شناسِ نبوت اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ فرمایا کہ آج اگر رسول اللہ ﷺ ہوتے تو عورتوں کو (مطلقاً) مسجد سے منع فرما دیتے، اسی کے پیش نظر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں مطلقاً عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع فرما دیا۔

نزلت فی شان النسوة حیث کان المنافقون یتاخرون للاطلاع علی عوراتهن ولقد نهی عمر رضی الله عنه النساء عن الخروج الی المساجد فشکون الی عائشة رضی الله عنها فقالت لو علم النبی صلی الله علیه واله وسلم ما علم عمر رضی الله عنه ما اذن لکن فی الخروج۔ (العنایة شرح الهدایة،باب المواقیت و الامامة)

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کو مسجد سے منع فرمایا تو وہ عورتیں اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس شکایت لے کر گئیں تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر نبی کریم ﷺ یہ دیکھتے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیکھا ہے تو وہ بھی تمہیں مسجد جانے کی اجازت نہ دیتے۔

مزید اسی ضمن میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا اپنی زوجہ حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کا مسجد میں جانے کو ناپسند کرنا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا اپنی بیوی کو عشاء کی نماز کے لیے ایک تدبیر سے مسجد سے روکنا عورتوں کا مسجد میں نہ جانا بہتر اور افضل ہونے کی واضح دلیل ہے۔

عورتوں کا گھر میں نماز پڑھنا افضل ہونے پر اجماعِ اُمت:

علامہ حافظ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

لم یختلفوا ان صلاة المراة فی بیتها افضل من صلاتها فی المسجد۔ (التمهید لابن عبد البر)

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ عورت کی نماز اپنے گھر میں اس نماز سے افضل ہے جو وہ مسجد میں ادا کرے۔

علامہ کاسانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

لا خلاف فی ان الافضل ان لا یخرجن فی صلاة۔ (بدائع الصنائع ۱/۱۶۲)

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ (بوڑھی عورت کے لیے) افضل یہ ہے کہ وہ کسی نماز کے لیے بھی گھر سے باہر نہ نکلیں۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صفوں کی درستگی

باجماعت نماز میں صفوں کو اہتمام کے ساتھ سیدھا رکھنا اس مضمون کی جملہ روایات کو پیش نظر رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز میں ٹخنے کندھے اور گردن ایک سیدھ میں ہونی چاہیے کیونکہ صفوں کی برابری نماز کو کامل بنانے کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

عن عبد انس رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم سووا صفوفکم فان تسویة الصف من تمام الصلوٰة۔

(صحیح مسلم، باب تسویة الصف واقامتها)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نماز میں صف کو درست کرو اس لیے کہ صف کو درست کرنا نماز کی خوبی اور جز ہے۔

عن النعمان بن بشیر رضی اللہ عنه قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم یقول لتسون صفوفکم أو لیخالفن اللہ بین وجوهکم۔

(صحیح مسلم، باب تسویة الصف واقامتها)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے بندو! اپنی صفیں ضرور سیدھی اور درست رکھا کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمھارے رُخ ایک دوسرے کے مخالف کر دیں گے۔

دائیں طرف کی صف مکمل کرنے کی فضلیت:

عن عائشه رضی اللہ عنها قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم ان اللہ وملئکته یصلون علی میامن الصفوف۔ (سنن ابو داؤد، باب تسویة الصفوف)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رحمت نازل فرماتے ہیں صفوں کے دائیں جانب والوں پر اور فرشتے ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔

بائیں طرف کی صف مکمل کرنے کی فضلیت:

عن ابن عمر رضی اللہ عنه قال قیل رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم ان

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میسرة المسجد تعطلت فقال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم من عمر میسرة المسجد کتب لہ کفلان من الأجر۔ (سنن ابن ماجہ، باب فصل میمنۃ الصف)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے درخواست کی گئی کہ مسجد کی بائیں طرف بالکل خالی ہوگئی (کیونکہ لوگ دائیں طرف باعث فضلیت کی وجہ سے زیادہ کھڑے ہوتے تھے) تو آپ ﷺ نے فرمایا جو مسجد کی بائیں طرف آباد کرے گا اس کے لیے دہرا اجر لکھا جائے گا: 1۔ جماعت کی نماز میں صف پوری کرنے کا اور 2۔ مسجد آباد کرنے کا۔

صفوں میں خلاء نہیں ہونا چاہیے:

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم أقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب و سدوا الخلل ولینوا بایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات الشیطن ومن وصل صفا وصلہ اللہ ومن قطعہ قطعہ اللہ۔

(سنن ابو داؤد، باب تسویۃ الصفوف)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صفوں کو قائم کرو، کندھوں کو برابر کرو اور اپنے بھائیوں کے درمیان نرم ہو جاؤ، صفوں کے درمیان شیطان کے لیے خلاء نہ چھوڑو، جس نے صف کو ملایا اللہ تعالیٰ اس کو ملائے گا اور جس نے صف کو کاٹا اللہ تعالیٰ اس کو (حق سے) کاٹے گا۔

صف اول کی فضلیت:

عن أبی امامۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان اللہ وملئکتہ یصلون علی الصف الاول، قالوا یا رسول اللہ وعلی الثانی؟ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان اللہ وملئکتہ یصلون علی الصف الاول، قالوا یا رسول اللہ وعلی الثانی؟ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ان اللہ وملئکتہ یصلون علی الصف الاول، قالوا یا رسول اللہ وعلی الثانی؟ قال وعلی الثانی۔ (مشکوۃ، باب تسویۃ الصف)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ رحمت فرماتے ہیں اور اُس کے فرشتے رحمت کی دُعا کرتے ہیں پہلی صف والوں کے لیے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اور دوسری صف والوں کے لیے بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ رحمت فرماتے ہیں اور اُس کے فرشتے رحمت کی دُعا کرتے ہیں پہلی صف والوں کے لیے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اور دوسری صف والوں کے لیے بھی؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ رحمت فرماتے ہیں اور اُس کے فرشتے رحمت کی دُعا کرتے ہیں پہلی صف والوں کے لیے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اور دوسری صف والوں کے لیے بھی؟ آپ ﷺ نے (تیسری بار) فرمایا اور دوسری صف والوں کے لیے بھی۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه واله قال لو يعلم الناس ما في النداء والصف الاول ثم لم يجدوا الا أن يستهموا عليه الاستهموا.

(صحیح بخاری، باب الاستهام في الاذان)(صحیح مسلم، باب تسوية الصفوف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر لوگوں کو اذان اور پہلی صف کا ثواب معلوم ہو جاتا اور انہیں اذان اور پہلی صف قرعہ اندازی کے بغیر حاصل نہ ہوتی تو وہ ضرور قرعہ اندازی کرتے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله خير صفوف الرجال أولها وشرها آخرها. (صحیح مسلم، باب تسوية الصفوف واقامتها)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مردوں کی صفوں میں سب سے زیادہ ثواب پہلی صف کا ہے اور سب سے کم ثواب آخری صف کا ہے۔

پہلے اگلی صف پوری کرنی چاہیے:

عن انس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اتموا الصف المقدم ثم الذي يليه فما كان من نقص فليكن في الصف المؤخر.

(سنن ابو داؤد، باب تسوية الصفوف)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگو! پہلے اگلی صف پوری کیا کرو پھر اس کے قریب والی تا کہ جو کمی کسر رہے وہ آخری ہی صف میں رہے۔

صف بندی کی ترتیب:

عن أبي مالك الاشعری رضی الله عنه قال الا احدثكم بصلوٰة رسول الله صلى الله علیه واله وسلم قال اقام الصلوٰة وصف الرجال وصف خلفهم الغلمان ثم صلى بهم فذكر صلوٰة ثم قال هكذا صلوٰة أمتي.

(سنن ابو داؤد، باب مقام الصبیان من الصف)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے لوگوں سے کہا میں تم سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا بیان کروں؟ پھر بیان فرمایا کہ آپ ﷺ نے نماز قائم فرمائی، پہلے آپ ﷺ نے مردوں کو صف بستہ کیا، ان کے پیچھے بچوں کی صف بنائی، پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور اس کے بعد فرمایا کہ یہی طریقہ ہے میری اُمت کی نماز کا۔

عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم توسطوا الامام وسدوا الخلل. (سنن ابو داؤد، باب تسوية الصفوف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگو! امام کو اپنے درمیان میں لو اور صفوں میں جو بھی خلاء ہو اس کو پورا کرو۔

امام کے قریب کن لوگوں کا کھڑے ہونا مستحب ہے:

عن أبي مسعود الانصاری رضی الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يمسح مناكبنا في الصلوٰة ويقول استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم ليلني منكم اولو الاحلام والنهى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم.

(صحیح مسلم، باب تسوية الصفوف)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو ہمارے کندھوں پر ہاتھ پھیرتے اور فرمایا کرتے آگے پیچھے مت ہونا کہیں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تمھارے دلوں میں اختلاف پیدا نہ ہو جائے اور فرماتے کہ تم لوگوں میں سے میرے قریب (یعنی صف اول میں) دین کے اعتبار سے ذی شعور اور دانشور لوگ کھڑے ہوں پھر وہ لوگ جو (دین میں علم کے اعتبار سے) ان کے قریب ہوں۔

عن ابن عباس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم لا يتقدم الصف الاول أعرابي ولا أعجمي ولا غلام لم يحتلم.

(سنن دار قطنی، باب من يصلح ان يقوم خلف الامام)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا پہلی صف میں کوئی (دین میں علم کے اعتبار سے) دیہاتی و عجمی اور کوئی نابالغ کھڑا نہ ہو۔

مقتدیوں کو نماز کے لیے کب کھڑا ہونا چاہیے:

عن أبي قتادة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا أقيمت الصلاة فلا تقوموا حتى تروني.

(صحيح بخاری، باب متى يقوم الناس اذا روا الامام عند الاقامة)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز کی اقامت کے وقت مجھے نہ دیکھ لو اس وقت تک کھڑے نہ ہوا کرو۔

<u>وضاحت</u>: اس روایت کا پس منظر یہ ہے کہ بعض اوقات ایسا ہوتا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے حجرہ شریفہ سے باہر تشریف لانے سے پہلے ہی اقامت شروع کر دیتے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حسب دستور اقامت کے ساتھ کھڑے ہو جاتے، پھر ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ جب آپ ﷺ کو کچھ دیر لگ گئی تو آپ ﷺ نے یہ ہدایت فرمائی کہ میرے نکلنے سے پہلے کھڑے نہ ہوں (آپ ﷺ کا یہ فرمان بطورِ شفقت کے اُمت کو مشقت سے بچانے کے لئے تھا۔

عن ابن شهاب الزهری أن الناس كانوا ساعة يقول المؤذن الله اكبر الله

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اکبر یقیم الصلوٰۃ یقوموا الناس الی الصلوٰۃ فلا یاتی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم مقامہ حتی یعدل الصفوف۔ (مصنف عبد الرزاق قیام الناس عند الاقامۃ)

امام ابن شہاب الزہری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب مؤذن (مکبّر) اللہ اکبر اللہ اکبر کہتا تھا اقامت صلوٰۃ کے لیے تو لوگ کھڑے ہو جاتے تھے اور آنحضرت ﷺ اپنے مصلّے پر تشریف نہیں لاتے تھے جب تک کہ صفوں کو درست نہیں کر لیتے تھے۔

قال علامۃ بدر الدین عینی وقد اختلف السلف متی یقوم الناس الی الصلوٰۃ فذهب مالك و جمهور العلماء الی انه لیس لقیامهم حد ولکن استحب عامتهم القیام اذا اخذ المؤذن فی الاقامۃ۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ۵/۱۵۲ طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت)

علامہ بدر الدین عینی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سلف کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ لوگ نماز کے لیے کس وقت کھڑے ہوں، امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور علماء کرام اس طرف گئے ہیں کہ کھڑے ہونے کے لیے کوئی حد مقرر نہیں، البتہ عام علماء نے کہا ہے جب مؤذن (مکبّر) اقامت شروع کرے تو اس وقت کھڑا ہونا مستحب ہے۔

اسی طرح حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ بھی تصریح فرماتے ہیں:

واما قیام الناس حین تقام الصلوٰۃ فانی لم أسمع فی ذلك بحد یقام له الا أنی أری ذلك علی قدر طاقۃ الناس فان منهم التقیل والخفیف ولا یستطیعون أن یکونو کرجل واحد۔ (موطا امام مالك، صفحہ ۵۶ طبع ریاض)

لوگوں کا نماز کے لیے کھڑے ہونے کے بارے میں میں نے کوئی ایسی حد نہیں سنی کہ اس وقت کھڑے ہوں، اور میرا خیال ہے کہ یہ بات لوگوں کی طاقت اور برداشت پر مبنی ہے، بعض لوگ بوجھل ہوتے ہیں اور بعض لوگ ہلکے پھلکے ہوتے ہیں عام لوگ ایک طرح کے نہیں ہو سکتے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سر ڈھانپ کر نماز پڑھنے کا حکم

مرد کے لیے ڈھانپ کر نماز پڑھنا ہی مسنون ہے:

نماز کے آداب میں سے ہے کہ پورا لباس پہن کر نماز پڑھے اور سر کو بھی ڈھانپ کر رکھے بلکہ آپ ﷺ کی اتباع میں ہر شخص کو عام حالات میں بھی سر ڈھانپ کر رکھنا چاہیے ہاں اگر مجبوری کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی لیکن کپڑا یا ٹوپی وغیرہ کے ہوتے ہوئے ننگے سر نماز پڑھنا خلاف سنت ہے۔

عن وائل بن حجر رضی الله عنه رایت النبی صلی الله علیه واله وسلم واصحابه فی الشتاء فرایتهم فی البرانس والاکسیة وایدیهم فیها۔

(المعجم الکبیر للطبرانی رقم الحدیث ١٧٥٦٣)(مجمع الزوائد باب الصلاۃ فی الثوب الواحد واکثر منه)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سردی کے موسم میں حاضر ہوا تو میں نے ان کو دیکھا کہ وہ لمبی ٹوپیوں اور چادروں میں (نماز پڑھتے) تھے اور ان کے ہاتھ چادروں کے اندر رہتے تھے۔

عن وائل بن حجر رضی الله عنه قال رایت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم حین افتتاح الصلاۃ رفع یدیه حیال اذنیه قال ثم اتیتهم فرایتهم یرفعون ایدیهم الی صدورهم فی افتتاح الصلاۃ علیهم برانس واکسیة۔

(سنن ابو داؤد باب رفع الیدین فی الصلاۃ)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جس وقت آپ ﷺ نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو کانوں کی لو تک اُٹھاتے، پھر میں دوسری مرتبہ حاضر ہوا تو میں نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو دیکھا کہ وہ نماز شروع کرتے وقت (سردی کی وجہ سے) اپنے ہاتھوں کو اپنے سینوں تک اُٹھاتے تھے اور ان کے سروں پر اس وقت لمبی ٹوپیاں ہوتی تھیں اور اُنہوں نے چادریں اوڑھ رکھی تھیں۔

عن وائل بن حجر رضی الله عنه اتیت النبی صلی الله علیه واله وسلم فرایتهم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یصلون فی الاکسیة والبرانس ایدیھم من البرد۔

(معجم الصحابة لابن قانع، باب الفاء، طبع مکتبه الغرباء الاثریة المدینة)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے (نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو دیکھا کہ وہ چادریں اوڑھے اور ٹوپیاں پہنے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور ان کے ہاتھ سردی کی وجہ سے چادروں کے اندر تھے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یلبس قلنسوۃ بیضاء۔ (اخلاق النبی لابی الشیخ اصبہانی، باب ذکر قلنسوته ﷺ، رقم الحدیث ۳۱۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(شعب الایمان، فصل فی العمائم، رقم الحدیث ۵۸۴۸)(الکامل لابن عدی ۵/۳۵۰)(المعجم الأوسط للطبرانی، باب المیم، رقم الحدیث ۱۱۸۳)(مجمع الزوائد، باب فی القلنسوۃ)(المطالب العالیة لابن حجر، رقم الحدیث ۲۲۹۹)(عون المعبود، کتاب اللباس، باب فی العمائم)(تحفة الأحوذی، ابواب اللباس، باب کیف کان کمام الصحابة)

عن انس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان یلبس کمة بیضاء۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ۴/۱۹۳، السیرۃ النبویة، باب ماورد فی شعرہ وشیبه وخضابه)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سفید ٹوپی پہنا کرتے تھے۔

عن عائشة رضی اللہ عنها ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کانت له کمة بیضاء۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ۴/۱۹۳، السیرۃ النبویة، باب ماورد فی شعرہ وشیبه وخضابه)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک سفید چپٹی ٹوپی تھی۔

عن عائشة رضی اللہ عنها کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قلنسوۃ بیضاء لاطئة یلبسها۔ (تاریخ دمشق لابن عساکر ۴/۱۹۳، السیرۃ النبویة، باب ماورد فی شعرہ وشیبه وخضابه)(المتفق والمفترق للخطیب البغدادی، رقم الحدیث ۱۲۵۵، طبع دار القادری دمشق)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک سفید سر سے چپکی ہوئی ٹوپی تھی جسے آپ ﷺ پہنا کرتے تھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم وعليه قلنسوة بيضاء شامية۔(اخلاق النبی لابی الشیخ اصبهانی باب ذکر قلنسوته ﷺ رقم الحدیث ٢١٣)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے سفید شامی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔

عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلى الله عليه واله وسلم كان يلبس من القلانس فی السفر ذوات الأذان وفی الحضر المشمرة يعنی الشامية۔

(اخلاق النبی لابی الشیخ اصبهانی باب ذکر قلنسوته ﷺ رقم الحدیث ٢١٣)(الأنوار فی شمائل النبی المختار باب فی ذکر عمامة وقلنسوته ﷺ رقم الحدیث ٩٦، طبع دار المکتبی دمشق)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سفر میں کانوں والی ٹوپی پہنتے تھے اور حضر میں چپٹی شامی ٹوپی پہنتے تھے۔

عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلى الله عليه واله وسلم كان يلبس من القلانس ذات الأذان۔(الجامع لا خلاق الراوی وآداب السامع للخطيب البغدادی رقم الحديث ٨٩٠، طبع مكتبه المعارف رياض)(الفوائد لتمام الرازی رقم الحديث ١٠١١، طبع مكتبة الرشد رياض)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ لمبی کانوں والی ٹوپی پہنتے تھے۔

عن ابو سليط رضی الله عنه قال انه رأى على رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قلنسوة اسماط لها اذنان قد ثقب لهما حجران فی أذنيهما۔

(الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم تحت رقم الحدیث ١٦٨٣، طبع دار الراية رياض)

حضرت ابوسلیط رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے سر پر اُونی کانوں والی ٹوپی دیکھی، جس کے کانوں میں آر پار دو سوراخ تھے۔

عن ابن عباس رضی الله عنه قال كان لرسول الله صلى الله عليه واله وسلم ثلاث قلانس قلنسوة بيضاء مصرية وقلنسوة بردة حبرة وقلنسوة ذات آذان يلبسها فی السفر وربما وضعها بين يديه اذا صلى۔

(اخلاق النبی لابی الشیخ اصبهانی باب ذکر قلنسوته ﷺ رقم الحدیث ٢١٥)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی تین ٹوپیاں تھیں، ایک سفید مصری ٹوپی، دوسری روئی کے سِلے ہوئے کپڑے کی ٹوپی اور تیسری کانوں والی ٹوپی جسے سفر میں استعمال فرماتے تھے اور بعض اوقات اس کو نماز پڑھتے وقت اپنے سامنے (سترہ کی غرض سے) رکھ لیا کرتے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قلنسوۃ أسماط یعنی جلوط و کانت فیھا ثقبۃ۔

(انساب الاشرف للبلاذری باب لباس رسول اللہ ﷺ طبع دار لفکر بیروت)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی موٹے کپڑے (یا چمڑے) کی ٹوپی تھی جس میں سوراخ تھے۔

عن عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ولہ قلنسوۃ طویلۃ لھا اذنان و قلنسوۃ لاطیۃ۔

(اخلاق النبی لابی الشیخ اصبھانی باب ذکر قلنسوتہ ﷺ رقم الحدیث ۳۱۶)

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ ﷺ کی ایک لمبی ٹوپی تھی، جس کے دونوں طرف کان تھے اور آپ صلی اللہ ﷺ کی ایک ٹوپی سر سے چپکی ہوئی تھی۔

عن زید بن اسلم کان موسی بن عمران علیہ السلام اذا غضب اشتعلت النار فی قلنسوتہ۔ (مساوی اخلاق خرائطی، رقم الحدیث ۳۳۹، طبع جدۃ)

حضرت اسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ علیہ السلام کو جب غصہ آتا تھا تو آپ کی ٹوپی میں آگ بھڑک اُٹھتی تھی۔

عن ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ قال کسانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم برنسا و قال البسہ۔ (المعجم الکبیر للطبرانی باب الجیم، رقم الحدیث ۲۵۲۰)

حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے برنس (یعنی لمبی ٹوپی) پہنائی اور فرمایا کہ اسے پہن لو۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن ابو قرصافه رضی الله عنه قال کسانی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم برنسا وقال البسه۔ (مجمع الزوائد، باب البرانس، رقم الحدیث ۸۵۳۶)

حضرت ابو قرصافہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے برنس (یعنی لمبی ٹوپی) پہنائی اور فرمایا کہ اسے پہن لو۔

عن فلتان بن عاصم الجرمی رضی الله عنه قال اتیت النبی صلی الله علیه واله وسلم فرایتهم یصلون فی الاکسیة والبرانس وایدیهم فیها من البرد۔

(معجم الصحابة لابن قانع، رقم الحدیث ۱۳۶۲)

حضرت عاصم بن الجرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے (آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو دیکھا کہ وہ چادریں اوڑھے اور ٹوپیاں پہنے نماز پڑھ رہے تھے اور ان کے ہاتھ سردی کی وجہ سے چادروں کے اندر تھے۔

عن عاصم عن کلیب عن أبیه عن خاله قال أتینت النبی صلی الله علیه واله وسلم فی الشتاء فوجدتهم یصلون فی البرانس و الاکسیة وأیدیهم فیها۔

(الاوسط لابن المنذر، رقم الحدیث ۱۲۵۶) (مجمع الزوائد، باب الصلاۃ فی الثوب الواحد وأکثر منه)

حضرت عاصم بن کلیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں اور وہ اپنے ماموں سے روایت کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں سردیوں میں حاضر ہوا تو وہ سب (یعنی تمام صحابہ رضی اللہ عنہم) ٹوپیاں پہنے ہوئے اور چادریں اوڑھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے اور ان کے ہاتھ (سردی کی وجہ سے) چادروں میں تھے۔

کانت له (أی لرسول الله صلی الله علیه واله وسلم) عمامة تسمی السحاب کساها علیا و کان یلبسها و یلبس تحتها القلنسوة و کان یلبس القلنسوة بغیر عمامة و یلبس العمامة بغیر قلبسوة۔

(زاد المعاد، فصل فی ملابسه، طبع مؤسسة الرسالة بیروت)

آپ ﷺ کا ایک عمامہ تھا جسے "سحاب" کہا جاتا تھا آپ ﷺ نے بعد میں وہ عمامہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پہنایا تھا آپ ﷺ کبھی عمامہ کے نیچے ٹوپی پہنتے تھے اور کبھی بغیر عمامہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کے صرف ٹوپی پہنتے تھے اور کبھی بغیر ٹوپی کے صرف عمامہ باندھتے تھے۔

عن أنس رضی اللہ عنه فكان رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم یکثر القناع.
(شمائل ترمذی، باب ما جاء تقنع رسول اللہ ﷺ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنے سر مبارک کو اکثر اوقات ڈھانپ کر رکھتے تھے۔

عن رکانه رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم لا تزال امتی علی الفطرة مالبسو العمائم علی القلانس. (سنن ترمذی، باب العمائم علی القلانس)

حضرت رکانہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری اُمت فطرتِ انسانی پر قائم رہے گی جب تک ٹوپیوں پر عمامے باندھتے رہیں گے۔

کان رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم یأمر بستر الراس بالعمامه او العلنسوة وینهی عن کشف الراس فی الصلاة. (کشف الغمة عن جمیع الامة، باب صفة الصلاة)

(امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ) رسول اللہ ﷺ عمامہ یا ٹوپی سے سر ڈھانپنے کا حکم فرماتے تھے اور ننگے سر نماز پڑھنے سے منع فرماتے تھے۔

عن ابن مسعود رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ علیه واله وسلم قال کان علی موسی علیه السلام یومه کلمه ربه کسائ صوف وجبة صوف و کمة صوف وسر اویل صوف. (سنن ترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی لبس الصوف)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس دن رب تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کلام کیا تو اس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جسم پر اُون کی چادر اور سر پر چھوٹی اُونی ٹوپی تھی۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف ابن ابی شیبہ، رقم الحدیث ۳۶۳۲۳)(مسند ابو یعلی الموصلی، رقم الحدیث ۴۹۹۳)(مستدرک للحاکم، رقم الحدیث ۳۴۲۱)(مسند البزار، رقم الحدیث ۲۰۲۱)

عن أبی هریرة قال کان لرسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم قلنسوة شامیة وفی روایة عن عطاء عن أبی هریرة کان لرسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم قلنسوة بیضاء شامیة. (مسند امام اعظم، باب ما جاء فی القلانس)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شام کی بنی ہوئی سفید ٹوپی پہنتے تھے۔

عن فضالة بن عبيد يقول سمعت عمر بن الخطاب رضي الله عنه يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يقول الشهداء أربعة رجل مؤمن جيد الايمان لقي العدو فصدق الله حتى قتل فذلك الذي يرفع الناس اليه أعينهم يومه القيامة هكذا ورفع رأسه حتى وقعت قلنسوته قال فما أدري أقلنسوة عمر رضي الله عنه أراد أمه قلنسوة النبي صلى الله عليه واله وسلم۔

(سنن ترمذی باب فضل الشهداء عند الله)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ شہید چار قسم کے لوگ ہیں، وہ جس کا ایمان مضبوط ہو وہ دشمن سے مقابلہ کرے اور اللہ تعالیٰ کے کئے گئے وعدہ کو سچ کر دیکھائے یہاں تک کہ شہید ہو جائے، یہ وہ شخص ہے کہ قیامت کے دن لوگ اس کی طرف نظریں اُٹھا اُٹھا کر دیکھیں گے اور فرمایا اس طرح آپ ﷺ نے سر اُٹھایا کہ آپ ﷺ کی ٹوپی گر گئی (راوی کہتا ہے کہ) مجھے علم نہیں کہ ٹوپی آپ ﷺ کی گری یا حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی گری تھی۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مسند احمد، رقم الحديث ١٣٦)(مسند أبي يعلى، رقم الحديث ٢٥٢)(كتاب الجهاد لابن أبي عاصم، رقم الحديث ١٨٦)(شعب الأيمان للبيهقي، رقم الحديث ٣٩٥٤)(مسند أبي دائود طيالسي، رقم الحديث ٣٥)(مسند عبد بن حميد، رقم الحديث ٢٧)

فائدہ: آپ ﷺ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ جنگ میں بھی سر پر ٹوپی کا اہتمام فرماتے تھے تو یقیناً نماز میں تو آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور زیادہ اس کا اہتمام فرماتے ہوں گے۔

كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يسمي كل شيء له فكان لرسول الله صلى الله عليه واله وسلم عمامة تسمى السحاب وكان يلبس تحت العمامة القلانس اللاطئة۔(اسد الغابة، ١/٣٤)

رسول اللہ ﷺ اپنی ہر استعمال کی چیز کا نام رکھتے تھے، آپ ﷺ کا ایک عمامہ تھا جس کا نام سحاب تھا، آپ ﷺ عمامہ کے نیچے سر سے چپکے رہنے والی ٹوپیاں پہنتے تھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن ابن عباس رضی الله عنه انه صلی الله علیه واله وسلم کان یلبس القلانس تحت العمائم وبغیر العمائم ویلبس العمائم بغیر قلانس۔

(مرقاۃ المفاتیح، کتاب اللباس)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عمامہ کے نیچے ٹوپیاں پہنتے تھے اور کبھی صرف ٹوپی پہنتے اور کبھی بغیر ٹوپی کے عمامہ پہنتے تھے۔

عن نافع أن ابن عمر رضی الله عنه خرج حاجا فأحرم فوضع رأسه فی برد شدید فألقیت علیه برنسا فانتبه فقال ما ألقیت علی فقلت برنسا قال تلقیه علی وقد حدثتك أن رسول الله صلی الله علیه وسلم نهانا عن لبسه۔

(مسند احمد رقم الحدیث ۶۲۶۶)

حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ حج کے احرام کے ساتھ نکلے جبکہ اُن کا سر سخت سردی میں تھا (یعنی سر پر کوئی ٹوپی وغیرہ نہ تھی) تو میں نے اُن کے سر پر ایک ٹوپی کو رکھ دیا، جب وہ (ابن عمر رضی اللہ عنہ) بیدار ہوئے تو مجھ سے فرمایا کہ یہ میرے سر پر کیا ڈال دیا؟ تو میں نے عرض کیا کہ ٹوپی! تو (ابن عمر رضی اللہ عنہ) فرمانے لگے کہ تم میرے سر پر ٹوپی رکھ رہے ہو جبکہ میں نے تمہیں بتایا بھی تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے (احرام کی حالت میں سر پر) ٹوپی رکھنے سے منع فرمایا ہے۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(مسند حمیدی برقم الحدیث ۶۱۲)(سنن ابو داؤد باب ما یلبس المحرم)(سنن الکبری للبیہقی. باب من کرہ أن یطرح علی نفسه مخیطا وهو)

عن سالم عن ابیه (عبد الله بن عمر رضی الله عنه) عن النبی صلی الله علیه واله وسلم قال لا یلبس المحرم القمیص ولا العمامة ولا السراویل ولا البرنس ولا ثوبا مسه زعفران ولا ورس ولا الخفین الا لمن لم یجد النعلین فان لم یجدهما فلیقطعهما اسفل من الکعبین. (صحیح بخاری، کتاب اللباس باب فی العمائم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے (رسول اللہ ﷺ سے احرام باندھنے والے کے لباس کے بارے میں پوچھا تو) آپ ﷺ نے فرمایا کہ احرام میں نہ قمیض پہنو، نہ عمامہ، نہ پاجامہ، نہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ٹوپی اور نہ کوئی ایسا کپڑا پہنے جس میں زعفران اور ورس لگا ہو اور نہ موزے پہنے، البتہ اگر کسی کو جوتے نہ ملیں تو موزوں کو ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ دے پھر پہنے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(صحیح ابن حبان برقم الحدیث ۱۹۱۷)(مسند احمد برقم الحدیث ۴۸۵۶)(سنن ابو داؤد باب مایلبس المحرم)(سنن الکبری للبیہقی باب من کرہ أن یطرح علی نفسه مخیطا وهو)(صحیح مسلم برقم الحدیث ۱۱۷۷)(موطا امام مالک برقم الحدیث ۱۱۶۰)

وضاحت: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا لباس عام حالات میں قمیض، پاجامہ، عمامہ اور ٹوپی ہوتا تھا۔

آثار صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ:

عن ابن عمر رضی الله عنه أنه كان اذا مسح رأسه رفع القلنسوة ومسح مقدم رأسه۔ (سنن الکبری للبیہقی باب التحرض علی الرمی)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ مسح فرماتے تو ٹوپی کے سرے کو اٹھا کر اگلے حصے پر مسح فرماتے۔

ولهذا قال ابن عمر رضی الله عنه لغلامه نافع لما رآه يصلی حاسراً، أرأيت لو خرجت الى الناس كنت تخرج هكذا؟ قال لا، قال فالله احق من يتجمل له۔

(مجموعه الفتاوی ابن تیمیه فصل فی اللباس فی الصلوٰة)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت نافع رحمہ اللہ کو ننگے سر نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا کیا تم اسی حالت (ننگے سر) لوگوں سے ملو گے؟ تو حضرت نافع رحمہ اللہ نے جواب دیا نہیں! اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس کے لیے وقار اور زینت اختیار کی جائے۔

عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنه أنه كان اذا سجد يضع كفيه على الذی يضع عليه جبهته قال ولقد رأيته فی يوم شديد البرد يخرج كفيه من تحت برنس له۔

(کتاب الام للشافعی باب وضع الایدی للسجود)(معرفة السنن والآثار للبیہقی باب السجود)

حضرت نافع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب سجدہ کرتے تو اپنی ہتھیلی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وہاں رکھتے تھے کہ جہاں وہ اپنی پیشانی رکھتے تھے اور فرمایا کہ میں نے اُنہیں دیکھا ہے کہ شدید سردی کے دنوں میں وہ اپنے ہاتھوں کو ٹوپی کے نیچے سے نکالتے تھے۔

عن علی رضی الله عنه قال اذا صلی احد کم فلیحسر العمامة عن جبهته.

(مصنف ابن أبی شیبه باب من کره السجود علی کور العمامة)

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنی پیشانی سے پگڑی کو ہٹا لے۔

عن عبد الله بن سعید قال رایت علی علی بن الحسین قلنسوة بیضاء مصر به.

(مصنف ابن أبی شیبه. کتاب اللباس باب فی لبس القلانس)

حضرت عبداللہ بن سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ کے سر پر ایک سفید رنگ کی دوتہہ والی بڑی ٹوپی دیکھی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ہمارے پاس سے گزر ہوا۔ وعلیه قلنسوة لا طئة وہ چپکی ہوئی ٹوپی پہنے ہوئے تھے۔ (الحاوی للفتاوی باب اللباس طبع دار الکتب العلمیة بیروت)

عن عیسیٰ بن طهمان قال علی انس بن مالك رضی الله عنه برنسا.

(مصنف ابن أبی شیبه. کتاب اللباس باب فی لبس البرانس)

حضرت عیسیٰ بن طہمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو برنس (لمبی) ٹوپی پہنے دیکھا۔

عن سلمة بن وردان قال رایت علی انس رضی الله عنه عمامة سوداء علی غیر قلنسوة. (مصنف ابن أبی شیبه. کتاب اللباس باب فی العمائم السود)

حضرت سلمہ بن وردان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے سر پر بغیر ٹوپی کے سیاہ عمامہ دیکھا۔

<u>استدلال</u>: اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عام طور پر ٹوپیاں بھی پہنتے تھے۔

وقال الحسن كان القوم يسجدون علی العمامة و القلنسوة و يداه في كمه.

(صحیح بخاری باب السجود علی الثواب فی شدة الحر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کبھی گرمی کی شدت کی وجہ سے پگڑی اور ٹوپی پر سجدہ کیا کرتے تھے۔

عن زید بن جبیر رایت علی عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ برطلۃ۔

(مصنف ابن أبی شیبہ کتاب اللباس باب فی لبس البراطل)

حضرت زید بن جبیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن زبیر رضی اللہ عنہ کے سر پر لمبی ٹوپی دیکھی۔

عن مغیرۃ عن ابراھیم النخعی کانوا یصلون فی مساتقھم وبرانسھم وطیالسھم ما یخرجون أیدیھم منھا قلنا لہ ما المستقۃ قال ھی جبۃ یعملھا أھل الشام ولھا کمان طویلان ولبنھا علی الصدر یلبسونھا و یعقدون کمیھا اذا لبسوھا۔

(مصنف عبد الرزاق باب الرجل یسجد ملتحفا لا یخرج یدیہ)

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے مساتق (کشادہ آستینوں والے جبوں) میں اور اپنی ٹوپیوں میں اور اپنی چادروں میں نماز پڑھا کرتے تھے اور اپنے ہاتھ باہر نہیں نکالتے تھے (راوی کہتے ہیں کہ) ہم نے حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے مستقہ کے بارے میں دریافت کیا؟ تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایسا جبہ ہوتا ہے جو شام کے لوگ بناتے ہیں اور اس کی آستین لمبی ہوتی ہے اور اس کا درمیان سینہ پر ہوتا ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ان کو پہنتے تھے اور اس کی آستینوں کو پہننے کے بعد بند کر لیا کرتے تھے۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(سنن الکبری للبیہقی باب من سجد علیھما فی ثوبہ)(فتح الباری لابن رجب کتاب الصلاۃ باب السجود علی الثوب فی شدۃ الحر)

عن ابراھیم بن ابی عبلۃ أنہ رأی من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم عبد اللہ بن عمرو أو عمرو بن عبد اللہ بن ام حرام و واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ عنھم یلبسون البرانس۔ (التاریخ الکبیر للامام بخاری جزء ۶ رقم الحدیث ۲۲۸۱)

حضرت ابراہیم بن ابی عبلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے حضرت عبد اللہ بن عمرو یا عمرو بن عبد اللہ بن اُم حرام اور حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم کی زیارت کی، وہ لمبی ٹوپیاں پہنتے تھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن سليمان بن قرشي انه رأى على عثمان رضي الله عنهم قلنسوة بيضاء مضربة مبطنة ليس فيها حشو ولها زر في حلقه۔ (الجرح والتعديل لابن ابی حاتم، باب تسمية من روى عنه العلم ممن يسمى هنادرقم الحدیث ۵۰۰)

حضرت سلیمان بن قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے (خلیفہ راشد) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو سفید رنگ کی تنگ اور استر لگی ہوئی ٹوپی پہنے دیکھا، جس میں کوئی روئی وغیرہ بھری ہوئی نہیں تھی اور اس کے گھیرے میں گھنڈی (بٹن نما) لگی ہوئی تھی۔

عن يزيد بن بلال رأيت علياً رضي الله عنه يتوضأ فخلل لحيته قال ورأيت عليه قلنسوة بيضاء مضربة۔ (الکنی والاسماء للدولابی، حرف المیم فی العین، رقم الحدیث ۱۳۲۸)

حضرت یزید بن بلال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے دیکھا، آپ رضی اللہ عنہ نے داڑھی کا خلال فرمایا اور میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سر پر چپٹی ٹوپی دیکھی۔

عن حسن بن صالح عن ابوحيان قال كانت قلنسوة على لطيفة۔

(الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر قلنسوۃ علی بن ابی طالب ۳/۲۲، طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

حضرت ابوحیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ٹوپی ہلکی تھی۔

عن يزيد بن الحارث بن بلال فزاری قال رأيت على قلنسوة على رضي الله عنه بيضاء مصرية۔ (الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر قلنسوۃ علی بن ابی طالب، ۳/۲۲، طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

حضرت یزید بن حارث بن بلال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سفید مصری ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا۔

عن ابو الزعراء اخبر رجل عبد الله بن مسعود رضي الله عنه ان قوماً في المسجد بعد المغرب... فأتاهم وعليه برنس له۔

(حلیۃ الاولیاء، تحت ترجمہ سعید بن فیروز ابو البختری، ۲/۲۵۸)

حضرت ابوزعراء رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ایک شخص نے اطلاع دی کہ کچھ لوگ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں بیٹھے ہیں، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے تو اُس وقت آپ رضی اللہ عنہ کے سر پر لمبی ٹوپی تھی۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عباد بن ابی سلیمان رأیت علی انس بن مالك رضی الله عنه قلنسوة بیضاء۔

(الطبقات الکبری لابن سعد۱۸/۷،طبع دار الکتب العلمیه بیروت)

حضرت عباد بن ابوسلیمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو سفید ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا۔

عن معتمر سمعت أبی قال رأیت علی أنس رضی الله عنه برنسا اسفر من خز۔

(صحیح بخاری، کتاب اللباس،باب البرانس)

حضرت معتمر رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو زرد رنگ کی اونی لمبی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا۔

عن سفیان عن أبی حصین قال رأیت شیخا علیه برنس۔

(معرفة السنن والآثار للبیهقی،باب وضع علی الرکبتین فی الرکوع ونسخ)

حضرت حصین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بزرگ حضرت انس رضی اللہ عنہ کو ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا۔

عن عبد الملك بن عمیر رأیت علی أبی موسی الاشعری برنسا۔

(سنن الکبری للبیهقی،باب الرخصة للرجال فی لبس الخز)

حضرت عبدالملک بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لمبی ٹوپی پہنے دیکھا۔

عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنه انه کان اذا مسح رأسه رفع القلنسوة ومسح مقدم رأسه۔(سنن دارقطنی،باب ماروی من قول النبی ﷺ الأذنان من الرأس)

(سنن الکبری للبیهقی،باب ماروی من قول النبی ﷺ الأذنان من الرأس)

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (وضو میں) اپنے سر کا مسح فرماتے تھے تو ٹوپی اُتار کر اپنے سر کے اگلے حصہ پر مسح فرماتے۔

عن هشام بن عروة رأیت ابن الزبیر یطوف وعلیه قلنسوة لها زر۔(أخبار مکة للفاکهی،ذکر تغمیض العینین فی الطواف والطواف فی القلانس،رقم الحدیث۵۶۰،طبع بیروت)

حضرت ہشام بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ طواف فرما رہے تھے اور آپ نے بٹنوں والی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن نسیر بن ذعلوق رأیت ابن الزبیر رضی الله عنه یطوف وعلیه برطلة۔

(المعجم الکبیر للطبرانی برقم الحدیث ۱۳۸۰۹)(مسند ابن الجعد برقم الحدیث ۲۲۲۶)

حضرت نسیر بن ذعلوق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو طواف کرتے دیکھا، اور آپ رضی اللہ عنہ کے سر پر سایہ دار ٹوپی تھی۔

عن هلال بن یساف.... فدفعنا الی وابصة رضی الله عنه قلت لصاحبی نبدأ فننظر الی دله فاذا علیه قلنسوة لاطئة ذات أذنین و برنس خز أغبر واذا هو معتمد علی عصا فی صلاة۔ (سنن ابو داؤد باب الرجل یعتمد فی الصلاة علی عصا)

حضرت ہلال بن یساف رحمۃ اللہ علیہ (سے ایک طویل روایت میں فرماتے ہیں کہ) میرے بعض ساتھی (یعنی زیاد بن ابی الجعد رحمۃ اللہ علیہ) ہمیں حضرت وابصہ بن معبد رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے، میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا ہم سب سے پہلے ان کی سیرت اور حالت کو دیکھتے ہیں، تو ہم نے دیکھا کہ وہ سر سے جڑی ہوئی کانوں والی ٹوپی اور اونی مٹیالے رنگ کی ٹوپی پہنے ہوئے ہیں اور (ضعف کی وجہ سے) لاٹھی پر سہارا لے کر نماز پڑھ رہے ہیں۔

عن معاذ بن معاذ رأیت علی ابن عون برنسا من صوف دقیق حسن فقال له بعض أصحابنا ما هذا البرنس یا أبا عون قال برنس کان لابن عمر رضی الله عنه فکساه أنس بن سیرین فبیع فی میراث أنس فاشتریته۔

(العلل ومعرفة الرجال للامام احمد بن حنبل ۲/۲۰۱، طبع دار الخانی ریاض)

حضرت معاذ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن عون رحمۃ اللہ علیہ کو ایک عمدہ باریک اون کی لمبی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا، اُن کو ہمارے بعض ساتھیوں نے کہا کہ اے ابوعون! یہ ٹوپی کہاں سے آئی؟ تو اُنہوں نے فرمایا کہ یہ ٹوپی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی تھی اُنہوں نے اس کو انس بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کو پہنا دیا، پھر یہ انس رحمۃ اللہ علیہ (کی وفات کے بعد اُن) کی میراث میں بیچی گئی تو میں نے اسے خرید لیا۔

عن عبد الرحمن بن عمارة بن عقبة بن ابی معیط کنت فیمن حضر الأحنف

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بن قیس رضی الله عنه ومات بالکوفة فلما وضعناه فی قبره وسوینا علیه سقط قلنسوتی فأهویت لا خذها واذا هو فی فسح فی قبره مد بصره.

(طبقات المحدثین لابی الشیخ الاصبهانی ۱/۳۰۱، طبع مؤسسة الرسالة بیروت)

حضرت عبدالرحمن بن عمارہ بن عقبہ بن ابی معیط رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ کے جنازے میں حاضر تھا، جن کا کوفہ میں انتقال ہوا تھا، پس جب ہم نے ان کو قبر میں رکھا اور اُن پر مٹی وغیرہ ڈالنی شروع کی تو میری ٹوپی گر گئی، پس میں اپنی ٹوپی اُٹھانے کے لیے قبر میں جھکا تو میں نے دیکھا کہ حدِ نظر تک قبر وسیع ہے۔

استدلال: اس سے معلوم ہوا کہ تابعین عظام عام طور پر ٹوپی پہنا کرتے تھے اور ننگے سر نہیں رہتے تھے اور یقیناً نماز میں تو اور بھی زیادہ اس کا اہتمام کرتے ہوں گے۔

عن عبد الله بن سعید بن ابی هند رأیت علی علی بن حسین رضی الله عنه قلنسوة بیضاء لاطئة۔ (الطبقات الکبری لابن سعد ۵/۱۶۸، طبع دار الکتب العلمیه بیروت)

حضرت ابن سعید بن ابی ہند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو سفید چپٹی ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا۔

عن هشام قال رایت ابن الزبیر رضی الله عنه قلنسوة لها رف کان یستظل بها اذا طاف بالبیت۔ (مصنف ابن أبی شیبه، کتاب اللباس، باب فی لبس القلانس)

حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے سر پر ایک ایسی ٹوپی دیکھی جس کا چھتا بھی تھا، جب آپ بیت اللہ کا طواف کرتے تو اس چھتے سے دھوپ سے بچاؤ کرتے۔

عن اشعث عن ابیه ان ابا موسی خرج من الخلاء وعلیه قلنسوة۔

(مصنف ابن أبی شیبه، کتاب اللباس، باب فی لبس القلانس)

حضرت اشعث رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ قضاء حاجت سے فارغ ہو کر باہر آئے آپ رضی اللہ عنہ کے سر پر ایک بڑی ٹوپی تھی۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن سعيد بن عبدالله بن ضرار قال رأيت انس بن مالك رضی الله عنه أتى الخلاء ثم خرج وعليه قلنسوة بيضاء مزرورة. (مصنف عبد الرزاق، باب المسح على القلنسوة)

حضرت سعید بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ بیت الخلاء تشریف لے گئے، پھر وہ واپس تشریف لائے، اُنہوں نے سفید رنگ کی بٹنوں والی ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔

عن ابن جابر كان عبد الرحمن ابو عبد الله الأعمى ويزيد بن يزيد ومحمد بن سوقة ومساحق بن عبد الله بن مساحق القرشي يلبسون البرانس.

(تاریخ دمشق، جز ۲۶، صفحه ۱۲۲، باب عبد الرحمن الدمشقي)

حضرت ابن جابر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمن ابوعبداللہ اعمی، یزید بن یزید، محمد بن سوقہ اور مساحق بن عبداللہ بن مساحق قرشی رحمہم اللہ لمبی ٹوپیاں پہنا کرتے تھے۔

عن عتبه بن ندر.... رأيت أبي امامة و أبي رهم و عمر بن عبد العزيز قلانس بيضاء صغارًا. (الآحاد والمثاني لابن أبي عاصم ۲/۲۲۲، رقم الحديث ۱۲۲۵، طبع دار الراية رياض)

حضرت عتبہ بن ندر رحمۃ اللہ علیہ (سے ایک طویل روایت ہے جس میں وہ فرماتے ہیں کہ) میں نے حضرت ابوامامہ، ابورہم سبائی اور عمر بن عبدالعزیز رحمہم اللہ کو سفید چھوٹی ٹوپیاں پہنے ہوئے دیکھا۔

عن مالك بن انس رأيت ربيعه بن أبي عبد الرحمن عليه قلنسوة ظهارتها و بطائنها الخز. (الطبقات الكبرى لابن سعد ۵/۳۱۶، طبع دار الكتب العلميه بيروت)

حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیعہ بن ابی عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اُنہوں نے ٹوپی پہنی ہوئی تھی جس کا اندرونی و بیرونی حصہ اونی تھا۔

عن منصور ابو سلمه خزاعي كان مالك بن أنس اذا أرادا أن يخرج يحدث توضأ وضوءه للصلاة ولبس أحسن ثيابه ولبس قلنسوة ومشط لحيته فقيل له في ذلك فقال أوقر حديث رسول الله صلى الله عليه واله وسلم. المحدث الفاصل بين الراوي والواعي للرامهرمزي، باب من كره يحدث حتى يتطهر، طبع دار الفكر بيروت)

حضرت منصور ابوسلمہ خزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ جب حدیث کے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

درس کے لیے تشریف لے جانے کا ارادہ فرماتے تو وضو کرتے، جس طرح نماز کے لیے وضو کیا جاتا ہے اور اچھے کپڑے پہنتے اور ٹوپی پہنتے اور کنگھی کرتے، ان سے اس بارے میں پوچھا گیا (ایسا کیوں کرتے ہیں؟) تو حضرت مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث کی تعظیم واحترام کے لیے ایسا کرتا ہوں۔

عن عبداللہ بصری رأیت علی الشعبی قلنسوۃ خز خضراء۔

(الطبقات الکبری لابن سعد ۵/۲۶۴، طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

حضرت عبداللہ بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر ہرے رنگ کی اونی ٹوپی دیکھی۔

عن خالد بن ابوبکر رأیت علی القاسم قلنسوۃ بیضاء۔

(الطبقات الکبری لابن سعد ۵/۱۳۷، طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

حضرت خالد بن ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پوتے) کو سفید ٹوپی پہنے ہوئے دیکھا۔

عن عثیم بن نسطاس أنہ رأی ابن المسیب فی یوم الاضحی علیہ برنس ارجوان وعمامۃ سوداء غادیا من المسجد الی المصلی بعدما طلعت الشمس۔

(کتاب الام للشافعی، باب الزینۃ للعید)(معرفۃ السنن والآثار للبیہقی، باب الغدو الی المصلی)

حضرت عثیم بن نسطاس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ یوم اضحیٰ کے دن اُن کے سر پر ارجوان کی ٹوپی تھی اور عمامہ تھا، اور مسجد سے آرہے تھے اُس کے بعد کہ سورج طلوع ہو چکا تھا۔

عن عفان بن مسلم کان حماد بن زید یلبس قلنسوۃ بیضاء طویلۃ لطیفۃ۔

(الطبقات الکبری لابن سعد ۷/۲۱۶، طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

حضرت عفان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت حماد بن زید رحمۃ اللہ علیہ سفید ہلکی ٹوپی پہنا کرتے تھے۔

عن عبد الرحمن بن محمد بن مغیرۃ رأیت أبا حنیفۃ شیخاً یفتی الناس بمسجد

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الکوفة علی رأسه قلنسوة سوداء طویلة۔

(تاریخ الاسلام للذہبی ۳/۹۹۰ حرف النون تحت ترجمة النعمان بن الثابت ابو حنیفة)

حضرت عبدالرحمن بن محمد بن مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو کوفہ کی ایک مسجد میں بزرگ حالت میں دیکھا کہ آپ لوگوں کو فتوای دے رہے تھے اور آپ کے سر پر کالی لمبی ٹوپی تھی۔

عن صالح بن احمد کانت لابی قلنسوة وقد خاطها بیده فیها قطن فاذا قام من اللیل لبسها۔ (العلل و معرفة الرجال للامام احمد بن حنبل ۱/۵۸، طبع دار الخانی ریاض)

حضرت صالح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد (احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) کی ایک ٹوپی تھی جس کو انہوں نے اپنے ہاتھ سے سیا تھا اور اس میں روئی بھری ہوئی تھی، پس جب وہ رات کو (عبادت کے لیے) اُٹھتے تھے تو اسے پہن لیا کرتے تھے۔

عن عفان بن مسلم کان ابو عوانة یلبس قلنسوة۔

(الطبقات الکبری ۷/۲۱۲، طبع دار الکتب العلمیة بیروت)

حضرت عفان بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعوانہ رحمۃ اللہ علیہ ٹوپی پہنا کرتے تھے۔

عن ابو نعیم رأیت داؤد الطائی وکان من افصح الناس واعلمهم بالعربیة یلبس قلنسوة طویلة سوداء۔ (سیر أعلام النبلاء ۷/۴۲۳، تحت ترجمہ داؤد لطائی الامام الفقیه)

حضرت ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوداؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ فصیح اور عربی جاننے والے تھے اور وہ کالے رنگ کی لمبی ٹوپی پہنا کرتے تھے۔

عن محمد بن جهم علی رأسه فراء قلنسوة کبیرة۔ (تاریخ بغداد ۱۴/۱۵۷، طبع بیروت)

حضرت محمد بن جہم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت فراء رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر لمبی ٹوپی ہوتی تھی۔

عن أبی الضحی أن شریحاً کان یسجد علی برنسه وعبدالرحمن بن یزید کان یسجد علی عمامة۔ (مصنف عبدالرزاق باب السجود علی العمامة)

حضرت ابوضحیٰ بیان کرتے ہیں کہ شریح رحمۃ اللہ علیہ اپنی ٹوپی پر اور عبدالرحمن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ اپنے عمامہ پر (گرمی کی وجہ سے) سجدہ کرتے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وضع ابو اسحاق قلنسوۃ فی الصلوٰۃ ورفعھا۔ (صحیح بخاری،باب السجود علی الثواب فی شدۃ الحر)
اور ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے نماز میں اپنی ٹوپی کو رکھا اور اُونچا کیا۔

قال الثوری والقلنسوۃ بمنزلۃ العمامۃ۔ (مصنف عبد الرزاق،باب المسح علی القلنسوۃ)
حضرت امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ٹوپی بھی عمامہ ہی کے حکم میں ہے۔

عن عبداللہ رایت الاسود یصلی فی برنس طیالسہ یسجد فیہ ورایت عبد الرحمن یعنی ابن یزید یصلی فی برنس شامی یسجد فیہ۔

(مصنف ابن أبی شیبہ،باب فی الرجل یسجد ویداہ فی ثوبہ)
حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ اپنی چادر کے ساتھ جڑی ہوئی ٹوپی میں نماز پڑھ رہے تھے اور سجدہ بھی اسی میں کر رہے تھے اور میں نے عبدالرحمن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ کو شامی ٹوپی میں نماز پڑھتے ہوئے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔

عن اسماعیل قال رایت علی شریح برنسا۔ (مصنف ابن أبی شیبہ،باب فی لبس البرانس)
حضرت اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ کو لمبی ٹوپی پہنے دیکھا۔

عن ابی شھاب قال رایت علی سعید بن جبیر برنسا۔

(مصنف ابن أبی شیبہ،باب فی لبس البرانس)
حضرت شہاب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کو لمبی ٹوپی پہنے دیکھا۔

قال التمیمی الثوب الواحد یجز والثوبان احسن والاربع اکمل قمیض و سراویل وعمامۃ وازار۔ (المغنی لابن قدامہ ۲/۱۳۶)
ابوالحسن تمیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک کپڑا نماز کے جواز کے لیے کافی ہے، دو کپڑے بہتر ہیں، چار کپڑے ہوں تو نماز اور زیادہ کامل ہوگی، قمیض، پاجامہ، پگڑی اور تہبند۔

ٹوپی انبیاء علیہم السلام، صلحاء رحمۃ اللہ علیہم و مسلمانوں کا لباس اور قدیم روایت ہے:

نبی کریم ﷺ، صحابہ رضی اللہ عنہم اور محدثین و فقہائے کرام رحمۃ اللہ علیہم اور الغرض خیر القرون اور اس کے بعد سلف کے زمانہ میں جو ٹوپی پہننے کا معمول ذکر کیا گیا ہے، اگرچہ ٹوپی پہننے کے سنت و مستحب ہونے کے ثبوت کے لیے کافی و شافی ہے، لیکن مزید وضاحت و صراحت کے لیے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

چند اہلِ علم حضرات کی عربی عبارات وتصریحات مع ترجمہ نقل کی جاتی ہیں تا کہ کسی قسم کی تاویل واحتمال کی گنجائش نہ رہے، مثلاً یہ از قبیل حکایتِ افعال ہے جس کو عموم نہیں ہوتا وغیرہ۔
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ان کے زمانے میں ذمیوں (یعنی اسلامی ملک میں قیام کرنے والے غیر مسلموں) سے جو معاہدہ ہوا تھا اس میں یہ بھی شامل تھا کہ:

ولا نتشبه بهم في شيئ من لباسهم من قلنسوة ولا عمامة.

(سنن الکبری للبیهقي، کتاب الجزية، باب الامام يكتب كتاب الصلح على الجزية)

اور ہم (مسلمانوں) کے ساتھ ان کے لباس میں کسی طرح کی مشابہت اختیار نہیں کریں گے، نہ ٹوپی میں اور نہ عمامہ میں۔

ولا نتشبه بالمسلمين في لبس قلنسوة ولا عمامة.

(تاريخ دمشق ۲/۱۲۱، باب كيف كان امر دمشق في الفتح وما امضاه المسلمون من الصلح)

اور ہم مسلمانوں کے ساتھ ان کے لباس میں کسی طرح کی مشابہت اختیار نہیں کریں گے، نہ ٹوپی میں اور نہ ہی عمامہ میں۔

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردِ خاص علامہ ابن القیم جوزی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کی مزید توضیح و تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

ففي شروط عمر رضي الله عنه وألا نتشبه بالمسلمين في شيئ من لباسهم في قلنسوة فيمنون من لباسها لما كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم وصحابته يلبسونها ولم يزل لبسها عادة الأكابر من العلماء و الفقهاء و القضاء والاشراف و الخطباء على الناس واستمر الامر على ذلك الى أواخر الدولة الصلاحية فرغب الناس عنها. (أحكام أهل الذمة لابن القيم الجوزي ۳/۱۲۶۵، فصل قولهم وألا نمنع احداً من أقربائنا اراد الدخول في الاسلام، طبع رمادي للنشر الدمام)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف سے ذمیوں کے لیے (یعنی جو غیر مسلم مسلمانوں کے ملک میں رہتے تھے) جو شرائط طے ہوئی تھیں ان میں یہ شرط بھی تھی کہ ذمی مسلمانوں کے ساتھ کسی بھی چیز میں مشابہت اختیار نہیں کریں گے، مسلمانوں کے ٹوپی کے لباس میں بھی، پس

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ذمیوں کو ٹوپی کے پہننے سے منع کیا جائے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ٹوپی پہنا کرتے تھے اور اس کے پہننے کی ہمیشہ سے اکابر کی عادت رہی ہے، علماء کی بھی، فقہاء کی بھی، قاضیوں کی بھی، معزز لوگوں کی بھی، لوگوں پر مقرر خطباء کی بھی، اور جب تک نیک صالح حکومت رہی اس وقت تک ٹوپی پہننے کی (عام لوگوں میں بھی) عادت برقرار رہی، پھر بعد میں (جب مسلمانوں کی حکومت کمزور پڑ گئی تو) لوگوں نے اس عادت سے کنارہ کشی شروع کردی۔

علامہ باجی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۷۴ھ) فرماتے ہیں کہ:

سئل مالك عن القلانس هل كانت قديمة فقال كانت في زمن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم وقبل ذلك فيما أرى.

(المنتقى شرح الموطا ۷/۲۱۹، كتاب الجامع، باب ما جاء في لبس الثياب للجمال بها)

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ٹوپیوں کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا یہ پرانے زمانے سے چلی آ رہی ہے؟ تو اُنہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بھی تھیں اور میری رائے میں اس سے پہلے بھی تھیں۔

امام حطاب رعینی مالکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۵۴ھ) فرماتے ہیں کہ:

وسئل مالك عن الصلاة في البرانس قال هي من لباس المصلين وكانت من لباس الناس القديم وما أرى بها بأسا و أستحسن لباسها وقال هي من لباس المسافرين للبرد والمطر قال ولقد سمعت عبدالله بن أبي بكر وكان من عباد الناس وأهل الفضل وهو يقول ما أدركت الناس الا ولهم ثوبان برنس يغدو به وخميصة يروح بها ولقد رأيت الناس يلبسون البرانس.

(مواهب الجليل لشرح مختصر الخليل ۱/۵۰۲، كتاب الطهارة فصل في ستر العورة)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے لمبی ٹوپی میں نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ نمازیوں کے لباس میں سے ہے اور قدیم زمانہ کے لوگوں کے لباس میں سے ہے، میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا اور میں اس کے پہننے کو اچھا سمجھتا ہوں، اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نے یہ بھی فرمایا کہ یہ سردی اور بارش وغیرہ کے لیے مسافروں کا لباس ہے اور فرمایا کہ میں نے عبداللہ بن ابی بکر رحمۃ اللہ علیہ سے سنا جو کہ عبادت گزار اور بڑی فضیلت والے لوگوں میں سے تھے کہ میں نے جن لوگوں کو بھی پایا ان کے دو کپڑے تھے ایک لمبی ٹوپی جس میں لوگ صبح کرتے تھے اور ایک اونی چادر جس سے شام کرتے تھے اور میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ لمبی ٹوپی پہنتے تھے۔

__فائدہ:__ مطلب یہ کہ دو قسم کے کپڑے عام طور پر پہنے جاتے تھے یعنی چادر اور لمبی ٹوپی۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں کہ:

قال بعض الشافعية فيه وما قبله لبس القلنسوة اللاطئة بالرأس والمرتفعة والمضربة وغيرها تحت العمامة وبلا عمامة كل ذلك ورد....قال ابن العربي القلنسوة من لباس الأنبياء والصالحين السالكين تصون الرأس وتمكن العمامة وهي من السنة وحكمها أن تكون لاطئة لا مقبية الا أن يفتقر الرجل الى أن يحفظ رأسه عما يخرج منه من الأبخرة فيقيها ويثقب فيها فيكون ذلك تطييبا۔ (الشمائل الشريفة للسيوطي، ١/٣٦٧، تحت رقم الحديث ٣٦٦)

بعض شافعی رحمہم اللہ حضرات نے اس روایت میں اور اس سے پہلی روایت میں فرمایا کہ سر کے ساتھ جڑی ہوئی اور سر سے اُٹھی ہوئی اور موٹی اور دوسری ٹوپی کا عمامہ کے نیچے اور عمامہ کے بغیر پہننا سب وارد ہے، علامہ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ٹوپی انبیاء کرام اور صالحین واولیائے کرام رحمہم اللہ کا لباس ہے، جس سے سر کی حفاظت رہتی ہے اور عمامہ بھی اس پر اچھی طرح ٹھہر جاتا ہے اور یہ سنت ہے اور اس کا حکم یہ ہے کہ یہ سر کے ساتھ جڑا ہوا ہو نہ کہ اُٹھا ہوا ہو، مگر یہ کہ کوئی شخص سر سے پسینہ وغیرہ نکلنے سے حفاظت کرے اور اس کو اُٹھا ہوا رکھے اور اس کے درمیان خلاء چھوڑ دے تو یہ بہت اچھا ہے۔

سر ڈھانپ کر نماز پڑھنے پر اجماعِ اُمت:

علامہ برہان الدین رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۸۴ھ) فرماتے ہیں کہ:

ويستحب للرجل حرا كان او عبدا ان يصلي في ثوبين ذكره بعضهم اجماعا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قال ابن تمیم وغیرہ مع ستر راسه بعمامة۔

(المبدع شرح المقنع لبرهان الدين ابراهيم بن محمد ۱/۳۱۲، طبع دار الكتب العلمية بيروت)

آزاد یا غلام کے لیے دو کپڑوں میں نماز پڑھنا مستحب ہے اور بعض علماء رحمہم اللہ نے اس پر اجماع نقل کیا ہے، ابن تمیم رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ حضرات نے کہا ہے کہ پگڑی کے ساتھ سر چھپانے کے علاوہ دو کپڑے مراد ہیں۔

الشیخ محمد زاہد بن الحسن الکوثری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۷۱ھ) فرماتے ہیں کہ:

تمام مسالک کے حضرات ٹوپی، قمیض اور پائجامہ میں نماز پڑھنے کے مستحب ہونے پر متفق ہیں، جیسے شرح منیہ صفحہ ۳۴۹ پر اور مجموع للنووی ۳/۱۷۳، وغیرہ میں مذکور ہے۔

(مقالات الکوثری، صفحہ ۱۷۱)

۲ احناف رحمہم اللہ کا مسلک:

والمستحب ان يصلي في ثلاثة ثياب من احسن ثيابه قميص وازار و عمامة۔

(مراقی الفلاح، صفحه ۱۲۴)

مستحب یہ ہے کہ خوبصورت کپڑوں میں نماز ادا کی جائے یعنی قمیض، تہبند اور پگڑی میں۔

لو صلى مكشوف الراس وهو يجد ما يستر به الراس ان كان تهاوناً بالصلاة يكره۔ (المحيط البرهاني ۵/۱۳۶)

اگر سر ڈھانپنے کے لیے کپڑا موجود ہو اس کے باوجود اسے محض اہمیت نہ دیتے ہوئے ننگے سر نماز پڑھے تو یہ مکروہ ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک:

والسنة في حق الرجل ان يستر جميع جسده على الوجه المشروع فيه فهو مطلوب بذلك لاجل الامتثال ثم العمامة على صفتها كما تقدم ذكره۔

(المدخل لابن الحاج ۱/۱۳۲، فصل في اللباس)

مرد کے حق میں سنت یہ ہے کہ وہ شرعی طریقہ کے مطابق اپنے جسم کو ڈھانپے اور اللہ کے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اَحکام کی بجا آوری کے پیشِ نظر یہی بات مطلوب ہے، پھر بیان کردہ طریقہ کے مطابق پگڑی باندھ کر سر کو ڈھانپا جائے جیسا کہ اس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک:

قال اصحابنا یستحب ان یصلی الرجل فی احسن ثیابہ المتسیرۃ لہ ویتقمص ویتعمم۔ (المجموع شرح المھذب للنووی ۳/۱۹۶، باب ستر العورۃ)

ہمارے شوافع رحمہم اللہ کہتے ہیں کہ آدمی کو جو خوبصورت لباس میسر ہو وہ پہن کر نماز پڑھے، قمیض بھی پہنے اور پگڑی بھی باندھے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک:

ویستحب للرجل حرا کان او عبدا ان یصلی فی ثوبین ذکرہ بعضھم اجماعا قال ابن تمیم وغیرہ مع ستر راسہ بعمامۃ۔

(المبدع شرح المقنع لبرھان الدین ابراھیم بن محمد ۱/۳۱۲)

آزاد یا غلام کے لیے دو کپڑوں میں نماز پڑھنا مستحب ہے اور بعض علماء رحمہم اللہ نے اس پر اِجماع نقل کیا ہے، ابن تمیم رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ حضرات نے کہا ہے کہ پگڑی کے ساتھ سر چھپانے کے علاوہ دو کپڑے مراد ہیں۔

علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ کی محققانہ تحقیق:

والذی أراہ فی ھذہ المسألۃ أن الصلاۃ حاسر الرأس مکروھۃ، ذلک أنہ من المسلم بہ استحباب دخول المسلم فی الصلاۃ فی اکمل ھیئۃ اسلامیۃ للحدیث المتقدم فی الکتاب۔۔۔فان اللہ احق ان یتزین لہ ولیس من الھیئۃ الحسنۃ فی عرف السلف اعتیاد حسر الرأس و الیسر کذلک فی الطرقات و الدخول کذلک فی أماکن العبادات،بل ھذہ عادۃ أجنبیۃ تسربت الی کثیر من البلاد الاسلامیۃ حینما دخلھا الکفار و جلبوا الیھا عاداتھم الفاسدۃ فقلدھم المسلمون فیھا فأضاعوا بھا و بأمثالھا من التقالید شخصیتھم الاسلامیۃ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فهذا العرض الطاري لا يصلح ان يكون مسوغا لمخالفة العرف الاسلامي السابق ولا اتخاذه حجة لجواز الدخول في الصلاة حاسرا الرأس.

(تمام المنة في التعليق على فقه السنة، صفحه ۱۶۴، طبع رياض)

اس مسئلہ کے اندر جو میں سمجھتا ہوں وہ یہ ہے کہ ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے اس لیے کہ نماز کا مکمل ہیئت اسلامی میں ادا کرنے کا پسندیدہ ہونا سب کے نزدیک مسلّم ہے کیونکہ جناب نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ اُن کے لیے اپنے آپ کو سنوارا جائے نیز ننگے سر نماز کی عادت ڈال لینا یا بازاروں میں ننگے سر گھومنا یا مقاماتِ عبادات میں ننگے سر داخل ہونا سلف صالحین کے مبارک عرف میں ہیئت حسنہ کے خلاف اور غیر اسلامی تہذیب کا امتیاز ہے جو کفار کے بلادِ اسلامی میں داخل ہونے کے بعد رائج ہوا ہے، وہاں کے مسلمانوں نے بلا دلیلِ شرعی ان بری عادتوں کو قبول کر کے اس مسئلہ میں اسی طرح بعض تہذیبی مسائل میں بھی اپنے بڑوں کی تقلید ترک کر دی ہے، لہٰذا یہ نئی رسم اس لائق نہیں ہے کہ اسلام کے سابقہ عرف اور طریقے کے مقابل بن سکے اور نہ ہی اس رسم کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنے کا جواز نکالا جا سکتا ہے۔

شیخ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ اس کے بعد بعض مصری علماء کے غلط استدلال کی تردید کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

واما استدلال بعض اخواننا من أنصار السنة في مصر على جوازه قياسا على حسر المحرم في الحج فمن ابطل قياس قرأته عن هؤلاء الاخوان كيف و الحسر في الحج شعيرة اسلامية و من مناسكه التي لاتشاركه فيها عبادة اخرى و لو كان القياس المذكور صحيحا للزم القول بوجوب الحسر في الصلاة لأنه واجب في الحج و هذا الزام لا انفكاك لهم عنه الا بالرجوع عن القياس المذكور ولعلهم يفعلون. (تمام المنة في التعليق على فقه السنة، صفحه ۱۶۵، طبع رياض)

جہاں تک مصر کے بعض علماء کا حج کے دوران سر کھلے رکھنے اور اسی طرح نماز پڑھ لینے سے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

استدلال کا تعلق ہے تو یہ بات بالکل واضح ہے کہ ان کا یہ قیاس، قیاس مع الفارق ہونے کی وجہ سے فاسد ہے اس لیے کہ اولاً تو وہ مناسکِ حج کے ساتھ خاص اور شعائرِ حج میں سے ہے جس کو عام نہیں کیا جا سکتا اور اگر اس سے ہر حال میں سر کھلا رکھ کر نماز پڑھنے کا ثبوت نکل سکتا تو وجوباً ماننا پڑے گا جواز اً نہیں، کیونکہ حالت احرام میں سر کھلا رکھنا واجب ہے یعنی ننگے سر نماز پڑھنے کو واجب کہنا پڑے گا، لہٰذا یہ ایسا الزام ہے کہ ان لوگوں کو اپنے فاسد قیاس سے رجوع کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں اور ہمیں اُمید ہے کہ یہ علماء اپنی غلطی سے رجوع کر لیں گے۔

اکابر علماء اہلحدیث کی تائیدات:

(1) نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

(یابنی ادم خذوا زینتکم عند کل مسجد) سے ثابت ہے کہ ٹوپی اور عمامہ سے نماز پڑھنا اولیٰ ہے کیونکہ لباس سے زینت ہے اگر عمامہ یا ٹوپی رہتے ہوئے سستی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھے تو مکروہ ہے۔ (فتاوٰی نذیریہ ۱/۲۴۰)

(2) مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

صحیح مسنون طریقہ نماز کا وہی ہے جو آنحضرت ﷺ سے بالدوام ثابت ہوا ہے یعنی بدن پر کپڑے اور سر ڈھکا ہو، پگڑی یا ٹوپی سے۔ (فتاوٰی ثنائیہ ۱/۵۲۵)

(3) مولانا محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

ابتداء اسلام کو چھوڑ کر جب کہ کپڑوں کی قلت تھی اس کے بعد اس عاجز کی نظر سے کوئی ایسی روایت نہیں گذری جس میں باصراحت یہ مذکور ہو کہ نبی کریم ﷺ نے یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مسجد میں اور وہ بھی باجماعت میں ننگے سر نماز پڑھی ہو چہ جائیکہ معمول بنالیا ہو، اس لیے اس بدرسم کو جو پھیل رہی ہے بند کرنا چاہیے۔ (فتاوٰی علمائے حدیث ۴/۲۹۱)

(4) ابوسعید شرف الدین دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ کا سر پر عمامہ رکھنے سے عمامہ سنت ہے اور ہمیشہ سر کو نماز کا شعار بنانا بھی ایجادِ بندہ ہے (یعنی بدعت ہے)۔ (فتاوٰی ثنائیہ ۱/۵۹۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(5) مولوی محمد اسماعیل سلفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

ننگے سر نماز کی عادت عقل اور فہم کے خلاف ہے، عقل مند اور متدین آدمی کو اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔ (فتاوی علمائے حدیث ۴/۲۸۹)

(6) مولوی عبدالستار رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

ٹوپی یا عمامہ کے ساتھ نماز پڑھنی اولیٰ وافضل ہے کیونکہ ٹوپی اور عمامہ باعث زیب وزینت ہے۔ (فتاوی ستاریہ ۳/۵۹)

(7) محب اللہ شاہ راشدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

اگر آنحضرت ﷺ کا پسندیدہ معمول نہ ہوتا تو جس طرح سر پر عمامہ یا ٹوپی کا ثبوت مل رہا ہے اس طرح ننگے سر چلتے پھرتے رہنے یا ننگے سر نماز پڑھنے کے متعلق بھی روایات ضرور مل جاتیں لیکن اس قسم کی ایک روایت بھی میرے علم میں نہیں آئی .... مجھے تو سر ڈھانپنا ہر حال میں بہتر اولیٰ اور مستحب ومندوب نظر آتا ہے۔ (الاعتصام، مجریہ ۲۲ دسمبر ۱۹۸۹، جلد ۴۵، شمارہ ۲۷)

(8) مولوی عبید اللہ عفیف رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

رسول اللہ ﷺ اور سلف صالحین کی عادت یہی تھی کہ پگڑی یا ٹوپی سمیت پورے لباس میں نماز ادا فرماتے تھے، لیجئے پڑھیئے اور اس غلط رواج پر غور فرمائیے۔

(فتاوی محمدیہ بترتیب مبشر احمد ربانی ۱/ ۳۸۵)

(9) علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

وصلاته حاسرًا رأسه للتكاسل ولا بأس به للتذلل ولو سقطت قلنسوته في الصلاة فاعادتها أفضل ان لم يحتج الى عمل كثير۔ (نزل الابرار ۱/۱۱۴، طبع بنارس)

اور سستی کی وجہ سے ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور تذلل کی وجہ سے حرج نہیں، اور اگر نمازی کی ٹوپی نماز میں سر سے گر پڑے تو اس کو سر دوبارہ رکھ لینا افضل ہے، اگر عمل کثیر کی ضرورت نہ پڑے۔

(10) علامہ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

فان ستر الرأس من الزينة عند المسلمين الذين لم يتأثروا بعادات الكافرين

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کما تقدم۔ (سلسلة الاحادیث الضعیفة ۶/۱۵۱، تحت رقم الحدیث ۲۵۳۸، طبع دار المعارف ریاض)
پس سر کا ڈھانکنا ان مسلمانوں کے نزدیک زینت میں سے ہے جو کافروں کی عادات سے متاثر نہیں ہوئے، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔

(11) مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:
ننگے سر نماز ہو جاتی ہے مگر بطور فیشن لاپرواہی اور تعصب کی بناء پر مستقل یہ عادت بنالینا جیسا کہ آج کل دھڑلے سے کیا جا رہا ہے، ہمارے نزدیک صحیح نہیں، نبی علیہ السلام نے خود یہ عمل نہیں کیا۔ (فتاوی علمائے حدیث ۴/۲۸۱) (اہل حدیث سوہدرہ ۱۵/۱۲)

(12) محمد اقبال کیلانی صاحب حفظہ اللہ لکھتے ہیں کہ:
سیرت طیبہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ پگڑی یا ٹوپی مستقل طور پر آپ ﷺ کے لباس مبارک کا حصہ تھی، لہٰذا جو شخص آپ ﷺ کی سنت مطہرہ پر عمل کرنا چاہتا ہے اسے ٹوپی یا پگڑی کو اپنے لباس کا مستقل حصہ بنانا چاہیے۔ (لباس کا بیان، صفحہ ۳۷، طبع بیت السلام ریاض)

<u>خلاصہ کلام</u>: بغیر عمامہ کے ٹوپی پہننا اور ٹوپی کے اوپر عمامہ پہننا اور ٹوپی کے اوپر رومال اوڑھنا سب سنت کے مطابق ہے اور کوئی طریقہ بھی سنت کے خلاف نہیں اور ان سب سے اسلامی طریقہ اور سنت کے مطابق سر ڈھانکنے کا مقصود حاصل ہو جاتا ہے، کسی میں کم اور کسی میں زیادہ، لہٰذا بغیر عمامہ کے ٹوپی پہننے یا اس حالت میں نماز پڑھنے کو مکروہ و معیوب خیال کرنا درست نہیں، اور اس سلسلہ میں جو عوام میں یا بعض اہلِ علم حضرات میں افراط و تفریط اور مختلف قسم کی بے اعتدالیاں پائی جاتی ہیں، وہ قابلِ اصلاح ہیں اور یہ بات بھی معلوم ہو چکی کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و اولیائے کرام رحمہم اللہ سے عمامہ کے بغیر ٹوپی پہننا بھی سنت سے ثابت ہے، مزید حیاء و غیرت اور انسانی شرافت کا تقاضا یہ ہے کہ انسان دوسروں کے سامنے اور بطور خاص اللہ تعالیٰ کے سامنے نماز و عبادت کے وقت سر ڈھانپ کر رکھے اور عمامہ یا ٹوپی پہن کر اسلامی شان و شوکت اور تہذیب و ثقافت کا مظاہرہ کرے، اور اس کے برعکس ننگے سر رہنا اور اس کی عادت بنالینا ایک طرف تو انسانی شرافت و غیرت اور حیاء کے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

خلاف ہے اور دوسری طرف اسلامی ثقافت وتہذیب اور سنت نبوی ﷺ کے بھی خلاف ہے، لہٰذا اس سے اجتناب ضروری ہے۔

عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں:

عن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم لا تقبل صلوة حائض الا بخمار۔ (سنن ترمذی، باب ماجاء لاتقبل الصلوة الحائض الاخمار)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بالغہ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں ہوتی۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(المستدرك للحاكم، رقم الحديث٨٥١) (سنن ابوداؤد، باب المرأة تصلى بغير خمار) (مصنف ابن أبي شيبه، باب المراة تصلي ولا تغطي شعرها)(مسند احمد، رقم الحديث٢٥١٦٧)(سنن ابن ماجه، باب اذا حاضت اجارية لم تصل الا)(المنتقى لا بن جارود، رقم الحديث١٧٣)(صحيح ابن خزيمه، باب نفي قبول صلاة الحرة المدركة بغير خمار)(مسند احمد، رقم الحديث٢٥٨٣٣)(سنن الكبرى للبيهقي، باب بلوغ المرأة بالحيض)(صحيح ابن حبان، رقم الحديث١٧١١)(معرفة السنن والآثار للبيهقي، باب صلاة المرأة)(شرح السنة للبغوي، باب في كم تصلي المرأة من الثياب)

عن الحسن عنه رفعه قال اذا حاضت الجارية لم تقبل لها صلاة الا بخمار۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب المرأة تصلي ولا تغطي شعرها)(المستدرك للحاكم، رقم الحديث٨٥٢)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب عورت بالغ ہو جائے تو بغیر دوپٹے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔

عن مجاهد قال ايما امرأة صليت علم تغط شعرها لم تقبل لها صلاة۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب المرأة تصلي ولا تغطي شعرها)

حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی عورت نے نماز پڑھتے ہوئے بال نہ ڈھانپے تو اس کی نماز ہی قبول نہیں ہوگی۔

<u>**خلاصہ کلام:**</u> مرد کے لئے نماز میں خصوصاً اور عام طور پر سر ڈھانپنا سنت ہے جبکہ عورت کے لئے نماز میں سر ڈھانپنا واجب ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دورانِ نماز ازار (شلوار، تہبند) کی کیفیت و ہیئت

مرد کے لیے نماز میں ٹخنے کھلے رکھنے کا حکم:

عن أبي هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه واله وسلم قال ما أسفل من الكعبين من الازار فی النار. (صحیح بخاری، باب ما اسفل من الکعبین فھو فی النار)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تہبند (شلوار) کا وہ حصہ جو ٹخنوں سے نیچے لٹکتا ہے وہ دوزخ میں ہوگا۔

عن أبي هريرة رضی الله عنه بينما رجل يصلی مسبلاً ازاره اذ قال له رسول الله صلی الله عليه واله وسلم اذهب فتوضأ فذهب فتوضأ ثم جاء فقال اذهب فتوضأ فذهب ثم جاء فقال له رجل يارسول الله صلی الله عليه واله وسلم مالك أمرته أن يتوضأ قال انه كان يصلی وهو مسبل ازاره ان الله عزوجل ذكره لا تقبل صلاة رجل مسبل ازاره. (سنن ابوداؤد، باب ماجاء فی اسبال الازار) (شعب الأيمان، فصل فيما ورد من التشديد لمن ثوبه خيلاء)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک صحابی اپنی چادر لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا، اس کو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ "جاؤ اور وضو کرو" وہ گیا اور (دوبارہ) وضو کر کے آیا، اسے پھر آپ ﷺ نے فرمایا "جاؤ اور وضو کرو" اور (تیسری مرتبہ) وضو کر کے آیا تو ایک اور صحابی نے سوال کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ نے اسے وضو کرنے کا حکم دیا اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اپنی چادر (ٹخنوں سے نیچے) لٹکا کر نماز پڑھ رہا تھا اور چادر لٹکانے والے کی نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتے۔

تشریح: اس حدیث کی علماء نے چند تاویلیں کی ہیں جو حسب ذیل ہیں:

(1) دوبارہ وضو کرنے کا حکم نبی کریم ﷺ نے اس لیے دیا، تاکہ وہ دورانِ نماز غور کر سکے اور اپنے عمل مکروہ پر متنبہ ہو کر اس سے پرہیز کرے، نیز اکمل و افضل طریقے پر نماز ادا کرے۔

(2) اسبال ازار کے عمل کی وجہ سے اس سے جو گناہ سرزد ہوا، وضو کے ذریعہ وہ ختم ہو جائے۔

(3) حدیث میں نماز قبول نہ ہونے سے مراد کامل قبولیت ہے یعنی اسبالِ ازار کے ساتھ نماز

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پڑھنے والے کا فرض تو ادا ہو جائے گا لیکن اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات حاصل نہ ہوں گے، لہٰذا اس حدیث سے مراد قطعی طور پر نماز کا ادا ہی نہ ہونا نہیں، بلکہ اللہ کی طرف سے نماز پر ملنے والے اجر وثواب سے محرومی کا سبب ہے اور نہ ہی اسبالِ ازار سے وضو ٹوٹتا ہے، تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو۔ (مرقاۃ المفاتیح، باب الستر، الفصل الثانی، طبع مکتبہ امدادیہ ملتان)

عن ابراهيم النخعي قال بينا ابن مسعود رضي الله عنه مع اصحابه في المسجد اذ دخل رجلان فقاما خلف ساريتين فصلى احدهما قد اسبل ازاره والآخر لا يتم ركوعه ولا سجوده فجعل ابن مسعود رضي الله عنه ينظر اليهما فقال جلسوه لقد شغلك هذان عنا قال اجل اما هذا فلا ينظر الله اليه يعني المسبل ازاره واما هذا فلا يقبل الله منه يعني الذي لا يتم ركوعه ولا سجوده.

(المعجم الأوسط للطبراني، رقم الحديث ۹۳۶۷)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے شاگردوں کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک دو افراد داخل ہوئے اور وہ دونوں ستون کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، ایک نے تو اپنے ازار کو (ٹخنوں سے) نیچے لٹکایا ہوا تھا اور دوسرا رکوع وسجود مکمل نہیں کر رہا تھا تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان دونوں کی طرف دیکھتے رہے، شرکائے مجلس نے عرض کیا کہ ان دونوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی توجہ ہم سے ہٹا دی، تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جی ہاں، ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکانے والے شخص کی طرف تو اللہ نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا اور اس رکوع وسجدہ کو مکمل نہ کرنے والے کی نماز اللہ قبول نہیں فرمائے گا۔

عن عطاء بن يسار عن رجل من أصحاب النبي صلى الله عليه واله وسلم أنه قال لا تقبل الله صلاة رجل مبسل ازاره.

(شعب الأيمان للبيهقي، فصل فيما ورد من التشديد لمن ثوبه خيلاء)

حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ٹخنوں سے نیچے ازار لٹکانے والے کی نماز قبول نہیں فرماتے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن مجاهد كان يقال من مس ازاره كعبيه لم تقبل له صلاة۔

(مصنف ابن ابی شیبه، کتاب اللباس، باب فی جر الازار)

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ کہا جاتا تھا کہ جس کی ازار اس کے ٹخنوں کو چھو رہی ہو تو اس کی نماز قبول نہیں۔

عورت کے لیے ٹخنے چھپانے کا حکم:

عن ابن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ان الذي يجر ثوبه من الخيلاء لا ينظر الله اليه يوم القيامة قال نافع فأنبئت أن سلمة رضي الله عنها قالت فكيف بنا قال شبرًا قالت اذا تبدو أقدامنا قال ذراعاً لا تزدن عليه۔ (سنن نسائی، کتاب الزینة، باب ذیول النساء)(سنن ترمذی، کتاب اللباس، باب ما جاء فی جر ذیول النساء)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس آدمی کی طرف نہیں دیکھے گا جو تکبر سے اپنا کپڑا لٹکا کر چلتا ہے، حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے بتایا گیا کہ اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے سوال کیا ہمیں (یعنی عورتوں کو) کیا حکم ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک بالشت کپڑا لٹکا لیا کریں، تو حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ ایک بالشت کپڑا لٹکانے سے تو ہمارے قدم ننگے رہیں گے، پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ ایک ہاتھ تک کپڑا نیچے لٹکا سکتی ہیں، اس سے زائد نہیں۔

فائدہ: اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں عورتوں کو (ٹخنوں سے نیچے) کپڑا لٹکانے کی اجازت دی گئی ہے کیونکہ اس میں زیادہ پردہ ہے۔

عن أم سلمة رضي الله عنها أنها سألت النبي صلى الله عليه واله وسلم أتصلي المرأة في درع وخمار وليس عليها ازار قال اذا كان الدرع سابغاً يغطي ظهور قدميها۔ (سنن ابو داؤد، کتاب الصلاة، باب فی کم تصلی المرأة)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھا کہ کیا عورت ایک قمیض اور دوپٹا میں نماز پڑھ سکتی ہے جبکہ اس پر ازار نہیں ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا "جب اتنی لمبی قمیض ہو کہ پاؤں کو ڈھانپ لے تو نماز پڑھ سکتی ہے"۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قبلہ رُخ ہونا

نماز پڑھتے وقت ضروری اور لازم ہے کہ نمازی کا رُخ قبلہ کی طرف ہو اور مسلمانوں کا قبلہ خانہ کعبہ ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۔(سورۃ البقرۃ آیت ۱۴۴)

بے شک ہم دیکھتے ہیں بار بار اٹھنا تیرے منہ کا آسمان کی طرف تو یقیناً پھریں گے ہم تجھ کو جس قبلہ کی طرف تو راضی ہے اب پھیرا اپنا منہ مسجد حرام کی طرف اور جس جگہ تم ہوا کرو اپنا منہ اس (خانہ کعبہ) کی طرف پھیرو۔

عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا قمت الى الصلوٰة فاسبغ الوضوء ثم استقبل القبلة۔ (صحیح مسلم باب واجبات الصلوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب نماز پڑھنے کا ارادہ ہو تو کامل وضو کرو اور پھر قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھو۔

عن عبد الله بن عمر رضى الله عنه قال بين الناس بقباء في صلوٰة الصبح جاءهم آت فقال ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قد انزل عليه الليلة قرآن وقد امر ان يستقبل الكعبة فاستقبلوها وكانت وجوههم الى الشام فاستداروا الى الكعبة۔(صحیح بخاری باب ماجاء فی القبلۃ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ رسول اللہ ﷺ پر اس رات قرآن نازل ہوا اور آپ ﷺ کو حکم ہوا کہ کعبہ کی طرف منہ کرو تم بھی کعبہ کی طرف منہ کر لو چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پہلے ان کے چہرے شام (بیت المقدس) کی طرف تھے تو وہ کعبہ کی طرف پھر گئے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نیت نماز

نیت دل کا ارادہ ہے نماز پڑھنے سے پہلے متعین کرے کہ نماز فرض ہے یا سنت یا نفل ہے اور جماعت سے ہے یا اکیلی ہے کتنی رکعات ہیں اور پانچ نمازوں میں سے کون سے وقت کی نماز ہے؟ پس دل ہی دل ان تمام اُمور کا تعین کافی ہے ہاں اگر کسی کو وساوس آتے ہوں اور وہ نماز شروع کر کے توڑ دیتا ہو یا نماز کے خشوع وخضوع اور دھیان میں کمی آتی ہو اس خیال سے کہ کہیں نیت میں غلطی تو نہیں ہوگئی؟ تو ایسے شخص کے لیے بہتر ہے کہ وہ زبان سے بھی امور بالا کی نیت کر لے۔

عن عمر رضی اللہ عنه قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم قد یقول انما الاعمال بالنیات. (صحیح بخاری، کیف کان بدؤ الوحی)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

عن أبی هریرة رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم ان اللہ لا ینظر الی صورکم وأموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم وأعمالکم.

(صحیح مسلم، باب تحریم ظلم المسلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مال کو نہیں دیکھتے، بلکہ تمہارے دلوں (یعنی اخلاص) اور تمہارے اعمال کو دیکھتے ہیں۔

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنه قال تعودوا الخیر فانما الخیر بالعادة وحافظوا علی نیاتکم فی الصلاة. (مجمع الزوائد، باب النیة والخروج من الصلاة)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تم لوگ خیر اور بھلائی کے کاموں کی عادت ڈالو، اس لیے کہ بھلائی کے کام عادت کی بناء پر ہونے چاہئیں اور نماز میں اپنی نیت کی حفاظت کرو۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قیام نماز

صحت مند آدمی کے لیے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شرط ہے ہاں اگر کوئی معذور ہو یا بیمار ہو تو اس کے لیے حسبِ طاقت بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز پڑھنا درست ہے بعض لوگ بس یا ٹرین وغیرہ میں بغیر عذر کے بیٹھ کر نماز پڑھ لیتے ہیں جو کہ درست نہیں ہے کیونکہ نماز کے لیے قیام فرض ہے اس لیے ان کی نماز بالکل نہیں ہوتی۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَىٰ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۲۳۸)

اپنی درمیانی نمازوں کی حفاظت کیا کرو اور اللہ کے سامنے عاجزی کے ساتھ کھڑے رہا کرو۔

عن عمران بن حصين رضى الله عنه فسألت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم عن الصلوٰة فقال صل قائماً فان لم تستطع فقاعدًا فان لم تستطع فعلى جنبٍ۔ (صحیح بخاری، باب اذا لم يطق قاعدًا صلى على جنب)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھڑے ہو کر نماز پڑھو اگر اس کی طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھو اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر پڑھو۔

عن على ابن أبي طالب رضى الله عنه النبى صلى الله عليه واله وسلم يصلى المريض قائماً ان استطاع فأن لم يستطع يصلى فقاعدًا۔

(سنن دارقطنی، باب صلوٰۃ المريض جالسا بالماموين)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مریض کھڑے ہو کر نماز پڑھے اگر وہ کھڑے ہونے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو پھر بیٹھ کر پڑھے۔

طویل قیام کی فضیلت:

عن جابر بن عبدالله رضى الله عنه قال سئل النبى صلى الله عليه واله وسلم أى الصلوٰة أفضل، قال طول القنوت۔ (سنن ترمذی، باب طويل القيام فى الصلاة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ کونسی نماز افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا جس میں قیام لمبا ہو۔

قیام کی حالت میں نگاہ سجدہ کی جگہ رکھنا:

عن أنس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یاانس! اجعل بصرك حيث تسجد۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی، باب لا یجاوز بصرہ موضع السجود)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے انس! قیام میں اپنی نگاہ سجدہ کی جگہ پر رکھو۔

عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا استفتح الصلوٰۃ.....ويشخص ببصره الی موضع سجوده۔

(الترغیب الترھیب، باب فصل فی الترھیب من الالتفات فی الصلاۃ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنی نگاہوں کو سجدہ کی جگہ جما لیتے تھے۔

مرد کے قیام کی مسنون ہیئت:

دوران قیام پاؤں کے درمیان مناسب فاصلہ رکھنا:

عن أبي عبيدة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم أن عبداللہ رأی رجلاً یصلی قد صف بین قدمیہ فقال خالف السّنۃ ولو راوح بینھما کان أفضل۔

(سنن نسائی، باب الصف بین القدمین فی الصلاۃ)

حضرت ابوعبیدہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ نماز میں پاؤں جوڑ (ملا) کر کھڑا ہے تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس نے خلاف سنت عمل کیا ہے اگر وہ پاؤں کو دوسرے پاؤں سے جدا رکھتا یعنی دونوں قدموں کے درمیان مناسب فاصلہ رکھتا تو بہتر ہوتا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن الکبریٰ للبیہقی،باب من کرہ أن یصف بین قدمیہ وھو قائم فی الصلاۃ)(مصنف ابن أبی شیبہ،باب من کان یراوح بین قدمیہ فی الصلاۃ)

فقال ابن جریج ولقد أخبرنی نافع أن ابن عمر رضی اللہ عنہ کان یفرسخ بینھما ولا یمس أحداھما الأخری قال بین ذالك.(مصنف عبد الرزاق،باب التحریك فی الصلوٰۃ)

حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ قدموں کو کشادہ نہیں رکھتے تھے اور نہ ہی ان کو ملا کر رکھتے تھے بلکہ ان دونوں کی درمیانی حالت ہوتی تھی۔

وکان ابن عمر رضی اللہ عنہ لا یفرح بین قدمیہ ولا یمس احداھما بالاخریٰ ولکن بین ذلك لا یقارب ولا یباعد.(المغنی لابن قدامہ،فصل ما یکرہ من حرکۃ البصر فی الصلاۃ)

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دونوں قدموں کے درمیان نہ زیادہ فاصلہ کرتے تھے اور نہ ہی ایک دوسرے سے ساتھ ملاتے تھے بلکہ (ان دونوں کی درمیانی حالت) یعنی نہ زیادہ قریب رکھتے تھے نہ ایک دوسرے سے دور رکھتے تھے۔

عن ابن جریج وسألت عطا عن ضم المرء قدمیہ فی الصلاۃ فقال أما ھکذا حتی تماس بینھما فلا ولکن وسطاً من ذلك.(مصنف عبد الرزاق،باب التحریك فی الصلوٰۃ)

حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے نماز میں قدموں کو ملانے کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ دونوں پاؤں مس ہو جائیں بلکہ درمیانی صورت اختیار کرنی چاہیے۔

علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

یستحب للمصلی ان یکون بین قدمیہ فی القیام (قدر) اربع اصابع لان ھذا اقرب للخشوع.(شرح ابی داؤد للعینی،باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلاۃ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نمازی کے لیے مستحب یہ ہے کہ اس کے دونوں پاؤں کے درمیان ہاتھ کی چار اُنگلیوں کے بقدر فاصلہ ہونا چاہیے کیونکہ یہ خشوع کے زیادہ قریب ہے۔

نمازی کے پاؤں کے درمیان فاصلہ کتنا ہونا چاہیے؟:

نمازی کے پاؤں کے درمیان کے بارے میں کوئی قطعی حکم نہیں، ہاں بس اپنے جسم کی ضرورت کے مطابق نماز میں پاؤں کے درمیان فاصلہ رکھے۔

فقہ حنفی کی تائید:

وینبغي أن یکون بین قدمیه أربع أصابع في قیامه۔

(فتاوٰی عالمگیری، الفصل الثالث فی سنن الصلوٰۃ)

مناسب ہے کہ نمازی کے دو قدموں کے درمیان بحالت قیام چار انگشت کا فاصلہ ہو۔

فقہ شافعی کی تائید:

وندب التفریق بینهما أي بأربع أصابع.....أو بشبر۔

(اسنی المطالب شرح روض الطالب ۲/۳۳۵)

اور دونوں قدموں کے درمیان فاصلہ چار انگشت یا ایک بالشت کے برابر مستحب ہے۔

فقہ مالکی کی تائید:

یندب تفریج القدمین بأن یکون المصلي بحالة متوسطة في القیام بحیث لا یضمهما ولا یفرجهما کثیرًا۔ (فقه العبادات مالکی ۱/۱۶۱)

دونوں قدموں کو قیام میں درمیانی حالت کے ساتھ کشادہ کرنا مستحب ہے یعنی دونوں قدموں کو نہ زیادہ ملائے اور نہ زیادہ کشادہ کرے۔

ثم ان الظاهر أن توسیعهما علی خلاف المعتاد کافر انهما فیکره۔

(شرح خلیل للخرشی ۲/۴۵۵)

پھر ظاہر یہ ہے کہ معتاد طریقہ سے زیادہ قدموں کو کشادہ کرنا ان کو ملانے کی طرح ہے اس لیے یہ مکروہ ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فقہ حنبلی کی تائید:

قال الاثرم رأیت ابا عبد اللہ وھو یصلی وقد فرج بین قدمیہ ھذا ھو الاولی لان قبل الفعل یجعل القدمین علی طبیعتھما وحیث لم یرد نص فی قدمیہ حال القیام فانہ یبقیھما علی الطبیعۃ۔ (شرح زاد المستنقع للحمد ۵/۱۵)

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اثرم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ (یعنی امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے ہیں اور اُنہوں نے اپنے قدموں کے درمیان فاصلہ رکھا ہوا ہے اور بہتر طریقہ یہی ہے کہ نماز شروع کرنے سے پہلے قدموں کو ان کی طبعی حالت پر کرے اور چونکہ قیام میں پاؤں کے درمیان کی کیفیت کے بارے میں کوئی نص موجود نہیں اس لیے ان کو طبعی حالت پر باقی رکھے۔

خلاصہ کلام: تمام آئمہ ومحدثین اور علماءِ اُمت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آدمی اپنے جسامت اور طبعی ضرورت کے مطابق قیام میں پاؤں کے درمیان فاصلہ رکھے۔

دورانِ قیام دونوں پاؤں برابر رکھنا:

عن عبد الرحمن قال سمعت ابن الزبیر رضی اللہ عنہ صف القدمین ووضع الید علی الید من السنۃ۔ (سنن ابو داؤد، باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلوۃ)

عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے (قیام میں) دونوں پاؤں کا برابر رکھنا اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا مسنون ہے۔

عن حصین قال رأیت ابن مغفل رضی اللہ عنہ یصلی صافاً بین قدمیہ۔

(مصنف ابن أبی شیبہ، باب من کان یصف قدمیہ)

حضرت حصین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کو نماز میں دونوں قدموں کو سیدھا رکھے ہوئے دیکھا۔

عن سعد بن ابراھیم قال رأیت ابن عمر رضی اللہ عنہ یصلی صافاً بین قدمیہ فیما نعلم۔ (مصنف ابن أبی شیبہ، باب من کان یصف قدمیہ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت سعد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے علم کے مطابق حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نماز میں دونوں قدموں کو سیدھا رکھا کرتے تھے۔

عن قریش بن حیان قال رأیت الحسن یصلی صافاً بین قدمیہ۔

(مصنف ابن أبی شیبہ، باب من کان یصف قدمیہ)

حضرت قریش بن حیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ دونوں قدموں کو سیدھا رکھ کر نماز پڑھتے تھے۔

دورانِ قیام پاؤں کے اطراف (اُنگلیوں) کو قبلہ رُخ رکھنا:

یستقبل بأطراف رجلیہ، قالہ أبو حمید رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ (صحیح بخاری، باب یستقبل باطراف رجلیہ القبلۃ)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نمازی پاؤں کے اطراف (اُنگلیوں) کو قبلہ رُخ رکھے۔

عورت کے قیام کی مسنون ہیئت:

عورت دوران قیام پاؤں ملا کر اور خوب سمٹ کر کھڑی ہو کیونکہ اس میں عورت کے لئے زیادہ پردہ کا باعث ہے جس کی تائید اس اثر صحابی رضی اللہ عنہ سے ہوتی ہے، جو کہ ملاحظہ ہو:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ سئل عن الصلوٰۃ المرأۃ فقال تجتمع و تحتفز۔

(مصنف ابن أبی شیبہ، باب المرأۃ کیف تکون فی سجودھا) (مصنف عبد الرزاق، باب المرأۃ بیدیھا وباب جلوس المرأۃ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے عورت کی نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عورت خوب سمٹ کر اور سکڑ کر رہے۔

قال عبد الرزاق عن ابن جریج عن عطاء قال تجمع المرأۃ یدیھا فی قیامھا ما استطاعت۔ (مصنف عبدالرزاق، باب تکبیر المرأۃ بیدیھا وقیام المرأۃ ورکوعھا وسجودھا)

حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عورت جس قدر ہو سکے قیام میں اپنے ہاتھوں کو سمیٹ کر رکھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تکبیر تحریمہ کہنا

نماز شروع کرنے کی تکبیر کے بعد سلام پھیرنے تک نماز کے علاوہ تمام خارجی امور حرام ہوجاتے ہیں اس لیے اسے تکبیر تحریمہ کہا جاتا ہے۔

عن أم المؤمنين عائشة رضى الله عنها قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يستفتح الصلوة بالتكبير. (صحيح مسلم، باب ما يجمع صفة الصلاة)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر سے نماز شروع فرماتے تھے۔

عن على رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم مفتاح الصلوة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم.

(سنن ترمذی، باب ما جاء فی ان مفتاح الصلوة الطهور)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز کی کنجی طہارت ہے اور نماز کی تحریمہ تکبیر ہے اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔

عن ابن عباس رضى الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال مفتاح الصلوة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم.

(مجمع الزوائد، باب تحريم الصلوة وتحليلها)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز کی کنجی طہارت ہے اور نماز کی تحریمہ تکبیر ہے اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔

عن أبى حميد الساعدى رضى الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا قام الى الصلاة استقبل القبلة ورفع يديه وقال الله اكبر.

(سنن ترمذی، باب ما جاء فی تحريم الصلاة وتحليلها)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز کی کنجی وضو ہے اور تکبیر کہہ کر نماز کا آغاز ہوتا ہے اور سلام پھیر کر یہ ختم ہوتی ہے۔

قال امام ترمذى عند اهل العلم من أصحاب النبى صلى الله عليه واله وسلم ومن بعدهم وبه يقول سفيان الثورى وابن المبارك والشافعى واحمد واسحاق

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ان تحریم الصلوٰۃ التکبیر ولا یکون الرجل داخلاً فی الصلوٰۃ الا بالتکبیر۔

(سنن ترمذی باب ماجاء فی تحریم الصلوٰۃ و تحلیلھا)

فائدہ: امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اسی پر نبی ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اہل علم کا عمل ہے اور حضرت سفیان ثوری، عبد اللہ ابن مبارک، امام شافعی اور اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ حضرات کا بھی یہی قول ہے کہ نماز کی تحریم تکبیر ہے اور تکبیر کے بغیر آدمی نماز میں داخل نہیں ہوتا۔

تکبیر تحریمہ کے الفاظ:

- نمازی تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) کہتے ہوئے نماز شروع کرے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ۔ (سورۃ المدثر آیت ۳) اور اپنے رب کی بڑائی بیان کیجیے۔

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَذَكِّرْ إِن نَّفَعَتِ الذِّكْرَىٰ۔ (سورۃ الاعلیٰ آیت ۹)

پس جس نے اپنے رب کا ذکر کیا پس نماز پڑھی۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه....وفيه يقول كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا قام الى الصلوٰة يكبر۔

(سنن نسائی باب فرض تکبیر الاولی)(صحیح بخاری باب التکبیر اذا قام من السجود)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارک یہ تھی کہ آپ ﷺ جب نماز کا اِرادہ فرماتے تو نماز کے لیے کھڑے ہوتے وقت اللہ اکبر کہتے۔

عن محمد بن مسلمة رضي الله عنه قال ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان اذا قام يصلي تطوعاً قال الله اكبر۔ (سنن نسائی باب نوع آخر من الذکر والدعاء)

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے۔

عن أبي حميد الساعدي رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه واله

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وسلم اذا قام الی الصلٰوۃ یستقبل القبلۃ ورفع یدیہ وقال اللہ اکبر۔

(سنن ابن ماجہ، باب افتتاح الصلٰوۃ)

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو قبلہ رُخ ہوتے اور اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے اور اللہ اکبر کہتے۔

مقتدی امام کے ساتھ تکبیر کہے:

مقتدی کو چاہیے کہ جب امام تکبیر کہے تو یہ بھی امام کی اقتداء میں تکبیر کہے اسے مؤخر نہ کرے۔

عن أنس رضی اللہ عنہ أنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم.... فقال انما الامام أو انما جعل الامام لیؤتم بہ فاذا کبر فکبروا۔

(صحیح بخاری، باب ایجاب التکبیر وافتتاح الصلاۃ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو۔

جس نے امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہی اس کی نماز نہیں:

عن أبی حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم أنہ قال اذا کبر الرجل فی افتتاح الصلاۃ قبل الامام فصلاتہ فاسدۃ۔ (کتاب الآثار للامام أبی یوسف، باب افتتاح الصلاۃ)

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حماد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس نے شروعِ نماز کی تکبیر (تحریمہ) امام سے پہلے کہی تو اس کی نماز فاسد ہے۔

جس نے تکبیر تحریمہ نہ کہی اس کی نماز نہیں:

عن أبی حنیفۃ عن حماد عن ابراھیم أنہ قال اذلم یکبر الرجل فی افتتاح الصلاۃ فلیس صلاۃ۔ (کتاب الآثار للامام أبی یوسف، باب افتتاح الصلاۃ)

حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت حماد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس نے شروع نماز کی تکبیر (تحریمہ) نہ کہی تو اس کی نماز نہیں ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام کا تکبیریں اُونچی آواز سے کہنا:

امام ہر رکن نماز کے لیے تکبیر اُونچی آواز سے کہے اور مقتدی آہستہ تکبیر کہتے ہوئے امام کی اقتداء کرے۔

عن سعید بن الحارث قال اشتکی ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ أو غاب فصلی ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ فجھر بالتکبیر حین افتتح وحین رکع۔

(صحیح بخاری، باب وھو ینحض من السجدتین)

حضرت سعید بن حارث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے یا کہیں گئے ہوئے تھے تو حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی تو تکبیر بلند آواز سے کہی جب نماز شروع کی اور جب رکوع کیا۔

تکبیر تحریمہ کے ساتھ رفع الیدین کرنا:

عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم حین افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ۔

(سنن ابوداؤد، باب رفع الیدین وضع یدہ الیمنی علی الیسری)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نے نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا۔

عن ابن عمر وابن عباس رضی اللہ عنھم عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال ترفع الایدی فی سبع مواطن.....فی افتتاح الصلوٰۃ۔

(سنن طحاوی، باب رفع الیدین عند رؤیت البیت)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سات مقامات پر ہاتھوں کو اُٹھایا جاتا ہے ان میں سے ایک شروع نماز یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت بھی ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھوں کی کیفیت و ہیئت

تکبیر تحریمہ کہتے وقت مرد کے ہاتھوں کی ہیئت وکیفیت:

رفع الیدین کرتے وقت اُنگلیوں کو ان کی حالت اصلی پر کھول کر رکھا جائے یعنی نہ بہت زیادہ کھولا جائے اور نہ بالکل بند کیا جائے اور تکبیر کہتے وقت ہتھیلیوں کو قبلہ رُخ رکھے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا كبر للصلاة نشر اصابعه. (سنن ترمذی، باب نشر الاصابع عند التكبير)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے تکبیر کہتے تو اُنگلیوں کو کھلا رکھتے۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(صحيح ابن خزيمه، باب نشر الاصابع عند الرفع اليدين) (صحيح ابن حبان، باب ذكر ما يستحب للمرء نشر الأصابع عند التكبير الأفتتاح الصلاة) (المستدرك للحاكم، باب التامين)

عن سعيد بن سمعان قال دخل علينا أبي هريرة رضي الله عنه مسجد بني زريق فقال ثلاث كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يعمل بهن تركهن الناس كان اذا قام في الصلاة قال هكذا وأشار أبو عامر بيده ولم يفرج بين أصابعه ولم يضمها. (المستدرك للحاكم، كتاب الصلاة باب التامين)

حضرت سعید بن سمعان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہمارے پاس مسجد بنی زریق میں تشریف لائے اور فرمایا تین چیزیں جنہیں رسول اللہ ﷺ کیا کرتے تھے جبکہ لوگوں نے انہیں ترک کر رکھا ہے، (وہ یہ ہیں) آپ ﷺ جب کھڑے ہوتے تو اس طرح کہتے (راوی) ابو عامر رحمہ اللہ نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا اور اُنگلیوں کو نہ بالکل کھول کر رکھا اور نہ ہی بالکل ملا کر رکھا۔

عن ابن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا استفتح أحدكم فليرفع يديه وليستقبل بباطنهما القبلة فان الله امامه.

(سنن الكبرىٰ للبيهقي، باب كيفيت رفع اليدين) (مجمع الزوائد، باب رفع اليدين في الصلوٰة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم سے کوئی نماز شروع کرے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھائے اور ہتھیلیوں کو قبلہ رُخ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے۔

تکبیر تحریمہ کہتے وقت عورت کے ہاتھوں کی ہیئت و کیفیت:

رفع الیدین کرتے وقت عورت ہاتھوں کی اُنگلیوں کو ملا کر رکھے کیونکہ اس میں زیادہ پردہ ہے اور تکبیر کہتے وقت ہتھیلیوں کو قبلہ رُخ رکھے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ سئل عن الصلوٰۃ المرأۃ فقال تجتمع و تحتفز۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب ،المرأة كيف تكون في سجودها)(مصنف عبد الرزاق، باب المرأة بيديها وباب جلوس المرأة)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے عورت کے طریقہ نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا عورت خوب سمٹ کر اور سکڑ کر نماز پڑھے۔

قال عبد الرزاق عن ابن جريج عن عطاء قال تجمع المرأة يديها في قيامها ما استطاعت۔ (مصنف عبد الرزاق، باب تكبير المرأة بيديها وقيام المرأة وركوعها وسجودها)

حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عورت جس قدر ہو سکے کھڑے ہونے کی حالت میں ہاتھوں کو ملا کر رکھے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا استفتح أحدكم فليرفع يديه وليستقبل بباطنهما القبلة فان الله امامه۔

(سنن الكبرىٰ للبيهقي، باب كيفيت رفع اليدين)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم سے کوئی نماز شروع کرے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھائے اور ہتھیلیوں کو قبلہ رُخ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کے سامنے ہوتا ہے۔

مرد کا تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھانا مسنون ہے:

مرد کو تکبیر کہتے وقت اپنے ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھانا چاہیے کہ انگوٹھے کانوں کی لو کے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بالمقابل ہوجائیں اور عقل کا بھی یہی تقاضا ہے کہ نماز کے شروع میں کانوں تک ہاتھ اُٹھائے جائیں کیونکہ نمازی نماز شروع کرتے وقت عبادت میں مشغول ہوتا ہے اور دُنیاوی تقاضوں سے بیزار اور بے تعلق ہوتا ہے مثلاً کھانے، پینے، بولنے وغیرہ سے اور عرفِ عام میں بھی جب کسی چیز سے توبہ یا بیزاری کی جاتی ہے تو کانوں کو ہاتھ لگائے جاتے ہیں، جیسے سجدے میں مسلمان زبان سے تو رب تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کا اقرار ''سبحان ربی الاعلیٰ'' سے کرتے ہیں اور سر زمین پر رکھ کر اپنے عجز و نیاز کا اظہار کرتے ہیں اسی طرح شروع نماز میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی زبان سے ''اللہ اکبر'' کے الفاظ سے کی جاتی ہے اور کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر دُنیا سے بیزاری کا اعلان کیا جاتا ہے۔

عن مالك بن حويرث رضی الله عنه قال كان النبی صلی الله عليه واله وسلم اذا كبر رفع يديه حتی يحاذی بهما أذنيه وفی رواية حتی يحاذی بهما فروع أذنيه۔ (صحيح مسلم، باب استحباب رفع اليدين)

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب تکبیر (تحریمہ) کہتے تو دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے یہاں تک کہ انہیں دونوں کانوں کے بالمقابل لے آتے ایک روایت میں ہے کہ ہاتھوں کو کانوں کی لو کے برابر لے آتے۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(سنن نسائی، باب رفع اليدين حيال الاذنين)(سنن الكبری للنسائی، باب رفع اليدين حذاء فروع الاذنين عند الرفع من)(قرة العينين برفع اليدين فی الصلاة للبخاری، باب يرفع يديه اذا ركع واذا رفع راسه من)(سنن الكبریٰ للبيهقی، باب من قال يرفع يديه حذو منكبيه)(مصنف ابن أبی شيبه، الی اين يبلغ بيديه)(سنن طحاوی، باب رفع اليدين فی افتتاح الصلاة الی أين يبلغ بهما)(مصنف ابن أبی شيبه، من كان يرفع يديه اذا افتتح الصلاة)(سنن طحاوی، باب التكبير للركوع و التكبير للسجود و الرفع)(المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث٦٣٠,٦٢٩,٦٢٧)(مسند الشاميين للطبرانی، رقم الحديث٢٦٩٨)(مسند احمد، رقم الحديث٢٠٥٣٧)(الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم، رقم الحديث٩٢٢)(معرفة السنن والآثار للبيهقی، باب رفع اليدين عند الافتتاح والركوع ورفع)(معجم لابن عساكر، رقم الحديث١٠٧)(صحيح ابو عوانه، رقم الحديث١٥٨٧)(سنن دارقطنی، باب ذكر تكبير ورفع اليدين عند الافتتاح)(صحيح ابن حبان، باب ذكر اباحة رفع المرءِ يديه فی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الموضع الذی وصفناه الی حد أذنیه)(شرح السنة للبغوی،باب رفع الیدین عند التکبیر الافتتاح وعند)(مختصر خلافیات للبیہقی ۲/۳۲،طبع مکتبۃ الرشید الریاض)

عن قتادة رضی اللہ عنه بهذا الاسناد أنه رأی نبی اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم وقال حتی یحاذی بهما فروع أذنیه۔(صحیح مسلم ،باب استحباب رفع الیدین حذو المنکبین)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ہاتھوں کو کانوں کی لو کے برابر اُٹھاتے تھے۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(مصنف عبد الرزاق،باب تکبیرۃ الافتتاح ورفع الیدین)(معرفۃ السنن والآثار للبیہقی ،باب رفع الیدین عند الافتتاح والرکوع ورفع)

عن وائل بن حجر رضی اللہ عنه قال انه أبصر النبی صلی اللہ علیه واله وسلم حین قام الی الصلاة رفع یدیه حتی یحیال منکبیه وحاذی بابهامیه أذنیه ثم کبر۔(سنن ابو داؤد،باب تفریع استفتاح الصلاۃ)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے کندھوں کے برابر ہو گئے اور جبکہ آپ ﷺ کے ہاتھوں کے دونوں انگوٹھے دونوں کانوں کے برابر آ گئے پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(سنن ابن ماجه،باب رفع الیدین اذا رکع واذا رفع راسه)(سنن دار قطنی،باب ذکر التکبیر ورفع الیدین عند الافتتاح الصلاۃ و الرکوع)(سنن طحاوی،باب رفع الیدین فی افتتاح الصلاۃ الی أین یبلغ بهما)(سنن نسائی ، باب موضع الابهامین عند الرفع)(صحیح مسلم ،باب وضع یده الیمنی علی الیسری)(مسند احمد،رقم الحدیث ۱۸۰۹۳،۱۸۸۶۶)(سنن الکبری للبیہقی،باب رفع الیدین عند الرکوع)(صحیح ابن حبان،باب ذکر مایستحب للمصلی رفع الیدین ارادته الرکوع وعند رفع رأسه منه)(سنن الکبری للبیہقی،باب من قال یرفع یدیه حذو منکبیه)(المعجم الکبیر للطبرانی،رقم الحدیث ۸۲، ۸۴، ۶۴۵۱۹)(مصنف ابن أبی شیبه،باب الی این یبلغ بیدیه)(المنتقع لابن الجارود،باب صفة صلاۃ النبی ﷺ ،رقم الحدیث ۲۰۲)(مسند امام اعظم،باب الی این یرفع یدیه عند افتتاح الصلاۃ)(مسند أبی داؤد طیالسی،رقم الحدیث ۱۱۱۲)(الأوسط فی السنن والاجماع

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

والاختلاف،باب ذکر رفع الیدین الی الأذنین)(مسند البزار،رقم الحدیث۴۳۸۵)(صحیح ابن خزیمہ،باب وضع الیمین علی الشمال فی الصلاۃ قبل)(صحیح ابو عوانہ،باب اباحۃ الالتحاف بثوبہ بعد تکبیر،رقم الحدیث۱۵۹۶)(معرفۃ السنن والآثار للبیہقی،باب رفع الیدین فی تکبیر فی صلاۃ)(شرح السنۃ للبغوی،باب رفع الیدین عند تکبیر الافتتاح وعند)

عن براء بن عازب رضی اللہ عنہ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیہ الی قریب من أذنیہ ثم لا یعود۔

(سنن ابو داؤد،باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو تکبیر کہتے اور ہاتھوں کو اتنا اُٹھاتے کہ دونوں انگوٹھے کانوں کے برابر آ جاتے۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(مسند احمد،رقم الحدیث۱۸۶۹۵۲،۱۸۹۲۶)(مصنف عبد الرزاق،باب تکبیرۃ الافتتاح ورفع الیدین)(سنن طحاوی،باب رفع الیدین فی افتتاح الصلاۃ الی أین یبلغ بھما)(سنن دار قطنی، باب ذکر التکبیر ورفع الیدین عند الافتتاح والرکوع والرفع منہ وقدر)(مصنف ابن أبی شیبہ،باب الی این یبلغ بیدیہ؟)(سنن طحاوی،باب التکبیر للرکوع و التکبیر للسجود والرفع من الرکوع ھل مع ذلك رفع ام لا)(مسند أبی یعلی،رقم الحدیث۱۶۹۲،۱۶۹۱)(مسند الشافعی،باب رفع الیدین فی الصلاۃ،رقم الحدیث۱۹۸)(مسند الرویانی،رقم الحدیث۳۳۳)(مصنف ابن أبی شیبہ،باب من کان یرفع یدیہ فی أول تکبیرۃ ثم لا یعود)(جزء رفع الیدین للبخاری،رقم الحدیث۳۵)(سنن الکبری للبیہقی،باب من لم یذکر الرفع الا عند الافتتاح)(مسند حمیدی،رقم الحدیث۷۰۱)(حدیث أبی الفضل الزھری،باب یرفع یدیہ أول تکبیرۃ فی الصلاۃ ثم لا)(شرح السنۃ للبغوی،باب رفع الیدین عند تکبیر الافتتاح وعند)الکفایہ فی علوم الروایۃ للخطیب البغدادی۱/۱۳۹)

عن سعید بن سمعان أتانا ابو ھریرۃ رضی اللہ عنہ فی مسجد بنی زریق فقال ثلاثاً کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یفعلھن ترکھن الناس یرفع یدیہ حتی جاوز تا أذنیہ ویسکت بعد القرأۃ۔(المستدرك للحاکم،رقم الحدیث۸۵۶)

حضرت سعید بن سمعان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد بنی زریق میں آئے اور فرمایا کہ تین چیزیں جنہیں رسول اللہ ﷺ کرتے تھے مگر لوگوں نے اُسے چھوڑ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دیا، ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھانا اور قرأۃ کے بعد سکتہ کرنا۔

عن سالم عن أبيه (ابن عمر رضي الله عنه) قال رأيت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا افتتح الصلاة ورفع يديه حتى تحاذي منكبيه۔

(مختصر خلافیات للبیہقی ۲/۳۱، طبع مکتبۃ الرشید الریاض)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ تکبیر کہتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو کانوں کے برابر لے جاتے۔

عن أنس رضي الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كبر فحاذى بابهاميه أذنيه۔ (المستدرك للحاكم، باب التامين، رقم الحديث ۹۲۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ تکبیر کہتے ہوئے اپنے انگوٹھوں کو دونوں کانوں کے برابر لے جاتے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن الکبریٰ للبیہقی، باب من قال یضع یدیہ قبل رکبتیہ)(الطبرانی الأوسط بحوالہ مجمع البحرین فی زوائد المعجمین ۲/۱۱۰، طبع مکتبۃ الرشید الریاض)(مختصر خلافیات للبیہقی ۲/۳۹، طبع مکتبۃ الرشید الریاض)(سنن دارقطنی، باب ذکر الرکوع والسجود)

عن عباس بن سهل عن أبي حميد الساعدي رضي الله عنه أنه كان يقول لأصحاب رسول الله صلى الله عليه واله وسلم بصلاة رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان اذا قام الى الصلاة كبر ورفع يديه حذأ وجهه۔

(سنن طحاوی، باب رفع الیدین فی افتتاح الصلاۃ الی أین یبلغ بهما)

حضرت عباس بن سہل رحمہ اللہ حضرت ابوحمید الساعدی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ کو فرمانے لگے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جاننے والا ہوں جب آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھوں کو چہرے کے برابر بلند کرتے۔

عن الحكم بن عمير رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

يعلمنا اذا قمتم الى الصلوٰة فارفعوا ايديكم ولا تخالفوا آذانكم۔

(مجمع الزوائد،باب رفع اليدين فى الصلاة)

حضرت حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ ہمیں یہ تعلیم دیتے تھے کہ جب تم نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتو اپنے ہاتھ کانوں تک اُٹھاؤ۔

عن عامر بن عبدالله بن الزبير رضى الله عنه عن أبيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا افتتح الصلاة فرفع يديه حتى جاوزبهما أذنيه۔

(مسند احمد،رقم الحديث ١٥٥١٧)(مجمع الزوائد،باب رفع اليدين فى الصلاة)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے جب نماز شروع کی تو رفع الیدین کیا یہاں تک کہ دونوں کانوں سے تجاوز کر گئے۔

آثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وتابعین رحمۃ اللہ علیہم:

عن عاصم بن كليب عن أبيه عن على رضى الله عنه أنه كان يرفع يديه فى التكبيرة الأولى من الصلاة ثم لا يعود فى شىء منها۔

(معرفة السنن والآثار للبيهقى،باب من قال لا يرفع يديه فى الصلاة الا عند،رقم الحديث ٣٢٧٦)

حضرت عاصم بن کلیب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نماز کی اول تکبیر کے ساتھ رفع الیدین ہے اس کے بعد کچھ نہیں۔

عن محارب قال لو رأيت عبدالله بن عمر رضى الله عنه اذا قام الى الصلاة قال هكذا ورفع يديه حذو وجهه۔ (مصنف ابن أبى شيبه،باب الى اين يبلغ بيديه)

حضرت محارب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اس طرح کرتے پھر دونوں ہاتھوں کو چہرہ تک اُٹھایا۔

عن نافعاً يحدث عن ابن عمر رضى الله عنه يرفع يديه حتى يكونا حذو أذنيه۔

(مصنف عبدالرزاق،باب تكبيرة الافتتاح ورفع اليدين)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ہاتھوں کو اُٹھاتے یہاں تک کہ وہ کانوں کی لوتک پہنچ جاتے۔

عن زيد بن علي عن أبيه عن جدة عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه أنه كان يرفع يديه في التكبيرة الأولى الى فروع أذنيه ثم لا يرفعهما حتى يقضي صلاة.

(مسند امام زید بن علی، باب تکبیر فی الصلاۃ)

حضرت زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تکبیر تحریمہ میں اپنے دونوں ہاتھ کانوں کے اوپر کے حصہ تک اُٹھاتے اور پھر ختم نماز تک رفع الیدین نہ کرتے۔

حدثنا جرير عن مغيرة عن ابراهيم قال لا يجاوز أذنيه بيديه في الافتتاح.

(مصنف ابن أبي شيبه، باب الى اين يبلغ بيديه)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تکبیر افتتاح میں کانوں تک ہی ہاتھ اُٹھائے۔

عن الرزاق عن داؤد بن ابراهيم قال رأيت وهب بن منبه اذا كبر في الصلوٰة رفع يديه حتى تكونا حذو أذنيه. (مصنف عبد الرزاق، باب تكبيرة الافتتاح ورفع اليدين)

حضرت داؤد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا وہ جب نماز میں اللہ اکبر کہتے تو کانوں تک ہاتھ اُٹھاتے۔

حدثنا وكيع عن اسرائيل عن جابر عن أبي جعفر قال يجاوز أذنيه بيديه في الافتتاح. (مصنف ابن أبي شيبه، باب الى اين يبلغ بيديه)

حضرت ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شروع (نماز) میں ہاتھوں کو کانوں سے اُوپر نہ کیا جائے۔

حدثنا اسحاق بن منصور وعبيد الله عن اسرائيل عن ابي اسحاق عن ابي ميسرة قال كان أصحابنا اذا افتتحوا الصلوٰة رفعوا ايديهم الى آذانهم.

(مصنف ابن أبي شيبه، باب الى اين يبلغ بيديه)

حضرت ابومیسرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب جب رفع الیدین کرتے تو کانوں تک ہاتھ اُٹھاتے۔

عن أبي حنيفة عن حماد عن ابراهيم أنه قال اذا كبر الرجل في افتتاح الصلوٰة

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

رفع يديه ولم يجاوز بهما أذنيه۔ (كتاب الاثار للامام أبي يوسف،باب افتتاح الصلاة)
حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نمازی اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرے تو ہاتھ کانوں سے تجاوز نہ کریں۔

عن عبد المالك بن أبي سليمان عن عطاء قال لا تجاوز بيديك أذنيك۔

(مصنف ابن أبي شيبه،باب الى اين يبلغ بيديه)

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہاتھ کانوں سے اُوپر نہیں کرنے چاہیے۔

اَحناف کا مسلک مجموعہ اَحادیث پر عمل کرنا ہے:

وذكر الطيبي ان الشافعي حين دخل مصر سئل عن كيفية رفع اليدين عند التكبير فقال يرفع المصلي يديه بحيث يكون كفاه حذاء منكبه وابهاماه حذاء شحمتي أذنيه واطراف اصابعه حذاء فروع أذنيه لانه جاء رواية يرفع اليدين الى منكبين وفي رواية الى الأذنين وفي رواية الى فروع الأذنين فعمل الشافعي بما ذكرنا في رفع اليدين جمعا بين الروايات الثلاث۔

(مرقاة المصابيح ۲/۲۵۴،طبع مكتبه رشيديه)

علامہ طیبی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مصر تشریف لائے تو آپ سے سوال کیا گیا کہ تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ کیسے اُٹھائے جائیں؟ تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نمازی اپنے دونوں ہاتھ اس طرح اُٹھائے کہ اس کی دونوں ہتھیلیاں کندھوں کے برابر ہو جائیں اور انگوٹھے کان کی لو کے برابر ہو جائیں اور اُنگلیوں کے پورے کانوں کے اُوپر کے حصے کے برابر ہو جائیں، کیونکہ ایک روایت میں ہاتھ کندھوں تک اُٹھانے کا ذکر ہے، دوسری میں کانوں تک اُٹھانے کا ذکر ہے اور تیسری میں کانوں کے اُوپر کے حصہ تک اُٹھانے کا ذکر ہے، پس امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے تینوں روایات پر عمل کرنے کے لیے تکبیر تحریمہ کہتے وقت رفع الیدین میں ہمارے مذکورہ طریقہ کے مطابق عمل کیا۔

عورت کا تکبیر تحریمہ کے لئے ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھانا مسنون ہے:

عن وائل بن حجر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یا ابن حجر اذا صلیت فاجعل یدیك حذاء أذنیك والمرأة تجعل یدیها حذاء ثدیها۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۱۹۶۳۵)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابن حجر! جب تم نماز پڑھا کرو تو ہاتھ کانوں تک اُٹھاؤ اور عورت اپنی چھاتی تک ہاتھ اُٹھائے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مجمع الزوائد، باب رفع الیدین)(کنز العمال، رقم الحدیث ۱۱۹۶۳۰)

آثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وتابعین رحمہم اللہ:

عبدربه بن سلیمان قال رأیت أم الدرداء رضی الله عنها ترفع یدیها حذو منکبیها حین تفتتح الصلاة۔ (مصنف ابن أبی شیبه، باب فی المرأة اذا افتتحت الصلوة الی این ترفع یدیها)(جزء رفع الیدین للامام بخاری، رقم الحدیث ۲۲، طبع مکتبه امدادیه)

حضرت عبدربہ بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت اُم درداء رضی اللہ عنہا کو دیکھا آپ رضی اللہ عنہا نماز میں اپنے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر اُٹھا رہی تھیں۔

یحییٰ بن میمون قال حدثنی عاصم الاحول قال رأیت حفصة بنت سیرین کبرت فی الصلوة وامأت حذو ثدیها ووصف یحییٰ فرفع یدیه جمعًا

(مصنف ابن ابی شیبه، باب فی المرأة اذا افتتحت الصلوة الی این ترفع یدیها)

حضرت یحییٰ بن میمون رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں مجھ سے عاصم احول رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت حفصہ بنت سیرین رحمہا اللہ کو دیکھا اس نے نماز کے شروع میں تکبیر کہی اور اپنی چھاتیوں کے برابر ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کیا۔

عن عیسیٰ بن کثیر عن حماد انه کان یقول فی المرأة اذا استفتحت الصلوة ترفع یدیها الی ثدیها۔ (مصنف ابن أبی شیبه، باب فی المرأة اذا افتتحت الصلوة الی این ترفع یدیها)

حضرت عیسیٰ بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جب عورت نماز شروع کرے تو اپنے ہاتھوں کو چھاتیوں تک اُٹھائے۔

عن الزهری قال ترفع یدیها حذو منکبیها۔

(مصنف ابن أبی شیبه، باب فی المرأة اذا افتتحت الصلوة الی این ترفع یدیها)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عورت اپنے ہاتھ اپنی کندھوں کے برابر بلند اُٹھائے۔

حدثنا هشيم قال اخبرنا شيخ لنا قال سمعت عطاء سئل عن المرأة كيف ترفع يديها في الصلوٰة؟ قال حذو ثدييها۔ (مصنف عبد الرزاق، باب تكبير المرأة يديها وقيام المرأة وركوعها وسجودها) (مصنف ابن أبي شيبه، باب في المرأة اذا افتتحت الصلوٰة الى اين ترفع يديها)

حضرت ہشیم رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا اور وہ کہتے ہیں ہمیں ہمارے شیخ نے خبر دی اس نے کہا کہ (اہل مکہ کے مفتی) حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ عورت نماز میں کیسے ہاتھ اُٹھائے؟ تو میں نے عطاء رحمۃ اللہ علیہ کو خود سنا اُنہوں نے جواب دیا کہ عورت اپنے ہاتھ اپنی چھاتیوں کے برابر اُٹھائے۔

عن ابن جريج قال قلت لعطاء أتشير المرأة بيديها كالرجل؟ قال لا ترفع بذلك يديها كالرجل وأشار فخفض يديه جدًا وجمعهما اليه جدًا وقال ان للمرأة هيئة ليست للرجل۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب في المرأة اذا افتتحت الصلوٰة الى اين ترفع يديها) (مصنف عبد الرزاق، باب تكبير المرأة بيديها وقيام المرأة وركوعها وسجودها)

حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطا بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کیا عورت مرد کی طرح نماز میں ہاتھ اُٹھائے؟ تو اُنہوں نے (عملاً سمجھانے اور طریقہ بتانے کے لیے) ہاتھوں کا اشارہ کیا، پس اپنے دونوں ہاتھوں کو پست رکھا اور دونوں ہاتھوں کو خوب ملایا نیز فرمایا عورت کا طریقہ نماز مرد کی طرح نہیں۔

تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد مرد کے ہاتھ باندھنے کا طریقہ و ہیئت:

تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھوں کو اس طرح باندھے کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھے اور جبکہ انگوٹھے اور چھنگلیا اُنگلی سے حلقہ بنا کر کلائی کے گٹے کو پکڑے اور باقی تین اُنگلیاں کلائی پر بچھا دے۔

عن أبي وائل بن حجر رضي الله عنه قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

واله وسلم فكان اذا كبر رفع يديه قال ثم التحف ثم أخذ شماله بيمينه۔

(سنن ابو داؤد، باب رفع اليدين في الصلاة)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، آپ ﷺ نے جب تکبیر کہی تو دونوں ہاتھ اُٹھائے پھر چادر اوڑھی اور داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑا۔

عن وائل بن حجر رضى الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا كان قائماً في الصلوة قبض بيمينه على شماله۔

(سنن ابن ماجه، باب وضع اليمين على الشمال في الصلاة)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو بائیں ہاتھ کو دایاں ہاتھ سے پکڑا۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(سنن نسائی، باب موضع اليمين في الشمال في الصلاة)(سنن دارمی، باب قبض اليمين على الشمال في الصلاة)(الأوسط في السنن والاجماع والاختلاف لابن منذر، باب ذكر وضع اليمين على الشمال في الصلاة)

عن وائل بن حجر رضى الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يضع يده اليمنى على اليسرى في الصلاة قريباً من الرسغ۔ (مسند احمد، رقم الحديث ١٨١١٨)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر گٹے کے قریب رکھا ہوا تھا۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(سنن دارمی، باب قبض اليمين على الشمال في الصلاة)(تلخيص الحبير لابن حجر، باب صفة الصلاة)(المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ١٦٥٢١)

عن سهل بن سعد رضى الله عنه قال كان ناس يؤمرون أن يضع الرجل اليد

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الیمنی علی ذراعہ الیسری فی الصلوٰۃ۔ (صحیح بخاری، باب وضع الیمنی علی الیسری)
حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کو (آپ ﷺ کی طرف سے) حکم دیا جاتا کہ نماز میں اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھیں۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(صحیح مسلم، باب صفۃ الصلاۃ و کیفیۃ وضع الیدین علی الفخذین)(موطا امام مالک، باب وضع الیدین احداھما علی الأخری فی الصلاۃ)

عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ قال أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان یاخذ شمالہ بیمینہ فی الصلوٰۃ۔ (سنن دار قطنی، باب فی اخذ الشمال بالیمین فی الصلاۃ)
حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک نبی اکرم ﷺ نماز میں اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیا کرتے۔

عن قبیصۃ بن ھلب رضی اللہ عنہ عن أبیہ رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یؤمنا فیأخذ شمالہ بیمینہ۔ (سنن ترمذی، باب ماجاء فی وضع الیمین فی الشمال)
حضرت قبیصہ بن ہلب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھاتے وقت اپنے بائیں ہاتھ کو دائیں ہاتھ سے پکڑا کرتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن ابن ماجہ، باب وضع الیمین علی الشمال فی الصلاۃ)(شرح السنۃ للبغوی، باب ما یستفتح بہ الصلاۃ من الدعاء)(المعجم الکبیر للطبرانی برقم الحدیث ۱۶۸۶۹)(مسند احمد برقم الحدیث ۲۰۹۷۰)

عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ قال لانظرن الی صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیف یصلی فنظرت الیہ فقام فکبر ورفع یدیہ حتی حاذتا بأذنیہ ثم وضع یدیہ الیمنی علی کفہ الیسری والرسغ والساعد۔

(سنن نسائی، باب وضع الیمین من الشمال فی الصلاۃ)
حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ میں نے کہا دیکھوں کہ رسول اللہ ﷺ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کیسے نماز پڑھتے ہیں تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تکبیر کہی اور اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا یہاں تک کہ کانوں کے قریب کر لیے پھر اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کی پشت، گٹے اور کلائی پر رکھا۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن ابو داؤد، باب تفریع استفتاح الصلاة)(سنن الکبریٰ للبیہقی، باب وضع الید الیمنی علی الیسری فی الصلاة)(صحیح ابن حبان، رقم الحدیث ١٨٦٠)(صحیح ابن خزیمہ، باب وضع بطن الکف الیمنی علی کف الیسری والرسغ والساعد)(الأوسط فی السنن والاجماع والاختلاف، باب ذکر وضع الیمین علی الشمال فی الصلاة)

عن ابن عباس رضی الله عنه قال ان النبی صلی الله علیه واله وسلم یقول انا معشر الأنبیاء أمرنا بتعجیل فطرنا و تاخیر سحورنا وأن نضع ایماننا علی شمائلنا فی الصلوٰة۔ (سنن دار قطنی، باب فی اخذ الشمال بالیمین فی الصلاة)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہم انبیاء علیہم السلام کی جماعت کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ سحری تاخیر سے کریں اور افطار میں جلدی کریں (جب افطار کا وقت ہو جائے تب) اور نماز میں دائیں (ہاتھ) کو بائیں پر رکھیں۔

اُحناف کا مسلک مجموعہ اَحادیث پر عمل کرنا ہے:

چنانچہ اس سلسلہ میں تین قسم کے عمل احادیث مبارکہ میں منقول ہیں:

1۔ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا

2۔ دائیں ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھنا

3۔ دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑنا

چونکہ فقہاء حنفیہ کی نظر احادیث پر وسیع ہے لہٰذا ان کے ہاں مسنون و مستحسن ہے کہ تمام صورتوں کو جمع کیا جائے کہ دائیں ہاتھ کچھ حصہ بائیں ہتھیلی پر اور کچھ کلائی پر رکھنا اور ساتھ ساتھ دوسری روایات سے جن میں ہاتھ پکڑنے کی تائید ہے اس پر بھی عمل کرتے ہوئے انگوٹھے اور چھوٹی اُنگلی سے کلائی کو پکڑے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

• مرد کا نماز میں زیرِ ناف ہاتھ باندھنا مسنون ہے:

مرد کے لیے حالت قیام میں ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھنا مسنون، مستحسن، قرب الٰہی اور ادب کے اِنتہائی قریب ہے۔

عن وائل بن حجر رضی الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم وضع يمينه على شماله تحت السرة. (مصنف ابن أبي شيبه، باب وضع اليمين على الشمال)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر زیر ناف باندھا۔

عن أبي جحيفة أن علياً رضى الله عنه قال من السنة وضع الكف على الكف فى الصلاة تحت السرة (فى نسخه الأعرابى). (سنن ابو داؤد، باب وضع اليمنى على اليسرى فى الصلوٰة)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کی سنت (نبوی ﷺ) میں سے ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(سنن دارقطنى، باب فى أخذ الشمال باليمين فى الصلاة) (مصنف ابن أبي شيبه، كتاب الصلوٰة، باب وضع اليمين على الشمال) (مسند احمد، رقم الحديث ٨٧٥، ٨٣٣) (سنن الكبرىٰ للبيهقى، باب وضع اليدين على الصدر فى الصلاة من السنة) (الاوسط فى السنن والاجماع والاختلاف لابن المنذر، رقم الحديث ١٢٩٠، طبع الرياض) (مسائل احمد بن حنبل، باب صفة الصلاة، طبع المكتب الاسلامى بيروت) (احكام القرآن الكريم للطحاوى، رقم الحديث ٣٢٧، طبع البحوث الاسلامية التركى) (الأحاديث المختارة للمقدسى، رقم الحديث ٧٧٢، ٧٧١) (مجمع الزوائد، باب كيفية الصلاة وأركانها، رقم الحديث ١٣٦٣) (كنز العمال، رقم الحديث ٢٢٠٩٣) (اتحاف المهرة، رقم الحديث ١٤٧٨٦)

عن النعمان بن سعد عن على رضى الله عنه أنه كان يقول ان من سنة الصلاة وضع اليمين على الشمال تحت السرة.

(سنن الكبرىٰ للبيهقى، باب وضع اليدين على الصدر فى الصلاة من السنة)

حضرت نعمان بن سعد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نماز کی سنت (نبوی ﷺ) میں سے ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن دارقطنی، باب فی اخذ الشمال بالیمین فی الصلاۃ)(تنقیح التحقیق لا بن عبد الهادی، مسألة ۱۳۲، رقم الحدیث ۶۷۵)(اتحاف المهرة لابن حجر، رقم الحدیث ۱۴۷۸۶)

عن أنس رضی الله عنه قال ثلث من اخلاق النبوة تعجیل الافطار وتاخیر السحور ووضع الید الیمنی علی الیسری فی الصلوٰة تحت السرة۔

(سنن الکبریٰ للبیهقی، باب افتتاح الصلاة بعد التکبیر)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تین چیزیں نبوت علیہم السلام کے اخلاق میں سے ہیں: 1۔روزہ جلدی افطار کرنا 2۔سحری تاخیر سے کرنا 3۔نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر زیر ناف باندھنا۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مختصر خلافیات للبیهقی ۲/۳۴، طبع مکتبة الرشید الریاض)(المحلی بالآثار، مسألة لا یکبر الامام حتی یستوی من وراءہ) (خلافیات للبیهقی، صفحه ۳۷، طبع مکتبه ظاهریه دمشق) (الجواهر النقی للبیهقی، باب وضع الیدین علی الصدر فی الصلاة)

عن ابن شاهین قال علی بن ابی طالب رضی الله عنه ثلث من اخلاق النبوة تعجیل الافطار وتاخیر السحور ووضع الکف علی الکف تحت السرة۔

(مسند احمد، رقم الحدیث ۸۷۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تین چیزیں نبوت علیہم السلام کے اخلاق میں سے ہیں: 1۔روزہ جلدی افطار کرنا 2۔سحری تاخیر سے کرنا 3۔نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر زیر ناف رکھنا۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(کنز العمال، رقم الحدیث ۴۴۲۶۱)(مسند زید، باب الافطار، طبع دار الکتب السلفیه)(الجواهر النقی للبیهقی، باب وضع الیدین علی الصدر فی الصلاة)

عن وائل حضرمی رضی الله عنه قال أنه صلی مع رسول الله صلی الله علیه واله وسلم حین قال "ولا الضالین "قال آمین و أخفی بها صوته ثم وضع یدیه الیمنی علی یدیه الیسری وجعلها علی بطنه۔(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۱۷۵۷۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت وائل حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، جب رسول اللہ ﷺ نے "ولا الضالین" کہا تو آپ ﷺ نے آہستہ آواز سے آمین کہا، اور دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر اپنے پیٹ پر رکھا۔

عن أبي وائل عن أبي هريرة رضي الله عنه قال من السنة أن يضع الرجل يده اليمنى على اليسرى تحت السرة في الصلاة۔ (احكام القرآن الكريم للطحاوى، رقم الحديث ۳۲۸، طبع البحوث الاسلامية التركى) (الاوسط فى السنن والاجماع والاختلاف لابن المنذر، رقم الحديث ۱۲۹۱، طبع الرياض)

حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز کی سنت (نبوی ﷺ) ناف کے نیچے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا چاہیے۔

أخبرنا ابو حنيفة عن ابراهيم قال أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان يعتمد باحدى يديه على الأخرى فى الصلاة يتواضع الله تعالى قال امام محمد ويضع بطن كفه الأيمن على رسغه الأيسر تحت السرة فيكون الرسغ في وسط الكف۔ (كتاب الاثار للامام محمد، باب الصلاة قاعدا والتعمد على شئى او يصلى الى سترة)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں اپنے ایک (یعنی دائیں) ہاتھ کو دوسرے (یعنی بائیں) ہاتھ پر اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع و عاجزی اختیار کرتے ہوئے رکھ لیتے تھے، اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے اندرونی حصے کو بائیں ہاتھ کے گٹے پر ناف کے نیچے رکھ لے، جس سے اس کے بائیں ہاتھ کا گٹا دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے درمیان آجائے گا۔

آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین وتابعین رحمۃ اللہ علیہم:

عن علي رضي الله عنه في وضعهما تحت السرة۔ (مختصر خلافيات للبيهقى ۲/۳۴، طبع الرياض)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ہاتھوں کو) ناف کے نیچے رکھا جائے۔

وأبي مجلز وروى عن علي رضي الله عنه تحت السرة۔

(سنن الكبرى للبيهقى، باب وضع اليدين على الصدر فى الصلاة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ابو مجلز رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ (ہاتھوں کو) ناف کے نیچے رکھا جائے۔

عن أبي وائل قال قال أبي هريرة رضي الله عنه أخذ الكف على الكف في الصلوٰة تحت السرة (في نسخه الأعرابي)۔ (سنن ابو داؤد، باب وضع اليمنى على اليسرى)

حضرت ابووائل رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز میں ناف کے نیچے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا چاہیے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن الکبریٰ للبیہقی، باب وضع الیدین علی الصدر فی الصلاۃ من السنۃ)(الاوسط فی السنن والاجماع والاختلاف لابن المنذر، حدیث نمبر ۱۲۹۱، طبع الریاض)(تحفۃ الأشراف بمعرفۃ الأطراف ۱۰/۱۱۱، رقم الحدیث ۱۳۴۹۳)(المحلی بالآثار، مسألۃ لا یکبر الامام حتی یستوی من وراءہ)

عن عقبة بن صهبان سمع علياً رضي الله عنه يقول في قول الله عزوجل "فصل لربك وانحر" قال وضع اليمنى على اليسرى تحت السرة۔

(التمہید لابن عبد البر ۲۰/۷۸، طبع وزارۃ عموم الأوقاف والشؤن الاسلامیۃ المغرب)

حضرت عقبہ بن صہبان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ کے ارشاد "فصل ربک وانحر" کی تفسیر میں فرماتے ہوئے سنا کہ اس سے مراد دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھیں۔

توثیق: اس حدیث کے تمام راوی بخاری و مسلم کے ہیں سوائے عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے اور ان کو یحییٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے ثقہ کہا ہے۔ (الجرح و تادیل، رقم الحدیث ۶۲۹۱)

نوٹ: امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی مذکورہ آیت سے ناف کے نیچے حکم پر ہی استدلال کیا ہے۔

(أحکام القرآن للطحاوی، باب تأویل قولہ تعالیٰ "فصل لربك وانحر")

وقال ابن حزم روينا عن أبي هريرة رضي الله عنه قال وضع الكف على الكف في الصلاة تحت السرة۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی، باب افتتاح الصلاۃ بعد التکبیر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہتھیلی کو ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھنا چاہیے۔

الحجاج بن حسان قال سمعت أبا مجلز او سألته قلت كيف يضع قال يضع

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

باطن کف یمینه علی ظاهر کف شماله و یجعلها أسفل من السرة۔

(مصنف ابن أبي شیبه ،باب وضع الیمین علی للشمال)

حضرت حجاج بن حسان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابومجلز رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ نماز میں ہاتھ کس طرح باندھے جائیں؟ انہوں نے فرمایا کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے اندر کے حصے کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے اُوپر کے حصے پر رکھے اور دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھے۔

عن ابراهیم قال یضع یمینه علی شماله فی الصلوٰة تحت السرة۔

(مصنف ابن أبي شیبه ،باب وضع الیمین علی الشمال)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز میں دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھا جائے۔

یہی روایت معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(کتاب الاٰثار للامام محمد، کتاب الصلاۃ،قبیل باب الوتر)(موطا امام محمد،باب وضع الیمین علی الیسار فی الصلاۃ)(کتاب الآثار للامام محمد،باب الصلاۃ قاعدًا والتعمد علی شیءٍ او یصلی الی سترۃٍ)(الآمالی فی آثار الصحابة لعبد الرزاق الصنعانی،رقم الحدیث ۵۳،طبع مکتبه القرآن القاہرۃ)(الجواہر النقی للبیہقی،باب وضع الیدین علی الصدر فی الصلاۃ)

مراسیل حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ مرفوع حدیث کے حکم میں ہیں:

وأما الارسال فکل من عرف بالأخذ عن الضعفاء والمسامحة فی ذلك لم یحتج بما أرسله تابعیاً کان أو من دونه وکل من عرف أنه لا یأخذ الا عن ثقه فتدلیسه ومرسله مقبول فمراسیل سعید بن المسیب و محمد بن سیرین و ابراهیم النخعی عندهم صحاح۔ (التمهید لما فی الموطا ۱/۳۰،طبع وزارۃ عموم الأوقاف والشؤون الاسلامیة المغرب)

اور رہی بات مراسیل کی تو ہر وہ شخص جس کے بارے میں یہ معلوم ہو جائے کہ وہ ضعفاء سے حدیث اخذ کرتا ہے اور اس کے بارے میں مسامحت کو اختیار کرتا ہے تو اس مرسل سے احتجاج نہیں کیا جا سکتا، چاہے وہ تابعی ہو یا اس کے بعد کا کوئی راوی ہو، اور جس کے بارے میں یہ مشہور ہو کہ وہ صرف ثقہ راویوں سے ہی حدیث کو حاصل کرتا ہے تو اس کی تدلیس اور

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مرسل احادیث مقبول ہوتی ہیں، لہٰذا محدثین رحمہم اللہ کے ہاں حضرت سعید بن مسیب، حضرت محمد بن سیرین اور حضرت ابراہیم نخعی رحمہم اللہ حضرات کی مراسیل صحیح احادیث ہی ہیں۔

حدثنا عبد الوارث بن سفیان قال حدثنا قاسم بن أصبغ قال حدثنا أحمد بن زهیر قال حدثنا أحمد بن حنبل قال حدثنا محمد بن جعفر قال حدثنا شعبه عن سلیمان الأعمش قال قلت لأبراهیم اذا حدثتنی حدیثا فأسنده فقال اذا قلت عبدالله رضی الله عنه یعنی ابن مسعود رضی الله عنه فأعلم أنه عن غیر واحد واذا سمیت لك أحدًا فهو الذی سمیت قال أبو عمر الی هذا نزع من أصحابنا من زعم أن مرسل الامام أولی من مسنده لأن فی هذا الخبر مایدل علی أن مراسیل ابراهیم النخعی أقوی من مسانیده وهو لعمری کذلك۔

(التمهید لما فی الموطا من المعانی والأسانید(مقدمه)۱/۳۷،طبع وزارة عموم الأوقاف والشؤون الاسلامیة المغرب)(تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی۱/۲۳۱،طبع دار طیبة)

حضرت سلیمان اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ جب آپ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کریں تو سند سے بیان کریں، تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب میں بغیر سند کے ان (حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ) سے روایت کروں تو ایک جماعت نے مجھے وہ حدیث بتائی ہوتی ہے اور جب میں سند سے بیان کروں تو مجھے صرف ایک ہی روای معلوم ہوتا ہے جس (راوی) کو میں بیان کر دیتا ہوں، حضرت امام ابوعمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے اصحاب میں سے بعض نے یہ اخذ کیا ہے کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی مرسل احادیث ان کی مسانید سے بہتر ہیں، اس لئے کہ یہ اثر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی مراسیل ان کی مسانید سے زیادہ قوی ہیں اور وہ خدا کی قسم ایسی ہی ہیں۔

وأما مراسیل النخعی فقال ابن معین مراسیل ابراهیم أحب الی من مراسیل الشعبی وعنه أیضاً أعجب الی من مرسلات سالم بن عبد الله والقاسم وسعید بن المسیب وقال أحمد لا بأس بها۔(تدریب الراوی۱/۲۳۱،طبع دار طیبة)

اور رہی بات ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی مراسیل تو اس بارے میں امام ابن معین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کہ مجھے حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی مراسیل حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی زیادہ پسند ہیں اور وہ یہ بھی فرماتے ہیں کہ مجھے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی مراسیل حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رحمۃ اللہ علیہ، حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی زیادہ پسند ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کی مراسیل میں کوئی مضائقہ (عیب) نہیں۔

وقال امام طحاوی کان ابراهیم لا یرسل عن عبد الله رضی الله عنه الا ما صح عنده و تواترت به الروایة عنده. (سنن طحاوی،باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود والرفع من الرکوع هل مع ذلك رفع أم لا؟)

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی وقت مرسل روایت بیان کرتے تھے جب وہ روایت ان کے نزدیک صحیح ہوتی تھی اور وہ ان کے نزدیک متواتر ہوتی تھی۔

نوٹ: امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے ۱۶۹ جبکہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے ۳۴۰ احادیث روایت کی ہیں۔

جمہور آئمہ اُمت کا مسلک ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا ہے:

علامہ ابن عبدالبر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وقال الثوری و أبوحنيفة واسحاق أسفل السرة وروى ذلك عن علي و أبي هريرة والنخعي .....وقال احمد بن خنبل فوق السرة وهو قول سعيد بن جبير.قال أحمد بن حنبل وان كانت تحت السرة فلا بأس به.

(اختلاف الفقهاء فی هذا الباب،أی وضع اليمين على الشمال فی الصلاة من السنة،طبع الرياض)

امام ثوری، امام ابوحنیفہ اور اسحاق رحمہم اللہ کا کہنا ہے کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھے جائیں اور یہی قول حضرت علی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما اور امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے، اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ناف کے اُوپر ہاتھ باندھنا چاہیے اور یہ سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لئے جائیں تب بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فقہاءِ احناف کا مسلک:

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وقال بعضهم توضعان تحت السرة وممن قال بذلك منهم أبو حنيفة وأبو يوسف ومحمد وروا ذلك عن علي وأبي هريرة رضي الله عنهم.

(احكام القرآن للطحاوي، كتاب الصلاة باب تاويل قوله تعالى "فصل لربك وانحر")

بعض حضرات نے فرمایا کہ دونوں ہاتھ ناف کے نیچے رکھے جائیں گے اور جن حضرات نے یہ بات فرمائی اُن میں سے امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ ہیں اور انہوں نے یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

علامہ سرخسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

ولنا حديث علي رضي الله تعالى عنه كما روينا و السنة اذا أطلقت تنصرف الى سنة رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ثم الوضع تحت السرة أبعد عن التشبه بأهل الكتاب. (المبسوط للسرخسي، كتاب الصلاة باب كيفية الدخول في الصلاة)

اور ہماری (یعنی احناف کی دلیل) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جیسا کہ ہم نے نقل کیا اور سنت کا لفظ جب (مطلق) بولا جائے تو اس سے مراد رسول اللہ ﷺ کی سنت مراد ہوتی ہے، پھر ناف کے نیچے ہاتھ رکھنے میں اہل کتاب کے ساتھ تشبہ سے بھی حفاظت پائی جاتی ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک:

قال اسحاق بن راهويه كما قال تحت السرة أقوى في الحديث وأقرب الى التواضع.

(مسائل الامام احمد بن حنبل و اسحاق بن راهويه ۲/۱۵۵، مسئله نمبر ۲۱۴، طبع السعودية)

امام اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ناف کے نیچے ہاتھ رکھنا حدیث کے لحاظ سے قوی اور تواضع کے لحاظ سے (خشوع وخضوع کے) قریب ہے۔

امام ابو القاسم عمر بن الحسین بن عبد اللہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۳۴ھ) امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کاقول نقل فرماتے ہیں:

ثم یضع یدہ الیمنی علی کوعه الیسری ویجعلھما تحت سرته.

(متن الخرقی علی مذھب ابی عبد اللہ احمد بن حنبل الشیبانی باب استقبال القبلة)

پھر اپنا داہنا ہاتھ اپنے بائیں گٹے پر رکھے اور دونوں ہاتھ ناف کے نیچے رکھے۔

شیخ الاسلام موفق الدین ابو عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامہ المقدسی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۲۰ھ) فرماتے ہیں کہ:

مسأله :قال (ویجعلھما تحت السرته)اختلفت الروایة فی موضع وضعھما فروی احمد أنه یضعھما تحت سرته روی ذلك عن علی رضی الله عنه وأبی ھریرة رضی الله عنه وأبی مجلز و النخعی والثوری واسحاق لما روی عن علی رضی الله عنه قال من السنة وضع الیمین علی الشمال تحت السرة رواہ الامام أحمد وأبوداؤد وھذا ینصرف الی السنة النبی صلی الله علیه واله وسلم ولأنه قول من ذکرنا من الصحابة. (المغنی لابن قدامة الحنبلی ۲/۳۲۱)

مسئلہ: (اور دونوں ہاتھ اپنی ناف کے نیچے رکھ دے) دونوں ہاتھ رکھنے کی جگہ کے بارے میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے مختلف روایات مروی ہیں (اُن میں سے) ایک روایت یہ ہے کہ ناف کے نیچے رکھے اور یہی حضرت علی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم اور (جلیل القدر تابعین) حضرت ابو مجلز، حضرت ابراہیم نخعی، امام ثوری اور حضرت اسحاق رحمہم اللہ حضرات سے مروی ہے، چنانچہ علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ سنت دائیں ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا ہے، اس کو امام احمد اور امام ابوداؤد رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے اور یہ نبی کریم ﷺ کی سنت کی طرف لوٹتا ہے اور ایک دلیل یہ بھی ہے کہ یہ مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی قول ہے۔

مزید ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:

ویرفع یدیه عند ابتداء التکبیر الی حذو منکبیه أو الی فروع أذنیه ویجعلھا تحت السرة. (العمدة باب صفة الصلاة طبع دمشق)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تکبیرتحریمہ کے وقت مونڈھوں تک یا کانوں کے قریب تک ہاتھ اُٹھائے اور پھر ناف کے نیچے باندھ لے۔

مزید ایک اور مقام پر نماز کے افعال کی سنتوں کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

ألنوع الثانی سنن الأفعال وهی اثنتان وعشرون(الی أن قال)..... ووضع الیمنی علی الیسری وجعلهما تحت السرة.

(الکافی فی فقه الامام أحمد بن حنبل عبدالله بن قدامة المقدسی أبو محمد ۱/۱۳۶)

دوسری نوع نماز کے افعال کی سنتوں کے بیان میں ہے اور وہ بائیس سنتیں ہیں اور (ایک سنت) دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا اور دونوں ہاتھ ناف کے نیچے رکھنا ہے۔

برہان الدین ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن مفلح حنبلی رحمہ اللہ (التوفی ۸۸۴ھ) فرماتے ہیں کہ:

"ویجعلهما تحت سرته "فی أشهر الروایات وصححها ابن الجوزی وغیره لقول علی رضی الله عنه من السنة وضع الیمنی علی الشمال تحت السرة رواه احمد وابو داؤد. (المبدع شرح المنقع لابن المفلح الحنبلی،باب صفة الصلاة)

اور اپنے دونوں ہاتھ ناف کے نیچے رکھ لے، مشہور یہی روایت ہے اور اسی روایت کو ابن القیم الجوزی رحمہ اللہ وغیرہ نے صحیح قرار دیا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اس قول کی وجہ سے کہ سنت دائیں ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا ہے، اس کو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

منصور بن یونس بن ادریس بہوتی حنبلی رحمہ اللہ (التوفی ۱۰۵۱ھ) فرماتے ہیں کہ:

ثم وضع کفه الیمنی علی کفه الیسری،والرسغ والساعد"ویجعلهما تحت سرته" روی عن علی و أبی هریرة رضی الله عنهم لقول علی رضی الله عنه (من السنة وضع الیمنی علی الشمال تحت السرة)رواه احمد وابو داؤد.

(کشاف القناع،باب صفة الصلوٰة وبیان مایکره فیها وارکانها وواجباتها وسننها وما یتعلق بذلك)

پھر اپنی دائیں ہتھیلی کو بائیں ہتھیلی پر اور گٹے اور بازو پر رکھے اور اپنے دونوں ہاتھ ناف کے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نیچے رکھ لے، حضرت علی اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے، اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ''سنت دائیں ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا ہے'' اس کو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

دوسری جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

سن له أيضاً (جعلهما) أي يديه (تحت سرته) لقول علي رضي الله عنه (من السنة وضع اليمنى على الشمال تحت السرة) رواه احمد و ابوداود ومعناه ذل بين يدي الله عزوجل۔ (شرح منتهى الارادات، باب صفة الصلوٰة ومايكره فيها واركانها وواجباتها وسننها وما يتعلق)

اور یہ بھی سنت ہے کہ دونوں ہاتھ ناف کے نیچے رکھے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ''سنت دائیں ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا ہے'' اس کو احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور اس کی وجہ اللہ عزوجل کے سامنے اپنی ذلت کو ظاہر کرنا ہے۔

شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ:

سئل الشيخ عبد الله بن محمد بن عبد الوهاب رحمه الله تعالىٰ عن رفع اليدين؟ فأجاب فاذا فرغ من رفع اليدين وضع يمينه على شماله على مفصل الكف تحت السرة كما في سنن أبي داؤد عن علي رضي الله عنه قال من السنة وضع الكف على الكف في الصلاة تحت السرة۔ (الدرر السنية، باب صفة الصلاة، طبع الغبيكان)

شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ سے رفع الیدین کے بارے میں سوال کیا گیا تو اُنہوں نے جواب میں فرمایا کہ جب ہاتھ اُٹھائے تو داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے گٹے پر رکھے اور ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھے جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنن ابوداؤد میں ہے کہ نماز میں ہتھیلی کو دوسری ہتھیلی کی پشت پر رکھ کر ہاتھوں کو ناف کے نیچے باندھنا سنت ہے۔

امام شافعی اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہم کا متفقہ مسلک:

امام محی الدین ابی زکریا یحییٰ بن شرف النووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ٦٧٦ھ) فرماتے ہیں کہ:

ويجعلهما تحت صدره فوق سرته، هذا مذهبنا المشهور وبه قال الجمهور،

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وقال أبوحنيفة وسفيان الثوري واسحاق بن راهويه و أبو اسحاق المروزي من أصحابنا: يجعلها تحت سرته،وعن علي بن أبي طالب رضي الله عنه روايتان كالمذهبين وعن أحمد روايتان كالمذهبين،ورواية ثالثة أنه مخير بينهما ولا ترجيح،وهذا قال الأوزاعي وابن المنذر، وعن مالك رحمه الله تعالىٰ روايتان احداهما يضعهما تحت صدره و الثانية يرسلهما ولا يضع احداهما على الأخرى، وهذارواية جمهور أصحابه وهي الأشهر عندهم،وهي مذهب الليث بن سعد، وعن مالك رحمه الله تعالى أيضاً استحباب الوضع في النفل، والارسال في الفرض، وهو الذي رجحه البصريون من أصحابه۔

(شرح النووي،باب وضع يده اليمنى على اليسرى بعد تكبيرة الاحرام)

اور دونوں ہاتھ اپنے سینے کے نیچے اور ناف کے اُوپر رکھ لے، ہمارا مشہور مذہب یہی ہے اور یہی قول جمہور (شوافع) کا ہے اور امام ابوحنیفہ،سفیان ثوری، اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ اور ہمارے فقہائے (شوافع) میں سے ابواسحاق مروزی رحمۃ اللہ علیہ کا قول یہ ہے کہ دونوں ہاتھ ناف کے نیچے رکھے جائیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دونوں مذہبوں کی طرح دو روایتیں ہیں اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی دونوں مذہبوں کی طرح دو روایتیں ہیں اور تیسری روایت یہ ہے کہ ان دونوں کے درمیان نمازی کو اختیار ہے اور دونوں میں کوئی ترجیح نہیں ہے اور یہی قول اوزاعی اور ابن منذر رحمہم اللہ کا ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے دو روایتیں ہیں، ایک روایت تو سینے کے نیچے رکھنے کی ہے اور دوسری روایت ارسال کرنے کی ہے اور یہی روایت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے جمہور اصحاب کی ہے اور ان کے نزدیک مشہور یہی ہے اور لیث بن سعد کا مذہب بھی یہی ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت نفل نماز میں ہاتھ رکھنے اور فرض میں ارسال (یعنی ہاتھ چھوڑنے) کی ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بصرہ کے اصحاب نے اسی کو ترجیح دی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کا تحقیقی فیصلہ:

ورأى بعضهم ان يضعهما فوق السرة ورأى بعضهم ان يضعهما تحت السرة وكل ذالك واسع عندهم۔ (سنن ترمذي،باب ما جاء في وضع اليمين على الشمال في الصلاة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بعض علماء کی رائے ہے کہ ہاتھ ناف کے اُوپر رکھے جائیں اور بعض کی رائے یہ ہے کہ ناف کے نیچے رکھے جائیں، ان میں سے ہر ایک جائز ہے ان کے نزدیک۔

یہی وجہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کہ عام طور پر ترمذی شریف میں فقہاء کرام رحمہم اللہ کے مسالک ذکر کرتے ہیں ہاتھ باندھنے کے متعلق صرف دو مسلک ذکر کرتے ہیں:

1۔ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کا 2۔ ناف کے اُوپر ہاتھ باندھنے کا

علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ شارح بخاری کی بصیرت آموز تحقیق:

واحتج صاحب الهداية لأصحابنا في ذلك بقوله ان السنة وضع اليمنى على الشمال تحت السرة (قلت) هذا قول علي بن أبي طالب رضي الله عنه واسناد الى النبي صلى الله عليه وآله وسلم غير صحيح وانما رواه احمد في مسند والدارقطني ثم البيهقي من جهته في سننيهما من حديث أبي جحيفة عن علي رضي الله عنه أنه قال ان من السنة وضع الكف تحت السرة وقول علي أن من السنة هذا اللفظ يدخل في المرفوع عندهم وقال أبو عمر في التفصي واعلم أن الصحابي اذا أطلق اسم السنة فالمراد به سنة النبي صلى الله عليه واله وسلم و كذلك اذا أطلقها غيره مالم تضف الى صاحبها كقولهم سنة العمرين وما أشبه ذلك.

(عمدة القاري شرح بخاري، باب وضع اليمنى على اليسرى في الصلاة)

اور اس سلسلہ میں ہمارے فقہاء کے لیے صاحب ہدایہ نے اس روایت سے دلیل پکڑی ہے کہ سنت دائیں ہاتھ کا بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھنا ہے، میں کہتا ہوں کہ یہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور نبی ﷺ کی طرف اس کو منسوب کرنا صحیح نہیں اور اس کو امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں اور دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اور پھر بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے اپنی سنن میں ابو جحیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ سنت (دائیں) ہتھیلی کا (بائیں) ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھنا ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ سنت ہے، یہ لفظ فقہاء کے نزدیک مرفوع حدیث میں داخل ہے اور ابو عمر نے "تفصّی"

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میں فرمایا کہ یہ بات جان لینی چاہیے کہ صحابی جب سنت کے لفظ کا اطلاق فرمائے تو اس سے نبی کریم ﷺ کی سنت مراد ہوا کرتی ہے اور اسی طریقہ سے جب غیر صحابی سنت کا اطلاق کرے (تب بھی نبی کریم ﷺ کی سنت مراد ہوا کرتی ہے) جب تک اس کی نسبت کسی دوسرے کی طرف نہ ہو، جیسا کہ علماء کا قول کہ عمرین کی سنت اور اس کے مشابہ دوسرے الفاظ۔

ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے میں انتہائی تواضع اور عاجزی ہے:

وبه قال سفيان الثوری واسحاق تحت السرة أقوى فی الحديث وأقرب الى التواضع۔ (الاوسط فی السنن والاجماع والاختلاف، تحت رقم ۱۲۹۱، طبع الریاض)

حضرت سفیان ثوری اور امام اسحاق بن راھویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ناف کے نیچے ہاتھ رکھنا حدیث کے لحاظ سے قوی اور تواضع کے لحاظ سے (خشوع وخضوع کے) قریب ہے۔

قال اسحاق بن راهويه كما قال تحت السرة أقوى فی الحديث وأقرب الى التواضع۔

(مسائل الامام احمد بن حنبل و اسحاق بن راھویہ ۲/۵۵۱، مسئلہ نمبر ۲۱۴، طبع السعودیۃ)

امام اسحاق بن راھویہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ناف کے نیچے ہاتھ رکھنا حدیث کے لحاظ سے قوی اور تواضع کے لحاظ سے (خشوع وخضوع کے) قریب ہے۔

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ اور شیخ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کا دوٹوک فیصلہ:

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

واما وضعهما على الصدر فيكره نص عليه۔

(کتاب صفة الصلاة من شرح العمدة، صفحہ ۹۶، طبع دار العاصمہ)

نماز میں سینے پر ہاتھ باندھنا مکروہ ہے اس پر نص (یعنی قرآن وحدیث میں دلیل) ہے۔

شیخ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

نماز میں دونوں ہاتھوں کو سینے پر باندھنا سنت نہیں اور ہم یہی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔

(صفة النبی، صفحہ ۳۰۲، طبع الہند)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

خلاصہ کلام: مذکورہ تمام مستند فقہائے کرام رحمہم اللہ کی عبارات سے معلوم ہوا کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اور جلیل القدر تابعین مثلاً ابو مجلز و ابراہیم نخعی رحمہم اللہ سمیت فقہائے احناف اور اسحاق بن راہویہ و سفیان ثوری رحمہم اللہ جیسے محدث و فقیہ اور مشہور روایت کے مطابق امام احمد رحمہ اللہ اور شوافع میں سے ابو اسحاق مروزی رحمہ اللہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے قائل ہیں جبکہ بعض فقہائے کرام رحمہم اللہ ناف سے اُوپر اور سینے سے نیچے ہاتھ باندھنے کے قائل ہیں مگر یاد رہے مرد کے حق میں خاص سینے کے اُوپر ہاتھ باندھنے کا چاروں فقہائے کرام رحمہم اللہ میں سے کوئی بھی قائل نہیں، بلکہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے تو سینہ پر ہاتھ باندھنے مکروہ ہونا منقول ہے اور سینے پر ہاتھ باندھنے میں غیروں کی مشابہت بھی لازم آتی ہے، لہٰذا بعض حضرات کا ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے قول کو صرف حنفی مسلک کی طرف منسوب کرنا اور سینہ پر ہاتھ باندھنے کی دیگر فقہاء کی طرف منسوب کرنا درست نہیں، اور اسی طرح سے یہ کہنا بھی درست نہیں کہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا روایات سے ثابت نہیں کیونکہ ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کے عمل کا ثبوت اَحادیث نبویہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ وغیرہ حضرات کی روایات و آثار کے ساتھ ساتھ عقل و قیاس کے اصول سے بھی ثابت ہے۔

تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد عورت کے ہاتھ باندھنے کا طریقہ و ہیئت:

عورت اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر سینے کے اُوپر رکھے اور مردوں کی طرح اُنگلیوں سے حلقہ نہ بنائے بلکہ بس ہاتھ پر ہاتھ رکھ لے، کیونکہ یہ عورت کے لیے زیادہ پردہ کا سبب ہے۔

عورت کا سینہ پر ہاتھ باندھنے پر اِجماعِ اُمت:

ابو القاسم ابراہیم بن محمد القاری سمرقندی رحمہ اللہ (التوفی ۹۰۷ھ) لکھتے ہیں کہ:

والمراۃ تضع (یدیہا) علی صدرھا بالاتفاق۔

(مستخلص الحائق شرح کنز الدقائق، صفحہ ۱۵۲)

عورت اپنے ہاتھ سینہ پر رکھے گی اس پر سب فقہاء کا اتفاق ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں کہ:

والمراۃ تضع (یدیھا) علی صدرھا اتفاقاً لان مبنی حالھا علی الستر۔

(فتح العنایۃ، باب سنن الصلاۃ)

عورت اپنے ہاتھ سینہ پر رکھے گی، اس پر سب فقہاء کا اتفاق ہے کیونکہ عورت کی حالت کا دارومدار پردے پر ہے۔

حضرت مولانا عبدالحیٔ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۰۴ھ) تحریر فرماتے ہیں کہ:

واما فی حق النساء فاتفقوا علی ان السنۃ لھن وضع الیدین علی الصدر ہ انہا ما استرلھا۔ (السعایہ ۲/۱۵۶، طبع فیصل اکیڈمی)

عورتوں کے متعلق سب کا اتفاق ہے کہ ان کے لیے سنت سینے پر ہاتھ رکھنا ہے اس لیے کہ یہ زیادہ پردے کا باعث ہے۔

عورت کا سینہ پر ہاتھ باندھنے کے حکم کی حکمت سترِ عورت ہے:

لأنہا لیس لہا حکم العورۃ فی حقہ ولھذا تضع المرأۃ یدیہا علی صدرھا وان کان عورۃ۔ (تبیین الحقائق، سنن الصلاۃ)

اسی وجہ سے عورت اپنے ہاتھوں کو اپنے سینے پر رکھے بے شک اس کے حق میں یہ ستر ہے۔

فائدہ: علامہ ابن قدامہ المقدسی رحمۃ اللہ علیہ اجماع کی تعریف یوں فرماتے ہیں کہ:

ومعنی الأجماع فی الشرع اتفاق علماء العصر من أمت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم علی أمر من امور الدین الی ان قال فان الذین یعتبر وقولھم فی الأجماع ھم العلماء المجتھدون الی ان قال الأجماع حجۃ قاطعۃ عند الجمھور۔

(روضۃ الناظر فی أصول الفقہ للمقدسی، صفحہ ۱۱۶، طبع بیروت)

اجماع کسی بھی شرعی مسئلہ میں حضرت محمد ﷺ کی اُمت کے جید علماء کا کسی دینی اُمور میں کسی ایک بات پر اتفاق ہونے کو کہتے ہیں اور یہ علماء اور مجتہدین کا اجماع جمہور کے نزدیک حجت قطعی ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ثناء پڑھنا

تکبیر تحریمہ کہہ کر مرد ہاتھ ناف کے نیچے باندھتے ہوئے امام ہو یا مقتدی ثناء پڑھے جبکہ عورت تکبیر تحریمہ کہہ کر سینہ پر ہاتھ باندھتے ہوئے ثناء پڑھے، جبکہ منفرد مرد اور عورت انفرادی طور پر ثناء پڑھیں۔

ثناء کے مسنون کلمات:

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

اے اللہ! ہم آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور آپ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کا نام بہت برکت والا اور آپ کی بزرگی بہت برتر ہے اور آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ۔ (سورۃ طور، آیت ۴۸)

اور جب آپ کھڑے ہوں تو اپنے رب کی تسبیح اور تحمید کیجئے۔

عن عائشة رضی الله عنها قالت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اذا استفتح الصلوٰة قال: سبحانك اللهم و بحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك ولا اله غیرك"۔

(سنن ابو داؤد، باب من رأى الاستفتاح سبحانك)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو یہ دُعا پڑھتے ”اے اللہ! ہم آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور آپ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کا نام بہت برکت والا اور آپ کی بزرگی بہت برتر ہے اور آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں“۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن ابن ماجه، باب افتتاح الصلاة)(سنن نسائی، باب نوع آخر من الذکر)(مسند اسحاق بن راهويه، رقم الحديث ۱۰۰۰)(سنن ترمذی، باب مایقول عند افتتاح الصلاة)(صحیح ابن خزیمه، باب اباحة الدعاء بعد التکبیر و قبل القرأة)(مسند البزار، رقم الحديث ۲۰۱)(سنن طحاوی، باب مايقال فی الصلاة بعد تکبیرة الافتتاح)(سنن دار قطنی، باب دعاء الاستفتاح بعد التکبیر)(المستدرك للحاكم، رقم الحديث ۸۵۹)(حلية الأوليا ۲/۸۱)(الدعوات الکبیر للبیهقی، باب القول والدعاء عند استفتاح الصلاة، رقم الحديث ۶۶)(سنن الکبری للبیهقی، باب الاستفتاح

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بسبحانك اللهم...)(شرح السنة للبغوي،باب ما يستفتح به الصلاة من الدعاء)(معجم لابن عساكر،رقم الحديث١٥١٨)(معرفة السنن والآثار للبيهقي،باب افتتاح الصلاة بعد التكبير)

عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا افتتحا لصلاة قال"سبحانك اللهم و بحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك"۔(مسند احمد،رقم الحديث،١١٠٣)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو دُعا پڑھتے "اے اللہ! ہم آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور آپ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کا نام بہت برکت والا اور آپ کی بزرگی بہت برتر ہے اور آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں"۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(مسند احمد،رقم الحديث،١١٦٥٧)(سنن ابن ماجه،باب افتتاح الصلاة)(سنن ابوداؤد،باب من رأى الاستفتاح بسبحانك اللهم وبحمدك)(سنن نسائي،باب نوع آخر من الذكر بين افتتاح الصلاة وبين)(سنن ترمذي،باب مايقول عند افتتاح الصلاة)مسند أبي يعلى،رقم الحديث١١٠٨)(معجم لابن المقرى،رقم الحديث٥٩٨)(الدعاء للطبراني،جامع أبواب القول عند افتتاح الصلاة بعد،رقم الحديث٥٠١)(سنن طحاوي،باب مايقال في الصلاة بعد تكبيرة الافتتاح)(سنن الكبرى للبيهقي،باب الاستفتاح بسبحانك اللهم وبحمدك)

عن ابن مسعود رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يعلمنا اذا استفتحنا الصلوة أن نقول"سبحانك اللهم و بحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك"۔(سنن ترمذي،باب مايقول عند افتتاح الصلاة)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو یہ دُعا پڑھتے "اے اللہ! ہم آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور آپ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کا نام بہت برکت والا اور آپ کی بزرگی بہت برتر ہے اور آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں"۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(سنن الكبرى للنسائي،باب ذكر اختلاف الناقلين الخبر سمرة)(عمل اليوم والليلة للنسائي، باب ثواب من سبح الله مائة تسبيحة و تحميدة)(الدعاء للطبراني،جامع أبواب القول عند

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

افتتاح الصلاۃ بعد رقم الحدیث ۵۰۳)(سنن الکبری للبیہقی، باب الاستفتاح بسبحانك اللھم وبحمدك)(معجم لابن الأعرابی، رقم الحدیث ۶۰۳)(مصنف عبد الرزاق، باب استفتاح الصلاۃ)(شعب الایمان للبیہقی، باب فصل فی ادامۃ ذکر اللہ عزوجل)(المعجم الأوسط للطبرانی، رقم الحدیث ۱۰۲۶)(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۱۰۲۸، ۱۰۱۱۷، ۹۳۰۱)(الدعوات الکبیر، باب القول والدعاء عند استفتاح الصلاۃ، رقم الحدیث ۱۵۶)

عن أنس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم أنہ کان اذا کبر رفع یدیہ حتی یحاذی أذنیہ "یقول سبحانك اللھم و بحمدك وتبارك اسمك وتعالی جدك ولا الہ غیرك"۔ (سنن دار قطنی، باب دعاء الاستفتاح بعد التکبیر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو تکبیر تحریمہ کہتے پھر اپنے ہاتھوں کو کانوں کے برابر اُٹھاتے اور پھر یہ دُعا پڑھتے "اے اللہ! ہم آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور آپ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کا نام بہت برکت والا اور آپ کی بزرگی بہت برتر ہے اور آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں"۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(مسند أبی یعلی، رقم الحدیث ۳۷۳۵)(الدعاء للطبرانی، جامع أبواب القول عند افتتاح الصلاۃ بعد رقم الحدیث ۵۰۵)(الدعاء للطبرانی، جامع أبواب القول عند افتتاح الصلاۃ بعد رقم الحدیث ۵۰۶)(سنن الکبری للبیہقی، باب الاستفتاح بسبحانك اللھم وبحمدك)(المعجم الأوسط للطبرانی، رقم الحدیث ۳۰۳۹)(سنن دار قطنی، باب دعاء الاستفتاح بعد التکبیر)

عن واثلۃ رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان إذا استفتح الصلاۃ قال: سبحانك اللھم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالی جدك ولا إلہ غیرك۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۱۵۵)

حضرت واثلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز شروع فرماتے تو پڑھتے "اے اللہ! ہم آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور آپ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کا نام بہت برکت والا اور آپ کی بزرگی بہت برتر ہے اور آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں"۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(مسند الشامیین للطبرانی، رقم الحدیث ۲۲۰۳، ۵۶۹)(مجمع الزوائد، باب ما یستفتح بہ الصلاۃ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عبد الله بن عمر رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم إذا استفتح الصلاة قال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا إله غيرك. (الدعاء للطبرانی، جامع أبواب القول عند افتتاح الصلاة بعد رقم الحديث ٥٠٨)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز شروع فرماتے تو پڑھتے "اے اللہ! ہم آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور آپ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کا نام بہت برکت والا اور آپ کی بزرگی بہت برتر ہے اور آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں"۔

آثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین:

عن عبدة عن عمر رضی الله عنه أنه كان اذا كبر للصلوٰة قال "سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك"۔

(صحیح مسلم، باب حجة من قال لا يجهر بالبسملة)

حضرت عبدۃ رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ (لوگوں کو تعلیم کے لیے) ان کلمات "اے اللہ! ہم آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور آپ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کا نام بہت برکت والا اور آپ کی بزرگی بہت برتر ہے اور آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں" کو بلند آواز سے پڑھتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مسند ابن الجعد رقم الحديث ١٨٢)(مصنف ابن أبي شيبه، باب فيما يفتتح به الصلاة)(مصنف عبد الرزاق، باب استفتاح الصلاة)(كتاب الآثار لمحمد بن الحسن، باب افتتاح الصلاة ورفع الأيدي والسجود)(سنن دار قطني، باب دعاء الاستفتاح بعد التكبير)(الدعاء للطبراني، جامع أبواب القول عند افتتاح الصلاة بعد رقم الحديث ٥٠٣، ٥٠٢، ٥٠٠)(مختصر الأحكام للطوسي، باب ما يقول عند افتتاح الصلاة)(المستدرك للحاكم رقم الحديث ٨٦٠)(سنن طحاوي، باب ما يقال في الصلاة بعد تكبيرة الافتتاح)(سنن الكبرى للبيهقي، باب التعوذ بعد الافتتاح)(مسند الفاروق لابن كثير، كتاب الصلاة)(سنن الكبرى للبيهقي، باب الاستفتاح بسبحانك اللهم)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن أبي وائل قال كان عثمان رضي الله عنه اذا افتتح الصلوٰة يقول "سبحانك اللهم و بحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك".

(سنن دار قطني، باب دعاء الاستفتاح بعد التكبير)

حضرت ابووائل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نماز شروع کرتے تو "اے اللہ! ہم آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور آپ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کا نام بہت برکت والا اور آپ کی بزرگی بہت برتر ہے اور آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں" پڑھتے۔

اکثر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا معمول یہی ثناء پڑھنے کا تھا:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وفي الباب عن علي و عائشه و عبد الله بن مسعود و جابر و جبير بن مطعم و ابن عمر قال أبو عيسى وحديث أبي سعيد اشهر حديث في هذا الباب وقد اخذ قوم من أهل العلم بهذا الحديث و اما اكثر أهل العلم فقالوا بما روى عن النبي صلى الله عليه واله وسلم أنه كان يقول "سبحانك اللهم و بحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك" وهكذا روى عن عمر بن الخطاب و عبد الله بن مسعود و العمل على هذا عند اكثر أهل العلم من التابعين وغيرهم.

(سنن ترمذي، باب مايقول عند افتتاح الصلاة)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس باب میں حضرت علی، عبداللہ بن مسعود، جابر بن مطعم، عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایات مروی ہیں اور یہ حدیث اس باب میں مشہور ترین حدیث ہے اور علماء کی ایک جماعت کا اسی پر عمل ہے جبکہ اکثر اہل علم کے نزدیک نبی اکرم ﷺ سے یہ دُعا منقول ہے "اے اللہ! ہم آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور آپ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کا نام بہت برکت والا اور آپ کی بزرگی بہت برتر ہے اور آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں" اور اسی طرح یہی ثناء مروی ہے عمر بن الخطاب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اور اکثر تابعین رحمہم اللہ اور ان کے علاوہ اہل علم کا یہی عمل ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا بصیرت آموز تحقیقی فیصلہ:

فافضل انواع الاستفتاح ماکان ثناءً مخلصًا "سبحانك اللهم و بحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك". (فتاوٰی ابن تیمیہ،قاعدۃ فی انواع الاستفتاح)

نماز کے شروع میں سب سے بہتر اور افضل پڑھی جانے والی چیز (دُعا) وہ ہے جو محض ثناء ہی ثناء ہو، وہ یہ ہے ''اے اللہ! ہم آپ کی پاکی بیان کرتے ہیں اور آپ کی تعریف کرتے ہیں اور آپ کا نام بہت برکت والا اور آپ کی بزرگی بہت برتر ہے اور آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں''۔

ثناء آہستہ پڑھنا مسنون ہے:

عن سمرة رضى الله عنه قال سكتتان حفظتهما عن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم۔۔۔اذا دخل فى صلوته واذا فرغ من القرأته ثم قال بعد ذلك واذا قرأ ولا الضآلين۔ (سنن ابو داؤد،باب السكتة عند الافتتاح)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو سکتے (یعنی دو مقام پر خاموش رہنا) یاد رکھے ہیں ایک تکبیر تحریمہ کے بعد (ثناء، تسمیہ و تعوذ پڑھنے کے لیے) دوسرا جب قرأۃ سے فارغ ہوتے پھر بعد میں فرمایا جب ''ولا الضالین'' پڑھتے۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(سنن ترمذی،باب ماجاء فی السکتتی)(صحیح ابن حبان،باب ذكر ما يستحب للمرء ان يكست سكتة اخرى عند)(سنن دار قطنی،باب وجوب قرأة بسم الله الرحمن الرحيم)(سنن ابن ماجه، باب فی سکتتی الامام)(سنن ابن ماجه،باب اذا قرا الامام فانصتوا)(المعجم الكبير للطبرانی، رقم الحديث ۶۹۹۲)(سنن الكبرى للبيهقى،باب فى سكتتى الامام)(معرفة السنن والآثار للبيهقى، باب القرأة خلف الامام)(معجم لابن عساكر،رقم الحديث ۱۰۲۳)

عن أبي هريرة رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كانت له سكتة اذا افتتح الصلاة۔ (سنن نسائی،باب سكوت الامام بعد افتتاح الصلاة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کچھ دیر خاموش رہتے تھے نماز شروع کرنے کے بعد (یعنی تسمیہ، تعوذ، ثناء)۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن نسائی، باب الوضوء بالثلج)(سنن ابن ماجه، باب افتتاح الصلاۃ)(سنن ابو داؤد، باب السکتة عند الافتتاح)(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۲۹۹۴)(سنن دارقطنی، باب وجوب القرأۃ بسم الله الرحمن الرحیم)(سنن الکبری للبیهقی، باب فی سکتتی الامام)(معرفة السنن والآثار للبیهقی، باب القرأۃ خلف الامام)(معجم لابن عساکر، رقم الحدیث ۱۰۲۳)

آثار تابعین رحمہم اللہ:

عن ابراهیم قال أربع یخافت بهن الامام بسم الله الرحمن الرحیم وسبحانك اللهم والتعوذ وآمین۔ (کتاب الآثار لابی حنیفه، باب الجهر ببسم الله الرحمن الرحیم)

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ چار چیزیں ایسی ہیں جن کو امام آہستہ پڑھے، بسم اللہ، ثناء، تعوذ، آمین۔

یہی روایت معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف عبد الرزاق، باب ما یخفی الامام)(مصنف ابن أبی شیبه، باب من کان لا یجهر بسم الله)

علامہ شوکانی رحمہ اللہ کا بصیرت آموز منصفانہ اور محققانہ فیصلہ:

قال المصنف وجهر به عمر احیاناً بمحضرٍ من الصحابة لیتعلمه الناس مع أن السنة أخفاء یدل علی انه الافضل وانه الذی کان النبی صلی الله علیه واله وسلم یداوم علیه غالباً۔ (نیل الاوطار ۲/۲۱۲، باب صفة الصلاۃ)

(علامہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ) مصنف نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی موجودگی میں کبھی کبھی بلند آواز سے ثناء پڑھ لیتے تھے تاکہ لوگوں کو اس کا پتہ چل جائے باوجود یہ کہ اس کو آہستہ آواز سے پڑھنا ہی مسنون ہے اور یہ عمل دلالت کرتا ہے کہ یہی ثناء پڑھنا افضل ہے اور یہی وہ ثناء ہے جس کو نبی اکرم ﷺ اکثر پڑھا کرتے تھے۔

فائدہ: یہی اصول آمین جہر سے کہنے میں بھی ہے کہ سنت آہستہ آواز سے کہنا ہی ہے مگر تعلیم کے لیے آمین اُونچی آواز سے کہی جا سکتی ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تعوذ اور تسمیہ کا بیان

قرأۃ سے پہلے تعوذ اور تسمیہ پڑھنا:

ثناء پڑھنے کے بعد منفرد اور امام کو چاہیے کہ یہ تعوذ اور تسمیہ پڑھے جبکہ مقتدی ثناء پڑھ کر خاموش ہو جائے۔

أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ (سورۃ النحل، آیت ۹۸)

جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔

عن أبي سعيد رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان يقول قبل القرأة اعوذ بالله من الشيطن الرجيم۔ (مصنف عبدالرزاق، باب متى يستعين)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ قرأۃ سے پہلے ”میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے“ پڑھتے۔

عن جبير بن مطعم رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا دخل في الصلوٰة قال.... أعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔

(سنن ابن ماجه، باب الاستعاذة في الصلاة)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے جب نماز شروع فرمائی تو ”میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے“ پڑھی۔

عن الحسن رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان يتعوذ "أعوذ بالله من الشيطن الرجيم"۔ (تلخيص الحبير لابن حجر، صفحه ۲۱۶، طبع بيروت)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ ﷺ پناہ حاصل کرنے کے لیے ”میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے“ پڑھتے تھے۔

عن الأسود بن يزيد قال سمعت عمر بن الخطاب رضي الله عنه افتتح الصلوٰة

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

و کبر فقال "سبحانك اللهم و بحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك ولا اله غيرك"
ثم يتعوذ. (مصنف ابن أبي شيبه، باب فی التعویذ کیف ھو؟)
حضرت اسود بن یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ ثناء کے بعد "میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے" پڑھتے تھے۔
فائدہ: چنانچہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سے پہلی رکعت میں تعوذ منقول ہے باقی رکعتوں میں نہیں۔ (تلخیص الحبیر لابن حجر، صفحہ ۲۱۸، طبع بیروت)
علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:
ان التعوذ سنة القرأة فيأتي به كل قاري للقرآن... لا يأتي به المقتدي.
(البحر الرائق، باب صفة الصلاة)
بے شک تعوذ قرأۃ کی سنت میں سے ہے لہٰذا قرآن پڑھنے والا ہر شخص اسے پڑھے گا، البتہ مقتدی نہیں پڑھے گا۔

تسمیہ (یعنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) پڑھنا:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان نہایت رحم فرمانے والا ہے
عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه واله وسلم يقرأ بسم الله الرحمن الرحيم. (سنن دار قطنی، باب وجوب قرأة بسم الله الرحمن الرحيم)
حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ نبی کریم ﷺ اپنی نماز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھتے تھے۔
عن عبدالله بن عباس رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه واله وسلم يفتتح صلوٰة ببسم الله الرحمن الرحيم. (سنن ترمذی، باب من رای الجهر بسم الله الرحمن الرحيم) (سنن نسائی، باب قرأة بسم الله الرحمن الرحيم)
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے ساتھ نماز شروع فرماتے تھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن انس بن مالك رضى الله عنه أكان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يستفتح القرائة ببسم الله الرحمن الرحيم. (مسند احمد، رقم الحدیث ۱۲۹۶۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ قرأۃ کو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کے شروع فرماتے۔

عن على رضى الله عنه قال قال النبى صلى الله عليه واله وسلم كيف تقرأ اذا قمت الى الصلوٰة قلت "الحمدلله رب العالمين" فقال قل" بسم الله الرحمن الرحيم". (سنن دار قطنی، باب وجوب القراءة بسم الله الرحمن الرحيم فى الصلاة)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ جب نماز پڑھتے ہو تو قرأۃ کیسے کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا میں ''الحمد للہ رب العالمین'' پڑھتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا تم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بھی پڑھا کرو۔

عن نعيم قال صليت ورأى أبى هريرة رضى الله عنه فقرأ "بسم الله الرحمن الرحيم" ثم قرأ بأم القرآن حتى اذا بلغ "غير المغضوب عليهم والضآلين" فقال آمين فقال آمين ويقول كلما سجد الله اكبر واذا قام من الجلوس فى الاثنتين قال الله اكبر واذا سلم قال والذى نفسى بيده انى لأشبهكم صلوٰة رسول الله صلى الله عليه واله وسلم. (سنن نسائی، باب القرأة بسم الله الرحمن الرحيم)

حضرت نعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھی پھر سورۃ فاتحہ تلاوت فرمائی جس وقت وہ ''غیر المغضوب علیہم والضالین'' پر پہنچے تو انہوں نے آمین کہی تو لوگوں نے بھی آمین کہی اور جب سجدہ میں جاتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب دو رکعت پڑھ کے اُٹھتے تو اللہ اکبر کہتے پھر جب سلام پھیرا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میری نماز تم لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہے۔

عن عمرو بن دينار أن ابن عباس رضى الله عنه كان يستفتح الصلاة ببسم الله الرحمن الرحيم. (مصنف عبد الرزاق، باب قرأة "بسم الله الرحمن الرحيم")

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عمرو بن دینار رحمہ اللہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نماز کو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سے شروع فرماتے تھے۔

تعوذ اور تسمیہ آہستہ پڑھنا مسنون ہے:

حضور ﷺ کا عمل تعوذ اور تسمیہ آہستہ پڑھنے کا تھا اور یہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ کا عمل تھا تعوذ اور تسمیہ چونکہ سورۃ فاتحہ کا جزء نہیں لہٰذا جہری نمازوں امام میں اپنی قرأۃ الحمد للہ سے جہر کرے۔

عن سمرة رضی الله عنه قال سكتتان حفظتهما عن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ....اذا دخل فی صلاته و اذا فرغ من القرأته ثم قال بعد ذلك واذا قرأ ولا الضآلين۔(سنن ابو داؤد،باب السكتة عند الافتتاح)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو سکتے (یعنی دو مقام پر خاموش رہنا) یاد رکھے ہیں، جب نماز شروع فرماتے (ثناء،تسمیہ وتعوذ پڑھنے کے لیے) اور جب قرأۃ سے فارغ ہوتے پھر بعد میں فرمایا جب ''ولا الضالین'' پڑھتے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن ترمذی،باب ماجاء فی السکتتی)(صحیح ابن حبان،باب ذکر ما یستحب للمرء ان یکست سکتة اخری عند)(سنن دارقطنی،باب وجوب قرأة بسم الله الرحمن الرحیم)(سنن ابن ماجه، باب فی سکتتی الامام)(سنن ابن ماجه،باب اذا قرا الامام فانصتوا)(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۶۹۹۳)(سنن الکبری للبیهقی،باب فی سکتتی الامام)(معرفة السنن والآثار للبیهقی، باب القرأة خلف الامام)(معجم لابن عساکر،رقم الحدیث ۱۰۲۳)

عن أبي هريرة رضی الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كانت له سكتة اذا افتتح الصلٰوة۔ (سنن نسائی،باب سکوت الامام بعد افتتاح الصلاة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کچھ دیر خاموش رہتے تھے نماز شروع کرنے کے بعد (یعنی اس دوران ثناء اور تعوذ وتسمیہ پڑھتے)۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن ابو داؤد،باب السكتة عند الافتتاح)(سنن ابن ماجه،باب افتتاح الصلاة)(سنن نسائی،

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

باب الوضوء بالثلج)(سنن الکبری للبیہقی، باب فی سکتتی الامام)(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۶۹۹۳)(معرفۃ السنن والآثار للبیہقی، باب القرأۃ خلف الامام)(سنن دار قطنی، باب وجوب القرأۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم)(معجم لابن عساکر، رقم الحدیث ۱۰۲۳)

عن أنس رضی اللہ عنہ قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وخلف ابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم فلم اسمع احدا منہم یقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (سنن ترمذی، باب افتتاح القرأۃ بالحمد للہ رب العالمین)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ، حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نمازیں پڑھیں لیکن کسی کو بھی بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اُونچی آواز سے پڑھتے ہوئے نہیں سنا۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مسند احمد، رقم الحدیث ۱۳۳۸۶، ۱۲۲۸۰)(سنن دار قطنی، باب ذکر اختلاف الروایۃ فی الجہر بسم اللہ الرحمن الرحیم)(الاستذکار لا بن عبد البر، رقم الحدیث ۵۶۷۴)(صحیح ابن خزیمہ، باب ذکر خبر غلط فی الاحتجاج بہ)(سنن نسائی، باب ترک الجہر بسم اللہ الرحمن الرحیم)(مصنف ابن أبی شیبہ، باب من کان لا یجہر بسم اللہ الرحمن الرحیم)(مجمع الزوائد، باب فی بسم اللہ الرحمن الرحیم)(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۸۲۷۴)(المنتقع لابن الجارود، باب صفۃ صلاۃ النبی ﷺ)(سنن ابو داؤد، باب من لم یر الجہر ببسم اللہ الرحمن الرحیم)(سنن ترمذی، باب افتتاح القرأۃ بالحمد للہ رب العالمین)(سنن نسائی، باب افتتاح الصلاۃ)(سنن دارمی، باب کرھیۃ الجہر بسم اللہ الرحمن الرحیم)

عن أنس رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان یسر ببسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (مجمع البحرین فی زوائد المعجمین ۲/۱۱۶، طبع مکتبۃ الرشید الریاض)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بیشک رسول اللہ ﷺ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آہستہ پڑھتے تھے۔

عن براء بن عازب رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یخفی بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (جامع المسانید للخوارزمی ۱/۳۲۷، طبع بیروت لبنان)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

آہستہ پڑھا کرتے تھے۔

عن ابن عبداللہ بن مغفل قال كان عبد الله بن مغفل رضی اللہ عنہ اذا سمع أحدنا يقرأ "بسم الله الرحمن الرحيم" يقول صليت خلف رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وخلف أبي بكر وخلف عمر رضي الله عنهم فما سمعت أحدًا منهم قرأ "بسم الله الرحمن الرحيم". (سنن نسائی، باب ترك الجهر بسم الله الرحمن الرحيم)

حضرت ابن عبداللہ بن مغفل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد صاحب حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ جس وقت کسی کو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ آواز سے پڑھتے سنتے تو فرماتے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہم کے پیچھے نماز پڑھی مگر ان میں سے کسی کو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھتے نہیں سنا (یعنی اُونچی آواز پڑھتے نہیں سنا)۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(كتاب الآثار للابي يوسف، باب افتتاح الصلاة) (جامع المسانيد للخوازمي ١/٣١٨، طبع بيروت) (سنن ترمذی، باب ترك الجهر بسم الله الرحمن الرحيم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک نبی ﷺ اور حضرت ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم "الحمد للہ رب العالمین" سے قرأۃ شروع فرماتے۔

عن أنس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه واله وسلم وابابكر وعمرو عثمان رضي الله عنهم كانوا يستفتحون القرأة بالحمد لله رب العالمين لا يذكرون بسم الله الرحمن الرحيم في اول القرأة ولا في أخرها۔

(صحيح مسلم، باب حجة من قال لا يجهر بسمله)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر و عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم "الحمد للہ رب العالمین" سے قرأۃ شروع فرماتے تھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نہ قرأۃ کے شروع میں ذکر کرتے تھے نہ قرأۃ کے آخر میں۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف عبد الرزاق، باب قرأة بسم الله الرحمن الرحيم) (صحيح ابن خزيمه، باب ذكر خبر غلط في الاحتجاج به) (صحيح بخاری، باب ما يقرأ بعد التكبير)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یستفتح الصلوٰۃ بالتکبیر والقرأۃ بالحمد للہ رب العالمین۔

(مصنف عبد الرزاق، باب قرأۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز تکبیر سے شروع فرماتے اور قرأۃ "الحمد للہ رب العالمین" سے شروع فرماتے۔

استدلال: آپ ﷺ الحمد للہ شروع کرنے سے پہلے تعوذ وتسمیہ آہستہ آواز میں پڑھ کر اُونچی آواز سے قرأۃ یعنی الحمد للہ شروع فرماتے اگر تعوذ اور تسمیہ بھی اُونچی آواز سے پڑھتے تو اس حدیث میں اس کا بھی ضرور ذکر کیا جاتا۔

آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین وتابعین رحمۃ اللہ علیہم:

عن أبی وائل قال کان عمر رضی اللہ عنہ وعلی رضی اللہ عنہ لا یجہران بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بالتامین۔

(سنن طحاوی، باب قرأۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم فی الصلاۃ)

حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر وحضرت علی رضی اللہ عنہما بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تعوذ اور آمین اُونچی نہیں کہتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف عبد الرزاق، باب قرأۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم)(مصنف ابن أبی شیبہ، باب من کان لا یجہر بسم اللہ الرحمن الرحیم)(مجمع الزوائد، باب فی بسم اللہ الرحمن الرحیم)(کتاب الآثار للامام أبی یوسف، باب افتتاح الصلاۃ)

عن عکرمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہ انہ فی الجہر بسم اللہ الرحمن الرحیم قال ذلک فعل الاعراب۔ (مجمع الزوائد، باب فی بسم اللہ الرحمن الرحیم)

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اُونچی آواز سے پڑھنے کے متعلق فرمایا کہ یہ تو گنواروں کا عمل ہے۔

عن ابراھیم نخعی قال أربع یخفیھن الامام بسم اللہ الرحمن الرحیم وسبحانک

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اللهم والتعوذ وآمين۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب من كان لا يجهر بسم الله الرحمن الرحيم)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ چار چیزوں کو امام آہستہ پڑھے "تسمیہ" ثناء، اعوذ باللہ اور آمین۔

<u>یہی روایت معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(كتاب الآثار لأبي يوسف، باب افتتاح الصلاة)(مصنف عبد الرزاق، باب ما يخفى الامام)

جمہو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور فقہاء رحمۃ اللہ علیہم اُمت کا مسلک:

قال الترمذي والعمل عليه عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبي صلى الله عليه وآله وسلم منهم ابو بكر و عمر و عثمان و علي وغير هم ومن بعدهم من التابعين وبه الثوري وابن المبارك واحمد و اسحاق لايرون أن يجهر بسم الله الرحمن الرحيم قالوا ويقولها في نفسه۔

(سنن ترمذي، باب ما جاء في ترك الجهر بسم الله الرحمن الرحيم)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اکثر اہل علم کا اس پر عمل ہے کہ تعوذ اور تسمیہ آہستہ کہنا سنت ہے جن میں خلفاء راشدین اور دیگر حضرات سفیان ثوری، عبداللہ بن مبارک، امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راھویہ رحمۃ اللہ علیہم بھی اسی کے قائل ہیں۔

علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کا بصیرت آموز بیان:

وبهذا الطريق علمنا أنه لم يكن هديه الجهر بالبسملة كل يوم وليلة خمس مرات دائماً مستمراً ثم يضيع أكثر الأمة ذلك ويخفى عليها وهذا من أمحل المحال۔ (زاد المعاد ۱/۲۶۳، طبع بيروت)

اور اسی طریقہ سے ہم نے معلوم کرلیا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا معمول مبارک اُونچی آواز سے بسم اللہ پڑھنے کا نہیں تھا، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپ ﷺ شب و روز میں پانچ مرتبہ دوام و استمرار کے ساتھ اُونچی آواز سے بسم اللہ پڑھتے ہوں جبکہ ان کے بعد اکثر اُمت اس کو ضائع کردے اور یہ بات ان پر مخفی رہے؟۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قرأت نماز کا حکم

امام اور منفرد تمام فرض نمازوں کی پہلی دو رکعت میں اور باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے ساتھ دوسری کوئی سورت یا کم از کم چھوٹی تین آیات یا بڑی ایک آیت جو تین چھوٹی آیات کے برابر ہو، پڑھے۔

امام اور منفرد کے لیے سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے:

عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه یبلغ به النبی صلی الله علیه واله وسلم لا صلوٰة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب. (صحیح مسلم، باب وجوب القرأة الفاتحه)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو سورۃ فاتحہ اور قرآن کا کچھ حصہ نہ پڑھے اسکی نماز نہیں۔

وضاحت: اس حدیث کی تصریح کے لیے ہم حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، حضرات تابعین و محدثین رحمہم اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں چونکہ یہ حضرات آپ ﷺ کے مطلوبہ مفہوم و مراد کو بخوبی سمجھتے تھے۔

1۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص اکیلا نماز پڑھے اس کے لیے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھنا ضروری ہے لیکن جو امام کے پیچھے ہو تو ضروری نہیں، اسی لیے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اُستاذ اور عظیم محدث وفقیہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ والی اس حدیث کو منفرد پر محمول کیا ہے، جسے امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں نقل کیا ہے، ملاحظہ ہو:

معنی قول النبی صلی الله علیه واله وسلم "لا صلوٰة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب" اذا جان وحده واحتج بحدیث جابرٍ حیث قال من صلی رکعة لم یقرأ فیها بأم القران فلم یصل الا أن یکون ورآء الامام قال احمد فهذا رجل من اصحاب النبی صلی الله علیه واله وسلم تاول قول النبی صلی الله علیه واله وسلم "لا صلوٰة لمن لم یقرأ بفاتحة الکتاب" ان هذا اذا کان وحده.

(سنن ترمذی، باب القرأة خلف الامام) (موطا امام مالك، باب ما جاء أم القرآن)

"لا صلوٰة لمن لم یقرأ بفاتحه الکتاب" کا مفہوم یہ ہے کہ جب کوئی شخص اکیلا نماز

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پڑھ رہا ہو تو سورۃ فاتحہ پڑھے بغیر اس کی نماز نہیں ہوگی، اس کی دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جس نے ایک رکعت میں بھی سورۃ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز نہیں ہوگی، اِلّا یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اُستاذ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے ارشاد مبارک کا مفہوم وہ ہے جو ایک جلیل القدر صحابی نے سمجھا ہے کہ:

"لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب" والی حدیث منفرد کے بارے میں ہے۔

2۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی منقول ہے کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث منفرد کے بارے میں ہے، ملاحظہ ہو:

عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ عنه یبلغ به النبی صلی اللہ علیه واله وسلم قال "لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب" فصاعدًا قال سفیان لمن یصلی وحدہ۔ (سنن ابوداؤد، باب ترك القرأۃ)

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث "لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب فصاعدًا" اس شخص کے لیے ہے جو اکیلا نماز پڑھ رہا ہو۔

3۔ علامہ ابن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

فأما حدیث عبادۃ رضی اللہ عنه الصحیح فهو محمول علی غیر المأموم و کذلك حدیث أبی هریرۃ رضی اللہ عنه وقد جاء مصرحًا به رواہ الخلال باسنادہ عن جابر رضی اللہ عنه أن النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم قال کل صلاۃ لا یقرأ فیها بأمر القرآن فهی خداج الا أن تکون وراء الامام وقد روی أیضاً موقوفاً عن جابر رضی اللہ عنه وقول أبی هریرۃ رضی اللہ عنه اقرأ بها نفسك من کلامه وقد خالفه جابر و ابن الزبیر رضی اللہ عنهم وغیرهما۔

(المغنی لابن قدامة، کتاب الصلاۃ، باب قرأۃ المامومر، طبع دار الفکر بیروت)

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی حدیث غیر مقتدی پر محمول ہے، اسی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی اور با قاعدہ اس کی تصریح بھی ہے جسے خلال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سند سے بواسطہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کیا کہ "ہر وہ نماز جس میں فاتحہ نہ پڑھی جائے ناقص ہے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

البتہ اگر امام کی اقتداء ہو تو درست ہے" یہی بات حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی ثابت ہے اور "دل ہی دل میں پڑھ لیا کرو" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہے، جس میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ ان سے اختلاف رکھتے ہیں۔

ایک علمی نقطہ: اس پوری حدیث کے الفاظ میں کہیں بھی مقتدی کا ذکر نہیں ہے کہ وہ بھی فاتحہ پڑھے تو اب یہ خود ہی اپنی طرف سے خیال کرنا اور اپنی طرف سے مقتدی پر فاتحہ کو لازم قرار دینا کیونکر درست ہو سکتا ہے جبکہ ہم نے اس حدیث کی تشریح و مقتضیٰ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین اور دیگر محدثین رحمہم اللہ سے ثابت کیا ہے کہ اس سے مراد منفرد اور امام ہے نہ کہ مقتدی۔

امام اور منفرد کا سورۃ فاتحہ اور ساتھ کوئی دوسری سورۃ پڑھنا ضروری ہے:

پس اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ۔ (سورۃ المزمل، آیت ۲۰)

پس قرآن میں سے وہ حصہ پڑھو جو تمہارے لیے آسان ہے۔

عن أبي قتادة رضي الله عنه قال كان النبي صلى الله عليه واله وسلم يقرأ في الركعتين الأوليين من الصلوة الظهر بفاتحة الكتاب و سورتين.

(صحیح بخاری، باب القرأة في الظهر والعصر)(صحیح مسلم، باب القرأة في الظهر والعصر)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ اور ایک ایک سورۃ پڑھتے۔

عن أبي سعيد رضي الله عنه قال امرنا ان نقرأ بفاتحة الكتاب وما تيسر.

(سنن ابو داؤد، باب من ترك القرأة في الصلوة بفاتحة الكتاب)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں (آپ ﷺ کی طرف سے) حکم دیا جاتا کہ ہم سورۃ فاتحہ اور اس کے علاوہ جو قرآن آسانی سے پڑھ سکتے ہیں پڑھیں۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال أمرني رسول الله صلى الله عليه واله وسلم أن أنادي انه لا صلوة الا بقرائة فاتحة الكتاب فما زاد.

(سنن ابو داؤد، من ترك القرأة في الصلوة بفاتحه الكتاب)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں یہ اعلان کروں کہ فاتحہ اور اس سے زائد قرآن پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی۔

عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه يبلغ به النبی صلی الله علیه واله وسلم لا صلوٰة لمن لم يقرأ بفاتحة الكتاب فصاعدًا۔

(سنن ابو داوٗد، من ترك القرأة فی الصلوٰة بفاتحه الكتاب)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو سورۃ فاتحہ اور قرآن کا کچھ حصہ نہ پڑھے اسکی نماز نہیں۔

عن رفاعة بن رافع رضی الله عنه بمعناه قال فقال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قمت فتوجهت الی القبلة فكبر ثم اقرأ بأم القرآن و بما شاء الله أن تقرأ۔ (سنن ترمذی، باب ما جاء فی وصف الصلوٰة)

حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی کو نماز کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو قبلہ رُخ کر کے تکبیر کہہ پھر فاتحہ پڑھ اور جتنا چاہے قرآن پڑھ۔

امام کے پیچھے مقتدی کی قرأت کا حکم:

باجماعت نماز کا طریقہ یہ ہے کہ امام کے لیے سورۃ فاتحہ اور اس سے زائد قرآن پڑھنا ضروری ہے جبکہ مقتدی کے ذمہ انصات اور خاموش رہنا ضروری اور واجب ہے۔

خیال رہے کہ شروع اسلام میں نماز میں دُنیاوی بات چیت کرنا جائز تھا اور مقتدی قرأۃ بھی کرتے تھے، بات چیت تو بھی جو کہ اس آیت سے منسوخ ہوئی:

وَقُومُوا لِلّٰهِ قَانِتِينَ۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۲۳۸)

اور اللہ تعالیٰ کے لئے باادب کھڑے رہا کرو (خاموش)۔

چنانچہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

قال كنت نتكلم فی الصلوٰة يكلم الرجل صاحبه وهو الی جنبه فی الصلوٰة

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حتی نزلت وقوموا للہ قنتین فامرنا بالسکوت ونہینا عن الکلام۔

(صحیح مسلم، باب تحریم الکلام فی الصلوٰۃ)(صحیح بخاری، باب ماینہی من الکلام فی الصلوٰۃ)

ہم لوگ نماز میں باتیں کرلیا کرتے تھے ہر ایک ساتھی نماز کی حالت میں گفتگو کرلیا کرتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت "وقوموا للہ قنتین" نازل ہوئی پس ہم کو حکم دیا گیا کہ خاموش رہنے کا اور نماز میں کلام نہ کرنے گا، پھر نماز میں کلام منع ہو گیا مگر تلاوتِ قرآن مقتدی کرتے تھے، مگر جب یہ آیت نازل ہوئی تو مقتدی کی تلاوت بھی ممنوع ہوگئی، وہ آیت یہ ہے:

وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔ (سورۃ الاعراف، آیت ۲۰۴)

اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسکی طرف کان لگائے رہو اور چپ رہو تاکہ تم پر رحم ہو۔

<u>لغوی مفہوم:</u> یہ بات ذہن نشین رہے کہ بخاری شریف میں "أنصات" یعنی خاموش رہنا اور "لا تحرك به لسانك" (یعنی اپنی زبان نہ ہلاؤں) کو مترادف اور ہم معانی بتلایا گیا ہے۔ (صحیح بخاری، کیف کان بدء الوحی ﷺ، رقم الحدیث ۵)

اسی طرح جمہور اہل اسلام فرماتے ہیں کہ اس آیت میں نماز باجماعت کا طریقہ بتلایا گیا ہے کہ امام قرأۃ کر رہا ہو تو اس وقت مقتدیوں کا وظیفہ صرف یہ ہے کہ نہایت توجہ کے ساتھ اس کی طرف کان لگائے رہیں اور خود خاموش رہیں۔

مذکورہ آیت کا شانِ نزول:

عن أبي العالية أن النبي صلى الله عليه واله وسلم كان اذا صلى باصحابه فقرأ فقرأ اصحابه فنزلت۔ (زجاجة المصابیح، باب القرأۃ خلف الامام)

حضرت ابو العالیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نماز پڑھائی تو آپ ﷺ نے قرأۃ کی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے بھی قرأۃ کی، اس وقت یہ آیت مبارک نازل ہوئی۔

عن مجاهد قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يقرأ في الصلاة فسمع قرأة فتى من الأنصار فنزلت "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا"۔

(تفسیر طبری ۱۰/۶۶۱، طبع قاہرۃ)

حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں قرأۃ کرتے تو انصار کے لوگ سن

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کرایسا ہی کرتے تو یہ آیت" واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا" نازل ہوئی۔
تفسیر مدارک میں اسی آیت کی تفسیر میں ہے کہ:

"وجمهور الصحابه رضی الله عنهم اجمعین قال علی انه استماع الموتم"۔

(تفسیر مدارک ۱/۴۵۸، طبع مکتبه القرآن والسنة پشاور)

کہ اکثر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا فرمان ہے کہ یہ آیت مقتدی کے قرأۃ امام سننے کے متعلق ہے۔

ظاهرة وجوب الاستماع والانصك وقت قرأة القرآن في الصلاة وغير صلاة۔

(تفسیر کشاف، صفحه ۲۰۱، طبع دار المعرفة بیروت)

مذکورہ آیت سے ظاہری طور پر یہی ثابت ہوتا ہے کہ نماز اور غیر نماز میں جب بھی قرآن پڑھا جائے تو خاموشی اختیار کی جائے، ذیل میں درج بالا آیت کی تفسیر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم اور حضرات مفسرین ومحدثین سے نقل کی جاتی ہے۔

تفاسیر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین:

تفسیر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ:

عن ابن مسعود رضی الله عنه أنه سمع ناسا یقرءون مع الامام فلما انصرف قال امام ان لکم ان تفقهوا واذا "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا" کما أمر کم الله۔ (تفسیر خازن، جلد۲، طبع دار الکتب العلمیه) (تفسیر طبری ۱۰/۶۵۶، طبع قاهرة)

یسیر بن جابر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور چند آدمیوں کو امام کے پیچھے قرأۃ کرتے سنا جب آپ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کہ کیا وہ وقت ابھی نہیں آیا کہ تم سمجھ اور عقل سے کام لو اور جب قرآن کریم کی قرأۃ ہوتی ہو تم اس کی طرف توجہ کرو اور خاموش رہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے۔

قال ابن مسعود رضی الله عنه اذا کنت خلف الامام فأنصت للقرآن۔

(الاستذکار لابن عبد البر ۲/۲۳۱، طبع دار قتیبة دمشق بیروت)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بھی امام کے پیچھے ہو تو قرآن کے لئے خاموش رہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ:

عن عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ واذا قرئ القرآن فی الصلوٰۃ المکتوبۃ فاستمعوا له الی قراء ته وان صتو القراء ته۔ (تفسیر ابن عباس، صفحہ ۱۸۷، طبع پشاور)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب فرض نماز میں قرآن پڑھا جائے تو اس کی قرأۃ کو کان لگا کر سنو اور قرآن پڑھے جاتے وقت خاموش رہو۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قوله "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا" یعنی فی الصلاۃ المفروضۃ۔ (تفسیر طبری ۱۰/۶۶۳، طبع قاھرۃ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ آیت فرض نمازوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ..... وقرأ اصحابه وراء ہ فخلطوا علیه قال فنزل القرآن "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا" فهذا فی المکتوبۃ۔

(تفسیر طبری ۱۰/۶۶۴، طبع قاھرۃ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے پیچھے پڑھتے اور (آپ ﷺ کی قرأۃ میں) کشمکش پیدا کر دیتے، تو تب یہ مذکورہ آیت نازل ہوئی۔

تفسیر عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ:

عن معاویۃ بن قرۃ رضی اللہ عنه سألت بعض مشائخنا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم احبسه قال عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنه کل من سمع القرآن وجب علیه الاسماع والانصات قال انما نزلت هذا الایۃ اذا قری القرآن فاستمعوا له وانصتوا فی القأۃ خلف الامام۔

(کتاب القرأۃ للبیہقی، باب ذکر من یؤثر عن اصحاب النبی ﷺ)

معاویہ بن قرۃ رحمہ اللہ نے حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ آیا ہر وہ شخص جو قرآن کی سماعت کرے اس پر سننا اور خاموش رہنا واجب ہے؟ تو عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جواب فرمایا کہ مذکورہ آیت "اذاقرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا" صرف قرأة خلف الامام کے حق میں نازل ہوئی ہے یعنی مقتدی کا امام کے پیچھے قرآن سننا واجب ہے۔

تفسیر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ:

عن ابن عمر رضی الله عنه قال كانت بنو اسرائیل اذا قرأت امتهم جاوبوهم فكره الله ذلك لهذه الامة قال واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا۔

(الدر المنثور فی التفسیر بالماثور ۳/۴۹۶، طبع ضیاء القرآن پبلیکیشنز)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے امام جب قرأة کرتے تھے تو بنی اسرائیلی ان کے ساتھ پڑھتے تھے اللہ تعالیٰ نے یہ کام اس اُمت کے لیے بھی ناپسند فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جب قرآن پڑھا جائے تو اس کی طرف کان لگائے رہو اور خاموش رہو۔

تفسیر مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ:

عن المقداد رضی الله عنه انه سمع ناسا يقرؤن مع الامام فانصرف قال اما آن لكم ان تفقهوا "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا" كما أمركم الله۔

(تفسیر مظہری ۳/۵۰۰، طبع دار الاشاعت)

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو امام کے ساتھ قرأة کرتے ہوئے سنا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا ابھی تک تم نہیں سمجھے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو اسے خاموش ہو کر سنو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے "قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا"۔

تفاسیر تابعین رحمہم اللہ:

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کا قول:

قال هشيم أخبرنا من سمع الحسن يقول فی الصلاة المكتوبة۔

(تفسیر طبری ۱۰/۶۶۶، طبع قاهرة)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ مذکورہ آیت فرض نمازوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

عن مجاهد "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا" قال فی الصلوٰة المكتوبة۔
(تفسیر طبری ۱۰/۶۶۱، طبع قاهرة)(تفسير عبد الرزاق ۲/۱۰۸، طبع دار الكتب العلمية بيروت)
حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ یہ آیت فرض نمازوں کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

عن سعيد بن جبير "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا "قال فی الصلوٰة المكتوبة۔ (تفسیر طبری ۱۰/۶۶۱، طبع قاهرة)
حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ یہ آیت نماز کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

عن سعيد بن المسيب "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا "قال فی الصلوٰة۔
(تفسیر طبری ۱۰/۶۶۰، طبع قاهرة)(الاستذكار لابن عبد البر ۲/۲۳۰، طبع بيروت)
حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ یہ آیت نماز کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

حضرت ضحاک اور ابراہیم رحمۃ اللہ علیہم کا قول:

عن الضحاك "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا "قال فی الصلوٰة المكتوبة۔
(تفسیر ابن کثیر ۲/۲۸۱، طبع ریاض)(تفسیر طبری ۱۰/۶۶۱، طبع قاهرة)
حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ یہ آیت فرض نمازوں کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

عن ابراهيم النخعي "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا "قال فی الصلوٰة المكتوبة۔ (تفسیر ابن کثیر ۲/۲۸۱، طبع ریاض)(تفسیر طبری ۱۰/۶۶۱، طبع قاهرة)
حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ یہ آیت فرض نمازوں کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

قال ابن عدی "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا "قال اذا قرئ فی الصلوٰة۔
(تفسیر ابن کثیر ۲/۲۸۱، طبع مکتبہ دار السلام ریاض)
امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب نماز میں قرآن پڑھا جائے تو خاموشی سے سنا جائے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام ابن زید رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

قال ابن زید فی قوله،"واذاقرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا لعلكم ترحمون" قال اذا قام الامام للصلوة فاستمعوا له وانصتوا۔

(تفسیر ابن کثیر ۲/۲۸۱،طبع مکتبہ دار السلام ریاض)(تفسیر طبری ۱۰/۶۶۳،طبع قاھرۃ)

امام ابن زید رحمۃ اللہ علیہ اس مذکورہ آیت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "واذاقرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا لعلكم ترحمون" کا حکم اس وقت ہے جب امام نماز کے لیے کھڑا ہوگیا پس اس کی قرأۃ سنو اور خاموش رہو۔

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

عن الزهري قال لايقرأ من وراء الامام فيما يجهر به من القرأة تكفيهم قرأة الامام وان لهم يسمعهم صوته ولكهم يقرؤن فيما لم يجهر به سراً في انفسهم ولا يصليح لاحد خلفه ان يقرأ معه فيما يجهر سراً وعلانية قال الله تعالىٰ "واذاقرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون"۔

(کتاب القرأۃ للبیہقی، ذکر مایؤثر عن اصحاب النبی ﷺ)(تفسیر طبری ۱۰/۶۶۳،طبع قاھرۃ)

امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے وہ نمازیں جن میں قرأۃ باآواز بلند کی جاتی ہے، مقتدی کو قرأۃ نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اسے امام کی قرأۃ کافی ہے اگرچہ وہ امام کی آواز نہ سنیں، لیکن ان نمازوں میں دل میں قرأۃ کریں جن میں دل میں قرأۃ کی جاتی ہے اور کسی کے لیے درست نہیں کہ جن نمازوں میں باآواز قرأۃ ہوتی ہے ان میں امام کے ساتھ پڑھے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "واذاقرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا لعلكم ترحمون"۔

عن الزهري قال كان النبي صلى الله عليه واله وسلم يقرأ ورجل يقرأ فنزلت "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا"۔ (تفسیر طبری ۱۰/۶۶۲،طبع قاھرۃ)

حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ قرأۃ کرتے تو لوگ بھی پڑھتے تھے اس موقع پر یہ مذکورہ آیت نازل ہوئی۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عبداللہ بن عمیر اور عطا بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہما کا قول:

طلحه بن عبيد الله بن كريز قال رأيت عبيد الله بن عمير و عطاء بن رباح يتحدثان والقاص يقص فقلت الا تسمعان الى الذكر و تستوجان الموعود قال فنظرا الى ثم اقبلا على حديثهما قال فاعدت فنظر الى ثم اقبلا على حديثهما قال فاعدت الثالثة قال فنظرا الى فقالا انما ذلك فى الصلوٰة "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا"۔

(كتاب القرأة للبيهقى، ذكر مايؤثر عن اصحاب النبى ﷺ)(تفسیر طبری ۱۰/۶۵۹، طبع قاهرة)

طلحہ بن عبید اللہ بن کریز رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ عبید بن عمیر اور عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہما آپس میں بات چیت کررہے ہیں جبکہ واعظ اپنا واعظ سنا رہا ہے میں نے کہا کیا تم اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں سنتے؟ ان دونوں نے میری طرف دیکھا اور پھر باتوں میں مشغول ہو گئے، فرماتے ہیں میں نے دوبارہ کلمات دوہرائے، اُنہوں نے میری طرف دیکھا اور پھر باتیں کرنے لگے، میں نے تیسری مرتبہ بھی وہی الفاظ دوہرائے تو اُنہوں نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ حکم تو فقط نماز میں ہے یعنی "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا"۔

حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

عن عامر قال فى الصلاة المكتوبة۔(تفسیر طبری ۱۰/۶۶۲، طبع قاهرة)

حضرت عامر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ آیت فرض نمازوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

امام السدی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

عن السدى "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا" قال اذا قرئ فى الصلاة۔

(تفسیر السدی الکبیر، صفحہ ۲۷۰، طبع الوفاء)(تفسیر طبری ۱۰/۶۶۲، طبع قاهرة)

حضرت سدّی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

دیگر تفاسیر محدثین رحمہم اللہ:

تفسیر محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۸ھ):

عن محمد بن كعب القرظى قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قرأ فی الصلوٰۃ أجابه من ورائه ان قال بسم اللہ الرحمن الرحیم قالوا مثل مایقول حتی تنقضی الفاتحۃ والسورۃ فلبث ماشاء اللہ أن یلبث ثم نزلت "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون" فقرأ وانصتوا۔

(تفسیر ابن ابی حاتم الرازی ۴/۲۵۹، برقم الحدیث ۹۴۹۳)

کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ جب قرأۃ کرتے تو مقتدی بھی آپ ﷺ کے پیچھے قرأۃ کرتے چنانچہ جب آپ ﷺ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" کہتے تو مقتدی بھی اسی طرح کہتے یہاں تک کہ سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ ختم ہوتی یہ معاملہ جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا چلتا رہا پھر یہ مذکورہ آیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ قرأۃ کرتے جبکہ صحابہ رضی اللہ عنہم خاموش رہتے۔

تفسیر امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۲۴۱ھ):

قال العلامۃ ابن تیمیۃ وقول الجمهور هو الصحیح فان اللہ سبحانه و تعالیٰ "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له فانصتوا لعلکم ترحمون" قال احمد أجمع الناس علی نزلت فی الصلوٰۃ۔ (فتاوٰی ابن تیمیه ۲۲/۱۵۰، باب صفۃ الصلوٰۃ، طبع مکتبه العبیکان)

علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جمہور حضرات کا قول صحیح ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا کہ جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے اور فرماتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس پر (اہل علم) لوگوں کا اجماع ہے کہ مذکورہ آیت نماز کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

تفسیر طبری رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۳۱۰ھ):

عن بشیر بن جابر قال صلی ابن مسعود رضی اللہ عنه فسمع ناسا یقرؤن مع الامام فلما انصرف قال اما آن لکم ان تفقهوا ما آن لکم ان تعقلوا "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا" کما أمرکم اللہ۔ (تفسیر طبری ۱۰/۶۵۶، طبع قاهرۃ)

بشیر بن جابر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی اور آپ رضی اللہ عنہ نے سنا لوگ امام کے پیچھے قرأۃ کر رہے ہیں، جب نماز مکمل ہوگئی تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا، اب بھی تمہارے لیے وقت ہے تدبر و تفکر کرو اور سمجھ جاؤ "واذا قرئ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

القرآن فاستمعوا له وأنصتوا"۔یعنی جب قرآن پڑھا جائے پس اسے سنو اور خاموش رہو جیسا کہ تمہیں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

امام طبری رحمہ اللہ کا بصیرت آموز فیصلہ:

قال ابو جعفر واولی الاقول فی ذلك بالصواب قول من قال امروا باستماع القرآن فی الصلوٰة اذا قرأ الامام وكان من خلفه ممن یاتم به یسمعه وفی الخطبة وانما قلنا ذالك اولی بالصواب لصحة الخبر عن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال"واذاقرأ الامام فأنصتوا"واجماع الجمیع علی ان من سمع الخطبة ممن علیه الجمعة الاستماع والانصات لهامع تتابع الاخبار بالأمر ذالك عن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم وانه لا وقت یجب علی احد استماع القرآن ولا نصات لسامعه من قاریه الافی هاتین الحالتین علی اختلاف فی الخبر عن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم بما ذکرنا من قوله"واذاقرأ الامام فأنصتوا"فالانصات خلفه لقرأته واجب علی من كان موتماسامعا قرأته بعموم ظاهر القرآن والخبر عن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم۔

(تفسیر طبری ۹/۱۶۶،طبع مصطفی البانی الجلی مصر)

امام ابوجعفر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تمام اقوال میں سے ان لوگوں کا قول درست اور صحت کے اعتبار سے اولیٰ ہے جن کا یہ کہنا ہے کہ امام جب قرأۃ کررہا ہو تو اقتداء کرنے والے پر قرآن پاک کا سننا واجب ہے اور اس کے بعد وہ قول جو خطبہ کے متعلق ہے ہم نے (پہلا قول) اولیٰ اس لیے کہا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث سے ثابت ہے، بے شک آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب امام قرأۃ کررہا ہو تو خاموش رہو۔

(دوسرا قول) تمام لوگوں کا اس بات پر اجماع ہے کہ جس پر جمعہ واجب ہے اور وہ خطبہ امام سن رہا ہو تو اس کے لیے بھی سننا اور خاموش رہنا واجب ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پے در پے اخبار وارد ہوئیں ہیں، سوائے ان دو حالتوں (نماز اور جمعہ کا خطبہ) کے کسی اور وقت میں قرآن پاک سننا اور اس کے لیے خاموش رہنا واجب نہیں کہ امام پڑھ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

رہا ہو اور سامع سن رہا ہو اور ان حالتوں میں سے ایک پہ اختلاف ہے اور وہ یہ ہے کہ کوئی امام کی اقتداء میں ہو، قرأۃ خلف الامام کے ترک پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "واذا قرأ الامام فأنصتوا" ہر اس شخص پر جو امام کی اقتداء میں قرآن سن رہا ہو، چپ رہنا واجب ہے (اس کی دو وجہ ہیں) ایک ظاہر قرآن کا عمومی حکم اور دوسرا رسول اللہ ﷺ کی صحیح خبر۔

تفسیر ابومنصور الماتریدی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۳۳ھ):

ثم ان کانت الآیۃ فی الصلاۃ ففیه دلالة النهی عن القرأۃ خلف الامام لأنه أمر بالاستماع والانصات له۔ (تفسیر ابو منصور الماتریدی، ۵/۱۲۶، طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت)

پس یہ آیت اگر نماز کے لئے ہے، یہ دلیل ہے کہ امام کے پیچھے قرأۃ کرنا منع ہے، بلکہ توجہ کرنے اور خاموش رہنے کا حکم دیا جارہا ہے۔

تفسیر الجصاص رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۷۰ھ):

دلت الایة علی النهی عن القرأۃ خلف الامام فیما یجهر به فهی دالّة علی النهی فیما یخفی لانه أو جب الاستماع و الانصات عند قرأۃ القرآن ولم یشترط فیه حال الجهر من الاخفاء فاذا جهر فعلینا الاستماع و الانصات واذا خفی فعلینا الانصات بحکم اللفظ لعلمنا بانه قارئ للقرآن۔

(تفسیر احکام القرآن للامام ابو بکر الجصاص ۳/۲۱۶، طبع دار احیاء التراث العربی)

امام ابوبکر الجصاص رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس مذکورہ آیت کی رو سے جس طرح جہری نمازوں میں مقتدی کو امام کے ساتھ پڑھنے سے روکا گیا ہے اسی طرح سری نمازوں میں بھی مقتدی کو امام کیساتھ پڑھنے سے روکا گیا ہے کیونکہ اس آیت میں جہری وسری کی تخصیص نہیں الغرض جب امام بلند آواز سے پڑھ رہا ہو تو ہم پر اس کا سننا اور خاموش رہنا ضروری ہے اور جب امام آہستہ پڑھ رہا ہو تو خاموش رہنا بہر حال ضروری ہے چونکہ ہمیں معلوم ہے کہ امام قرآن پڑھ رہا ہے۔

تفسیر سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۷۳ھ):

وروی عبدالوهاب عن مجاهد عن أبی العالیة الریاحی قال کان النبی علیه

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

السلام اذا صلی فقرأ وقرأ اصحابه خلفه حتی نزلت"واذا"فسکت القوم وروی قتادة عن سعید بن المسیب فی قوله تعالیٰ"واذا"قال فی الصلاة.وقال مجاهد وجب الانصات فی موضعین فی الصلاة والامام یقرأوقال وعطاء والحسن ان هذا(الآیة)فی الصلاة.(تفسیر سمرقندی۲/۱۷۵،مکتبة الشاملة)

حضرت مجاہد رحمہ اللہ، حضرت أبی العالیہ الریاحی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز میں قرأۃ کرتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی آپ ﷺ کے پیچھے پڑھتے، تب یہ آیت نازل ہوئی، پھر لوگ خاموش ہو گئے۔

حضرت قتادہ رحمہ اللہ جو کہ حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے قول(واذا قرئ القرآن...)نماز کے لئے نازل ہوئی ہے۔

حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مقتدی کے لئے واجب ہے کہ وہ نماز میں خاموش رہے جب امام قرأۃ کر رہا ہو۔

حضرت عطاء اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ آیت نماز کے لئے نازل ہوئی ہے۔

تفسیر الوسیط للطنطاوی رحمہ اللہ (التوفی ۱۴۳۱ھ):

وبعض العلماء یحمل القرأة فی الآیة علی القرأة خلف الامام فی الصلاة ... أن الآیة تأمر بوجوب الاستماع والانصات عند قرأة القرآن فی الصلاة وفی غیر الصلاة.(تفسیر الوسیط للطنطاوی۱/۱۷۶۱،طبع قاهرة)

بعض علماء کا قول ہے کہ مذکورہ آیت امام کے پیچھے قرأۃ کرنے کے متعلق نازل ہوئی ہے، بیشک اس آیت میں قرآنِ کریم کے لئے خاموش رہنے اور توجہ کرنے کا حکم دیا گیا ہو خواہ نماز میں ہو یا غیرِ نماز میں ہو۔

تفسیر ابن عبد البر نمری رحمہ اللہ (التوفی ۴۶۳ھ):

قال ابو عمر فی قول الله عزوجل" واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا" مع

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اجماع اھل العلم ان مراد اللہ من ذلک فی الصلوٰۃ المکتوبۃ۔

(التمھید لما فی الموطا من المعانی والاسانید ۱۱/۳۰)

حضرت ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل علم حضرات کا اس پر اجماع و اتفاق ہے کہ اس آیت "واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وأنصتوا" کا شان نزول فرض نماز ہے۔

تفسیر السمعانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۸۹ھ):

قال الحسن والزھری والنخعی ھذا فی القرأۃ فی الصلاۃ۔ (تفسیر سمعانی ۲/۲۴۴، طبع الریاض)

حضرت حسن بصری، حضرت امام زہری اور حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ مذکورہ آیت نماز میں قرأۃ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

تفسیر امام بغوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۱۶ھ):

عن المقداد رضی اللہ عنہ انہ سمع ناسا یقرؤن مع الامام فانصرف قال اما آن لکم ان تفقھوا "واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وأنصتوا" کما امرکم اللہ قال ھذا قول الحسن والزھری والنخعی ان الایۃ فی القرأۃ فی الصلوٰۃ خلف الامام، ھذا أولی ممن قال انھا نزلت للانصات فی الجمعۃ لان الایۃ مکیۃ والجمعۃ وجبت فی المدینۃ۔ (تفسیر معالم التنزیل ۳/۱۲۳، طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو امام کے ساتھ قرأۃ کرتے ہوئے سنا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کیا ابھی تک تم نہیں سمجھے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو اسے خاموش ہو کر سنو جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے "واذا قرئ القرآن فاستمعوا لہ وأنصتوا" یہ قول حسن بصری، زہری اور نخعی رحمۃ اللہ علیہم کا ہے کہ یہ آیت نماز میں قرأۃ خلف الامام کے بارے میں نازل ہوئی ہے، یہ قول اولیٰ (بہتر و افضل) ہے ان لوگوں کے قول سے جو یہ کہتے ہیں کہ یہ آیت خطبہ جمعہ کے بارے میں نازل ہوئی، کیونکہ یہ آیت مکی ہے اور جمعہ مدینہ منورہ میں واجب ہوا۔

تفسیر علامہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۲۸ھ):

ظاھرہ وجوب الاستماع والانصات وقت قرأۃ القرآن فی صلوٰۃ وغیرھا ثم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صار سنة فی غیر صلوٰة ان ینصت القوم اذا کانوا فی مجلس یقرأ فیه القرآن۔

(تفسیر کشاف ۱/۵۲۳،طبع تہران)

آیت کے ظاہری مفہوم اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نماز کی حالت ہو یا خارج از نماز کی حالت ہو ہر صورت میں قرأۃ کی طرف توجہ کرنا اور خاموش رہنا ضروری ہے، پھر یہ حکم نماز کے علاوہ سنت ٹھہرا یعنی کسی مجلس میں قرآن پاک پڑھا جا رہا ہو تو لوگوں کو خاموش رہنا سنت ہے۔

تفسیر زاد المسیر للامام الجوزی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۹۷ھ):

واذا قرئ القرآن فاستمعوا له أیها الناس وأنصتوا لتعقلوه رجاء أن یرحمکم الله به۔ (تفسیر زاد المیسر ۳/۱۷۶،طبع دار الکتاب العربی بیروت)

اے لوگوں! جب قرآن کی قرأۃ کی جائے تو خاموش رہو اور توجہ کرو اگر تم عقل رکھتے ہو تا کہ تم پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔

تفسیر کبیر للامام فخر الدین الرازی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۰۶ھ):

وفی الآیة مسائل ومنها لاشك ان قوله "فاستمعوا له وأنصتوا" أمره وظاهر الامر للوجوب فمقتضاه أن یکون الاستماع والسکوت واجباء۔

(تفسیر کبیر ۱۵/۱۰۲،طبع مکتب الاعلام الاسلامی)

اس آیت مبارک میں چند مسائل ہیں ایک یہ کہ "فاستمعوا له وأنصتوا" اللہ عزوجل کا حکم ہے اور حکم ظاہر میں وجوب کے لیے ہے پس اس آیت کریمہ کا مقتضی یہی ہے کہ (قرأۃ قرآن مجید کے وقت) سننا اور خاموش رہنا واجب ہے۔

تفسیر ماوردی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۶۰ھ):

نزلت فی المأموم ینصت ولا یقرأ۔ (تفسیر الماوردی ۱/۵۲۰،طبع دار ابن حزم بیروت)

مذکورہ آیت مقتدی خاموش رہے اور قرأۃ نہ کرے کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

تفسیر قرطبی للامام ابی عبداللہ بن احمد الانصاری القرطبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۷۱ھ):

فلا قرأة بفاتحة الکتاب ولا غیرها فی المشهور من مذهب مالك لقول الله تعالیٰ "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا" وقول رسول الله صلی الله علیه واله

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وسلم "مالی انازع القرآن" وقوله فی الامام "واذا قرئ فانصتوا" وقوله "من کان له امام فقرأة الامام له قرأة.

(الجامع الاحکام القرآن ۷/۲۵۳، طبع دار احیاء التراث العربی بیروت)

امام کے پیچھے نہ سورۃ فاتحہ پڑھی جائے نہ کچھ اور، یہ امام مالک کا مشہور مذہب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا" یعنی جب قرآن پڑھا جائے تو سنو اور خاموش رہو، اور رسول اللہ ﷺ کا قول "مالی أنازع القرآن" یعنی کیا ہے میرے لیے قرآن میں منازعت کی جا رہی ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب امام پڑھے تم خاموش رہو اور مزید رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو امام کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہو تو امام کی قرأۃ ہی اس کی قرأۃ ہے۔

تفسیر علامہ بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۸۵ھ):

فظاهر اللفظ يقتضي وجوبها حيث يقرأ القرآن وعامة الفقهاء على استحبابها خارج الصلوٰة۔ (تفسیر بیضاوی، صفحہ ۲۰۸، طبع قاهرہ)

علامہ بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ظاہر عموم آیت نماز میں سننا اور خاموش رہنا کے وجوب کا تقاضا کرتے ہیں، جہاں بھی قرآن پاک کی تلاوت کی جائے اور عام فقہاء کے نزدیک خارج از قرآن پاک سننا مستحب ہے۔

تفسیر خازن لعلامہ علاؤالدین علی بن محمد بن ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۲۵ھ):

ذهب قوم الى انه لا يقرأ أسر الامام اوجهر يروى ذلك عن جابر واليه ذهب اصحاب الرأي حجة من لا يرى القرأة خلف الامام ظاهر هذا الاية لان قوله "فاستمعوا له وأنصتوا" امر وظاهر الأمر للوجوب فمقتضاه ان يكون الاستماع والانصات واجبين۔ (تفسیر خازن ۲/۱۶۷، طبع حقانیه پشاور)

ایک جماعت کا کہنا ہے کہ خواہ امام آہستہ پڑھے یا جہراً، مقتدی کو بہر حال کچھ نہیں پڑھنا چاہیے اور یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اسی پر احناف کا عمل ہے خلف الامام نہ پڑھنے کی دلیل اس آیت کریمہ "فاستمعوا له وأنصتوا" کا ظاہر ہے کہ جب بھی قرآن پڑھا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جائے، سنو اور خاموش رہو اور یہ حکم ہے اور حکم وجوب کے لیے ہوتا ہے، پس اس کا تقاضا سننا اور خاموش رہنا ہے۔

تفسیر ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۷۲۸ھ):

وقول جمهور هو الصحيح فان الله سبحانه و تعالىٰ يقول "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا لعلكم ترحمون" وقال احمد أجمع الناس على أنها نزلت في الصلوٰة۔ (مجموعہ فتاوىٰ، ۲۲/۱۷۷، طبع مکتبة العبيكان)

جمہور کا قول ہی صحیح ہے کیونکہ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب قرآن پڑھا جائے تو اسے خوب غور سے اور خاموشی سے سنو، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس بات پر اجماع ہے کہ یہ آیت نماز میں قرأۃ کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

تفسیر ابن جزی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۷۴۱ھ):

واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وأنصتوا فيه ثلاثة أقوال: أحدها أن الانصات المامور به هو لقرأة في الصلاة۔ (تفسیر ابن جزی ۱/۳۱۹، طبع بیروت)

مذکورہ آیت کے بارے میں تین اقوال ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے نماز میں خاموش رہے۔

تفسیر حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۷۷۴ھ):

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم مومنوں کے لیے بصیرت، ہدایت اور رحمت کا موجب ہے تو اس کے بعد قرآن کریم کا احترام اور تعظیم کا عملی ثبوت پیش کرنے کا طریقہ بتلایا اور حکم دیا کہ قرآن کی قرأۃ کے وقت خاموش رہو نہ کہ مشرکین جیسے جو کہ قرآن سنتے وقت شور وغل مچایا کرتے لیکن احادیث مذکورہ سے موکدہ طور پر خاموش رہنے کا حکم صرف امام کے پیچھے فرض نمازوں میں اقتداء کرنے والوں کے لئے معلوم ہوتا ہے۔ (تفسیر ابن کثیر مع معالم ۳/۶۲۳، طبع مکتبہ دار السلام ریاض)

تفسیر درمنثور للعلامہ السیوطی رحمۃ اللہ علیہ (التوفی ۹۱۱ھ):

عن ابن عباس رضى الله عنه (واذا قرى القرآن فاستمعوا له فانصتوا) يعني

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فی الصلٰوۃ المفروضۃ۔ (درمنثور ۳/۶۳۴، طبع دار الفکر بیروت)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مذکورہ آیت فرض نمازوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

تفسیر علامہ ابو مسعود رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۸۲ھ):

فاستمعوا له استماع تحقيق وقبول وانصتوا أي اسكتو في خلال القرأة وراعوها الى انقضائها تعظيماً له وتكميلاً للاستملع الى ان قال وظاهر النظم يقتضي وجوب الاستماع والانصات عند قرأة القرآن في الصلٰوة وغيرها الى آن قال وجمهور الصحابه رضي الله عنهم اجمعين على أنه في استماع الموتم۔

(تفسیر ابو السعود علی الکبیر ۴/۵۰۲)

یعنی قرآن کریم کی سماعت کی طرف ایسی توجہ کرو جس سے تحقیق اور قبول حق کا جذبہ نظر آئے اور اثنائے قرأۃ میں بالکل خاموش رہو اور قرأۃ مکمل ہونے تک اسے پوری توجہ سے سنو تاکہ توجہ کا مکمل فائدہ حاصل ہو، آیت کے ظاہری الفاظ کا تقاضا ہے کہ نماز میں اور خارج از نماز جہاں کہیں قرأۃ ہو وہاں خاموش رہنا چاہیے لیکن جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کا مسلک یہ ہے کہ وجوبی طور پر خاموش رہنا صرف مقتدی کے لیے ہے۔

تفسیر احمدیہ از ملا احمد جیون امیٹھوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۳۱ھ):

امام کے پیچھے مقتدی کا فاتحہ نہ پڑھنا واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے، خواہ نماز میں یا نماز سے باہر تو اسے سنو اور خاموش رہو۔

(تفسیر احمدیہ، حصہ اول، صفحہ ۴۷۶، طبع المیزان)

تفسیر مظہری از قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۲۲۵ھ):

قال قوم نزلت الاية ترك الجهر بالقرأة خلف الامام۔

(تفسیر مظہری ۴/۵۰۵، طبع دار الاشاعت)

ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ یہ آیت امام کے پیچھے بآواز پڑھنے کے ترک کرنے کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تفسیر روح المعانی از علامہ سید محمود آلوسی البغدادی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۲۷۰ھ):

فی ان المأموم لا یقرأ فی سریۃ ولا جھریۃ لا تقتضی وجوب الاستماع عند القرأۃ القرآن فی الصلوٰۃ وغیرھا وقد قام الدلیل فی غیرھا علی جواز الاستماع وترکہ فقی فیھا علی حالہ فی الانصات للجھر و کذا فی الاخفاء لعلمنا بانہ یقرأ ویؤید ذالک اخبار جمۃ۔ (تفسیر روح المعانی ۹/۱۳۲، طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

علامہ آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس مذکورہ آیت کا مقتضیٰ یہ ہے کہ نماز میں اور خارج از نماز جب بھی قرآن کریم کی قرأۃ ہو تو خاموش رہنے کا وجوب ثابت ہے لہٰذا جہری نمازوں میں اور سری نمازوں میں خاموشی ضروری ہے کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ امام قرأۃ کرتا ہے اس بات کی تائید میں کثیر روایات ہیں۔

تفسیر عثمانی از حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۳۶۲ھ):

اس آیت سے بہت سے علماء نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ نماز میں جب امام قرأۃ کرے تو مقتدی کو سننا اور خاموش رہنا چاہیے۔ (تفسیر عثمانی ۱/۴۷۰، طبع دار الاشاعت)

تفسیر معارف القرآن از مولانا محمد ادریس کاندھلوی رحمہ اللہ (المتوفی ۱۳۹۴ھ):

(مذکورہ) آیت قرآنی سے مقتدی کا حکم بیان کرنا ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی پر مطلقاً استماع اور انصات واجب ہے اور لازم ہے کہ مقتدی کو امام کے پیچھے اپنی قرأۃ جائز نہیں۔

(معارف القرآن ۲/۲۸۳، طبع مکتبہ المعارف)

تفسیر معارف القرآن از مولانا مفتی شفیع رحمہ اللہ (المتوفی ۱۳۹۶ھ):

اس آیت سے اس پر استدلال کیا ہے کہ امام کے پیچھے مقتدیوں کو قرأۃ نہیں کرنا چاہیے۔

(معارف القرآن ۴/۱۶۲، طبع مکتبہ معارف القرآن کراچی)

تفسیر فتح المنان المعروف تفسیر حقانی از مفتی عبدالحق دہلوی:

یہ کہ جب قرآن مجید آواز سے پڑھے تو مقتدیوں کے لیے سکوت کرے سننے کے لیے یہ آیت نازل ہوئی۔ (تفسیر حقانی ۲/۴۵۰، طبع میر محمد کتب خانہ کراچی)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

علامہ شوکانی رحمہ اللہ کا منصفانہ فیصلہ:

سلف کی ایک جماعت نے صراحت کی ہے کہ یہ آیت نماز میں امام کی قراءۃ سے متعلق ہے۔

(فتح القدیر للشوکانی ۲/۳۲۱)

بعض امور کی علمی و تحقیقی وضاحت:

(1) علمِ دین کا معمولی طالب علم بھی جانتا ہے کہ کسی بھی مسئلہ میں سب سے پہلے قرآن سے رجوع کیا جاتا ہے اور مذکورہ بالا آیت کے ترجمہ اور تفاسیر سے یہ بات واضح ہے کہ امام کے پیچھے مقتدی قراءۃ نہ کرے، بلکہ خاموشی اور توجہ سے کھڑا رہے۔

(2) بعض حضرات کا یہ کہنا کہ یہ آیت مشرکین سے متعلق ہے کہ وہ جب قرآن پڑھا جاتا تھا تو شور و غل کرتے تھے، اس لیے ان کو خاموش رہنے کے لیے کہا گیا، لہٰذا اگر فرض کر لیا جائے کہ یہ آیت مشرکین کے بارے میں نازل ہوئی ہے تب بھی قرآن کا کونسا حکم ہے جس میں مشرکین کو کسی کام سے منع کیا گیا ہو اور مسلمانوں کو اس سے مستثنیٰ فرمایا ہو؟ مشرکین کو شرک سے منع کیا گیا تو کیا کہا جا سکتا ہے کہ یہاں مخاطب مشرکین ہیں، مسلمان نہیں، اسی طرح سورۃ نور میں پاک دامن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانے والوں کے لیے اسّی کوڑے مارنے کی سزا تجویز کی گئی، جبکہ یہ آیتیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگانے والوں کے لیے خصوصی واقعہ میں نازل ہوئی تھیں، تاہم علمائے اُمّت کا کہنا ہے کہ یہ حکم سب کے لیے عام ہے، لعان کی آیتیں حضرت ہلال بن اُمیہ رضی اللہ عنہ اور ان کی بیوی کے بارے میں نازل ہوئیں کہ میاں بیوی میں سے کوئی ایک، دوسرے پر زنا کاری کا الزام لگائے اور شرعی ثبوت نہ ہو تو شرعی طریقہ کے مطابق لعان کریں، تاہم یہ حکم بھی سب مسلمانوں کے لیے عام ہے۔

(3) بعض حضرات کا کہنا ہے کہ مذکورہ بالا آیت کا تعلق خطبہ جمعہ سے ہے، لیکن اولاً تو قابلِ غور بات یہ ہے کہ خطبہ جمعہ تو مدینہ میں جاری ہوا، جبکہ یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی، لہٰذا یہ آیت صریح طور پر جماعت کی نماز کے متعلق ہی نازل ہوئی ہے، ثانیاً خطبے کے متعلق تمام اَئمہ کا اتفاق ہے کہ دورانِ خطبہ انصات (خاموشی) واجب یا مستحب ہے کیونکہ مذکورہ آیت کے بارے میں ایک قول یہ بھی ہے کہ خطبے کے متعلق نازل ہوئی، جب کہ جمہور کا قول محقق

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہ ہے کہ یہ آیت نماز کے بارے میں نازل ہوئی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے تو اس پر اِجماع نقل کیا ہے کہ یہ آیت نماز کے متعلق ہی نازل ہوئی ہے، بالفرض اگر تسلیم کرلیا جائے کہ شانِ نزول خطبہ ہے تو پھر وجوب یا استحبابِ انصات (خاموشی) کس بناء پر؟ ظاہر ہے کہ خطبہ ذکر اللہ اور قرآن پر مشتمل ہے، جبکہ نماز میں تو سارا ہی قرآن ہے لہٰذا دلالۃ النص کے طور پر نماز میں بطریقِ اولیٰ خاموشی واجب ہوگی۔

قرأت خلف الامام کا حکم احادیث نبویہ ﷺ اور آثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور آثار تابعین و تبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم کی روشنی میں:

باجماعت نماز کا طریقہ یہ ہے کہ امام کے لیے سورۃ فاتحہ اور اس سے زائد قرآن پڑھنا ضروری ہے جبکہ مقتدی کے لیے سننا اور خاموش رہنا ضروری اور واجب ہے کیونکہ امام سب مقتدیوں کی نماز کا ضامن ہے اور امام کی قرأۃ ہی مقتدی کی قرأۃ شمار ہوتی ہے اسی لیے امام کی قرأۃ مقتدی کے لیے کافی ہوجاتی ہے۔

دورانِ قرأت امام کے پیچھے مقتدی بالکل خاموش رہے:

عن أبي موسیٰ الاشعری رضی الله عنه قال أن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم خطبنا فبین لنا سنتنا وعلمنا صلوتنا فقال اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیؤمکم احدکم فاذا کبر فکبروا واذا قرأ فانصتوا واذا قال غیر المغضوب علیهم ولا الضآلین فقولو آمین۔ (صحیح مسلم، باب التشھد فی الصلاۃ)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور سنت سکھائی اور ہمیں نماز کا طریقہ بتاتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشادفرمایا جب تم نماز پڑھنے لگو تو اپنی صفوں کو سیدھا کرلیا کرو پھر تم میں سے کوئی ایک امام بنے، جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأۃ کرنے لگے تو تم خاموش ہوجاؤ اور جب وہ "غیر المغضوب علیہم ولا الضالین" کہے تو تم آمین کہو۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(سنن دارمی، باب القول بعد من الراس من الرکوع) (سنن دار قطنی، باب ذکر قوله ﷺ من کان

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

له امام فقرأة الامام له قرأة)(سنن ابو داؤد، باب التشهد)(مشكوٰة، كتاب الصلاة)(صحيح أبي عوانه، رقم الحديث١٦٩٨، ١٦٩٧، ١٦٩٦، طبع دار الكتب العلمية بيروت)(سنن ابن ماجه، باب اذا قرأ الامام فأنصتوا)(صحيح ابن خزيمه، رقم الحديث١٥٨٤، طبع دار الكتب العلمية بيروت)(صحيح ابن حبان، رقم الحديث٢١٦٧، طبع دار الكتب العلمية بيروت)(مختصر خلافيات للبيهقي٢/١٢٥، طبع مكتبة الرشيد الرياض)(الأحكام الكبرىٰ الخراط، باب ما جاء في قرأة أم القرآن للامام والمأموم والفذ)مسند احمد، رقم الحديث١٩٧٢٣)(مسند البزار، رقم الحديث٨٨٩٨)(مسند أبي يعلى، رقم الحديث٣٢٦٧)(سنن دار قطني، باب ذكر قوله صلى الله من كان له امام فقرأة الامام له قرأة، رقم الحديث١٢٥٠، ١٢٤٩)(مسند الروياني، رقم الحديث٥٦٥)(المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث١٣٣)(كنز العمال، رقم الحديث١٩٦٨٢)(سنن الكبرى للبيهقي، باب من قال يترك المأموم القرأة فيما جهر، رقم الحديث٢٨٩٠، ٢٨٨٩)(معرفة السنن والآثار للبيهقي، رقم الحديث٣٦٣٧)

عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا قرأ فانصتوا واذا قال غير المغضوب عليهم ولا الضآلين فقولوا آمين۔ (سنن ابن ماجه، باب اذا قرأ الامام فانصتوا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے پس جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب امام قرأۃ کرے تو تم خاموش رہو جب وہ ”غیر المغضوب علیہم والا الضالین“ کہے تو تم آمین کہو۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مسند احمد، رقم الحديث٩٤٣٨، ٨٥٣٣، ٨٨٨٩)(مصنف ابن أبي شيبه، باب في الامام يصلي جالسا، رقم الحديث٦١٣٧)(سنن ابن ماجه، باب اذا قرأ الامام فأنصتوا)(مصنف ابن أبي شيبه، باب من كره القرأة خلف الامام، رقم الحديث٣٧٩٩)(مصنف ابن أبي شيبه، باب مسألة امامة من صلى جالسا، رقم الحديث٣٦١٣٧)(سنن ابو داؤد، باب الامام يصلي من قعود)(سنن الكبرى للنسائي، باب تأويل قول جل ثنائه واذا قرئ القرآن، رقم الحديث٩٩٦، ٩٩٥)(سنن نسائي، باب تأويل قول جل ثنائه واذا قرئ القرآن، رقم الحديث٩٢٢، ٩٢١)(سنن دار قطني، باب ذكر قوله صلى الله من كان له امام فقرأة الامام له قرأة، رقم الحديث١٢٤٥، ١٢٤٤، ١٢٤٣)(سنن الكبرى للبيهقي، باب من قال يترك المأموم القرأة فيما جهر، رقم الحديث٢٨٩١)(مسند البزار، رقم الحديث٣٠٦٠، ٣٠٥٩)(سنن طحاوي، باب القرأة

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

خلف الامام)(فوائد تمام فی نسخه زین بن شعیب برقم الحدیث ۹۶۲)(صحیح مسلم، باب التشهد فی الصلاۃ)(الأحکام الکبریٰ للخراط، باب ماجاء فی قرأۃ أم القرآن للامام والمأموم والفذ) (مشکوٰۃ، کتاب الصلاۃ)(مصنف ابن أبی شیبه، باب من کرہ القرأۃ خلف الامام)

فائدہ: اس حکم میں خاص طور پر ''والا الضالین'' کہنے کے بعد آمین کہنا، اس بات کو ظاہر کر رہا ہے کہ سورۃ فاتحہ صرف امام پڑھے گا مقتدی خاموش رہیں گے۔ (مرقاۃ المفاتیح، باب القرأۃ فی الصلاۃ)

عن الزهری عن أنس بن مالك رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه واله وسلم قال اذا قرء فانصتوا۔ (کتاب القرأۃ خلف الامام للبیهقی، رقم الحدیث ۳۱۲، طبع پشاور)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب امام قرأۃ کرے تو تم خاموش رہو۔

عن علی رضی الله عنه قال قال رجل للنبی صلی الله علیه واله وسلم اقرأ خلف الامام أو انصت قال بل أنصت فأنه یکفیك۔ (سنن دارقطنی، باب ذکر قوله من کان له امام فقرأۃ الامام له قرأۃ، رقم الحدیث ۱۲۵۵) (مختصر خلافیات للبیهقی ۲/۱۱۶، طبع مکتبة الرشید الریاض)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ امام کے پیچھے قرأۃ کروں یا چپ رہوں تو نبی ﷺ نے فرمایا خاموش رہا کرو یہی تمہارے لیے کافی ہے۔

عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فلما سلم قال أیکم قرأ خلفی فقال رجل أنا یا رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فقال مالی أنازع القرأن اذا صلی أحدکم خلف الامام فلینصت فان قرأته وصلاته له صلاۃ۔ (مختصر خلافیات للبیهقی ۲/۱۱۷، طبع مکتبة الرشید الریاض)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا کہ کون میرے پیچھے قرأۃ کر رہا تھا تو ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں بھی (دل میں کہوں) کون میرے ساتھ قرآن میں کشمکش کر رہا ہے، جب تم میں سے کوئی امام کے پیچھے نماز پڑھے تو وہ خاموش رہے کیونکہ امام کی قراۃ تمہاری قرأۃ اور امام کی نماز تمہاری نماز شمار ہوگی۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا قال الامام "غير المغضوب عليهم ولا الضالين" فقولوا آمين فانه من وافق قوله الملئكة غفر له ما تقدم من ذنبه. (صحيح مسلم، باب التسبيح والتحميد والتامين)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام "غیر المغضوب علیہم ولا الضالین" کہے تو تم آمین کہو پس جس آدمی کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوگئی اسکے سابقہ تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(صحیح بخاری، باب جهر المأموم بالتامين)(سنن دارمی، باب فی فضل التامين)(سنن نسائی، باب الجهر بآمين)(مصنف عبد الرزاق، باب آمين)(مسند احمد، رقم الحديث ٢٣٨٦)

استدلال: مذکورہ بالا دونوں حدیثوں میں جہاں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے امام کے "ولا الضالین" کہنے کے بعد آمین کہنے کا حکم فرمایا ہے وہیں یہ بھی فرمایا کہ آمین کہو اس لیے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں اور امام بھی آمین کہتا ہے اگر امام کا آمین کہنا جہری نمازوں کی قرأۃ کی طرح بلند آواز سے ہوتا یا امام کا آمین کہنا سری نمازوں کی قرأۃ کی طرح کافی ہوتا تو دونوں (یعنی امام اور مقتدی) کو الگ الگ حکم نہ دیا جاتا، یعنی جہری نمازوں میں تو مقتدی خود سن لیتا کہ امام بھی آمین کہہ رہا ہے اور کہہ لیتا اور سری نمازوں میں بتانے کی ضرورت پیش نہ آتی کہ امام کی آمین قرأۃ کی طرح مقتدی کو کافی ہوجاتی، لیکن بتانے کی ضرورت اسی لیے پیش آئی کہ امام کی قرأۃ مقتدی کو کافی ہوتی ہے لیکن آمین کہنا ہر حال میں امام اور مقتدی کے لیے آہستہ آواز میں کہنے کا حکم ہے اس لیے تو مذکورہ بالا احادیث صرف آمین کہنے کا ذکر ہے اور قرأۃ خلف الامام کا ذکر نہیں۔

عن نعيم قال صليت وراى أبي هريرة رضي الله عنه فقرأ "بسم الله الرحمن الرحيم" ثم قرأ بأم القرآن حتى اذا بلغ "غير المغضوب عليهم ولا الضالين" فقال آمين ويقول كما سجد الله اكبر واذا قام من الجلوس فى الاثنتين قال الله اكبر واذا سلم قال والذى نفسى بيده انى لأشبهكم صلاة رسول الله

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صلی اللہ علیہ والہ وسلم۔ (سنن نسائی، باب القرأۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم)

حضرت نعیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پڑھی پھر سورۃ فاتحہ تلاوت فرمائی جس وقت وہ ''غیر المغضوب علیہم ولا الضالین'' پر پہنچے تو اُنہوں نے آمین کہی تو لوگوں نے بھی آمین کہی اور جب سجدہ میں جاتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب دو رکعت پڑھ کے اُٹھتے تو اللہ اکبر کہتے پھر جب سلام پھیرا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میری نماز تم لوگوں سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کے مشابہ ہے۔

استدلال: مذکورہ بالا حدیث میں اگر سورۃ فاتحہ سب مقتدی امام کے ساتھ پڑھ رہے ہوتے تو آمین کی تخصیص نہ کی جاتی کہ مقتدیوں کو بھی امام کے ساتھ آمین کہنی چاہیے، کیونکہ تمام مقتدی پہلے خاموش کھڑے امام کی قرأۃ سن رہے تھے جب امام نے ''غیر المغضوب علیہم ولا الضالین'' کے بعد آمین پڑھی تو مقتدیوں نے بھی آمین پڑھی۔

آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین، تابعین وتبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم:

عن أبي وائل قال سئل عبد الله ابن مسعود رضی الله عنه عن القرأة خلف الامام فقال أنصت للقرآن فان في الصلوٰة شغلاً وسيكفيك ذالك الامام۔

(کتاب القرأۃ خلف الامام للبیہقی، رقم الحدیث ۲۰۷، طبع دار الکتب پشاور)

ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کسی شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کیا میں امام کے پیچھے قرأۃ کرسکتا ہوں؟ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا قرآن کے لیے خاموش رہو کیونکہ امام قرأۃ میں مشغول ہے اور امام کی قرأۃ تجھے کافی ہے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن الکبریٰ للبیہقی، باب من قال لا یقرأ خلف الامام علی الاطلاق) (موطا امام محمد، باب القرأۃ فی الصلوٰۃ خلف الامام) (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۹۳۲۵) (سنن طحاوی، باب القرأۃ خلف الامام) (مصنف عبد الرزاق، باب القرأۃ خلف الامام)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن قتادة عن سعید ابن المسیب قال انصت للامام۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من كره القرءة خلف الامام)

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امام کی قرأۃ کے لیے خاموش رہو۔

فقال له ابوبكر فحديث أبي هريرة رضي الله عنه فقال هو صحيح يعني واذا قرئ فانصتوا۔ (صحيح مسلم، باب التشهد في الصلوة)

حضرت ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ نے سلمان رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کیسی ہے؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ بالکل صحیح ہے یعنی یہ حدیث کہ جب امام قرأۃ کرے تو بالکل خاموش رہو۔

عن محمد بن سرين قال لا اعلم القرأة خلف الامام قال من السنة۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من كره القرأة خلف الامام)

حضرت محمد بن سرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں امام کے پیچھے قرأۃ کو سنت نہیں سمجھتا۔

امام کی قرأت مقتدی کے لیے کافی ہے:

عن جابر رضي الله عنه قال ان رجلاً صلى خلف النبي صلى الله عليه واله وسلم في الظهر والعصر يعني قرأ فأومى اليه رجل فنهاه فأبى فلما انصرف قال اتنهاني ان اقرأ خلف النبي صلى الله عليه واله وسلم فتذاكرا حتى سمع النبي صلى الله عليه واله وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من صلى خلف امام فان قرأة الامام له قرأة۔ (كتاب القرأة خلف الامام للبيهقي، رقم الحديث ۳۳۹، طبع پشاور)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ ظہر یا عصر کی نماز میں ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے قرأۃ کی تو ساتھ والے آدمی نے اشارہ سے اسکو قرأۃ سے منع کیا لیکن وہ قرأۃ سے نہ رکا جب نماز سے فارغ ہوئے تو قرأۃ کرنے والے نے منع کرنے والے کو کہا تم مجھے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قرأۃ سے کیوں منع کر رہے تھے؟ وہ دونوں آپس میں تکرار کر رہے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے انکی گفتگو سن لی اور ارشاد فرمایا اگر کوئی شخص امام کے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پیچھے نماز پڑھتا ہو اس کے امام کی قرأۃ ہی اس مقتدی کی قرأۃ ہے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن دار قطنی، باب ذکر قوله ﷺ من كان له امام فقرأة الامام له قرأة)(كتاب الآثار للأبي يوسف،باب افتتاح الصلاة،رقم الحديث ١١٢)(موطا امام محمد،باب القرأة في الصلوة خلف الامام)

عن جابر رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه واله وسلم من كان له امام فقرأة الامام له قرأة. (سنن ابن ماجه،باب اذا قرأ الامام فانصتوا)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے امام کی اقتداء کی تو امام کی قرأۃ مقتدی کو کافی ہے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف ابن أبي شيبه،باب من كره القرأة خلف الامام)(مسند عبد بن حميد،رقم الحديث ١٠٥٠)(سنن طحاوی،باب القرأة خلف الامام)(سنن دار قطنی،باب ذکر قوله ﷺ من كان له امام فقرأة الامام له،رقم الحديث ١٢٣٣)(سنن دار قطنی،باب ذكر نيابة الامام عن قرأة المأمومين، رقم الحديث ١٥٠١)(موطا امام محمد،باب افتتاح الصلوة)(مسند أبي حنيفة رواية أبي نعيم، صفحه ٣٢،طبع مكتبة الكوثر)(المعجم الأوسط للطبرانى، رقم الحديث ٤٩٠٢)(مسند احمد ٣/٣٣٩، طبع دار احياء التراث العربي بيروت)(الاستذكار لا بن عبد البر ٤/٢٤١،رقم الحديث ٥٩٢٩،طبع دار قتيبة دمشق بيروت)(حلية الأولياء وطبقات الأصفياء ٧/٣٣٤)(سنن الكبرى للبيهقي،باب من قال لايقرأ خلف الامام على الاطلاق،رقم الحديث ٢٨٩٨،٢٨٩٦)(معرفة السنن والآثار للبيهقي،باب القرأة خلف الامام،رقم الحديث ٣٦٦٣،٣٦٦١)(معجم ابن الأعرابي،رقم الحديث ١٧٥٥)(تلخيص الحبير لا بن حجر ١/٥٦٨،باب صفة الصلاة)(كنز العمال،رقم الحديث ٢٢٩٤٨،١٩٦٨٣).

عن أبي الدرداء رضي الله عنه قال سئل رسول الله صلى الله عليه واله وسلم أفي كل صلاة قرأة قال نعم .فقال رجل من الانصار وجبت هذه فقال لي رسول الله صلى الله عليه واله وسلم و كنت أقرب القوم اليه ما أرى الامام اذا أم القوم الا كفاهم. (سنن نسائی،باب اكتفاء المأموم بقرأة الامام)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ ہر نماز میں قرأۃ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں تو ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا پھر تو قرأۃ ضروری

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہوگئی؟ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تمام اہل مجلس میں آپ ﷺ کے قریب تھا آپ ﷺ نے مجھے خطاب کرتے ہوئے فرمایا میں تو یہی جانتا ہوں کہ امام کی قرأۃ مقتدیوں کو کافی ہے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(کتاب القرأۃ خلف الامام للبیہقی، رقم ۲۰۷، طبع دار الکتب پشاور) (مجمع الزوائد، باب القرأۃ فی الصلوٰۃ) (سنن الکبری للنسائی، باب اکتفاء المأموم بقرأۃ الامام، رقم الحدیث ۹۹۶) (مسند الشامیین للطبرانی، رقم الحدیث ۲۲۲۳) (مسند احمد، رقم الحدیث ۲۷۵۳۰، ۲۸۰۸۰) (سنن دار قطنی، باب ذکر قوله من کان له امام فقرأۃ الامام له، رقم الحدیث ۱۵۰۵، ۱۲۶۲) (سنن الکبری للبیہقی، باب من قال لا یقرأ خلف الامام علی الاطلاق، رقم الحدیث ۲۹۰۹) (سنن نسائی، باب اکتفاء المأموم بقرأۃ الامام، رقم الحدیث ۹۲۳) (مصنف ابن أبی شیبه، رقم الحدیث ۳۳) (الأحکام الکبریٰ للخراط، باب ماجاء فی قرأۃ أم القرآن للامام والمأموم والفذ) (سنن الکبریٰ للبیہقی، باب من قال لایقرا خلف الامام)

عن عبد الله بن عمر رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه واله وسلم قال من كان له امام فقرأۃ۔ (سنن دار قطنی، باب ذکر نیابة الامام عن قرأۃ المأمومین، رقم الحدیث ۱۵۰۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص امام کی اقتداء میں نماز پڑھے اس کے لیے امام کی قرأۃ کافی ہے۔

عن عبدالله بن شداد رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه واله وسلم قال من كان له امام فقرأۃ الامام له قرأۃ۔ (سنن طحاوی، باب القرأۃ خلف الامام)

حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کا امام ہو تو امام کی قرأۃ اس کی قرأۃ ہے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف عبد الرزاق، باب القرأۃ خلف الامام، رقم الحدیث ۲۷۹۷) (سنن الکبری للبیہقی، باب من قال لایقرأ خلف الامام علی الاطلاق، رقم الحدیث ۲۸۹۷)

عن عبدالله ابن عباس رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه واله وسلم قال

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تکفیك قرأة الامام خافت أو جهر۔

(سنن دار قطنی،باب ذکر قوله ﷺ من کان له امام فقرأة الامام له،رقم الحدیث ۱۲۶۶)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تجھے امام کی قرأۃ کافی ہے خواہ وہ قرأۃ جہری کرے یا سری کرے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(حلیة الأولیاء ۴/۲۶۵)(مختصر خلافیات للبیهقی ۲/۱۳۱،طبع مکتبة الرشید الریاض)

عن أبی هریرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم من کان له امام فقرأة الامام له قرأة۔ (مختصر خلافیات للبیهقی ۲/۱۲۰،طبع مکتبة الرشید الریاض)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کا امام ہو تو امام کی قرأۃ ہی اس کی قرأۃ شمار ہوگی۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن دار قطنی،رقم الحدیث ۱۵۰۴)(معجم ابن الأعربی،رقم الحدیث ۱۷۶)

آثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین:

عن نافع و انس بن سرین قال عمر بن الخطاب رضی الله عنه تکفیك قرأة الامام۔

(مصنف عبد الرزاق،باب القرأة خلف الامام،رقم الحدیث ۲۸۱۱)

حضرت نافع اور حضرت انس ابن سرین رحمہم اللہ سے منقول ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مقتدی کو امام کی قرأۃ کافی ہے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(موطا امام محمد،باب القرأة فی الصلوة خلف الامام)(کتاب القرأة خلف الامام للبیهقی،رقم الحدیث ۲۵۰،طبع دار الکتب پشاور)(سنن طحاوی،باب القرأة خلف الامام)(مصنف ابن أبی شیبه،باب من کره القرأة خلف الامام)(مسند احمد،رقم الحدیث ۴۸۵۱)(مختصر خلافیات للبیهقی ۲/۱۱۳،طبع مکتبة الرشید الریاض)(موطا امام مالك،باب ترك القرأة خلف الامام)(سنن الکبریٰ للبیهقی،باب من قال لا یقرأ خلف الامام)(الاستذکار لا بن عبد البر ۴/۲۲۲، طبع دار قتیبة دمشق)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عبداللہ بن دینار عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال یکفیک قرأۃ الامام۔ (سنن طحاوی، باب القرأۃ خلف الامام، رقم الحدیث ۱۳۱۸)

حضرت عبداللہ بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے کہ امام کی قرأۃ تمہیں کافی ہے۔

عن زید بن ثابت وجابر وعن ابن عمر رضی اللہ عنہم اذا صلی أحدکم خلف الامام فحسبہ قرأۃ الامام۔

(شرح السنۃ للبغوی، باب القرأۃ خلف الامام ومن قال لایقرأ اذا جھر الامام)

حضرت زید بن ثابت، حضرت جابر اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے منقول ہے کہ جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام کی قرأۃ ہی اس کے لئے کافی ہے۔

عن عبید اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ قال من کان لہ امام فقرأۃ الامام لہ قرأۃ۔ (مختصر خلافیات للبیہقی ۲/۱۲۹، طبع مکتبۃ الرشید الریاض)

حضرت عبیداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کا امام ہو تو امام کی قرأۃ ہی اس کی قرأۃ شمار ہوگی۔

عن أبی وائل قال جاء رجل الی عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فقال اقرأ خلف الامام؛ فقال عبداللہ رضی اللہ عنہ ان فی الصلوٰۃ شغلاً سیکفیک ذاک الامام۔ (مصنف ابن أبی شیبہ، باب کرہ القرأۃ خلف الامام)

ابووائل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور دریافت کیا کہ کیا میں امام کے پیچھے قرأۃ کرسکتا ہوں؟ تو حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیونکہ (امام) مشغول ہے (قرأۃ میں) اور امام کی قرأۃ تجھے کافی ہے۔

عن أبی الزبیر عن جابر رضی اللہ عنہ من صلی خلف الامام فان قرأۃ الامام لہ قرأۃ۔ (مختصر خلافیات للبیہقی ۲/۱۰۸، طبع مکتبۃ الرشید الریاض)

حضرت ابوزبیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو امام کی قرأۃ ہی اس کی قرأۃ شمار ہوگی۔

عن أبی ھارون العبدی عن أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ من صلی خلف امام

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فان قرأة الامام له قرأة۔ (مختصر خلافیات للبیہقی ۲/۱۱۸، طبع مکتبۃ الرشید الریاض)
حضرت ابو ہارون العبدی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو امام کے پیچھے نماز پڑھتا ہو تو امام کی قرأۃ ہی اس کی قرأۃ شمار ہوگی۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(المعجم الأوسط للطبرانی، رقم الحدیث ۵۰۷۹) (مجمع الزوائد، باب القرأة خلف الامام)

عن أبي صالح عن أبيه عن أبي هريرة رضي الله عنه من كان له امام فقرأة الامام له قرأة۔ (مختصر خلافیات للبیہقی ۲/۱۲۰، طبع مکتبۃ الرشید الریاض)
حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس کا امام ہو تو امام کی قرأۃ ہی اس کی قرأۃ شمار ہوگی۔

فقال أبو الدرداء رضي الله عنه ما أرى الامام اذا أم القوم الا قد كفاهم۔

(مختصر خلافیات للبیہقی ۲/۱۳۳، طبع مکتبۃ الرشید الریاض)
حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب لوگوں کا کوئی امام ہو تو وہ سب کے لئے کافی ہے۔

عن عبد الله بن جابر رضي الله عنه من صلى ركعة لم يقرأ فيها بفاتحة الكتاب لم يصل الا أن يكون وراء الامام۔

(اختلاف الفقہاء اختلاف العلماء للمروزی، باب من نسی القرأة فی الرکعتین الأولیین)
حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی ایک رکعت بھی بغیر فاتحہ کے پڑھے اس کی نماز نہیں سوائے جو امام کے پیچھے ہو۔

امام کے پیچھے قرأت کرنا منع ہے:

عن عبد الرحمن بن زيد بن اسلم عن أبيه قال نهى رسول الله صلى الله عليه واله وسلم عن اقرأة خلف الامام۔ (مصنف عبد الرزاق، باب قرأة خلف الامام)
حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے امام کے پیچھے قرأۃ کرنے سے منع فرمایا۔

عن بلال رضي الله عنه أمرني رسول الله صلى الله عليه واله وسلم أن لا اقرأ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

خلف الامام۔ (کتاب القرأة خلف الامام للبیہقی، رقم الحدیث ۳۲۱، طبع ادارۃ الاحیاء گوجرانوالہ)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ امام کے پیچھے قرأۃ نہ کیا کرو۔

عن الثوری عن بلال رضی اللہ عنہ أمرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم أن لا اقرأ خلف الامام۔ (مختصر خلافیات للبیہقی ۲/۱۲۸، طبع مکتبۃ الرشید الریاض)

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ امام کے پیچھے قرأۃ نہ کیا کرو۔

عن الشعبی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لا قرأة خلف الامام۔ (سنن دار قطنی، باب ذکر قولہ ﷺ من کان لہ امام فقرأۃ الامام لہ قرأۃ)

حضرت شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے (مرسل) روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امام کے پیچھے قرأۃ درست نہیں۔

عن أنس رضی اللہ عنہ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ثم اقبل بوجهه فقال أتقرء ون والامام يقرء فسكتوا، فسالهم ثلثاً فقالو انا نفعل قال فلا تفعلوا۔ (سنن طحاوی، باب القراۃ خلف الامام)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا کیا تم (اسوقت بھی) قرأۃ کرتے ہو (جبکہ) امام بھی قرأۃ کرتا ہے؟ لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین) خاموش رہے آپ ﷺ نے ان سے (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے) تین مرتبہ سوال کیا تو انہوں نے عرض کیا کہ ہم امام کے پیچھے قرأۃ کرتے تھے اس پر آپ ﷺ نے فرمایا امام کے پیچھے قرأۃ نہ کیا کرو۔

أخبرنی موسیٰ بن عقبة أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وابا بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کانوا ینهون عن القرأة خلف الامام۔

(مصنف عبد الرزاق، باب قرأۃ خلف الامام)

امام عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے موسیٰ بن عقبہ رحمۃ اللہ علیہ نے بتایا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے قرأۃ کرنے سے منع فرماتے تھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان ینھی عن القرأۃ خلف الامام۔

(مختصر خلافیات للبیہقی ۲/۱۲۶،طبع مکتبۃ الرشید الریاض)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے امام کے پیچھے قرأۃ کرنے سے منع فرمایا۔

عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال کنا جلوساً عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ذات یوم اذجاء رجل فقال یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اقرأ خلف الامام وأنا اسمع قرأتہ؟ فقال لا ان قرأۃ الامام لک قرأۃ۔

(فوائد تمام،رقم الحدیث ۹۸۲،طبع مکتبہ الرشد الریاض)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک دن بیٹھے تھے تو ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اگر میں امام کے پیچھے کھڑا ہوں اور اس کی قرأۃ سنتا ہوں تب بھی قرأۃ کرنی چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں، کیونکہ امام کی قرأۃ ہی تیری قرأۃ ہے۔

آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ:

اخبرنی موسیٰ بن عقبۃ أن ابا بکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم کانوا ینھون عن القرأۃ خلف الامام۔(عمدۃ القاری شرح بخاری،باب وجوب القرأۃ للامام والمأموم)

حضرت موسیٰ بن عقبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم امام کے ساتھ قرآن پڑھنے سے منع فرماتے تھے۔

عن قاسم بن محمد قال قال عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ لا یقرأ خلف الامام جھر أو لم یجھر۔(کتاب القرأۃ خلف الامام للبیہقی،رقم الحدیث ۲۰۴،طبع گوجرنوالہ)

حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امام کے پیچھے قرأۃ نہ کی جائے خواہ امام آہستہ آواز سے قرأۃ کرے یا بلند آواز سے قرأۃ کرے۔

عن علقمۃ بن قیس أن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کان لا یقرأ خلف

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الامام فیما یجهر فیه وفیما یخافت۔(موطا امام محمد،باب القرأۃ فی الصلوۃ خلف الامام)
حضرت علقمہ بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے نہ تو پہلی دو رکعتوں میں قرأۃ کرتے اور نہ آخری دو رکعتوں میں قرأۃ کرتے تھے۔

عن أبي جمرة قال سألت عبد الله ابن عباس رضي الله عنه اقرأ والامام بين يدي؟ فقال لا ۔(سنن طحاوی،باب ال قرأۃ خلف الامام)
حضرت ابوجمرہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ جب امام میرے آگے قرأۃ کر رہا ہو تو میں بھی قرأۃ کروں؟ اُنہوں نے فرمایا نہیں۔

عن عبد الله ابن عباس رضي الله عنه قال اقرأ والامام بين يدي قال لا ۔

(سنن دار قطنی،باب ذکر قوله ﷺ من كان له امام فقرأۃ الامام له قرأۃ)
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے سوال کیا کہ میں امام کے پیچھے قرأۃ کر سکتا ہوں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں۔

عن زيد بن ثابت رضي الله عنه قال لا يقرأ في شيءٍ من الصلاة۔

(صحیح مسلم،باب سجود التلاوۃ)
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے تمام نمازوں میں کوئی قرأۃ نہیں۔

عن عبيد الله بن مقسم أنه سأل عبدالله عمرو جابر بن عبد الله وزيد بن ثابت رضي الله عنهم فقالوا لا يقراء في شيءٍ من الصلوات۔

(مصنف ابن أبي شيبه،باب من كره القرأۃ خلف الامام)
حضرت عبداللہ بن مقسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت جابر اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم سے قرأۃ خلف الامام کے بارے میں سوال کیا جاتا تو فرماتے کہ امام کے پیچھے تمام نمازوں میں کوئی قرأۃ نہیں۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(سنن طحاوی،باب القرأۃ خلف الامام)(الاستذكار لا بن عبد البر ۲/۲۲۵،رقم الحديث ۹۵۰،طبع دار قتيبة دمشق بيروت)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن سالم بن عبد الله كان عبد الله بن عمر رضی الله عنه لا يقرأ خلف الامام۔
(موطا امام محمد،باب القرأة فی الصلوٰة خلف الامام)

حضرت سالم بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا عمل امام کے پیچھے قرأۃ کرنے کا نہ تھا۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(موطا امام مالك ،باب ترك القرأة خلف الامام)(مصنف عبد الرزاق،باب القرأة خلف الامام)(مختصر خلافيات للبيهقي٢/١١٥،طبع مكتبة الرشيد الرياض)(شرح السنة للبغوى، باب القرأة خلف الامام ومن قال لا يقرأ)(مسند ابن الجعد١/١٧٨،طبع مؤسسة نادر بيروت)
(كتاب القرأة خلف الامام للبيهقي،رقم الحديث٢٢٥،طبع ادارة احياء السنة گوجرنواله)

أنه لا يقرأ احد خلف الامام سواء أسر الامام أو جهر يروى ذلك عن زيد بن ثابت رضی الله عنه و جابر رضی الله عنه۔

(شرح السنة للبغوی،باب القرأة خلف الامام ومن قال لا يقرأ)

بے شک امام کے پیچھے نہ سری نمازوں میں قرأۃ ہے نہ ہی جہری نمازوں میں، یہ حضرت زید بن ثابت اور جابر رضی اللہ عنہم فرمایا کرتے تھے۔

عن موسىٰ بن أبي عائشة عن ابن عمر رضی الله عنه سئل عن القرأة خلف الامام قال الامام يقرأ۔ (مختصر خلافيات للبيهقي٢/١١٥،طبع مكتبة الرشيد الرياض)
(الاستذكار لابن عبد البر٢/٢٢٢،طبع دار قتيبة دمشق بيروت)

حضرت موسیٰ بن ابو عائشہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأۃ کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا امام قرأۃ کر تو رہا ہے (یعنی امام کی قرأۃ تمہیں کافی ہے)۔

عن عطا بن يسار أنه سأل زيداً رضی الله عنه عن القرأة مع الامام فقال لا قرأة مع الامام فی شئی۔ (صحيح مسلم، باب سجود التلاوة)

حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، کیا امام کے پیچھے قرأۃ کی جاسکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا امام کے ساتھ بالکل قرأۃ نہیں کی جاسکتی۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن نسائی، باب ترك السجود فی النجم)(مصنف عبدالرزاق، باب القرأة خلف الامام)(سنن طحاوی، باب القرأة خلف الامام)

كان عشرة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ينهون عن خلف الامام أشد النهي أبوبكر الصديق، وعمر الفاروق، وعثمان بن عفان، وعلي بن أبي طالب وعبد الرحمن بن عمر، وعبدالله بن عباس رضي الله عنهم اجمعين.

(عمدة القاري، باب وجوب القرأة للامام والمأموم)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے دس سختی سے امام کے پیچھے قرأۃ کرنے سے منع کرتے تھے (جن میں) حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان بن عفان، حضرت علی بن ابی طالب، عبدالرحمن بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم شامل ہیں۔

عن اشعث بن مالك بن عمارة قال سئلت لا ادري كم رجل اصحاب عبد الله بن مسعود رضي الله عنه كلهم يقولون لا يقراء خلف الامام منهم عمرو بن ميمون۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب من كره القرأة خلف الامام)

حضرت اشعث بن مالک بن عمارہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد (جن کی تعداد ۴۰۰۰ سے زائد تھی) جن میں خصوصیت سے عمرو بن میمون رحمۃ اللہ علیہ قابل ذکر ہیں سب کے سب امام کے پیچھے قرأۃ کے قائل نہ تھے اور یہی فتوی دیا کرتے تھے۔

عن أبي بشر عن سعيد بن جبير قال سالته عن القرأة خلف الامام قال ليس خلف امام قرأة۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب من كره القرأة خلف الامام)

حضرت ابوبشر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ کیا امام کے پیچھے قرأۃ کی جا سکتی ہے؟ اُنہوں نے فرمایا کہ امام کے پیچھے کسی قسم کی کوئی قرأۃ نہیں کی جا سکتی۔

عن الوليد بن قيس قال سألت سويد بن غفلة اقرأ خلف الامام في الظهر و العصر، قال لا۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب من كره القرأة خلف الامام)

حضرت ولید بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سوید بن غفلہ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میں ظہر اور عصر میں امام کے پیچھے قرأۃ کرسکتا ہوں؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں کر سکتے۔

عن الشعبی قال لا قرأۃ خلف الامام۔

(سنن دار قطنی، ذکر قوله ﷺ من کان له امام فقرأۃ الامام له قرأۃ)

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ امام کے پیچھے قرأۃ نہیں ہے۔

کان الضحاک ینھی عن القرأۃ خلف الامام۔

(مصنف ابن أبی شیبه، باب من کره القرأۃ خلف الامام)

حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ امام کے پیچھے قرأۃ کرنے سے منع فرماتے تھے۔

عن سفیان اذا صلیت خلف الامام فلا تقرأ خلفه جهر أو لم یجهر۔

(اختلاف الفقهاء اختلاف العلماء للمروزی، باب القرأۃ خلف الامام)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جو امام کے پیچھے نماز پڑھے وہ قرأۃ نہ کرے خواہ جہری نماز ہو یا سری نماز ہو۔

فان عبد الله بن مبارك لم یکن من القائلین بوجوب القرأۃ خلف الامام۔

(تحفة الاحوذی، باب ما جاء فی ترك القرأۃ)

حضرت عبداللہ ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں میں سے نہیں تھے جو امام کے پیچھے قرأۃ کو ضروری قرار دیتے تھے۔

عن أبی حنیفة عن حماد عن ابراهیم فی القرأۃ خلف الامام قال اجتمعا أن لا یقرأ خلف الامام فی المغرب والعشاء والفجر (وقال ابراهیم) ولا فی الظهر والعصر۔ (کتاب الآثار للامام أبی یوسف، باب افتتاح الصلاۃ)

حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جماعت میں امام کے پیچھے مغرب، عشاء، فجر اور نہ ہی ظہر و عصر میں قرأۃ ہے۔

قال الامام محمد لا قرأۃ خلف الامام فیما جهر فیه ولا فیما لم یجهر فیه بذلك جاءت عامة الاثار وهو قول أبی حنیفة۔ (موطا امام محمد، باب القرأۃ فی الصلوۃ خلف الامام) (کتاب الاثار للامام محمد، باب القرأۃ فی الصلوۃ خلف الامام)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ امام کے پیچھے نہ جہری نمازوں میں پڑھا جائے اور نہ سری نمازوں میں پڑھا جائے کیونکہ عام آثار اور روایات اسی پر دلالت کرتے ہیں اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول بھی یہی ہے۔

امام کی اقتداء میں مقتدی کی نماز بغیر فاتحہ پڑھے بھی کامل ہے:

عن أبي بكرة رضي الله عنه انه دخل المسجد رسول الله صلى الله عليه واله وسلم راكع فركع قبل ان يصل الى الصف فقال النبي صلى الله عليه واله وسلم زادك الله حرصا ولا تعد. (صحیح بخاری، اذا رکع دون الصف)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ جب مسجد میں داخل ہوئے تو رسول اللہ ﷺ رکوع میں چلے گئے چنانچہ صف میں ملنے سے قبل ہی وہ (تکبیر تحریمہ کہہ کر) رکوع میں چلے گئے اور آہستہ آہستہ چلتے چلتے نماز ہی کی حالت میں صف میں پہنچ گئے آپ ﷺ نے نماز سے فارغ ہوکر ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھے نیکی کرنے پر اور حریص کرے پھر ایسا نہ کرنا۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن نسائی، باب الركوع دون الصف)(القرأة خلف الامام للبخاری، باب هل يقرأ بأكثر من فاتحة الكتاب خلف، رقم الحديث٩٦)(المنتقى لابن جارود، باب الرجل يصلي خلف القوم وحده رقم الحديث٣١٨)(سنن ابوداؤد، باب الرجل يركع دون الصف)(المعجم الأوسط للطبراني، رقم الحديث٢١٩٦)(سنن طحاوی، رقم الحديث٥٥٧٥)(سنن الكبير للبيهقي، باب من ركع دون الصف وفي ذلك دليل علی)(مسند البزار، رقم الحديث٣٦٥١)(صحيح ابن حبان، رقم الحديث٢١٩٤)(سنن الصغير للبيهقي، باب اذا ركع دون الصف)(سنن الكبرى للبيهقي، باب من جوز الصلاة دون الصف)(مصنف عبد الرزاق، باب من دخل والامام فركع قبل أن يصل)(كتاب الآثار للامام محمد، باب من سبق بشئي من صلاة، رقم الحديث٢٨٦)(شرح السنة للبغوی، باب من صلى خلف الصف وحده)(معجم ابن الأعرابي، رقم الحديث٥٥٧٥)(معرفة السنن والآثار للبيهقي، باب صلاة المنفرد خلف الامام)(مسند أبي داؤد طيالسي، رقم الحديث٩١٧)(مسند احمد، رقم الحديث٢٠٤٥٧، ٢٠٤٠٥)(المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث١٠٣٠)

فائدہ: ظاہر ہے حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی نماز کامل اور درست ہوئی تھی، ورنہ آپ ﷺ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو فرض نماز میں کبھی رعایت نہ دیتے اور دوبارہ لوٹانے کا ضرور حکم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فرماتے، اور ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کو آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ آئندہ ایسا نہ کرنا، تربیت کے لیے تھا۔

عن ابن عباس رضی الله عنه قال انه واخذ رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من القرأة من حيث كان بلغ ابو بكر رضی الله عنه.

(سنن ابن ماجه، باب صلاة رسول الله ﷺ عند المرض الوفات)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے طویل حدیث منقول ہے مگر اس حدیث کا مختصر خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مرض الوفات میں امامت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سپرد کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حسب معمول نماز شروع فرمائی اس دوران آپ ﷺ کے مرض میں کچھ تخفیف ہوئی تو آپ ﷺ دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں تشریف لائے اور صفوں میں گزرتے ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں جا کر امامت کے فرائض سنبھال لیے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مکبّر کا فریضہ ادا کیا) جب رسول اللہ ﷺ نے امامت سنبھال لی تو نماز میں قرأۃ وہاں سے شروع فرمائی جہاں تک ابوبکر رضی اللہ عنہ قرأۃ کر چکے تھے۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(مسند احمد برقم الحديث ۱۷۸۵، ۲۰۵۵، ۱۷۸۵، ۲۰۵۶، ۱۷۸۵)(سنن الكبرىٰ للبيهقى، باب من ركع دون الصف وفى ذلك دليل على ادراك...)(مصنف ابن أبي شيبه، باب فى الرجل اذا قدم الرجل يبدأ بالقرأة أو يقرأ حيث انتهى)(فضائل الصحابة لأحمد بن حنبل برقم الحديث ۹۰)

<u>فائدہ:</u> امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

انما يؤخذ بالآخر فالآخر من فعل رسول الله صلى الله عليه واله وسلم۔

(صحيح بخاری، باب انما جعل الامام ليؤتم به)(صحيح بخاری، باب الخروج فى رمضان)

یعنی رسول اللہ ﷺ کے آخری فعل سے دلیل پکڑی جائے گی۔

جبکہ مرض الوفات میں آپ ﷺ کی نماز بغیر فاتحہ خلف الامام ادا کرنا واضح ہے، لہٰذا آپ ﷺ کا آخری عمل اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو آخری تعلیم فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے کی تھی۔

عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كل صلوة لا يقرأ فيها بام الكتاب فهي خداج الا صلوة خلف الامام۔ (سنن دار قطنى، باب ذكر قوله ﷺ من كان له امام فقرأة الامام له قرأة)(كتاب القرأة خلف الامام للبيهقى،

رقم الحدیث ۲۲۸، طبع ادارۃ الاحیاء گوجرنوالہ)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے تو وہ نماز ناقص ہے ہاں مگر وہ نماز اس سے مستثنیٰ ہے جو امام کے پیچھے پڑھی گئی ہو (یعنی امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے نماز درست ہے)۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کل صلاۃ لا یقرأ فیھا بفاتحۃ الکتاب فلا صلاۃ لہ الا وراء الامام۔ (موطا امام مالک، باب ترک القرأۃ خلف الامام) (کتاب القرأۃ خلف الامام للبیہقی، رقم الحدیث ۳۳۴، طبع ادارۃ الاحیاء گوجرنوالہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر ایسی نماز جس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے درست نہیں سوائے اس کے جو نماز امام کے پیچھے ادا کی جائے۔

عن وھب بن کیسان عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم أنہ قال من صلی صلٰوۃ رکعۃ فلم یقرأ فیھا بأم القرآن فلم یصل الا وراء الامام۔ (سنن طحاوی، باب القرأۃ خلف الامام) (کتاب القرأۃ خلف الامام للبیہقی، رقم الحدیث ۳۴۹، طبع گوجرنوالہ)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ایک رکعت بھی سورت فاتحہ کے بغیر پڑھی اس کی نماز صحیح نہیں ہوئی سوائے یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کل صلٰوۃ لا یقرأ فیھا بأم الکتاب فھی خداج الا صلٰوۃ خلف الامام۔

(کتاب القرأۃ خلف الامام للبیہقی، رقم الحدیث ۳۵۰، طبع ادارۃ الاحیاء گوجرنوالہ)

• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے تو وہ نماز ناقص ہے ہاں مگر وہ نماز اس سے مستثنیٰ ہے جو امام کے پیچھے پڑھی گئی ہو (یعنی امام کے پیچھے فاتحہ نہ پڑھے نماز درست ہے)۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مختصر خلافیات للبیہقی ۲/۱۲۰، طبع مکتبۃ الرشید) (صحیح ابن خزیمہ، رقم الحدیث ۴۸۹)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

آثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ،تابعین وتبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم:

عن أبي نعيم قال سمع جابر رضي الله عنه يقول من صلى ركعة لم يقرأ فيها بأم القرآن فلم يصل الا أن يكون وراء الامام.

(سنن ترمذی، باب ماجاء فی ترك القرأة خلف الامام اذا جهر الامام بالقرأة)

حضرت ابو نعیم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جس نے نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز صحیح نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے کھڑا ہو۔

عن وهب بن كيسان قال سمعت جابر بن عبدالله رضي الله عنه من صلى صلوة لم يقرء افيها بفاتحة الكتاب فلم يصل الا وراء الامام.

(موطا امام مالك، باب ماجاء فی القرآن)

حضرت وہب بن کیسان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جس نے نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز صحیح نہیں ہوئی مگر یہ کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

عن وهب بن كيسان قال سمع جابر رضي الله عنه يقول من صلى ركعة لم يقرأ فيها بأم القرآن فلم يصل الا وراء الامام.

(سنن الكبرىٰ للبيهقى، باب من قال لا يقرأ خلف الامام على الاطلاق)

حضرت وہب بن کیسان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جس نے نماز میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی اس کی نماز صحیح نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے کھڑا ہو۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف عبدالرزاق، باب لا صلاة الا بقرأة)(مصنف ابن أبي شيبه، باب من قال لا صلاة الا بفاتحة الكتاب ومن قال شئ معها)(سنن طحاوی، باب القرأة خلف الامام)(الاستذكار لابن عبدالبر ۲۲۲/۳، رقم الحديث ۴۹۲۲، طبع دار قتيبة دمشق)

قال سفيان بن عيينه معنى قول النبي صلى الله عليه واله وسلم لا صلوة لمن يصلي وحده. (سنن ابو داؤد، باب من ترك القرأة في الصلوٰة)

سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا فرمان "فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی" یہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

منفرد کے بارے میں ہے (یعنی مقتدی کو یہ حدیث شامل نہیں)۔

قال الامام احمد بن حنبل معنی قول النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب اذا کان وحدہ۔

(سنن ترمذی، باب ماجاء فی ترک القرأۃ خلف الامام)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے فرمان ''فاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی'' کا مطلب یہ ہے کہ جب تنہا نماز پڑھے تب فاتحہ ضروری ہے (یعنی مقتدی کو یہ حدیث شامل نہیں)۔

امام کے پیچھے قرأۃ کرنے پر نبی کریم ﷺ تنبیہ:

عن عمران بن حصین رضی اللہ عنہ قال أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم صلی الظہر فجعل رجل یقرأ خلفہ بسبح اسم ربک الأعلی فلما انصرف قال ایکم قرأ او ایکم القاری فقال رجل أنا فقال قد ظننت أن بعضکم خالجنیہا۔ (صحیح مسلم، باب نہی الماموم عن جہرہ بالقرأۃ خلف الامام)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو ایک آدمی نے آپ ﷺ کے پیچھے سورۃ الاعلی پڑھی جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا کون پڑھنے والا تھا؟ ایک آدمی نے عرض کیا میں نے تو آپ ﷺ نے فرمایا تحقیق میں نے گمان کیا کہ تم میں سے کوئی میری قرأۃ میں اُلجھن ڈال رہا ہے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن نسائی، باب ترک القرأۃ خلف الامام)(سنن الکبریٰ للبیہقی، باب من قال لا یقرأ خلف الامام علی الاطلاق)(صحیح أبی عوانہ، رقم الحدیث ۱۶۹۳، طبع دار المعرفۃ بیروت)(مصنف عبد الرزاق، باب القرأۃ خلف الامام)(مسند حمیدی، رقم الحدیث ۸۵۶)(مصنف ابن أبی شیبہ، باب کرہ القرأۃ خلف الامام)(سنن دارقطنی، باب ذکر قولہ ﷺ من کان لہ فقرأۃ الامام لہ امام قرأۃ، رقم الحدیث ۱۲۲۵)(کتاب القرأۃ خلف الامام للبیہقی، رقم الحدیث ۳۶۰، طبع ادارۃ الاحیاء گوجرانوالہ)(مسند ابن الجعد، رقم الحدیث ۹۵۳)(مسند احمد، رقم الحدیث ۱۹۸۶۱، ۱۹۸۸۹، ۱۹۸۶۳، ۱۹۸۱۵)(القرأۃ خلف الامام للبخاری، رقم الحدیث ۶۱)(القرأۃ خلف الامام للبخاری، باب وجوب القرأۃ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

للامام والمأموم،رقم الحدیث٥٦)(مسند البزار،رقم الحدیث٣٦٠١)(سنن ابوداؤد،باب من رأی القرأة اذا لم یجهر الامام)(مسند الرویانی،رقم الحدیث١٠٦)(صحیح ابن حبان،باب ذکر البیان بأن الشك فی هذا الخبر فی الظهر،رقم الحدیث١٨٣٦)(سنن دارقطنی،باب صلاة النساء جماعة وموقف امامهن،رقم الحدیث١٥١٠)(معرفة السنن و الآثار للبیهقی،باب القرأة خلف الامام)(المعجم الکبیر للطبرانی،رقم الحدیث٥١٩،٥٢٠،٥٢٢،٥٢٣،٥٢٤)(معجم لابن عساکر،رقم الحدیث٣٩٢)(مختصر خلافیات للبیهقی،٢/١٢٧،طبع مکتبة الرشید الریاض)(الأحکام الکبریٰ للخراط،باب ماجاء فی قرأة أم القرأن للامام والمأموم والفذ)(الاستذکار لابن عبد البر٢/٢٢٣،رقم الحدیث ٢٩٣٧،طبع دار قتیبة دمشق بیروت)(شرح السنة للبغوی،باب القرأة خلف الامام ومن قال لایقرأ اذا جهر الامام)(مسند أبی داؤد الطیالسی،رقم الحدیث٨٩١،طبع هجر)

عن قتادة رضی الله عنه قال أن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم صلی الظهر و قال قد علمت أن بعضکم خالجنیها۔

(صحیح مسلم،باب نهی المأموم عن جهرہ بالقرأة خلف الامام)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی اور فرمایا کہ تحقیق میں نے معلوم کیا کہ تم میں سے کوئی مجھے قرأة میں اُلجھا رہا ہے۔

عن عبد الله بن بحینه رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم هل قرأ احد منکم قالوا نعم قال انی أقول مالی انازغ القرآن فانتهی الناس عن القرأة معه حین قال ذالك۔(مسند احمد،رقم الحدیث٢١٨٤٣)

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے نماز پڑھائی پھر ارشاد فرمایا کہ تم میں سے ابھی کسی نے میرے ساتھ قرأت کی ہے؟ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا جی ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا تب ہی تو میں (دل میں) کہوں کہ میرے ساتھ قرآن کریم کی قرأة میں منازعت (کشمکش) کیوں کی جارہی ہے آپ ﷺ کا یہ ارشاد جب لوگوں نے سنا تو آپ ﷺ کے پیچھے قرأة کرنا ترک کردیا۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(المعجم الکبیر للطبرانی،رقم الحدیث١٥٢٧)(مسند البزار،رقم الحدیث٢٢١٣)(کتاب القرأة خلف

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الامام للبیہقی،رقم الحدیث۲۲۶،طبع ادارۃ الاحیاء گوجرنوالہ)(سنن الکبریٰ للبیہقی،باب من قال یترك المأموم القراۃ فیما جهر فیه الامام بالقرأۃ)(مجمع الزوائد،باب القرأۃ فی الصلوٰۃ)

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم انصرف من صلوٰۃ جهر فيها بالقرأۃ فقال هل قرأ معي أحد منكم انفا فقال رجل نعم انا يا رسول الله قال فقال رسول الله صلى عليه واله وسلم انى اقول مالى انازع القرآن۔(سنن ابو داؤد،باب من ترك القرأۃ فی الصلوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک جہری نماز پڑھا رہے تھے تو فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے میرے ساتھ پڑھا ہے (تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے صرف ایک شخص بولا کہ جی ہاں میں تھا یا رسول اللہ ﷺ، میں نے آپ کے ساتھ قرأۃ کی ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جبھی تو میں (اپنے دل میں) کہوں کہ کون ہے جو میرے ساتھ قرأت میں جھگڑ رہا ہے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(موطا امام مالك،باب ترك القرأۃ خلف الامام فيما جهر فيه)(مصنف عبد الرزاق،باب القرأۃ خلف الامام)(مسند حمیدی،رقم الحدیث۹۸۳)(مصنف ابن أبي شيبه،باب من كره القرأۃ خلف الامام)(سنن الکبری للنسائی،باب ترك القرأۃخلف الامام فيما جهر فيه)(سنن نسائی،باب ترك القرأۃخلف الامام فيما جهر فيه)(السنن والمأثورة للامام شافعی، باب ما جاء فی الجمع بين الصلاتين فی المطر،رقم الحدیث۳۳)(سنن ابن ماجه،باب اذاقرأ الامام فأنصتوا)(سنن ترمذی،باب ماجاء فی ترك القرأۃ خلف الامام)(القرأۃ خلف الامام للبخاری،رقم الحدیث۶۷)(مسند احمد،رقم الحدیث۲۲،۸۰۰۴،۷۳۱۸،۷۸۲۳،۷۸۱۹،۷۲۷۰،۷۹۹۳،۷۸۲۰،۷۸۰۳)(سنن دارقطنی، باب ذکر قوله ﷺ من كان له امام فقرأۃ الامام له،رقم الحدیث۱۲۶۵)(سنن طحاوی،باب القرأۃ خلف الامام،رقم الحدیث۱۲۹۰)(مسند أبي يعلى،رقم الحدیث۵۸۶۱)(معرفة السنن والآثار للبیہقی،باب القرأۃ خلف الامام،رقم الحدیث۲۷۳۶)(المعجم الأوسط للطبرانی،رقم الحدیث۵۲۹۷)(مسند البزار،رقم الحدیث۸۷۸۰)(صحيح ابن حبان،رقم الحدیث۱۸۴۹)(سنن الکبری للبیہقی،باب من قال يترك المأموم القرأۃ فيما جهر،رقم الحدیث۲۸۹۲)(الأحكام الكبرىٰ للخراط،باب ما جاء فی قرأۃ أم القرآن للامام والمأموم والفذ)(شرح السنة للبغوی،رقم الحدیث۶۰۷)(حلية الأولياء ۹/۳۲۰)

عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال كانوا يقرؤن خلف النبي صلى الله

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

علیہ والہ وسلم فقال خلطتم علی القرآن۔

(مصنف ابن أبی شیبہ،باب من کرہ القرأۃ خلف الامام،رقم الحدیث۳۷۷۸)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) نبی کریم ﷺ کے پیچھے قرأۃ کرتے تھے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں نے مجھ پر قرآن مجید خلط ملط کر دیا۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مسند احمد،رقم الحدیث۴۳۰۹)(القرأۃ خلف الامام للبخاری،رقم الحدیث۱۵۴)(مسند البزار،رقم الحدیث۲۰۶۹)(سنن دارقطنی،باب ذکر نسخ التطبیق والأمر بالأخذ بالرکب،رقم الحدیث۱۲۹۰)(خلق أفعال العباد للبخاری۱/۱۱۱)(سنن طحاوی،باب القرأۃ خلف الامام،رقم الحدیث۱۲۹۳)(مسند أبی یعلی،رقم الحدیث۵۳۹۷،۵۰۰۶)(کتاب القرأۃ خلف الامام للبیہقی،رقم الحدیث۳۶۵،طبع ادارۃ الاحیاء گوجرنوالہ)(مسند البزار،باب القرأۃ خلف الامام،رقم الحدیث۴۸۸)

عن جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ أن رجل اقرأ خلف النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم بسبح أسم ربك الأعلی فلما انصرف النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال من قرأمنکم سبح اسم ربك الأعلی؟ فسکت القوم فسألهم ثلاث مرات کل ذلك یسکتون ثم قال رجل أنا قال قد علمت أن بعضکم خالجنیها۔

(کتاب الآثار للامام أبی یوسف،باب افتتاح الصلاۃ،رقم الحدیث۱۱۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے سورۃ الاعلیٰ کی قرأۃ کی تو نماز پڑھنے کے بعد نبی کریم ﷺ نے فرمایا کون میرے پیچھے سورۃ الاعلیٰ پڑھ رہا تھا؟ تو تمام لوگ خاموش رہے، آپ ﷺ نے تین مرتبہ پوچھا لیکن تمام لوگ خاموش رہے، پھر ایک شخص نے عرض کیا میں تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا تب ہی میں (دل میں کہوں) کوئی میری سورت پڑھنے میں رکاوٹ ڈال رہا تھا۔

امام کے پیچھے قرأۃ کرنے پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ کی تنبیہ:

عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال لیت فی فم الذی یقرأ خلف الامام حجر۔

(موطا امام محمد،رقم الحدیث۱۲۶)(مصنف عبدالرزاق،باب القرأۃ خلف الامام،رقم الحدیث۲۸۰۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت محمد بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کاش جو شخص امام کے پیچھے قرأۃ کرتا ہے اس کے منہ میں پتھر ڈالیں جائیں۔

عن محمد بن عجلان قال قال علی رضی اللہ عنہ من قرأ مع الامام فلیس علی الفطرۃ۔ (مصنف عبد الرزاق، باب القرأۃ خلف الامام، رقم الحدیث ۲۸۰۶)

حضرت محمد بن عجلان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس شخص نے امام کے ساتھ قرأۃ کی تو وہ فطرت (سنت) پر نہیں ہے۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(مصنف عبد الرزاق، باب القرأۃ خلف الامام، رقم الحدیث ۲۸۰۱، ۲۸۰۳)(سنن طحاوی، باب القرأۃ خلف الامام، رقم الحدیث ۱۳۰۶)(معجم ابن الأعرابی، رقم الحدیث ۲۲۲۳)(سنن دارقطنی، باب ذکر قوله من كان له امام فقرأۃ الامام له قرأۃ، رقم الحدیث ۱۲۵۹، ۱۲۷۵) (مصنف ابن أبی شیبه، باب من كره القرأۃ خلف الامام)(سنن طحاوی، باب القراۃ خلف الامام)(الاستذکار لا بن عبد البر ۲/۲۴۴، رقم الحدیث ۳۹۳۴، طبع بیروت)

عن عبد الرزاق عن علی رضی اللہ عنہ قال من قرأ خلف الامام فلا صلاۃ له۔

(مصنف عبد الرزاق، باب القرأۃ خلف الامام، رقم الحدیث ۲۸۱۰)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جس نے امام کے پیچھے قرأۃ کی اس کی نماز نہیں۔

عن عبد الرحمن بن ابی لیلی ان علیاً رضی اللہ عنہ کان ینھی عن القرأۃ خلف الامام۔ (مصنف عبد الرزاق، باب القرأۃ خلف الامام، رقم الحدیث ۲۸۰۵)

حضرت عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ امام کے پیچھے قرأۃ کرنے سے منع فرماتے تھے۔

عن عطاء بن یسار انه سأل زید بن ثابت رضی اللہ عنہ عن القرأۃ مع الامام فقال لاقرأۃ مع الامام فی شئی من الصلوٰۃ۔ (مصنف ابن أبی شیبه، باب من كره القرأۃ خلف الامام، رقم الحدیث ۳۷۸۳) (سنن نسائی، باب ترك القرأۃ خلف الامام)

حضرت عطاء بن یسار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے امام کے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پیچھے پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ امام کے پیچھے کسی نماز میں کوئی قرأۃ نہیں۔

عن موسی بن سعد عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قال من قرأ خلف الامام فلا صلاۃ لہ۔ (مصنف عبد الرزاق، باب القرأۃ خلف الامام، رقم الحدیث ۲۸۰۲)

حضرت موسیٰ بن سعد رحمۃ اللہ علیہ (حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پوتے) سے مروی ہے کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس نے امام کے پیچھے قرأۃ کی اسکی نماز نہیں ہوئی۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(موطا امام محمد، رقم الحدیث ۱۲۰) (مصنف ابن أبی شیبہ، باب من کرہ القرأۃ خلف الامام، رقم الحدیث ۳۷۸۸) (الاستذکار لا بن عبد البر ۳/۲۴۳، رقم الحدیث ۲۹۳۶، طبع دار قتیبۃ دمشق بیروت) (سنن الکبریٰ للبیہقی، باب من قال لا یقرأ خلف الامام علی الاطلاق)

عن ابن ثوبان عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قال لایقرأ خلف الامام أن جهر و أن خافت۔ (مصنف ابن أبی شیبہ، باب من کرہ القرأۃ خلف الامام)

حضرت ابن ثوبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ امام کے پیچھے نہ پڑھا جائے، امام خواہ آواز سے پڑھتا ہو یا پست آواز میں۔

عن علقمہ بن قیس أنہ قال ابن مسعود رضی اللہ عنہ لیت الذی یقرأ خلف الامام ملیء فوہ تراباً۔ (موطا امام محمد، باب القرأۃ فی الصلوۃ خلف الامام)

حضرت علقمہ بن قیس رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کاش کہ وہ شخص کا منہ جو امام کے پیچھے قرأۃ کرتا ہے مٹی سے بھر دیا جائے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن طحاوی، باب القرأۃ خلف الامام) (کتاب القرأۃ خلف الامام للبیہقی، رقم الحدیث ۲۰۰، طبع ادارۃ الاحیاء گوجرانوالہ) (مصنف عبد الرزاق، باب القرأۃ خلف الامام، رقم الحدیث ۲۸۰۶)

عن عکرمۃ قال سألت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ ان ناساً یقرأ ن فی الظهر والعصر فقال لو کان لی سبیل لقلعت السنتهم۔ (سنن طحاوی، باب القرأۃ فی الظهر و العصر)

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا ہے کہ کچھ لوگ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ظہر اور عصر کی نماز میں (امام کے پیچھے) قرأۃ کرتے ہیں کیا یہ درست ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا اگر میرا ان پر بس چلتا تو میں انکی زبانیں کھینچ لیتا۔

عن أبي بجاد عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه قال وددت أن الذي يقرأ خلف الامام في فيه جمرة۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب من كره القرأة خلف الامام)

حضرت ابو بجاد رحمۃ اللہ علیہ (جو کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے بیٹے ہیں) نے بتلایا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے یہ پسند ہے کہ جو امام کے پیچھے قرأۃ کرتا ہے اس کے منہ میں انگارے ہوں۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(موطا امام محمد، باب افتتاح الصلاۃ، رقم الحديث ۱۲۵) (القرأة خلف الامام للبخاري، تحت رقم الحديث ۱۸) (الاستذكار لابن عبد البر ۲/۲۲۵، رقم الحديث ۴۹۳۸، طبع دار قتيبة دمشق بيروت)

عن موسىٰ بن سعد عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه قال وددت أن الذي يقرأ خلف الامام في فيه حجر۔ (عمدة القاري شرح بخاري، باب وجوب القرأة للامام)

حضرت موسی بن سعد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیٹے نے بتلایا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں پسند کرتا ہوں کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأۃ کرتا ہے اس کے منہ میں پتھر بھر دیے جائیں۔

عن عبد الله بن زيد بن اسلم عن أبيه قال عشرة من اصحاب رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ينهون عن القرأة خلف الامام أشد النهي ابوبكر الصديق و عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان و علي بن أبي طالب و عبد الرحمن بن عوف و سعد بن أبي وقاص و عبد الله بن مسعود و زيد بن ثابت و عبد الله بن عمر و عبد الله بن عباس رضي الله عنهم اجمعين۔ (زجاجة المصابيح، باب القرأة في الصلاة)

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دس صحابہ حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر بن الخطاب، حضرت عثمان بن عفان، حضرت علی بن ابی طالب، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عبداللہ بن مسعود،

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہم امام کے پیچھے قرأۃ کرنے سے انتہائی سختی کے ساتھ منع کرتے تھے۔

عن أبي اسحٰق أن علقمه بن قيس قال وددت أن الذى يقرأ خلف الامام ملیٔ فوه ترابا أو رضفا۔ (مصنف عبد الرزاق، باب القرأة خلف الامام، رقم الحدیث ۲۸۰۶)

حضرت علقمہ بن قیس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ پسند ہے کہ جو امام کے پیچھے قرأۃ کرتا ہو اس کے منہ میں مٹی یا گرم پتھر بھریں جائیں۔

عن ابراهيم عن اسود بن يزيد لان اعض على جمرة احب الى ان اقرأ خلف الامام۔

(مصنف عبد الرزاق، باب القرأة خلف الامام، رقم الحدیث ۲۸۰۶)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ اسود بن یزید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں اس بات کو زیادہ پسند کرتا ہوں کہ اپنے منہ میں آگ کے شعلے ڈالوں بجائے اس کے کہ امام کے پیچھے قرأۃ کروں جبکہ مجھے علم ہے کہ امام پڑھتا ہے۔

یہی روایت معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف عبد الرزاق، باب القرأة خلف الامام، رقم الحدیث ۲۸۰۹)(مصنف ابن أبي شيبه، باب من كره القرأة خلف الامام، رقم الحدیث ۳۷۸۹، ۳۷۸۲)(مسند ابن الجعد، رقم الحدیث ۲۳۱۷)

عن مغيرة عن ابراهيم أنه كان يكره القرأة خلف الامام وكان يقول تكفيك قرأة الامام۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب من كره القرأة خلف الامام)

حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے امام کے پیچھے قرأۃ کرنے کی بدعت ایجاد کر لی ہے جبکہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم امام کے پیچھے قرأۃ نہیں کرتے تھے اور امام کے پیچھے پڑھنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

عن ابراهيم قال الذى يقرأ خلف الامام مشاق۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من كره القرأة خلف الامام)

حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص امام کے پیچھے قرأۃ کرتا ہے وہ (سنت کی) مخالفت کرنے والا ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن (امام) محمد قال لا أعلم القرأة خلف الامام من السنة۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من كره القرأة خلف الامام)

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں کہ امام کے پیچھے قرأۃ کرنا سنت نہیں۔

ستر بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا فتویٰ:

قال الشعبي أدركت سبعين بدرياً كلهم يمنعون المقتدي عن القرأة خلف الامام۔ (روح المعاني، باب القرأة خلف الإمام، طبع دار الكتب العلميه بيروت)

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ستر بدری صحابہ رضی اللہ عنہم کو پایا وہ سب کے سب امام کے پیچھے قرأۃ کرنے کو منع کرتے تھے۔

مسئلہ قرأت خلف الامام کے پر اَحادیث نبویہ ﷺ و آثارِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اِجمالی خلاصہ:

(پہلی دلیل): وہ اَحادیث جن میں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ امام کی قرأۃ کے وقت مقتدی خاموش رہے جن میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی روایات شامل ہیں، ان روایات میں حسب ذیل نکات قابلِ غور ہیں:

(1) سنت کے مطابق زندگی گزارو، جس میں یہ بھی داخل ہے کہ امام کے پیچھے قرأۃ نہ کرنا سنت ہے، جس کی تلقین حضورِ اکرم ﷺ نے فرمائی۔

(2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب امام تکبیر کہے تم بھی تکبیر کہو، یعنی تکبیر کہنے کا حکم امام اور مقتدی دونوں کو فرمایا، جبکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب امام قرأۃ کرے تو تم خاموش رہو، اس میں صاف اور واضح طور پر بتایا گیا کہ امام کا کام قرأۃ کرنا اور مقتدی کا کام خاموش رہنا ہے۔

(3) امام کے ولا الضالین کہنے کے بعد آمین کہو، اگر مقتدی بھی قرأۃ کرے تو اس کی آمین یا تو امام سے پہلے ہوگی یا بعد میں یا پھر وہ آمین کا انتظار کرے گا اور یہ تمام صورتیں خلاف سنت ہیں۔

(4) اس روایت میں امام کی قرأۃ کے وقت خاموش رہنے کا حکم مطلق ہے جو کہ جہری وسری دونوں نمازوں کی قرأتوں کو شامل ہے، مقتدی جب جہری قرأۃ ہوگی تو آمین کہے گا، ورنہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

خاموش رہے گا۔

(5) اس روایت کے مطابق یہ تو ناممکن ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے امام کے فرائض تو بیان کر دیئے ہوں اور مقتدی کے فرائض ترک کر دیئے ہوں، بالفاظِ دیگر مقتدی کو قرأۃ کرنا تو فرض تھا مگر نعوذ باللہ آپ ﷺ نے اس کے برعکس اس کو خاموش رہنے کا حکم فرمایا ہو۔

(6) حدیث میں "واذا قال" کا لفظ صاف ظاہر کرتا ہے کہ پڑھنے والا ایک اور "قولوا" کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ کہنے والے بہت سے ہیں، یعنی صرف امام پڑھے گا اور مقتدی صرف آمین کہیں گے۔

بعض حضرات کا کہنا ہے کہ "خاموش رہو" کے الفاظ غیر محفوظ ہیں، کیونکہ یہ حدیث بخاری شریف میں اس اضافہ کے بغیر ہے، اولاً تو اس کا جواب یہ ہے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شاگرد کے دریافت کرنے پر خود ہی وضاحت فرما دی کہ یہ اضافہ صحیح ہے۔ (صحیح مسلم، باب التشهد فی الصلاۃ)

ثانیاً: اس حدیث کے اضافہ کو امام احمد بن حنبل، علامہ ماردینی، امام نسائی، ابن حزم، ابن جریر طبری، ابن کثیر، ابوعوانہ، ابن حجر، ابن قدامہ، ابن تیمیہ، علامہ عینی اور نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہم نے صحیح تسلیم کیا ہے، تفصیل کے لیے درج ذیل حوالہ جات کا مطالعہ فرمائیں:

(نصب الرایۃ مع ھامش ۲/۱۵)(الجواھر النقی للبیہقی ۲/۱۵۶)(فتح البیان فی مقاصد القرآن ۵/۱۱۷)

اگر حدیث میں "خاموش رہو" کی زیادتی نہ بھی ہو تو بھی "امام کے لیے ولا الضآلین کہنے پر مقتدیوں کا آمین کہنا" اس سے یہ بات نکلتی ہے کہ ولا الضآلین تک مقتدی خاموش رہیں۔

(شرح الموطا للزرقانی باب ماجاء فی التامین خلف الامام)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کی یہی روایت مسند احمد، صحیح ابوعوانہ، سنن ابن ماجہ، سنن ابو داؤد، سنن بیہقی، سنن دارقطنی اور دیگر کتب احادیث میں یہ روایت مروی ہے، جن میں ذکر ہے کہ جب امام قرأۃ کرے تو تم خاموش رہو، یعنی اس میں قرأۃ کا لفظ سورۃ فاتحہ اور ضم سورۃ دونوں کو شامل ہے، جبکہ صرف ضم سورۃ کے دوران خاموش رہنا اور سورۃ فاتحہ کے وقت قرأۃ کرنا، یا سورۃ فاتحہ کے وقت خاموش رہنا اور ضم سورۃ کے دوران قرأۃ کرنا کسی طرح بھی درست نہیں کیونکہ قرأۃ سورۃ فاتحہ اور ضم سورۃ دونوں کا مجموعہ ہے، اسی مذکورہ مفہوم کو حضرت

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث سے تائید ملتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب امام قرأۃ کرے تو تم خاموش رہو۔

(دوسری دلیل): وہ اَحادیث جن میں ذکر ہے کہ امام کی قرأۃ ہی مقتدی کی قرأۃ ہے جو کہ حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت ابن عباس، حضرت جابر رضی اللہ عنہم وغیرہ حضرات سے سنن ابن ماجہ، سنن بیہقی، سنن دارقطنی، مصنف ابن اَبی شیبہ، موطا امام محمد میں منقول ہے اور سنن دارقطنی کی روایت جو کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ چاہے امام آہستہ آواز سے قرأۃ کرے چاہے اُونچی آواز سے کرے، اس مضمون کے تعلق کے ساتھ الشیخ علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ ابن تیمیہ نے ''فروع'' میں اس کو مضبوط قرار دیا ہے۔

(أصل صفة الصلاۃ للبانی، نسخ القرأۃ وراء الامام)

یہ اَحادیث صاف اور صریح ہیں کہ خواہ سورۃ فاتحہ ہو یا ضم سورۃ، جہری نماز ہو یا سری نماز، امام کی قرأۃ مقتدی کے لیے کافی ہوگی۔

(تیسری دلیل): وہ اَحادیث جن میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیچھے قرأۃ کرنے والوں کو منع فرمایا اور تنبیہ فرمائی یہ روایات حضرت عمران بن حصین، حضرت قتادہ، حضرت عبداللہ بن بحینہ، حضرت ابوہریرہ، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم وغیرہ حضرات سے منقول ہے، ان روایات مین سری اور جہری دونوں نمازوں کا ذکر ہے، ان اَحادیث میں منازعت، کشمکش، خلط ملط وغیرہ کے الفاظ ہیں، کیونکہ نماز با جماعت میں قرأۃ امام کا حق ہے، اگر مقتدی بھی قرأۃ کرے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مقتدی نے امام کا حق چھین لیا، یہی منازعت ہے اسی لیے بعض اَحادیث کے الفاظ یہ بھی ہیں کہ ''مجھ سے قرآن چھینا جا رہا ہے'' لہٰذا ان روایات میں یہ نکات قابل غور ہیں:

(1) یہ کہ ان روایات میں اکثر ظہر کی نماز کا ذکر ہے، جب سری نماز میں خاموش رہنا ہے تو جہری نمازوں میں خاموش رہنا بدرجہ اولیٰ ہوگا۔

(2) آپ ﷺ کو تین دفعہ پوچھنا پڑا، گویا کہ یہ عمل آپ ﷺ کو پسند نہ تھا اور اس کے باوجود پوری جماعت میں صرف ایک صحابی نے قرأۃ کی وہ بھی اپنے جی (دل) میں، اور اس

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پر بھی آپ ﷺ نے تحسین نہیں فرمائی بلکہ تنبیہ فرمائی۔

(3) آپ ﷺ نے مطلق قرأۃ کا لفظ استعمال کیا نہ کہ سورۃ فاتحہ یا سورۃ ضم کا۔

(4) وہ احادیث جن میں ذکر ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے منع کرنے سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرأۃ کرنے سے رک گئے، تو اس احادیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ابتداء میں حضور کے پیچھے قرأۃ کرتے تھے، جیسا کہ تفسیر ابن ابی حاتم میں محمد بن کعب القرظی رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں منقول ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ابتداء میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تسمیہ، سورۃ فاتحہ اور ضم سورۃ سب کی قرأۃ کرتے تھے، لیکن پھر جب یہ آیت نازل ہوئی "واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون" تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قرأۃ کرنے سے رُک گئے، پھر بھی بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن کو معلوم نہ تھا وہ کبھی کبھی آپ ﷺ کے پیچھے قرأۃ کر جاتے، اسی لیے احادیث میں کبھی فجر کی نماز کا، کبھی ظہر کی نماز کا اور کبھی عصر کی نماز کا ذکر ہے اور بعض احادیث میں سورۃ فاتحہ کی قرأۃ کرنے کی اجازت کا بھی ذکر ہے اس کے پڑھنے سے منازعت کا امکان کم تھا، بعد میں مکمل منع کر دیا گیا۔

(آثار السنن، باب فی ترك القرأة خلف الامام فی الصلوات كلها)

(چوتھی دلیل): حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کا رکوع میں بغیر فاتحہ پڑھے ملنا اور رسول اللہ ﷺ کا اُسے نماز لوٹانے کا کہنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ بغیر فاتحہ کے نماز کامل ہو جاتی ہے۔

(پانچویں دلیل): وہ آثار صحابہ کرام جن میں مطلقاً قرأۃ خلف الامام سے منع فرمایا گیا ہے، بلکہ قرأۃ خلف الامام کرنے والے پر شدید عتاب فرمایا ہے۔

(چھٹی دلیل): آئمہ اربعہ (امام ابوحنیفہ، امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ) میں سے کوئی بھی مطلقاً طور پر سری اور جہری نمازوں میں قرأۃ خلف الامام کے وجوب کے قائل نہیں، تفصیل کے لیے مندرجہ ذیل حوالہ جات کا مطالعہ فرمائیں:

(موطا امام محمد باب القرأة فی الصلوٰة خلف الامام) (كتاب الحجة للامام محمد باب القرأة خلف الامام) (موطا امام مالك باب ترك القرأة خلف الامام فيما جهر فيه) (كتاب الام

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

للامام شافعی، ابواب الصلوٰة) (التمهید لا بن عبد البر، رقم الحدیث۲۳۶)(المغنی لا بن قدامه، مسئلة المامومر اذا سمع قرأةالامام طبع دار الکتب العلمیة بیروت)(تحفة الاحوذی، باب ماجاء فی ترک القرأة خلف الامام)(الفقه الاسلامی وأدلة للزحیلی، باب یشترط فی القرأة)

جمہور سلف وخلف رحمۃ اللہ علیہم حضرات کا مسلک قرأت خلف الامام سے منع کرنا ہے:

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ قرأۃ خلف الامام کے مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے اپنا اجمالی مؤقف بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ:

فالنزأع من الطرفين لكن الذين ينهون عن القرأة خلف الامام جمهور السلف و الخلف ومعهم الكتاب و السنة الصحيحة والذين اوجبو ها على المأموم فحديثهم ضعفه الائمة۔ (نوع العبادات لابن علامه تیمیه، صفحه۸۶)

مسئلہ زیر بحث میں نزاع تو طرفین سے ہے لیکن جو لوگ امام کے پیچھے قرأۃ سے منع کرتے ہیں وہ جمہور سلف وخلف ہیں اوران کے ہاتھ میں کتاب اللہ اور سنت صحیحہ ہے اور جو لوگ قرأۃ مقتدی پر واجب قرار دیتے ہیں تو آئمہ حدیث نے ان کی حدیث کو ضعیف کہا ہے۔

علامہ محدث محمد بن اسمٰعیل امیر یمانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۱۸۲ھ) کا تحقیقی فیصلہ:

ثم اختلف القائلون بوجوب القرأة فقيل فی محل سكتات الامام، وقيل فی سكوته بعد تمام القرأة، ولا دليل لهذين القولين فی الحديث۔

(سبل السلام شرح بلوغ المرام ۱/۱۰۶)

پھر امام کے پیچھے قرأۃ کو واجب کہنے والے باہم اختلاف میں ہو گئے، بعض یہ کہتے ہیں کہ امام کے سکتوں میں (قرأۃ کرنی چاہیے) اور بعض اس کے قائل ہیں کہ جب امام قرأۃ سے فارغ ہو جائے (تو اس وقت مقتدی قرأۃ کر لے) لیکن دونوں باتوں کا حدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔

جمہور فقہاء اُمت کے نزدیک قرأت خلف الامام واجب نہیں:

هذا مالك فی اهل الحجاز وهذا الثوری فی اهل العراق و هذا الاوزاعی فی اهل

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الشام و ھذا لیث فی اھل مصر ماقالوا الرجل صلی وقرأ امامه ولم یقرأ ھو صلوٰۃ باطلة۔(المغنی لا بن قدامه مسئلة المأموم اذا سمع قرأۃ الامام طبع دار الکتب العلمیة بیروت)

یہ اہل حجاز کے امام حضرت امام مالک ؒ ہیں اور امام ثوری ؒ ہیں جو اہل عراق کے امام ہیں اور یہ امام اوزاعی ؒ ہیں جو اہل شام کے امام ہیں اور یہ لیث بن سعد ؒ ہیں جو اہل مصر کے امام ہیں ان آئمہ مذکورہ میں کسی نے یہ فتویٰ نہیں دیا کہ جب امام قرأۃ کر رہا ہو اور مقتدی اس کے پیچھے نہ قرأۃ کرے تو اس کی نماز باطل ہے۔

و کذلك الامام مالك والامام احمد لم یکونوا قائلین بوجوب قرأۃ الفاتحة خلف الامام فی جمیع الصلوات۔(تحفة الاحوذی باب ماجاء فی ترك القرأۃ خلف الامام)

اسی طرح امام مالک ؒ اور امام احمد ؒ حضرات بھی تمام نمازوں میں امام کے پیچھے فاتحہ کی قرأۃ کے واجب ہونے کے قائل نہیں۔

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ ؒ کا تحقیقی اور بصیرت آموز فیصلہ:

وقد ثبت بالکتاب وللسنة وبالاجماع أن انصات المأموم لقرأۃ امامه یتضمن معنی القرأ معه وزیادۃ۔

(مجموعة الفتاوی ۲۲/۲۹۰، کتاب الصلاۃ فصل الناس فی القرأۃ خلف الامام طبع العبیکان)

تحقیق یہ ہے کہ یہ بات قرآن کریم، حدیث شریف اور اجماع اُمت سے ثابت ہے کہ امام کی قرأۃ کی وجہ سے مقتدی کا خاموش رہنا ہی اس کے پڑھنے کے حکم میں ہے، بلکہ اس کو قرأۃ کے ثواب کے ساتھ خاموش رہنے کی وجہ سے حکم کی تعمیل کا ثواب بھی ملتا ہے۔

عن وھب بن کیسان أنه سمع جابر رضی اللہ عنه یقول من صلی رکعة لم یقرأ فیھا بأم القرآن فلم یصل الا وراء الامام، رواہ مالك فی الموطا وجابر آخر من مات من الصحابة بالمدینة وھو من أعیان تلك الطبقة وروی مالك ایضا عن نافع عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنه کان اذا سئل ھل یقرأ أحد خلف الامام؛ یقول اذا صلی أحد کم خلف الامام فحسبه قرأۃ الامام واذا صلی وحدہ فلیقرأ قال وکان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنه لایقرأ خلف

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الامام و ابن عمر من أعلم الناس بالسنة وأتبعهم لها۔

(مجموعة الفتاویٰ ۲۲/۱۴۲، کتاب الصلاۃ فصل الناس فی القرأۃ خلف الامام، طبع العبیکان)

وہب بن کیسان رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ جس نے نماز پڑھی اور اس میں سورت فاتحہ کی قرأۃ نہ کی تو اس کی نماز نہیں، سوائے یہ کہ امام کے پیچھے ہو، اس کو امام مالک رحمہ اللہ نے موطا میں نقل کیا ہے، حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے اخیر میں وفات پانے والے ہیں اور یہ اس طبقہ کے سر برآوردہ لوگوں میں سے تھے، نیز امام مالک رحمہ اللہ نے حضرت نافع رحمہ اللہ سے اور اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو اس کے لیے امام کی قرأۃ ہی کافی ہو جائے گی اور جب کوئی شخص تنہا نماز پڑھے تو وہ قرأۃ ضرور کرے، وہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ خود امام کے پیچھے قرأۃ نہیں کرتے تھے، جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ لوگوں میں سب سے زیادہ سنت کے عالم تھے اور سب سے زیادہ متبع سنت تھے۔

مزید لکھتے ہیں کہ:

وروی مسلم فی صحیحه عن عطا بن یسار أنه سأل زید بن ثابت رضی الله عنه عن القرأة مع الامام فقال لا قرأ مع الامام شیئ وروی البیهقی عن أبی وائل أن رجل سأل ابن مسعود رضی الله عنه عن القرأة خلف الامام فقال أنصت للقرآن فان فی الصلاة لشغلا وسیکفیك ذاك الامام وابن مسعود رضی الله عنه و زید بن ثابت رضی الله عنه هما فقیها أهل المدینة وأهل الکوفة من الصحابة۔ (مجموعة الفتاویٰ ۲۲/۱۴۲، سئل عن القرأة خلف الامام، طبع العبیکان)

امام مسلم رحمہ اللہ نے اپنی صحیح میں عطا بن یسار رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ اُنہوں نے خود حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے مقتدی کے قرأۃ کے بارے میں پوچھا تو اُنہوں نے فرمایا کہ امام کے پیچھے کچھ بھی پڑھنے کی اجازت نہیں ہے اور امام بیہقی رحمہ اللہ نے ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے امام کے پیچھے قرأۃ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کرنے کے بارے میں سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ قرآن کے لیے خاموش رہو، امام کی قرأۃ ہی تمہارے لیے کافی ہو جائے گی، عبداللہ بن مسعود اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اہل مدینہ اور اہل کوفہ میں فقیہ صحابی تھے۔

قرأت خلف الامام کی ممانعت پر قرآن مجید سے بصیرت آموز دلیل:

تفسیر طبری: علامہ ابن جریر طبری رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قال قال ابن زید کان هارون علیه السلام یقول آمین فقال الله" قد أجیبت دعوتکما" فصار التأمین دعوة صار شریکه فیها. (تفسیر الطبری ۱۲/۲۶۷، طبع دار هجر)

حضرت عبداللہ بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا مانگنے پر حضرت ہارون علیہ السلام نے آمین کہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ''تم دونوں کی دُعا قبول کر لی گئی'' تو اس دُعا پر آمین کہنے والا اس دُعا میں شریک ہو جاتا ہے۔

قیل ان الدعی وان کان واحداً فان الثانی کان مؤمناً وهو هارون فلذلك نسبت الاجابة الیهما لأن المؤمن داع و کذلك قال أهل التأویل.

(تفسیر الطبری ۱۲/۲۶۰، طبع دار هجر)

پس اگر کوئی اعتراض کرنے والا کہے کہ دُعا کی نسبت دونوں کی طرف کیسے ہے؟ جب کہ دُعا مانگنے والا ایک تھا، تو جواب میں کہا جائے گا کہ اگرچہ دُعا مانگنے والا ایک تھا مگر دوسرا آمین کہنے والا تھا اور وہ حضرت ہارون علیہ السلام تھے، پس نسبت دُعا کی دونوں کی طرف صحیح ہے کیونکہ آمین کہنے والا بھی دُعا مانگنے والا ہوتا ہے۔

تفسیر کبیر: امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

وذلك لأن من یقول عند الدعاء الدعی آمین فهو أیضاً داع لأن قوله آمین تأویله استجب فهو سائل کما أن الدعی سائل أیضاً.

(تفسیر کبیر ۵/۳۳، طبع دار الکتب العلمیة بیروت)

اور یہ اس لیے ہے کہ جو شخص دُعا مانگنے والے کی دُعا کے وقت آمین کہتا ہے وہ بھی دُعا مانگنے والا ہی شمار ہوتا ہے کیونکہ آمین کا معنی ہے ''اے اللہ! قبول فرما'' پس آمین کہنے والا سائل

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہے جسے کہ دُعا مانگنے والا سائل ہے۔

تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

أدعو ربكم تضرعاً حال تذللا و خفية سرًا انه لا يحب المعتدين بالتشدق ورفع الصوت۔ (تفسیر جلالین، صفحہ ۱۳۴، طبع دار العربیۃ)

مانگو اپنے رب سے عاجزی کے ساتھ اور پوشیدہ طور پر، اللہ تعالیٰ بلند آواز سے دُعا مانگنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

قال ابن منير فی ذکر مناسبة الباب بأن التامين دُعاء وقال ان التامين قائم مقام التلخيص بعد البسط فالداعی فصل المقاصد والمؤمن أتى بكلمة تشمل جميعاً۔ (فتح الباری شرح بخاری ۲/۲۶۲، طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت)

ابن منیر رحمۃ اللہ علیہ باب کے ساتھ حدیث کی مناسبت کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ آمین دُعا ہے اور آمین تفصیل آمین کے بعد اختصار کے مترادف ہے، امام نے مقاصد و مطالب کو تفصیلاً ذکر کیا اور اس پر آمین کہنے والا صرف یہ کلمہ کہتا ہے جو ساری دُعا کو شامل ہے۔

استدلال: قرآنِ پاک کی اس آیت کی تفسیر سے ثابت ہوا جب حضرت موسیٰ علیہ السلام دُعا مانگ رہے تھے تو حضرت ہارون علیہ السلام بالکل خاموش مگر متوجہ تھے اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دُعا ختم کی تو آپ علیہ السلام نے آمین کہی اور اللہ تعالیٰ نے ان (حضرت ہارون علیہ السلام) کو بھی دُعا کرنے والا فرمایا، اسی طرح جب امام فاتحہ پڑھتا ہے (یاد رہے فاتحہ کو بھی حدیث شریف میں اللہ اور بندہ کے درمیان تقسیم بتایا گیا ہے کہ بندہ دُعا کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ جواب میں قبول فرماتے رہتے ہیں) اور مقتدی حضرت ہارون علیہ السلام کی طرح خاموش اور متوجہ رہتا ہے اور جب امام سورۃ فاتحہ ختم کرتا ہے تو مقتدی بھی آمین کہہ دیتے ہیں تو وہ فاتحہ امام اور مقتدی دونوں کے لئے شمار ہو جاتی ہے جیسے قرآنِ پاک نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا میں حضرت ہارون علیہ السلام کیا۔

قرأت خلف الامام نہ کرنے پر عقلی دلیل امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی:

امام موفق احمد مکی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ''مناقب أبي حنيفہ رحمۃ اللہ علیہ'' لکھی ہے اس میں آپ نے ایک

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قصہ لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ قرأت خلف الامام پر بعض علماء نے مباحثہ کیا تو آپ نے فرمایا کہ بحث و مناظرہ کے لئے ایک جماعت تشکیل دو، اُنہوں نے ایک جماعت بنائی، امام صاحب نے فرمایا کہ مجھ سے بحث میں سب بات کرو گے یا ایک کرے گا؟ اُنہوں نے کہا کہ ایک بات کرے گا، تو آپ نے فرمایا کہ بات کرنے کے لیے وہی منتخب کرو گے، اس کی بات سب کی بات سمجھی جائے گی یا ان کی اپنی بات ہو گی؟ وفد نے کہا نہیں وہ ہمارا نمائندہ اور وکیل ہوگا اور اس کی بات سب کی بات ہوگی، تب امام صاحب نے فرمایا کہ بس مناظرہ ہو گیا، وفد میں سے جو کم فہم تھے اُنہوں نے شور کیا کہ نہیں اب مناظرہ کرنا ہے، مگر ان کے ماہرین نے کہا کہ بس کرو اور چلے جاؤ کیونکہ تم مناظرہ ہار گئے ہو اور شکست کا تم لوگوں نے اقرار کرلیا ہے (امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو عملی طور پر بتا دیا کہ جب میرے سامنے ایک ہی وکیل بات کرے گا اور ان کی بات سب کی طرف سے سمجھی جائے گی اور سارے نہیں بولیں گے تو یہی ضابطہ و قاعدہ نماز کے متعلق بھی ہے کہ امام جو سب کی نماز کا ضامن ہوتا ہے، کی قرأت ہی سب کی قرأۃ سمجھی جائے گی)۔

حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ نے "فتح الملھم" میں ایک بادشاہ اور اس کے پاس جانے والے وفد کا ذکر کیا ہے کہ مثلاً وفد کے تمام ارکان نے اگر بولنا شروع کیا تو بادشاہ کتنا ناراض ہوگا اور کہہ دیگا کہ کیا وفد کے سربراہ کا کلام سب کا کلام نہیں ہے؟ ہر ایک یہی کہے گا کہ ہاں ایسا ہی ہے، یہی وجہ ہے کہ مصنف عبدالرزاق میں ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ قول مذکور ہے کہ اسلام میں پہلی بدعت یہ شروع ہوئی کہ لوگوں نے امام کے پیچھے پڑھنا شروع کر دیا۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا دوٹوک فیصلہ:

وهذا النبي وأصحابه والتابعون وهذا مالك في أهل الحجاز وهذا الثوري في أهل العراق وهذا الاوزاعي في أهل الشام وهذا الليث في أهل مصر ما قالوا لرجل صلى وقرأ امامه ولم يقرأ هو صلوته باطلة.

(المغني، صفحه ٦٠٢، خير الكلام في وجوب فاتحه خلف الامام، صفحه ٣٣، طبع مكتبه نعمانيه)

یہ آنحضرت ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ میں اہل حجاز (اہل مکہ) میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہیں، اہل عراق میں امام ثوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں، اہل شام میں امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، اہل مصر میں امام لیث رحمۃ اللہ علیہ ہیں، ان میں سے کسی نے ایسے شخص کی نماز کو باطل نہیں کہا جس نے جہری نماز میں امام کی اقتداء کی اور قرأۃ نہ کی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بھی جہری نمازوں میں قرأت خلف الامام کے قائل نہیں:

کل صلاۃ صلیت خلف الإمام والإمام یقرأ قرائۃ لا یسمع فیھا قرأ فیھا۔

(کتاب الام للشافعی ۷/۱۷۴، ابواب الصلاۃ، طبع دار المعرفۃ بیروت)

ہم کہتے ہیں کہ ہر وہ نماز جو امام کی پیچھے پڑھی جائے اور امام ایسی قرأۃ کر رہا ہو جو سنی نہ جاتی ہو تو مقتدی ایسی نماز میں قرأۃ کریں۔

نوٹ: یعنی سنی جانے والی نمازوں میں قرأۃ نہ کریں، آج کل تو لاؤڈ اسپیکر کی وجہ سے ہر کسی کو امام کی قرأۃ سنائی دیتی ہے خواہ مقتدی کتنی ہی دور کیوں نہ ہو۔

اکابر علمائے اہل حدیث فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے والے کی نماز کو باطل نہیں سمجھتے:

(1) مولانا ارشاد الحق اثری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر دور قریب کے محققین علمائے اہل حدیث تک کسی کی تصنیف میں یہ دعویٰ نہیں کیا گیا کہ دیانت دارانہ تحقیق کے بعد فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز باطل ہے اور وہ بے نماز ہے۔ (توضیح الکلام فی وجوب القرأۃ خلف الامام، صفحہ ۷۱، طبع ادارۃ العلوم الاثریہ فیصل آباد)

(2) عطاء اللہ حنیف بھوجیانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

اہل حدیث امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہ پڑھنے والے کو "بے نماز" سمجھتے ہیں حالانکہ یہ دعویٰ بلا دلیل ہے، امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر محققین علماءِ اہل حدیث تک کسی کی تصنیف میں یہ دعویٰ نہیں کیا گیا۔ (خیر الکلام فی وجوب فاتحہ خلف الامام (مقدمہ) صفحہ ۱۴، طبع مکتبہ نعمانیہ)

(3) شیخ الکل حافظ محمد گوندلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے لے کر محققین علماءِ اہل حدیث تک کسی کی تصنیف میں یہ دعویٰ نہیں کیا گیا کہ امام کے پیچھے سورت فاتحہ نہ پڑھنے والے کی نماز نہیں۔

(خیر الکلام فی وجوب فاتحہ خلف الامام، صفحہ ۳۳، طبع مکتبہ نعمانیہ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سورۃ فاتحہ قرأت قرآن میں شامل ہے:

فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ (سورۃ النحل، آیت ۹۸)

جب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو۔

استدلال: اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ جب قرآن کی قرأۃ کرنے لگو تو تعوذ پڑھ لیا کرو، چنانچہ سورۃ فاتحہ سے پہلے تعوذ کا پڑھنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ سورۃ فاتحہ قرأۃِ قرآن کا حصہ ہے، الگ نہیں۔

عن أبي سعيد رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان يقول قبل القرأة اعوذ بالله من الشيطن الرجيم۔

(مصنف عبد الرزاق باب متى يستعيذ رقم الحديث ٢٥٨٩)(مسند أبي يعلى برقم الحديث ١١٠٨)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ قرأۃ سے پہلے "أعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھتے۔

استدلال: ظاہر ہے تعوذ سورۃ فاتحہ اور سورۃ سے پہلے ہی پڑھی جاتی ہے لہٰذا اس حدیث میں واضح حکم ہے کہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ دونوں قرأۃ میں شامل ہے۔

عن أبي سعيد بن المعلى رضي الله عنه قال مر بي رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فقال ألم يقل الله يا أيها الذين آمنوا استجيبوا لله وللرسول اذا دعاكم ثم قال ألا أعلمك سورة أعظم سورة من القرآن قبل أن أخرج من المسجد فلما أراد أن يخرج قال- الحمد لله رب العالمين- وهي السبع المثاني والقرآن العظيم الذي أوتيتم۔ (صحيح بخاري باب ما جاء في فاتحة الكتاب)

ابوسعید بن معلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ جب تمہیں پکاریں تو اس کا جواب دو (یعنی ان کی اطاعت کرو) پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اس سے پہلے کہ مسجد سے باہر نکلوں ایک سورۃ نہ سکھاؤں؟ پھر جب آپ ﷺ نے باہر جانے کا ارادہ کیا تو فرمایا کہ وہ سورۃ فاتحہ ہے اور وہی سبع مثانی ہے اور قرآن عظیم ہے جو تمہیں دیا گیا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال اذا قمت الی الصلوٰۃ فکبر ثم اقرأ ماتیسر معک من القرآن ثم ارکع حتی تطمئن راکعاً ثم ارفع۔ (صحیح بخاری، باب امر النبی ﷺ الذی لا یتمہ رکوعہ بالاعادۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طویل روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک صحابی کو نماز کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو اور جس قدر ہو سکے قرآن پڑھو، اس کے بعد رکوع کرو یہاں تک کہ اطمینان سے ادا ہو جائے تو اس کے بعد سر اُٹھاؤ (قومہ کے لیے)۔

استدلال: اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے مطلقاً قرآن پڑھنے کا حکم فرمایا تو ظاہر ہے اس سے سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ پڑھنا ہی مراد ہے۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یفتتح الصلوٰۃ بالتکبیر والقرأۃ "بالحمد للہ رب العالمین"۔ (سنن ابوداؤد، باب افتتاح الصلوٰۃ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز تکبیر سے اور قرأۃ "الحمد للہ رب العالمین" سے شروع فرماتے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(صحیح مسلم، باب ما یجمع صفۃ الصلوٰۃ)(سنن ابن ماجہ، باب القرأۃ)(مصنف ابن أبی شیبہ، باب من لا یجھر بسم اللہ الرحمن الرحیم)(صحیح ابن حبان، باب ذکر وصف ما یفتتح بہ المرء صلاتہ)(مسند احمد، رقم الحدیث ۲۵۱۹۸، ۲۳۶۴۷)

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم أخرج فناد فی المدینۃ أنہ لا صلوٰۃ الا بقرآن۔

(سنن ابو داؤد، باب من ترک القرأۃ فی الصلوٰۃ بفاتحۃ الکتاب)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اعلان کروں کہ بغیر قرآن پڑھے نماز صحیح نہیں ہوتی (یعنی فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے بغیر نماز نہیں ہوتی)۔

عن أنس رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم وأبابکر و عمر و

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عثمان رضی اللہ عنھم کانوا یفتتحون القرأۃ بالحمد للہ رب العالمین۔
(سنن ابو داؤد، باب افتتاح الصلوۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ، ابوبکر، عمر عثمان رضی اللہ عنہم قرأۃ "الحمد للہ رب العالمین" سے شروع فرماتے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن ابن ماجہ، باب افتتاح الصلاۃ)(سنن ترمذی، باب فی افتتاح القرأۃ)(سنن نسائی، باب البدائۃ بفاتحہ الکتاب قبل السورۃ)(صحیح بخاری، باب ما یقرأ بعد التکبیر)(صحیح مسلم، باب حجۃ من قال لا یجھر بالبسملۃ)(مسند أحمد، رقم الحدیث ۱۲۶۵۱، ۱۱۵۵۳، ۱۳۵۴۰)(الاستذکار لابن عبد البر، رقم الحدیث ۳۵۶۹)(مصنف ابن أبی شیبہ، باب من لا یجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم)
(سنن دارمی، باب کراھیۃ الجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم)

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیف تقرأ اذا قمت الی الصلوۃ قلت "الحمد للہ رب العالمین" فقال قل "بسم اللہ الرحمن الرحیم"۔ (سنن دار قطنی، باب وجوب القرأۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم فی الصلاۃ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے پوچھا کہ جب نماز پڑھتے ہو تو قرأۃ کیسے کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا میں "الحمد للہ رب العالمین" پڑھتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا تم "بسم اللہ الرحمن الرحیم" بھی پڑھا کرو۔

آثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین:

عن حمید أن أبا بکر رضی اللہ عنہ یفتتح القرأۃ "الحمد للہ رب العالمین"۔
(مصنف ابن أبی شیبہ، باب من لا یجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم)

حضرت حمید رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز کی قرأۃ "الحمد للہ رب العالمین" سے شروع فرماتے۔

عن عبد اللہ رضی اللہ عنہ أنہ کان یفتتح القرأۃ "بالحمد للہ رب العالمین"۔
(مصنف ابن أبی شیبہ، باب من لا یجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم)

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ قرأۃ "الحمد للہ رب العالمین" سے شروع فرماتے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن حمید عن أنس رضی اللہ عنہ أنہ کان یستفتح القرأۃ بالحمد للہ رب العالمین۔ (مصنف ابن أبی شیبہ باب من لا یجھر ببسم اللہ الرحمن الرحیم)

حضرت حمید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ قرأۃ ''الحمد للہ رب العالمین'' سے شروع فرماتے۔

امام کے ساتھ رکوع میں ملنے والے کی وہ رکعت شمار ہوگی:

جس شخص نے امام کو رکوع میں پالیا یعنی امام کے رکوع سے اٹھنے سے پہلے امام کیساتھ رکوع میں شامل ہوگیا تو اس نے وہ رکعت پالی، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی یہی فتویٰ ہے اور اُمت کا اجمالی عمل بھی یہی ہے۔

وَأَقِیمُوا الصَّلَاۃَ وَآتُوا الزَّکَاۃَ وَارْکَعُوا مَعَ الرَّاکِعِینَ۔ (سورۃ البقرۃ آیت ۴۳)

اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

استدلال: اس آیت میں نماز با جماعت کا ذکر ہے، نماز با جماعت میں قیام، رکوع، سجدہ اور قعدہ سب کچھ ہوتا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر بالخصوص رکوع کا ذکر فرمایا ''اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو'' اس کی حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہونے سے رکعت مل جاتی ہے جبکہ امام کے ساتھ سجدہ میں شامل ہوں تو رکعت شمار نہیں ہوتی۔

عن أبی بکرۃ رضی اللہ عنہ أنہ أنتھی الی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم وھو راکع فرکع قبل أن یصل الی الصف فقال فذکر ذلک النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقال زادک اللہ حرصا ولا تعد۔ (صحیح بخاری باب اذا رکع دون الصف)

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کے قریب اس حالت میں پہنچے کہ آپ ﷺ رکوع میں چلے گئے تھے چنانچہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ صف میں ملنے سے پہلے ہی (تکبیر تحریمہ کہہ کر) رکوع میں چلے گئے اس کا ذکر آپ ﷺ سے نماز کے بعد کیا گیا تو آپ ﷺ نے ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اللہ تجھے نیکی کرنے پر اور زیادہ حریص کرے مگر آئندہ ایسا نہ کرنا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(سنن نسائی، باب الرکوع دون الصف)(القرأة خلف الامام للبخاری، باب هل یقرأ بأکثر من فاتحة الکتاب خلف، رقم الحدیث۹٦)(سنن ابو داؤد، باب الرجل یرکع دون الصف)(مسند البزار، رقم الحدیث۳٦٥١)(سنن طحاوی، رقم الحدیث۵۰۵۵))(المنتقی لابن جارود، باب الرجل یصلی خلف القوم وحدہ، رقم الحدیث۳۱۸)(معجم ابن الأعرابی، رقم الحدیث۵۰۵۵)(المعجم الأوسط للطبرانی، رقم الحدیث۲۱۹٦)(صحیح ابن حبان، رقم الحدیث۲۱۹۳)(سنن الکبریٰ للبیهقی، باب من رکع دون الصف وفی ذلك دلیل علی ادراك الرکعة ولولا ذلك لما تکلفوه)(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث۱۰۳۰)(سنن الصغیر للبیهقی، باب اذا رکع دون الصف)(سنن الکبری للبیهقی، باب من جوز الصلاة دون الصف)(مسند أبی داؤد طیالسی، رقم الحدیث۹۱۷)(کتاب الآثار للامام محمد، باب من سبق بشئی من صلاة، رقم الحدیث۲۸٦)(معرفة السنن والآثار للبیهقی، باب صلاة المنفرد خلف الامام)(شرح السنة للبغوی، باب من صلی خلف الصف وحدہ)(مصنف عبد الرزاق، باب من دخل والامام فرکع قبل أن یصل)(مسند احمد، رقم الحدیث۲۰۴۵۷،۲۰۴۰۵،۲۰۴۰۳)

<u>فائدہ:</u> اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

عن الحسن عند الطبرانی فقال أیکم صاحب هذا النفس؟ قال خشیت أن تفوتنی الرکعة معك. (فتح الباری شرح صحیح بخاری، باب اذا رکع دون الصف)

امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ نماز کے بعد (رسول اللہ ﷺ) نے پوچھا کہ کس نے ایسا کیا؟ تو ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں نے ایسا کیا ہے کیوں کہ مجھے خوف تھا کہیں آپ ﷺ کے ساتھ میری یہ رکعت فوت نہ ہو جائے۔

عن أبی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اذا جئتم الی الصلوٰة ونحن سجود فاسجدوا ولا تعتدوها شیئا ومن ادرك الرکعة فقد ادرك الصلوٰة. (سنن ابو داؤد، باب فی الرجل یدرك الامام ساجدا کیف یصنع)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز کے لیے آؤ ہم سجدے کی حالت میں ہوں تو تم لوگ سجدہ کر لو لیکن اس رکعت کو شمار نہ کرو اور جس شخص نے رکوع پا لیا تو اس نے نماز پا لی (یعنی رکوع میں شرکت پوری رکعت میں شرکت کے برابر ہے)۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

المستدرك للحاكم، رقم الحديث٨٦)(مصنف عبد الرزاق،باب أدرك ركعة أو سجدة)

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال من ادرك الركعة من الصلاة فقد ادركها قبل أن يقيم الامام صلبه۔

(صحيح ابن خزيمه، رقم الحديث ١٦٢٢،طبع دار الكتب العلميه بيروت)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے امام کے رکوع سے اُٹھنے سے پہلے رکوع کو پالیا اس نے وہ رکعت پالی۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن دارمی ،باب من ادراك ركعة من الصلوة فقد ادراك)(سنن الكبرىٰ للبيهقي،باب ادراك الامام في الركوع)(موطا امام محمد،باب الرجل يسبق ببعض الصلوٰة)(سنن دار قطني، باب من ادراك الامام قبل اقامة صلبه فقد ادراك الصلاة)

عن عبدالله بن مغفل رضي الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه واله وسلم اذاوجدتم ساجداً فاسجدواأو راكعاً فاركعوا أو قائماً فقوموا ولا تعتدو بالسجود اذا لم تدركوا الركعة۔ (مختصر سلسلة الاحاديث الصحيحه للباني، رقم الحديث٥٣٢)

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم امام کو سجدہ کی حالت میں پاؤ تو اس کے ساتھ سجدہ کرو اور اگر رکوع میں پاؤ تو اس کے ساتھ رکوع کرو اور اگر قیام کی حالت میں پاؤ تو اس کے ساتھ قیام کرو لیکن جب تک رکوع نہ ملے اس وقت تک رکعت کا کوئی اعتبار نہیں۔

عن عبد العزيز بن رفيع رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه واله وسلم اذا جئتم والامام راكع فاركعوا وان كان ساجداً فاسجدوا ولا تعتدوا بالسجود اذا لم يكن معه الركوع۔ (سنن الكبرىٰ للبيهقي،باب ادراك الامام في الركوع)

حضرت عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا جب تم امام کو رکوع میں پاؤ تو رکوع کرو اور اگر سجدے میں پاؤ تو سجدہ کرو اور سجدہ کا کوئی اعتبار نہیں اگر تمہیں (امام) کے ساتھ رکوع نہیں ملا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عبد العزیز بن محمد المکی عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال من لم یدرک الرکعۃ لم یدرک الصلاۃ۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی، باب ادراک الامام فی الرکوع)

حضرت عبد العزیز بن محمد المکی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے یہ فرمایا کہ جس کا رکوع رہ گیا تو اس کی وہ نماز (کی رکعت بھی) رہ گئی۔

عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا جئتم ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوا شیئا ومن أدرک الرکعۃ فقد أدرک الصلاۃ۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی، باب ادراک الامام فی الرکوع)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے آؤ اور (امام) کو سجدہ میں پاؤ تو سجدہ میں چلے جاؤ اور مت رکو اور جس کا رکوع رہ گیا اس کی نماز کی (وہ رکعت) رہ گئی۔

عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا أتی أحدکم الصلاۃ فلا یرکع دون الصف حتی یأخذ مکانہ من الصف۔

(سنن طحاوی، باب من صلی خلف الصف وحدہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے یہ فرمایا کہ جب تم نماز کے لیے آؤ تو صف سے الگ رکوع میں مت جایا کرو اس وقت رکوع کرو جب صف میں پہنچ جاؤ۔

استدلال: کیونکہ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ رکعت کو پانے کے لئے صف سے پہلے ہی رکوع کر لیتے تا کہ رکعت مل جائے، اسی لئے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرما رہے ہیں کہ (کوشش کیا کریں کہ) صف میں پہنچ کر رکوع کیا جائے۔

عن عبد اللہ بن أبی أوفیٰ رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان یقوم فی الرکعۃ الأولیٰ من الصلاۃ الظهر حتی لا یسمع وقع قدم۔

(سنن ابو داؤد، باب القرأۃ فی الظہر)

حضرت عبد اللہ بن أوفی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں بے شک نبی کریم ﷺ ظہر کی نماز کی پہلی رکعت میں اتنی دیر قیام کرتے یہاں تک کہ قدموں کی آواز کو نہ سنتے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

استدلال: یعنی جب تک کسی نمازی کے قدموں کی آواز سنتے قرأۃ فرماتے تا کہ وہ رکوع میں مل سکے اور اُسے وہ رکعت مل جائے، اور جب قدموں کے آنے کی آواز بند ہو جاتی تو رکوع فرماتے، اگر رکوع میں ملنے سے رکعت شمار نہ ہوتی تو اس انتظار کو کوئی مقصد نہ ہوتا۔

عن أبي مالك الأشعري رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم أنه كان يسوي بين الأربع ركعات في القرأة والقيام ويجعل الركعة الأولى هي اطولهن لكي يثوب الناس. (مسند احمد رقم الحدیث ۲۲۴۰۳)

حضرت ابو مالک اشعری ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کی چاروں رکعتوں کو قیام اور قرأۃ میں برابر کرتے تھے، مگر پہلی رکعت کو سب سے لمبی کرتے تھے تا کہ صحابہ کرام ؓ اس کو حاصل کر سکیں۔

عن عطاء أنه سمع عبدالله بن الزبير رضي الله عنه على المنبر يقول للناس اذا دخل أحدكم المسجد والناس ركوع فليركع حين يدخل ثم ليدب راكعاً حتى يدخل في الصف فان ذلك السنة قال عطاء وقد رأيته هو يفعل ذلك.

(صحیح ابن خزیمہ رقم الحدیث ۱۵۷۱، طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی شخص اس حال میں مسجد میں داخل ہو کہ لوگ رکوع میں ہوں تو لوگوں کے ساتھ رکوع میں شامل ہو جائے، پھر رکوع کی ہی حالت میں آہستہ آہستہ چلتے چلتے صف میں شامل ہو جائے، بلا شبہ یہ سنت (نبوی ﷺ) ہے، حضرت عطاء ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کو ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔

آثار صحابہ کرام ؓ وتابعین ؒ:

عن زيد بن علي عن أبيه عن جده عن علي رضي الله عنه قال اذا أدركت الامام وهو راكع وركعت معه بتلك الركعة واذا أدركته وهو ساجد وسجدت معه فلا تعتد بتلك الركعة. (مسند امام زید بن علی، باب الرجل یدرك مع الامام بعض الصلاة)

حضرت زید ؒ کے دادا حضرت علی ؓ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے فرمایا تم نے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام کو رکوع میں پالیا اور اس کے ساتھ رکوع کر لیا تو یہ رکعت شمار کر لو اور اگر سجدہ میں پایا تو اس کے ساتھ سجدہ کر لو مگر وہ رکعت شمار نہ کرو۔

أن زيد بن ثابت و ابن عمر رضي الله عنهم كانا يفتيان الرجل اذا انتهى الى القوم وهم ركوع أن يكبر تكبيرة وقد أدرك الركعة قالا وان وجدهم سجود سجد معهم ولم يعتد بذلك۔ (موطا امام مالك، باب من ادرك ركعة من الصلوة)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فتوی دیا کرتے تھے کہ جو شخص جماعت کو رکوع کی حالت میں پالے وہ تکبیر کہہ کر رکوع کرے تو اسکی رکعت ہو گئی اور اگر سجدہ کی حالت میں ملا تو رکعت شمار نہ ہو گی۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف عبد الرزاق، باب الرجل يدخل والامام راكع كم يكبر)(مصنف ابن أبي شيبه، باب الرجل يدرك الامام وهو راكع هل)

عن الزهري عن عروة بن الزبير وزيد بن ثابت يجيئان والامام راكع فيكبران تكبيرة الافتتاح للصلاة وللركعة۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب الرجل يدرك الامام وهو راكع هل)

حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اس وقت پہنچے کہ امام رکوع میں چلے گئے تھے تو انہوں نے دو تکبیریں کہیں، ایک نماز کے شروع کی اور دوسری رکوع کے لیے۔

عن خارجه بن زيد بن ثابت أن زيد بن ثابت يركع على عتبيه المسجد ووجهه الى القبلة ثم يمشي معترضاً على شقه الايمن أن وصل الى الصف أولم يصل۔

(سنن طحاوی، باب من صلى خلف الصف وحده)

حضرت خارجہ بن زید رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد کی دہلیز میں قدم رکھتے ہی قبلہ رو ہو کر رکوع میں چلے جاتے پھر (بحالت رکوع) دائیں طرف (صف کی طرف) چل پڑتے اور رکوع سے پوری رکعت شمار کرتے چاہے آپ صف تک پہنچتے یا نہ پہنچتے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن مالك أنه بلغته أن عبدالله بن عمر و زيد بن ثابت رضی الله عنهم كانا يقولان من ادرك الركعة فقد ادرك السجدة۔ (موطا امام مالك، باب فيمن أدرك ركعة من الصلاة)

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ دونوں فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص نے رکوع پالیا اس نے سجدہ بھی پالیا۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن الکبریٰ للبیہقی، باب ادراك الامام فی الرکوع) (موطا امام محمد، باب القرأة فی الصلوٰة خلف الامام) (شرح السنة للبغوی، باب من صلی خلف الصف وحده)

عن سهل بن حنيف أنه رأى زيد بن ثابت دخل المسجد والامام راكع فمشى حتى أمكنه أن يصل الصف وهو راكع كبر فركع ثم دب وهو راكع حتى وصل الصف.

(سنن الکبریٰ للبیہقی، باب من رکع دون الصف وفی ذلك دليل على ادراك الركعة ولولا ذلك لما تكلفوه)

حضرت سہل بن حنیف رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جب مسجد میں داخل ہوئے تو امام رکوع میں تھا تو وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے گئے یہاں تک کہ چلتے چلتے صف میں مل گئے۔

عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنه أنه كان يقول من أدرك الامام راكعاً فركع قبل أن يرفع الامام رأسه فقد أدرك تلك الركعة۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی، باب ادراك الامام فی الرکوع)

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب تم نے امام کو رکوع میں پا کر اس کے سر اٹھانے سے پہلے رکوع کر لیا تو تحقیق تم نے اس رکعت کو پالیا۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من قال اذا أدركت الامام وهو راكع فوضعت يديك على ركبتيك من قبل أن يرفع رأسه فقد أدركته) (مصنف عبد الرزاق، باب الرجل يدرك الامام وهو راكع فيركع الامام قبل أن يركع)

عن أبي الاحوص عن ابن مسعود رضی الله عنه قال من لم يدرك الامام راكعاً لم يدرك تلك الركعة۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی، باب ادراك الامام فی الرکوع)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابوالاحوص رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس کا امام کے ساتھ رکوع رہ گیا تو اس کو وہ رکعت نہیں ملی۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۹۳۷۰) (مصنف عبدالرزاق، باب أدرك ركعة أو سجدة)

عن زيد بن وهب قال دخلت أنا وابن مسعود رضي الله عنه المسجد والامام راكع فركعنا ثم مضينا حتى استوينا في الصف فلما فرغ الامام قمت أصلي فقال قد أدركته. (مصنف عبدالرزاق، باب من دخل والامام راكع فركع قبل أن يصل الى الصف)

حضرت زید بن وہب رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں داخل ہوئے تو امام رکوع میں تھا تو ہم بھی رکوع میں چلے گئے اور پھر ہم (چلتے چلتے) صف میں مل گئے، جب امام نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے نماز پوری کی تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا تحقیق وہ رکعت مل گئی تھی۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن طحاوی، باب من صلى خلف الصف وحده) (مصنف ابن أبي شيبه، باب في الرجل يدخل والقوم ركوع فيركع قبل أن يصل الصف) (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ۹۳۵۸) (سنن الكبرى للبيهقي، باب ادراك الامام في الركوع)

عن عطا أنه سمع ابن الزبير رضي الله عنه على المنبر يقول اذا دخل أحدكم المسجد والناس ركوع فليركع حين يدخل. (المعجم الاوسط للطبراني، رقم الحديث ۷۰۱۶)

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو اور لوگ رکوع کی حالت میں ہوں تو داخل ہوتے ہی (تکبیر کہہ کر) رکوع میں چلا جائے۔

عن ابن سيرين أن أبا عبيدة رضي الله عنه جاء والقوم ركوع فركع دون الصف ثم مشى حتى دخل في الصف.

(مصنف ابن أبي شيبه، باب في الرجل يدخل والقوم ركوع فيركع قبل أن يصل الصف)

حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ مسجد میں تشریف

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

لائے تو لوگ رکوع کی حالت میں تھے، آپ رضی اللہ عنہ نے صف سے پیچھے رکوع کیا، پھر آپ رضی اللہ عنہ حالت رکوع میں چلتے چلتے صف میں شامل ہو گئے۔

عن أبي امامة أن زيد بن ثابت رضي الله عنه ركع قبل أن يصل الى الصف ثم مشى راكعاً۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب في الرجل يدخل والقوم ركوع فيركع قبل أن يصل الصف)

حضرت ابو امامہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے صف تک پہنچنے سے پہلے رکوع کیا اور پھر رکوع کی حالت میں چلتے ہوئے صف میں جا کے مل گئے۔

عن جعفر عن ميمون قال اذا دخلت المسجد والقوم ركوع فكبرت ثم ركعت قبل أن رؤوسهم فقد أدركت الركعة۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب من قال اذا أدركت الامام وهو راكع فوضعت يديك على ركبتيك من قبل أن يرفع رأسه فقد أدركته)

حضرت جعفر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت میمون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تم مسجد میں داخل ہو اور لوگ رکوع میں ہوں تو ان کے سر اُٹھانے سے پہلے تکبیر کہہ کر مل جائے تو تم نے اس رکعت کو پا لیا۔

عن الحسن قال إذا جاء رجل والإمام راكع فركع ووضع يديه على ركبتيه قبل أن يرفع الإمام رأسه أجزأته تلك الركعة۔ (مسند ابن الجعد، رقم الحديث ۳۲۲۱)

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب کوئی اُس وقت آئے جب امام رکوع میں ہو اور جس نے امام کے سر اُٹھانے سے پہلے گھٹنوں پر ہاتھ رکھ لیا تو گویا اُس نے سجدہ بھی پا لیا۔

عن عبيدالله بن أبي يزيد قال رأيت ابن جبير فعله (أنه دخل والقوم ركوع فركع دون الصف ثم دخل في الصف)۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب في الرجل يدخل والقوم ركوع فيركع قبل أن يصل الصف)

حضرت عبید اللہ بن أبی یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ ایسے ہی کرتے (یعنی جماعت کو اس حال میں پاتے کہ لوگ رکوع کی حالت میں ہوتے تو وہ صف میں ملے بغیر رکوع کر لیتے، پھر رکوع کی حالت میں چلتے ہوئے صف میں شامل ہو جاتے۔

عن عطاء قال اذا ركعت قبل أن يرفع الامام رأسه فقد أدركت فان رفع أن

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ترکع فقد فاتتك. (مصنف عبدالرزاق، باب أدرك ركعة أو سجدة)
حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی امام کے ساتھ اُس کے سر اُٹھانے سے پہلے مل جائے تو اُسے وہ رکعت مل گئی اور اگر امام کے (رکوع سے) سر اُٹھانے کے بعد رکوع میں ملا تو وہ رکعت فوت ہو گئی۔

عن سعيد بن المسيب قال من أدرك الامام قبل أن يرفع رأسه فقد ادرك السجدة. (مصنف ابن أبي شيبه، باب من قال اذا أدركت الامام وهو راكع فوضعت يديك على ركبتيك من قبل أن يرفع رأسه فقد أدركته)
حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس نے امام کو (رکوع سے) سر اُٹھانے سے پہلے پالیا تو اس نے سجدہ بھی پالیا۔

عن هشام بن عروة قال كان أبي يدخل والامام راكع فيركع دون الصف ثم يدخل في الصف. (مصنف ابن أبي شيبه، باب من قال اذا أدركت الامام وهو راكع فوضعت يديك على ركبتيك من قبل أن يرفع رأسه فقد)
حضرت ہشام بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے والد اس حال میں مسجد میں داخل ہوتے کہ امام اگر رکوع کی حالت میں ہوتا تو وہ صف میں شامل ہونے سے پہلے ہی رکوع کر کے صف میں داخل ہو جاتے۔

عن وقاء قال دخلت أنا و سعيد بن جبير وهم ركوع فركعت أنا وهو من الباب ثم جئنا حتى دخلنا في الصف. (مصنف ابن أبي شيبه، باب من قال اذا أدركت الامام وهو راكع فوضعت يديك على ركبتيك من قبل أن يرفع رأسه فقد أدركته)
حضرت وقاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ اس حال میں مسجد میں داخل ہوئے کہ لوگ رکوع کی حالت میں تھے، ہم دونوں نے دروازہ پر رکوع کر لیا اور پھر چلتے چلتے صف میں آکر مل گئے۔

حدثني يزيد بن أبي حبيب انه رأى أبا سلمة دخل المسجد والقوم ركوع فركع ثم دب راكعاً. (مصنف ابن أبي شيبه، باب من قال اذا أدركت الامام وهو راكع فوضعت يديك على ركبتيك من قبل أن يرفع رأسه فقد أدركته)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت یزید بن ابی حبیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اُنہوں نے ابو سلمہ رحمۃ اللہ علیہ کو مسجد میں داخل ہوتے دیکھا کہ لوگ رکوع کی حالت میں تھے، پھر آہستہ آہستہ چلتے ہوئے صف میں شامل ہو گئے۔

عن میمون قال اذا دخلت المسجد والقوم رکوع فکبرت ثم رکعت قبل أن یرفعوا رؤوسھم فقد أدرکت الرکعة۔ (مصنف ابن أبی شیبه،باب من قال اذا أدرکت الامام وھو راکع فوضعت یدیك علی رکبتیك من قبل أن یرفع رأسه فقد أدرکته)

حضرت میمون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تم مسجد میں داخل ہوا اور لوگوں کو دیکھو کہ حالت رکوع میں ہیں تو تم تکبیر کہہ کے اُن کے سر اُٹھانے سے پہلے رکوع کر لو تو تمہیں وہ رکعت مل گئی۔

عن زید بن علی اذا أدرك الامام وھو راکع فکبر تکبیرة واحدة یرید بھا الدخول فی الصلاة ثم رکع أجزاہ ذلك۔ (مسند امام زید بن علی،باب تکبیر فی الصلاة رقم الحدیث۸۰)

حضرت زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جب کسی نے امام کو رکوع کی حالت میں پایا پھر اس نے ایک تکبیر نماز میں شامل ہونے کے اِرادہ سے کہی پھر رکوع کر لیا تو یہ درست ہے۔

عن عثمان بن الأسود قال دخلت أنا وعمرو بن تمیم المسجد فرکع الامام فرکعت أنا وھو ومشیا راکعین حتی دخلنا الصف فلما قضینا الصلاة قال لی عمرو الذی صنعت آنفا ممن سمعته؟ قلت من مجاھد قال قد رأیت ابن الزبیر فعله۔ (مصنف ابن أبی شیبه،باب من قال اذا أدرکت الامام وھو راکع فوضعت یدیك علی رکبتیك من قبل أن یرفع رأسه فقد أدرکته)

حضرت عثمان بن اسود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اور عمرو بن تمیم رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں داخل ہوئے، امام نے رکوع کیا تو میں نے اور اُنہوں نے بھی رکوع کر لیا، پھر ہم دونوں رکوع کی حالت میں چلتے ہوئے صف کے ساتھ مل گئے، جب ہم نے نماز مکمل کر لی تو عمرو رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے کہا کہ جو کچھ تم نے ابھی کیا ہے اسے کہتے ہوئے کس سے سنا؟ میں نے کہا کہ مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے اور اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو ایسا کرتے دیکھا تھا۔

وعن ھشام عن الحسن قالا فی الرجل یدخل المسجد والقوم قد رکعوا قالا ان کان یظن أنه یدرك القوم قبل أن یرفعوا رؤوسھم فلیرکع ولیمش حتی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

يدخل الصف۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب من قال اذا أدركت الامام وهو راكع فوضعت يديك على ركبتيك من قبل أن يرفع رأسه فقد أدركته)

حضرت ہشام رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مسجد میں داخل ہو اور لوگ رکوع کی حالت میں ہوں تو اسے دیکھنا ہے کہ اگر اس کے پہنچنے سے پہلے پہلے لوگ رکوع سے سر اُٹھالیں گے تو وہیں رکوع کرلے اور چلتا ہوا صف میں شامل ہو جائے۔

عن عمر بن عبد العزيز قال اذا ادركهم ركوعاً كبر تكبيرتين تكبيرة لا فتتاح الصلاة وتكبيرة للركوع وقد أدرك الركعة۔

(سنن الكبرىٰ للبيهقي، باب من كبر تكبيرة واحدة للافتتاح وركع)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو رکوع کو پائے تو ایک تکبیر نماز کو شروع کرنے کی اور ایک تکبیر رکوع کے لیے کہے تحقیق اس کو وہ رکعت مل گئی۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کا بصیرت آموز استدلال:

مشہور محدث حضرت امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہی عمل نقل کیا ہے کہ جس کو رکوع مل گیا اُسے رکعت بھی مل گئی اور ان روایات کے باب کا عنوان قائم کرتے ہوئے یوں استدلال کرتے ہیں کہ "من ركع دون الصف وفي ذلك دليل على ادراك الركعة ولولا ذلك لما تكلفوه"

یہ باب ان لوگوں کے بیان میں ہے جنہوں نے صف تک پہنچنے سے پہلے ہی رکوع کرلیا اور یہ عمل دلیل ہے کہ اس سے ان کا مقصد اس رکعت کو حاصل کرنا تھا ورنہ انہیں اس جد و جہد کی کیا ضرورت تھی؟؟

جمہور فقہاءِ اُمت کا مسلک:

علامہ ابن البر مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

قال جمهور الفقهاء من ادرك الامام راكعا فكبر وركع وامكن يديه من ركبيته قبل ان يرفع الامام رأسه فقد ادرك الركعة ومن لم يدرك ذالك فقد فاتته الركعة ومن فاتته الركعة فاتته السجدة اى لا يعتد بها هذا مذهب مالك

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

والشافعی و ابی حنیفة و اصحابه والثوری والاوزاعی وابی ثور واحمد و اسحق وروی ذالك عن علی و ابن مسعود و زید و ابن عمر رضی الله عنهم وقد ذکرنا الاسانید عنهم فی التمهید۔ (الاستذکار، باب من ادرك رکعة من الصلاة)

جمہور فقہاء رحمۃ اللہ علیہم کا کہنا ہے کہ جس شخص نے امام کو رکوع میں پایا اور وہ تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا گیا اور دونوں گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑ لیا، امام کے اُٹھنے سے پہلے پہلے تو اس نے وہ رکعت پالی اور جس نے امام کو رکوع میں نہ پایا اس سے رکوع فوت ہو گیا اور جس سے رکوع فوت ہو گیا اس سے سجدہ فوت ہو گیا، یہی مذہب ہے حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی، حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے اصحاب وسفیان ثوری، امام اوزاعی، امام ابوثور، امام احمد، اسحق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہم کا اور یہی حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت زید بن ثابت اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے اور ہم نے ان کی سندیں تمہید میں ذکر کر دی ہیں۔

علامہ ابن رشد المالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

الذی علیه الجمهور أنه اذا أدرك الامام قبل أن یرفع رأسه من الرکوع ورکع معه فهو مدرك للرکعة ولیس علیه قضاءها۔

(بدایة المجتهد ۱/۱۵۸، کتاب الصلاة طبع دار الکتب العلمیة بیروت)

جمہور کا قول یہ ہے کہ اگر امام کے سر اُٹھانے سے پہلے کوئی شخص امام کو رکوع میں پالے تو اس نے وہ رکعت پالی اور اس پر اس رکعت کی قضاء نہیں ہے۔

سورۃ فاتحہ کو دوسری سورۃ سے پہلے پڑھنا:

عن عصمة رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یستفتح القرائة بالحمد لله رب العالمین الفاتحة وأبو بکر وعمر وعثمان رضی الله عنهم۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۴۸۳)

حضرت عصمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عثمان اور عمر رضی اللہ عنہم نماز کو ’’الحمد للہ رب العالمین‘‘ سے شروع فرماتے تھے۔

عن ابن عباس رضی الله عنه أن نبی الله صلی الله علیه واله وسلم کان یتفتح

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

القرأة "بالحمدلله رب العالمين". (مجمع الزوائد،باب قرأة الفاتحه قبل السورة)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز "الحمدللہ رب العالمین" سے شروع فرماتے تھے۔

عن أنس رضی الله عنه قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ومع أبي بكر وعمر وعثمان فكلهم يستفتح الصلاة "بالحمدلله رب العالمين".

(الكنى والأسماء للدولابي،رقم الحديث ١٥٠١)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر، عمر وعثمان رضی اللہ عنہم سب کے ساتھ نماز ادا کی وہ نماز کو "بالحمدللہ رب العالمین" سے شروع فرماتے تھے۔

عن ابن مسعود رضی الله عنه كان يتفتح القرأة "بالحمدلله رب العالمين".

(طبرانی کبیر بحوالہ مجمع الزوائد،باب قرأة الفاتحه قبل السورة)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نماز سورۃ فاتحہ "الحمدللہ رب العالمین" سے شروع فرماتے تھے۔

جسے قرآن بالکل یاد نہ ہو اُس کے لیے قرأت کا حکم:

عن ابن أبي أوفى رضی الله عنه قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه واله وسلم فقال انى لا أستطيع أن آخذ شيئا من القرآن فعلمني شيئا يجزئني من القرآن فقال قل "سبحان الله والحمدلله ولا اله الا الله والله أكبر ولا حول ولا قوة الا بالله".

(سنن نسائی،باب ما یجزی من القرأة لمن لا يحسن القرآن)

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھ کو قرآن کریم معمولی سا بھی یاد نہیں ہوتا تو آپ ﷺ مجھ کو ایسی چیز سکھلائیں جو قرآن کریم کا بدل ہو جائے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم کہا کرو "سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ"۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(كتاب الآثار لأبي يوسف،رقم الحديث ٥١)(مسند احمد،رقم الحديث ١٩١١١)(مسند عبد بن حميد،رقم الحديث ٥٢٣)(سنن ابو داؤد،باب ما يجزى الأمي والأعجمي من القرأة)(سنن الكبرى للبيهقي،باب الذكر يقوم القرأة اذا لم يحسن)(صحيح ابن حبان،رقم الحديث ١٨١٠)(الدعاء للطبراني،رقم الحديث ١٦١٢)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

آمین کہنا

امام جب سورۃ فاتحہ مکمل کر چکے اور ''غیر المغضوب علیہم ولا الضالین'' کہے تو مقتدی کو چاہیے آمین کہے اور منفرد جب ''غیر المغضوب علیہم ولا الضالین'' کہے تو آمین کہے۔

امام جب ''غیر المغضوب علیہم ولا الضالین'' کہے تو مقتدی آمین کہے:

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال اذا قال القارئ "غير المغضوب عليهم ولا الضالين" فقال من خلفه آمين.

(صحيح مسلم، باب التسبيح والتحميد والتابعين)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب امام ''غیر المغضوب علیہم ولا الضالین'' کہے تو تم (مقتدی) بھی آمین کہو۔

آمین کہنے کا حکم:

آمین دُعا ہے: چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ. (سورۃ الاعراف، آیت ۵۵)

اپنے رب سے عاجزی اور آہستگی کے ساتھ دُعا کیا کرو بے شک اللہ تعالیٰ حد سے بڑھنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

آمین دُعا ہے لہٰذا یہ آہستہ ہی کہنا افضل ہے: چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ.

(سورۃ البقرۃ، آیت ۱۸۶)

اے محبوب ﷺ! جب لوگ آپ سے میرے متعلق پوچھیں تو میں بہت نزدیک ہوں، مانگنے والے کی دُعا قبول کرتا ہوں جو مجھ سے دُعا کرتا ہے۔

مذکورہ آیت تفسیر ملاحظہ ہو:

تفسیر ابن کثیر: اس آیت کی تفسیر میں ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

عن أنس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم أعطيت آمين في الصلوة وعند الدعاء لم يعط أحد قبلي الا ان يكون موسى عليه السلام

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

كان يدعوا وهارون عليه السلام يؤمن فاختموا الدعاء بآمين فان الله يستجيبه لكم۔ (تفسیر ابن کثیر ۱/۴۰، طبع شمع بك ايجنسی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے نماز میں بھی اور دُعا میں بھی آمین عطاء کی گئی ہے یہ مجھ سے پہلے سوائے موسیٰ علیہ السلام کے کسی کو نہیں ملی، جب حضرت موسیٰ علیہ السلام دُعا مانگتے تو ہارون علیہ السلام آمین کہتے، لہٰذا تم دُعا کو آمین کے ساتھ ختم کرو، اللہ تعالیٰ تمہاری دُعا کو قبول فرمائیں گے۔

مزید اس آیت کی تفسیر میں ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

عن أبي موسى الاشعري رضى الله عنه قال رفع الناس اصواتهم بالدعاء فقال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ايها الناس أربعوا على انفسكم فانكم لاتدعون اصم ولا غائباً ان الذين تدعونه سميع قريب۔

(تفسیر ابن کثیر ۱/۱۹، طبع شمع بك ايجنسی)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے دُعا میں اپنی آوازیں بلند کرنا شروع کردیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! میانہ روی سے کام لو تم کسی بہرے یا غائب ذات کو نہیں پکار رہے جس ذات کو تم پکارتے ہو وہ ہر بات سننے والا اور قریب ہے۔

تفسیر طبری: علامہ ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

قال قال ابن زيد كان هارون عليه السلام يقول آمين فقال الله " قد أجيبت دعوتكما" فصار التأمين دعوة صار شريكه فيها۔ (تفسیر الطبری ۱۲/۲۶۲، طبع دار هجر)

حضرت عبداللہ بن زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دُعا مانگنے پر حضرت ہارون علیہ السلام نے آمین کہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "تم دونوں کی دُعا قبول کر لی گئی" تو اس دُعا پر آمین کہنے والا اس دُعا میں شریک ہو جاتا ہے۔

قيل ان الدعي وان كان واحداً فان الثاني كان مؤمناً وهو هارون فلذلك نسبت الاجابة اليهما لأن المؤمن داع و كذلك قال أهل التأويل۔

(تفسیر الطبری ۱۲/۲۶۰، طبع دار هجر)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پس اگر کوئی اعتراض کرنے والا کہے کہ دُعا کی نسبت دونوں کی طرف کیسے ہے؟ جب کہ دُعا مانگنے والا ایک تھا، تو جواب میں کہا جائے گا کہ اگرچہ دُعا مانگنے والا ایک تھا مگر دوسرا آمین کہنے والا تھا اور وہ حضرت ہارون علیہ السلام تھے، پس نسبت دُعا کی دونوں کی طرف صحیح ہے کیونکہ آمین کہنے والا بھی دُعا مانگنے والا ہوتا ہے۔

تفسیر کبیر: امام فخر الدین رازی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

وذلك لأن من يقول عند الدعاء الدعي آمين فهو أيضاً داع لأن قوله آمين تأويله استجب فهو سائل كما أن الدعي سائل أيضاً.

(تفسیر کبیر ۵/۲۲،طبع دار الکتب العلمیة بیروت)

اور یہ اس لیے ہے کہ جو شخص دُعا مانگنے والے کی دُعا کے وقت آمین کہتا ہے وہ بھی دُعا مانگنے والا ہی شمار ہوتا ہے کیونکہ آمین کا معنی ہے ''اے اللہ! قبول فرما'' پس آمین کہنے والا سائل ہے جسے کہ دُعا مانگنے والا سائل ہے۔

تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

أدعو ربكم تضرعاً حال تذللا و خفية سرًا انه لا يحب المعتدين بالتشدق ورفع الصوت۔ (تفسیر جلالین، صفحہ ۱۳۲، طبع دار العربیة)

مانگو اپنے رب سے عاجزی کے ساتھ اور پوشیدہ طور پر، اللہ تعالیٰ بلند آواز سے دُعا مانگنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

تفسیر ابن منیر: قال ابن منير في ذكر مناسبة الباب بأن التامين دُعاء وقال ان التامين قائم مقام التلخيص بعد البسط فالداعي فصل المقاصد والمؤمن أتى بكلمة تشمل جميعاً۔ (فتح الباری شرح بخاری ۲/۲۶۳، طبع دار الکتب العلمیة بیروت)

ابن منیر رحمہ اللہ باب کے ساتھ حدیث کی مناسبت کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ آمین دُعا ہے اور آمین تفصیل آمین کے بعد اختصار کے مترادف ہے، امام نے مقاصد و مطالب کو تفصیلاً ذکر کیا اور اس پر آمین کہنے والا صرف یہ کلمہ کہتا ہے جو ساری دُعا کو شامل ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ:

قال عطاء آمین دعاء۔ (صحیح بخاری، کتاب الدعوات)

یعنی امام عطاء رحمۃ اللہ علیہ آمین کو دُعا ہی فرماتے تھے۔

علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

فالتأمين دُعاء صحيح بلا شك.... فكل تأمين دُعاء وليس كل دُعاء تأمينا۔

(المحلی لابن حزم ۳/۲۶۶، طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت)

پس آمین کو دُعا کہنا بلا شک وشبہ صحیح ہے، پس ہر آمین دُعا ہے لیکن ہر دُعا آمین نہیں ہے۔

آمین ذکر ہے لہٰذا آہستہ کہنا ہی افضل ہے:

أنه ذكر من الأذكار فلا يجهر به كسائر أذكار الصلٰوة۔

(تفسير ابن كثير ۱/۱۹، طبع شمع بك ايجنسی)

اس لئے کہ آمین بھی نماز کے دوسرے اذکار کی طرح ایک ذکر ہے، پس دوسرے اذکار کی طرح آمین بالجہر نہ کیا جائے۔

لأنه ذكر مسنون في الصلٰوة فلا يجهر به المأموم كالتكبيرات كسائر أذكار۔

(شرح المهذب ۳/۳۶۸)

اس لئے کہ آمین ذکر مسنون ہے، نماز میں مقتدی اس کا جہر نہ کرے، جیسا کہ تکبیراتِ نماز اور نماز کے باقی اذکار کا مقتدی جہر نہیں کرتا۔

لأن هذا قام الدليل على أنه من أذكار الصلٰوة كالتسبيح ونحوه۔

(سبل السلام ۱/۱۰۸، طبع دار السلام)

اس لئے کہ یہ بات دلیل سے قائم وثابت ہو چکی کہ آمین اذکارِ نماز میں سے ہے۔

دُعا اور ذکر میں اخفاء افضل ومعتبر ہے:

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاذْكُر رَّبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ (سورۃ الاعراف، آیت ۲۰۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اپنے رب کو یاد کیا کرو اپنے دل میں عاجزی سے اور ڈرتے ہوئے بلند آواز کیے بغیر۔

تفسیر کبیر: امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

واعلم ان الأخفاء معتبر فی الدعاء ویدل علیه الأول هذه الآیة فانها تدل علی أنه تعالیٰ أمر بالدعاء مقروناً بالاخفاء وظاهر الأمر للوجوب فان لم یحصل الوجوب فلا أقل من کونه ندباً۔ (تفسیر کبیر ۱۰۶/۱۴، طبع دار الکتب العلمیة بیروت)

پس جان لو کہ دُعا میں اخفاء معتبر ہے اور اس پر کئی دلیلیں ہیں، اول تو یہی آیت، کیونکہ یہ اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دُعا کے مخفی کرنے کا حکم دیا ہے، ظاہر ہے امر وجوب کے لیے ہوتا ہے، پس اگر وجوب حاصل نہ ہو تو کم از کم مستحب کا درجہ تو ضرور ہوگا۔

تفسیر جلالین: علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

أدعو ربکم تضرعاً (حال تذللاً) وخفیة (سراً) انه لایحب المعتدین (بالتشدق ورفع الصوت)۔ (تفسیر جلالین، صفحه ۱۳۴، طبع دار العربیة)

تم اپنے پروردگار کو عاجزی اور پوشیدہ طور پر پکارو، بے شک اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔

تفسیر در منثور: عن زید بن اسلم کان یری أن الجهر بالدعاء۔

(تفسیر در منثور ۴۲۰/۳، طبع مکتبه حقانیه پشاور)

حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جہر کرنا ہی حد سے تجاوز کرنا ہے اور دُعا میں حد سے تجاوز کرنے کا مطلب ہے بلند آواز سے دُعا کرنا۔

تفسیر طبری: یقول تعالیٰ ذکره واذکر أیها المستمع المنصت للقرآن اذا قرئ فی صلاة أو خطبة "ربك فی نفسك" یقول اتعظ بما فی آئ القرآن واعتبر به وتذکر معادك الیه عند سماعکه "تضرعاً" یقول افعل ذلك تخشعا لله وتواضعاً له "وخفیة" یقول وخوفاً من الله أن یعاقبك علی تقصیر یکون منك فی الاتعاظ به والاعتبار وغفلة عما بین الله فیه من حدوده "ودون الجهر من القول" یقول

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ودعاء باللسان لله فی خفاء لا جهار یقول لیکن ذکر الله عند استماعك القرآن فی دعاء ان دعوت غیر جهار ولکن فی خفاء من القول. (تفسیر طبری ۱۰/۶۶۸، طبع قاهرة)

حضرت ابن زید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس میں یہ حکم ہے کہ جب امام نماز پڑھے تو قرأۃ کو غور سے سنو اور خاموش رہو اور اپنے رب کو یاد کرو اپنے دل میں عاجزی کرتے ہوئے اور ڈرتے اور زبان سے بھی چلائے بغیر یعنی ذکر کے ساتھ آواز بلند نہ کر۔

رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ:

عن أنس رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه واله وسلم أنه قال خیر الدعاء الخفی۔ (صحیح ابن حبان، رقم الحدیث ۱۴۴۳)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بہترین دُعا وہ ہے جو پوشیدہ ہو۔

عن أنس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم دعوة فی السر تعدل سبعین دعوة فی العلانیة۔

(الجامع الصغیر للسیوطی، رقم الحدیث ۴۲۰۶) (فیض القدیر، رقم الحدیث ۴۲۰۶)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک مرتبہ آہستہ دُعا مانگنا بلند آواز سے مانگی جانے والی ستر دُعاؤں کے برابر ہے۔

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا فیصلہ:

عن عائشة رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ... وقال لفضل الذکر الخفی الذی یسمعه سبعون ضعفاً .... فیقول الله تبارك وتعالی له ان لك عندی خبیئاً لا تعلمه أنا أجزیك به وهو الذکر الخفی۔

(مسند ابو یعلی، رقم الحدیث ۴۷۱۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس ذکر کی فضیلت جو خفی یعنی جو سننے میں نہیں آتا ستر گنا ہے (جو جہر یعنی اُونچی آواز سے ہو) پس اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تیرے لیے میرے پاس ایک چھپی ہوئی چیز ہے جس کو تو نہیں جانتا اور میں اس کا تجھے بدلہ دوں گا اور وہ ذکر خفی (یعنی آہستہ آواز سے ذکر) ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا فیصلہ:

عن سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم خير الذكر الخفي وخير الرزق أو العيش مايكفي۔

(مسند احمد ۱/۱۷۲، طبع بیروت)(صحیح ابن حبان، رقم الحدیث ۸۰۹)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب سے بہتر ذکر وہ ہے جو آہستہ ہو اور بہترین رزق وہ ہے جو ضرورت میں کفایت کرے۔

اِخفاءِ دُعا پر اِجماعِ اُمت:

عن الحسن قال لقد كان المسلمون يجتهدون في الدعاء وما يسمع لهم صوت ان كان همساً بينهم وبين ربهم وذلك أن الله يقول "أدعو ربكم تضرعاً و خفية"۔ (درمنثور ۳/۴۳۱، طبع مکتبہ حقانیہ پشاور)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مسلمان دُعا میں کوشش کیا کرتے کہ پوشیدہ رہے کہ ان کی آواز تک نہ سنی جاتی تھی، یہ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''تم اپنے پروردگار کو عاجزی اور پوشیدہ طور پر پکارو''۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بصیرت آموز استدلال:

قال ابو حنيفه اخفاء التامين افضل واحتج ابوحنيفة على صحة قوله قال قوله آمين وجهان احدهما أنه دعاء والثاني أنه من اسماء الله تعالىٰ فأن كان دعاء وجب اخفائه لقوله تعالىٰ ادعو ربكم تضرعا وخفية وان كان اسماً من اسماء الله تعالىٰ وجب اخفائه لقوله تعالىٰ واذكر ربك في نفسك تضرعاً و خيفة فان يثبت الوجوب۔ (تفسیر کبیر ۱۴/۱۳۱، طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت)

حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آہستہ آمین کہنا افضل ہے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس قول کی صحت پر یوں استدلال کیا ہے کہ آمین میں دو احتمال ہیں، پہلا احتمال یہ ہے کہ وہ دُعا ہے اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہے پس اگر آمین دُعا ہے تو واجب ہے کہ آہستہ پڑھی جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے'' کہ تم اپنے رب کو عاجزی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سے آہستہ پکارو' اور اگر وہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ہو تب بھی اخفاء واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "اور ذکر کرو اپنے رب کا دل میں عاجزی سے اور ڈرتے ہوئے"۔

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

وقال الحنیفة والکوفیون ومالك فی روایة عنه بالاسرار لأنه دعاء وسبیله الأخفاء لقوله تعالیٰ "أدعو ربکم تضرعاً وخفیة"۔

(ارشاد الساری شرح صحیح بخاری ۲/۱۰۰،طبع الکبری الأمیریة مصر)

احناف رحمۃ اللہ علیہم، اہل کوفہ رحمۃ اللہ علیہم اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت میں آمین آہستہ کہنے کا فرمایا ہے اس لیے کہ آمین دُعا ہے اور دُعا کے آہستہ کہنے کا حکم اس (مذکورہ) آیت سے ثابت ہو رہا ہے۔

سورۃ فاتحہ کے بعد آمین آہستہ کہنا مسنون ہے:

عن أبی هریرة رضی الله عنه قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اذا امن الامام فأمنوا فأنه وافق تامینه تامین الملئکة غفر له ما تقدم من ذنبه۔

(صحیح مسلم، باب التسبیح والتحمید والتامین)(سنن دارمی، باب فی فضل التامین)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو پس جس آدمی کی آمین فرشتوں کے موافق ہو گئی اسکے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

استدلال: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گناہ کی معافی اس نمازی کے لیے ہے جس کی آمین فرشتوں کی آمین کی طرح ہو اور ظاہر ہے کہ فرشتے آمین آہستہ کہتے ہیں، ہم نے ان کی آمین آج تک نہیں سنی تو ہمیں چاہیے کہ ہماری آمین بھی آہستہ ہو تا کہ فرشتوں کی موافقت ہو اور گناہ کی معافی ہو۔

عن أبی هریرة رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یعلمنا یقول لا تبادروا الامام اذ کبر فکبروا واذا قال "ولا الضالین" فقولوا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

آمین واذا رکع فارکعوا واذا قال "سمع الله لمن حمده" فقولوا "اللهم ربنا لك الحمد".(صحیح مسلم،باب ائتمام المأموم بالامام)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں (نماز کا طریقہ) سکھاتے تو فرماتے تھے کہ امام سے پہلے کوئی کام نہ کرو،امام جب تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب امام "ولا الضآلین" کہے تو تم آمین کہو اور جب امام رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو اور جب امام کہے "سمع اللہ لمن حمدہ" تو تم "اللّٰھم ربنا لک الحمد" کہو۔

عن وائل بن حجر رضی الله عنه قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فلما قرأ "غیر المغضوب علیهم ولا الضآلین" قال آمین واخفی بها صوته.

(مسند احمد،رقم الحدیث ۱۸۸۴۲)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو جب آپ ﷺ "غیر المغضوب علیہم ولا الضآلین" پڑھ چکے تو آمین کہا اور آمین میں آواز کو آہستہ کیا۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(سنن ترمذی،باب ماجاء فی التأمین،تحت رقم الحدیث ۲۴۸)(مختصر الأحکام للطوسی،۲/۹۱،باب ماجاء فی التأمین)(سنن الکبری للبیهقی،باب جهر الامام بالتأمین،رقم الحدیث ۲۴۴۷)(حدیث السراج،رقم الحدیث ۳۲۹)(سنن دار قطنی،باب التامین فی الصلوة بعد فاتحة الکتاب والجهر بها)(المستدرك للحاکم، کتاب التفسیر،باب آمین یخفض الصوت،رقم الحدیث ۱۵۸۹)(شرح السنة للبغوی،باب الجهر بالتأمین فی صلاة الجهر،تحت رقم الحدیث ۵۸۶)(المعجم الکبیر للطبرانی،رقم الحدیث ۱۰۵۰۸،طبع مطبعة الامة بغداد)(مسند أبی داؤد طیالسی،رقم الحدیث ۱۱۱۷)

عن سمرة و عمران بن حصین رضی الله عنهم قال سکتتان حفظتهما عن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم...اذا دخل فی صلاته واذا فرغ من القرأته ثم قال بعد ذلك واذا قرأ ولا الضآلین۔(سنن ابو داؤد،باب السکتة عند الافتتاح)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو سکتے (یعنی دو مقام پر خاموش رہنا) یاد رکھے ہیں،جب نماز شروع فرماتے اور جب قرأۃ سے فارغ ہوتے پھر

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بعد میں فرمایا جب "ولا الضالین" پڑھتے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن ترمذی، باب ماجاء فی السکتتین)(صحیح ابن حبان، باب ذکر ما یستحب للمرء ان یکست سکتة اخری عند)(سنن دارقطنی، باب وجوب قرأة بسم اللہ الرحمن الرحیم)(سنن ابن ماجه، باب فی سکتتی الامام)(سنن ابن ماجه، باب اذا قرا الامام فانصتوا)(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۶۹۹۴)(سنن الکبری للبیہقی، باب فی سکتتی الامام)(معرفة السنن والآثار للبیہقی، باب القرأة خلف الامام)(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۱۴۶۲۲)(سنن الکبریٰ للبیہقی، باب السکتتی الامام)(مسند احمد رقم الحدیث ۱۹۳۹۰، ۱۹۳۶۳)

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنه أن رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم کان اذا کبر سکت هنیئة واذا قال" غیر المغضوب علیهم ولا الضآلین " سکت هنیئة واذا قام فی الرکعة الثانیة لم یسکت وقال الحمد للہ رب العالمین.

(مصنف ابن أبی شیبه، باب ما یستحب ان یخفیه الامام)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ جب تکبیر تحریمہ کہتے تھے تھوڑا سا سکتہ کرتے تھے اور جب "غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین" کہتے تھے تب بھی تھوڑا سا سکتہ کرتے تھے۔

استدلال: ان مذکورہ بالا تمام احادیث نبویہ ﷺ میں ہے کہ آپ ﷺ "غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین" کے بعد سکتہ کرتے تھے مطلب کہ آپ ﷺ آمین کہنے کے لیے آپنی آواز بہت پست کر لیتے تھے۔

آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، تابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ:

عن أبی وائل قال کان عمر وعلی رضی اللہ عنهم لا یجهران ببسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بالتامین. (سنن طحاوی، باب قرأة بسم اللہ الرحمن الرحیم فی الصلاة)

حضرت ابووائل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم أعوذ باللہ، بسم اللہ، آمین اُونچی نہیں کہتے تھے۔

عن أبی معمر عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنه أنه قال یخفی الامام أربعاً

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

التعوذ و بسم الله الرحمن الرحيم وآمين و ربنالك الحمد.

(كنز العمال، كتاب الصلاة، باب ادب المامور وما يتعلق به)

حضرت ابو معمر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ امام چار چیزیں آہستہ آواز سے کہے، اَعوذ باللہ، بسم اللہ، آمین، ربنا لک الحمد۔

عن ابراهيم نخعي عن عمر ابن الخطاب رضي الله عنه قال يخفي الامام أربعاً التعوذ و بسم الله وآمين و ربنالك الحمد. (كنز العمال، كتاب الصلاة، باب ادب المامور وما يتعلق به)(زجاجة المصابيح، باب القرأة في الصلاة)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ خلیفہ راشد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ امام کو چار چیزوں میں اخفاء کرنے کا حکم ہے، اَعوذ باللہ، بسم اللہ، آمین، ربنا لک الحمد۔

عن أبي فاختة عن أبيه أن علياً رضي الله عنه كان لا يجهر ببسم الله الرحمن الرحيم كان يجهر بالحمد لله رب العالمين.

(مصنف عبد الرزاق، باب قرأة بسم الله الرحمن الرحيم)

حضرت ابو فاختہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ "بسم اللہ" بلند آواز سے نہیں کہتے تھے بلکہ "الحمد للہ رب العالمین" بلند آواز سے پڑھتے تھے۔

استدلال: اگر آمین اُونچی آواز سے کہی جاتی تو راوی اُس کا بھی ذکر کرتے۔

عن أبي وائل قال كان علي رضي الله عنه وابن مسعود رضي الله عنه لا يجهران ببسم الله الرحمن الرحيم ولا بالتعوذ ولا بالتامين. (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ٩٣٠٤) (المحلى ابن حزم ٣/١٣٨، مسئله نمبر ٣٦٣، طبع دار احياء التراث العربي بيروت)

حضرت ابو وائل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما یہ دونوں حضرات اَعوذ باللہ، بسم اللہ، آمین اُونچی نہیں کہتے تھے۔

عن ابراهيم قال يخفي الامام أربعاً التعوذ و بسم الله وآمين و ربنالك الحمد.

(مصنف ابن أبي شيبة، باب من كان يجهر ببسم الله الرحمن الرحيم، رقم الحديث ٤١٣٦)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام چار چیزوں کو آہستہ کہے اَعوذ باللہ، بسم اللہ، آمین، ربنا لک الحمد۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہی روایت معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف عبد الرزاق، باب ما یخفی الامام، رقم الحدیث ۲۵۹۶) (مصنف ابن أبی شیبہ، باب من کان یجهر ببسم الله الرحمن الرحیم، رقم الحدیث ۸۸۵۲) (کتاب الاثار لمحمد ابن الحسن، باب الجهر ببسم الله الرحمن الرحیم) (کتاب الآثار لابی یوسف، باب افتتاح الصلاة)

عن ابراهیم قال خمس یخفین سبحانك اللهم وبحمدك والتعوذ و بسم الله الرحمن الرحیم وآمین واللهم ربنالك الحمد. (مصنف ابن أبی شیبہ، باب ما یستحب ان یخفیه الامام) (مصنف عبد الرزاق، باب ما یخفی الامام)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پانچ چیزیں آہستہ آواز سے کہی جائیں "سبحانک اللّٰھم، أعوذ باللّٰہ، بسم اللّٰہ، آمین، اللّٰھم ربنا لک الحمد"۔

عن أبی حنیفة عن حماد عن ابراهیم أنه قال أربع یسرهن الامام فی نفسه بسم الله الرحمن الرحیم، سبحانك اللهم وبحمدك، والتعوذ وآمین. (کتاب الآثار لابی یوسف، باب افتتاح الصلاة) کتاب الاثار لمحمد ابن الحسن، باب الجهر ببسم الله الرحمن الرحیم)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے وہ حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ سے اور وہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ اُنہوں نے فرمایا کہ چار چیزیں امام اپنے دل میں کہے "بسم اللّٰہ، سبحانک اللّٰھم، أعوذ باللّٰہ، آمین"۔

وقال سفیان الثوری فاذا فرغت من قرأة فاتحة الکتاب فقل آمین تخفیها.

(الأوسط فی السنن والاجماع والاختلاف، باب ذکر مد الصوت بآمین)

سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ (امام) جب قرأۃ فاتحہ سے فارغ ہو تو آمین آہستہ کہے۔

عن المنصور عن ابراهیم أنه کان یسر آمین. (مصنف عبد الرزاق، باب آمین)

حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ آمین آہستہ کہتے تھے۔

قال الامام سفیان الثوری ثم یقول آمین سراً سواء کان اماماً اوماموماً او منفرداً. (فقه سفیان الثوری، صفحه ۵۶۱، باب افعال الصلاة)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آمین آہستہ کہی جائے خواہ مقتدی ہو، خواہ امام ہو یا اکیلا نماز پڑھتا ہو۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قال (امام) محمد واذا فرغ الامام من ام الكتاب أن يؤمن الامام و يؤمن من خلفه ولا يجهرون۔ (موطا امام محمد باب آمین فی الصلاۃ)

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب امام سورت فاتحہ سے فارغ ہو تو آمین کہے اور مقتدی بھی آمین کہیں لیکن جہر نہ کریں (یعنی آہستہ آواز سے آمین کہیں)۔

جمہور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم اِخفا آمین پر عمل کرتے تھے:

علامہ طبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آمین بالاخفاء راجح ہے اور وجہ ترجیح یہ ہے کہ:

اذ كان اكثر الصحابة رضي الله عنهم والتابعين على ذلك۔

(الجواهر النقي على البيهقي ۲/۵۸، طبع قاهره)

کیونکہ اکثر صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم اسی پر (آمین بالاخفاء) پر عمل پیرا تھے۔

محدثین وفقہاءِ کوفہ رحمۃ اللہ علیہم کا اِخفاءِ آمین پر اِجماع:

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وقال أبوحنيفة والكوفيون وامام مالك في رواية لا يجهر بالتامين۔

(شرح مسلم للنووی ۱/۱۷۶، طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور تمام کوفہ والوں اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ایک روایت کے مطابق فرمایا کہ ہے کہ آمین جہر سے نہ کہی جائے۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی تحقیق:

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو قول قدیم یہ تھا کہ مقتدی آمین بالجہر کہے مگر امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بعد میں اپنے قول سے رجوع کر لیا تھا اور یہ پسند فرمایا تھا کہ مقتدی آمین بالجہر نہ کہے اور یہی حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا آخری فتویٰ اور پسندیدہ قول ہے۔

قال الشافعي فاذا فرغ من قرأة أم القرآن قال آمين ورفع بها صوته ليقتدي به من كان خلفه واذا قال قالوا اما وأسمعوا انفسهم ولا أحب أن يجهروا بها فان فعلوا فلا شئي عليهم۔ (کتاب الام للامام الشافعی ۱/۹۵، طبع بولاق)

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب امام سورت فاتحہ کی قرأۃ سے فارغ ہو تو آمین بلند

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

آواز سے کہے تا کہ مقتدی بھی سن کر آمین کہنے میں اقتداء کریں اور جب امام آمین کہے تو مقتدی بھی کہیں اور اپنے آپ کو سنائیں، میں (امام شافعی رحمۃ اللہ) مقتدیوں کے لیے آمین بالجہر کو پسند نہیں کرتا اور اگر انہوں نے آمین بالجہر کیا تو بھی ان پر کچھ حرج نہیں۔

امام مزنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

قال الشافعي ويسمع من خلفهم أنفسهم۔ (مختصر المزني على هامش الام ۱/۷۲)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مقتدی آمین اتنی آواز میں کہیں کہ خود سن سکیں۔

فائدہ: امام نووی رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کرتے ہیں کہ:

وأما المزني فهو ناصر مذهب الشافعي قال الشافعي المزني ناصر مذهبي۔

(شرح المهذب ۱/۱۰۷)

مگر مزنی وہ مددگار ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کا خود امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ''مزنی میرے مذہب کا مددگار ہے''۔

قال في المختصر وهو من الجديد قال البيهقي ولا نعلم كتاباً صنف في الاسلام أعظم نفعاً وأعم بركة وأكثر ثمرة من مختصره۔ (شرح المهذب ۱/۷۱)

مختصر مزنی میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے جدید اقوال ہیں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ اسی صفحہ میں اس کے بعد فرماتے ہیں کہ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم کسی کتاب کو بھی مختصر مزنی سے زیادہ نفع مند اور زیادہ بابرکت اور بہت پھل دینے والی نہیں جانتے۔

امام ابو اسحاق ابراہیم بن علی الشیر ازی الفیروز آبادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۷۶ھ) لکھتے ہیں:

وأما المأموم فقد قال في الجديد لا يجهر وقال في القديم يجهر۔ (مهذب مع شرح ۳/۳۶۸)

مقتدی کے بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول جدید یہ ہے کہ جہر نہ کرے اور قول قدیم یہ تھا کہ مقتدی جہر کرے۔

امام ابو القاسم عبد الکریم بن محمد الرافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۲۳ھ) فرماتے ہیں:

وأما المأموم فقد نقل عن القديم أنه يؤمن جهراً وعن الجديد أنه لا يجهر

(فتح العزيز شرح الوجيز ۳/۲۲۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مقتدی کے بارے میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے قول قدیم میں جہر آمین نقل کیا گیا ہے اور جدید قول میں ہے کہ مقتدی آمین بالجہر نہ کرے۔

قاضی حسین شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

القاضی حسین قد خالف الجمهور فقال فی تعلیقه ألقدیم أنه لا یجهر۔

(شرح المهذب ۱/۲۷)

قاضی حسین شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جمہور (شوافع) کی مخالفت کی ہے اس نے اپنی کتاب تعلیق میں کہا ہے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قدیم قول بھی یہی ہے کہ مقتدی آمین بالجہر نہ کرے۔

کتاب ''اصل صفۃ صلاۃ النبی ﷺ'' کے مصنف لکھتے ہیں کہ:

ولعله من أجل ذلك رجع الشافعي عن قوله القديم فقال الجديد ان المؤتم لا يجهر بآمين ونصه في (الام ۱/۲۵) فاذا فرغ الامام من قرأة (أم القرآن) قال آمين ورفع بها صوته ليقتدى بها خلفه فاذا قالها قالوها وأسمعوا أنفسهم ولا أحب أن يجهروا بها فان فعلوا فلا شئی علیهم وبهذا نأخذ ان شاء الله تعالى لما سبق وأيضاً لم يذكر أحد ممن روى جهره صلى الله عليه واله وسلم بالتامين أن الصحابة كانوا يجهرون بها وراءه فلو كانو يفعلون ذلك لنقلوه الينا لا سيما وأن الجهر بها خلاف الأصل قال تعالى "أدعو ربكم تضرعاً و خفية انه لا يحب المعتدين" فلا يجوز الخروج عن هذا الأصل الا بدليل صحيح۔

(أصل صفة صلاة النبي ﷺ ۱/۳۸۰، طبع مكتبه المعارف الرياض)

ہم بھی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے قولِ قدیم کی بجائے قولِ جدید یعنی آمین کو جہر آواز سے نہ کہا جائے کو اختیار کرتے ہیں جس کی نص "کتاب الام" میں موجود ہے کہ جب امام قرأۃ سے فارغ ہو تو وہ جب آمین کہے تو آواز کو اُونچا رکھے اور جب کہ مقتدی اپنے آپ کو سنائیں اور میں آمین اُونچی آواز سے کہنے کو پسند نہیں کرتا اور جو اُونچی آواز سے کہے تب بھی کوئی حرج نہیں، اور اسی وجہ سے جن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ کا آمین جہر سے روایت کیا ہے اُنہوں نے یہ روایت نہیں کیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی اقتداء میں آمین جہر سے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کہا کرتے تھے، اگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آمین جہر سے کہا کرتے تو ضرور اس کو بیان کرتے، خصوصاً جبکہ آمین کا جہر سے پڑھنا اصل مسئلہ کے خلاف بھی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "تم اپنے پروردگار کو عاجزی اور پوشیدہ طور پر پکارو اور وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا" لہٰذا اس اصل سے نکلنا جائز نہیں ہے مگر دلیل صحیح ہے اور ہمارا اس اصل سے ہٹنا صرف امام کے جہر سے متعلق ہی ہے، اس لیے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس کا ثبوت ہے، اس کے علاوہ اپنے اصل پر ہی برقرار رہے گا (یعنی مقتدی ہر حال میں آمین اخفاء ہی سے کہیں گے)۔

امام نووی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا حقیقت پسندانہ فیصلہ:

كل مسئلة فيها قولان للشافعي قديم وجديد فالجديد هو الصحيح وعليه العمل لأن القديم مرجوع عنه. (شرح المهذب ۱/۶۶)

ہر مسئلہ جس میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے دو قول ہوں قدیم اور جدید پس جدید ہی قابل عمل ہوگا کیونکہ قدیم مرجوع عنہ ہو چکا ہے یعنی متروک العمل ہو چکا ہے۔

امام اربعہ رحمہم اللہ کا متفقہ مسلک:

فان أمن الامام جهراً فالجديد أنه لا يجهر المأموم وهو مذهب أبي حنيفة ورواية عن مالك لأنه ذكر من الاذكار فلا يجهر به كذكر أذكار الصلاة والقديم أنه يجهر به وهو مذهب الامام احمد بن حنبل. (تفسیر ابن کثیر ۱/۳۱، طبع مصر)

پس اگر امام آمین بالجہر کہے تو حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا جدید قول یہ ہے کہ مقتدی آمین بالجہر نہ کہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب بھی یہی ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی ایک روایت بھی یہی ہے کیونکہ آمین بھی نماز کے دوسرے اذکار کی طرح ایک ذکر ہے پس آمین بالجہر نہ کیا جائے گا نماز کے دوسرے اذکار کی طرح اور قول قدیم یہ تھا کہ مقتدی بالجہر کریں اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب بھی یہی ہے۔

علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ کا تحقیقی فیصلہ:

وقال علامة نيموي لم يثبت الجهر بالتامين عن النبي صلى الله عليه واله

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وسلم ولا عن الخلفاء الاربعة وما جاء في الباب فهو لا يخلو من شئي.

(آثار السنن ۱/۲۲۵، طبع مکتبۃ الحسینۃ)

علامہ نیموی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بلند آواز سے آمین کہنا نہ نبی اکرم ﷺ سے ثابت ہے اور نہ ہی خلفائے راشدین سے، اور جو کوئی روایت اس سلسلہ میں پیش کی جاتی ہے وہ جرح و تنقید سے خالی نہیں۔

علامہ ابن القیم اور مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی بصیرت آموز تحقیق:

علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

واذا جهر به الامام أحياناً ليعلم المأمومين فلا بأس بذلك فقد جهر عمر بالاستفتاح ليعلم المأمومين وجهر ابن عباس بقرأة الفاتحة في الصلاة الجنازة ليعلمهم أنها سنة ومن هذا أيضا جهر الامام بالتامين.

(زاد المعاد ۱/۲۶۶، طبع موسسة الرسالة بيروت)

اور کبھی جب امام قنوت نازلہ بالجہر پڑھتا ہے مقتدیوں کی تعلیم کے لیے تو اس میں حرج نہیں ہے اس لیے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ثناء، تعوذ، تسمیہ وغیرہ بلند آواز سے پڑھا کرتے تھے لوگوں کی تعلیم کے لیے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی جنازہ کی نماز میں سورۃ فاتحہ بالجہر پڑھا تا کہ لوگوں کو نمازِ جنازہ کی تعلیم دیں اور اسی قبیل سے امام کا بلند آواز میں آمین کہنا بھی ہے۔

حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

قلت وما ظهر لى أنه ثبت الجهر عن النبى صلى الله عليه واله وسلم قطعاً لكن لا على طريق السنية بل للتعليم أحياناً أى لتعليم أنه ما يقرأ.

(فيض البارى شرح صحيح بخارى ۲/۳۶۲، طبع رشيديه)

مجھ پر یہ بات منکشف ہوئی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے جہراً آمین قطعی طور پر ثابت ہے لیکن یہ سنت کے طور پر نہیں بلکہ کبھی کبھی تعلیم کے طور پر (یعنی یہ بتانے کے لیے کہ آپ ﷺ کیا پڑھ رہے ہیں)۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کا منصفانہ اور عادلانہ فیصلہ:

وأما جهر المقتدين بالتامين وراء الامام فلا نعلم فيه حديثا مرفوعاً صحيحاً يجب المصير اليه ولذلك بقينا فيه على الأصل الذى سبقت الأشارة اليه وهذا هو مذهب الامام شافعى فى الأم أن الامام يجهر بالتامين دون المأمومين هو أوسط المذاهب فى المسألة وأعدلها. وانى لأ لاحظ أن الصحابة رضى الله عنهم لو كانوا يجهرون بالتامين خلف النبى صلى الله عليه واله وسلم لنقله وائل بن حجر رضى الله عنه وغيره ممن نقل جهره صلى الله عليه واله وسلم فدل ذلك على أن الاسرار به من المؤتمين هو السنة فتأمل.

(سلسلة الأحاديث الصحيحة وشئى من فقهها وفوائدها، رقم الحديث ٤٦٤، طبع الرياض)

اور یہ مسئلہ کہ امام کے پیچھے اُونچی آواز سے آمین کہنی چاہیے تو اس بارے میں ایک بھی صحیح مرفوع حدیث نہیں کہ جس پر مسئلہ کی بنیاد رکھی جائے، یہی وجہ ہے کہ ہم نے اس مسئلہ کو ان دلائل کی وجہ سے اس کی اصل پر ہی رکھا ہے جس کا اِشارہ پہلے بیان ہو چکا ہے، یہی مذہب حضرت امام شافعی رحمہ اللہ کا ان کی کتاب الام میں مذکور ہے کہ امام تو آمین جہر سے کہے اور مقتدی آمین جہر سے نہ کہیں اور یہی مذہب سب سے عمدہ اور عدل و انصاف والا ہے، اور بلاشک وشبہ یہ بات میں تاکید کے ساتھ وضاحت کرتا ہوں کہ اگر نبی کریم ﷺ کے مقتدی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اُونچی آواز سے آمین کہتے تو حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کی اُونچی آمین کا ذکر کیا ہے وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اُونچی آمین کا ذکر بھی ضرور کرتے، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مقتدیوں کا آہستہ آمین کہنا سنت ہے، لہٰذا غور وفکر سے کام لیں۔

خلاصہ کلام: لوگوں کی تعلیم کے لیے قابلِ اخفاء اُمور کا جہر بہت سی احادیث سے ثابت ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے فاتحہ کے بعد بطور تعلیم کے لیے تین مرتبہ آمین اُونچی آواز سے کہی۔

(المعجم الكبير للطبرانى ٢٢/٢٢، مجمع الزوائد رقم الحديث ٢٦٦٤)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اسی طرح بطور تعلیم کے لیے رسول اللہ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز کی قرأۃ جہراً فرمائی۔

(صحیح بخاری ۱/۱۰۵) (صحیح مسلم ۱/۱۸۵)

اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بطور تعلیم کے ثناء جہراً پڑھنا۔ (صحیح مسلم ۱/۱۷۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا تعوذ جہر سے پڑھنا۔ (کتاب الام للامام الشافعی ۱/۹۳)

اولاً تو آمین کا جہر جو بعض احادیث میں آیا ہے وہ تعلیم کے لیے آیا ہے، دوسرا یہ کہ جہر کی احادیث بیانِ جواز پر محمول ہیں یا ابتدائی دور پر محمول ہیں جبکہ آخری دور اور راجح عمل آمین کا اخفاء ہے جیسے حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم اور جمہور صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم نے اختیار کیا ہے۔

سورۃ فاتحہ کے بعد دوسری سورۃ سے پہلے بسم اللہ پڑھنا:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ انه کان اذا افتتح الصلوٰۃ قرأۃ "بسم اللہ الرحمن الرحیم" فاذا فرغ من الحمد للہ قرأۃ "بسم اللہ الرحمن الرحیم"۔

(مصنف ابن أبی شیبه، باب من کان یجهر بها)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ جب نماز شروع فرماتے تو اس وقت ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پڑھتے اور جب سورۃ فاتحہ کی قرأۃ سے فارغ ہوتے تو اس وقت ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پڑھتے۔

جہری اور سری نمازوں میں فرق کرنا:

عن ابی هریرۃ رضی اللہ عنه یقول فی کل صلوٰۃ یقرأ فما أسمعنا رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم أسمعنا کم وما أخفی عنا أخفینا عنکم۔

(صحیح بخاری، باب القرأۃ فی العصر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر نماز میں قرأۃ کی جاتی ہے پس جس نماز میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قرأۃ سنائی (یعنی بلند آواز سے پڑھی) ہم بھی تمہیں سناتے ہیں اور جس نماز میں ہم سے اخفاء کیا (یعنی آہستہ پڑھی) تو ہم بھی تم سے اخفاء کرتے ہیں۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

رکوع میں جاتے اور اُٹھتے وقت رفع الیدین نہ کرنا مسنون ہے

نمازی قراءۃ سے فارغ ہو کر سیدھا رکوع میں چلا جائے اور رفع الیدین نہ کرے اسی طرح رکوع سے اُٹھتے ہوئے اور تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے وقت بھی رفع الیدین نہ کرے چونکہ قرآن کریم اور اَحادیث نبوی ﷺ اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم اور بہت سے اسلاف کا یہی عمل رہا ہے لہٰذا یہی اولیٰ اور بہتر ہے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ۔ (سورۃ المومنون، آیت ۱،۲)

تحقیق وہ مومن لوگ کامیاب ہو گئے جو اپنی نمازوں میں خشوع رکھتے ہیں۔

مذکورہ آیت کی تفاسیر:

تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہ:

صحابی رسول ﷺ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں "خاشعون" سے مراد وہ لوگ ہیں:

مخبتون متواضعون لا یلتفتون یمیناً ولا شمالاً ولا یرفعون أیدیھم فی الصلٰوۃ۔

(تفسیر ابن عباس، صفحہ ۲۱۲، طبع دار الکتب پشاور)

جو عاجزی اور انکساری سے کھڑے ہوتے ہیں اور دائیں بائیں التفات نہیں کرتے (یعنی اِدھر اُدھر دیکھتے نہیں) اور نہ ہی نماز میں رفع الیدین کرتے ہیں۔

تفسیر حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ:

عظیم تابعی حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "خاشعون" سے مراد وہ لوگ ہیں:

خاشعون الذین یرفعون ایدیھم فی الصلٰوۃ الا فی التکبیر الاولی۔

(تفسیر سمرقندی ۲/۴۶۳، طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت)

خشوع والے وہ لوگ ہیں جو تکبیر تحریمہ کے علاوہ پوری نماز میں رفع الیدین نہیں کرتے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

كُفُّوا أَيْدِيَكُمْ وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ۔(سورۃ النساء،آیت۷۷)

یعنی تم اپنے ہاتھوں کو روکو اور نماز قائم رکھو۔

بعض علماء کے نزدیک یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ شروع نماز کی تکبیر تحریمہ کے علاوہ پوری نماز میں تکبیریں کہتے وقت کہیں بھی رفع الیدین نہ کیا جائے۔(زجاجۃ المصابیح،باب صفۃ الصلوٰۃ)

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي۔(سورۃ طٰہٰ،آیت۱۴)

اور میرے ذکر کے لئے نماز قائم کرو۔

استدلال: آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ نماز کا مقصد اللہ کا ذکر ہے نماز کے ہر عمل میں اللہ کی حمد وثناء ہے، ہر رُکن اور ہر اُونچ نیچ کے وقت اللہ کو یاد کیا جاتا ہے، رکوع سے آگے، پیچھے اور تیسری رکعت کے شروع میں جو رفع الیدین ہے وہ بغیر ذکر کے ہے، اس لئے اس دوران رفع الیدین نہ کرنا بہتر ہے کیونکہ اس رفع الیدین میں کسی قسم کا کوئی ذکر نہیں، کیونکہ اس کی تائید ان روایات سے بھی ہوتی ہے جن میں نماز میں تکبیروں کی تعداد اور ان کے اوقات بتاتے ہیں، ایک تو ان روایات میں رکوع میں جاتے اور رکوع سے اُٹھتے ہوئے رفع الیدین کا ذکر نہیں اور دوسرے اگر اس رفع الیدین کے لئے الگ الگ تکبیر مانی جائے تو ان روایات میں بتائی ہوئی تعداد کم رہ جاتی ہے، اس کی وضاحت یہ بھی ہے کہ قنوتِ وتر اور تکبیراتِ عیدین کے رفع الیدین کے ساتھ ہم اللہ اکبر بھی کہتے ہیں جو کہ اس آیت کریمہ کے عین مطابق ہے کہ نماز کے ہر رُکن میں ذکر ہے۔

آیت قرآنیہ کی تفسیر کے بعد ارشادات نبوی ﷺ اور آثار صحابہ رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ پیش کرتے ہیں جس سے یہ بات نکھر کر سامنے آجائے گی کہ نمازی صرف تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرے اس کے علاوہ پوری نماز میں رفع الیدین نہ کرے۔

رسول اللہ ﷺ کا رفع الیدین کرنے سے منع فرمانا:

عن جابر بن سمرة رضی الله عنه قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فقال مالی اراکم رافعی ایدیکم کانها اذناب خیل شمس، أسکنو

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فی الصلوۃ۔ (صحیح مسلم، باب الأمر بالسکون فی الصلاۃ والنھی، رقم الحدیث۹۶۸)
حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہاں باہر تشریف لائے تو فرمایا کہ کیا بات ہے کہ تم لوگوں کو رفع الیدین کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں گویا کہ وہ ہاتھ سرکش گھوڑوں کی دُمیں ہیں نماز میں سکون اختیار کرو (یعنی رفع الیدین نہ کرو)۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(سنن ابو داؤد، باب فی السلام) (سنن نسائی، باب السلام بالایدی فی الصلاۃ) (مصنف ابن أبی شیبہ، باب من کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لا یعود) (مسند أبی یعلی، رقم الحدیث۲۷۴۲، طبع دار الفکر) (مصنف عبد الرزاق، رفع الیدین فی الدعاء) (مسند الشافعی ۱/۴۴، باب ومن کتاب استقبال القبلۃ فی الصلاۃ) (مسند حمیدی، رقم الحدیث۹۲۰) (مسند أبی یعلی، رقم الحدیث۷۴۸۰) (مسند احمد، رقم الحدیث۲۱۰۲۸,۱۰۲۷,۲۰۹۶۴,۲۰۹۵۸) (سنن الکبریٰ للبیہقی، باب من لم یذکر الرفع الاعند الافتتاح) (مسند أبو عوانہ، رقم الحدیث۲۰۵۵,۱۵۵۲) (سنن الکبریٰ للبیہقی، باب الخشوع فی الصلاۃ) (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث۱۷۹۷,۱۸۲۲,۱۸۲۴,۱۸۲۶,۱۸۲۸) (صحیح ابن حبان، رقم الحدیث۱۸۷۸) (مسند أبی داؤد طیالسی، رقم الحدیث۸۲۳) (شرح مشکل الأثار للطحاوی، باب بیان ماروی عن رسول اللہ ﷺ) (مسند البزار، رقم الحدیث۴۲۹۱) (المسند لأبی نعیم، باب الکراھیۃ أن یضرب الرجل بیدیہ عن یمینہ) (مسند السراج، رقم الحدیث۱۳۲) (المخلصیات لابن زکریا البغدادی، رقم الحدیث۷۹، طبع قطر) (نیل الاوطار، باب رفع الیدین وبیان صفۃ و مواضعہ)

<u>فائدہ:</u> مذکورہ حدیث کو اکثر فقہاء و محدثین نے ترکِ رفع الیدین کی دلیل کے طور پر استدلال کیا ہے، اُن میں سے چند کا حوالہ درج ذیل ہے:

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

امام ابو حنیفہ، امام سفیان ثوری، امام مالک بن انس، امام ابن اَبی لیلیٰ رحمہم اللہ وغیرہ حضرات فرماتے ہیں کہ ہم تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین کو نہیں جانتے، اور اس کی دلیل حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور (مذکورہ) جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی روایات ہیں۔

(المجموع شرح المہذب ۳/۴۰۰، طبع دار الفکر بیروت)

شارح بخاری امام ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

تمسکوا بحدیث جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ "أسکنوا فی الصلاۃ" لترک رفع

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الیدین عند الرکوع۔(فتح الباری شرح بخاری،باب وجوب النفقۃ علی الاھل والعیال)
اُنہوں(محدثین) نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث "أسکنوا فی الصلاۃ" سے دلیل پکڑی ہے اور اسے رکوع کے وقت رفع الیدین نہ کرنے کی دلیل بنایا ہے، چنانچہ مندرجہ ذیل محدثین نے اسے ترکِ رفع الیدین کی دلیل کے طور پر نقل کیا ہے، چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

امام ابوبکر ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ باب کے تحت نقل کیا ہے:
(مصنف ابن أبی شیبہ،باب من کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لا یعود)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ باب کے تحت یہی نقل کیا ہے کہ اُس دور میں بھی محدثین وفقہائے کرام نے اس حدیث کو ترک رفع الیدین کی دلیل بنایا ہے۔
(جزء الرفع رفع الیدین للامام بخاری،رقم الحدیث ۳۵،طبع دار لارقم للنشر والتوزیع الکویت)

حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ کے باب کے تحت نقل کیا ہے:
(صحیح ابن حبان،باب ذکر مایستحب للمصلی رفع الیدین عند قیامہ من الرکعتین من صلاۃ)

امام ابوعوانہ رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ کے باب کے تحت نقل کیا ہے:
(مسند أبی عوانہ،باب النھی عن الاختصار فی الصلاۃ وایجاب الانتصاب والسکون فی الصلاۃ الالصاحب العذر)

امام ابونعیم الاصبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ کے باب کے تحت نقل کیا ہے:
(المسند لأبی نعیم،باب الکراھیۃ أن یضرب الرجل بیدیہ عن یمینہ)

امام ابوبکر البیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ کے باب کے تحت نقل کیا ہے:
(سنن الکبریٰ للبیہقی،باب الخشوع فی الصلاۃ)

علامہ قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۴۴ھ) نے لکھا ہے کہ:

قد ذکر ابن القصار ھذا الحدیث حجۃ فی النھی عن رفع الایدی علی روایۃ المنع من ذالک جملۃ۔(الاکمام المعلم بفوائد المسلم ۲/۲۴۴)

ابن قصار المالکی رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ رفع الیدین منع کرنے والی روایتوں میں سب سے واضح طور پر یہ حدیث حجت اور دلیل ہے رفع الیدین روکنے پر۔

امام ابوالحسین قدوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۲۸ھ) نے ترکِ رفع الیدین کا باب باندھ کر اس حدیث

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کو بطور دلیل پیش کیا ہے۔(التجرید للقدوری ۲/۵۱۹، باب لاترفع الیدین فی تکبیر الرکوع)

امام محدث علامہ ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۶۳ھ) فرماتے ہیں کہ:

بہت سے علماءِ متاخرین نے اس حدیث کو ترکِ رفع الیدین کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

(التمہید لما فی الموطا من المعانی والأسانید ۹/۲۱۵، طبع وزارۃ عموم الأوقاف والشؤون الاسلامیۃ)

امام سرخسی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۴۹۰ھ) نے رکوع کے رفع الیدین سے منع کی تصریح فرما کر اس روایت کو پیش کیا ہے۔(المبسوط للعلامہ السرخسی ۱/۱۴، طبع دار لمعرفۃ بیروت)

امام ابوبکر الکاسانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۸۷ھ) نے منع رفع الیدین و مسنوخ رفع الیدین عند الرکوع پر اس حدیث سے استدلال فرمایا ہے۔(بدائع الصنائع ۱/۲۰۷، دار لکتب العلمیہ بیروت)

امام ابو المعانی برہان الدین البخاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۱۶ھ) نے رکوع کے رفع الیدین سے منع کی تصریح فرما کر اس روایت کو بطور دلیل پیش کیا ہے۔

(المحیط البرھانی فی الفقہ النعمانی ۱/۳۷۶، طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۷۶ھ) نے بطور ترکِ رفع الیدین کے طور پر اس روایت کو پیش کیا ہے۔(المجموع شرح المھذب ۳/۴۰۰، طبع دار الفکر بیروت)

امام جمال الدین ابو محمد علی بن ابی یحییٰ الخزرجی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۸۶ھ) منع رفع الیدین کی روایت کے طور پر پیش کیا ہے۔

(اللباب فی الجمع بین السنۃ والکتاب، باب لا ترفع الایدی عند الرکوع ولا بعد الرفع منہ)

امام عثمان بن علی المعروف فخر الدین زیلعی رحمۃ اللہ علیہ (۷۴۳ھ) نے اس حدیث سے ترکِ رفع الیدین پر دلیل پکڑی ہے۔(تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق ۱/۱۲۰، طبع بولاق قاھرہ)

علامہ شمس الدین الذہبی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۴۹ھ) نے اس حدیث سے ترکِ رفع الیدین پر کیا ہے۔(تنقیح التحقیق للذھبی ۱/۱۳۷، باب صفۃ الصلاۃ طبع دار الوطن الریاض)

امام حافظ ابو عبد اللہ علاء الدین مغلطائی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۶۲ھ) نے اس حدیث سے ترکِ رفع الیدین پر استدلال کیا ہے۔(شرح سنن ابن ماجہ ۵/۱۴۶۷، طبع بیروت)

امام جمال الدین زیلعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۶۲ھ) فرماتے ہیں:

والذی یرفع یدیہ حال التسلیم لایقال لہ اسکن فی الصلوۃ انما یقال ذلک

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

لمن یرفع یدیہ فی اثناء الصلوٰۃ وھو حالۃ الرکوع والسجود ونحو ذلک ھو الظاھر۔ (نصب الرایۃ ۱/۴۷۲،طبع بیروت)

جو آدمی سلام کے وقت رفع الیدین کرے اسے یہ نہیں کہا جائے گا کہ "نماز میں سکون اختیار کرو" یہ جملہ اسی کو کہا جائے گا جو نماز کے درمیان میں ہو اور وہ رکوع وسجود کی حالتیں ہیں لہٰذا اس حدیث "اسکنوا فی الصلوٰۃ" سے یہی ظاہر ہے کہ یہ رکوع وسجود میں رفع یدین کی ممانعت سے متعلق ہے۔

حافظ ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۰۴ھ) نے منع رفع الیدین کے طور پر اس حدیث کو نقل فرمایا ہے۔ (البدر المنیر ۳/۴۸۰،الحدیث التاسع،طبع الریاض)

امام محدث محمد بن خلیفہ الابی المالکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۲۸ھ) نے منع رفع الیدین کے طور پر اس حدیث کو نقل فرمایا ہے۔ (شرح مسلم لابی ۲/۳۲۲،طبع بیروت)

علامہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۳۸ھ) نے ترکِ رفع الیدین کا باب باندھ کر اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ (رؤوس المسائل الخلافیۃ ۱/۱۱۵،باب لاترفع الایدی فی الصلاۃ الا عند افتتاح الصلاۃ)

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے اُستاذ امام محدث علامہ بدر الدین العینی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۵۵ھ) نے اس حدیث کو منع رفع الیدین ومنسوخ رفع الیدین عند الرکوع کے طور پر پیش کیا ہے۔

(شرح سنن أبی داؤد ۳/۲۹۷،باب بیان رفع الیدین فی أول الصلاۃ،طبع مکتبہ الرشید الریاض)
(البنایہ شرح ھدایہ ۲/۲۹۹،دار الفکر بیروت)(عمدۃ القاری شرح بخاری ۵/۳۸۲)

علامہ زین العابدین الشہیر ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۷۰ھ) نے اس حدیث سے ترکِ رفع الیدین پر استدلال فرمایا ہے۔ (البحر الرائق ۱/۳۲۲،طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں کہ:

ویس فی غیر التحریمۃ رفع ید عند ابن حنیفۃ لخبر مسلم عن جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ۲/۲۷۵،طبع مکتبہ امدادیہ ملتان)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے سوا رفع الیدین نہیں ہے، صحیح مسلم کی اس حدیث کے مطابق جو حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

لمن یرفع یدیه فی اثناء الصلوٰة وهو حالة الرکوع والسجود ونحو ذلك هو الظاهر۔ (نصب الرایة ۱/۴۷۲، طبع بیروت)

جو آدمی سلام کے وقت رفع الیدین کرے اسے یہ نہیں کہا جائے گا کہ "نماز میں سکون اختیار کرو" یہ جملہ اسی کو کہا جائے گا جو نماز کے درمیان میں ہو اور وہ رکوع وسجود کی حالتیں ہیں لہٰذا اس حدیث "اسکنوا فی الصلوٰۃ" سے یہی ظاہر ہے کہ یہ رکوع وسجود میں رفع یدین کی ممانعت سے متعلق ہے۔

حافظ ابن ملقن رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۰۴ھ) نے منع رفع الیدین کے طور پر اس حدیث کو نقل فرمایا ہے۔ (البدر المنیر ۳/۴۸۰، الحدیث التاسع، طبع الریاض)

امام محدث محمد بن خلیفہ الابی المالکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۲۸ھ) نے منع رفع الیدین کے طور پر اس حدیث کو نقل فرمایا ہے۔ (شرح مسلم لابی ۲/۳۲۲، طبع بیروت)

علامہ زمخشری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۳۸ھ) نے ترکِ رفع الیدین کا باب باندھ کر اس حدیث سے استدلال کیا ہے۔ (رؤوس المسائل الخلافیة ۱/۱۱۵، باب لا ترفع الایدی فی الصلاة الا عند افتتاح الصلاة)

علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کے اُستاذ امام محدث علامہ بدر الدین العینی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۵۵ھ) نے اس حدیث کو منع رفع الیدین ومنسوخ رفع الیدین عند الرکوع کے طور پر پیش کیا ہے۔

(شرح سنن أبی داؤد ۳/۲۹۷، باب بیان رفع الیدین فی أول الصلاة، طبع مکتبه الرشید الریاض)
(البنایه شرح هدایه ۲/۲۹۹، دار الفکر بیروت) (عمدة القاری شرح بخاری ۵/۳۸۲)

علامہ زین العابدین الشہیر ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۷۰ھ) نے اس حدیث سے ترکِ رفع الیدین پر استدلال فرمایا ہے۔ (البحر الرائق ۱/۳۲۲، طبع دار الکتب العلمیه بیروت)

علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں کہ:

ویس فی غیر التحریمة رفع ید عند ابن حنیفة لخبر مسلم عن جابر بن سمرة رضی الله عنه۔ (مرقاة شرح مشکوٰة ۲/۲۷۵، طبع مکتبه امدادیه ملتان)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تکبیر تحریمہ کے سوا رفع الیدین نہیں ہے، صحیح مسلم کی اس حدیث کے مطابق جو حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

رسول اللہ ﷺ کا عمل مبارک رفع الیدین نہ کرنے کا تھا:

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رجلا دخل المسجد يصلي ورسول الله صلى الله عليه واله وسلم في ناحية المسجد فجاء فسلم عليه فقال ارجع فصل فانك لم تصل، فرجع فصلى ثم سلم فقال وعليك ارجع فصل لم تصل قال في الثالثة فأعلمني فقال اذا قمت الى الصلاة فاسبغ الوضوء ثم استقبل القبلة فكبر واقرأ بما تيسر معك من القرآن ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجداً ثم ارفع حتى تستوي وتطمئن جالساً ثم اسجد حتى تطمئن ساجداً ثم افعل ذلك في صلوتك كلها۔

(صحيح بخاري، باب أمر النبي ﷺ الذي لا يتم ركوعه بالاعادة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں ایک جانب تشریف فرما تھے کہ ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی، اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا، آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور فرمایا ''جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو، تم نے نماز ٹھیک نہیں پڑھی'' وہ واپس گیا اور اس نے دوبارہ نماز پڑھی اور پھر آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام کیا، آپ ﷺ نے سلام کا جواب دیا اور پھر فرمایا ''جاؤ اور دوبارہ نماز پڑھو'' تم نے نماز ٹھیک نہیں پڑھی، اس شخص نے تیسری مرتبہ عرض کیا حضرت محمد ﷺ مجھے بتا دیجئے اور سکھا دیجئے کہ کس طرح نماز پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو پہلے خوب اچھی طرح وضو کرو پھر قبلہ کی طرف اپنا رُخ کرو پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر نماز شروع کرو، اس کے بعد (قرأۃ کے موقع پر) جو تمہیں قرآن یاد ہو اور تمہیں قرآن پڑھنا آسان ہو وہ پڑھو، پھر قرأۃ کے بعد اطمینان سے رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں تمام اعضاءِ جسم ساکن ہو جائیں پھر اُٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں مطمئن اور ساکن ہو جاؤ پھر اُٹھو یہاں تک کہ مطمئن ہو کر بیٹھ جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدہ میں مطمئن اور ساکن ہو جاؤ پھر اُٹھو یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر اپنی پوری نماز اسی طرح ادا کرو۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(صحیح مسلم،باب وجوب قرأۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ،رقم الحدیث۳۹۷)(مصنف ابن أبی شیبہ،باب فی الرجل ینقص صلاتہ وما ذکر فیہ کیف یصنع،رقم الحدیث۲۹۵۹)(صحیح بخاری،باب اذا حنث ناسیا فی الأیمان،رقم الحدیث۶۶۶۶)(مسند احمد،رقم الحدیث۹۶۳۵)(سنن ابن ماجہ،باب اتمام الصلاۃ)(سنن ابو داؤد،باب صلاۃ من لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود)(سنن الکبری للبیہقی، باب ما یدخل بہ فی الصلاۃ من التکبیر)(مسند البزار رقم الحدیث۸۴۱۹)(سنن نسائی،باب فرض التکبیرۃ الأولی)(مسند أبی یعلی،رقم الحدیث۶۵۷۷)(معرفۃ السنن والآثار للبیہقی،ببا أقل ما یجزی من عمل الصلاۃ)(سنن الکبری للبیہقی،باب فرض القرأۃ فی کل رکعۃ بعد التعوذ)(سنن الکبری للبیہقی،باب فرض الطمأنینۃ فی الرکوع والقیام منہ)(شرح السنۃ للبغوی،باب صفۃ الصلاۃ)

استدلال: اس روایت میں نبی کریم ﷺ نے حضرت خلاد بن رافع صحابی رضی اللہ عنہ کو باقی تمام چیزوں کی تعلیم دی لیکن رفع الیدین کی تعلیم نہیں دی حالانکہ مقام تعلیم تھا،اس سے صاف ظاہر ہے اگر رفع الیدین کوئی خاص اہمیت رکھتا اور نماز کا ضروری رکن ہوتا تو آپ ﷺ ضرور اس کی تعلیم دیتے ،اس حدیث میں نماز کے تمام افعال کا ذکر نہیں مگر جن کا ذکر ہے یقینا ان میں سے کسی ایک کا یا ایک سے زائد میں کوتاہی کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے اس(مسئی الصلاۃ) یعنی نماز کو خراب کرنے والی کو بار بار نماز پڑھنے کا حکم فرمایا،اگر ان کے علاوہ بھی نماز میں کوئی ایسا عمل ہوتا جس سے نماز خراب ہوتی اور اس کا لوٹانا ضروری ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اس موقع کی بھی ضرور تعلیم فرماتے۔

عن محمد بن عمرو بن عطاء انہ کان جالساً مع نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فذکروا صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقال ابی حمید الساعدی رضی اللہ عنہ أنا کنت احفظکم لصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم رأیتہ اذا کبر جعل یدیہ حذاء منکبیہ واذا رکع أمکن یدیہ من رکبتیہ ثم ظھرہ فاذا رفع راسہ استوی حتی یعود کل فقارٍ مکانہ فاذا سجد۔ (صحیح ابن خزیمہ،باب استقبال أطراف أصابع الیدین من القبلۃ،رقم الحدیث۶۴۳)

حضرت محمد بن عمرو بن عطاء بیان کرتے ہیں کہ میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز ذکر ہوا تو حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا،

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ آپ سب لوگوں سے زیادہ یاد ہے پھر فرمایا میں نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے کہ نماز شروع کرتے ہوئے جب آپ ﷺ تکبیر کہتے تو اپنے دونوں ہاتھ اُٹھا کر کندھوں تک لے جاتے اور جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑ لیتے پھر اپنی کمر پوری طرح موڑ دیتے پھر جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو بالکل سیدھے اس طرح کھڑے ہو جاتے کہ ریڑھ کی ہڈی کا ہر جوڑ ٹھیک طرح اپنی جگہ آ جاتا پھر آپ ﷺ سجدہ میں جاتے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(صحیح بخاری،باب سنة الجلوس فی التشهد،رقم الحدیث۸۲۸)(صحیح ابن خزیمہ،باب فتح أصابع الرجلين فی السجود،رقم الحدیث۶۵۲)(سنن ابوداؤد،باب من ذكر التورك فی الرابعة)(صحیح ابن حبان،رقم الحدیث۱۸۶۹)(سنن الکبری للبیهقی،باب کیف القیام من الرکوع،رقم الحدیث۲۶۲۲)(معرفة السنن والآثار للبیهقی،باب کیفیة الجلوس فی التشهد الأول والأخر،رقم الحدیث۳۶۲۳)(شرح السنة للبغوی،باب صفة الصلاة،رقم الحدیث۵۵۰)(المنتقع لابن الجارود،رقم الحدیث۱۹۲)

استدلال: مذکورہ بالا حدیث میں ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی نماز کی تفصیلات بتاتے ہوئے صرف شروع نماز کے رفع الیدین کا ذکر کرتے ہیں جبکہ رکوع میں جاتے اور اُٹھتے ہوئے رفع الیدین کا ذکر نہیں کرتے کیونکہ وہ رکوع میں جاتے اور اُٹھتے رفع الیدین کے قائل ہی نہیں تھے، اور قابلِ غور بات تو یہ ہے کہ ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم کے سامنے نماز کا اِجمالی طریقہ فرما رہے ہیں مگر شروع نماز کے علاوہ رفع الیدین کا ذکر نہیں فرماتے اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت میں سے کسی ایک صحابی نے شروع نماز کے علاوہ رفع الیدین کی طرف ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ کو توجہ دلائی، کیونکہ کوئی صحابی بھی تکبیر اُولیٰ کے رفع الیدین کے مسنون ہونے کے قائل نہ تھے، لہٰذا اس حدیث سے واضح ہوا کہ اگر کسی ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی شروع نماز کے علاوہ رفع الیدین کی معمولی اہمیت بھی ہوتی تو اس کا ضرور ذکر فرماتے۔

عن ابن عمر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

استفتح أحد كم فليرفع يديه وليستقبل بباطنهما القبلة فان الله تعالىٰ أمامه۔(سنن الکبریٰ للبیہقی،باب کیفۃ رفع الیدین)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز شروع کرے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھائے (یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرے) اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو قبلہ رُخ کرے کیونکہ اللہ (کی رحمت) اس کے سامنے ہے۔

استدلال: غور فرمایئے! اس حدیث میں حضور ﷺ نے صرف رفع الیدین کا حکم نماز شروع کرنے کے وقت ہی کیا ہے کہ جب تم نماز شروع کرو تو تمہیں رفع الیدین کرنا چاہیے، اگر رکوع سے پہلے اور بعد رفع الیدین ہوتا تو آپ ﷺ اس کا بھی حکم دیتے کیونکہ اس حدیث میں آپ ﷺ نے مسئلہ رفع الیدین کی وضاحت کی ہے کہ کب رفع الیدین کرنا چاہیے اور کس طرح کرنا چاہیے۔

ان أبامالك الأشعرى رضى الله عنه جمع قومه فقال يامعشر الأشعريين ! اجتمعوا واجتمعو نساء كم وابناء كم أعلمكم صلاة النبى صلى الله عليه واله وسلم صلى لنا بالمدينة فاجتمعوا وجمعوا نساء هم وابناء هم فتوضأ وأراهم كيف يتوضأ فأحصى الوضوء الى أماكنه حتى لما أن فاء الفى وانكسر الظل قام فأذن فصف الرجال فى أدنى الصف وصف الولدان خلفهم وصف النساء خلف الولدان ثم أقام الصلاة فتقدم فرفع يديه فكبر فقرأ بفاتحة الكتاب وسورة يسرهما ثم كبر فركع فقال سبحان الله وبحمده ثلاث مرار ثم قال سمع الله لمن حمده واستوى قائماً ثم كبر و خر ساجداً.... احفظوا تكبيرى وتعلموا ركوعى وسجودى فانها صلاة رسول الله صلى الله عليه واله وسلم۔

(مسند احمد رقم الحدیث ۲۲۹۰۶)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کو (رسول اللہ ﷺ کی نماز سکھانے کے لیے) جمع کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے کامل طریقہ سے وضو کیا پھر جب سایہ ڈھل گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اذان دی، پھر تکبیر تحریمہ کے لیے رفع الیدین کرتے ہوئے اللہ اکبر کہا، پھر سورت فاتحہ اور دوسری

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سورت کو خاموشی سے پڑھا، پھر تکبیر کہی اور رکوع کیا، رکوع میں تین مرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ پڑھا، پھر سمع اللہ لمن حمدہ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہوگئے، پھر تکبیر کہہ کر سجدہ میں چلے گئے، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا (اپنی قوم کو) کہ میری تکبیروں کو یاد کرلو اور میرے رکوع اور سجود کو سیکھ لو کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کی نماز ہے۔

استدلال: اس حدیث میں حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کے مردوں اور عورتوں کو نماز کا طریقہ سکھایا جو کہ آپ ﷺ کی مدینہ والی نماز ہے، جس میں صرف نماز کے شروع میں رفع الیدین کیا جبکہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اُٹھتے ہوئے رفع الیدین نہیں کیا، معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کی مدینہ منورہ والی نماز میں رکوع کے وقت رفع الیدین نہیں ہے، پھر ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے اپنی قوم کے لوگوں کو خاص طور پر فرمایا کہ میری تکبیروں کو اور رکوع وسجود کو یاد کرلو، معلوم ہوا کہ رکوع میں جاتے اور اُٹھتے وقت صرف تکبیر ہے رفع الیدین نہیں۔

عن سالم البراد قال دخلنا على أبي مسعود الأنصاري رضي الله عنه فسألناه عن الصلاة فقال الا أصلي بكم كما كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يصلي قال فقام فكبر ورفع يديه ثم ركع فوضع كفيه على ركبتيه وجافى بين ابطيه قال ثم قام حتى استقر كل شئ منه ثم سجد فوضع كفيه وجافى بين ابطيه قال ثم قال حتى استقر كل شئ منه ثم صلى أربع ركعات هكذا۔

(مسند احمد، رقم الحدیث ۱۷۰۷۶)

حضرت سالم براد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو اُن سے نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ بتاتا ہوں، پھر نماز شروع کرتے ہوئے تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا، پھر رکوع کیا اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا، پھر سجدہ کے لئے جب تمام جسم کے اعضاء اطمینان میں ہوگئے، اسی طرح چار رکعت ادا کیں۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مسند أبي داؤد طیالسی، رقم الحدیث۶۵۴)(مصنف ابن أبي شیبه، باب فی الرجل ینقص صلاته وما ذکر فیه و کیف یصنع)(سنن نسائی، باب التجافی فی الرکوع)(سنن ابوداؤد، باب صلاة من لایقیم صلبة فی الرکوع والسجود)(صحیح ابن خزیمه، رقم الحدیث۵۹۸)(المعجم الأوسط للطبرانی، رقم الحدیث۲۶۸۷)(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث۶۶۸)(سنن الکبری للبیهقی، باب ما یفعل فی کل رکعة وسجدة من الصلاة، رقم الحدیث۲۶۶۹)(المستدرك للحاکم، رقم الحدیث۸۱۶)

استدلال: اس حدیث میں حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز کا طریقہ سکھایا، جس میں صرف نماز کے شروع میں رفع الیدین کیا جبکہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے اُٹھتے ہوئے رفع الیدین نہیں کیا۔

حدثنا هناد عن وکیع عن سفیان عن عاصم بن کلیب عن عبد الرحمان بن الاسود عن علقمه قال قال عبدالله بن مسعود رضی الله عنه الا اصلی بکم صلوٰة رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فصلی فلم یرفع یدیه الا فی اول مرة۔ (سنن ترمذی، باب رفع الیدین عند الرکوع، رقم الحدیث۲۵۷)

حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ دکھاؤں؟ پس آپ رضی اللہ عنہ نے رفع الیدین ایک مرتبہ کے علاوہ کیا پھر (پوری نماز میں) نہ کیا۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن ابوداؤد، باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع، رقم الحدیث۷۴۸)(سنن الکبری للنسائی، باب الرخصة فی ترك ذلك، رقم الحدیث۶۴۹)(مسند ابن الجعد، رقم الحدیث۱۹۸۱)(مسند الشافعی، الباب السادس فی صفة الصلاة، رقم الحدیث۲۱۵)(مصنف ابن أبي شیبه، باب من کان یرفع یدیه فی أول تکبیرة ثم لا یعود، رقم الحدیث۲۴۴۱)(مسند احمد، رقم الحدیث۳۶۸۱)(قرة العینین برفع الیدین فی الصلاة للبخاری، رقم الحدیث۳۱)(مسند أبي یعلی، رقم الحدیث۵۳۰۲)(مختصر الأحکام للطوسی، باب ماجاء فی رفع الیدین عند الرکوع)(سنن طحاوی، باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود والرفع، رقم الحدیث۱۳۴۹)(سنن الکبری للبیهقی، باب من لم یذکر الرفع الا عند الافتتاح، رقم الحدیث۲۵۳۱)(معرفة السنن والآثار، من قال لایرفع یدیه فی الصلاة الا عند، رقم الحدیث۳۲۸۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(مسند امام ابو حنیفه،باب ماجاء فی رفع الیدین)(خلافیات للبیهقی ۱/۷۵،طبع مکتبة الرشید الریاض)(خلافیات للبیهقی ۱/۷۶،طبع مکتبة الرشید الریاض)(خلافیات للبیهقی ۱/۷۷،طبع مکتبة الرشید الریاض)(المدونة الکبری ۱/۱۶۰،باب رفع الیدین فی الرکوع والاحرام ،طبع بیروت)(العلل الواردة فی الاحادیث،رقم الحدیث ۸۰۴،طبع دار حلیبة)(مشکوٰة المصابیح،باب صفة الصلاة)(مسند البزار،رقم الحدیث ۱۳۲۲)(شرح السنة للبغوی،باب رفع الیدین عند تکبیر الافتتاح وعند،تحت رقم الحدیث ۵۶۱)(کنز العمال،کتاب الصلاة،باب من قسم الافعال رفع الیدین)(الأوسط فی السنن و الاجماع و الاختلاف ،ذکر رفع الیدین عند الرکوع وعند رفع الرأس،رقم الحدیث ۱۳۹۲)(مجمع الزوائد،باب کیفیة الصلاة و أرکانها،رقم الحدیث ۱۳۲۳)(الأحکام الکبری للخراط،باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلاة)(کنز العمال،فصل فی أذکار التحریمة وما یتعلق بها،۲۲۰۴۹)(اتحاف المهرة لا بن حجر،رقم الحدیث ۱۳۰۰۹)(شرح أبی داؤد للعینی،باب فی رفع الیدین)(الدایة فی تخریج أحادیث الهدایة ۱/۱۵۰)(المغنی لابن قدامة ۱/۳۵۸،مسألة رفع الیدین فی الصلاة)(التمهید لما فی الموطأ من المعانی والأسانید ۹/۲۱۵،طبع وزاة عموم الاوقاف والشوون الاسلامیه)(جامع الاصول فی احادیث الرسول ۵/۳۰۲،طبع مکتبه الحلوانی و مکتبه دار البیان)(المحلی بالآثار،مسألة رفع الیدین للتکبیر مع الاحرام فی أول الصلاة)(مختصر الأحکام مستخرج الطوسی علی جامع،باب ما جاء فی رفع الیدین عند الرکوع)(الفقه الاسلامی وأدلة للزحیلی ۲/۸۷۱،رفع الیدین فی غیر تکبیرة الاحرام)(تحفة الأحوذی،باب رفع الیدین عند الرکوع)(نیل الأوطار،باب رفع الیدین وبیان صفة ومواضعة)(فوائد ابن المقری،باب فرفع یدیه فی أول رکعة ثم لم یعد)(جامع المسانید للامام أبی حنیفة للخوازمی ۱/۳۵۵،طبع بیروت)

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال صلیت مع رسول الله علیه واله وسلم وابی بکر و عمر رضی الله عنهم فلم یرفعوا ایدیهم الا عند افتتاح الصلوٰة۔ (سنن طحاوی،باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہم کے ساتھ نمازیں پڑھیں تو وہ سوائے نماز کے شروع کی تکبیر ساتھ کے رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مسند أبی یعلی،رقم الحدیث ۵۰۳۹)(سنن دار قطنی،باب ذکر التکبیر ورفع الیدین عند الافتتاح

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

والرکوع والرفع منه وقد)(مجمع الزوائد،رفع الیدین فی الصلاۃ)(سنن الکبریٰ للبیهقی باب من لم یذکر الرفع عند الافتتاح)(کتاب المعجم لابی بکر اسماعیلی رقم الحدیث ۱۵۴)(الکامل لابن عدی رقم الحدیث ۱۶۳۶)(اتحاف الخیرۃ المهرۃ رقم الحدیث ۱۲۳۶)

عن علقمة أن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال علمنا رسول الله صلی الله علیه واله وسلم الصلاۃ فقام فکبر ورفع یدیه ثم رکع فطبق یدیه جعلهما بین رکبتیه فبلغ ذلك سعدًا رضی الله عنه فقال صدق أخی قد کنا نفعل ذلك فی أول الاسلام ثم أمرنا بهذا۔ (جزء رفع الیدین للبخاری رقم الحدیث ۳۲)(المنتقع لا بن الجارود باب صفة صلاۃ النبی ﷺ رقم الحدیث ۱۹۴)

حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں رسول اللہ ﷺ نے نماز سکھائی، پس جب آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو تکبیر کہی اور رفع الیدین کیا، پھر رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں کو تطبیق کرتے ہوئے اپنے دونوں گھٹنوں کے درمیان رکھا، پھر حضرت سعد بن أبی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو اُنہوں نے فرمایا کہ میرے بھائی نے سچ فرمایا، ہم اسلام کے ابتدائی دور میں اسی طرح کرتے تھے، پھر ہمیں اس کا (یعنی اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنے کا) حکم دیا گیا۔

<u>نوٹ:</u> قال البخاری وهذا المحفوظ عند أهل النظر من حدیث عبدالله بن مسعود رضی الله عنه۔ (جزء رفع الیدین للامام بخاری رقم الحدیث ۳۲)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل علم کے نزدیک عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی (رفع الیدین نہ کرنے والی مذکورہ) حدیث سے زیادہ محفوظ ہے، معلوم ہوا کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک کی یہ حدیث صحیح اور محفوظ ہے۔

حدثنا محمد بن الصباح البزار ثنا شریك عن یزید بن ابی زیاد عن عبد الرحمن بن ابی لیلی عن البراء رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم کان اذا افتتح الصلوٰۃ رفع یدیه الی قریب من أذنیه ثم لا یعود۔

(سنن ابوداؤد باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع رقم الحدیث ۷۴۹)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فرماتے تو دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھاتے پھر (پوری نماز) میں ایسا نہ کرتے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مسند الشافعي،باب رفع اليدين في الصلاة،رقم الحديث٩٨)(سنن طحاوي،باب التكبير للركوع والتكبير للسجود والرفع،رقم الحديث١٣٣٤)(مصنف ابن أبي شيبه،باب من كان يرفع يديه في أول تكبيرة ثم لا يعود،رقم الحديث٢٤٤٠)(مسند حميدي،رقم الحديث٦١٤)(مصنف عبد الرزاق،باب افتتاح الصلوٰة)(حديث أبي الفضل الزهري،باب يرفع في أول تكبيرة في الصلاة ثم لا يعود،رقم الحديث١٢٣)(مسند احمد،رقم الحديث١٤٤٥٦،١٤٩٣٣،١٤٩٣٣)(المدونة الكبرىٰ١/١٦٥،باب رفع اليدين في الركوع والاحرام،طبع بيروت)(مسند امام أبي حنيفة،صفحه١٥٦،طبع مكتبه الكوثر الرياض)(سنن دارقطني، باب ذكر التكبير ورفع اليدين عند الافتتاح والركوع والرفع منه وقدر)(سنن الكبرى للبيهقي،باب من لم يذكر الرفع الا عند الافتتاح،رقم الحديث٢٥٣٠)(الكفاية في علم الرواية للبغدادي١/١٣٩،باب رد حديث من عرف بقبول التلقين)(شرح السنة للبغوي، باب رفع اليدين عند تكبير الافتتاح وعند،تحت رقم الحديث٥٦١)(كنز العمال،فصل في أذكار التحريمة وما يتعلق بها،رقم الحديث٢٢٠٣٢)(مسند أبي يعلى،رقم الحديث١٦٩٢،١٦٩١،١٦٩٠،١٦٨٩،طبع دار الثقافة العربية بيروت)(تفسير قرطبي،سورة الكوثر،آيت٢)(خلافيات للبيهقي١/٧٩،طبع مكتبة الرشيد الرياض)(سنن طحاوي،باب التكبير للركوع و التكبير للسجود والرفع من الركوع هل مع ذلك رفع ام لا)(التمهيد لما في الموطا من المعاني والأسانيد٩/٢١٥،طبع وزارة عموم الأوقاف والشؤون الاسلامية)(فوائد ابن المقري،باب فرفع يديه في أول ركعة ثم لم يعد)(مسند الروياني،رقم الحديث٤٣٣)

عن ابن عمر رضي الله عنه قال رأيت النبي صلى الله عليه واله وسلم اذا افتتح الصلوٰة رفع يديه حتى يحاذي بهما و قال بعضهم حذو منكبيه واذا اراد ان يركع وبعد ما يرفع رأسه من الركوع لا يرفعهما وقال بعضهم ولا يرفع بين السجدتين. (صحيح أبي عوانه،رقم الحديث١٥٧٢)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نماز شروع فرماتے تو کندھوں تک رفع الیدین کرتے اور جب رکوع کا ارادہ فرمایا اور جب رکوع سے سر اُٹھایا تو رفع الیدین نہ کیا اور بعضوں نے کہا کہ سجدوں میں بھی رفع الیدین نہ کیا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مسند الحمیدی، رقم الحدیث ٦٢٣، طبع بیروت لبنان)(سنن الکبری للبیهقی، باب رفع الیدین عند الرکوع و عند رفع الرأس، رقم الحدیث ٢٥٠٢)(سنن طحاوی، باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود والرفع، رقم الحدیث ١٣٣٦)(مسند الحمیدی ٢/٢٧٧، طبع دار السلفیه)(مسند الحمیدی، رقم الحدیث ٦١٤، طبع دار الکتب العلمیه بیروت)(شرح مشکل الآثار للطحاوی، رقم الحدیث ٥٨٢٦) (مسند الحمیدی ٢/٢٧٧، طبع المکتبة السلفیه المدینة المنورة)(مختصر خلافیات للبیهقی ٢/٣١، طبع مکتبة الرشید الریاض)(معجم لا بن عساکر، رقم الحدیث ١٣٠)(المعجم الصغیر للطبرانی، رقم الحدیث ١١٦٨)(معجم لا بن عساکر، رقم الحدیث ١٥٤٢) (شرح سنن ابن ماجه لمغلطائی، باب رفع الیدین اذا رکع واذا راسه من الرکوع)(معجم لابن الأعرابی، رقم الحدیث ١٣٢٨)(خلافیات للبیهقی مخطوطه قلمی نسخه، فس مرو کو)

فائدہ: مذکورہ بالا ایک ہی حدیث کو مسند حمیدی کے الگ الگ نسخوں کے حوالہ جات سے اس لیے نقل کیا ہے کیونکہ کہ بعض لوگوں کی رائے ہے کہ اس حدیث میں اضافہ کیا گیا ہے جو کہ اُن حضرات کا حدیث پر بہتان ہے، لہٰذا اس اشکال کو دور کرنے کے لیے تمام نسخوں کو الگ الگ نقل کیا گیا، واضح ہو آخری دو نسخوں کا حوالہ جات خود اہلحدیث حضرات کے مطبوعہ کے ہیں۔

عن سالم بن عبدالله عن أبیه أن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم کان یرفع یدیه حذو منکبیه اذا افتتح التکبیر للصلاة۔

(المدونة الکبریٰ ١/١٦٥، باب رفع الیدین فی الرکوع والاحرام، طبع بیروت)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کندھوں تک ہاتھ اُٹھاتے جب نماز شروع کرنے کی تکبیر کہتے۔

فائدہ: مذہب مالکی کی معتبر اور مشہور کتاب ''المدونۃ الکبریٰ'' میں یہ حدیث ترکِ رفع الیدین کی دلیل کے طور پر پیش کی گئی ہے۔

حدثنی عثمان بن محمد قال لی عبیدالله بن یحییٰ حدثنی عثمان بن سوادة بن عباد عن حفص بن میسرة عن زید بن اسلم عن عبد الله بن عمر قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه واله وسلم بمکة نرفع ایدینا فی بدء الصلوٰة وفی داخل الصلوٰة عند الرکوع فلما هاجر النبی صلی الله علیه واله وسلم الی المدینة ترك

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

رفع الیدین فی داخل الصلوٰۃ عند الرکوع و ثبت علی رفع الیدین فی بدء الصلوٰۃ۔
(أخبار الفقهاء والمحدثین، صفحه ۲۱۴، رقم الحدیث ۳۷۸، طبع دار الکتب العلمیه بیروت)(أخبار الفقهاء والمحدثین، صفحه ۲۸۵، رقم الحدیث ۳۷۸، طبع دار الاندلس)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مکہ میں رکوع میں جاتے ہوئے بھی رفع الیدین کرتے تھے مگر آپ ﷺ نے جب مدینہ کی طرف ہجرت کی تو اس کے بعد آپ ﷺ نے رکوع میں جاتے ہوئے رفع الیدین کرنا ترک کر دیا۔

فائدہ: اس مذکورہ بالا حدیث کی سند بخاری و مسلم کی شرط پر ہے۔

أن عبد الله بن زبیر رأی رجلا یرفع یدیه فی الصلاة عند الرکوع وعند رفع رأسه من الرکوع فقال لا تفعل فان هذا شیء فعله رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ثم ترکه۔ (عمدة القاری شرح بخاری، باب رفع الیدین فی التکبیر الأولی مع الافتتاح)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کسی شخص کو دیکھا کہ اس نے دورانِ نماز رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت اپنے ہاتھوں کو اُٹھایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اُس کو مخاطب کر کے فرمایا کہ ”تم ایسا نہ کیا کرو کیونکہ یہ وہ عمل ہے جو رسول اللہ ﷺ نے پہلے کیا پھر ترک کر دیا تھا۔

عن علی رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اذا قام الی لصلوٰة المکتوبة کبر ورفع یدیه حذو منکبیه وفی روایة انه کان یرفع یدیه فی اول الصلاة ثم لا یعود۔ (مصنف عبد الرزاق، باب استفتاح الصلوٰة)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرض نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور اپنے ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھاتے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ صرف شروع نماز میں رفع الیدین کرتے تھے پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

عن مقسم عن ابن عباس رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه واله وسلم قال لا ترفع الأیدی الا فی سبع مواطن حین یفتتح الصلوٰة وحین یدخل المسجد الحرام فینظر الی البیت وحین یقوم علی الصفا وحین یقوم علی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

المروة وحين يقوم مع الناس عشية عرفة وبجمع و المقامين حين يرمي الجمرة. (المعجم الكبير للطبراني ١١/٣٨٥، رقم الحديث ١٢٠٧٢)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہاتھ نہیں اُٹھائے جاتے مگر، جب نماز شروع کی جائے، جب مسجد الحرام میں داخل ہوا جائے، جب بیت اللہ کو دیکھا جائے، کوہ صفا پر، کوہ مروہ پر، مزدلفہ میں، عرفات میں لوگوں کے ساتھ جب جمع ہوا جائے اور جمرات کے مقام کے پاس۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(جزء رفع اليدين للامام بخاری، صفحه ٨٩)(مصنف ابن أبي شيبه، باب من كان يرفع يديه في الاول التكبير ثم لا يعود)(كتاب الحجة على أهل المدينة للامام محمد، باب العيدين)(الأصل المعروف بالمبسوط للشيباني، باب ما جاء في القيام في الفريضة)(سنن طحاوی، باب في التكبير في الركوع والتكبير السجود)(سنن طحاوی، باب رفع اليدين عند رؤية البيت)(مجمع الزوائد باب رفع اليدين عند رؤيت البيت)(المبسوط للسرخسي، باب كيفية الدخول في الصلاة)

عن أبو عوانة عن أبي يعفور عن رجل من خزاعة قال وكان الحجاج استعمله على مكة ثم ذكر مثله فلما جعل ذلك التكبير يفتتح به الطواف كالتكبير الذي جعل يفتتح به الصلاة أمر بالرفع فيه كما يؤمر بالرفع في التكبير لافتتاح الصلاة ولا سيما اذقد جعل النبي صلى الله عليه واله وسلم الطواف بالبيت صلاة. (سنن طحاوی، باب رفع اليدين عند رؤية البيت)

ابو یعفور رحمۃ اللہ علیہ نے خزاعہ کے ایک آدمی سے بیان کیا جس کو حجاج نے مکہ پر عامل بنانا تھا، پھر اس نے اسی طرح روایت بیان کی ہے، پس جب یہ تکبیر شروع طواف کے لیے مقرر کی گئی ہے اس تکبیر کی طرح جو نماز کو شروع کرنے کے لیے مقرر کی گئی ہے تو اس میں ہاتھ اُٹھانے کا حکم ہے جیسا کہ نماز کو شروع کرنے والی تکبیر میں رفع یدین کا حکم ہے، خصوصاً جب کہ جناب نبی کریم ﷺ نے بیت اللہ کے طواف کو بمنزلہ نماز قرار دیا ہے۔

عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه واله وسلم قال لا ترفع الايدي سبع مواطن في افتتاح الصلوة وعند البيت وعلى الصفا و المروة

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وفی بعرفات وبالمزدلفة وعند الجمرتین۔ (سنن طحاوی، باب رفع الیدین عند رؤیة البیت)
حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سات مقام پر رفع الیدین کیا جاتا ہے جب نماز کے شروع میں، بیت اللہ کے پاس، صفا و مروہ پر، مزدلفہ میں، عرفات میں اور جمرات کے پاس۔

عن أبی هریرة رضی اللہ عنه قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم اذا دخل فی الصلوٰة رفع یدیه مدًا۔ (سنن ابو داؤد، باب من لم یذکر الرفع عند الرکوع)
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو خوب دراز کر کے رفع الیدین کرتے۔

استدلال: امام ابوداؤد نے اس سے پہلے باب میں رفع الیدین کے اثبات میں حدیثیں بیان کیں پھر رفع الیدین نہ کرنے کا باب تحریر کیا اور اس باب میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث بیان کیں ہیں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کو امام ابوداؤد نے رفع الیدین نہ کرنے کی دلیل کے طور پر پیش کیا اسی لیے صرف شروع نماز کا رفع الیدین بیان کیا اور رکوع سجدے کا بیان نہیں کیا۔

عن عباد بن الزبیر رضی اللہ عنه أن رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم کان اذا افتتح الصلاة رفع یدیه فی أول الصلاة ثم لم یرفعهما فی شئی حتی یفرغ۔
(خلافیات للبیہقی بحوالہ نصب الرایة ۱/۴۰۴، نیل الفرقدین مع بسط الیدین، صفحہ ۱۳۲، طبع ادارة القرآن)
حضرت عباد بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو صرف پہلی تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے، پھر اس کے بعد نماز سے فارغ ہونے تک ایسا نہ کرتے۔

عن ابن الزبیر رضی اللہ عنه عن أبی بکر الصدیق رضی اللہ عنه عن النبی صلی اللہ علیه واله وسلم وقالت طائفة یرفع المصلی یدیه حین یفتتح الصلاة ولا یرفع فیما سوی ذلك۔ (الأوسط فی السنن والاجماع والاختلاف، ذکر رفع الیدین عند الرکوع وعند رفع الرأس من الرکوع)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نمازی نماز شروع کرتے وقت ہاتھوں کو اُٹھائے اس کے بعد ایسا نہ کرے۔

استدلال: والذی یحتج به الخصم من الرفع محمول علی انه کان فی الابتداء الاسلام ثم نسخ والدلیل علیه ان عبد الله بن الزبیر رأی رجلا یرفع یدیه فی الصلوٰة عند الرکوع وعند رفع راسه من الرکوع فقال لاتفعل فان هذا شیئ فعله رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ثم ترکه۔ (زجاجة المصابیح، باب صفة الصلوٰة)

رفع یدین کے قائلین جس رفع الیدین کے متعلق دلیل لاتے ہیں وہ اس بات پر محمول ہے کہ ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا اس کے منسوخ ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے ہوئے رفع الیدین کر رہا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ ایسا نہ کرو، یہ وہ چیز ہے جسے رسول اللہ ﷺ پہلے کیا کرتے تھے اور پھر بعد میں آپ ﷺ نے اسے ترک فرما دیا۔

عن أنس بن مالك رضی الله عنه رأيت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم كبر حتى حاذى بابهاميه أذنيه ،ثم ركع حتى استقر كل مفصل منه فی موضعه ثم رفع رأسه حتى استقر كل مفصل منه فی موضعه ثم انحط بالتكبير فسبقت ركبتاه يديه۔ (المستدرك للحاكم، كتاب الصلاة، باب التامين)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نے تکبیر کہی تو دونوں ہاتھوں کے انگوٹھوں کو کانوں تک اُٹھایا، پھر رکوع کیا یہاں تک کہ تمام جوڑ اپنی جگہ ٹھہر گئے پھر آپ ﷺ نے رکوع سے سر اُٹھایا یہاں تک کہ تمام جوڑ اپنی جگہ ٹھہر گئے، پھر آپ ﷺ تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں چلے گئے تو آپ ﷺ نے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ رکھے۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(سنن دار قطنی، باب ذکر الرکوع والسجود وما یجزی فیہما) (سنن الکبریٰ للبیہقی، باب من قال یضع یدیہ قبل رکبتیہ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن كثير بن عبدالله قال سمعت انس بن مالك رضي الله عنه يقول قال لي رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يا نبي! اذا تقدمت الى الصلاة فاستقبل القبلة وأرفع يديك وكبر وأقرأ ما بدالك فاذا ركعت فضع كفيك على ركبتيك وفرق بين أصابعك وسبح فاذا رفعت رأسك فأقم صلبك حتى يقع كل عضو مكانه واذا سجدت فأمكن جبهتك من الأرض وسبح واذا رفعت رأسك فأقم رأسك فاذا قعدت فضع عقبيك تحت اليتيك وأقم صلبك فأنها من سنتي ومن اتبع سنتي فانه مني ومن هو مني فهو معي في الجنة.

(الكامل في ضعفاء الرجال لابن عدی ٦/٢٠٨٦،طبع حيدر آباد دكن)

کثیر بن عبداللہ ؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس ؓ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے میرے پیارے بیٹے! جب تو نماز کے لئے جائے تو قبلہ رُخ ہو کر اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھا کر تکبیر کہہ، پھر قرأۃ کر جہاں سے تو چاہے، پھر جب تو رکوع کرے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھ اور اپنی اُنگلیوں کو کھلا رکھ اور تسبیح پڑھ، پھر جب رکوع سے سر اُٹھائے تو اپنی کمر سیدھی کر لے یہاں تک کہ تمام اعضاء اپنی جگہ پر پہنچ جائیں، پھر جب سجدہ کرے تو اپنی پیشانی زمین پر رکھ اور تسبیح پڑھ، پھر جب تو سر اُٹھائے تو اپنا سر سیدھا کر لے، پھر جب تو قعدہ کرے تو اپنی ایڑیوں کو سرین کے نیچے کر لے، یہ میری سنت ہے اور جس نے میری سنت کی پیروی کی وہ مجھ سے ہے اور جو مجھ سے ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔

استدلال: غور فرمایئے! مذکورہ بالا حدیثوں میں حضرت انس ؓ نے حضور ﷺ کی پوری نماز کا طریقہ بتایا مگر صرف رفع الیدین نماز شروع کرنے کے وقت ہی ذکر کیا، اگر رکوع سے پہلے اور بعد رفع الیدین ہوتا تو آپ ؓ اس حدیث میں اس کا بھی بتاتے۔

عن سعيد بن سمعان قال أتانا أبو هريرة في مسجد بني زريق قال ثلاث كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يعمل بهن قد تركهن الناس كان يرفع

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یدیه مدًا اذا دخل فی الصلاۃ ویکبر کلما رکع ورفع والسکوت قبل القرأۃ۔

(مسند احمد رقم الحدیث ٩٢٢٥)

حضرت سعید بن سمعان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد بنی زریق میں آئے اور فرمایا کہ تین چیزیں جنہیں رسول اللہ ﷺ کرتے تھے مگر لوگوں نے اُسے چھوڑ دیا، ہاتھوں کو خوب اُٹھانا اور قرأۃ کے بعد سکتہ کرنا (آپ ﷺ) تکبیر کہتے ہر رکوع میں جاتے اور سجدہ میں جاتے ہوئے۔

عن سعید بن سمعان دخل علینا أبو هریرۃ المسجد فقال ثلاث کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه واله وسلم یعمل بهن ترکهن الناس کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه واله وسلم اذا قام الی الصلاۃ رفع یدیه مداً وکان یقف قبل القرأۃ هنیهة یسأل اللّٰہ من فضله وکان یکبر فی الصلاۃ کلما رکع وسجد۔

(صحیح ابن حبان، باب ذکر مایستجب للمصلی اذا کان اماماً أن یسکت قبل ابتداء القرأۃ)

حضرت سعید بن سمعان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد بنی زریق میں آئے اور فرمایا کہ تین چیزیں جنہیں رسول اللہ ﷺ کرتے تھے مگر لوگوں نے اُسے چھوڑ دیا، ہاتھوں کو خوب اُٹھانا اور قرأۃ کے بعد سکتہ کرنا (آپ ﷺ) تکبیر کہتے ہر رکوع میں جاتے اور سجدہ میں جاتے ہوئے۔

عن سعید بن سمعان أتانا ابو هریرۃ رضی اللّٰہ عنه فی مسجد بنی زریق فقال ثلاثاً کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه واله وسلم یفعلهن ترکهن الناس یرفع یدیه حتی جاوزتا أذنیه ویسکت بعد القرأۃ۔

(المستدرک للحاکم، ومن کتاب الامامة وصلاۃ الجماعة، رقم الحدیث ٨٢٢)

حضرت سعید بن سمعان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ مسجد بنی زریق میں آئے اور فرمایا کہ تین چیزیں جنہیں رسول اللہ ﷺ کرتے تھے مگر لوگوں نے اُسے چھوڑ دیا، ہاتھوں کو کانوں تک اُٹھانا اور قرأۃ کے بعد سکتہ کرنا۔

استدلال: مذکورہ بالا دونوں احادیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کا عمل نقل فرماتے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہوئے رفع الیدین کا ذکر صرف شروع نماز میں فرمایا جبکہ رکوع میں جاتے اور اُٹھتے ہوئے رفع الیدین کا ذکر نہیں کیا، اگر رکوع میں جاتے اور اُٹھتے وقت رفع الیدین ہوتا تو اس مقام کا ذکر بھی ضرور فرماتے، لہٰذا بعض محدثین کے طریقہ پر ہم نے عدم ذکر سے ترکِ رفع الیدین استدلال کیا۔

عن عمرة قالت سألت عائشة رضي الله عنها كيف كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قالت كان النبي صلى الله عليه واله وسلم اذا توضأ فوضع يديه في الاناء سمى الله ويسبغ الوضوء ثم يقوم مستقبل القبلة فيكبر ويرفع يديه حذاء منكبيه ثم يركع فيضع يديه ركبتيه ويجافي عضديه ثم يرفع رأسه فيقيم صلبه ويقوم قياما هو اطول من قيامكم قبيلاً ثم يسجد فيضع يديه تجاه القبلة ويجافي بعضديه ماستطاع فيما رأيت ثم يرفع رأسه فيجلس على قدمه اليسرى وينصب اليمنى ويكره أن يسقط على شقه الايسر ۔(سنن ابن ماجه باب اتمام الصلوة)

حضرت عمرہ ؒ فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ ؓ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق دریافت کیا کہ کیسی تھی تو آپ ؓ نے فرمایا نبی کریم ﷺ وضو کے لئے برتن میں ہاتھ ڈالتے تو بسم اللہ پڑھتے اور خوب اچھی طرح وضو فرماتے، پھر قبلہ رُخ ہو کر اللہ اکبر کہتے اور ہاتھوں کو کندھوں کے برابر اُٹھاتے، پھر رکوع میں جاتے تو ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور بازوؤں کو پسلیوں سے الگ رکھتے، پھر سر اُٹھاتے تو کمر بالکل سیدھی کر لیتے اور تمہارے قیام سے کچھ زیادہ قیام کرتے، پھر سجدہ میں جاتے تو بازوؤں کو قبلہ کی طرف رکھتے اور جتنا ہو سکتا جدا رکھتے، پھر سر اُٹھاتے اور بائیں پاؤں پر بیٹھ جاتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے اور آپ ﷺ بائیں جانب گر پڑنے کو (سرین زمین پر لگانے کو) ناپسند سمجھتے تھے۔

استدلال: غور فرمایئے! مذکورہ حدیث میں حضرت عائشہ ؓ نے حضور ﷺ کی پوری نماز کا طریقہ بتایا مگر صرف رفع الیدین نماز شروع کرنے کے وقت ہی ذکر کیا، اگر رکوع سے پہلے اور بعد رفع الیدین ہوتا تو آپ ؓ اس حدیث میں اس کا بھی بتاتیں۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حدثنا سالم البراد قال دخلنا على أبي مسعود الأنصاري رضی الله عنه فسألناه عن الصلاة فقال الأأصلي بكم كما كان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم يصلي قال فقام فكبر ورفع يديه ثم ركع فوضع كفيه على ركبتيه وجافي بين أبطيه قال ثم قام حتى استقر كل شئی منه ثم سجد فوضع كفيه وجافي بين أبطيه ثم رفع رأسه حتى استقر كل شئی ثم صلى أربع ركعات هكذا۔

(مسند احمد ۵/۲۷۵ طبع دار الكتب العلمية بيروت)

حضرت سالم براد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے ہم نے اُن سے نماز کے بارے میں سوال کیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ میں تم کو ویسی نماز پڑھاؤں جیسی رسول اللہ ﷺ پڑھتے تھے، پس آپ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور تکبیر (تحریمہ) کہی اور رفع الیدین کیا، پھر رکوع کیا اور اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھا اور دونوں بغلوں کے درمیان فاصلہ رکھا، پھر رکوع سے کھڑے ہوئے یہاں تک کہ تمام اعضاء سکون میں ہو گئے، پھر سجدہ کیا اور اپنی ہتھیلیوں کو (زمین پر) رکھا اور دونوں بغلوں کے درمیان فاصلہ رکھا یہاں تک کہ تمام اعضاء سکون میں ہو گئے، پھر چار رکعتیں اسی طرح پڑھیں۔

استدلال: غور فرمائیے! مذکورہ حدیث میں حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی پوری نماز کا طریقہ بتایا مگر صرف رفع الیدین نماز شروع میں کر کے دکھایا، اگر رکوع سے پہلے اور بعد رفع الیدین ہوتا تو آپ رضی اللہ عنہ اس حدیث میں اس کا بھی ذکر کرتے۔

اخبرنا مالك اخبرني نعيم نا المجمر وابو جعفر القاري ان أبي هريرة رضي الله عنه انه كان يرفع يديه اذا افتتح الصلوٰة ويكبر كلما خفض ورفع ويقول انا اشبهكم صلاة رسول الله صلى الله عليه واله وسلم .(التمهيد لما في الموطا من المعاني والأسانيد ۹/۲۱۵ طبع وزارة عموم الأوقاف والشؤون الاسلامية)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب نماز پڑھتے تو اُٹھتے اور جھکتے ہوئے تکبیر کہتے اور دونوں ہاتھ صرف اس وقت اُٹھاتے جب شروع نماز کی تکبیر کہتے، اور فرماتے تھے کہ میری نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

استدلال: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نماز کی ہر تکبیر کا ذکر فرماتے ہیں لیکن رفع الیدین کا ذکر صرف شروع نماز کی تکبیر کے ساتھ کرتے ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ رفع الیدین صرف اول نماز کی تکبیر کے ساتھ ہی مسنون ہے۔

خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا عمل رفع الیدین نہ کرنے کا تھا:

عن عبد الله بن مسعود رضى الله عنه قال صليت مع رسول الله عليه واله وسلم وابى بكر و عمر رضى الله عنهم فلم يرفعوا ايديهم الا عند افتتاح الصلوة.

(سنن الكبرى للبيهقى باب من لم يذكر الرفع عند الافتتاح)(سنن دارقطنى، باب ذكر التكبير ورفع اليدين عند الافتتاح والركوع والرفع منه وقدر)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم کے ساتھ نمازیں پڑھیں تو وہ شروع نماز کے علاوہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

عن أنس بن مالك رضى الله عنه قال صليت وراء رسول الله عليه واله وسلم وأبى بكر وعمر رضى الله عنهم كلهم يرفع يديه اذا افتتح الصلوة واذا كبر للركوع واذا رفع رأسه يكبر للسجود. (مجمع الزوائد باب رفع اليدين فى الصلاة)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہم کے پیچھے نمازیں پڑھیں تو وہ اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتے جب نماز شروع کرتے اور (صرف) تکبیر کہتے رکوع کے لیے، پھر جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو سجدہ کے لیے تکبیر کہتے۔

عن الاسود قال صليت مع عمر رضى الله عنه فلم يرفع يديه فى شيئ من الصلوة الا حين افتتح الصلوة. (مصنف ابن أبى شيبه، باب من كان يرفع يديه فى لاول التكبير ثم لا يعود)

حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ابتداء نماز کے علاوہ رفع الیدین نہیں کیا۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن طحاوى، باب رفع اليدين)(الأوسط فى السنن والاجماع والاختلاف، باب ذكر رفع اليدين عند الركوع وعند رفع رأسه من الركوع)(مختصر خلافيات للبيهقى ١/٨٧، طبع مكتبة الرشيد

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الریاض)(مسند الفاروق للابن کثیر ۱/۲۰۶،طبع دار الفلاح التراث)

عن مجاهد قال ما رأيت عمر ابن الخطاب رضى الله عنه يرفع يديه الا فى اول ما يفتتح۔ (مصنف ابن أبي شيبه ،باب من كان يرفع يديه فى الاول التكبير ثم لا يعود)

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی آپ رضی اللہ عنہ نماز کی صرف پہلی تکبیر کیساتھ رفع الیدین کرتے تھے۔

عن عاصم بن كليب رأيت على بن ابى طالب رضى الله عنه أنه كان يرفع يديه فى التكبير الأولى من الصلاة ثم لا يرفع فى شيئ منها۔

(سنن الكبرىٰ للبيهقى ،باب من لم يذكر الرفع عند الافتتاح)

حضرت عاصم بن کلیب رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ خلیفہ راشد حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز میں پہلی تکبیر کے وقت رفع الیدین کرتے اور اس کے بعد بالکل نہیں کرتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف ابن أبي شيبه ،باب من كان يرفع يديه فى الاول التكبير ثم لا يعود)(مختصر خلافيات للبيهقى ۱/۸۶،طبع مكتبة الرشيد الرياض)(مصنف ابن أبي شيبه ،باب من كان يرفع يديه فى الاول التكبير ثم لا يعود)(سنن طحاوى،باب فى التكبير فى الركوع والتكبير السجود)(المدونة الكبرىٰ ۱/۱۶۵،باب رفع اليدين فى الركوع والاحرام،طبع بيروت)(قرة العينين برفع اليدين فى الصلاة للبخارى،باب رفع يديه فى أول التكبير ثم لم يعد بعد)(الأوسط فى السنن والاجماع والاختلاف،باب ذكر رفع اليدين عند الركوع وعند رفع الرأس من الركوع)

عن زيد بن على عن أبيه عن جدة عن على بن أبي طالب رضى الله عنه أنه كان يرفع يديه فى التكبيرة الأولى الى فروع أذنيه ثم لا يرفعهما حتى يقضى صلاة۔

(مسند امام زيد بن على،باب تكبير فى الصلاة،رقم الحديث ۶۰،دار الكتب العلميه بيروت)

حضرت زید رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تکبیر تحریمہ میں اپنے دونوں ہاتھ کانوں کے اوپر کے حصہ تک اُٹھاتے اور پھر ختم نماز تک رفع الیدین نہ کرتے۔

قال محمد بن حسن الشيبانى جاء الثبت عن على بن ابى طالب و عبد الله بن مسعود رضى الله عنهم انهما كان لا يرفعان فى شيئ من ذلك الا فى تكبيرة الافتتاح۔ (كتاب الحجه على اهل المدينة للامام محمد،باب افتتاح الصلوٰة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم دونوں سے یہ بات ثابت ہو چکی کہ وہ سوائے نماز کے شروع کی تکبیر کے رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

عن ابن عمر و ابن عباس رضی اللہ عنہم لا ترفع الأیدی الا فی سبعة مواطن فی بدء الصلاة وبعرفة وبجمع و عند الجمرتین و علی الصفاء والمروة واذا استقبلت البیت۔ (السنن والأحکام علی المصطفی علیه أفضل الصلاة والسلام. باب فی رفع الیدین عند رؤیة البیت وما)

حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ ہاتھ نہیں اُٹھائے جاتے مگر سات مقام پر، نماز کے شروع میں، بیت اللہ کے پاس، صفا و مروہ پر، مزدلفہ میں، عرفات میں اور جمرات کے پاس۔

اکثر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عمل رفع الیدین نہ کرنے کا تھا:

عن ابراهیم عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه انه کان یرفع یدیه فی اول ما یستفتح ثم لا یرفعهما۔

(مصنف ابن أبی شیبه. باب من کان یرفع یدیه فی الاول التکبیر ثم لا یعود)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نماز کے شروع میں رفع الیدین کرتے تھے پھر نہیں کرتے تھے۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(مصنف عبد الرزاق. باب تکبیرة الافتتاح ورفع الیدین) (مختصر خلافیات للبیہقی ۲/۷۸. طبع مکتبة الرشید الریاض) (کتاب الحجه علی اهل المدینة. باب افتتاح الصلوٰة) (سنن طحاوی. باب فی التکبیر فی الرکوع والتکبیر السجود) (موطا امام محمد. باب افتتاح الصلوٰة)

عن مجاهد قال ما رأیت ابن عمر رضی الله عنه یرفع یدیه الا فی اول ما یفتتح۔

(مصنف ابن أبی شیبه. باب من کان یرفع یدیه فی الاول التکبیر ثم لا یعود)

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی صحبت میں دس سال رہے) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو تکبیر اولی کے علاوہ کبھی بھی ایک بار رفع الیدین کرتے نہیں دیکھا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن طحاوی ،باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود)(مختصر خلافیات للبیہقی ۱/۸۵،طبع مکتبۃ الرشید الریاض)

عن عبد العزیز بن حکیم قال مارأیت ابن عمر یرفع یدیه حذاء أذنیه فی اول تکبیرۃ افتتاح الصلوٰۃ ولم یرفعهما فی ما سوی ذلك۔

(موطا امام محمد،باب افتتاح الصلوٰۃ)(کتاب الحجه علی اهل المدینة،باب افتتاح الصلوٰۃ)

حضرت عبدالعزیز بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ پہلی تکبیر کے وقت اپنے ہاتھوں کو کانوں کے برابر اُٹھاتے پھر کسی جگہ نہیں اُٹھاتے تھے۔

اخبرنا مالك اخبرنی نعیم نا المجمر وابو جعفر القاری ان أبا هریرۃ رضی الله عنه کان یصلی بهم خفض ورفع قال ابو جعفر وکان یرفع یدیه حین یکبر و یفتح الصلوٰۃ۔

(موطا امام محمد،باب افتتاح الصلوٰۃ)(کتاب الحجه علی اهل المدینة،باب افتتاح الصلوٰۃ)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیں خبر دی کہ ان سے نعیم مجمر اور ابوجعفر قاری رحمہما اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ نماز پڑھتے تو اُٹھتے اور جھکتے ہوئے تکبیر کہتے اور ابوجعفر رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ وہ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) دونوں ہاتھ صرف اس وقت اُٹھاتے جب تکبیر کہتے ہوئے نماز شروع فرماتے۔

فائدہ: مالکی مذہب کے امام حافظ ومحدث علامہ ابن عبدالبر اندلسی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ:

وحجتهم ایضاً ما رواہ نعیم المجمر وابو جعفر القاری عن ابی هریرۃ انه کان یرفع یدیه اذا افتتح الصلوٰۃ ویکبر کلما خفض ورفع ویقول انا اشبهکم صلوٰۃ برسول الله صلی الله علیه واله وسلم۔(التمهید لما فی الموطا من المعانی والأسانید ۹/۲۱۵،طبع وزارۃ عموم الأوقاف والشؤون الاسلامیة)

اور ان (احناف) کی ایک دلیل یہ حدیث ہے جسے نعیم مجمر اور ابوجعفر قاری رحمہما اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رفع الیدین تو اس وقت کرتے جب نماز شروع فرماتے ،اور تکبیر ہر اُونچ نیچ میں کہتے اور فرماتے تھے بے شک میں تم میں سے رسول

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اللہ ﷺ کی نماز کے ساتھ زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔

عن سوار بن مصعب عن عطیة العوفی أن أبا سعید الخدری وابن عمر رضی الله عنهم كان يرفعان أيديهما أول ما يكبران ثم لا يفردان.

(مختصر خلافیات للبیہقی ۲/۸۶، طبع مکتبۃ الرشید الریاض)

حضرت عطیہ العوفی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ بے شک حضرت ابوسعید خدری اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم صرف پہلی تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے اس کے بعد ایسا نہ کرتے۔

عن ابن عباس رضی الله عنه انه قال العشرة الذين شهد لهم رسول الله صلى الله عليه واله وسلم بالجنة ما كانوا يرفعون ايديهم الا فی افتتاح الصلوٰة۔

(عمدة القاری شرح بخاری، باب رفع اليدين فی التكبير الأولى مع الافتتاح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہیں رسول اللہ ﷺ نے جنت کی بشارت دی (عشرہ مبشرہ) میں سے کوئی بھی تکبیر تحریمہ کے سوا رفع الیدین نہیں کرتا تھا۔

عام طور پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا رفع الیدین کا معمول نہ تھا:

عن وائل رضی الله عنه ذكر أنه رأى النبی صلى الله عليه وسلم، واصحابه غير مرة يرفعون أيديهم. (كتاب رفع اليدين فی الصلاة للبخاری رقم الحديث ۶۹، طبع دار ابن حزم)

حضرت وائل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ اُن میں سے ایک سے زیادہ مرتبہ رفع الیدین نہیں کرتا تھا۔

اکثر تابعین وتبع تابعین رحمہم اللہ کا عمل رفع الیدین کا نہ تھا:

عن ابی اسحاق قال كان اصحاب عبد الله و أصحاب علی لا يرفعون ايديهم الا فی افتتاح الصلوٰة قال وكيع ثم لا يعودون. (مصنف ابن أبی شيبه، باب من كان يرفع يديه فی الاول التكبير ثم لا يعود)(الاوسط فی السنن لابن المنذر، باب ذكر رفع اليدين عند الركوع عند الرفع)

حضرت ابواسحاق رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تمام اصحاب وشاگرد صرف نماز کی ابتداء میں رفع الیدین کرتے تھے وکیع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پھر اس کے بعد کسی مقام پر نماز میں رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

عن عبداللہ بن مبارك عن اشعث عن الشعبی أنه كان يرفع يديه اول التكبير ثم لا يرفعهما ۔(مصنف ابن أبي شيبه باب من كان يرفع يديه فی الاول التكبير ثم لا يعود)

حضرت عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ حضرت اشعث رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ اول تکبیر کے علاوہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

عن ابراهيم عن الاسود رأيت الشعبی يفعل ذالك نماز (يرفع يديه اول التكبيرة ثم لا يعود)۔(سنن طحاوی باب التكبير للركوع والتكبير للسجود)

حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ نماز میں اول تکبیر کے علاوہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

وقال عبدالملك ورأيت الشعبی وابراهيم وأبا اسحاق لا يرفعون أيديهم الا حين يفتتحون الصلاة ۔(الأوسط فی السنن والاجماع والاختلاف باب ذكر رفع اليدين عند الركوع وعند رفع رأسه من الركوع)

حضرت عبدالملک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی، ابراہیم نخعی اور ابواسحاق رحمہم اللہ کو دیکھا کہ وہ شروع نماز کے علاوہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

عن سفيان بن مسلم الجهنی قال كان ابن ابی ليلی يرفع يديه اول شیئ اذا كبر ۔(مصنف ابن أبي شيبه باب من كان يرفع يديه فی الاول التكبير ثم لا يعود)

حضرت سفیان بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ صرف پہلی تکبیر کے رفع الیدین کرتے تھے۔

عن جابر عن الاسود و علقمة انهما كان يرفعان ايديهما اذا افتتحا ثم لا يعودان۔

(مصنف ابن أبي شيبه باب من كان يرفع يديه فی الاول التكبير ثم لا يعود)

حضرت جابر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت اسود و حضرت علقمہ رحمہما اللہ دونوں اپنے ہاتھ صرف نماز کے شروع میں اُٹھاتے تھے پھر دوبارہ نہیں اُٹھاتے تھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قال عبد الملک ورأیت الشعبی و ابراھیم وابااسحاق لا یرفعون ایدیھم الا حین یفتتحون الصلوۃ۔(مصنف ابن أبی شیبہ باب من کان یرفع یدیہ فی الاول التکبیر ثم لا یعود)

حضرت عبد الملک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شعبی، حضرت ابراہیم نخعی اور حضرت ابواسحاق رحمہم اللہ حضرات کو دیکھا ہے وہ نماز کے شروع کے سوا کہیں بھی رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

عن المغیرۃ قال قلت لابراھیم حدیث وائل انه رأی النبی صلی اللہ علیه واله وسلم یرفع یدیه اذاافتتح واذا رکع واذا رفع راسه من الرکوع فقال ان کان وائل رأہ مرۃ یفعل ذلک فقد رأہ عبد اللہ خمسین مرۃ لا یفعل ذلک۔

(سنن طحاوی باب فی التکبیر فی الرکوع والتکبیر السجود)

حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے حدیثِ وائل رضی اللہ عنہ بیان کی انہوں نے سرکار دو عالم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز شروع کرتے وقت رکوع کرتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت ہاتھوں کو بلند کرتے تھے، انہوں نے فرمایا! اگر وائل رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو ایک مرتبہ ایسا کرتے دیکھا ہے تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو پچاس مرتبہ ایسا نہ کرتے دیکھا ہے۔

عن عمرو بن مرۃ قال دخلت مسجد حضر موت فاذا علقمه بن وائل یحدث عن ابیه ان رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم کان یرفع یدیه قبل الرکوع وبعدہ فذکرت ذلک لابراھیم فغضب وقال ماأدری لعله لم یر النبی صلی اللہ علیه واله وسلم یصلی الاذلک الیوم نحفظ ھذا ولم یحفظه ابن مسعود واصحابه ماسمعته من احدمنھم انما کانوا یرفعون ایدیھم فی بدء الصلوۃ حین یکبرون۔(موطا امام محمد باب افتتاح الصلوۃ)

حضرت عمرو بن مرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضر موت کی مسجد میں داخل ہوا تو دیکھا کہ حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد کی روایت بیان فرما رہے تھے کہ رسول اکرم ﷺ رکوع سے پہلے اور بعد میں ہاتھ اُٹھاتے تھے، میں نے یہ بات حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے ذکر کی تو وہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

غضب ناک ہو گئے اور انہوں نے فرمایا! میرا خیال ہے کہا اُنہوں (وائل رضی اللہ عنہ) نے اسی دن رسول اللہ ﷺ کو نماز ادا فرماتے دیکھا اور یہی انہوں نے یاد رکھا، کیا اس بات کو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب بھول گئے؟ کیونکہ میں نے ان میں سے کسی کے متعلق نہیں سنا کہ اس نے نماز کے دوران رفع الیدین کیا ہو، بے شک وہ نماز کے شروع میں تکبیر اولیٰ کے وقت رفع الیدین کرتے تھے۔

وضاحت: ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ جلیل القدر تابعی ہیں نے اپنی بات سے صحابی (وائل رضی اللہ عنہ) کا قول رد نہیں کیا بلکہ ان کے مقابل حضور ﷺ کے قریبی فقیہ صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب کی احادیث کو پیش کیا اور حضرت وائل رضی اللہ عنہ کی رفع الیدین والی روایت پر جو کہ منسوخ ہو چکی تھی ان ناسخ احادیث کو ترجیح دی۔

عن حماد قال سألت ابراهيم عن ذلك فقال يرفع يديه أول مرة۔ (مصنف عبد الرزاق، باب تكبيرة الافتتاح ورفع اليدين)(مصنف ابن أبي شيبه، باب من كان يرفع يديه فی الاول التكبير ثم لا يعود)

حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے اس (رفع الیدین) کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے فرمایا صرف آغاز میں ایک ہی مرتبہ کیا جائے۔

حدثنا ابو بكر عن الحجاج عن طلحة عن خيثمة وابراهيم قال كانا لا يرفعان أيديهما الا فی بدء الصلاة۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من كان يرفع يديه فی الاول التكبير ثم لا يعود)

حضرت طلحہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت خیثمہ رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے مگر نماز کے شروع میں۔

عن الاسود عن ابراهيم يفعل ذالك (يرفع يديه فی اول تكبيرة ثم لا يعود).

(سنن طحاوی، باب التكبير للركوع والتكبير للسجود)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسی طرح (یعنی نماز کے شروع میں رفع الیدین کر کے بعد میں اس کے بعد کسی جگہ نہ کیا جائے)۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یہی روایت معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(کتاب الآثار للامام أبي یوسف، باب افتتاح الصلاۃ)(سنن دار قطنی، باب ذکر التکبیر ورفع الیدین عند الافتتاح والرکوع والرفع منه وقدر)(سنن الکبریٰ للبیهقی، باب من لم یذکر الرفع الا عند الافتتاح)(موطا امام محمد، باب افتتاح الصلاۃ)(مصنف ابن أبي شیبه، باب من کان یرفع یدیه فی الاول التکبیر ثم لا یعود)(مصنف عبد الرزاق، باب استفتاح الصلوٰۃ)

عن طلحة عن ابراهیم أنه قال ترفع الأیدی فی سبعة مواطن فی افتتاح الصلاۃ وافتتاح القنوت فی الوتر وفی العیدین وعند استلام الحجر وعلى الصفا والمروۃ وعرفات وجمع وعند الجمرتین۔ (کتاب الآثار للامام أبي یوسف، باب افتتاح الصلاۃ)

حضرت طلحہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سات مقام پر ہاتھ اُٹھانے چاہئیں، نماز کے شروع کے وقت، قنوتِ وتر کے لئے، عیدین میں، استلام کے وقت، صفا مروہ پر، عرفات میں اور جمرتین کے وقت۔

حدثنا یحییٰ بن سعید عن اسماعیل قال کان قیس یرفع یدیه اول ما یدخل فی الصلوٰۃ ثم لا یرفعهما۔

(مصنف ابن أبي شیبه، باب من کان یرفع یدیه فی الاول التکبیر ثم لا یعود)

حضرت اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت علقمہ بن قیس رحمۃ اللہ علیہ نماز کے شروع میں رفع الیدین کرتے اور اس کے علاوہ کہیں اور رفع الیدین نہ کرتے۔

قال محمد السنة ان یکبر الرجل فی صلوٰۃ کلما خفض وکلما رفع واذا انحط للسجود کبر واذا انحط للسجود الثانی کبر فاما رفع الیدین فی الصلوٰۃ فانه یرفع یدیه حذو الاذنین فی ابتداء الصلوٰۃ مرۃ واحدۃ ثم لا یرفع فی شیئ من الصلوٰۃ بعد ذالك وهذا کله قول ابی حنیفة۔

(سنن طحاوی، باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود)(موطا امام محمد، باب افتتاح الصلوٰۃ)

امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ نمازی اپنی نماز میں ہر اُٹھتے بیٹھتے تکبیر کہے، جب پہلے سجدے میں جائے تو تکبیر کہے جب دوسرے سجدے میں جائے تکبیر کہے، رہا رفع

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الیدین تو وہ ابتداء نماز میں صرف ایک مرتبہ کانوں تک ہاتھ اُٹھائے اس کے بعد نماز میں کسی جگہ بھی رفع الیدین نہ کرے اور یہ سب حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال ہیں۔

قال مالك الا اعرف رفع اليدين فى شيءٍ من تكبير الصلوٰة لا فى خفض ولا فى رفع الا فى افتتاح الصلوٰة.

(المدونة الكبرىٰ ١/١٦٥، باب رفع اليدين فى الركوع والاحرام، طبع بيروت)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا رفع الیدین کو نماز کی کسی بھی تکبیر میں جھکتے ہوئے نہ اُٹھتے ہوئے سوائے نماز کی ابتداء میں حضرت ابن قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ ابتدائی تکبیر کے علاوہ رفع الیدین کو ضعیف قرار دیتے تھے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کا رفع الیدین پر علمی مکالمہ:

عن سفيان بن عيينة قال اجتمع ابوحنيفة والأوزاعى فى دار الحناطين بمكة فقال الأوزاعى لأبى حنيفة مابالكم لا ترفعون أيديكم فى الصلاة عند الركوع وعند الرفع منه؟ فقال ابو حنيفة لأجل أنه لم يصح عن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فيه شئى قال كبر للصلاة كيف لا يصح وقد حدثنى الزهرى عن سالم عن أبيه عن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم أنه كان يرفع يديه اذاافتتح الصلاة وعند الركوع وعند الرفع منه فقال له أبوحنيفة وحدثنا حماد عن ابراهيم عن علقمة والأسود عن ابن مسعود رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان لايرفع يديه الا عند افتتاح الصلاة ولايعود لشئى من ذلك فقال الأوزاعى أحدثك عن الزهرى عن سالم عن أبيه وتقول حدثنى حماد عن ابراهيم فقال له أبوحنيفة كان حماد أفقه من الزهرى وكان ابراهيم أفقه من سالم وعلقمة ليس بدون ابن عمر رضى الله عنه فى الفقه وان كانت لابن عمر رضى الله عنه صبحة وله فضل صحبة

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فالأسود له فضل كثير وعبد الله هو عبد الله فسكت الأوزاعي.

(مسند امام اعظم، باب ما جاء فی رفع الیدین)

سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مکہ مکرمہ کے دار الحناطین (مقام) میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ اکٹھے ہو گئے، امام اوزاعی نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ آپ لوگ نماز میں رکوع کرتے ہوئے اور رکوع سے سر اُٹھاتے ہوئے رفع یدین کیوں نہیں کرتے؟ تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس لیے کہ اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ کی کوئی صحیح حدیث موجود نہیں ہے، امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے جبکہ مجھے خود امام زہری رحمۃ اللہ علیہ نے سالم رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز شروع کرتے وقت اور رکوع کرتے وقت اور رکوع سے سر اُٹھاتے وقت رفع الیدین کیا کرتے تھے، امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کے برعکس ہمارے پاس یہ حدیث اس سند سے موجود ہے کہ مجھے حدیث بیان کی حماد رحمۃ اللہ علیہ نے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے اُنہوں نے علقمہ رحمۃ اللہ علیہ اور اسود رحمۃ اللہ علیہ سے، اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ صرف ابتداء نماز میں رفع الیدین کیا کرتے تھے، امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ یہ سن کر فرمانے لگے کہ میں آپ کے سامنے ''عن زہری عن سالم عن أبیہ'' کہتا ہوں اور آپ ''حدثنی حماد عن ابراہیم'' کہتے ہیں، تو امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حماد رحمۃ اللہ علیہ، زہری رحمۃ اللہ علیہ سے بڑے فقیہ تھے، ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سالم رحمۃ اللہ علیہ سے بڑے فقیہ تھے، علقمہ رحمۃ اللہ علیہ فقہ کے معاملے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کم نہ تھے گو کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کی صحابیت کا شرف حاصل ہے، لیکن اسود رحمۃ اللہ علیہ کو بہت سے دوسرے فضائل حاصل ہیں اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں (یعنی ان کا کوئی ثانی نہیں) یہ سن کر امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ خاموش ہو گئے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین کو مکروہ فرماتے ہیں:

المالكية قالوا عند تكبيرة الاحرام مندوب وفيما عدا ذلك مكروه.

(الفقه على مذاهب الاربعه ۱/۲۵۰)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مالکیہ رحمۃ اللہ علیہم کہتے ہیں کہ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین مستحب ہے اور اس کے علاوہ مکروہ ہے۔
علامہ ابن عبد البر مالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

فروی ابن القاسم وغیرہ عن مالك انه كان یری رفع الیدین فی الصلوٰۃ ضعیفاً الا فی تکبیرۃ الاحرام وحدها وتعلق بهذا الروایة عن مالك اکثر المالکین۔

(التمهید لما فی الموطا من المعانی والأسانید ۹/۲۱۲،طبع وزارۃ عموم الأوقاف والشؤون الاسلامیۃ)

ابن القاسم رحمۃ اللہ علیہ اور دوسروں نے بھی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا ہے کہ بے شک وہ نماز میں تکبیر تحریمہ کے سوا رفع یدین کرنے کو ضعیف سمجھتے تھے، اکثر مالکی حضرات نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے یہی بات روایت کی ہے۔

قال ابن القاسم كان رفع الیدین عند مالك ضعیفا الا فی تکبیرۃ الاحرام۔

(المدونۃ الکبری ۱/۶۸،طبع مصر)

امام ابن القاسم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ باقی رفع الیدین امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ضعیف ہے۔

عن عبد الرحمن بن قاسم وقال مالك لأعراف رفع الیدین فی شیءٍ من تکبیر الصلاۃ لا فی خفض ولا فی رفع الا فی افتتاح الصلاۃ۔ (المدونۃ الکبری ۱/۶۸،طبع مصر)

امام عبد الرحمن بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں کسی رفع الیدین کو نہیں جانتا، نماز تکبیر میں نہ جھکتے وقت اور نہ ہی اُٹھتے ہوئے سوائے شروع نماز کی تکبیر کے۔

فقال مالك فیما روی عنه بن القاسم یرفع للاحرام عند افتتاح الصلاۃ ولا یرفع فی غیرها۔ (الاستذکار لابن عبد البر، باب افتتاح الصلاۃ، تحت رقم الحدیث ۴۰)

حضرت قاسم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ (تکبیر) تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین نہیں ہے۔

قال وكان مالك یری رفع الیدین فی الصلاۃ ضعیفاً۔

(الاستذکار، باب افتتاح الصلاۃ، تحت رقم الحدیث ۴۰)

امام ابن القاسم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تکبیر تحریمہ کے علاوہ باقی رفع الیدین امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نزدیک ضعیف ہے۔

عن مالك وجماعة لا يرفعون الا في الاحرام۔

(الاستذكار لابن عبد البر، باب افتتاح الصلاة، تحت رقم الحديث ٣٠)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور اس کی جماعت (تکبیر) تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

اہل مدینہ کا ترک رفع الیدین پر اجماع:

حضرت ابن رشد المالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

فمنهم من اقتصر به على الاحرام فقط ترجيحا لحديث عبد الله بن مسعود رضي الله عنه و حديث البراء بن عازب رضي الله عنه وهو مذهب مالك لموافقة العمل به۔ (بداية المجتهد ١/٩٧، طبع مكتبة العلمية بيروت)

کچھ فقہاء نے رفع الیدین کرنے کو صرف تکبیر تحریمہ کے وقت منحصر کیا ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی احادیث کو ترجیح دیتے ہوئے اور یہی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قول ہے کیونکہ اہل مدینہ کا عمل اسی کے موافق ہے۔

فقہاء کرام کا ترک رفع الیدین پر اجماع:

قال ابو بكر بن عياش قال رأيت فقيها قط يفعله يرفع يديه في غير التكبيرة الاولى۔ (سنن طحاوی، باب التكبير للركوع والتكبير للسجود)

حضرت ابوبکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۱۹۳ھ) فرماتے ہیں کہ میں نے ہرگز کسی ایک فقیہ کو بھی تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

<u>وضاحت:</u> قابل غور بات یہ ہے کہ حضرت ابوبکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۱۹۳ھ) اس خیر القرون میں آپ نے کسی عالم وفقیہ کو پہلی تکبیر کے سوا رفع الیدین کرتے نہیں دیکھا، یہ ترک رفع الیدین کے متواتر ہونے کی دلیل ہے۔

اکثر محدثین رحمہم اللہ ترک رفع الیدین کے قائل تھے:

اکثر محدثین کرام رحمہم اللہ کا طریقہ یہ ہے کہ وہ احادیث کتب میں پہلے وہ ابواب درج کرتے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہیں جن میں رفع الیدین کا ذکر ہے اور پھر وہ ابواب لاتے ہیں جس میں رفع الیدین کی ممانعت ہے، محدثین کی اس مذکورہ ترتیب سے ثابت ہوتا ہے کہ رفع الیدین پہلے تھا بعد میں منسوخ ہو گیا تھا، جس طرح منسوخ آیات قرآن پاک میں موجود ہونے کے باوجود قابل عمل نہیں اسی طرح منسوخ احادیث کتب اَحادیث میں موجود ہونے کی وجہ سے عمل کے لیے دلیل کیسے قائم کی جا سکتی ہے، چند کتب احادیث میں موجود رفع الیدین کے ابواب کی ترتیب ملاحظہ ہو:

مصنف ابن ابی شیبہ پہلے "من كان يرفع يديه اذاافتتح الصلوٰة" یعنی رفع الیدین کرنے کا باب اس کے بعد "من كان يرفع يديه في اول تكبيرة ثم لايعود" یعنی رفع الیدین نہ کرنے کا باب لائے۔

سنن ابوداؤد پہلے "رفع اليدين" یعنی رفع الیدین کرنے کا باب اس کے بعد "من لم يذكر الرفع عند الركوع" یعنی رفع الیدین نہ کرنے کا باب لائے۔

سنن ترمذی نے بھی رفع الیدین کی اَحادیث کو باب میں پہلے ذکر کیا اور رفع الیدین نہ کرنے کی اَحادیث کو باب کے آخر میں ذکر کیا۔

سنن نسائی "رفع اليدين عند الرفع من الركوع" یعنی رفع الیدین کرنے کا باب اس کے بعد "الرخصة في ترك ذلك" یعنی رفع الیدین نہ کرنے کا باب لائے۔

تکبیر تحریمہ کے علاوہ تمام رفع الیدین منسوخ ہے:

والذي يحتج به الخصم من الرفع محمول على أنه كان في الابتداء الاسلام ثم نسخ والدليل عليه ان عبد الله بن الزبير رأى رجلا يرفع يديه في الصلوٰة عند الركوع وعند رفع راسه من الركوع فقال لاتفعل فان هذا شيئ فعله رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ثم تركه۔

(عمدة القاري شرح صحيح بخاري ۵/۲۹۸، طبع مكتبه رشيديه كوئٹه)

رفع یدین کے قائلین جس رفع الیدین کے متعلق دلیل لاتے ہیں وہ اس بات پر محمول ہے کہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا اس کے منسوخ ہونے کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ رکوع میں جاتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے ہوئے رفع الیدین کر رہا ہے آپ رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا کہ ایسا نہ کرو، یہ وہ چیز ہے جسے رسول اللہ ﷺ پہلے کیا کرتے تھے اور پھر بعد میں آپ ﷺ نے اسے ترک فرما دیا۔

والجواب عن أحاديث الرفع أنها منسوخة بدليل ماروی عن ابن مسعود رضی الله عنه أنه قال رفع رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فرفعنا وترك فتركنا على أن ترك الرفع عند تعارض الأخبار أولى لأنه لو ثبت الرفع لأنزلوا درجته على السنة ولأن ترك الرفع مع ثبوته لا يوجب الفساد أعني فساد الصلوٰة والتحصيل مع عدم الثبوت يوجب فساد الصلوٰة لأنه اشتغال بعمل اليدين جميعاً وهو تفسير العمل الكثير۔

(شرح سنن أبي داؤد للعلامه بدر الدين العينى ۳/۲۹۳، طبع مكتبه الرشد الرياض)

رفع الیدین کی احادیث منسوخ ہیں، اس کی دلیل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے رفع الیدین کیا تھا تو ہم نے بھی رفع الیدین کیا، پھر آپ ﷺ نے رفع الیدین چھوڑ دیا، اس لئے روایات کے تعارض کے وقت ترکِ رفع الیدین ہی اولیٰ ہے کیونکہ رفع الیدین اگر ثابت ہو تو قائلین رفع الیدین اس کو سنت (فعلی) کے درجہ میں ہی رکھتے ہیں اور اس لئے بھی کہ رفع الیدین کا ثبوت ہونے کے باوجود ترکِ رفع الیدین کرنا فسادِ صلوٰۃ کا باعث نہیں ہے جبکہ عدمِ ثبوت کے باوجود رفع الیدن کرنا فسادِ صلوٰۃ کا سبب ہوگا کیونکہ ایسا کرنے سے دونوں ہاتھ اکٹھے مشغول ہو جاتے ہیں اور اسی کو عملِ کثیر کہتے ہیں (جو کہ فاسدِ صلوٰۃ ہے)۔

امام ترمذی رحمہ اللہ کا منصفانہ فیصلہ ترکِ رفع الیدین جمہور علماءِ اُمت کا عمل ہے:

امام ترمذی رحمہ اللہ نے سنن ترمذی میں رفع الیدین کے لئے باب باندھ کر دو قسم کی احادیث کا استخراج کیا ہے اور دونوں پر تبصرہ بھی فرمایا ہے اور اپنی رائے کا اظہار بھی کیا ہے، چنانچہ امام

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ترمذی رحمۃ اللہ علیہ رفع الیدین کے ثبوت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "وبهذا يقول بعض أهل العلم"۔ یعنی رفع الیدین پر عمل کرنے والے اور رفع الیدین کی رائے رکھنے والے علماء چند ہیں، اور جب عدم رفع الیدین اور ترکِ رفع الیدین والی احادیث پر تبصرہ کرتے ہوئے اپنی رائے کا اظہار فرماتے ہیں تو کہتے ہیں کہ "وبه يقول غير واحد من اهل العلم"۔ یعنی ترکِ رفع الیدین کا قول اتنے علماءِ کرام کی رائے ہے کہ جن کو گنتی میں لانا مشکل ہے۔ (سنن ترمذی، باب ما جاء فی رفع الیدین)

اہل کوفہ کا ترکِ رفع الیدین پر اجماع:

قال الامام الترمذی وبه يقول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله عليه واله وسلم والتابعين وهو قول سفيان واهل الكوفة۔

(سنن ترمذی، باب ما جاء فی رفع الیدین)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بے شمار اہل علم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ اس کے قائل ہیں کہ صرف نماز کی ابتداء میں تکبیر تحریمہ کے ساتھ رفع الیدین کرنا چاہیے یہی سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر (فقہاءِ کرام رحمہم اللہ) کوفہ کا مسلک ہے۔

قال ابو عبدالله محمد بن نصر المروزی فی كتابه فی رفع اليدين من الكتاب الكبير لانعلم مصراً من الأمصار ينسب الى أهله قديماً تركوا باجماعهم رفع اليدين عند الخفض والرفع فی الصلاة الا اهل كوفة۔

(التمهيد والاستذكار لابی ابن عبدالبر ۲/۱۳۴، باب افتتاح الصلاة، طبع قاهرة)

امام ابوعبداللہ محمد بن نصر مروزی رحمۃ اللہ علیہ اپنی عظیم کتاب "رفع الیدین" میں فرماتے ہیں کہ ہم شہروں میں سے کسی ایسے شہر کے بارے میں نہیں جانتے جس کے لوگ زمانہ قدیم سے علم کی جانب منسوب ہیں کہ وہاں کے رہنے والوں نے اجماعاً اور متفقاً ہر اُونچ نیچ میں رفع الیدین چھوڑ دیا ہو، سوائے اہل کوفہ کے۔

وقال ابو عبد الله محمد بن نصر المروزی أهل الكوفة فكلهم لا يرفع الا فی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الاحرام۔(التمهيد لما في الموطا من المعاني والأسانيد،الحديث الربع و العشرون ١/٢١٨)
امام ابوعبداللہ محمد بن نصر مروزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تمام اہل کوفہ (تکبیر) تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

نوٹ: اس سے صاف ثابت ہوا کہ خیر القرون میں عملی تواتر ترکِ رفع الیدین پر ہی تھا، اس لئے تارکین رفع الیدین کا نام فرداً فرداً شمار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اُستاذ بھی تکبیر تحریمہ کے علاوہ رفع الیدین کے قائل نہ تھے:

أهل الراي منهم وعلي بن الحسن وعبد الله بن عثمان ويحيى بن يحيى و صدقة و اسحاق و عامة أصحاب ابن المبارك و كان الثوري ووكيع وبعض الكوفيين لا يرفعون أيديهم۔(قرة العينين برفع اليدين في الصلاة، تحت رقم الحديث ٣٢)

اہل رائے میں علی بن حسن، عبداللہ بن عثمان، یحییٰ بن یحییٰ، صدقہ، اسحاق، عبداللہ بن مبارک کے شاگرد، امام ثوری، امام وکیع رحمۃ اللہ علیہم اور بعض اہل کوفہ رفع الیدین نہیں کرتے تھے۔

رفع الیدین واجب نہ ہونے پر اِجماعِ اُمت:

قال النووي "اجمعت الامة على استحباب رفع اليدين عند تكبيرة الاحرام واختلفوا فيما سواها....واجمعوا على انه لا يجب شيئ من الرفع"۔

(نووي شرح مسلم، باب استحباب رفع اليدين)

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس بات پر اِجماعِ اُمت ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرنا مستحب ہے اور اس کے علاوہ میں اختلاف ہے اور اس پر بھی اِجماعِ اُمت ہے کہ رفع الیدین کسی بھی مقام پر واجب نہیں۔

فقیہ الامت حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ترکِ رفع الیدین کی روایت کے راجح ہونے کی بڑی اور بنیادی وجہ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے:

ان اشبه الناس دلا وسمتا وهديا برسول الله صلى الله عليه واله وسلم لابن

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ام عبد(یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)۔(مشکوۃ،باب جامع المناقب)
سیرت اور عادات کے لحاظ سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کی سیرت و عادات میں نماز بنیادی پہلو رکھتی ہے، لہٰذا بلاشبہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی نماز بھی آپ ﷺ کے عین مشابہت رکھتی ہوگی۔

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ:

استقرؤا القرآن من أربعة من عبد الله بن مسعود وسالم مؤلی ابی حذیفة وابی بن کعب ومعاذ بن جبل رضی الله عنهم اجمعین. (مسند احمد، رقم الحدیث ۶۸۳۹)

قرآن کی تعلیم چار لوگوں سے حاصل کروان میں سب سے پہلے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔

اِنہی امتیازی اوصاف کی بناء پر امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

فعبد الله من اولئك الذین کانوا یقربون من النبی صلی الله علیه واله وسلم لیعلموا افعاله فی الصلوٰة کیف هی لیعلموا الناس ذلك فما حکموا من ذلك فهو اولیٰ مما جاء به من کان ابعد منه منهم فی الصلوٰة.

(سنن طحاوی، باب التکبیر للرکوع والتکبیر للسجود)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جو نبی کریم ﷺ کے قریب رہتے تھے تاکہ وہ نماز میں آپ ﷺ کے افعال کو دیکھ سکیں کہ ان کی کیا کیفیت ہے اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیں، لہٰذا ان (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کا فیصلہ دور رہنے والے حضرات (حضرت وائل رضی اللہ عنہ) کے فیصلے سے زیادہ بہتر ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

اذا اجتمع ابن مسعود و ابن عمر رضی الله عنهم واختلفا فابن مسعود رضی الله عنه أولی أن یتبع. (معارف السنن، باب رفع الیدین عند الرکوع)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اگر کسی مسئلہ میں حضرت عبداللہ ابن مسعود اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہم دونوں حضرات کا قول موجود ہو اور ان میں اختلاف ہو تو ایسی صورت میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس بات کے زیادہ لائق ہیں کہ ان کی پیروی کی جائے۔

رفع الیدین کی روایات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں اور ترکِ رفع الیدین کی روایات بھی ان سے منقول ہیں، اگر بالفرض ان سے ترک کی روایات منقول نہ بھی ہوتیں تب بھی ان کا اختلاف حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہے اور مذکورہ عبارت سے اس اختلاف کی جانب راجح کی تعیین ہوگی، لہٰذا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کو ترجیح دیتے ہوئے ترکِ رفع الیدین کی روایات کو راجح قرار دیا جائے گا۔

__ایک قابل توجہ بات:__ ایک خاص بات ذہن میں رکھیں کہ رکوع کی دونوں حالتوں میں رفع الیدین پر فعلی اَحادیث پائی جاتیں ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایسے ایسے کیا ہے، مگر کوئی قولی حدیث موجود نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ رفع الیدین کرو، لیکن رفع الیدین کی ممانعت پر فعلی حدیثیں بھی موجود ہیں اور قولی حدیثوں سے بھی ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے رفع الیدین نہیں کیا بلکہ چھوڑ دیا اور یہ بھی اَحادیث میں مذکور ہے کہ آپ ﷺ نے رفع الیدین سے منع کیا، اور یاد رہے کہ یہ عمومی قاعدہ ہے کہ قولی اَحادیث کو فعلی احادیث پر ترجیح دی جاتی ہے، دوسرا صحیح احادیث سے سجدہ میں جاتے اور اُٹھتے ہوئے اور دوسری رکعت سے اُٹھتے ہوئے رفع الیدین کی روایات بھی ثابت ہیں جس پر کسی کا عمل نہیں، لہٰذا اس طرح مزید اختلاف کی صورت پیدا ہوجاتی ہے، لہٰذا اُمت کا اِجماع تکبیرِ تحریمہ کی رفع الیدین پر ہے اس پر عمل کرنا اور باقی تمام رفع الیدین کے ترک کرنے میں ہی اُمت کی اِجتماعیت اور اختلاف سے حفاظت ہے۔

اکابر علمائے اہل حدیث بھی ترک رفع الیدین کے ثبوت و دلائل کے قائل ہیں:

اکابر علمائے اہل حدیث نے بھی ترکِ رفع الیدین کے ثبوت اور دلائل کو صحیح اور ثابت قرار دیا ہے، تفصیل کے لیے مندرجہ ذیل حوالہ جات ملاحظہ ہوں:

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(1) نذیر حسین دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (فتاوی نذیریہ ۱/۴۴۱)

(2) مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ (فتاوی ثنائیہ ۱/۶۰۸)

(3) شیخ ابن الباز رحمۃ اللہ علیہ (مجموع فتاوی ابن باز ۱۱/۱۵۶)

(4) مولانا عبدالمنان نورپوری رحمۃ اللہ علیہ (قرآن وحدیث کی روشنی میں اَحکام ومسائل ۱/۱۷۹)

(5) مولانا ابراہیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ (واضح البیان، صفحہ ۳۹۹)

(6) الشیخ ناصر الدین البانی رحمۃ اللہ علیہ (مشکوۃ بتحقیق البانی ۱/۲۵۴)

(7) الشیخ العثیمین رحمۃ اللہ علیہ (مجموع فتاوی ورسائل العثیمین ۱۳/۱۶۹)

(8) علامہ عطاء اللہ حنیف رحمۃ اللہ علیہ (تعلقات سلفیہ علی سنن النسائی، صفحہ ۱۲۳)

(9) علامہ احمد محمد الشاکر المصری رحمۃ اللہ علیہ (الشرح علی الترمذی ۲/۴۱)

(10) علامہ محمد زہیر الشاویش رحمۃ اللہ علیہ (تعلیق علی شرح السنۃ للبغوی ۳/۲۴)

(11) علامہ نور الحسن بھوپالی رحمۃ اللہ علیہ (عرف الجادی، صفحہ ۲۶)

(12) علامہ مرزجرت دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (حیات طیبہ، صفحہ ۳۵۷)

(13) ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ (فتاوی علمائے اہلحدیث، جلد ۳، صفحہ ۱۵۱)

(14) ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ (فتاوی علمائے اہلحدیث، جلد ۳، صفحہ ۱۶۰)

(15) ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ (فتاوی علمائے اہلحدیث، جلد ۳، صفحہ ۱۶۳)

رکوع میں جاتے وقت تکبیر (اللہ اکبر) کہنا:

عن أبی هریرة رضی الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا قام الصلاة یكبر حین یقوم ثم یكبر حین یر كع۔

(صحیح بخاری، باب التکبیر اذا قام من السجود)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے جب رکوع کرتے پھر تکبیر کہتے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

رکوع کی فرضیت اور مسنون طریقہ

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا۔ (سورۃ الحج، آیت ۷۷)

اے ایمان والوں رکوع کرو۔

دوسری جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ۔ (سورۃ البقرہ، آیت ۴۳)

اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔

مرد کے رکوع کی مسنون ہیئت و کیفیت:

مرد جب رکوع میں جائے تو کمر کو سیدھا رکھے سر کو اس کے برابر رکھے نہ تو اسے اُونچا کرے اور نہ ہی نیچا کرے رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر اس طرح رکھے کہ اُنگلیاں گھٹنوں سے نیچے ہوں اور ہاتھوں کی اُنگلیاں خوب کشادہ ہوں اور کہنیوں کو بغلوں سے الگ رکھا جائے۔

رکوع میں کمر کو سیدھا رکھنا:

عن أبي مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم لا تجزئ صلوة الرجل حتى يقيم ظهره في الركوع۔

(سنن ابو داؤد، باب صلوة من لا يقيم صلبه في الركوع)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ نماز کافی نہیں جس میں نمازی رکوع میں اپنی کمر کو سیدھا نہ رکھے۔

عن عائشه رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا ركع لم يشخص رأسه ولم يصوبه ولكن بين ذلك۔

(صحيح مسلم، باب ما يجمع صفة الصلوة)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے تو اپنے سر کو نہ اُونچا رکھتے اور نہ نیچا رکھتے بلکہ درمیان میں رکھتے۔

عن أبي حميد الساعدي رضي الله عنه قال في نفر من اصحاب رسول الله صلى

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الله علیه واله وسلم أنا احفظکم لصلوٰة رسول الله صلی الله علیه واله وسلم رأیته.... واذا رکع أمکن یدیه من رکبتیه ثم ظهره فاذا رفع راسه استوی حتی یعود کل فقارٍ مکانه فاذا سجد۔ (صحیح بخاری، باب استوا الظهر فی الرکوع)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے سامنے فرمایا، مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا طریقہ آپ سب لوگوں سے زیادہ یاد ہے پھر فرمایا میں نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے کہ جب رکوع کرتے تو دونوں ہاتھوں سے گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑ لیتے پھر اپنی کمر پوری طرح جھکا دیتے (یعنی برابر کر لیتے) پھر جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو بالکل سیدھے اس طرح کھڑے ہو جاتے کہ ریڑھ کی ہڈی کا ہر جوڑ ٹھیک طرح اپنی جگہ آ جاتا پھر آپ ﷺ سجدہ میں جاتے۔

قال سمعت وابصة بن معبد رضی الله عنه یقول رأیت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یصلی فکان اذا رکع سوی ظهره حتی لو صب علیه الماء لا ستقر۔ (سنن ابن ماجه، باب الرکوع فی الصلوٰة)

حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا کہ آپ ﷺ جب رکوع میں جاتے تو اپنی پشت بالکل سیدھی رکھتے حتی کہ اگر پانی ڈال دیا جائے تو وہیں ٹھہر جائے۔

عن طلق بن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم لا ینظر الله عزوجل الی الصلوٰة عبد لا یقیم فیها صلبه بین رکوعها وسجودها۔

(مسند احمد رقم الحدیث ۱۶۲۸۳)

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندہ کی نماز کی طرف نہیں دیکھتا جو اپنی نماز کے رکوع اور سجدہ میں اپنی پشت کو سیدھا نہیں رکھتا۔

عن ابی حمید الساعدی رضی الله عنه قال سمعت وهو فی عشرة من أصحاب النبی صلی الله علیه واله وسلم .... واذا رکع ثم أعتدل فلم یصوب رأسه ولم یقنع ووضع یدیه علی رکبتیه۔ (سنن ترمذی، باب منه أی ما جاء فی وصف الصلاة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے نبی کریم ﷺ کے دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے سنا کہ جب رسول اللہ ﷺ رکوع فرماتے تو اعتدال سے کرتے یعنی نہ اپنے سر کو جھکاتے اور نہ ہی اوپر اُٹھا کر رکھتے اور اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے۔

رکوع میں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھنا:

عن عائشه رضی الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يركع فيضع يديه على ركبتيه و يجافي بعضديه۔ (سنن ابن ماجه،باب الركوع في الصلوٰة)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے اور بازوؤں کو جدا رکھتے۔

عن رفاعة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فاذا ركعت فاجعل راحتيك على ركبتيك وامدد ظهرك ومكن ركوعك۔

(سنن ابو داؤد،باب من لا يقيم صلبه في الركوع والسجود)

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تو رکوع کرے تو اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھو پشت کو پھیلاؤ اور اچھی طرح جم کر رکوع کرو۔

رکوع میں ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا:

عن عبد الرحمن السلمى قال قال لنا عمر رضى الله عنه ان الركب سنت لكم فخذوا بالركب۔ (سنن ترمذی،باب ما جاء انه يجافي يديه جنبه في الركوع)

حضرت عبدالرحمن سلمی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے لیے گھٹنوں کو پکڑنا (رسول اللہ ﷺ کی) سنت ہے لہٰذا تم گھٹنوں کو پکڑو۔

عن محمد بن مسلمة فذاكروا صلوٰة رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فقال أبو حميد رضى الله عنه أنا أعلمكم بصلوٰة رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ركع فوضع يديه على ركبتيه كأنه قابض عليهما۔ (سنن ترمذی،باب ما جاء انه يجافي يديه جنبه في الركوع)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

محمد بن مسلمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں بے شک رسول اللہ ﷺ نے جب رکوع فرمایا تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا گویا ان کو پکڑے ہوئے ہیں۔

عن مصعب بن سعد عن ابیه سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه قال ان الرکب سنت لکم فخذوا بالرکب۔ (سنن ترمذی، باب ماجاء انه یجافی فی یدیه جنبه فی الرکوع)

حضرت مصعب بن سعد رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے لیے گھٹنوں کو پکڑنا (رسول اللہ ﷺ کی) سنت ہے لہٰذا تم گھٹنوں کو پکڑو۔

رکوع میں ہاتھوں کی اُنگلیوں کو گھٹنوں سے نیچے رکھنا:

عن سالم البراد أتینا ابا مسعود الانصاری رضی الله عنه فقلنا له حدثنا عن صلوٰة رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فقام بین ایدینا فی المسجد فکبر فلما رکع وضع یدیه علی رکبته وجعل أصابعه اسفل من ذلك ... ثم قال هکذا رأینا رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یصلی۔

(سنن ابو داؤد، باب من لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود)

حضرت سالم براد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق کچھ بتلایئے! حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ مسجد میں ہمارے سامنے کھڑے ہوئے تکبیر کہی جب رکوع کیا تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر اس طرح رکھا کہ اُنگلیاں گھٹنوں سے نیچے تھیں اور فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا۔

رکوع میں ہاتھوں کی اُنگلیوں کو کھلا رکھنا:

فتذاکروا صلوٰة رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فقال أبو حمید رضی الله عنه فذکر فاذا رکع امکن کفیه من رکبتیه وفرج بین أصابعه۔

(سنن ابو داؤد، باب افتتاح الصلوٰة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ رکوع فرماتے تو اپنی ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر جما کر رکھتے اور ہاتھوں کی اُنگلیوں کو کھلا رکھتے۔

عن أنس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یابنی اذا رکعت فضع کفیك علی رکبتیك وفرج بین أصابعك وأرفع یدیك عن جنبیك۔ (العجم الاوسط للطبرانی، رقم الحدیث ۵۹۹۱)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے انس! جب تم رکوع کرو تو ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھو اور اُنگلیاں کشادہ کرلو اور اپنے بازو پہلوؤں سے جدا رکھو۔

عن ابن عمر رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال لرجل اذا قمت الی الصلاۃ فرکعت فضع یدك علی رکبتیك وأفرج بین أصابعك۔

(مصنف عبد الرزاق، باب کیف الرکوع والسجود)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو فرمایا کہ جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو اور رکوع کرے تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھو اور اُنگلیوں کو کشادہ کرو۔

عن وکیع قال سفیان یفرج بین أصابعه فی الرکوع ویضم فی السجود۔

(مصنف ابن أبی شیبه، باب فی الرجل کیف یضم اصابعه فی السجود)

حضرت وکیع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ رکوع میں اُنگلیوں کو کھلا رکھا جائے اور سجدہ میں ملا کر رکھنا چاہیے۔

رکوع میں بازوؤں کو بالکل سیدھا رکھنا:

عن محمد بن مسلمة فذاکروا صلوٰۃ رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فقال أبوحمید رضی الله عنه أنا أعلمکم بصلوٰۃ رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم رکع فوضع یدیه علی رکبتیه کأنه قابض علیهما ووتر یدیه فنحاهما عن جنبیه۔

(سنن ترمذی، باب ما جاء انه یجافی یدیه جنبه فی الرکوع)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

محمد بن مسلمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں بے شک رسول اللہ ﷺ نے جب رکوع فرمایا تو ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھا گویا ان کو پکڑے ہوئے ہیں اور ہاتھوں کو کمان کی تانت طرح سیدھا کیا اور ہاتھوں کو پسلیوں سے علیحدہ کیا۔

رکوع میں کہنیوں کو پہلوؤں سے جدا رکھنا:

قال أبا مسعود رضی الله عنه فقلنا له حدثنا عن صلوٰۃ رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فقام بین أیدینا فی المسجد فکبر فلما رکع وضع یدیه علی رکبتیه وجعل أصابعه أسفل من ذلك وجا فی بین مرفقیه حتی استقر کل شیء۔ (سنن ابو داؤد، باب صلوٰۃ من لا یقیم صلبه فی الرکوع والسجود)

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے متعلق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب رکوع فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے اور کہنیوں کو (جسم سے) جدا رکھتے یہاں تک کہ تمام جسم کے اعضاء اپنی جگہ پر آ جاتے۔

عن عائشه رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یرکع فیضع یدیه علی رکبتیه و یجافی بعضدیه۔ (سنن ابن ماجه، باب الرکوع فی الصلوٰۃ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے اور بازوں کو جدا رکھتے۔

عن محمد بن مسلمة فذاکروا صلوٰۃ رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فقال أبو حمید رضی الله عنه أنا أعلمکم بصلوٰۃ رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم رکع فوضع یدیه علی رکبتیه کأنه قابض علیهما ووتر یدیه فنحاهما عن جنبیه۔

(سنن ترمذی، باب ما جاء انه یجافی فی یدیه جنبه فی الرکوع)

محمد بن مسلمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو تم سب سے زیادہ جانتا ہوں بے شک رسول اللہ ﷺ نے جب رکوع فرمایا تو ہاتھوں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کو گھٹنوں پر رکھا گویا ان کو پکڑے ہوئے ہیں اور ہاتھوں کو کمان کی تانت کی طرح سیدھا رکھا اور ہاتھوں کو پسلیوں سے علیحدہ رکھا۔

عورت کے رکوع کی مسنون ہیئت وکیفیت:

عورتوں کا طریقہ رکوع مردوں سے الگ ہے کیونکہ عورتوں کے پردے کا زیادہ اہتمام کیا جاتا ہے چنانچہ رکوع میں عورت مرد کی طرح پوری نہ جھکے بلکہ اتنی جھکے کہ دونوں گھٹنوں تک پہنچ جائے اور رکوع میں عورت کو مرد کی طرح پیٹھ کو سیدھا کرنا نہیں چاہیے بلکہ تھوڑا جھکے اور خوب سمٹ کر رکوع کرے عورت رکوع میں ہاتھوں کی اُنگلیوں کو گھٹنوں پر ملا کر رکھے چنانچہ اس اثر سے اس بات کی تائید ہوتی ہے۔

عن ابن عباس رضی الله عنه أنه سئل عن الصلوٰة المرأة فقال تجتمع و تحتفز۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب، المرأة كيف تكون في سجودها) (مصنف عبد الرزاق، باب المرأة بيديها وباب جلوس المرأة)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے عورت کے طریقہ نماز کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا عورت خوب سمٹ کر اور سکڑ کر نماز پڑھے۔

قال عبد الرزاق عن ابن جريج عن عطاء قال تجمع المرأة اذا ركعت ترفع يديها الى بطنها و تجتمع ما أستطاعت.

(مصنف عبد الرزاق، باب تكبير المرأة بيديها وقيام المرأة وركوعها وسجودها)

حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عورت جس قدر ہو سکے (نماز میں) سمٹ کر رہے، جب رکوع کرے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے پیٹ کی طرف اُٹھائے اور جتنا سمٹ سکتی ہو سمٹ کر رہے۔

رکوع کی مسنون تسبیحات:

عن عقبة بن عامر رضی الله عنه قال لما نزلت "فسبح باسم ربك العظيم" قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اجعلوها ركوعكم فلما نزلت "سبح أسم ربك الاعلى" قال اجعلوها في سجودها. (سنن ابو داؤد، باب ما يقول الرجل في الركوعه وسجود)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب قرآن کی آیت "فسبح باسم ربک العظیم" نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو اپنے رکوع میں رکھو یعنی رکوع میں "سبحان ربی العظیم" کہہ کراس کی تعمیل کرو۔

عن حذيفة رضى الله عنه أنه صلى مع النبى صلى الله عليه واله وسلم فكان يقول فى ركوعه "سبحان ربى العظيم"۔ (سنن ترمذى، باب ما جاء فى التسبيح فى الركوع والسجود)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کیساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" پڑھتے تھے۔

عن جبير بن مطعم رضى الله عنه عن أبيه عن جده قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يقول اذا ركع "سبحان ربى العظيم"۔

(سنن دار قطنى، باب ما يقول المصلى عند ركوعه و سجود)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" پڑھتے تھے۔

رکوع میں تسبیحات کی مسنون تعداد:

عن ابن مسعود رضى الله عنه ان النبى صلى الله عليه واله وسلم قال اذا ركع أحدكم فقال فى ركوعه "سبحان ربى العظيم" ثلث مرات فقد تم ركوعه وذالك أدناه۔ (سنن ترمذى، باب ما جاء فى التسبيح فى الركوع والسجود)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع کرے اور رکوع میں تین بار "سبحان ربی العظیم" کہے تو اس کا رکوع مکمل ہو گیا ہے اور یہ کمال کا ادنیٰ درجہ ہے۔

عن أبى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا ركع احدكم يسبح ثلاث مراتٍ فانه يسبح لله من جسده ثلاثة وثلاثون و ثلاثمائة عظم وثلاثة وثلاثون وثلاثمائة عرق۔

(سنن دار قطنى، باب ما يقول المصلى عند ركوعه و سجوده)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی رکوع کرے تو تین مرتبہ تسبیح پڑھے کیونکہ وہ اپنے جسم کے ساتھ تین تسبیح پڑھ رہا ہوگا اور اس کے ساتھ تین سو تینتیس ہڈیاں اور تین سو تینتیس رگیں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہی ہوں گی۔

عن جبير بن مطعم رضي الله عنه عن أبيه عن جده قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يقول اذا ركع "سبحان ربي العظيم" ثلاث مرات.

(سنن دار قطني، باب ما يقول المصلي عند ركوعه وسجود)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع میں ''سبحان ربی العظیم'' تین مرتبہ پڑھتے تھے۔

__فائدہ:__ رکوع میں تین بار تسبیحات کہنا کمال کا ادنیٰ درجہ ہے اور پانچ بار تسبیحات کہنا اوسط درجہ ہے اور سات بار تسبیحات کہنا کمال کا اعلیٰ درجہ ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ۱/۳۱۵، طبع رشیدیہ)

رکوع میں قرأت کرنا منع ہے:

عن ابن عباس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اني نهيت ان أقرا وانا راكع أو ساجدفأما الركوع فعظموا فيه الرب واما السجود فاجتهدوا في الدعاء فقمن ان يستجاب لكم. (صحيح مسلم، باب النهي عن القرأة القرأن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں رکوع اور سجدہ میں قرأۃ کرنے سے روکا گیا ہوں، ہاں رکوع میں رب کی عظمت بیان کرو اور سجدے میں دعا کرنے کی کوشش کرو، وہ قبول ہونے کے زیادہ لائق ہے۔

رکوع کے بعد قومہ کے لیے کب اُٹھے:

عن أبي هريرة رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه واله وسلم قال اذا قمت الى الصلوة فكبر ثم اقرأ ماتيسر معك من القرآن ثم اركع حتى تطمئن راكعاً ثم ارفع. (صحيح بخاري، باب أمر النبي ﷺ الذي لا يتمه ركوعه بالاعادة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (کی طویل روایت) میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک صحابی کو نماز کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو اور جس قدر ہو سکے قرآن

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پڑھو، اس کے بعد رکوع کرو یہاں تک کہ اطمینان سے ادا ہو جائے تو اس کے بعد سر اُٹھاؤ (قومہ کے لیے)۔

منفرد کا تسبیح وتحمید دونوں کہنا:

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا قام الى الصلوة يكبر حين يقوم ثم يكبر حين يركع ثم يقول "سمع الله لمن حمده" حين يرفع صلبه من الركعة ثم يقول وهو قائم "ربنا لك الحمد"۔

(صحيح بخاري، باب التكبير اذا قام من الصلوة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع سے اُٹھتے تو "سمع اللہ لمن حمدہ" کہتے اور جب سیدھے کھڑے ہوتے تو "ربنا لک الحمد" کہتے۔

<u>فائدہ:</u> بعض اَحادیث میں رکوع سے کھڑے ہونے کے بعد "ربنا ولک الحمد" کا ذکر آیا ہے، لہٰذا "ربنا ولک الحمد" کہنا بھی درست اور صحیح ہے۔

امام کا تسبیح اور مقتدی کا تحمید کہنا:

عن أبي هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال... اذا قال الامام "سمع الله لمن حمده" فقولوا "اللهم ربنا لك الحمد"۔

(صحيح بخاري، باب فضل اللهم ربنا ولك الحمد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام "سمع اللہ لمن حمدہ" کہے تو تم "ربنا لک الحمد" کہو۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(موطا امام مالك، باب ماجاء فى التامين خلف الامام) (سنن ابوداؤد، باب مايقول اذا رفع راسه من الركوع) (صحيح ابى عوانه، باب مايقول المصلى اذا رفع راسه من الركوع) (صحيح ابن حبان، باب صفة الصلاة مايقول المرأ عند رفع راسه من الركوع) (صحيح مسلم، باب التسميع والتحميد والتامين)

عن أبي موسى الاشعرى رضي الله عنه قال أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم خطبنا فعلمنا صلاتنا و سنن قال أحسبه قال اذا اقيمت الصلاة فليؤمكم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

أحدكم فاذا كبر فكبروا واذا قال غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين يجبكم الله و اذا كبر و ركع فكبروا واركعو فان الامام يركع قبلكم ويرفع قبلكم قال نبي صلى الله عليه واله وسلم فتلك بتلك و اذا قال سمع الله لمن حمده فقولو اللهم ربنا لك الحمد أو قال ربنا لك الحمد فان الله قال على لسان نبيه سمع الله لمن حمده. (صحيح مسلم، باب التشهد فى الصلوة)

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا اور سنت سکھائی اور ہمیں نماز کا طریقہ بتاتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم نماز پڑھنے لگو تو تم میں سے کوئی ایک آدمی امامت کرائے جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ ''غیر المغضوب علیہم ولا الضالین'' کہے تو تم آمین کہو، اللہ تعالیٰ تمہیں اپنا پسندیدہ بنالے گا پھر جب امام تکبیر کہے اور رکوع کرے تو تم بھی تکبیر کہو اور رکوع کرو، اس لیے کہ وہ تم سے پہلے رکوع کرتا اور رکوع سے کھڑا ہوتا ہے اور جب امام ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہے تو تم ''اللھم ربنا لک الحمد'' کہو یا ''ربنا ولک الحمد'' کہو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کی زبان سے ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہا ہے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(صحيح ابن خزيمه، باب الامر بمبادرة الامام بالركوع والسجود)(سنن ابو داؤد، باب التشهد)
(صحيح ابن حبان، باب فصل فى فصل الجماعة)

عن أنس رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال اذا قال الامام "سمع الله لمن حمده" فقولوا "اللهم ربنا لك الحمد".

(سنن ابن ماجه، باب ما يقول اذا رفع راسه من الركوع)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہے تو تم ''اللھم ربنا ولک الحمد'' کہو۔

عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم انما جعل الامام ليوتم به فاذا كبر فكبروا واذا قرأ فانصتوا واذا قال غير

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين واذا ركع فاركعو واذا قال سمع الله لمن حمده فقولو اللهم ربنا لك الحمد. (سنن ابن ماجه، باب اذا قرء الامام فانصتوا)

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من قرء القرأة خلف الامام)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے پس جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب امام قرأۃ کرے تو تم خاموش ہو جاؤ جب وہ ''غیر المغضوب علیہم والا الضالین'' کہے تو تم آمین کہو اور جب رکوع کرے تم بھی رکوع کرو اور جب امام ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہے تو تم ''اللھم ربنا لک الحمد'' کہو۔

استدلال: اب جو حضرات آمین بالجہر کے قائل ہیں تو ان کو چاہیے کہ رکوع سے کھڑے ہوتے وقت ''اللھم ربنا لک الحمد'' بھی بلند آواز سے کہا کریں کیونکہ حضور اقدس ﷺ نے جس طرح امام کے ''غیر المغضوب علیہم ولا الضالین'' پڑھنے کے بعد آمین کہنے کا حکم فرمایا ہے اسی طرح امام کے ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہنے کے بعد ''اللھم ربنا لک الحمد'' کہنے کا بھی حکم فرمایا ہے، آمین بالجہر کرنے کی صورت میں لازم آئے گا کہ ایسے حضرات ''اللھم ربنا لک الحمد'' بھی بلند آواز میں کہیں، ورنہ ذاتی اجتہاد کو ترک کر کے آمین آہستہ کہنے والوں پر اعتراضات کرنا چھوڑ دینا چاہیے۔

ربنا لک الحمد کہنے کی فضیلت:

عن أبي هريرة رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال اذا قال الامام "سمع الله لمن حمده" فقولوا "اللهم ربنا لك الحمد" فانه من وافق قوله الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه. (صحيح بخاري، باب فضل اللهم ربنا ولك الحمد)

(صحيح مسلم، باب التسميع والتحميد والتأمين)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام'' سمع اللہ لمن حمدہ'' کہے تو تم ''ربنا لک الحمد'' کہو کیونکہ جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے ساتھ مل گیا اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف کیے جائیں گے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قومہ یعنی رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا

نمازی رکوع سے اُٹھے اور سیدھا اطمینان سے کھڑا ہو جائے یعنی قومہ کرے۔

عن أبی هريرة رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه واله وسلم قال اذا قمت الی الصلوٰة فکبر ثم اقرأ ماتیسر معك من القرآن ثم ارکع حتی تطمئن راکعاً ثم ارفع حتی تعتدل قائماً ثم اسجد۔ (صحیح بخاری، باب امر النبی ﷺ الذی لا یتمه رکوعه بالاعادة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی طویل روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک صحابی کو نماز کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا کہ نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو اور جس قدر ہو سکے قرآن پڑھو، اس کے بعد رکوع کرو یہاں تک کہ اطمینان سے ادا ہو جائے تو اس کے بعد سر اُٹھاؤ (قومہ کے لیے) اور اطمینان سے سیدھا کھڑا ہو جاؤ پھر سجدہ کرو۔

عن عائشة رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ....اذا رفع رأسه من الرکوع لم یسجد حتی یستوی قائماً۔

(صحیح مسلم، باب یجمع صفة الصلوٰة وما یفتتح به)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو جب تک سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے (یعنی قومہ نہ فرما لیتے) سجدہ نہ کرتے۔

عن ثابت قال کان انس رضی الله عنه ینعت لنا صلوٰة النبی صلی الله علیه واله وسلم فکان یصلی واذا رفع رأسه من الرکوع قام حتی نقول قد نسی۔

(صحیح بخاری، باب الطمانیة حین یرفع راسه من الرکوع)

حضرت ثابت رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی نماز پڑھ کر دکھاتے تھے اور فرماتے آپ ﷺ رکوع سے سر اُٹھاتے تو اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ ہم سمجھتے آپ ﷺ (سجدے میں جانا) بھول گئے (یعنی اطمینان سے قومہ کرتے)۔

قومہ کی دُعا اور اسکی فضیلت:

عن رفاعة بن رافع رضی الله عنه قال کنا یوماً نصلی وراء النبی صلی الله علیه

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

واله وسلم فلما رفع رأسه من الركعة قال سمع الله لمن حمده قال رجل وراثه ربنا ولك الحمد حمدًا كثيرًا طيباً مباركاً فيه فلما انصرف قال من المتكلم قال أنا قال رأيت بضعة ثلاثين ملكاً يبتدرونها أيهم يكتبها أول.

(صحیح بخاری، باب فضل اللهم ربنا ولك الحمد)

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ''سمع اللہ لمن حمدہ'' کہا تو ایک مقتدی نے کہا ''ربنا لک الحمد حمداً کثیراً طیبا مبارکا فیہ'' آپ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا یہ انوکھی بات کس نے کہی! ایک شخص نے عرض کیا جی میں نے یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کو لکھنے میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانا چاہتے تھے۔

سجدہ میں جاتے وقت تکبیر (اللہ اکبر) کہنا:

عن أبي هريرة رضى الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا قام الى الصلوة يكبر ... حين يسجد ثم يكبر. (صحیح بخاری، باب اتمام التكبير فى الركوع)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے جب سجدہ کرتے پھر تکبیر کہتے۔

سجدہ میں جاتے ہوئے تکبیر کہاں سے شروع کرے اور کہاں ختم کرے:

عن أنس رضى الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ... ثم انحط بالتكبير. (سنن الکبریٰ للبیہقی، باب وضع الركبتين قبل اليدين)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کے لیے جھکتے۔

عن ابى هريرة رضى الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا قام الى الصلوة يكبر حين يقوم ... ثم يكبر حين يهوى ساجدًا.

(صحيح مسلم، باب اثبات التكبير فى كل خفض ورفع فى الصلوة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تکبیر کہتے پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدہ کے لیے جھکتے۔

عن ابراهيم أن عمر رضى الله عنه كان كان اذا ركع يقع البعير ركبتاه قبل يديه ويكبر ويهوى. (مصنف ابن أبي شيبه،باب في الرجل اذا انحط الى السجود)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب رکوع سے سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے (زمین) پر رکھتے اور ساتھ ہی تکبیر کہتے ہوئے جھک جاتے تھے جیسے اُونٹ بیٹھنے کے لیے جھکتا ہے۔

فائدہ: جب نمازی سجدہ کی طرف جھکنا شروع کرے تو تکبیر کہنا شروع کرے اور جب سجدہ میں سر رکھے تو تکبیر کو ختم کردے۔

سجدہ میں جانے کا مسنون طریقہ:

نمازی کو چاہیے کہ سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھے پھر ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھے۔

عن وائل بن حجر رضى الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا سجد وضع ركبتيه قبل يديه واذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه.

(سنن ترمذی،باب ما جاء في وضع الركبتين اليدين في السجود،رقم الحديث٢٦٨)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ جب سجدہ کرتے تو گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن نسائی،باب اول ما يصل الى الارض من الانسان في سجوده)(سنن ابو داؤد،باب كيف يضع ركبتيه قبل يديه)(سنن ابن ماجه،باب السجود)(صحيح ابن خزيمه،باب البداء بوضع الركبتين على الأرض قبل يديه،رقم الحديث٦٢٦،٦٢٩)(سنن دارمی،باب أول ما يقع من الانسان الأرض اذا أرادا أن يسجد)(صحيح ابن حبان، كتاب الصلاة،رقم الحديث١٩٠٩)(سنن طحاوی،باب ما يبدأ بوضعه في السجود)(المستدرك للحاكم،باب التامين،رقم الحديث٨٢٥)(سنن الكبرى للبيهقي، باب وضع الركبتين قبل اليدين)(سنن الكبرى للبيهقي،باب وضع الركبتين قبل اليدين،رقم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الحدیث۲۶۳۰,۲۶۲۹,۲۶۲۸)(سنن الصغیر للبیہقی،باب کیفیۃ الرکوع والسجود والاعتدال فی الرکوع،رقم الحدیث۳۱۱)(معرفۃ السنن الآثار للبیہقی،باب السجود،رقم الحدیث۳۴۸۴)(الأوسط فی السنن والاجماع والاختلاف،باب البدء بوضع الرکبتین قبل الیدین فی السجود)(الأحکام الکبری لابن الخراط،باب یرفع یدیه قبل رکبتیه اذا نهض)(التلخیص الحبیر لابن حجر،باب صفۃ الصلاۃ،رقم الحدیث۵۱۸)

عن أنس رضی الله عنه قال رایت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم... ثم انحط بالتکبیر فسبقت رکبتاہ یدہ۔(سنن الکبری للبیہقی،باب وضع الرکبتین قبل الیدین،رقم الحدیث۲۶۳۲)(المستدرک للحاکم، کتاب الصلاۃ،باب التامین،رقم الحدیث۸۲۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ تکبیر کہتے ہوئے جھکتے تو اپنے دونوں گھٹنے اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے (زمین) پر رکھتے۔

عن أبی هریرۃ رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه واله وسلم کان اذا سجد بدأ برکبتیه قبل یدیه۔(سنن طحاوی،باب یبدأ بوضعه فی السجود،رقم الحدیث۱۵۱۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب سجدہ کرتے تو پہلے گھٹنوں کو (زمین پر) رکھتے پھر ہاتھوں کو۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(معرفۃ السنن والآثار للبیہقی،باب السجود،رقم الحدیث۳۵۰۳)(مصنف ابن أبی شیبه،باب فی الرجل اذا انحط الی السجود أی شئی یقع قبل الی الأرض؟)(مسند أبی یعلی،رقم الحدیث۶۵۴۰)

آثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وتابعین رحمۃ اللہ علیہم:

عن العلاء بن اسماعیل والله تعالی أعلم وروینا عن عمر بن الخطاب وابن مسعود رضی الله عنهم فی وضع الرکبتین قبل الیدین من فعلهما۔

(سنن الکبری للبیہقی،باب وضع الرکبتین قبل الیدین)

حضرت علاء بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ کی قسم مجھے معلوم ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما اپنے گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھتے تھے۔

عن الاسود أن عمر رضی الله عنه کان یقع رکبتیه۔

(مصنف ابن أبی شیبه،باب الرجل اذا انحط الی السجود أی شئی یقع قبل الی الأرض؟)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھٹنوں کو (سجدہ میں جاتے ہوئے زمین پر) پہلے رکھا کرتے تھے۔

عن ابراهيم أن عمر رضى الله عنه كان اذا ركع يقع كما يقع البعير ركبتاه قبل يديه ويكبر ويهوى.

(مصنف عبد الرزاق، باب كيف يقع ساجدًا وتكبيره وكيف ينهض من مثنى من السجود)

ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب رکوع کرتے تھے تو یوں نیچے آتے جیسے اونٹ نیچے آتا ہے، اُن کے گھٹنے دونوں ہاتھ دونوں سے پہلے زمین پر لگتے اور نیچے جھکتے ہوئے تکبیر کہتے تھے۔

عن علقمة والاسود فقلنا حفظنا عن عمر رضى الله عنه فى صلاة أنه خر بعد ركوعه على ركبتيه....وضع ركبتيه قبل يديه. (سنن طحاوى، باب ما يبدا ء بوضعه فى السجود)

حضرت علقمہ اور اسود رحمۃ اللہ علیہما بیان کرتے ہیں کہ ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق خوب یاد ہے کہ وہ رکوع کے بعد سجدہ میں جاتے ہوئے اپنے گھٹنے (زمین پر) پہلے رکھتے اور پھر ہاتھ رکھتے۔

عن أبى هريرة رضى الله عنه يرفعه أنه قال اذا سجد أحدكم فليبتدى بركبتيه قبل يديه، ولا يبرك بروك الفحل.

(مصنف ابن أبى شيبه، باب الرجل اذا انحط الى السجود أى شئى يقع قبل الى الأرض؟)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو وہ ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنے رکھے اور نر اونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔

عن نافع عن ابن عمر رضى الله عنه انه كان يضع ركبتيه اذا سجد قبل يديه ويرفع يديه اذا رفع قبل ركبتيه.

(مصنف ابن أبى شيبه، باب الرجل اذا انحط الى السجود أى شئى يقع قبل الى الأرض؟)

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب سجدہ کرتے تو گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب سجدہ سے اُٹھتے تو پہلے ہاتھ اُٹھاتے اور پھر گھٹنے اُٹھاتے۔

قال ابراهيم النخعى حفظ عبد الله بن مسعود رضى الله عنه أن ركبتيه كانتا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تقعان الی الأرض قبل یدیه۔ (سنن طحاوی، باب مایبداء بوضعه فی السجود)

حضرت ابراہیم النخعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے متعلق اچھی طرح یاد ہے کہ ان کے گھٹنے سجدہ میں جاتے ہوئے زمین پر ہاتھوں سے پہلے پڑتے تھے۔

عن ابراهیم أن عمر رضی الله عنه کان یضع رکبتیه قبل یدیه۔

(مصنف ابن أبی شیبه، باب الرجل اذا انحط الی السجود أی شئی یقع قبل الی الأرض؟)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب رکوع سے سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے گھٹنے (زمین) پر رکھتے۔

عن مصعب بن سعد عن سعد قال کنا نضع الیدین قبل الرکبتین فأمرنا بالرکبتین قبل الیدین۔ (سنن الکبریٰ للبیهقی، باب من قال یضع یدیه قبل رکبتیه)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھا کرتے تھے تو (رسول اللہ ﷺ نے) ہمیں ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھنے کا حکم دیا۔

عن عبدالله بن یسار عن أبیه أنه کان اذا سجد تقع رکبتاه ثم یداه ثم رأسه۔

(مصنف ابن أبی شیبه، باب الرجل اذا انحط الی السجود أی شئی یقع قبل الی الأرض؟)

عن ابراهیم ان ابن عمر رضی الله عنه کان یضع رکبتیه قبل یدیه۔

(مصنف ابن أبی شیبه، باب الرجل اذا انحط الی السجود أی شئی یقع قبل الی الأرض؟)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ (سجدہ میں جاتے ہوئے) ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو (زمین) پر رکھتے۔

عن عبد الله بن یسار اذا سجد وضع رکبتیه ثم یدیه ثم وجهه فاذا اراد أن یقوم رفع وجهه ثم یدیه ثم رکبتیه۔ (مصنف عبدالرزاق، باب فی الرجل اذا انحط)

(مصنف عبدالرزاق، باب کیف یقع ساجدًا وتکبیره وکیف ینهض من مثنی من السجود)

حضرت عبداللہ بن یسار رحمۃ اللہ علیہ جب سجدہ کرتے تھے تو (زمین پر) پہلے گھٹنے رکھتے تھے اور جب اُٹھتے تھے تو پہلے چہرہ پھر ہاتھ اور پھر گھٹنے اُٹھاتے تھے۔

عن مغیرة عن ابراهیم أنه سئل عن الرجل یضع یدیه قبل رکبتیه؛ فکره ذلک، وقال، هل یفعله الا مجنون۔ (مصنف ابن أبی شیبه، باب الرجل اذا انحط الی السجود

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

أی شئی یقع قبل الی الأرض؟(سنن طحاوی،باب ما یبداء بوضعه فی السجود)مصنف عبد الرزاق،باب کیف یقع ساجدًا وتکبیرة وکیف ینهض من مثنی من السجود)

حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا کہ ہاتھوں کا گھٹنوں سے پہلے (زمین پر) رکھنا کیسا ہے؟ فرمایا مکروہ ہے اور فرمایا ایسا کوئی نہیں کرتا سوائے بیوقوف شخص کے۔

عن مهدی بن میمون قال رأیت ابن سیرین یضع رکبتیه قبل یدیه۔

(مصنف ابن أبی شیبه،باب الرجل اذا انحط الی السجود أی شئی یقع قبل الی الأرض؟)

حضرت مہدی بن میمون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کو (نماز پڑھتے) دیکھا وہ گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے (سجدہ میں جاتے ہوئے) رکھتے۔

عن أبی اسحاق قال کان أصحاب عبد الله رضی الله عنه اذا انحطوا للسجود وقعت رکبتهم قبل أیدیهم۔

(مصنف ابن أبی شیبه،باب الرجل اذا انحط الی السجود أی شئی یقع قبل الی الأرض؟)

حضرت ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد جب سجدہ کے لیے جاتے تو گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے (زمین) پر رکھتے۔

عن خالد قال رأیت أبا قلابة اذا سجد بدا فوضع رکبتیه۔

(مصنف ابن أبی شیبه،باب الرجل اذا انحط الی السجود أی شئی یقع قبل الی الأرض؟)

حضرت خالد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ جب وہ سجدہ کرتے تو پہلے گھٹنوں کو رکھا کرتے تھے۔

عن معمر قال سئل قتادة عن الرجل اذا انصب من الرکوع یبدأ بیدیه؟ فقال یضع أهون ذلك علیه۔

(مصنف ابن أبی شیبه،باب الرجل اذا انحط الی السجود أی شئی یقع قبل الی الأرض؟)

حضرت معمر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ اگر کوئی آدمی رکوع سے سجدے میں جاتے ہوئے پہلے ہاتھ زمین پر لگا دے تو کیا حکم ہے؟ اُنہوں نے فرمایا کہ جو عمل اس سے زیادہ آسان ہے (یعنی پہلے گھٹنے زمین پر رکھنا) وہ کرنا چاہیے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

محدث کبیر امام ابن خزیمہ نیساپوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۱۱ھ) کا تحقیقی فیصلہ:

"باب ذکر الدلیل علی ان الأمر بوضع الیدین قبل الرکبتین عند السجود منسوخ وأن وضع الرکبتین قبل الیدین ناسخ اذ کان الأمر بوضع الیدین قبل الرکبتین مقدما والأمر بوضع الرکبتین قبل الیدین مؤخرا فالمقدم منسوخ والمؤخر ناسخ"۔

یہ باب اس بات کی دلیل میں ہے کہ سجدہ کرتے ہوئے گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھنے کا حکم منسوخ ہے اور ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کے رکھنے کا حکم ناسخ ہے، اس لیے کہ گھٹنوں سے پہلے ہاتھ کے رکھنے کا حکم پہلے کا ہے اور ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کے رکھنے کا حکم بعد کا ہے اور پہلے والا حکم منسوخ ہوا کرتا ہے اور بعد کا حکم ناسخ ہوا کرتا ہے۔

اس باب کے تحت امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ روایات نقل کی ہیں:

عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان یضع رکبتیہ قبل یدیہ اذا سجدہ۔

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں گھٹنے اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے (زمین) پر رکھتے۔

عن سعد رضی اللہ عنہ قال نضع الیدین قبل الرکبتین فأمرنا بالرکبتین قبل الیدین۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھا کرتے تھے تو (رسول اللہ ﷺ نے) ہمیں ہاتھوں سے پہلے گھٹنے رکھنے کا حکم دیا۔

جمہور اُمت کا عمل:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

قال امام ترمذی والعمل علیہ عند اکثر اھل العلم یرون أن یضع الرجل رکبتیہ قبل یدیہ واذا نھض رفع یدیہ قبل رکبتیہ۔ (سنن ترمذی، رقم الحدیث ۲۶۸)

اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھا جائے اور سجدہ سے اُٹھتے وقت

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اُٹھائے جائیں۔

علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ کا بصیرت آموز فیصلہ:

وكان يضع ركبتيه قبل يديه بعدهما ثم جبهته وأنفه هذا هو الصحيح الذى رواه شريك عن عاصم بن كليب عن أبيه عن وائل بن حجر رضى الله عنه أنه رأيت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا سجد وضع ركبتيه قبل يديه واذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه ولم يرو فى فعله ما يخالف ذلك، وأما حديث أبي هريرة رضى الله عنه يرفعه، اذا سجد احدكم فلا يبرك كما يبرك البعير وليضع يديه قبل ركبتيه (رواه ابوداؤد، حديث ۸۴۰) فالحديث والله اعلم، قد وقع فيه وهم من بعض الرواة.....وسر المسألة ان من تأمل بروك البعير وعلم ان النبى صلى الله عليه واله وسلم نهى عن بروك كبروك البعير علم أن حديث وائل بن حجر رضى الله عنه هو الصواب....والله أعلم.

(زاد المعاد، فصل فى كيفية سجوده ﷺ والانحطاط اليه)

نبی کریم ﷺ سجدہ کے لیے زمین پر جاتے تو اپنے دونوں گھٹنوں کو اپنے ہاتھوں سے پہلے زمین پر لگاتے پھر اس کے بعد دونوں ہاتھوں کو زمین پر لگاتے تھے پھر پیشانی اور ناک کو، اور یہی صحیح ہے، جسے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب سجدہ فرمانے لگے تو زمین پر پہلے اپنے دونوں گھٹنے رکھے اپنے دونوں ہاتھوں کو رکھنے سے پہلے اور جب سجدہ سے اُٹھنے لگے تو پہلے دونوں ہاتھوں کو اُٹھایا اور پھر دونوں گھٹنوں کو اُٹھایا اور اس طریقہ کے خلاف کوئی بھی دوسری روایت نہیں ہے، جہاں تک ابوہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کا تعلق ہے جس میں آتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم سجدہ کرو تو اُونٹ کی طرح نہ بیٹھو اور چاہیے کہ اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں سے پہلے زمین پر رکھے جائیں، یہ حدیث واللہ اعلم، اس حدیث میں راویوں سے سہو ہوا ہے، اصل مسئلہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُونٹ کی بیٹھک سے منع کیا ہے اور اس بارے میں وائل رضی اللہ عنہ والی حدیث (جس میں آتا ہے کہ سجدہ کرتے ہوئے پہلے گھٹنے زمین پر لگائے) صحیح ہے۔ واللہ اعلم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سجدہ کی فرضیت اور مسنون طریقہ

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاسْجُدْ وَاقْتَرِب۔ (سورۃ العلق، آیت ۱۹)

اور سجدہ کیجیے اور قرب حاصل کیجیے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال أقرب ما يكون العبد من ربه وهو ساجد. (صحيح مسلم، باب ما يقال في الركوع والسجود)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ کو اپنے رب کا انتہائی قرب سجدہ کی حالت میں حاصل ہوتا ہے۔

مرد کے سجدہ کی مسنون ہیئت و کیفیت:

نمازی سجدہ سات اعضاء یعنی پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں اور گھٹنوں پر کرے اور سجدہ دونوں ہاتھ کے درمیان میں کرے، سجدہ میں کہنیوں کو زمین سے اُٹھا کر رکھے، کہنیوں کو پہلوں سے الگ رکھے، دونوں ہاتھوں کو نہ بالکل سمیٹے اور نہ ہی بہت زیادہ پھیلائے بلکہ اعتدال کرے، سجدے میں ناک اور پیشانی کو زمین پر خوب ٹکا (جما) کر سجدہ کرے، پیٹ کو رانوں سے دور رکھے اور آپس میں نہ ملائے، خوب پھیل کر اور لمبا ہو کر سجدہ کرے، سجدہ میں ہاتھوں کی اُنگلیوں کو خوب ملا کر رکھے، ہاتھوں اور پاؤں کی اُنگلیوں کو سجدہ میں قبلہ رُخ رکھے، دونوں پاؤں کو کھڑا رکھے اور دوران سجدہ اپنی سرین کو اُٹھا کر (یعنی اُونچا) رکھے۔

سات اعضاء پر سجدہ کرنا:

عن ابن عباس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم أمرت ان اسجد على سبعة أعظم على الجبهة واليدين والركبتين واطراف القدمين.

(صحيح بخاري، باب السجود على سبعة اعظم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس بات پر معمور ہوں کہ سات اعضاء (جسم) پر سجدہ کروں وہ یہ ہیں پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے، اور دونوں پاؤں کے اطراف۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سجدہ میں ناک اور پیشانی زمین پر لگانا ضروری ہے:

عن ابن عباس رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم ورأی رجلاً یصلی مایصیب أنفه من الارض فقال لا صلوٰۃ لمن لا یصیب أنفه من الارض ما یصیب الجبین۔ (سنن دار قطنی، باب وجوب وضع الجبهة والانف)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو ناک زمین پر نہیں رکھتا جب وہ پیشانی زمین پر رکھتا ہے۔

سجدہ میں چہرہ کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھنا:

عن وائل بن حجر رضی اللہ عنه قال رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم فلما سجد وضع رأسه بذلك المنزل من بین یدیه۔ (سنن ابو داؤد، باب افتتاح الصلوٰۃ)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ فرماتے تو اپنی پیشانی کو دونوں ہتھیلیوں کے درمیان رکھتے۔

عن أبی اسحاق قال قلت للبرآء بن عازب رضی اللہ عنه أین كان النبی صلی اللہ علیه واله وسلم یضع وجهه اذا سجد؟ فقال بین كفیه۔

(سنن ترمذی، باب ما جاء این یضع الرجل وجهه اذا سجد)

حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھا نبی اکرم ﷺ اپنے چہرے انور کو سجدہ میں کہاں رکھتے تھے؟ تو اُنہوں نے فرمایا دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھتے تھے۔

سجدہ میں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر رکھنا:

عن أبو حمید رضی اللہ عنه قال أن النبی صلی اللہ علیه واله وسلم كان اذا سجد أمكن أنفه وجبهته فی الارض ونحی یدیه عن جنبیه ووضع كفیه حذو منكبیه۔ (سنن ترمذی، باب ما جاء فی السجود علی الجبهة والانف)

ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو ناک اور پیشانی کو زمین پر جما کر رکھتے اور بازوؤں کو پہلوؤں سے الگ رکھتے اور ہتھیلیوں کو کندھوں کے برابر رکھتے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سجدہ میں ہاتھوں کی اُنگلیوں کو قبلہ رُخ رکھنا:

قال أبو حميد الساعدي رضي الله عنه قال أنا كنت أحفظكم لصلوٰة رسول الله صلى الله عليه واله وسلم رأيته اذا كبر جعل يديه حذاء منكبيه...فاذا سجد وضع يديه غير مفترش ولا قابضهما واستقبل بأطراف أصابعه القبلة.

(صحيح ابن خزيمه، باب استقبال اطراف اصابع اليدين من القبلة في السجود)

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز تم سے زیادہ جانتا ہوں، میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو کندھوں کے برابر لے جاتے پھر جب سجدہ کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اس طرح زمین پر رکھتے کہ انہیں اپنی حالت پر رہنے دیتے اور ہاتھوں کی اُنگلیوں کو قبلہ رُخ رکھتے۔

عن حفص بن عاصم قال صليت الى جنب ابن عمر رضي الله عنه ففرجت بين أصابعي حين سجدت فقال يا ابن أخي اضمم أصابعك اذا سجدت واستقبل القبلة واستقبل بالكفين القبلة فانهما يسجدان مع الوجه. (مصنف عبدالرزاق، باب السجود)

حضرت حفص بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں کھڑے ہوکر نماز پڑھی جب میں نے سجدہ کیا تو اُنگلیوں کو کشادہ کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے بھتیجے! جب سجدہ کرو تو اپنی اُنگلیوں کو ملا لو اور انہیں قبلہ رُخ کرلیا کرو اور ہتھیلیوں کو بھی قبلہ رخ کرلیا کرو کیونکہ یہ بھی چہرے کے ساتھ سجدہ کرتی ہیں۔

سجدہ میں ناک اور پیشانی کو جما کر رکھنا:

عن أبو حميد رضي الله عنه قال أن النبي صلى الله عليه واله وسلم كان اذا سجد أمكن أنفه وجبهته في الارض. (سنن ترمذي، باب ما جاء في السجود على الجبهة والانف)

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو ناک اور پیشانی کو زمین پر جما کر رکھتے۔

سجدہ میں ہاتھوں کی اُنگلیوں کو ملا کر رکھنا:

عن وائل بن حجر رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه واله وسلم كان اذا سجد ضم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

أصابعه. (المستدرك للحاكم، رقم الحديث ٨٢٩)(صحيح ابن خزيمه، باب ضم اصابع اليدين في السجود)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سجدہ فرماتے تو اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا لیتے تھے۔

عن حفص بن عاصم قال صليت الى جنب ابن عمر رضى الله عنه ففرجت بين أصابعي حين سجدت فقال يا ابن أخي اضمم أصابعك اذا سجدت.

(مصنف عبدالرزاق، باب السجود)

حضرت حفص بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں کھڑے ہو کر نماز پڑھی جب میں نے سجدہ کیا تو انگلیوں کو کشادہ کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے بھتیجے! جب سجدہ کرو تو اپنی انگلیوں کو ملا لو۔

عن امام محمد قال كانوا يستحبون اذا سجد الرجل أن يقول بيديه هكذا وضم أزهر اصابعه. (مصنف ابن أبي شيبه، باب في الرجل كيف يضم اصابعه في السجود)

حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسلاف (صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین) اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ جب آدمی سجدہ کرے تو ہاتھوں کو یوں رکھے، یہ کہہ کر (راوی) حضرت ازہر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔

عن وكيع قال سفيان يفرج بين أصابعه في الركوع ويضم في السجود.

(مصنف ابن أبي شيبه، باب في الرجل كيف يضم اصابعه في السجود)

حضرت وکیع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ رکوع میں انگلیوں کو کھلا رکھا جائے اور سجدہ میں ملا کر رکھنا چاہیے۔

عن عبد الرحمن بن القاسم قال صليت الى جنب حفص بن عاصم فلما سجدت فرجت بين أصابعي وأملت كفي عن القبلة فلما سلمت قال يا ابن أخي اذا سجدت فاضمم أصابعك ووجه يديك قبل القبلة فان اليدين تسجدان مع الوجه. (مصنف ابن أبي شيبه، باب في الرجل كيف يضم اصابعه في السجود)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت حفص بن عاصم رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ نماز پڑھی، جب میں سجدے میں گیا تو میں نے اپنی اُنگلیوں کو کھول کر رکھا اور اپنی ہتھیلیوں کو قبلہ سے پھیر لیا، جب میں نے سلام پھیرا تو اُنہوں نے فرمایا کہ اے بھتیجے! جب تم سجدہ کرو تو اپنی اُنگلیوں کو ملا کر رکھو اور اپنے ہاتھوں کو قبلہ رُخ رکھو، کیونکہ چہرے کے ساتھ ساتھ ہاتھ بھی سجدہ کرتے ہیں۔

سجدہ میں کہنیوں کو زمین سے اُٹھا کر رکھنا:

عن البراء رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا سجدت فضع کفیك وأرفع مرفقیك۔ (صحیح مسلم، باب الاعتدال فی السجود وضع الکفین علی الارض)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنے ہاتھوں کو (زمین پر) رکھو اور اپنی کہنیوں کو اُوپر اُٹھا کر رکھو۔

سجدہ میں کہنیوں کو زمین پر نہ پھیلائے:

عن أنس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال اعتدلوا السجود ولا یبسط أحدکم ذراعیہ انبساط الکلب۔ (صحیح بخاری، باب لا یفترش ذراعیہ فی السجود)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سجدوں میں اعتدال اختیار کرو اور کوئی کتے کی طرح ہاتھوں کو زمین پر نہ پھیلائے۔

سجدہ میں اعتدال اختیار کرنا:

عن أنس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال اعتدلوا السجود۔ (صحیح مسلم، باب الاعتدال فی السجود)

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سجدوں میں اعتدال اختیار کرو۔

بازوؤں کو بغلوں اور پہلو سے جدا رکھنا:

عن سالم البرأد عن ابو مسعود رضی اللہ عنہ فقلنا لہ حدثنا عن الصلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم... ثم کبر وسجد ووضع کفیہ علی الارض

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ثم جاء فی بین مرفقیه۔ (سنن ابو داؤد، باب صلوٰۃ من لا یقیم صلبۃ فی الرکوع والسجود)
حضرت سالم براد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی نماز سکھائی تو جب سجدہ کیا تو رانوں کو کہنیوں اور بازوؤں سے الگ رکھا۔

عن بحینۃ رضی اللہ عنہ قال أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان اذا صلی فرج بین یدیه حتی یبدو بیاض ابطیه۔ (صحیح بخاری، باب یبدی ضبعیه ویجافی جنبیه فی السجود)
حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اچھی طرح کھول دیتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی۔

عن أم المؤمنین میمونۃ رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا سجد لو شائت بھمۃ أن تمر بین یدیه لمرت۔ (صحیح مسلم، باب الاعتدال فی السجود)
حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سجدہ کرتے تو اپنے بازوؤں کو زمین اور پہلوؤں سے اتنا دور رکھتے کہ اگر کوئی بکری کا بچہ بازوؤں کے نیچے سے گذرنا چاہے تو گذر جائے۔

سجدہ میں دونوں پاؤں کو کھڑا رکھنا:

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لیلۃ من الفراش فالتمسته فوقعت یدی علی بطن قدمیه وھو فی المسجد وھما منصوبتان۔ (صحیح مسلم، باب ما یقال فی الرکوع والسجود)
اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی جگہ نہ پایا تو میں تلاش کرتے ہوئے (کمرہ ہی میں) ان تک پہنچی تو دیکھا کہ آپ ﷺ سجدہ میں ہیں اور آپ ﷺ کے دونوں قدم مبارک (زمین سے لگے ہوئے) کھڑے ہیں۔

عن عامر بن سعد عن ابیه قال أمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بوضع الیدین ونصب القدمین فی الصلوٰۃ۔

(مصنف ابن أبی شیبه، باب ما یسجد علیه من الید أی موضع ھو؟)
حضرت عامر بن سعد رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کہ نماز پڑھتے ہوئے (سجدہ میں) دونوں ہاتھ زمین پر ٹکائیں اور دونوں پاؤں خوب ٹکا کر زمین پر رکھیں۔

سجدہ میں پیٹ کو زمین اور رانوں سے جدا رکھنا:

قال ابو حمید رضی اللہ عنہ سجد النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ووضع یدیہ غیر مفترش ولا قابضھما۔ (صحیح بخاری، باب لا یفترش ذراعیہ فی السجود)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جب سجدہ کیا تو دونوں ہاتھ زمین پر رکھے اور بازوؤں کو زمین پر نہیں بچھایا اور نہ ہی انہیں اپنے پہلوؤں سے ملایا۔

سجدہ میں سرین کو اُونچا رکھنا:

عن اسحاق قال وصف لنا البراء رضی اللہ عنہ السجود فوضع یدیہ بالارض ورفع عجیزتہ وقال ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یفعل۔

(سنن نسائی، باب صفۃ السجود)

حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے ہمیں سجدہ کرنے کا طریقہ بتایا تو اپنے ہاتھوں کو زمین پر رکھا اور اپنی سرین کو اُوپر اُٹھایا اور فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح سجدہ کرتے دیکھا۔

رکوع اور سجدے میں کمر سیدھی رکھنا:

عن ابی مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لاصلوٰۃ لرجل لا یقیم صلبہ فی الرکوع والسجود۔ (سنن ابو داؤد، باب صلاۃ من لا یقیم صلبہ)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو رکوع اور سجدے میں کمر سیدھی نہیں رکھتا۔

سجدہ میں پاؤں کی اُنگلیاں قبلہ رُخ رکھنا:

مسنون طریقہ یہ ہے کہ دونوں قدموں اور ایڑیوں کے درمیان فاصلہ رکھے اور دونوں پاؤں کی اُنگلیوں کا رُخ بھی قبلہ کی طرف ہو، جبکہ دونوں ایڑیوں کو ملانے سے مراد دونوں ایڑیوں کو برابر رکھے نہ کہ اس کا مطلب ایڑیاں ملانا ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قال أبو حميد الساعدي رضي الله عنه قال أنا كنت أحفظكم لصلوة رسول الله صلى الله عليه واله وسلم رأيته اذا كبر جعل يديه حذاء منكبيه ...فاذا سجد وضع يديه غير مفترش ولا قابضهما واستقبل بأطراف أصابع رجليه القبلة. (صحیح بخاری، باب لا یفترش ذراعیه فی السجود)

ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی نماز تم سے زیادہ جانتا ہوں، میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب تکبیر کہتے تو ہاتھوں کو کندھوں کے برابر لے جاتے پھر جب سجدہ کرتے تو اپنے بازوؤں کو نہ بچھایا اور نہ ہی ملایا اور دونوں پاؤں کی اُنگلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف تھا۔

عن عائشة رضي الله عنها قالت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان اذا سجدت واستقبل بأطراف رجليه القبلة. (صحیح بخاری، باب سنة الجلوس فی التشهد)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سجدہ فرماتے تو پاؤں کے اطراف (یعنی اُنگلیوں) کو قبلہ رُخ رکھتے۔

سجدہ میں ایڑوں کو نہ ملانے پر اِجماعِ اُمت:

قال الامام طحاوی فراينا السنة جاءت عن النبي صلى الله عليه واله وسلم بالتجا في الركوع والسجود واجمع المسلمون على ذلك فكان ذلك من تفريق الاعضاء. (سنن طحاوی، باب التطبیق فی الرکوع)

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چنانچہ ہم جانتے ہیں کہ رکوع اور سجدہ میں اعضاء کو الگ الگ رکھنا نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اور اس پر تمام مسلمانوں کا اِجماع ہے جو کہ اعضاء کو الگ الگ رکھنے سے (سنت) ادا ہوتی ہے۔

فائدہ: سجدہ کی حالت میں اِیڑیوں کو ملانا بعض اَحادیث میں وارد ہوا ہے مثلاً صحیح ابن خزیمہ، سنن بیہقی، سنن طحاوی وغیرہ میں حدیث موجود ہے، یہ حدیث مختلف طرق کے ساتھ مختلف کتب میں مذکور ہے لیکن (فوجدته ساجدًا راصاً عقبيه) کے الفاظ صرف راوی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یحییٰ بن ایوب رحمۃ اللہ علیہ نے نقل کئے ہیں اور دوسرے تمام ثقات کی مخالفت کرتے ہیں، لہٰذا یہ زیادتی شاذ ہے جو کہ حجت نہیں۔

دوسرا یحییٰ بن ایوب رحمۃ اللہ علیہ جمہور محدثین مثلاً علامہ ذہبی، امام احمد بن حنبل، امام ابوحاتم، امام نسائی، امام دارقطنی کے نزدیک ضعیف ہے تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو:

(الضعفاء للعقیلی، صفحہ ۲۱۱)(تنقیح التحقیق للذہبی ۲/۱۹۳)(میزان الاعتدال ۴/۳۶۳)

یہی روایت مندرجہ ذیل کتب اَحادیث میں بھی مذکور ہے مگر ان میں اِیڑیاں ملانے کے الفاظ موجود نہیں ہیں:

(صحیح مسلم، رقم الحدیث ۹۹۳)(سنن ابو داؤد، رقم الحدیث ۸۷۹)(سنن نسائی، رقم الحدیث ۱۶۹)(سنن ابن ماجه، رقم الحدیث ۱۳۸۹)(موطا امام مالك، رقم الحدیث ۴۹۹)(مسند احمد، رقم الحدیث ۲۴۳۵۷)(سنن طحاوی، رقم الحدیث ۳۳۱)(سنن دارقطنی، رقم الحدیث ۳۵)(صحیح ابن حبان، رقم الحدیث ۱۹۳۲)(مسند ابو یعلی، رقم الحدیث ۴۵۶۵)

مذکورہ بالا طرق میں اسی روایت کے تمام راوی ابو اسامہ، عبید اللہ بن عمر، محمد بن یحییٰ بن حبان، اعرج، یحییٰ بن سعید انصاری اور محمد بن ابراہیم التیمی ہیں جو کہ ثقہ اور عادل ہیں، تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو:

(تقریرات الرافعی ۱/۶۸، طبع امدادیہ)(السعایہ للعلامہ الکھنوی ۲/۱۸۰، طبع سہیل اکیڈمی)(فتاوٰی دارالعلوم زکریا ۲/۱۳۶، طبع زمزم پبلشرز)(امداد الاحکام ۲/۹۱، طبع زکریا بک ڈپو دیوبند)(احسن الفتاوٰی ۳/۳۷، طبع ایچ ایم سعید)(امداد الفتاوٰی ۱/۲۲۲، طبع مکتبہ دارالعلوم کراچی)

مذکورہ بالا محققین کی تصریحات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ رکوع وسجود میں دونوں قدموں اور ایڑیاں کو علیحدہ رکھنا ہی مسنون ہے۔

عورت کے سجدہ کی مسنون ہیئت وکیفیت:

عورت سجدہ میں پیٹ رانوں سے اور بازو بغل سے ملا کر رکھے، کہنیوں کو زمین پر بچھا کر اور زمین سے خوب چمٹ کر سجدہ کرئے، سجدہ میں دونوں پاؤں کو بھی بچھادے اور انہیں کھڑا نہ کرے۔

عورت کا سجدہ میں پیٹ کو رانوں سے ملانا:

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وسلم قال...اذا سجدت المرأة فانها الصقت بطنها بفخذها کا ستر مایکون لها وان الله تعالی ینظر الیها ویقول یاملائکتی أشهد کم أنی قد غفرت لها۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی، باب ما یستحب للمرأة من ترك التجاء فی الرکوع و السجود)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت جب سجدہ کرے تو اپنا پیٹ رانوں سے چپکا لے کیونکہ یہ کیفیت اس کے جسم کو زیادہ چھپانے والی ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ عورت کی اس حالت کو دیکھ کر فرماتے ہیں اے فرشتو! میں تمہیں اس بات کا گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اس عورت کو بخش دیا۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(جامع الاحادیث للسیوطی ۲/ ۴۳، رقم الحدیث ۵۹۰)(کنز العمال، رقم الحدیث ۲۰۱۹۹)(الکامل لابن عدی، جز ۲، صفحہ ۲۱۴، طبع حیدر آباد دکن)

عن علی رضی الله عنه قال اذا صلی الرجل فلیخوواذاصلیت المرأة فلتحتفز أی تتضام و تجتمع اذا جلست واذا سجدت ولا تخوی کما یخوی الرجل.(غریب الحدیث لابن سلام ۲۲۸/۲، مؤلفه قاسم بن سلام المتوفی ۲۲۴ھ)(الفائق فی غریب الحدیث والاثر ۴۰۲/۱، مؤلفه محمود بن عمر زمخشری المتوفی ۵۳۸ھ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مرد نماز پڑھے تو پیٹ کو زمین اور رانوں سے اُونچا رکھے اور جب عورت نماز پڑھے تو سکڑ کر اور سمٹ کر نماز پڑھے یعنی عورت جب بیٹھے اور بیٹھ کر سجدہ کرے تو سمٹے اور سکڑے اور مرد کی طرح پیٹ کو رانوں سے اُونچا نہ کرے۔

عن الحارث عن علی رضی الله عنه قال اذا سجدت المرأة فلتحتفز ولتلصق فخذیها ببطنها۔(مصنف ابن أبی شیبه، المرأة کیف تکون فی سجودها)

حضرت حارث رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ عورت جب سجدہ کرے تو اسے چاہیے خوب سمٹ کر کرے اور پیٹ کو رانوں کیساتھ ملائے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن الکبریٰ للبیہقی، باب ما یستحب للمراء ة من ترك التجا فی الرکوع و السجود)(مصنف

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عبد الرزاق، باب تکبیر المرأة بیدیها وقیام المرأة ورکوعها وسجودها)(جامع المسانید، فصل الخامس فی ھیئة الصلوٰة)

عن منصور عن ابراھیم قال اذا سجدت المرأة فلتلزق بطنها بفخذیها ولا ترفع عجیزتها ولا تجافی الرجل۔ (مصنف ابن أبی شیبه، المرأة کیف تکون فی سجودها)

منصور رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب عورت سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو رانوں کیساتھ ملائے اور اپنی سرین نہ اُٹھائے اور جیسے مرد اپنے اعضاء کو جدا رکھتا ہے عورت اسی طرح جدا نہ کرے۔

یہی روایت معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن الکبریٰ للبیہقی، باب من ذکر صلوٰة وھو فی اخریٰ)(سنن الکبریٰ للبیہقی، باب ما یستحب للمرأة من ترك التجا فی الرکوع و السجود)(مصنف عبد الرزاق، باب تکبیر المرأة بیدیها وقیام المرأة ورکوعها وسجودها)

عن مغیرة عن ابراھیم النخعی قال اذا سجدت المرأة فلتضم فخذیها ولتضع بطنها علیها۔ (مصنف ابن أبی شیبه، المرأة کیف تکون فی سجودها)(مصنف عبد الرزاق، باب تکبیر المرأة بیدیها وقیام المرأة ورکوعها وسجودها)

حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عورت جب سجدہ کرے تو اپنی رانوں کو ملائے اور اپنے پیٹ کو اُوپر رکھ دے۔

عن ابن جریج عن عطاء قال تجتمع المرأة فاذا سجدت فلتضم یدیها الیها وتضم بطنها وصدرها الی فخذیها وتجتمع ما استطاعت۔ (مصنف ابن أبی شیبه، المرأة کیف تکون فی سجودها)(مصنف عبد الرزاق، باب تکبیر المرأة بیدیها وقیام المرأة ورکوعها وسجودها)

حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عورت سمٹی رہے پس جب سجدہ کرے تو اپنے بازوؤں کو اپنی طرف ملائے اور اپنے پیٹ اور سینہ کو رانوں کے ساتھ ملائے اور وہ جس حد تک سمٹ سکتی ہو سمٹے۔

عن لیث عن مجاھد أنه کان یکرہ أن یضع الرجل بطنه علی فخذیه اذا سجد کما تضع المرأة۔ (مصنف ابن أبی شیبه، المرأة کیف تکون فی سجودها)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت لیث رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو ناپسند فرماتے کہ مرد سجدہ کرتے ہوئے عورت کی طرح اپنے پیٹ کو اپنی رانوں پر رکھے۔

عورت زمین سے خوب چمٹ کر یعنی بازو زمین پر بچھا کر سجدہ کرے:

عن یزید بن أبي حبیب ان النبی صلی الله علیه واله وسلم مر علی امرأتین تصلیان فقال اذا سجدتما بعض اللحم الی الارض فان المرأة لیست فی ذلك کالرجل۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی، باب ما یستحب للمرأة من ترك التجافی فی الرکوع والسجود)

حضرت یزید بن ابی حبیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گذرے جو نماز پڑھ رہیں تھیں تو آپ ﷺ نے ان کو ارشاد فرمایا جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کا کچھ حصہ زمین سے ملا لیا کرو کیونکہ عورت کا حکم سجدے میں مرد جیسا نہیں۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مراسیل أبي داؤد، رقم الحدیث ۸۰۹) (جامع الاحادیث للسیوطی ۳/۴۳۳، رقم الحدیث ۲۱۱۰)

فائدہ: یاد رہے کہ مردوں کو سجدہ میں اپنے ہاتھوں کو زمین پر بچھائے رکھنے سے منع فرمایا ہے گیا ہے: "وینهی أن یفترش الرجل ذراعیه افتراش السبع"۔

(صحیح مسلم، باب ما یجمع صفة الصلوٰة وما یفتتح به)

رسول اللہ ﷺ نے سجدہ کی حالت میں مردوں کو اپنے ہاتھ زمین پر درندے کی طرح بچھانے سے منع فرمایا ہے۔

اس حدیث میں میں ممانعت بیان کرتے ہوئے صاف طور پر صرف "الرجل" مرد کی قید لگائی نہ کہ عورت کی، کیونکہ عورت کو زمین پر ہاتھوں کی ممانعت نہیں ہے، اگر ہوتی تو اس حدیث میں مرد و عورت دونوں کا ذکر ہوتا۔

عن ابن عباس رضی الله عنه أنه سئل عن صلوٰة المرأة فقال تجتمع و تحتفر۔

(مصنف ابن أبي شیبه، المرأة کیف تکون فی سجودها)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے عورت کی نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عورت رانوں کو ملائے اور زمین کیساتھ خوب چمٹ کر سجدہ کرے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عورت خوب سمٹ کر اور پست ہو کر سجدہ کرے:

عن أبي سعيد خدري رضي الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان يأمر الرجل أن يتجافوا في سجودهم ويأمر النساء ينخفضن في السجودهن۔

(سنن الكبرى للبيهقي، باب ما يستحب للمرأة من ترك التجافي في الركوع والسجود)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مردوں کو حکم دیتے کہ وہ سجود میں اپنے اعضاء کو کشادہ رکھیں اور عورتوں کو حکم فرماتے کہ وہ سجود میں پست اور سمیٹ کر رکھیں۔

عن الحسن وقتادة قالاً اذا سجدت المرأة فانها تنضم ما استطاعت ولا تجافى لكيلا ترفع عجيزتها۔ (مصنف عبد الرزاق، باب تكبير المرأة بيديها وقيام المرأة وركوعها وسجودها)

حضرت حسن بصری اور حضرت قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جب عورت سجدہ کرے تو خوب سمٹ کر سجدہ کرے اور اپنے اعضاء کو جدا جدا نہ رکھے تاکہ اس کی سرین اُوپر نہ اُٹھے۔

عن هشام عن الحسن قال المرأة تضطم في السجود۔

(مصنف ابن أبي شيبه، المرأة كيف تكون في سجودها)

حضرت ہشام رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ عورت سجدوں کی حالت میں خوب سکڑ جائے۔

عورت سجدہ میں سُرین کو نیچا رکھے:

عن ابراهيم قال اذا سجدت المرأة فلتلزق بطنها بفخذيها ولا ترفع عجيزتها ولا تجافى كما يجافى الرجل۔ (مصنف عبد الرزاق، باب تكبير المرأة بيديها وقيام المرأة وركوعها وسجودها)(مصنف ابن أبي شيبه، المرأة كيف تكون في سجودها)

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت جب سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے ملائے اور اپنی پشت کو نہ اُٹھائے اور اپنے اعضاء کو ایک دوسرے سے اس طرح دُور نہ کرے جس طرح مرد دُور رکھتا ہے۔

عن الحسن وقتادة قالا اذا سجدت المرأة فأنها تنضم ما استطاعت ولا تجافى لكي لا ترفع عجيزتها۔ (مصنف عبد الرزاق، باب تكبير المرأة بيديها وقيام المرأة وركوعها وسجودها)(مصنف ابن أبي شيبه، المرأة كيف تكون في سجودها)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت حسن بصری اور قتادہ رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں عورت جب سجدہ کرے تو جس قدر سمٹ سکتی ہو سمٹے اور اعضاء کو کشادہ نہ کرے تا کہ اس کی پیٹھ اُونچی نہ ہو جائے۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ عورت اور مرد کی نماز میں فرق کے قائل ہیں:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وقد أدب الله تعالىٰ النساء بالاستتار وأدبهن بذالك رسوله صلى الله عليه واله وسلم وأحب للمرأة في السجود أن تضم بعضها الى بعض وتلصق بطنها بفخذيها وتسجد كأستر مايكون لها وهكذا احب لها في الركوع والجلوس وجميع الصلوٰة أن تكون فيها كأستر ما يكون لها۔ (كتاب الام للامام الشافعي، باب التجافي في السجود)

تحقیق اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو پردہ پوشی کا ادب سکھایا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی یہی ادب سکھایا ہے پس ادب کی بنیاد پر میں عورت کے لیے اس کو پسند کرتا ہوں کہ وہ اپنے سجدہ میں اپنے بعض اعضاء کو بعض کی طرف ملائے اور پیٹ کو رانوں سے ملا کر اس کیفیت کے ساتھ سجدہ کرے کہ اس کے لیے زیادہ سے زیادہ پردہ پوشی ہو، اسی طرح میں عورت کے لیے رکوع اور قعدہ میں تمام نماز میں یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ نماز میں ایسی کیفیت اختیار کرے جس میں اس کے لیے زیادہ سے زیادہ پردہ پوشی ہو۔

شافعی مسلک کے مشہور ومعروف فقیہ ومحدث علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''المنہاج'' میں تحریر فرماتے ہیں:

أي بعضها الى بعض في ركوعهما وسجودهما بأن تلصقا بطنهما بفخذيهما لأنه أستر لها وأحوط له۔ (المغني المحتاج ۱/۱۸۳، طبع دار الكتب العلميه بيروت)

وہ دونوں (عورت وخنثیٰ) بعض اعضاء کو بعض سے ملائیں اپنے رکوع اور سجدے میں، اسی طرح کہ اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے ملا دیں کیوں کہ یہ عورت کے لیے زیادہ پردہ کا سبب ہے اور خنثیٰ کے لیے زیادہ احتیاط کا باعث ہے۔

ويجافي الرجل مرفقيه عن جنبيه ولا تجافي المرأة والخنثى۔

(روضة الطالبين ۱/۲۵۰، طبع المكتب الاسلامي بيروت)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مرد اپنی کہنیاں اپنے بازوؤں سے الگ رکھے اور عورت الگ نہ رکھے اور نہ خنثیٰ الگ رکھے۔

يرفع الرجل مرفقيه عن جنبيه وبطنه عن فخذيه والمرأة تضم بعضها الى بعض. (روضة الطالبين ١/٢٥٠، طبع المكتب الاسلامي بيروت)

مرد اپنی کہنیوں کو اپنے بازوؤں سے اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے اُٹھا کر رکھے جبکہ عورت بعض حصہ کو بعض سے ملا کر رکھے۔

والثانية أن يجتمعن في ركوعهن وسجودهن ولا يتجافين أن ذالك أسترلهن وأبلغ في صيانهن. (الحاوي في فقه الشافعي ٢/١٦٢، طبع دار الكتب العلميه بيروت)

دوسرے افعال جن میں مرد و عورت کا فرق ہے یہ ہیں کہ عورتیں اپنے رکوع و سجود میں سمٹیں اور اپنے اعضاء کو کشادہ نہ کریں کیونکہ اس میں ان کی پردہ پوشی بھی زیادہ ہے اور ان کی حفاظت بھی کامل ہے۔

وتضم المرأة اي الانثى ولو صغيرة ومثلها الخنثى بعضها الى بعض في الركوع والسجود كغيرهما لانه أسترلها. (المنهاج القويم ١/٢٠٦، طبع دار الكتب العلميه بيروت)

عورت ہو یا چھوٹی نابالغ بچی ہو وہ نماز کے دیگر احوال کی طرح رکوع و سجود میں بھی بعض اعضاء کو بعض کے ساتھ ملائے کیونکہ اس طریقہ میں ان کے لیے زیادہ پردہ پوشی ہے اور یہی حکم میں خنثیٰ عورت کی طرح ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ عورت اور مرد کی نماز میں فرق کے قائل ہیں:

ابوالحسن المالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وعن جنبيه مجافاة قليلة أما المرأة فتكون منضمة في جميع أحوالها وتفريج الفخذين للرجل فلا يضمهما بخلاف المرأة.

(الخلاصة الفقهيه على مذهب السادة المالكيه للقروي ١/٧٢، طبع بيروت)

عورت تمام احوال نماز میں سمٹ کر نماز پڑھے، رانوں کے درمیان کشادگی کرنا مردوں کے ساتھ مختص ہے پس مرد رانوں کو نہ ملائے جبکہ عورت اپنی رانوں کو ملائے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

علامہ دسوقی المالکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

ویندب کونہا منضمۃ ای بحیث تلصق بطنہا بفخذیہا ومرفقیہا برکبتیہا۔

(حاشیہ الدسوقی علی الشرح الکبیر ۲/۲۳۰، طبع دار الفکر)

اور عورت کا سمٹ کر نماز پڑھنا مستحب ہے لہٰذا ایسے طور پر سجدہ کرے کہ پیٹ رانوں کے ساتھ اور کہنیاں گھٹنوں کے ساتھ ملی ہوئی ہوں۔

والمرأۃ أنہا تنضم ولا تفرج فخذیہا ولا عضدیہا وتکون منضمۃ منزویۃ فی جلوسہا وسجودہا وأمرہا کلہ۔

(رسالۃ القیروانی ۱/۱۳۴، از ابن زید القیروانی المتوفی ۳۸۶ھ، طبع دار الفکر)

عورت سمٹ کر نماز پڑھے اور رانوں کے درمیان کشادگی نہ کرے اس کا جسم قعدہ میں اور سجود اور تمام احوال نماز میں سمٹا رہے۔

المرأۃ فتکون منضمۃ فی جمیع احوالہا۔ (فقہ العبادات مالکی ۱/۱۶۵، طبع الانشاء دمشق)

عورت اپنے تمام احوال نماز میں سمٹی رہے۔

ان المرأۃ یندب لہا کونہا منضمۃ فی رکوعہا وسجودہا فتلصق بطنہا بفخذیہا ومرفقیہا برکبتیہا۔ (المنح الجلیل ۲/۷۵، طبع دار الفکر بیروت)

بے شک عورت کے لیے مستحب ہے کہ رکوع وسجود میں جسم سمٹا ہوا ہو پس وہ اپنے پیٹ کو رانوں کے ساتھ اور کہنیوں کو گھٹنوں کے ساتھ ملائے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ عورت اور مرد کی نماز میں فرق کے قائل ہیں:

والمرأۃ کالرجل فی ذالک الا أنہا تجمع نفسہا فی الرکوع والسجود وجمیع احوال الصلوٰۃ وتجلس متربعۃ أو تسدل رجلیہا عن یمینہا وخنثی کأمرأۃ۔

(الاقناع فی فقہ الامام احمد بن حنبل ۱/۱۲۵، طبع دار المعرفۃ بیروت)

اور عورت مذکورہ بالا امور میں مرد کی طرح ہے مگر وہ نماز کے تمام احوال میں خصوصاً رکوع وسجود میں اپنے جسم کو سمیٹے اور چار زانوں ہو کر بیٹھے یا اپنے دونوں پاؤں دائیں جانب کی طرف نکال کر بیٹھے اور خنثی مذکورہ احکام میں عورت کی طرح ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وقد قال فی الفصول تجمع نفسها فی السجود لا نها عورة۔ (الفروع ۱/۳۲۸،طبع موسسة الرسالة)
الفصول میں ہے عورت اپنے جسم کو سجدہ میں سمیٹے کیونکہ عورت کا پورا جسم ستر ہے۔

انها تجمع نفسها فی الرکوع والسجود ای لا یسن لها۔ (المبدع شرح المقنع ۱/۳۲۱،طبع بیروت)
بے شک (عورت) رکوع وسجود میں اپنے جسم کو سمیٹ رکھے یعنی اس کے لیے بعض اعضاء کو بعض سے دور رکھنا مسنون نہیں۔

امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ (فقہ حنفی) عورت اور مرد کی نماز میں فرق کے قائل ہیں:

والمرأة تنخفض وتلزق بطنها بفخذیها لانه أسترلها فانها عورة مستورة۔
(البحر الرائق ۲/۲۶۳،طبع دار الکتاب الاسلامی)
اور نماز میں عورت پست ہو اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں کے ساتھ ملائے کیونکہ یہ طریقہ اس کے جسم کو زیادہ چھپانے والا ہے اور عورت مجسم ستر ہے اور اس کو چھپانے کا حکم ہے۔

والمرأة تنخفض وتلزق بطنها بفخذیها لأن ذلك أسترلها۔

(اللباب فی شرح الکتاب ۱/۳۲،طبع المکتبة العلمیه بیروت)
اور نماز میں عورت پست ہو اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں کے ساتھ ملائے کیونکہ یہ طریقہ اس کے جسم کو زیادہ چھپانے والا ہے۔

والمرأة تنخفض فی سجودها وتلزق بطنها بفخذیها لأن ذالك أسترلها۔

(الهدایه ۱/۵۰،دار احیاء التراث العربی بیروت)
اور عورت سجود میں جسم کو پست کرے اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں کے ساتھ ملائے کیونکہ یہ طریقہ اس کے جسم کو زیادہ چھپانے والا ہے۔

فأما المرأة فتحتفز وتنضم وتلصق بطنها بفخذیها وعضدیها هکذا عن علی رضی الله عنه فی بیان السنة فی سجودها النساء ولان مبنی حالها علی الستر فما یکون أسترلها فهو أولی لقوله صلی الله علیه واله وسلم المرأة عورة مستورة۔

(المبسوط للعلامه السرخسی ۱/۵۲،طبع دار المعرفة بیروت)
بہرحال عورت کا جسم نماز میں سمٹا اور ملا ہوا ہو اور وہ اپنے پیٹ کو اپنی دونوں رانوں کے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ساتھ اور بازوؤں کو اپنے پہلو کے ساتھ چپکا دے، عورتوں کے سجدہ کا سنت طریقہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور اس لیے کہ عورت کی کیفیت نماز کی بناء جسم کے چھپانے پر ہے پس جو کیفیت اس کے جسم کو زیادہ چھپانے والی ہے وہ اس کے لیے زیادہ بہتر ہے رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ عورت سراپا چھپانے کی چیز ہے لہٰذا اس کو چھپایا جائے۔

والمرأة في السجود ها تلزق بطنها بفخذيها وعضديها بجسمها لان ذلك أستر لها۔

(المحیط البرھانی فی الفقہ النعمانی ۱/۳۹۲، طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

اور عورت سجدہ میں اپنے پیٹ کو اپنی رانوں کے ساتھ اور اپنے بازو کو اپنے جسم کے ساتھ ملائے کیونکہ یہ کیفیت اس کے جسم کو زیادہ چھپانے والی ہے۔

فأما المرأة فينبغي أن تفترش ذراعيها وتنخفض ولا تنتصب كانتصاب الرجل وتلزق بطنها بفخذيها لان ذلك أستر لها۔

(بدائع الصنائع ۲/۲۱۰، طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

پس عورت کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ اپنی کلائیوں کو (زمین) پر بچھا دے اور عورت کا جسم نماز میں پست ہو اور مرد کے بلند ہونے کی طرح بلند نہ ہو اور اس کا پیٹ اپنی رانوں کے ساتھ ملا ہوا ہو کیونکہ یہ طریقہ اس کے جسم کو زیادہ چھپانے والا ہے۔

مرد وعورت کی نماز میں فرق کے متعلق مدلل تحقیق:

عورتوں کی نماز کا طریقہ بالکل مردوں کی طرح ہونا کسی بھی حدیث سے صراحتاً ثابت نہیں ہے، بلکہ عورتوں کی نماز کے طریقہ کا مردوں کی نماز سے کچھ چیزوں میں مختلف ہونا کئی اَحادیث و روایات اور صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ سے ثابت ہے جبکہ فقہائے اُمت حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت امام مالک، حضرت امام شافعی اور حضرت امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ کا اس بات پر اتفاق و اِجماع ہے کہ عورتوں کی نماز کا طریقہ کئی چیزوں میں مردوں کی نماز سے جدا ہے۔

مرد وعورت کی نماز میں مسلّمہ فرق:

(1) سب مسجدوں میں امام وخطیب مرد حضرات کو مقرر کیا جاتا ہے، کسی مسجد میں عورت کو امام وخطیب مقرر نہیں کیا جاتا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(2) سب مسجدوں میں اذان دینے کے لئے مرد کو مقرر کئے جاتے ہیں جبکہ کسی مسجد میں عورت اذان نہیں دیتی۔

(3) سب مسجدوں میں نماز کی اقامت مرد حضرات کہتے، کسی مسجد میں عورت اقامت نہیں کہتی۔

(4) مرد اگر سر کھلے ہونے کی حالت میں نماز پڑھے تو نماز ہو جاتی ہے، اگر چہ ایسا کرنا اچھی بات نہیں، مگر عورت اگر ننگے سر نماز پڑھے بلکہ ایسا باریک ڈوپٹہ اوڑھ کر نماز پڑھے جس سے بال اور اندر کے اعضاء دکھائی دے رہے ہوں تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔

(5) مرد کے ستر والے اعضاء (جن کو نماز میں ڈھانک کر رکھنا شرط ہے) اور ہیں اور عورت کے ستر والے اعضاء (جن کو نماز میں ڈھانک کر رکھنا شرط ہے) اور ہیں۔

(6) مرد کو شلوار پائجامہ وغیرہ ٹخنوں سے اُوپر رکھنے کا حکم ہے جبکہ عورتوں کو ٹخنے چھپانے کا حکم ہے۔

(7) مرد رکوع اور سجدے میں اعضاءِ جسم کو پیٹ اور ران سے الگ رکھ کر اور کھل کر رکوع اور سجدہ کرے، جبکہ عورت رکوع اور سجدے کی حالت میں اعضاءِ جسم کو پیٹ اور رانوں سے ملا کر خوب سمٹ کر رکوع اور سجدہ کرے۔

(8) مرد قعدہ میں دائیں پاؤں کو کھڑا رکھے اور بائیں پاؤں پر بیٹھے، جبکہ عورت قعدہ میں دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر سُرین پر بیٹھے۔

شریعت میں مرد و عورت کی نماز میں فرق کی اصولی وجہ:

حضورِ اکرم ﷺ نے اصولی انداز میں ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ:

المرأة عورة۔ (سنن ترمذی، باب ماجاء فی کراھیة الدخول علی المغیبات)

عورت پردے (یعنی چھپانے) کی چیز ہے۔

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ:

النساء عورة۔ (شعب الایمان للبیہقی، باب الحیاء، فصل فی حجاب النساء والتغلیظ فی سترھن)

عورت پردے (یعنی چھپانے) کی چیز ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ مرد اور عورت کی نماز میں فرق کے باب کو شروع کرنے سے پہلے فرماتے ہیں:

وجماع مایفارق المرأة فيه الرجل من أحكام الصلوٰة راجع الى الستر وهو أنها مأمورة بكل ماكان أسترلها والابواب التي تلي هذه تكشف عن معناه و تفصيله۔ (سنن الکبریٰ للبیهقي باب ما يستحب للمرأة من ترك التجافي في الركوع والسجود)

نماز کے مختلف قسم کے احکام جن میں مرد وعورت کے درمیان فرق ہے ان کی بنیاد عورت کے لیے ستر بدن (پردہ) کے اصول پر ہے یعنی شریعت میں عورت کے لیے حکم ہے کہ وہ نماز میں اس طریقہ کو اختیار کرے جس میں اس کا بدن زیادہ سے زیادہ چھپا رہے اور آنے والے ابواب سے شریعت کا یہ مقصد بخوبی واضح ہو جائے گا۔

محدثین وفقہائے کرام رحمہم اللہ سے مرد وعورت کی نماز میں فرق کا اجمالی ثبوت:

(1) امام محمد رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۸۷ھ) اپنی کتاب "کتاب الآثار" میں درج ذیل عنوان قائم کرتے ہیں:

"کیف تجلس في الصلاة" (یہ باب ہے عورت نماز میں کس طرح بیٹھے)

"أحب الينا تجمع رجليها في جانب ولا تنتصب أنتصاب الرجل"

(یہ بات زیادہ پسندیدہ ہے کہ عورت اپنے پاؤں کو ایک طرف نکال جمع کر لے اور مرد کی طرح اُٹھا کر اور کھڑے کر کے نہ رکھے۔

(2) امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۰۴ھ) اپنی کتاب "کتاب الام" میں فرماتے ہیں کہ:

وقد أدب الله تعالى النساء بالاستتار وأدبهن بذالك رسوله صلى الله عليه واله وسلم وأحب للمرأة في السجود أن تضم بعضها الى بعض وتلصق بطنها بفخذيها وتسجد كأستر مايكون لها وهكذااحب لها في الركوع والجلوس وجميع الصلوٰة أن تكون فيها كأستر ما يكون لها۔

(كتاب الام للامام الشافعي باب التجافي في السجود)

تحقیق اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو پردہ پوشی کا ادب سکھایا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی یہی ادب سکھایا ہے پس ادب کی بنیاد پر میں عورت کے لیے اس کو پسند کرتا ہوں کہ وہ اپنے سجدہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میں اپنے بعض اعضاء کو بعض کی طرف ملائے اور پیٹ کو رانوں سے ملا کر اس کیفیت کے ساتھ سجدہ کرے کہ اس کے لیے زیادہ سے زیادہ پردہ پوشی ہو، اسی طرح میں عورت کے لیے رکوع اور قعدہ میں تمام نماز میں یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ نماز میں ایسی کیفیت اختیار کرے جس میں اس کے لیے زیادہ سے زیادہ پردہ پوشی ہو۔

"قال امام شافعی والاصحاب یسن أن یجافی مرفقیه عن جنبیه ویرفع بطنه عن فخذیه وتضم المرأة بعضها الی بعض"۔

(شرح المهذب باب وضع الیدین والرکبتین والقدمین فی السجود)

امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے شاگرد فرماتے ہیں کہ مرد کے لئے سنت ہے کہ وہ اپنی کہنیوں کو پہلوؤں سے جدا رکھے اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں سے اُٹھا کر رکھے اور عورت ان اعضاء کو باہم ملا کر رکھے۔

(3) محدث و امام عبد الرزاق رحمہ اللہ (المتوفی ۲۱۱ھ) اپنی کتاب "مصنف" میں درج ذیل عنوان قائم کرتے ہیں:

"باب تکبیر المرأة بیدیها وقیام المرأة ورکوعها وسجودها"

(یہ باب عورت کے اپنے دونوں ہاتھوں سے تکبیر تحریمہ کے اِشارہ کرنے کے اور عورت کے قیام اور اس کے رکوع و سجدے کے متعلق ہے)

"باب جلوس المرأة" (یہ باب عورت کا نماز میں بیٹھنے کے متعلق ہے)

(4) محدث و امام ابن ابی شیبہ رحمہ اللہ (المتوفی ۲۳۵ھ) اپنی کتاب "مصنف" میں درج ذیل عنوان قائم کرتے ہیں:

"باب المرأة اذا افتتحت الصلاة الی أین ترفع یدیها"

(یہ باب عورت نماز شروع کرتے وقت کہاں تک ہاتھ اُٹھائے کے متعلق ہے)

"باب المرأة کیف تکون فی سجودها"

(یہ باب عورت کس طرح سجدہ کرے گی کے متعلق ہے)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

"باب فی المرأۃ کیف تجلس فی الصلاۃ"
(یہ بات عورت نماز میں کس طرح بیٹھے کے متعلق ہے)
(5) محدث وامام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (المتوفی ۲۴۱ھ) سے منقول ہے کہ:

والمرأۃ کالرجل فی ذالك الا أنها تجمع نفسها فی الرکوع والسجود وجمیع احوال الصلوٰۃ وتجلس متربعۃ أو تسدل رجلیها عن یمینها وخنثی کأمرأۃ۔

(الافتاع فی فقه الامام احمد بن حنبل ۱/۱۲۵، طبع دار المعرفة بیروت)

اور عورت مذکورہ بالا امور میں مرد کی طرح ہے مگر وہ نماز کے تمام احوال میں خصوصاً رکوع وسجود میں اپنے جسم کو سمیٹے اور چارزانوں ہو کر بیٹھے یا اپنے دونوں پاؤں دائیں جانب کی طرف نکال کر بیٹھے اور خنثی مذکورہ احکام میں عورت کی طرح ہے۔
(6) امام بیہقی رحمہ اللہ (المتوفی ۴۵۸ھ) اپنی کتاب "سنن الکبری" میں درج ذیل عنوان قائم کرتے ہیں:

"وجماع ما یفارق المرأۃ فیه الرجل من أحکام الصلاۃ راجع الی الستر وهو أنها مامورۃ بکل ما کان أسترلها والابواب التی تلی هذہ تکشف عن معناہ و تفصیله"
(یعنی نماز کے وہ اَحکام جن میں مرد وعورت کے درمیان فرق ہے، وہ پردے کے اصول پر مبنی ہیں، عورت کو حکم ہے ان تمام چیزوں کا لحاظ کرنے کا جو اس کے لئے زیادہ پردے کا باعث ہوں اور جو ابواب آگے آرہے ہیں وہ اس مقصد کو واضح کریں گے)

"باب ما یستجب للمرأۃ من ترك التجفا فی الرکوع والسجود" (یہ باب عورت کے لئے رکوع اور سجدے میں اعضاء کو فراخ اور کشادہ نہ رکھنا مستحب ہے کے متعلق ہے)
(7) علامہ شمس الائمہ سرخسی رحمہ اللہ (المتوفی ۴۸۳ھ) اپنی کتاب "المبسوط" میں فرماتے ہیں کہ:

فأما المرأۃ فتحفز وتنضم وتلصق بطنها بفخذیها و عضدیها هکذا عن علی رضی اللہ عنه فی بیان السنة فی سجودها النساء ولان مبنی حالها علی الستر فما یکون أسترلها فهو أولی لقوله صلی اللہ علیه واله وسلم المرأۃ عورۃ مستورۃ۔

(المبسوط، باب کیفیة الدخول فی الصلاۃ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بہر حال عورت کا جسم نماز میں سمٹا اور ملا ہوا ہو اور وہ اپنے پیٹ کو اپنی دونوں رانوں کے ساتھ اور بازوؤں کو اپنے پہلو کے ساتھ چپکا دے، عورتوں کے سجدہ کا سنت طریقہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور اس لیے کہ عورت کی کیفیت نماز کی بناء جسم کے چھپانے پر ہے پس جو کیفیت اس کے جسم کو زیادہ چھپانے والی ہے وہ اس کے لیے زیادہ بہتر ہے رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان کی وجہ سے کہ عورت سراپا چھپانے کی چیز ہے لہٰذا اس کو چھپایا جائے۔

(۸) علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ (المتوفی ۶۲۰ھ) فرماتے ہیں کہ:

"الا أن المرأة تجمع نفسها فی الرکوع والسجود"۔

(المغنی لابن قدامہ باب صفۃ الصلاۃ طبع مکتبۃ القاھرۃ)

مگر فرق یہ ہے کہ عورت رکوع اور سجدے کی حالت میں اپنے آپ کو سمیٹ کر رکھے۔

(9) صحیح مسلم کے شارح محدث وامام نووی رحمہ اللہ (المتوفی ۶۷۶ھ) اپنی کتاب "المہذب" میں فرماتے ہیں کہ:

"ویسن للرجل أن یجافی مرفقیہ عن جنبیہ ویسن للمرأة ضم بعضها الی بعض وترك المجافاة"۔ (شرح المھذب باب صفۃ الرکوع طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

مرد کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ اپنی کہنیوں کو اپنے پہلوؤں سے جدا رکھے اور عورت کا ان اعضاء کو ایک دوسرے کے ساتھ ملانا اور اعضاء کو کشادہ اور جدا نہ کرنا سنت ہے۔

(10) علامہ دقیق العید رحمہ اللہ (المتوفی ۷۰۲ھ) فرماتے ہیں کہ:

"قالوا المرأة تضم بعضها الی بعض لأن المقصود منها التصون والتجمع والتستر وتلك الحالة أقرب الی هذا المقصود"۔

(أحکام الاحکام باب تجافی الیدین عن الجنبین فی السجود)

فقہاء وعلماء کا قول ہے کہ عورت اپنے اعضاء کو باہم ملا کر رکھے، اس لئے کہ شریعت کی طرف سے اس کے حق میں مقصود یہ ہے کہ اس کی ہر طرح کے فتنہ سے حفاظت رہے اور سمٹ کر نماز پڑھے اور پردے کا اہتمام کرے اور اعضاء باہم ملا کر رکھنے کی حالت اس پردہ اور فتنہ سے حفاظت کے مقصود کے زیادہ قریب ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(11) علامہ علی بن سلیمان حنبلی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۸۵ھ) فرماتے ہیں کہ:

"أنها تجمع نفسها فی الرکوع والسجود وکذا فی بقیة الصلاة بلا نزاع"۔

(الانصاف باب صفة الصلاة)

عورت رکوع اور سجدے اور اسی طرح نماز کی بقیہ تمام حالتوں میں بالاتفاق اپنے آپ کو جمع کر کے اور سمیٹ کر رکھے۔

(12) علامہ محمد بن یوسف عبدری المالکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۹۷ھ) فرماتے ہیں کہ:

"وأما المرأة فتکون منضمة منزویة فی سجودها وجلوسها وأمرها کله"۔

(التاج والاکلیل لمختصر خلیل، فصل فی فرائض الصلاة طبع دار الکتب العلمیہ بیروت)

اور عورت سجدے، جلسے اور پوری نماز میں ملی اور سمٹی ہوئی رہے گی۔

(13) محدث علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں کہ:

"وتضم بعضها الی بعض فی الرکوع والسجود"۔

(الأشباہ والنظائر، باب القول فی أحکام الانثی وما تخالف فیہ الذکر)

اور عورت رکوع اور سجدے میں اپنے اعضاء کو باہم ملا کر رکھے۔

(14) علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۷۰ھ) فرماتے ہیں کہ:

والمرأة تنخفض وتلزق بطنها بفخذیها لأنه أستر لها فانها عورة مستورة۔

(البحر الرائق، باب صفة الصلاة، طبع دار الکتاب الاسلامی)

اور نماز میں عورت پست ہو اور اپنے پیٹ کو اپنی رانوں کے ساتھ ملائے کیونکہ یہ طریقہ اس کے جسم کو زیادہ چھپانے والا ہے اور عورت مجسم ستر ہے اور اس کو چھپانے کا حکم ہے۔

(15) شارح بخاری علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۵۵ھ) فرماتے ہیں کہ:

"وفی الوضع علی الصدر تشبہ بالنساء"۔

(عمدة القاری شرح بخاری، باب وضع الیمنی علی الیسری فی الصلاة)

اور (مردوں کا) سینے پر ہاتھ باندھنا عورتوں کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(16) محدث ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی سنہ ۱۰۱۴ھ) فرماتے ہیں کہ:

"والمرأة تضع على صدرها اتفاقاً لأن مبنى حالها على الستر".

(شرح النقایۃ، جلد ۱، صفحہ ۱۶۲)

اور عورت سب کے نزدیک اپنے ہاتھ اپنے سینے پر رکھے گی، اس لئے کہ عورت کی حالت کا دارمدار پردے پر ہے۔

علمائے اہل حدیث رحمہم اللہ سے مرد و عورت کی نماز میں فرق کا اِجمالی ثبوت:

یہ تمام حضرات اِجمالی طور پر رکوع، سجدہ، قعدہ وغیرہ میں عورت کی نماز کا مرد سے فرق ہونے کے قائل ہیں۔

(1) فتاوٰی حافظ الشیخ محمد حسین رحمۃ اللہ علیہ سے (نور العین من فتاوٰی الشیخ حسین، صفحہ ۱۵۱، طبع لکھنؤ)

(2) مولانا عبد الجبار غزنوی رحمۃ اللہ علیہ سے (مجموعہ فتاوٰی از مولوی عبد الجبار صاحب، صفحہ ۲۷)

(3) شیخ صلاح الدمیر الیمانی صنعانی رحمۃ اللہ علیہ سے (سبل السلام شرح بلوغ المرام ۱/ ۳۰۸)

(4) علامہ وحید الزمان حیدر آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے (نزل الابرار من فقہ النبی المختار ۱/ ۸۵)

(5) مولانا نواب حسن خان بھوپالی رحمۃ اللہ علیہ سے (حسن الاسوہ، صفحہ ۵۸۴)

(6) مولانا محمد اقبال کیلانی حفظہ اللہ سے (نماز کے مسائل، صفحہ ۹۲، طبع حدیث پبلیکیشنز شیش محل)

(7) شیخ ڈاکٹر صالح فوزان بن عبد اللہ حفظہ اللہ سے

(تنبیہات علی اَحکام تختص بالمومنات المعروف خواتین کے مخصوص مسائل، صفحہ ۷۶، طبع سعودیہ عربیہ)

جلدی جلدی سجدہ کرنے کی ممانعت:

عن عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه واله وسلم عن افتراش السبع ونقرة الغراب.

(سنن نسائی، باب النهی عن نقرة الغراب)(سنن ابو داؤد، باب صلاة لا يقيم صلبه)

حضرت عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے درندے کی طرح بازو پھیلانے اور کوے کی طرح ٹھونگ مارنے سے منع فرمایا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سجدہ کی مسنون تسبیحات:

عن عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ قال لما نزلت "فسبح باسم ربك العظيم" قال رسول الله صلی الله عليه واله وسلم أجعلوها ركوعكم فلما نزلت "سبح اسم ربك الاعلى" قال اجعلوه فی سجودها۔ (سنن ابو داؤد، باب ما یقول الرجل فی الرکوعہ وسجود)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب قرآن کی آیت ''فسبح باسم ربک العظیم'' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو اپنے رکوع میں رکھو یعنی رکوع میں ''سبحان ربی العظیم'' کہہ کر اس کی تعمیل کرو اور جب ''سبح اسم ربک الاعلیٰ'' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو اپنے سجدوں میں رکھو یعنی ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کہہ کر اس کی تعمیل کرو۔

عن حذيفة رضی الله عنه انه صلی مع النبی صلی الله عليه واله وسلم فكان يقول فی ركوعه "سبحان ربی العظيم" وفی سجوده "سبحان ربی الاعلى"۔

(سنن ترمذی، باب ما جاء فی التسبيح فی الركوع والسجود)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کیساتھ نماز پڑھی تو آپ ﷺ رکوع میں ''سبحان ربی العظیم'' پڑھتے تھے اور سجدوں میں ''سبحان ربی الاعلیٰ'' پڑھتے تھے۔

سجدہ میں تسبیحات کی مسنون تعداد:

عن ابن مسعود رضی الله عنه ان النبی صلی الله عليه واله وسلم قال اذا ركع احدكم فقال فی ركوعه "سبحان ربی العظيم" ثلث مرات فقد تم ركوعه وذالك أدناه واذا سجد فقال سجوده "سبحان ربی الاعلى" ثلث مرات فقد تم سجوده وذالك أدناه. (سنن ترمذی، باب ما جاء فی التسبيح فی الركوع والسجود)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی رکوع کرے اور رکوع میں تین بار ''سبحان ربی العظیم'' کہے تو اس کا رکوع مکمل ہو گیا ہے اور یہ کمال کا ادنی درجہ ہے اور اسی طرح تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو سجدہ میں ''سبحان ربی الاعلیٰ'' تین بار کہے تو اس کا سجدہ پورا ہو گیا اور یہ کمال کا ادنی درجہ ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فائدہ: سجود میں تین بار تسبیح کہنا کمال کا ادنی درجہ ہے اور پانچ مرتبہ کہنا کمال کا اوسط درجہ ہے اور سات بار تسبیح کہنا کمال کا اعلی درجہ ہے۔ (مرقاۃ شرح مشکوۃ ۲/ ۳۱۵، طبع مکتبہ رشیدیہ)

سجدہ سے سر اُٹھاتے وقت تکبیر کہنا:

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال كان رسول الله صلی الله عليه واله وسلم اذا قام الی الصلاة يكبر حين يقوم.... ثم يكبر حين يهوی ساجدًا ثم يكبر حين يرفع راسه۔ (صحيح مسلم، باب اثبات التكبير فی كل حفض ورفع فی الصلوة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے جب سجدہ سے سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے۔

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (جلسہ کرنا):

عن أبی هريرة رضی الله عنه ان النبی صلی الله عليه واله وسلم قال...ثم اسجد حتی تطمئن ساجدًا ثم أرفع حتی تطمئن جالساً۔

(صحيح بخاری، باب أمر النبی ﷺ الذی لا يتم الركوع بالاعادة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم نے ایک اعرابی کو نماز کی تعلیم دیتے ہوئے فرمایا اور پھر اطمینان سے سجدہ کیجیے پھر سر اٹھایئے یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ (یعنی جلسہ کرو)۔

عن بن مالك رضی الله عنه قال انی لاآلو أن أصلی بكم كما رأيت النبی صلی الله عليه واله وسلم يصلی بنا...وبين السجدتين حتی يقول القائل قد نسی۔

(صحيح بخاری، باب المكث بين السجدتين)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی نماز سکھاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ سجدہ سے اُٹھ کر اتنی دیر بیٹھتے کہ ہم سمجھے کہ آپ ﷺ نماز بھول گئے۔

أنه طاوساً يقول قلنا لابن عباس رضی الله عنه فی الاقعائ علی القدمين فی السجود فقال هی السنة (رسول الله صلی الله عليه واله وسلم)۔

(سنن ابو داؤد، باب الاقعاء بين السجدتين)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت طاؤس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرمایا کہ دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا رسول اللہ ﷺ کی سنت مبارکہ ہے۔

دونوں سجدوں کے درمیان (جلسہ) کی دُعا:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان یقول بین السجدتین "اللھم أغفرلی وارحمنی واجبرنی واھدنی وارزقنی"۔

(سنن ترمذی باب ما یقول بین السجدتین)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک نبی اکرم ﷺ دو سجدوں کے درمیان یہ دُعا پڑھتے تھے کہ اے اللہ! مجھے معاف فرما دیں، مجھ پر رحم فرما دیں، میرا نقصان پورا فرما دیں، میری رہنمائی فرما دیں اور مجھے رزق عطا فرما دیں۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول بین السجدتین فی صلوۃ اللیل "اللھم اغفرلی وارحمنی وعافنی واھدنی وارزقنی"۔(سنن ابن ماجہ باب ما یقول بین السجدتین)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جلسہ میں یہ دُعا پڑھا کرتے کہ اے اللہ! مجھے معاف فرما دیں، مجھ پر رحم فرما دیں، میرے ساتھ عافیت والا معاملہ فرما، میری رہنمائی فرما دیں اور مجھے رزق عطا فرما دیں۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال بین السجدتین فی الصلاۃ اللیل "رب اغفرلی وارحمنی وارفعنی واھدنی" ثم سجد۔(مسند احمد رقم الحدیث ۲۸۰۴)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جلسہ میں یہ دُعا پڑھا کرتے اے اللہ! مجھے معاف فرما دیں، مجھ پر رحم فرما دیں، مجھے عزت عطا فرمائیں اور میری رہنمائی فرما دیں، پھر سجدہ فرماتے۔

عن حذیفۃ رضی اللہ عنہ أنہ أنتھی الی النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقام

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الی جنبه..... وکان یقول بین السجدتین "رب اغفرلی رب اغفرلی"۔

(سنن ابن ماجه باب ما یقول بین السجدتین)(سنن نسائی باب الدعا بین السجدتین)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نماز میں آپ ﷺ کے قریب کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے دونوں سجدوں کے درمیان (یعنی جلسہ میں) اے میرے رب مجھے معاف فرما، اے میرے رب مجھے معاف فرما پڑھا۔

تکبیر کہہ کر دوسرا سجدہ کرنا:

- عن أبی هریرة رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اذا قام الی الصلاة یکبر حین یقوم....ثم یکبر حین یهوی ساجدًا ثم یکبر حین یرفع راسه ثم یکبر حین یسجد۔

(صحیح مسلم، باب اثبات التکبیر فی کل حفض ورفع فی الصلوٰة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے اور جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے جب سجدہ سے سر اُٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر جب (دوسرا) سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے۔

سجدہ میں جاتے اور اُٹھتے وقت رفع الیدین نہ کرنا:

عن عبد الله بن عمر رضی الله عنه قال رأیت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اذا افتتح الصلوٰة رفع یدیه حتی یحاذی بهما وقال بعضهم حذو منکبیه واذا اراد أن یرکع وبعد ما یرفع رأسه من الرکوع لا یرفعهما وقال بعضهم ولا یرفع بین السجدتین۔ (صحیح أبی عوانه باب رفع الیدین فی افتتاح الصلوٰة)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نماز شروع فرماتے رفع الیدین کرتے اور جب رکوع کا اِرادہ کرتے تو سر اُٹھانے کے بعد رفع الیدین نہ کرتے تھے اور نہ ہی سجدوں کے درمیان رفع الیدین کرتے تھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سجدہ کامل نہ کرنے پر وعید:

عن ابو قتادة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم أسوا الناس سرقة ألذی یسرق من صلوٰة قالوا یارسول الله صلی الله علیه واله وسلم وکیف یسرق من صلوٰته قال لایتم رکوعها ولا سجودها۔

(المستدرک للحاکم برقم الحدیث۸۳۸)(سنن دارمی،باب فی الذی لا یتم الرکوع)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بدترین چوری کرنے والا وہ ہے جو نماز میں بھی چوری کرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اپنی نماز میں سے کیسے چوری کرے گا! آپ ﷺ نے فرمایا جو نماز کا رکوع اور سجدہ پورا نہیں کرتا وہ نماز کا چور ہے۔

عن شقیق قال أن حذیفة رأی رجلا لایتم رکوعه ولا سجوده فلما قضی صلوٰته رأه فقال له حذیفة ماصلیت قال واحسبه قال ولو مت غیر الفطرة التی فطر الله محمدًا صلی الله علیه واله وسلم۔(صحیح بخاری،باب اذلیه یتمه الرکوع)

حضرت شقیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا وہ نماز میں رکوع وسجدہ ٹھیک ادا نہیں کررہا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تو نے نماز نہیں پڑھی اگر اسی طرح نماز پڑھتے ہوئے تو مرے گا تو تیرا حضور ﷺ کے دین فطرت پر مرنا نہ ہوگا۔

رکوع قومہ،جلسہ اور دونوں سجدے اطمینان سے کرنا:

عن أبي هریرة قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم....ثم أرکع حتی تطمئن راکعاً ثم أرفع حتی تعتدل قائماً ثم اسجد حتی تطمئن ساجدًا ثم أفعل ذلك فی صلوٰتك کلها۔(صحیح مسلم،باب وجوب القرأة الفاتحة فی کل رکعة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی کو نماز کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا پھر اطمینان سے رکوع کرو پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہوجاؤ یعنی قومہ کرو پھر اطمینان سے سجدہ کرو پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ یعنی جلسہ کرو پھر اپنی تمام نماز میں ایسا ہی کرو۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

رکوع، قومہ، سجدہ اور جلسہ کی مقدار:

عن البراء رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان سجودہ رکوعہ وقعودہ وما بین السجدتین قریباً من السوائ۔

(صحیح مسلم باب اعتدال ارکان الصلوۃ وتخفیفھا فی)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سجدے، رکوع، قومہ اور جلسہ میں بیٹھنے کی مقدار تقریباً برابر ہوتی تھی۔

مرد کا دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا مسنون طریقہ:

فقال أبو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ أنا أعلمکم بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم.... ثم سجد فأمکن أنفہ وجبھتہ ونحی یدیہ عن جنبیہ ووضع کفیہ حذو منکبیہ ثم رفع رأسہ حتی رجع کل عظم فی موضعہ حتی فرغ ثم جلس فافترش رجلہ أقبل بصدر الیمنی علی قبلتہ۔

(سنن ابو داؤد باب افتتاح الصلوۃ)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے ایک مجلس میں فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں تم لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں پھر فرمایا کہ پھر جب آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور اپنی ناک اور پیشانی کو زمین سے لگایا اور دونوں ہاتھوں کو پہلوؤں سے جدا رکھا اور ہتھیلیوں کو کندھوں کے برابر رکھا پھر سجدہ سے سر اُٹھایا یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ گئی اور جب بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھایا اور داہنے پاؤں کو کھڑا کیا اور پاؤں کی اُنگلیوں کو قبلہ رُخ کیا۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(صحیح ابن خزیمہ باب سنۃ الجلوس فی التشھد الأول برقم الحدیث ۶۸۹)(سنن الکبری للبیہقی، باب کیفیۃ الجلوس فی التشھد الأول و الثانی برقم الحدیث ۲۵۱۸)(معرفۃ السنن و الآثار للبیہقی، باب التجافی فی السجود برقم الحدیث ۲۵۵۴)(صحیح ابن حبان برقم الحدیث ۱۸۶۷)

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال انما السنۃ فی الصلاۃ ان تنصب رجلک الیمنی وتثنی الیسری۔ (صحیح بخاری باب سنۃ الجلوس فی التشھد)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ نماز کی سنت (نبویہ ﷺ) یہ ہے کہ تو اپنا داہنا پاؤں کھڑا کرے اور بایاں پاؤں بچھائے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(موطا امام مالك،باب فى الجلوس فى الصلاة،رقم الحديث،٢٩٠)(سنن طحاوى،باب صفة الجلوس فى الصلاة كيف هو؟،رقم الحديث،١٥٣٠)(مختصر قيام الليل وقيام رمضان و كتاب الوتر،باب ذكر من كره التربيع فى الصلاة)(سنن الكبرى للبيهقى،باب كيفية الجلوس فى التشهد الأول و الثانى، رقم الحديث٢٧٦٦)(معرفة السنن و الآثار للبيهقى،باب كيفية الجلوس فى التشهد الأول و الأخر) (الأوسط فى السنن والاجماع والاختلاف،باب ذكر السنة فى الجلوس بين السجدتين)

دونوں سجدوں کے درمیان مردوں کا ایڑیوں پر بیٹھنا منع ہے:

عن مغيرة بن حكيم قال رأيت ابن عمر رضى الله عنه يجلس على عقيبيه بين السجدتين فى الصلاة ،فذكرت له فقال انما فعلته منذ اشتكيت.فقال امام محمد وبهذا نأخذ لا ينبغى أن يجلس على عقبيه بين السجدتين ولكنه يجلس بينهما كجلوسه فى الصلاة وهو قول أبى حنيفه.(موطا امام محمد،باب الجلوس فى الصلاة)

حضرت مغیرہ بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ نماز کے اندر دونوں سجدوں کے درمیان اپنی ایڑیوں پر بیٹھتے ہیں، میں نے اس اقعاء کا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے دو سجدوں کے درمیان اقعاء اس وقت سے شروع کیا جب سے مجھے (پاؤں میں) تکلیف ہوتی ہے، حضرت امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس روایت سے ہم نے یہ دلیل اخذ کی ہے کہ نمازی کے لیے یہ مناسب نہیں کہ وہ دو سجدوں کے درمیان اپنی ایڑیوں پر بیٹھے اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی قول ہے۔

عن مغيرة بن حكيم أنه رأى ابن عمر رضى الله عنه تربع فى سجدتين من الصلاة على صدور قدميه فذكر ذلك له فقال انها ليست من السنة ولكنى أفعل ذلك من اجل أنى أشتكى.(مصنف عبدالرزاق،باب الاقعاء فى الصلاة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت مغیرہ بن حکیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ نماز کے اندر دونوں سجدوں کے درمیان اپنے پنجوں پر بیٹھنے کے بعد تربع کرتے تھے، میں نے اس کا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے ذکر کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ نماز میں سنت نہیں لیکن میں تکلیف کی وجہ سے ایسا کرتا ہوں۔

وضاحت: کیونکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا کیونکہ جسم آخری عمر میں بھاری ہو گیا تھا اسی لیے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب دو سجدوں کے درمیان تھوڑی دیر کے لیے بیٹھتے تو اقعاء کرتے ہوں گے اور اگر زیادہ دیر کے لیے بیٹھتے ہوں گے تو اقعاء کے بعد تربع کی شکل میں بیٹھتے ہوں گے کیونکہ آخری عمر میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاؤں ان کے جسم کا بوجھ زیادہ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

عورت کا دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا مسنون طریقہ:

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا جلست المراۃ فی الصلاۃ وضعت فخذ ھا علی فخذھا الاخری۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی، باب ما یستحب للمرأۃ من ترك التجافی فی الرکوع والسجود) (کنز العمال، رقم الحدیث ۲۰۱۹۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت جب نماز میں بیٹھے تو اپنی ایک ران دوسری ران پر رکھے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ انہ سئل کیف النساء یصلین علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ؟ قال کن یتربعن ثم امرن ان یحتفزن یعنی یستوین جالسات علی ادر کھن۔ (مسند امام اعظم، باب صفة الجلوس للتشھد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ رسول ﷺ کے زمانے میں عورتیں کس طرح نماز پڑھتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا (پہلے) چار زانوں بیٹھتی تھیں پھر انہیں حکم دیا گیا کہ سمیٹ کر بیٹھیں یعنی اپنے کولہوں پر جم کر بیٹھیں۔

عن منصور عن ابراھیم قال تجلس المراۃ من جانب فی الصلوٰۃ۔
(مصنف ابن أبی شیبہ، باب فی المراۃ کیف تجلس فی الصلوٰۃ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عورت نماز میں ایک جانب ہو کر بیٹھے۔

فائدہ: امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے عورت کے لیے سدل یعنی دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بیٹھنا زیادہ پسند ہے۔

(المغنی لابن قدامہ،فصل نمبر ۷۸۳،مسألہ یثبت فی حق المرأۃ من أحکام الصلاۃ ما یثبت)

تکبیر کہہ کر دوسری رکعت کے لیے اُٹھنا:

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال....وكان النبي صلى الله عليه واله وسلم اذا ركع واذا رفع راسه يكبر واذا قام من السجدتين قال الله اكبر.

(صحیح بخاری،باب مایقول الامام ومن خلفه اذا رفع راسه من الركوع)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رکوع فرماتے اور رکوع سے سر اُٹھاتے تھے تو تکبیر کہتے اور جب دونوں سجدے کر کے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے تھے۔

جلسہ اِستراحت نہ کرنا مسنون ہے:

دونوں سجدوں سے فارغ ہو کر نمازی دوسری رکعت کے لیے سیدھا کھڑا ہو جائے اور بیٹھے نہ کیونکہ یہی آپ ﷺ کی سنت ہے اور اسلافِ اُمت کا اس پر اِجماع ہے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رجلاً دخل المسجد يصلي...فقال رسول الله صلى الله عليه واله.... ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تستوى وتطمئن جالسا ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تستوى قائما ثم افعل ذالك في الصلوة كلها. (صحیح بخاری،باب اذا حنث ناسیا فی الایمان)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اُس اعرابی کو نماز کی تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدہ سے اُٹھ کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ پھر اطمینان سے (دوسرا) سجدہ کرو پھر سجدہ سے سر اُٹھاؤ یہاں تک کہ (دوسری رکعت کے لیے) سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور اسی طرح پوری نماز مکمل کرو۔

عن عبد الرحمن بن غنم أن ابا مالك الاشعري رضي الله عنه جمع قومه فقال يا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

معشر الاشعریین أجتمعوا وأجمعوا نساء کم وابناء کم أعلمکم صلوٰۃ النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم لنا بالمدینۃ (فذکر الحدیث بطولہ وفیہ) ثم قال "سمع اللہ لمن حمدہ" وأستوی قائما ثم کبر وخر ساجدا ثم کبر فرفع رأسہ ثم کبر فسجد ثم کبر فانتھض قائما۔ (مسند احمد، حدیث ابی مالک اشعری ؓ)

حضرت عبدالرحمن بن غنم ؒ سے مروی ہے کہ ابو مالک اشعری ؓ نے اپنی قوم کو آپ ﷺ کی نماز سکھاتے ہوئے فرمایا میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی نماز سکھلاؤں جو آپ ﷺ مدینہ منورہ میں پڑھایا کرتے تھے (حدیث طویل ہے جس کے آخر میں ہے) پس آپ ﷺ نے تکبیر کہہ کر سجدہ سے سر اُٹھایا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا اور پھر تکبیر کہی اور سیدھے کھڑے ہو گئے۔

عن ابن سھل الساعدی أنہ کان فی مجلس فیہ ابوہ وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم وفی المجلس ابو ھریرۃ وابو حمید الساعدی وابو أسید فذکر الحدیث وفیہ ثم کبر فسجد ثم کبر فقام ولم یتورک۔

(سنن ابو داؤد، باب من ذکر التورک فی الرابعۃ)

حضرت سہل ؓ کے صاحبزادے حضرت سعد ساعدی ؓ فرماتے ہیں کہ وہ ایک ایسی مجلس میں تھے جس میں ان کے والد بھی تھے جو کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ میں سے تھے اور اسی مجلس میں حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو حمید ساعدی اور حضرت ابو اسید ؓ بھی تھے اُنہوں نے حدیث ذکر کی جس میں یہ بیان کیا کہ پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہہ کر سجدہ کیا پھر تکبیر کہی تو آپ ﷺ بیٹھے بغیر سیدھے کھڑے ہو گئے۔

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ینھض فی الصلوٰۃ علی صدور قدمیہ۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی، باب من قال یرجع علی صدور قدمیہ)

حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز میں (سجدہ سے) اپنے پاؤں کے پنجوں کے بل (سیدھے) کھڑے ہوتے تھے۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(سنن ترمذی، باب کیفیت النھوض من السجود) (شرح السنۃ للبغوی، باب کیفیۃ النھوض)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فائدہ: قال ابو عیسیٰ (امام ترمذی) حديث أبي هريرة رضي الله عنه عليه العمل عند أهل العلم يختارون ان ينهض الرجل على صدور قدميه۔

(سنن ترمذی، باب کیفیت النهوض من السجود)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اہل علم کے نزدیک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ہی عمل ہے اور وہ اسی کو اختیار کرتے ہیں کہ آدمی (نماز کی دوسری اور تیسری رکعت کے لیے) پاؤں کے پنجوں کے بل کھڑا ہو۔

آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم:

عن عبد الله بن يزيد قال رمقت عبد الله بن مسعود رضي الله عنه في الصلوة فرأيته ينهض ولا يجلس قال ينهض على صدور قدميه في الركعة الاولى والثانية۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من كان ينهض على صدور قدميه)

عبداللہ بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ جب وہ پہلی رکعت اور تیسری رکعت کے سجود پورے کر لیتے تو اپنے قدموں کے پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جاتے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن الكبرىٰ للبيهقي، باب من قال يرجع على صدور قدميه) (مصنف عبد الرزاق، باب كيف النهوض من السجدة الاخرة) (المعجم الكبير للطبراني ٩/٢٦٦، رقم الحديث ٩٣٢٧) (مجمع الزوائد باب صفة الصلاة والتكبير فيها) (مصنف ابن أبي شيبه، باب من كان ينهض على صدور قدميه)

عن ابراهيم قال كان ابن مسعود رضي الله عنه في الركعة الأولى والثانية لا يقعد حين يريد أن يقوم حتى يقوم۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من كان يقول اذا رفعت رأسك من السجدة الثانية)

حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ پہلی اور تیسری رکعت کے بعد جب اُٹھتے تو درمیان میں بیٹھتے نہیں تھے۔

عن أبي عطية أن ابن عباس وابن عمر رضي الله عنهم كان يفعلان ذلك (يعني

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ینهض فی الصلٰوۃ علی صدور قدمیه من الآخرۃ وفی الرکعة الاولی والثانیة)۔

(مصنف عبد الرزاق،باب کیف النهوض من السجدۃ الاخرۃ)

حضرت ابو عطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اسی طرح کرتے تھے (یعنی نماز میں اپنے پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے پہلی رکعت کے بعد اور تیسری رکعت کے بعد)۔

عن عبد الرحمن بن یزید قال کان عبد اللہ رضی اللہ عنه ینهض فی الصلٰوۃ علی صدور قدمیه۔ (سنن الکبریٰ للبیهقی،باب من قال یرجع علی صدور قدمیه)

حضرت عبدالرحمن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ نماز میں اپنے پنجوں کے بل بالکل سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے۔

عن عبد الرحمن بن یزید قال کان عبد اللہ رضی اللہ عنه ینهض علی صدور قدمیه ولا یجلس اذا صلی فی اول رکعة حین یقضی السجود.قال الشیخ هو عن ابن مسعودٍ رضی اللہ عنه صحیح۔ (سنن الکبری للبیهقی،باب من قال یرجع علی صدور قدمیه)

حضرت عبدالرحمن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ عنہ نماز میں پہلی رکعت کے سجدے سے اُٹھتے وقت اپنے پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے،امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ والی حدیث صحیح ہے۔

عن عبید بن أبی الجعد قال کان علی رضی اللہ عنه ینهض فی الصلٰوۃ علی صدور قدمیه۔ (مصنف ابن أبی شیبه،باب من کان ینهض علی صدور قدمیه)

حضرت عبید بن ابی الجعد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نماز میں اپنے پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے۔

عن سعید بن منصور عن أبی هریرۃ رضی اللہ عنه أنه کان ینهض علی صدور قدمیه۔ (اعلاء السنن،باب ترک جلوس الاستراحة)

سعید بن منصور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں بے شک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ (نماز میں سجدہ سے قیام کی طرف) اپنے قدموں کے پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جاتے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ انہ کان ینہض فی الصلوٰۃ علی صدور قدمیہ۔

(مصنف ابن أبی شیبہ، باب من کان ینہض علی صدور قدمیہ)

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز میں (سجدہ سے قیام کی طرف) اپنے قدموں کے پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہوجاتے۔

عن عبدالرحمن بن یزید رأیت ابن عمر رضی اللہ عنہ یقوم علی صدور قدمیہ۔

(سنن الکبریٰ للبیہقی، باب من قال یرجع علی صدور قدمیہ)

حضرت عبدالرحمن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (نماز میں سجدہ سے قیام کی طرف) اپنے قدموں کے پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہوجاتے۔

عن خیثمۃ عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال رأیتہ ینہض فی الصلوٰۃ علی صدور قدمیہ۔ (مصنف ابن أبی شیبہ، باب من کان ینہض علی صدور قدمیہ)

حضرت خیثمہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نماز میں (سجدہ سے قیام کی طرف) اپنے قدموں کے پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہوجاتے۔

ثنا سلیمان الاعمش قال رأیت عمارۃ بن عمیر یصلی من قبل ابواب کندۃ قال فرأیتہ رکع ثم سجد فلما قام من السجدۃ الاخیرۃ قام کما ھو فلما أنصرف ذکرت ذالک لہ فقال حدثنی عبد الرحمن بن یزید أنہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یقوم علی قدمیہ فی الصلوٰۃ قال الاعمش فحدثت بھذا الحدیث ابراھیم النخعی فقال ابراھیم حدثنی عبد الرحمن بن یزید أنہ رأی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یفعل ذالک فحدثت بہ خیثمۃ بن عبد الرحمن فقال رأیت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ یقوم علی صدور قدمیہ فحدثت بہ محمد بن عبد اللہ الثقفی فقال رأیت عبد الرحمن بن أبی لیلیٰ یقوم علی صدور قدمیہ فحدثت بہ عطیۃ العوفی رأیت ابن عمر و ابن عباس و ابن الزبیر وابا سعید الخدری رضی اللہ عنہم یقومون علی صدور اقدامھم فی الصلوٰۃ۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی، باب من قال یرجع علی صدور قدمیہ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمارہ بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ کو ابواب کندہ کی جانب نماز پڑھتے ہوئے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رکوع کیا پھر سجدہ کیا جب دوسرے سجدے سے اُٹھے تو جیسے تھے ویسے ہی کھڑے ہوئے، جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے اس کا تذکرہ کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے عبدالرحمن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث بیان کی کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ نماز میں اپنے قدموں کے پنجوں کے بل کھڑے ہوئے، امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کی تو اُنہوں نے فرمایا کہ مجھے بھی عبدالرحمن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث بیان کی ہے کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ایسا کرتے دیکھا ہے، امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ پھر میں نے یہ حدیث خیثمہ بن عبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کی تو اُنہوں نے فرمایا میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے قدموں کے پنجوں کے بل پر کھڑے ہوتے تھے، امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث محمد بن عبداللہ ثقفی رحمۃ اللہ علیہ کو بیان کی تو اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا وہ بھی اپنے قدموں کے بل ہی کھڑے ہوتے تھے، امام اعمش رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث عطیہ عوفی رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کی تو اُنہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ نماز میں اپنے پاؤں کے پنجوں کے بل کھڑے ہوتے تھے۔

عن الشعبي أن عمر وعلياً رضي الله عنهم و أصحاب رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كانوا ينهضون في الصلوٰة على صدور أقدامهم۔

(مصنف ابن أبي شيبه باب من كان ينهض على صدور قدميه)

جلیل القدر تابعی امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما اور دیگر اصحاب رسول اللہ ﷺ اپنی نمازوں میں اپنے پنجوں کے بل پر سیدھے کھڑے ہو جاتے تھے (یعنی جلسہ استراحت نہ کرتے)۔

عن ابراهيم قال كان ابن مسعود رضي الله عنه في الركعة الأولى والثالثة لا يقعد

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حين يريد أن يقوم حتى يقوم۔ (مصنف ابن أبي شيبه،باب من كان ينهض على صدور قدميه)
حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پہلی اور تیسری رکعت سے جب کھڑے ہوتے تو بیٹھتے نہ تھے بلکہ سیدھے کھڑے ہوجاتے تھے۔

عن وهب بن كيسان قال رأيت ابن الزبير رضى الله عنه اذا سجد السجدة الثانية قام كما هو على صدور و قدميه۔ (مصنف ابن أبي شيبه،باب من كان ينهض على صدور قدميه)
حضرت وھب بن کیسان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ دوسرا سجدہ کرلیتے تو اپنے پاؤں کے بل جیسے ہوتے ویسے ہی سیدھا کھڑے ہوجاتے (یعنی جلسہ استراحت نہ کرتے)۔

اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جلسہ استراحت کے قائل نہیں تھے:

عن الزهرى قال كان أشيا خنا لا يمايلون يعنى اذا رفع أحدهم رأسه من السجدة الثانية فى الركعة الاولى والثانية ينهض كما هو ولم يجلس۔
(مصنف ابن أبي شيبه،باب من كان ينهض على صدور قدميه)
امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمارے مشائخ (صحابہ رضی اللہ عنہم) مائل نہیں ہوتے تھے یعنی جب کوئی پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اٹھاتا تو ویسے ہی سیدھا کھڑا ہوجاتا اور بیٹھتا نہ تھے۔

عن النعمان بن أبي عياش قال أدرك غير واحد من أصحاب النبى صلى الله عليه واله وسلم فكان اذا رفع رأسه من السجدة فى اول ركعة والثانية قام كما هو ولم يجلس۔ (مصنف ابن أبي شيبه،باب من كان ينهض على صدور قدميه)
حضرت نعمان بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے بہت سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ پہلی اور تیسری رکعت کے سجدہ سے اپنا سر اُٹھاتے تو اسی حالت میں سیدھے کھڑے ہوجاتے اور بیٹھتے نہیں تھے۔

ترک جلسہ استراحت پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع:

حضرت مولانا عبدالحیٔ لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کیا ہے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فرماتے ہیں کہ:

أن الصحابة أجمعوا على ترك جلسة الاستراحة. (السعاية ۲/۲۲۱، طبع سہیل اکیڈمی)

بے شک صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جلسہ استراحت کے ترک پر متفق ہیں۔

آثار تابعین رحمۃ اللہ علیہم:

عن محمد بن عبد الله قال كان ابن أبي ليلى ينهض في الصلوٰة على صدور قدميه.

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من كان ينهض على صدور قدميه)

حضرت محمد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عبدالرحمن بن لیلیٰ رحمۃ اللہ علیہ نماز میں اپنے پاؤں کے پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہوتے۔

عن زبير بن عدي عن ابراهيم أنه كان يسرع في القيام في الركعة الاولى من آخر سجدة. (مصنف ابن أبي شيبه، باب من كان ينهض على صدور قدميه)

حضرت زبیر بن عدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ پہلی رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اُٹھا کر جلدی سے سیدھے کھڑے ہو جاتے۔

ائمہ ثلاثہ (امام ابوحنیفہ اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہم) جلسہ اِستراحت کے مسنون ہونے کے قائل نہیں:

چنانچہ علامہ ماردینی رحمۃ اللہ علیہ بحوالہ تمہید تحریر فرماتے ہیں کہ:

في التمهيد اختلف الفقها في النهوض من السجود الى القيام فقال مالك والاوزاعي والثوري وابو حنيفة واصحابه ينهض على صدور قدميه ولا يجلس وروى ذالك عن ابن مسعود وابن عمر وابن عباس وقال النعمان بن أبي عياش ادركت غير واحد من اصحاب النبي صلى الله عليه واله وسلم يفعل ذالك وقال ابو الزناد ذالك السنة وبه قال ابن حنبل وابن راهويه وقال احمد واكثر الاحاديث على هذا. (الجواهر النقي للبيهقي ۲/۱۲۵، طبع مكتبة العلمية بيروت)

تمہید میں ہے کہ سجدہ سے قیام کے لیے اُٹھنے میں فقہا کا اختلاف ہے، حضرت امام مالک،

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت امام اوزاعی، حضرت سفیان ثوری، حضرت امام ابو حنیفہ اور ان کے اصحاب رحمہم اللہ حضرات کا کہنا ہے کہ نمازی اپنے قدموں کے بل کھڑا ہو اور جلسہ استراحت نہ کرے اور یہی مروی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عمر اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے، حضرت نعمان بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ایسے ہی کرتے ہوئے پایا ہے، حضرت ابوالزناد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جلسہ استراحت نہ کرنا ہی سنت ہے، امام احمد بن حنبل اور امام اسحق بن راہویہ رحمہم اللہ بھی اسی کے قائل ہیں، حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اکثر احادیث اسی پر ہیں (یعنی کہ جلسہ استراحت نہ کیا جائے)۔

اکثر اہل علم کا عمل جلسہ استراحت نہ کرنے کا ہے:

قال ابو عیسیٰ (امام ترمذی) حدیث أبي هريرة رضی الله عنه عليه العمل عند أهل العلم يختارون ان ينهض الرجل على صدور قدميه.

(سنن ترمذی، باب كيفيت النهوض من السجود)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اہل علم کے نزدیک حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر ہی عمل ہے اور وہ اسی کو اختیار کرتے ہیں کہ آدمی (نماز کی دوسری اور تیسری رکعت کے لیے) پاؤں کے پنجوں کے بل کھڑا ہو۔

ترک جلسہ استراحت پر اجماع اُمت:

أجمعوا انه اذا رفع راسه من آخر سجدة من الركعة الاولى والثانية نهض ولم يجلس الا الشافعي۔ (الجواهر النقی للبيهقی ۲/۱۲۵، طبع مكتبة العلمية بيروت)

تمام اسلاف اُمت کا اس پر اجماع ہے کہ پہلی اور تیسری رکعت میں دوسرے سجدہ کے بعد سیدھا کھڑا ہو جائے، سوائے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے۔

بوجہ عذر یا ضعیف العمری کے جلسہ استراحت کرنا جائز ہے:

قال ايوب السختيانی فرأيت عمرو بن سلمة يضع شيئًا لا أراكم تصنعونه

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

انه كان اذا رأسه من السجدة الأولى و الثالثة التى لايقعد فيها استوى قاعدًا ثم قام۔ (سنن طحاوی،باب مایفعله المصلی بعد رفعه من السجدالاخیرة من الرکعة الاولی)

حضرت ایوب سختیانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے عمرو بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ وہ ایک ایسا کام کرتے ہیں جو میں نے کسی کو کرتے نہیں دیکھا وہ کام یہ ہے کہ جب وہ پہلی اور تیسری رکعت کے دوسرے سجدہ سے سر اُٹھاتے تو پہلے برابر ہو کر بیٹھ جاتے پھر کھڑے ہوتے حالانکہ اس سجدہ کے بعد نہیں بیٹھا جاتا۔

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ اس مضمون کی تمام روایات کو پیش نظر رکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

فلما تخالف الحديثان احتمل ان يكون مافعله فى حديث مالك الحويرث لعله كانت به فقعد من اجلها لا لانه ذلك من سنة الصلوٰة وقال ولو كانت هذا الجلسة مقصودة لشرع لها ذكر مخصوص.

(سنن طحاوی،باب مایفعله المصلی بعد رفعه من السجدالاخیرة من الرکعة الاولی)

جب دونوں حدیثوں میں بظاہر اختلاف معلوم ہوتا ہے تو اس کا حل یہی ہے کہ آپ ﷺ نے کسی خاص ذاتی کیفیت کی وجہ سے جلسہ فرمایا ہوگا نہ کہ اس لیے کہ یہ نماز کی سنت ہے اور اگر یہ جلسہ نماز میں مطلوب ہوتا تو خاص طور پر اس کا علیحدہ تذکرہ ضرور فرمایا جاتا۔

فائدہ: امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ کی اس تحقیق کی تائید اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں آپ نے خود فرمایا کہ بڑھاپے کے سبب اب میں جسیم ہوگیا ہوں، لہٰذا اسی دور میں اس خاص کیفیت کے پیشِ نظر پہلے بیٹھ کر پھر کھڑے ہوتے تھے، ملاحظہ ہو:

عن معاويه بن ابى سفيان رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم لا تبادرونى بالركوع ولا بالسجود فمهما اسبقكم به اذا ركعت تدركونى به اذا رفعت ومهما اسبقكم اذا سجدت تدركونى به اذا رفعت انى قد بدنت۔ (سنن ابن ماجه،باب النهى ان يسبق الامام بالركوع)

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رکوع سجدہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میں مجھ سے پہلے نہ جاؤ، اس لیے کہ اگر میں رکوع میں تم سے پہلے چلا گیا تو تم مجھے رکوع میں پالو گے، جب میں رکوع سے سر اُٹھاؤں گا اور جب میں تم سے پہلے سجدہ کروں گا تو تم مجھے سجدہ میں پالو گے، جب میں سجدہ سے سر اُٹھاؤں گا، کیونکہ میرا بدن ذرا بھاری ہو گیا ہے۔

علامہ ابن القیم الجوزی رحمہ اللہ بحوالہ یوسف بن موسیٰ رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں کہ:

وقال أخبرني يوسف بن موسىٰ أن أبا امامة سئل عن النهوض فقال على صدور القدمين على حديث رفاعة رضى الله عنه وفى حديث ابن عجلان ما يدل على أنه كان ينهض على صدور قدميه وقد روى عن عدة من اصحاب النبى صلى الله عليه واله وسلم وسائر من وصف صلوٰة صلى الله عليه واله وسلم لم يذكر هذه الجلسة وانما ذكرت فى حديث أبي حميد ومالك ابن الحويرث رضى الله عنهم ولو كان هديه صلى الله عليه واله وسلم فعلها دائما لذكرها كل واصف لصلوته صلى الله عليه واله وسلم ومجرد فعله صلى الله عليه واله وسلم لها لايدل على أنها من سنن الصلوٰة الا اذا علم أنه فعلها سنة يقتدى به فيها وأما اذا قدر أنه فعلها للحاجة لم يدل على كونها سنة من سنن الصلوٰة فهذا من تحقيق المناط فى هذه المسئله۔

(زاد المعاد فى هدى خير العباد فصل فى جلسة الاستراحة طبع مكتبة المنار الاسلامية الكويت)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے نماز میں اُٹھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو اُنہوں نے کہا پاؤں کے اگلے حصہ پر ہی اُٹھ کر کھڑا ہو، جیسا کہ حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہے اور عجلان رحمہ اللہ کی روایت میں بھی ہے کہ آپ ﷺ بھی پاؤں کے اگلے حصہ پر ہی اُٹھتے تھے اور آنحضرت ﷺ کے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تمام وہ حضرات جو آپ ﷺ کی نماز کی کیفیت بیان کرتے ہیں اُنہوں نے آپ ﷺ کی نماز میں اس جلسہ استراحت کا ذکر نہیں کیا، سوائے ابو حمید اور مالک بن الحویرث رضی اللہ عنہم کی روایت کے، اگر یہ آپ ﷺ کا عام طریقہ ہوتا اور اس کا کرنا دائمی ہوتا تو وہ تمام حضرات اس کا ذکر کرتے جنہوں نے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

آپ ﷺ کی نماز کی کیفیت بیان کی ہے اور صرف آپ ﷺ کا اس فعل کو کرنا اس پر دلالت نہیں کرتا کہ یہ نماز کی سنتوں میں ہے جب تک اس کا ثبوت نہ ہو کہ آنحضرت ﷺ نے اس کو بطور سنت کیا تا کہ جس کی اقتداء کی جائے، اگر معاملہ ایسا ہو کہ آپ ﷺ نے اس کو ضرورت کے تحت کیا ہے تو پھر اس کے نماز میں سنت ہونے کا ثبوت نہیں، اس مسئلہ میں تحقیق مناط یہی ہے۔

شارح صحیح بخاری مولفہ المحدث الفقیہ ابن بطال قرطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

ما فعله رسول الله صلى الله عليه واله وسلم لعلة كانت به فقعد من أجلها لا لأن ذالك من سنة الصلوٰة۔ (شرح صحیح بخاری ۲/۵۲۸، طبع مکتبہ الرشد الریاض)

کہ رسول اللہ ﷺ کا بیٹھنا (یعنی جلسہ استراحت کرنا) تکلیف کی وجہ سے تھا اس لیے نہیں تھا کہ وہ نماز کی سنت ہے۔

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:

للحاجة لا للعبادة و انها لذلك لا تشرع۔

(ارواء الغليل فی تخریج احادیث السبیل ۲/۲۸، طبع مکتبة الاسلامی)

جلسہ استراحت مشروع نہیں بلکہ حاجت کے لیے ہے۔

علامہ محمد بن ابی بکر الزرعی رحمہ اللہ اپنی کتاب "الصلوٰۃ وحکم تارکها" میں لکھتے ہیں کہ:

هذه تسمى جلسه الاسترحة ولا ريب أنه صلى الله عليه وآله وسلم فعلها ولكن هل فعلها على أنها من سنن الصلوٰة وهيئاتها كالتجافي وغيره أو لحاجته اليه لما أسن وأخذه اللحم وهذا الثاني أظهر لو جهين أحدهما أن فيه جميعاً بينه وبين حديث وائل بن حجر و أبي هريرة رضى الله عنهم أنه كان ينهض على صدور قدميه. الثاني أن الصحابة الذين كانوا أحرص الناس على مشاهدة أفعاله وهيئات صلوٰته كانوا ينهضون على صدور أقدامهم۔

(الصلوٰة وحكم تاركها، صفحه ۲۲۱ تا ۲۲۲، طبع الرياض)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اس کو جلسہ استراحت کہا جاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے کیا تھا لیکن سوال یہ ہے کہ کیا آپ ﷺ نے اس کو نماز کی سنت اور اس کا طریقہ ہونے کی بنا پر کیا تھا، جیسے سجدوں میں کشادہ ہونا وغیرہ یا بڑھاپے اور فربہی کی وجہ سے اس کی کوئی ضرورت ہونے کی بنا پر کیا تھا؟ یہ دوسری بات دو وجہ سے زیادہ ظاہر ہے، ایک وجہ یہ کہ اس صورت میں اس جلسہ استراحت کی حدیث اور حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ رسول اللہ ﷺ اُنگلیوں کی بل کھڑے ہو جاتے تھے کے مابین تطبیق ہو جاتی ہے، دوسری وجہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جو کہ رسول اللہ ﷺ کے افعال اور آپ ﷺ کی نماز کی ہیئت وطریقوں کو دیکھنے کے سب سے زیادہ مشتاق وحریص تھے، وہ بھی اپنے قدموں کی اُنگلیوں کے بل کھڑے ہوا کرتے تھے۔

سجدہ سے دوسری رکعت کے لیے اُٹھنے کا مسنون طریقہ:

سجدوں کے بعد دوسری رکعت کے قیام کے لیے کھڑے ہوتے وقت ہاتھوں کو زمین پر ٹیکے بغیر کھڑے ہونا مسنون ہے جبکہ ٹیک لگا کے اُٹھنا خلاف سنت ہے۔

عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال نهى رسول اللہ صلى اللہ علیہ والہ وسلم أن يعتمد الرجل على يديه اذا نهض في الصلوٰة۔

(سنن ابو داؤد، باب کراهة الاعتماد على اليدين في الصلوٰة)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں (دوسری رکعت کے لیے اُٹھتے وقت) دونوں ہاتھوں کے ساتھ زمین پر ٹیک لگا کر اُٹھنے سے منع فرمایا۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(المستدرک للحاکم، رقم الحدیث ۸۲۴)(صحیح ابن خزیمہ، کتاب الصلوٰۃ، رقم الحدیث ۶۹۲)

عن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ قال رأيت رسول اللہ صلى اللہ علیہ والہ وسلم اذا سجد وضع ركبتيه قبل يديه واذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه۔

(سنن ترمذی، باب ما جاء في وضع الركبتين قبل اليدين)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ جب

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سجدہ کرتے تو گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے زمین پر رکھتے اور جب سجدے سے اُٹھتے تو ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے اُٹھاتے۔

فائدہ: قال امام ترمذی والعمل علیه عند اکثر اهل العلم یرون أن یضع الرجل رکبتیه قبل یدیه واذا نهض رفع یدیه قبل رکبتیه۔

(سنن ترمذی باب ماجاء فی وضع الرکبتین قبل الیدین)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اکثر اہل علم کا اس حدیث پر عمل ہے کہ گھٹنوں کو ہاتھوں سے پہلے رکھا جائے اور سجدہ سے اُٹھتے وقت ہاتھ گھٹنوں سے پہلے اُٹھایا جائے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن ابن ماجه باب السجود)(سنن ابوداؤد باب کیف یضع رکبتیه قبل یدیه)(سنن نسائی باب اول ما یصل الی الارض من الانسان فی سجوده)(سنن دارمی باب أول ما یقع من الانسان الأرض اذا أراد أن یسجد)(صحیح ابن خزیمه باب البدء بوضع الرکبتین علی الأرض قبل یدیه رقم الحدیث ۶۲۶)(المستدرك للحاكم باب التامین رقم الحدیث ۸۲۵)(سنن الکبریٰ للبیهقی باب وضع الرکبتین قبل الیدین)(صحیح ابن خزیمه باب البدء بوضع الرکبتین علی الأرض قبل یدیه رقم الحدیث ۶۲۹)(صحیح ابن حبان کتاب الصلاۃ رقم الحدیث ۱۹۰۹)(سنن الصغیر للبیهقی باب کیفیة الرکوع والسجود والاعتدال فی الرکوع رقم الحدیث ۳۱۱)(سنن الکبری للبیهقی باب وضع الرکبتین قبل الیدین رقم الحدیث ۲۶۲۹,۲۶۲۸)(معرفة السنن الآثار للبیهقی باب السجود رقم الحدیث ۳۳۸۷)(سنن طحاوی باب مایبدأ بوضعه فی السجود)(سنن الکبری للبیهقی باب وضع الرکبتین قبل الیدین رقم الحدیث ۲۶۳۰)(الأوسط فی السنن والاجماع والاختلاف باب البدء بوضع الرکبتین قبل الیدین فی السجود)(الأحکام الکبریٰ للخراط باب یرفع یدیه قبل رکبتیه اذا نهض)(التلخیص الحبیر لابن حجر باب صفة الصلاۃ رقم الحدیث ۵۱۸)

عن عبدالجبار بن وائل عن أبیه ان النبی صلی الله علیه واله وسلم فذکر حدیث الصلوٰۃ قال فلما سجد وقعتا رکبتاہ الی الارض قبل ان یقعا کفاہ قال همام نا شقیق حدثنی عاصم بن کلیب عن أبیه عن النبی صلی الله علیه واله وسلم بمثل هذا وفی حدیث أحدهما واکبر علمی أنه فی حدیث محمد بن جحادة واذا نهض نهض علی رکبتیه وأعتمد علی فخذہ۔

(سنن ابو داؤد باب کیف یضع رکبتیه قبل یدیه)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے نبی کریم ﷺ کی نماز کی حدیث کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جب آپ ﷺ نے سجدہ کیا تو آپ ﷺ کے گھٹنے ہتھیلیوں سے پہلے زمین پر لگے، ہمام رحمۃ اللہ علیہ (راوی حدیث) کہتے ہیں کہ ہمیں شقیق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ مجھے عاصم بن کلیب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد کے واسطے سے نبی کریم ﷺ سے اسی کے مثل حدیث بیان کی ہے اور دونوں حدیثوں میں سے کسی ایک حدیث میں ہے اور میرا زیادہ علم یہی ہے کہ محمد بن جحادہ رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث ہے کہ نبی اکرم ﷺ (سجدہ سے) اُٹھتے تو گھٹنوں کے بل پر اُٹھتے اور اپنی رانوں پر سہارا لیتے۔

آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ:

عن أبي جحيفة عن علي رضي الله عنه قال ان السنة في الصلوٰة المكتوبة اذا نهض الرجل في الركعتين الأولين أن لا يعتمد بيديه على الأرض الا أن يكون شيخًا كبيرًا لا يستطيع۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب في الرجل يعتمد على يديه في الصلوٰة)

حضرت ابوجحیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا نماز میں سنت (نبوی ﷺ) یہ ہے کہ آدمی پہلی دو رکعتوں میں زمین پر ہاتھ ٹیک کر نہ اُٹھے اِلّا یہ کہ کوئی بہت بوڑھا ہو اور جو طاقت نہیں رکھتا۔

عن عبد الله بن يسار رضي الله عنه اذا سجد وضع ركبتيه ثم يديه ثم وجهه فاذا ارادا أن يقوم رفع وجهه ثم يديه ثم ركبتيه۔ (مصنف عبدالرزاق، باب في الرجل اذا انحط)

حضرت عبداللہ بن یسار رضی اللہ عنہ جب سجدہ کرتے تھے تو (زمین پر) پہلے گھٹنے رکھتے تھے اور جب اُٹھتے تھے تو پہلے چہرہ پھر ہاتھ اور پھر گھٹنے اُٹھاتے تھے۔

عن الحارث عن ابراهيم أنه كان يكره ذلك الا أن يكون شيخًا كبيرًا أو مريضًا۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب في الرجل يعتمد على يديه في الصلوٰة)

حضرت حارث رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نماز میں ہاتھ ٹیک کر اُٹھنے کو مکروہ سمجھتے تھے مگر یہ کہ کوئی بہت بوڑھا ہو یا بیمار ہو۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن مهدی بن میمون عن ابن سیرین أنه کرہ أن یعتمد۔
(مصنف ابن أبی شیبه، باب فی الرجل یعتمد علی یدیه فی الصلوۃ)
حضرت مہدی بن میمون رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ بے شک ابن سرین رحمۃ اللہ علیہ (سجدوں سے اُٹھتے وقت) ٹیک لگانے کو ناپسند فرماتے تھے۔

وهذا لیس کما قالوا لأن أبا داود رواه عن أربعة من شیوخه قال ابن رافع نهی أن یصلی الرجل وهو معتمد علی یده وقال ابن شبویه، نهی أن یعتمد الرجل علی یده فی الصلاۃ۔ (کیفیة صلاۃ النبی ﷺ فی ضوء اجتهاد المذهب الحنفی، صفحه ۱۰۰)
حضرت ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چار اساتذہ سے نقل کیا ہے کہ ابن رافع رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ آدمی اپنے ہاتھ پر ٹیک لگائے اور ابن شبویہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا ہے کہ آدمی نماز میں اپنے ہاتھ پر ٹیک لگائے۔

علامہ ابن القیم حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کا تحقیقی فیصلہ:

ثم کان صلی الله علیه واله وسلم ینهض علی صدور قدمیه ورکبتیه متعمدًا علی فخذیه کما ذکر عنه وائل وابو هریرۃ رضی الله عنهم ولا یعتمد علی الارض بیدیه۔ (زاد المعاد فی هدی خیر العباد ۱/۶۱، طبع مکتبه المنار الاسلامیه الکویت)
پھر رسول اللہ ﷺ اپنے قدموں اور گھٹنوں کے بل کھڑے ہوتے تھے اپنی رانوں پر سہارا لیتے ہوئے جیسا کہ حضرت وائل وحضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم نے ذکر کیا اور (آپ ﷺ) دونوں ہاتھوں کو زمین پر نہیں ٹیکتے تھے۔

مشہور عالم امام موسیٰ بن احمد حجاوی صالحی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ کا تحقیقی فیصلہ:

مشہور حنبلی عالم امام موسیٰ بن احمد حجاوی صالحی رحمۃ اللہ علیہ مسلکِ حنابلہ کی یوں وضاحت فرماتے ہیں کہ:

ثم یسجد الثانیة کالأولی ثم یرفع رأسه مکبرا علی صدور قدمیه معتمدًا علی رکبتیه بیدیه الا أن یشق علیه فیعتمد بالأرض۔

(متن الاقناع مع شرح کشاف القناع ۱/۳۲۶، طبع دار الکتب العلمیه)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پھر پہلے سجدہ کی طرح دوسرا سجدہ کرے پھر اپنے قدموں کے بل کھڑے ہوتے ہوئے اپنے ہاتھوں کو گھٹنوں پر ٹیک کر اللہ اکبر کہتے ہوئے سر اُٹھائے، ہاں اگر دُشواری ہو تو زمین سے سہارا لے سکتا ہے۔

دو رکعتوں کے درمیان رفع الیدین نہ کرنا:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا دخل فی الصلوٰۃ رفع یدیہ نحو صدرہ واذا رکع واذا رفع رأسہ من الرکوع ولا یفعل بعد ذالک۔ (الناسخ والمنسوخ لابن شاھین، باب رفع الیدین فی الصلوٰۃ)(فتح الباری شرح بخاری، باب رفع الیدین اذا کبر واذا رکع رفع)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو سینے کے برابر رفع الیدین کرتے تھے اور جب ایک رکعت پڑھتے اور رکعت سے سر اُٹھاتے اور نہ اس کے بعد (رفع الیدین) کرتے تھے۔

دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح ادا کرنا:

قال أبو حمید الساعدی رضی اللہ عنہ۔۔۔فی الأخری مثل ذالک۔

(سنن ابو داؤد، باب افتتاح الصلوٰۃ)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے (جس میں آپ ﷺ کی نماز کی ایک رکعت کی مفصل کیفیت بیان کرنے کے بعد فرمایا) پھر دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کرے جیسے پہلی رکعت ادا کی تھی۔

دوسری رکعت کے شروع میں ثناء اور تعوذ نہ پڑھنا:

عن أبا ھریرۃ رضی اللہ عنہ یقولا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا نھض من الرکعۃ الثانیۃ استفتح القرأۃ "بالحمد للہ رب العالمین" ولم یسکت۔

(صحیح مسلم، باب ما یقال بین التکبیر الاحرام ولقرأۃ)(مسند البزار، رقم الحدیث ۹۸۰۵)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب دوسری رکعت کے لیے اُٹھتے تو

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

''الحمد للہ رب العالمین'' سے قرأۃ شروع فرماتے (ثناء تعوذ کے لیے) خاموشی نہیں اختیار فرماتے تھے۔

دوسری رکعت کی قرأت بسم اللہ سے شروع کرنا:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ أنہ کان لایدع "بسم اللہ الرحمن الرحیم" قبل السورۃ وبعد اذا قرأ بسورۃ أخری فی الصلوٰۃ۔

(سنن طحاوی، باب قرأۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم فی الصلوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز میں سورۃ فاتحہ سے پہلے اور اس کے بعد دوسری سورۃ سے پہلے ''بسم اللہ الرحمن الرحیم'' پڑھنا (کبھی) نہیں چھوڑتے تھے۔

دوسری رکعت میں فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا:

عن أبی قتادۃ رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یصلی بنا فیقرأ فی الظہر والعصر فی الرکعتین الأولین بفاتحۃ الکتاب وسورتین۔

(صحیح مسلم، باب القرأۃ فی الظہر والعصر)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں ظہر اور عصر کی نمازیں پڑھاتے تو پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھتے۔

دوسری رکعت پہلی رکعت سے قدرے چھوٹی رکھنا:

عن أبی قتادۃ رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان یطول الرکعۃ الأولی من الظہر ویقصر الثانیۃ و کذلک فی صلاۃ الصبح۔

(صحیح مسلم، باب القرأۃ فی الظہر والعصر) (سنن نسائی، باب تطویل القیام فی رکعۃ الاولی)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی ظہر کی پہلی رکعت لمبی اور دوسری چھوٹی ہوتی اور اسی طرح صبح کی نماز میں بھی کرتے تھے۔

<u>فائدہ</u>: دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح پوری کرے پس ثناء اور تعوذ نہ پڑھے صرف فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھے اور رکوع اور سجدہ کرکے رکعت پوری کرلے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قعدہ اولیٰ

دوسری رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد تشہد کے لیے بیٹھنے کو قعدہ اولیٰ کہتے ہیں۔

ہر دو رکعت پر تشہد (قعدہ) میں بیٹھنا:

عن الفضل بن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم الصلوٰۃ مثنی مثنی تشھد فی رکعتین۔ (جامع ترمذی، باب ما جاء فی التشخع فی الصلوٰۃ)

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز دو دو رکعت ہے اور ہر دو رکعت میں تشہد پڑھنا ہے۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یستفتح الصلوٰۃ بالتکبیر والقرأۃ بالحمد للہ رب العالمین۔۔۔ وکان یقول فی کل رکعتین التحیۃ۔ (صحیح مسلم، باب ما یجمع صفۃ الصلوٰۃ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز تکبیر سے شروع فرماتے اور قرأۃ ''الحمد للہ رب العالمین'' سے اور یہ فرماتے کہ ہر دو رکعتوں کے بعد التحیات (کے لیے بیٹھنا) ہے۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان یقول فی الرکعتین التحیات۔ (مصنف عبد الرزاق، باب من نسی التشھد) (مصنف ابن أبی شیبہ، باب قدر کم یقعد فی الرکعتین الاولیین)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر دو رکعتوں کے بعد التحیات (کے لیے بیٹھنا) ہے۔

عن أم سلمۃ رضی اللہ عنہا أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال فی کل رکعتین تشھد۔ (مجمع الزوائد، باب التشھد والجلوس والاشارۃ بالاصبع فیہ)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ أنہ کان یقول ما جعلت الراحۃ فی الرکعتین الا للتشھد۔ (مصنف ابن أبی شیبہ، باب قدر کم یقعد فی الرکعتین الاولیین)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پہلی دو رکعتوں میں آرام کے لئے نہ ٹھہرا جائے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سوائے تشہد (پڑھنے) کے لئے۔

عن ابراهيم أنه كان يجلس في التشهد في الركعتين قدر التشهد.

(مصنف ابن أبي شيبه، باب قدر كم يقعد في الركعتين الاوليين)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قعدہ اولی میں تشہد کی بقدر بیٹھا جائے۔

عن الحسن أنه كان يقول لا يزيد في الركعتين الأوليين على التشهد.

(مصنف ابن أبي شيبه، باب قدر كم يقعد في الركعتين الاوليين)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قعدہ اولی میں تشہد پر زیادتی نہ کی جائے۔

عن مطرف عن الشعبي قال من زاد في الركعتين الأولين على التشهد فعليه سجدتا سهو۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب قدر كم يقعد في الركعتين الاوليين)

حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو قعدہ اولی میں تشہد میں زیادتی کرے تو وہ سجدہ سہو کرے۔

تشہد کے بغیر نماز درست نہیں:

عن عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال لا يجوز صلاة الا بتشهد.

(مصنف عبد الرزاق، باب من نسي التشهد)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز بغیر تشہد کے درست نہیں ہوتی۔

مرد کے قعدہ کی مسنون ہیئت:

قعدہ اولیٰ (دو رکعت کے بعد بیٹھنا) اور قعدہ اخیرہ (نماز کے آخر میں بیٹھنا) دونوں کی ہیئت اور سجدوں کے درمیان بیٹھنے کی ہیئت ایک جیسی ہے، وہ یہ ہے کہ مرد قعدہ میں اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور بایاں پاؤں بچھا کر اُس پر بیٹھ جائے۔

عن ابن حجر رضي الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يرفع يديه اذا افتتح الصلاة۔۔۔ واذا جلس أضجع اليسرى ونصب اليمنى.

(سنن نسائي، باب موضع اليدين عند الجلوس للتشهد الأول برقم الحديث ١١٥٩)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دونوں مبارک ہاتھوں کو اُٹھاتے جب نماز شروع فرماتے، اور جب بیٹھتے تو اپنا بایاں پاؤں بچھا دیتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن الکبری للنسائی، باب موضع الیدین عند الجلوس للتشھد الأول، رقم الحدیث ۷۵۰) (مسند حمیدی، رقم الحدیث ۹۰۹) (سنن ترمذی، باب ما جاء کیف الجلوس) (مصنف ابن أبی شیبه، باب یفترش الیسری وینصب الیمنی، رقم الحدیث ۲۹۲۳) (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۸۵،۹۲)

عن عائشة رضی الله عنها وكان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يقول فی كل ركعتين التحية وكان يفرش رجله اليسرى وينصب رجله اليمنى.

(صحیح مسلم، باب ما یجمع صفة الصلوٰة)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ ہر دو رکعت کے بعد التحیات کے لیے بیٹھنا ہے اور آپ ﷺ اپنا بایاں پاؤں بچھاتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے۔

عن ابو حميد الساعدی رضی الله عنه.... فاذا جلس فی الركعتين جلس على رجله اليسرى ونصب اليمنى. (صحیح بخاری، باب صفة الجلوس فی التشھد)

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ نے (آپ ﷺ کی نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے) فرمایا کہ آپ ﷺ جب دو رکعتوں کے بعد بیٹھتے تو بائیں پاؤں پر بیٹھتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن دارمی، باب صفة الصلوٰة رسول الله ﷺ) (شعب الایمان للبیہقی، رقم الحدیث ۲۸۶۹) (صحیح ابن خزیمه، باب سنة الجلوس فی التشھد الأول، رقم الحدیث ۶۸۹) (سنن طحاوی، باب صفة الجلوس فی الصلاة کیف ھو؟، رقم الحدیث ۱۵۴۸) (سنن ابو داؤد، باب افتتاح الصلاة، رقم الحدیث ۷۳۱) (شرح السنة للبغوی، باب کیفیة القعود للتشھدین) سنن الکبری للبیہقی، باب السجود على الکفین والرکبتین والقدمین، رقم الحدیث ۲۶۴۳)

عن أبو سعيد الخدری رضی الله عنه قال أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم تفترش اليسرى وتنصب اليمنى.

(سنن الکبریٰ للبیہقی، باب کیفیة الجلوس فی التشھد الاول و الثانی)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مرد نماز میں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بیٹھے اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھے اور بائیں پاؤں کو بچھا دے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنه قال انما السنة فی الصلاة ان تنصب رجلك الیمنی وتثنی الیسری. (صحیح بخاری، باب سنة الجلوس فی التشهد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ نماز کی سنت (نبویہ ﷺ) یہ ہے کہ تو اپنا داہنا پاؤں کھڑا کرے اور بایاں پاؤں بچھائے۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(مصنف عبد الرزاق، باب الاقعاء فی الصلاة، رقم الحدیث ۳۰۴۲)(سنن ابو داؤد، باب کیف الجلوس فی التشهد، رقم الحدیث ۹۵۹)(سنن طحاوی، رقم الحدیث ۲۱۰۰)(الأمالی والقرأة ۱/۲۸، طبع دار الصحابة للتراث)(مصنف ابن أبی شیبه، باب یفترش الیسری وینصب الیمنی)(المعجم الأوسط للطبرانی، رقم الحدیث ۵۶۴۳)(سنن الکبریٰ للبیهقی، باب کیفیة الجلوس فی التشهد الاول والثانی)

عن ابراهیم قال کان النبی صلی اللہ علیه واله وسلم اذا جلس فی الصلاة أفترش رجله الیسری حتی اسود ظهر قدمیه.

(مصنف ابن أبی شیبه، باب یفترش الیسری وی نصب الیمنی)

حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز میں بیٹھتے تو اپنے بائیں پاؤں کو بچھا دیتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دونوں قدموں کی پشت سیاہ ہو گئی تھی۔

عن یزید بن عبداللہ بن قسیط قال کان النبی صلی اللہ علیه واله وسلم یفترش الیسری وینصب الیمنی. (مصنف ابن ابی شیبه، باب یفترش الیسری وینصب الیمنی)

حضرت یزید بن عبداللہ قسیط رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنے بائیں پاؤں کو بچھاتے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھتے۔

آثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین وآثار تابعین رحمۃ اللہ علیہم:

عن الحارث عن علی رضی اللہ عنه أنه کان ینصب الیمنی ویفترش الیسری.

(مصنف ابن أبی شیبه، باب یفترش الیسری وینصب الیمنی)

حضرت حارث رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب (تشہد کے لیے) بیٹھتے تو اپنا دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور بائیں پاؤں پر بیٹھتے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عبد الرحمن بن قاسم أنه كان يرى عبد الله بن عمر رضى الله عنه يتربع فى الصلوٰة اذا جلس ففعلته وأنا يومئذ حديث السن فنهانى عبد الله بن عمر رضى الله عنه وقال أنما سنة الصلوٰة أن تنصب رجلك اليمنى وتثنى اليسرى فقلت انك تفعل ذلك فقال ان رجلى لا تحملانى۔ (صحیح بخاری، باب سنة الجلوس فى التشهد)

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ اُنہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو (تشہد میں) چوکڑی مار کر بیٹھے دیکھا تو میں بھی چوکڑی مار کر بیٹھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ نماز کی سنت یہ ہے کہ اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرے اور بایاں پاؤں موڑ کر نیچے بچھا دو، ابن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا حضرت پھر آپ کیوں اس طرح بیٹھتے ہیں؟ تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاؤں مجھے اس طرح برداشت نہیں کر سکتے۔

وضاحت: یہودیوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو کسی مقام سے نیچے گرایا تھا جس کی وجہ سے ان کے پاؤں میں تکلیف ہوگئی اور وہ بوجھ نہیں برداشت کر سکتے تھے اس لیے قعدہ میں چوکڑی مار کر بیٹھتے تھے۔

عن حماد عن ابراهيم أنه كان يفترش رجله اليسرى يضعها بين اليتيه وينصب اليمنى فيقعد عليها فى الصلاة ويكره أن يقعد على اليمنى الا من عذر۔

(كتاب الآثار للامام أبى يوسف، رقم الحديث ٣٢٨، طبع دار الكتب العلميه بيروت)

حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ بائیں پاؤں پر بیٹھتے تھے یعنی بائیں پاؤں کو سرینوں کے نیچے کرتے تھے اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھ کر بائیں پاؤں کے اُوپر بیٹھتے اور دائیں پاؤں پر بیٹھنے کو ناپسند کرتے مگر عذر کی وجہ سے۔

عن مغيرة عن ابراهيم قال أنه كان يستحب اذا جلس الرجل فى الصلاة أن يفترش قدميه اليسرى على الأرض ثم يجلس عليها۔

(سنن طحاوى، باب صفة الجلوس فى الصلاة كيف هو؟)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مستحب و مستحسن یہ ہے کہ آدمی جب نماز میں بیٹھے تو بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھے۔

اہل کوفہ اور اکثر اہل علم کا عمل:

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

والعمل علیه عند اکثر أهل العلم وهو قول سفیان الثوری وأهل الکوفة وابن المبارك. (سنن ترمذی، باب ما جاء کیف الجلوس)

اور اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے سفیان ثوری اور عبداللہ ابن مبارک رحمہم اللہ اور اہل کوفہ کا یہی قول ہے۔

قعدہ میں دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھنا:

عن عبد الله بن الزبير عن أبيه قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا جلس يدعو يعني التشهد يضع يديه اليمنى ويشير بأصبعه السبابة ويضع الابهام على الوسطى ويضع يديه اليسرى على فخذه اليسرى ويلقم كفه اليسرى.

(صحیح مسلم، باب صفة الصلوٰة)

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب (نماز کے دوران) تشریف فرما ہوتے تو دُعا کرتے یعنی تشہد میں دُعا کرتے تھے، آپ ﷺ دایاں دست مبارک رکھتے اور پھر شہادت کی اُنگلی کے ذریعے اشارہ کیا کرتے تھے، آپ ﷺ اس وقت اپنا انگوٹھا درمیانی اُنگلی پر رکھتے تھے جبکہ بایاں دست اپنی بائیں ران پر رکھا ہوتا تھا۔

عن وائل بن حجر رضي الله عنه قال أتيت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم.. واذا جلس في الركعتين أضجع اليسرى ونصب اليمنى ووضع يديه اليمنى على فخذه اليمنى ونصب أصبعه للدعاء ووضع يده اليسرى على فخذه اليسرى.

(سنن نسائی، باب موضع الذراعين)

حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ جب دو رکعت کے بعد بیٹھ جاتے تو بایاں پاؤں بچھاتے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھتے اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھتے اور (شہادت کی) اُنگلی کھڑی کرتے دُعا کے واسطے اور آپ ﷺ بایاں ہاتھ بائیں ران پر رکھتے۔

عن أبو حميد رضی الله عنه أعلمكم بصلوٰة رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فذكر بعض هذا قال...ثم جلس فافترش رجله اليسرى وأقبل بصدر اليمنى على قبلته ووضع كفه اليمنى على ركبته اليمنى و كفه اليسرى على ركبته اليسرى وأشار بأصبعه۔ (سنن ابو داؤد، باب افتتاح الصلوٰة)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ (نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے سامنے) رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں جب آپ ﷺ جب بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھایا اور داہنے پاؤں کو کھڑا کیا اور اس کی اُنگلیوں کو قبلہ کی طرف کیا اور اپنی دائیں ران پر دایاں ہاتھ اور بائیں ران پر بایاں ہاتھ رکھتے۔

مرد کا قعدہ میں تورک کرنا منع ہے:

تشہد میں سرین کے بل بیٹھنے کو تورک کہتے ہیں چنانچہ اَحادیث میں تورک کی نفی ملتی ہے جبکہ دایاں پاؤں کھڑا کرنے اور بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھنے کا ذکر ملتا ہے۔

عن أنس رضی الله عنه أن النبي صلى الله عليه واله وسلم نهى عن الاقعاء والتورك فی الصلوٰة۔ (مسند احمد رقم الحديث ١٢٩٥٦)(سنن الكبرىٰ للبيهقى، باب كيفية الجلوس فی التشهد الاول و الثانی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے (التحیات) میں تورک (یعنی دونوں پاؤں یا ایک پاؤں دائیں طرف نکال کر کولہے پر بیٹھتے) سے منع فرمایا۔

عن علی رضی الله عنه قال قال النبي صلى الله عليه واله وسلم يا علی! لا تقع اقعاء الكلب۔ (سنن ابن ماجه، باب الجلوس بين السجدتين)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے علی! (نماز میں تشہد بیٹھتے وقت)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کتے کی طرح چوتڑ زمین پر ٹکا کر مت بیٹھنا۔

عن رفاعه بن رافع رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه واله وسلم قال للاعرابی اذا سجدت فمکن بسجودك فاذا جلست فاجلس علی رجلك الیسری.

(مصنف ابن أبی شیبه، باب من کره الاقعاء فی الصلوٰة)

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اعرابی سے فرمایا کہ جب تو سجدہ کرے تو اچھی طرح سجدہ کر اور جب (تشہد میں) بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھ۔

عن سمرة رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه واله وسلم نهی عن التورك والاقعاء.

(مجمع الزوائد، باب الاقعاء والتورك فی الصلوٰة)(المستدرك للحاکم، کتاب الصلوٰة)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اکڑوں بیٹھنے اور تورک کرنے سے منع فرمایا۔

عن عبد الرحمن بن قاسم أنه کان یری عبد الله بن عمر رضی الله عنه یتربع فی الصلوٰة اذا جلس ففعلته وأنا یومئذ حدیث السن فنهانی عبد الله بن عمر رضی الله عنه وقال انما سنة الصلوٰة أن تنصب رجلك الیمنی وتثنی الیسری فقلت انك تفعل ذلك فقال ان رجلی لا تحملانی.

(صحیح بخاری، باب سنة الجلوس فی التشهد)

حضرت عبدالرحمن بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو (تشہد میں) چوکڑی مار کر بیٹھے دیکھا تو میں بھی چوکڑی مار کر بیٹھا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھے اس سے منع کیا اور فرمایا کہ نماز کی سنت یہ ہے کہ اپنا دایاں پاؤں کھڑا کرے اور بایاں پاؤں موڑ کر نیچے بچھا دو، ابن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا حضرت پھر آپ کیوں اس طرح بیٹھتے ہیں؟ تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے پاؤں مجھے اس طرح برداشت نہیں کر سکتے۔

عن مغیرة عن ابراهیم أنه کره الاقعاء والتورك.

(مصنف ابن أبی شیبه، باب من کره الاقعاء فی الصلوٰة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ قعدہ میں تورک کرنے کو ناپسند کرتے تھے۔

قعدہ میں دونوں پاؤں کھڑے رکھنا منع ہے:

عن عائشة رضی الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ينهى أن يفترش الرجل ذراعيه افتراش السبع. (صحیح مسلم، باب ما یجمع صفة الصلوٰة)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (قعدہ) دونوں پاؤں کھڑے کر کے ایڑیوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

قعدہ میں دائیں پاؤں کی اُنگلیاں قبلہ رُخ رکھنا:

عن أبو حميد رضی الله عنه أعلمكم بصلوٰة رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فذكر بعض هذا قال.....ثم جلس فافترش رجله اليسرى وأقبل بصدر اليمنى على قبلته ووضع كفه اليمنى على ركبته اليمنى و كفه اليسرى على ركبته اليسرى وأشار بأصبعه. (سنن ابو داؤد، باب افتتاح الصلوٰة)

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ (نے صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے سامنے) رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب بیٹھے تو بایاں پاؤں بچھایا اور داہنے پاؤں کو کھڑا کیا اور اس کی اُنگلیوں کو قبلہ کی طرف کیا اور اپنی دائیں ران پر دایاں ہاتھ اور بائیں ران پر بایاں ہاتھ رکھتے۔

عن عبد الله بن عمر رضی الله عنه قال من سنة الصلوٰة أن تنصب القدم اليمنى واستقباله بأصابعها القبلة والجلوس على اليسرى.

(سنن نسائی، باب استقباله بأصابعها القبلة والجلوس)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کی سنت یہ ہے کہ دائیں پاؤں کھڑا رکھے اور اُنگلیاں قبلہ کی جانب کرلے اور قعدہ میں بائیں پاؤں کو بچھا کر بیٹھ جائے۔

عورت کے قعدہ کی مسنون ہیئت:

عورت جب نماز میں بیٹھے تو تورک یا تربع کرے یعنی دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر اُو

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ایک ران کو دوسری ران پر رکھے اور سرینوں پر بیٹھے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا جلست المرأة فی الصلوٰة وضعت فخذھا علی فخذھا الأخری۔

(سنن الکبریٰ للبیھقی، باب ما یستحب للمرأة من ترک التجافی الرکوع والسجود)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب عورت نماز میں بیٹھے تو ایک ران کو دوسری ران پر رکھے۔

قال ابن عمر رضی اللہ عنہ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یأمر النساء أن یحتفزن أو تربعن فی التشہ۔

(کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ، باب صفۃ الصلاۃ، فصل فی الجلوس الأخیر و التشھد فیہ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سمٹ کر (سرین کے بل دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر) بیٹھنے کا یا چارزانوں بیٹھنے کا حکم فرماتے تھے۔

قال ابو حنیفۃ عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ أنہ سئل کیف کن النسھاء یصلین علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال کن یتربعن ثم امرن أن یحتفزن۔ (مسند امام اعظم، باب کیف تجلس المرأة فی التشھد)

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے مقدس زمانے میں عورتیں کس طرح (نماز میں) بیٹھا کرتی تھیں! تو ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کے دور میں پہلے عورتیں چارزانوں پر بیٹھا کرتی تھیں پھر عورتوں کو حکم ہوا کہ سمٹ کر (سرین کے بل دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر) بیٹھیں۔

آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمۃ اللہ علیہم:

عبد اللہ بن الأشج عن ابن عباس رضی اللہ عنہ أنہ سئل عن الصلوٰة المرأة فقال تجمع و تحتفز۔ (مصنف ابن أبی شیبہ، باب المرأة کیف تجلس فی الصلوٰة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ بن الاشج رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے عورت کے نماز میں بیٹھنے کے متعلق سوال کیا گیا تو فرمایا عورت خوب اکٹھی ہوکر اور سمٹ کر نماز پڑھے۔

عن علی رضی اللہ عنہ قال اذا صلی الرجل فلیخو واذا صلیت المرأۃ فلتحتفز۔

(غریب الحدیث، ۲۲۸/۴، القاسم بن سلام، المتوفی ۲۲۴ھ) (مجمع بحار الانوار ۱/۵۲۸)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب مرد نماز پڑھے تو اُونچا رہے اور جب عورت نماز پڑھے تو سرینوں پر بیٹھے۔

عن نافع قال کانت صفیۃ أبی عبید رضی اللہ عنہ اذا جلست فی مثنی أو أربع تربعت۔

(مصنف ابن أبی شیبہ، باب المرأۃ کیف تجلس فی الصلوۃ) (مصنف عبدالرزاق، باب جلوس المرأۃ)

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ (حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی بیوی) صفیہ بنت ابوعبید رضی اللہ عنہا نماز پڑھتی تو تربع کی حالت میں بیٹھتی تھیں (یعنی دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر سرینوں پر بیٹھتی)۔

عن نافع قال کن نساء ابن عمر رضی اللہ عنہ یتربعن فی الصلوۃ۔

(مصنف ابن أبی شیبہ، باب المرأۃ کیف تجلس فی الصلوۃ)

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے گھر کی تمام عورتیں تربع (یعنی دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر سرینوں پر بیٹھتی) کرتی تھیں۔

عن منصور عن ابراھیم قال تؤمر المرأۃ فی الصلوۃ فی مثنی ان تضم فخذیھا من جانب۔ (مصنف عبدالرزاق، باب جلوس المرأۃ)

منصور رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا عورت کو حکم دیا جاتا کہ وہ نماز کے قعدہ میں اپنے بائیں پاؤں کو اپنی جانب (یعنی دائیں طرف) نکال کر اس طرح بیٹھیں کہ اسکی دونوں رانیں آپس میں مل جائیں۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن ابن جریج قال قلت لعطاء أتجلس المرأة فی مثنی علی شقها الأیسر۔

(مصنف ابن أبی شیبه، باب المرأة کیف تجلس فی الصلوٰة)

حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا عورت اپنی بائیں سرین پر بیٹھے۔

عن ابن جریج قال قلت لعطاء قال تجلس المرأة فی مثنا علی شقها الأیسر قال نعم قلت هو أحب الیك من الأیمن قا نعم تجتمع جالسة ما استطاعت.

(مصنف ابن أبی شیبه، باب المرأة کیف تجلس فی الصلوٰة)(مصنف عبدالرزاق، باب جلوس المرأة)

حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کیا عورت اپنی سرین کی بائیں جانب پر بیٹھ سکتی ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، میں نے پوچھا کیا وہ آپ کو دائیں جانب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ فرمایا ہاں، عورت جتنا ممکن ہو سمٹ کر بیٹھے۔

عن خالد بن اللجاج قال کن النساء یؤمرن أن یتربعن اذا جلسن فی الصلوٰة ولا یجلسن جلوس الرجال علی أوراکهن یتقی ذلك علی المرأة مخافة أن یکون منها الشئی۔ (مصنف ابن أبی شیبه، باب المرأة کیف تجلس فی الصلوٰة)

حضرت لجلاج رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے خالد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عورتوں کو حکم دیا جاتا کہ وہ نماز میں اپنی سرینوں کے بل تربع کی حالت میں بیٹھیں اور مردوں کی طرح عورت نہ بیٹھیں اور فرماتے کہ عورت کے بارے میں یہ احتیاط اس لیے ہے کہ ہوسکتا ہے کہ اس سے (یعنی عورت سے) کوئی چیز (یعنی حیض کا خون وغیرہ) ظاہر ہو جائے (تو زمین پر نہ گرے اور جائے نماز پر نہ گرے تا کہ وہ جگہ پاک رہے اور عورت کا پردہ بھی رہے)۔

عن جابر عن الشعبی قال تجلس المرأة فی مثنی کیف شاءت اذا اجتمعت۔

(مصنف عبدالرزاق، باب جلوس المرأة)

حضرت جابر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عورت جس قدر ہو سکے (نماز میں) سمٹ کر بیٹھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قعدہ میں تشہد پڑھنا

عن ابن عباس رضی اللہ عنه أنه قال كان رسول الله صلی اللہ علیه واله وسلم یعلمنا التشهد كما یعلمنا القرآن۔(صحیح مسلم باب التشهد فی الصلوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد پڑھنے کی تعلیم ایسے دیتے جیسے قرآن سکھاتے تھے۔

قعدہ میں تشہد کے مسنون الفاظ:

قعدہ اولیٰ اور قعدہ آخیرہ میں تشہد جس کے الفاظ مسنون اور راجح ہے، یہ ہیں۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔

سب زبانی عبادتیں، سب بدنی عبادتیں اور سب مالی عبادتیں صرف اللہ کے لیے ہیں اے نبی ﷺ آپ پر سلام ہو اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں اور ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال علمنا رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اذا قعدنا فی الركعتین أن نقول "التحیات لله والصلوات والطیبات السلام علیك أیها النبی ورحمته الله وبركاته السلام علینا وعلى عباد الله الصالحین أشهد أن لا اله الا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله"۔

(سنن ترمذی، باب ما جاء فی التشهد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سکھایا کہ جب ہم دوسری رکعت بیٹھیں تو یہ پڑھیں "التحیات لله والصلوات والطیبات السلام...."۔

عن شقیق بن عبد الله رضی الله عنه قال كنا اذا صلینا مع رسول الله صلی الله علیه واله وسلم "السلام على الله السلام على فلان" فقال لنا رسول الله

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صلی الله علیه واله وسلم ذات یوم أن الله هو السلام فاذا قعد أحد کم فی الصلٰوة فلیقل"التحیا ت لله والصلوات والطیبا ت السلام علیك أیها النبی ورحمته الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین "فاذا قالها أصابت کل عبد الله صالح فی السماء ولأرض" أشهد أن لا اله الا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله"ثم یتخیر من الکلام ماشاء۔

(صحیح بخاری، باب التشهد فی الاخرة) (صحیح مسلم، باب التشهد فی الصلٰوة)

حضرت شقیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز میں پڑھا کرتے اللہ پر سلامتی ہو فلاں پر سلامتی ہو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو خود ہی سلامتی ہیں جب تم نماز میں بیٹھو تو یہ دُعا پڑھا کرو "التحیا ت لله والصلوات والطیبا ت....الخ" جب کوئی یہ کہتا ہے تو یہ دُعا پہنچتی ہے ہر ایک بندہ تک زمین و آسمان میں جہاں بھی پھر جو چاہے دُعا مانگے۔

عن أبی وائل عن عبد الله رضی الله عنه قال کنا اذا صلینا خلف النبی صلی الله علیه واله وسلم قلنا "السلام علی الله قبل عباده والسلام علی جبریل والسلام علی میکائیل والسلام علی فلان وفلان"فلما سمعها رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قال ان الله هو السلام وفاذا جلس أحد کم فی الصلاة فلیقل"التحیا ت لله والصلوات و الطیبا ت السلام علیك أیها النبی ورحمته الله وبرکاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین"فانکم اذا قلتم ذلك أصاب کل عبد فی السماء والأرض" أشهد أن لا اله الا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله"۔(صحیح ابی عوانه، باب ایجاب اختیار الدعاء)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز میں پڑھتے، اللہ پر سلامتی ہو فلاں پر سلامتی ہو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ تو خود ہی سلامتی ہیں جب تم نماز میں بیٹھو تو یہ دُعا پڑھا کرو "التحیا ت لله والصلوات...الخ" جب کوئی یہ کہتا ہے تو یہ دُعا پہنچتی ہے ہر ایک بندہ تک زمین و آسمان میں جہاں بھی پھر جو چاہے دُعا مانگے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

علمی نقطہ: مذکورہ حدیثوں سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ نے تشہد کی دُعا کی تعلیم دی، ان اَحادیث میں سمجھنے کی بات یہ ہے کہ تشہد کی حالت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قدرے بلند آواز سے پڑھتے ہوں گے اسی لیے آپ ﷺ نے ان کا پڑھنا سنا اور ان کی اصلاح فرمائی، لیکن یہ نہیں فرمایا کہ اُونچی آواز سے نہ پڑھا کرو، دراصل ابتدائی دنوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قدرے بلند آواز میں پڑھنے کی رخصت دی گئی تھی تا کہ حضور ﷺ سن سکیں اور ان کی اصلاح فرما سکیں، کبھی کبھی خود حضورِ اقدس ﷺ بھی ثناء، تعوذ، تسمیہ، آمین، رکوع و سجود کی تسبیحات بلند آواز سے پڑھ لیا کرتے تھے، یہ سب تعلیم اُمت کے لیے تھا، لہٰذا اُن حدیثوں کو آمین بالجہر کے سلسلے میں دلیل بنانا جن میں حضور ﷺ کا بلند آواز میں آمین کہنا وارد ہوا ہے کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ حضورِ اقدس ﷺ کا گاہے بگاہے ایسا کرنا تعلیم اُمت کے لیے تھا۔

تشہد کے افضل الفاظ:

علامہ نووی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وقال ابو حنيفة واحمد وجمهور الفقهاء واهل الحديث تشهد ابن مسعود رضی الله عنه افضل لأنه عند المحدثين اشد صحة۔

(شرح مسلم للنووی ۱/۱۷۲، طبع مکتبۃ العلمیۃ بیروت)

حضرت امام ابوحنیفہ، حضرت امام احمد بن حنبل، جمہور الفقہا اور محدثین رحمہم اللہ کے ہاں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت والا تشہد افضل ہے اس لیے کہ محدثین کے ہاں یہ سب سے زیادہ صحیح ہے۔

تشہد آہستہ پڑھنا مسنون ہے:

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال من سنة الصلاة أن يخفى التشهد

(المستدرک للحاکم لم الحدیث ۹۸۶)(سنن ابو داؤد، باب اخفاء التشهد)(سنن ترمذی، باب یخفی التشهد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (رسول اللہ ﷺ کی) نماز کی سنت یہ ہے کہ تشہد آہستہ پڑھا جائے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فائدہ: قال أبو عیسیٰ حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ والعمل علیہ عند أهل العلم۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث پر اہل علم کا عمل ہے۔

قعدہ میں اُنگلی سے اشارہ کرنے کا مسنون طریقہ:

قعدہ میں تشہد پڑھتے ہوئے شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کرنا بالاتفاق ائمہ اَربعہ سنت ہے اور صحیح اَحادیث سے ثابت ہے جب تشہد پڑھتے ہوئے کلمہ شہادت پر پہنچے تو دائیں ہاتھ کی چھوٹی اور ساتھ والی اُنگلی بند کرے اور بیچ والی اُنگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور شہادت کی اُنگلی سے "أشھد أن لا الہ" پر اشارہ کرے اور "الا اللہ" پر اُنگلی کو گرا دے۔

عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان اذا جلس فی الصلٰوۃ وضع یدیہ الیمنی علی رکبتہ ورفع اصبعہ التی تلی الابھام الیمنی یدعو بھا ویدہ الیسری علی رکبتہ باسطھا علیہ۔

(صحیح مسلم، باب صفۃ الجلوس فی الصلٰوۃ)(سنن ترمذی، باب الاشارۃ فی التشھد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تھے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے پر رکھتے اور انگوٹھے کے ساتھ والی اُنگلی یعنی شہادت والی اُنگلی سے اشارہ فرماتے۔

اجتمع ابو حمید الساعدی و ابو اسید وسھل بن سعد ومحمد بن مسلمۃ رضی اللہ عنھم فذکروا صلٰوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقال ابو حمید أنا أعلمکم بصلٰوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم....أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم جلس یعنی للتشھد فافترش رجلہ الیسری واقبل بصدرہ الیمنی علی قبلتہ ووضع کفہ الیمنی علی رکبتہ الیمنی و کفہ الیسری علی رکبتہ الیسری واشارہ باصبعہ یعنی السبابۃ۔ (سنن ترمذی، باب منہ الجلوس فی التشھد)

حضرت عباس بن سہل ساعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ابوحمید، ابواسید، سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہم مجمع تھے ان لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی نماز کا تذکرہ کیا تو ابوحمید رضی اللہ عنہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نے کہا کہ میں تم لوگوں میں آپ ﷺ کی نماز سے زیادہ واقف ہوں پھر تشہد کے لیے بیٹھے تو اپنا بایاں پاؤں بچھایا اور داہنے پاؤں کی انگلیوں کو قبلہ رُخ موڑ دیا اور اپنی دائیں ہتھیلی کو دائیں گھٹنے پر رکھا اور بائیں ہتھیلی کو بائیں گھٹنے پر رکھا اور اور اپنی شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کیا۔

عن عبد الله بن الزبير رضى الله عنه أن النبي صلى الله عليه واله وسلم كان يشير باصبعه۔ (صحيح مسلم، باب صفة الجلوس في التشهد)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب تشہد کی دُعا پڑھتے اپنی اُنگلی سے اشارہ کرتے۔

تشہد میں شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کرنے کی کیفیت:

عن عبد الله بن عمر رضى الله عنه أن النبي صلى الله عليه واله وسلم كان اذا جلس فى الصلوة وضع يديه اليمنى على ركبته ورفع يده اليمنى على ركبته اليمنى وعقد ثلاثا وخمسين وأشار بالسبابة۔

(صحيح مسلم، باب صفة الجلوس فى الصلوة)(سنن ترمذى، باب الاشارة فى التشهد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے تھے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے دائیں گھٹنے پر رکھتے اور دائیں ہاتھ سے (۵۳) کے عدد کی شکل بناتے اور شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کرتے۔

تشہد میں اشارہ صرف ایک اُنگلی سے کرنا:

عن أبي هريرة رضى الله عنه أن رجلا كان يدعو باصبعيه فقال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم أحد أحد۔ (سنن ترمذى، باب منه الجلوس فى التشهد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص (تشہد میں) دو اُنگلیوں سے اشارہ کیا کرتا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک اُنگلی سے ایک اُنگلی سے۔

عن سعد رضى الله عنه قال مر على رسول الله صلى الله عليه واله وسلم وأنا ادعو باصابعي فقال أحد أحد۔ (سنن نسائى، باب بسط اليسرى على الركبة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس سے گزرے اور میں (قعدہ میں) اپنی اُنگلیوں سے اشارہ کرکے دُعا مانگ رہا تھا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک اُنگلی سے ایک اُنگلی سے۔

تشہد میں اشارہ کے سوا اُنگلی کو حرکت نہ دینا مسنون ہے:

عن عبد الله بن الزبير رضى الله عنه أن النبى صلى الله عليه واله وسلم كان يشير بأصبعه اذا دعا ولا يحركها۔ (سنن نسائی، باب بسط اليسرى على الركبة، رقم الحديث ۱۲۷۰)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب تشہد کی دُعا پڑھتے اپنی اُنگلی سے اشارہ کرتے اور پھر اسے حرکت نہیں دیتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(صحیح أبی عوانه، باب بيان الاشارة بالسبابة الى القبلة ورمى، رقم الحديث ۲۰۱۹)(سنن الكبرى للنسائى، باب بسط اليسرى على الركبة، رقم الحديث ۱۱۹۳)(سنن ابو داؤد، باب الأشارة فى التشهد رقم الحديث ۹۸۹)(سنن الكبرى للبيهقى، باب روى أنه أشار بها ولم يحركها)(سنن دارقطنى، باب صفة التشهد ووجوبه)(مسند احمد ۳/۴، طبع دار احياء التراث بيروت)(تفسير قرطبى، تفسير سورة البقرة، آيت ۴۳، طبع در الكتب المصرية قاهرة)(شرح السنة للبغوى، باب كيفية وضع اليدين فى التشهدين، رقم الحديث ۶۷۵)(سنن دارمى، باب الاشارة فى التشهد)(الأحكام الكبرى للخراط، باب صفة الجلوس للتشهد والاشارة)(المحلى لابن حزم، مسألة يشير المصلى اذا جلس للتشهد بأصبعه ولا يحركها)(التمهيد لما فى الموطا من المعانى والأسانيد ۱۳/۱۹۵، طبع وزارة عموم الأوقاف والشؤون الاسلامية)(التلخيص الحبير، باب صفة الصلاة، رقم الحديث ۲۸۹)

عن ابو القاسم مقسم قال حدثنى رجل من اهل المدينة قال.....انما كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يضع ذلك يوحد بها ربه تبارك وتعالى۔

(طبرانى كبير بحواله مجمع الزوائد، باب التشهد والجلوس والاشارة بالاصبع فيه)

حضرت ابو القاسم مقسم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے مدینہ کے ایک شخص نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ اللہ کے ایک ہونے کا اشارہ کرتے ہوئے اُنگلی اُٹھاتے تھے۔

استدلال: ظاہر ہے تشہد میں ایک ہی بار توحید کی شہادت کے الفاظ آتے ہیں لہٰذا ایک ہی بار شہادت کی اُنگلی اُٹھانا سنت ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عبد الله بن عمر رضی الله عنه أنه رأى رجلا يحرك الحصى بيده وهو فى الصلاة فلما انصرف قال له عبد الله لا تحرك الحصى وأنت فى الصلاة فان ذلك من الشيطان ولكن اصنع كما كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يصنع قال و كيف كان يصنع؟ قال فوضع يده اليمنى على فخذه اليمنى و أشار بأصبعه التي تلي الابهام فى القبلة ورمى ببصره اليها أو نحوها ثم قال هكذا رأيت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يصنع۔

(سنن نسائی، باب موضع البصر فی التشهد)(سنن الکبریٰ للبیهقی، باب روی أنه اشار بها ولم يحركها)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز کی حالت میں ہاتھوں سے کنکری کو حرکت دے رہا تھا تو نماز کی فراغت کے بعد اس شخص سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز کی حالت میں کنکری کو حرکت نہ دو، اس لیے کہ یہ شیطانی عمل ہے، بلکہ وہ عمل کرو جو رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے، اس شخص نے دریافت کیا کہ اس وقت آپ ﷺ کا کیا عمل تھا؟ روای کہتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھا اور اُنگوٹھے کے پاس والی اُنگلی سے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور اپنی نگاہ کو اُنگلی پر یا اس کے آس پاس رکھا، پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

استدلال: اس حدیث میں بھی صحابی رسول اللہ ﷺ اُنگلی کو مسلسل حرکت دینے سے منع کر رہے ہیں، کیونکہ مسلسل اُنگلی کے اشارہ سے ہی کنکری کو حرکت دینے کی وجہ سے ہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے اُس شخص کو منع فرمایا، اور اُنگلی کی مسلسل حرکت کو شیطانی عمل قرار دیا۔

عن هشام بن عروة ان اباه كان يشير باصبعه فى الدعاء ولا يحركها۔

(مصنف ابن أبی شیبه، کتاب الدعاء، باب ما قالوا فی تحریك الاصبع فی الدعاء)

حضرت ہشام بن عروہ رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ میرے والد (حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ تابعی) تشہد پڑھتے وقت اُنگلی سے صرف اشارہ کرتے، ہلاتے نہیں رہتے تھے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی تطبیق بین الاحادیث:

قال القاری: قال ابن الملك هذا الحديث يدل على أنه لا يحرك الاصبع اذا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

رفعها للا شارة وعليه أبو حنيفة.قلت اخرج البيهقي من حديث وائل بن حجر رضی اللہ عنه وفيه ثم رفع اصبعه فرأيته يحركها يدعو بها ثم قال البيهقي فيحتمل أن يكون المراد بالتحريك الاشارة بها لا تكرير تحريكها فيكون موافقا لرواية ابن الزبير رضی اللہ عنه۔ (بذل المجهود شرح ابو داؤد ۵/۲۱۹، طبع قاهره)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ابن الملک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اُنگلی کو حرکت نہ دی جائے جب اس سے اشارہ کیا جائے، میں کہتا ہوں کہ بیہقی نے وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کی ہے جس میں ہے کہ پھر آپ ﷺ نے اُنگلی اُٹھائی تو میں نے اُنگلی کو حرکت دیتے ہوئے دیکھا، آپ ﷺ اس وقت التحیات پڑھ رہے تھے، پھر بیہقی نے کہا کہ اس بات کا احتمال ہے کہ حرکت سے مراد اشارہ ہو اس کو مستقل حرکت دینا مراد نہ ہو، تا کہ یہ روایت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق ہو جائے۔

امام خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کا تحقیقی فیصلہ:

امام خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب (صحیح ابن خزیمہ) میں وائل بن حجر رضی اللہ عنہ کی اُنگلی کی حرکت دینے والی روایت کو نقل کرنے کے بعد اس روایت کے شاذ ہونے کو یوں فرمایا کہ اَحادیث میں سوائے اس حدیث کے کسی بھی حدیث میں (یحرکھا) کا لفظ نہیں۔

(صحیح ابن خزیمہ کتاب الصلاۃ، باب صفة اليدين على الركبتين في التشهد)

مزید واضح ہو کہ یہ روایت عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے گیارہ راویوں نے نقل کی ہے سوائے زائدہ بن قدامہ رحمۃ اللہ علیہ کے دس راویوں نے یہ حدیث (یحرکھا) کے لفظ کے بغیر نقل کی ہے جو کہ اس روایت کے شاذ ہونے کی واضح دلیل ہے۔

آئمہ اَربعہ کا متفقہ مسلک:

مذہب حنفیہ، شافعیہ، حنبلیہ تمام کے نزدیک تشہد میں اُنگلی کو مسلسل حرکت دینا درست نہیں اور امام ابن رجب مالکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۴۲ھ) نے بھی اپنی مختصر میں لکھا ہے کہ امام مالک کا مشہور مذہب عدم تحریک ہے، اسی طرح قاضی ابن العربی (المتوفی ۵۴۳ھ) نے جامع ترمذی کی شرح عارضۃ الاحوذی جلد ۲ صفحہ ۸۵ میں تحریر فرمایا ہے کہ:

"وأياكم تحريك الأصابع في التشهد، ولا تلتفتوا الى رواية العتبيه فانها بلية"

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تشہد میں تحریک اُنگلی سے پرہیز کرو اور تحریک سے متعلق "العتبیہ" کتاب کی روایت قابل التفات نہیں ہے۔

علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق:

چنانچہ علامہ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "المحلی" میں فرماتے ہیں کہ:

ونستحب أن يشير المصلي اذا جلس للتشهد بأصبعه ولا يحركها۔

(المحلى بالآثار، مسألة ٢٠، يشير المصلي اذا جلس للتشهد بأصبعه ولا يحركها، طبع دار الكتب العلميه)

ہم مستحب سمجھتے ہیں کہ نمازی جب تشہد میں بیٹھے تو اپنی شہادت والی اُنگلی سے اشارہ کرے اور (اس کے بعد) اسے حرکت نہ دے۔

علامہ ابن قدامہ حنبلی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ٦٢٠ھ) کی تحقیق:

ويشير بالسابة يرفعها عند ذكر الله تعالىٰ في تشهده لما رويناه ولا يحركها لما روى عبد الله بن الزبير ان النبي صلى الله عليه واله وسلم كان يشير بأصبعه ولا يحركها، رواه ابو داؤد۔ (المغني لابن قدامة، مسالة اذا جلس للتشهد، طبع القاهرة)

اور تشہد میں اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہتے وقت شہادت سے اشارہ کرے یعنی اُٹھائے جیسا کہ روایات اُوپر گزر چکی ہیں اور بار بار ہلاتے نہ رہے اس لیے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی اُنگلی سے اشارہ فرماتے تھے، ہلاتے نہیں رہتے تھے۔

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ٦٧٦ھ) کی تحقیق:

الصحيح الذي قطع به الجمهور انه لا يحركها فلو حركها كان مكروهاً ولا تبطل صلاته لانه عمل قليل۔ (المجموع ٣/٤٥٤، طبع دار الفكر بيروت)

صحیح بات وہ ہے جس کو جمہور علماء نے اختیار کیا کہ نماز میں اُنگلی کو نہ ہلائے، اگر بار بار ہلائے گا تو مکروہ ہوگا اگرچہ نماز باطل نہیں ہوگی اس لیے کہ عمل قلیل ہے۔

علامہ شرف الدین اسماعیل شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ٧٨٣ھ) کی تحقیق:

ويرفع المسبحة في اثناء كلمة الشهادة ولا يحركها۔

(روض الطالب ونهاية مطلب الراغب ١/١٢٦، طبع دار المنهاج)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تشہد میں اشھد ان لا الہ الا اللہ کہتے وقت شہادت کی اُنگلی کو اُٹھا ئے، ہلاتا نہ رہے۔

علامہ محمد بن قاسم شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۸ھ) کی تحقیق:

ولا یحرکھا فان حرکھا کرہ۔ (فتح القریب المجیب فی شرح الفاظ التقریب ۱/۸۲، طبع دار ابن حزم)

(تشہد میں شہادت کی) اُنگلی کو قبلہ کی طرف سیدھا رکھے، ہلاتا نہ رہے، ہلاتے رہنا مکروہ ہے۔

علامہ زکریا انصاری شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۲۶ھ) کی تحقیق:

ویستحب ان یکون رفعھا الی القبلۃ وان ینوی بہ الاخلاص بالتوحید قال الشیخ نصر المقدسی وان یقیمھا (ولا یحرکھا) ای ولا یستحب تحرکھا بل یکرہ لانہ قد یذھب الخشوع۔ (اسنی المطالب ۱/۱۶۵، طبع دار الکتاب الاسلامی)

تشہد میں شہادت کی اُنگلی کو قبلہ کی طرف سیدھا اُٹھائے اور اللہ تعالیٰ کے ایک ہونے کا تصور کرے، شیخ نصر مقدسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اُنگلی کو سیدھا رکھے، نیچے نہ کریں اور ہلاتے نہ رہے، اُنگلی ہلاتے رہنا مکروہ ہے اس لیے کہ یہ خشوع کے منافی ہے۔

علامہ شمس الدین محمد خطیب شربینی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۷۷ھ) کی تحقیق:

ولا یحرکھا للاتباع فلو حرکھا کرہ۔ (الاقناع فی حل الفاظ أبی شجاع ۱/۱۳۵، طبع دار الفکر)

اتباعِ سنت کی وجہ سے شہادت کی اُنگلی کو تشہد میں ہلاتے نہ رہے اگر بار بار ہلائے تو نماز مکروہ ہوگی۔

اکابر علمائے اہلحدیث کی تائیدات:

(1) ابو الحسنات علی محمد سعیدی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: شہادت ہر اُنگلی سے تشہد میں اشارہ کرنا سنت ہے، لا پر کلمہ کی اُنگلی اُٹھائے اور الّا پر رکھ دے۔ (فتاوٰی علمائے حدیث ۲/۱۸۳، طبع مکتبہ رحمانیہ)

(2) مولوی عبد الستار رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: جس وقت پڑھتا ہوا الا الہ الا اللہ پر پہنچے تب اُنگلی کو متحرک کرے۔ (فتاوٰی ستاریہ ۱/۶۴)

(3) حافظ زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ درود کے بعد اشارہ کرنا کے عنوان کے تحت تشہد میں اشارہ والی حدیث نقل کرتے ہیں (یعنی ان کے نزدیک درود کے بعد اشارہ کرنا چاہیے)۔

(ہدیۃ المسلمین نماز کے اہم مسائل، صفحہ ۵۹، طبع مکتبہ اسلامیہ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(4) حافظ صلاح الدین یوسف رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: اُنگلی کو حرکت دینی ہے یا نہیں؟ دینی ہے تو کہاں دینی ہے؟ اول تو اشارہ ہی کافی ہے، تاہم اگر کوئی حرکت بھی دے لے تو گنجائش ہے۔ (مسنون نماز اور روزمرہ کی دُعائیں، صفحہ ٦٦)

(5) حافظ صلاح الدین یوسف رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: اُنگلی کو مسلسل حرکت دیتے رہنے کا بھی کوئی واضح ثبوت نہیں، اُنگلی سے اشارہ کرنا دراصل توحید کی گواہی دینا ہے اور یہ مقصد صرف اُنگلی کے اشارے سے حاصل ہو جاتا ہے۔ (مسنون نماز اور روزمرہ کی دُعائیں، صفحہ ٦٧)

(6) مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ: اس کلمہ شہادت پر آپ انگشتِ شہادت یعنی انگوٹھے کے ساتھ کی اُنگلی جس کو الگ کھلا رکھتا تھا، اُٹھائے کہ مثلِ دیگر اذکار و افعال کی مطابقت کے اس قول یعنی شہادتِ توحید اور اس فعل یعنی ایک اُنگلی اُٹھا کر اشارہ کرنے میں بھی مطابقت ظاہر ہو۔ (صلوٰۃ النبی، صفحہ ۲۴۲ طبع طارق اکادمی)

(7) سنن ابوداؤد کا ترجمہ اور شرح جس کا ترجمہ ابو عمار عمر فاروق سعیدی رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہے اور تحقیق و تخریج زبیر علی زئی رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے اور نظر ثانی و اضافہ حافظ صلاح الدین یوسف رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے، یہ تمام اہلحدیث حضرات متفقہ طور پر لکھتے ہیں کہ: تاہم حرکت کی تکرار اور کثرت، جیسا کہ رواج ہوتا جا رہا ہے، اس کی کوئی مضبوط بنیاد نہیں ہے۔

(سنن ابوداؤد اُردو ۱۳/۲،۷ کتاب الصلاۃ، تشہد کے احکام و مسائل، طبع دارالسلام)

اُنگلی کے اشارہ کے وقت اُنگلی قبلہ رُخ رکھنا:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ أنہ رأی رجلا... وقال فوضع یدہ الیمنی علی فخذہ الیمنی وأشار بأصبعہ التی تلی الابہام فی القبلۃ. (سنن نسائی، باب موضع البصر فی التشہد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا (کہ وہ نماز کی حالت میں تھا) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے (روای کہتے ہیں اس طرح کیا) کہ اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھا اور انگوٹھے کے پاس والی اُنگلی سے قبلہ کی طرف اشارہ کیا۔

اشارہ کے لیے اُنگلی کب اُٹھائے اور کب گرائے:

امام حلوائی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

أنه یرفع الاصبع عند النفی ویضعها عند الاثبات اشارة۔ (کبیری، صفحہ ۳۲۸)
اور اُنگلی کو نفی (لا الٰہ) کے وقت اُٹھائے اور اثبات (الا اللہ) کے وقت نیچے گرا دے۔

اشارہ کے وقت نگاہ اُنگلی پر رکھنا:

عن عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان اذا قعد فی التشهد وضع کفه الیسری علی فخذه الیسری وأشار بالسبابة لا یجاوز بصره اشارته۔ (سنن نسائی، باب موضع البصر فی التشهد)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب تشہد میں بیٹھ جایا کرتے تھے تو آپ ﷺ بائیں طرف کی ہتھیلی بائیں ران پر اور دائیں ہاتھ کی اُنگلی سے اشارہ فرماتے اور اسی جگہ پر اپنی نگاہ رکھتے۔

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ أنه رأی رجلا یحرك الحصی بیده وهو فی الصلاة فلما انصرف قال له عبد اللہ لا تحرك الحصی وأنت فی الصلاة فان ذلك من الشیطان ولکن اصنع کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یصنع قال وکیف کان یصنع؟ قال فوضع یده الیمنی علی فخذه الیمنی و أشار بأصبعه التی تلی الابهام فی القبلة ورمی ببصره الیها أو نحوها ثم قال هکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یصنع۔ (سنن نسائی، باب موضع البصر فی التشهد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو دیکھا (کہ وہ نماز کی حالت میں تھا) تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے (راوی کہتے ہیں اس طرح کیا) کہ اپنے دائیں ہاتھ کو دائیں ران پر رکھا اور انگوٹھے کے پاس والی اُنگلی سے قبلہ کی طرف اشارہ کیا، اور اپنی نگاہ کو اُنگلی پر یا اس کے آس پاس رکھا، پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے۔

اشارہ کے بعد اُنگلی کو قدرے اُٹھا کر رکھنا:

مالك بن نمیر الخزاعی رضی اللہ عنہ من أهل البصرة ان أباه حدیثه انه رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قاعدًا فی الصلوٰة واضعًا ذراعه الیمنی علی فخذه الیمنی رافعًا أصبعه السبابة۔ (سنن نسائی، باب بسط الیسری علی الرکبة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت مالک بن نمیر خزاعی رضی اللہ عنہ نے اپنے والدؓ سے سنا اور اُنہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز کے دوارن بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کا دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور شہادت کی اُنگلی کو اٹھائے ہوئے تھے جو قدرے جھکی ہوئی تھی۔

فائدہ: تشہد میں شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کرنے کے بعد اُنگلی کو بالکل نہ گرائے بلکہ تھوڑا سا اُٹھا کر رکھنا مسنون ہے۔

اُنگلیوں کا حلقہ آخر نماز تک رکھنا:

عن عاصم بن كليب عن ابيه عن جده قال دخلت على النبي صلى الله عليه واله وسلم وهو يصلي وقد وضع يده اليسرى على فخذه اليسرى ووضع يده اليمنى على فخذه اليمنى وقبض أصابعه وبسط السبابة وهو يقول" يا مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك"۔ (سنن ترمذی، ابواب الدعوت، باب بلا ترجمہ)

عاصم بن کلیب رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا (حضرت شہاب بن مجنون رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور اپنا بایاں ہاتھ بائیں ران پر اور دایاں ہاتھ دائیں ران پر رکھا ہوا تھا اور آپ ﷺ نے اپنی شہادت والی اُنگلی کو بچھایا ہوا تھا اور یہ دُعا پڑھ رہے تھے "یا مقلب القلوب ثبت قلبي على دينك"۔

فائدہ: دُعا تشہد میں درود شریف کے بعد سلام پھیرنے کے قریب مانگی جاتی ہے، آپ ﷺ اس وقت بھی اُنگلی کو بچھا کر اسی حالت پر برقرار رکھے ہوئے تھے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اُنگلی کو آخر نماز تک بچھائے رکھنا ہی مسنون ہے۔

چنانچہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ترمذی شریف کی شرح میں لکھتے ہیں کہ:

قلت فيه ادامة اشارة التشهد الى آخر الصلوة۔ (الثواب الحلی علی جامع الترمذی ۲/۱۹۹)

میں کہتا ہوں کہ اس حدیث میں یہ ثابت ہے کہ اشارہ آخر نماز تک برقرار رکھنا چاہیے۔

تشہد میں اُنگلی کا اشارہ کرنے کی فضیلت:

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم لهي أشد على الشيطان من الحديد يعني السبابة۔ (مشکوٰۃ، کتاب الصلوٰۃ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ اُنگلی سے اشارہ کرنا شیطان پر لوہے سے زیادہ سخت ہے۔

قعدہ اولیٰ میں تشہد کے علاوہ اور کچھ نہ پڑھنا:

عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال علمنی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم التشهد فی وسط الصلوٰة وفی اخرها...."التحیا ت لله والصلوات و الطیبا ت السلام علیك ایها النبی ورحمته الله وبر کاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین أشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله" قال ثم ان کان فی وسط الصلوٰة نهض حین یفرغ من تشهده.

(سنن نسائی، باب کیف التشهد الاولی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے نماز کے اول تشہد اور آخر تشہد کی تعلیم دی "التحیات للہ والصلوات....الخ" اور فرماتے تھے کہ نمازی اگر نماز کے درمیان ہو تو اپنے تشہد سے فارغ ہو کر کھڑا ہو جائے۔

عن الأسود بن یزید عن أبیه قال و کنا نحفظه عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه کما نحفظ حروف القرآن حین اخبرنا أن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم علمه ایاه قال فکان یقول اذا جلس فی وسط الصلاة وفی اخرها علی ورکه الیسری "التحیا ت لله والصلوات و الطیبا ت السلام علیك ایها النبی ورحمته الله وبر کاته السلام علینا وعلی عباد الله الصالحین أشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله" قال ثم اذا کان فی وسط الصلوٰة نهض حین یفرغ من تشهده.

(صحیح ابن خزیمه، باب الا قتصار فی الجلسة الاولی علی التشهد وترك الدعاء بعد التشهد الاول)

حضرت اسود بن یزید رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تشہد کے کلمات فرماتے ہیں (اسی اہتمام کے ساتھ) یاد کرتے تھے جیسے قرآن مجید کے حروف سیکھے جاتے ہیں، جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں بتایا کہ ان کلمات کی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

انہیں خود رسول اللہ ﷺ نے تعلیم دی اور فرماتے تھے کہ جب نمازی نماز کے درمیانی (تشہد میں) ہو تو اپنی بائیں سرین پر بیٹھے تو یہ کلمات پڑھے "التحیات للہ والصلوات والطیبات....الخ" پھر فرماتے ہیں کہ اگر آپ ﷺ نماز کے درمیان میں ہوتے تو تشہد سے فارغ ہو کر کھڑے ہو جاتے۔

عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال علمنا رسول الله صلى الله عليه واله وسلم أن نقول اذا جلس فی الرکعتین الأولیین کأنه علی الرضف....أن لا یطیل الرجل القعود فی الرکعتین الأولیین ولا یزید علی التشهد شیئاً۔

(سنن ابو دؤد، باب فی تخفیف القعود)(سنن ترمذی، باب مقدار القعود فی الرکعتین الاولین)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ دو رکعتیں پڑھ کر ایسا بیٹھتے گویا گرم توے یا پتھر پر بیٹھتے ہوں (یعنی جلد اُٹھ جاتے) اور پہلا قعدہ لمبا نہ کیا جائے اور تشہد میں اضافہ نہ کیا جائے۔

آثار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وتابعین رحمہم اللہ:

عن تمیم بن سلمة قال کان أبو بکر رضی الله عنه اذا جلس فی الرکعتین کأنه علی الرضف یعنی حتی یقوم۔ (مصنف ابن أبی شیبه، ابا قدر کم یقعد الرکعتین الاولین)

حضرت تمیم بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ دو رکعت کے بعد بیٹھتے تو ایسا لگتا جیسے توے پر بیٹھتے ہوں (یعنی آپ رضی اللہ عنہ جلدی کھڑے ہو جاتے تیسری رکعت کے لیے)۔

عن عیاض بن مسلم عن ابن عمر رضی الله عنه أنه کان یقول ما جعلت الراحة فی الرکعتین الا للتشهد۔ (مصنف ابن أبی شیبه، ابا قدر کم یقعد الرکعتین الاولین)

حضرت عیاض بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ دو رکعت میں راحت صرف تشہد کے لیے رکھی گئی ہے۔

عن الحسن أنه کان یقول لا یزید فی الرکعتین الأولین علی التشهد۔

(مصنف ابن أبی شیبه، ابا قدر کم یقعد الرکعتین الاولین)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نمازی پہلی دو رکعتوں میں تشہد پر زیادتی نہ کرے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

أخبرنا مغيرة عن ابراهيم أنه كان يجلس في التشهد في الركعتين قدر التشهد مترسلاً ثم يقوم. (مصنف ابن أبي شيبه، ابا قدر كم يقعد الركعتين الاولين)

حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ دو رکعت پڑھنے کے بعد تشہد میں تیز تشہد پڑھنے کی مقدار بیٹھتے اور پھر کھڑے ہوجاتے۔

عن مطرف عن الشعبي قال من زاد في الركعتين الأولين على التشهد فعليه سجدتا سهو. (مصنف ابن أبي شيبه، ابا قدر كم يقعد الركعتين الاولين)

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جس نے پہلی دو رکعتوں میں تشہد پر زیادتی کی اس پر سجدہ سہو واجب ہوگیا۔

قعدہ اولیٰ سے تیسری رکعت کے لئے اُٹھتے وقت تکبیر کہنا:

عن مطرف قال صليت أنا وعمران بن حصين رضي الله عنه صلوة خلف علي بن أبي طالب رضي الله عنه فكان اذا سجد كبر واذا رفع كبر واذا نهض من الركعتين كبر. (صحيح بخاری، باب يكبر وينهض من السجدتين)

حضرت مطرف رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بھی اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ رضی اللہ عنہ سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے جب سر اُوپر اُٹھاتے تو تکبیر کہتے اور جب دو رکعتوں سے سر اُٹھاتے تو تکبیر کہتے۔

تیسری رکعت کے شروع میں رفع الیدین نہ کرنا:

عن ابن عمر رضي الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا دخل في الصلوة رفع يديه نحو صدره واذا رفع رأسه من الركوع ولا يفعل بعد ذلك.

(الناسخ والمنسوخ لابن شاهين، باب رفع اليدين في الصلوة)(فتح الباری شرح بخاری، باب رفع اليدين واذا كبر واذا رفع)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھ سینہ تک اُٹھاتے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے اور نہ اس کے بعد کرتے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فرض نماز کی آخری دو رکعت میں قرأت کا حکم

امام اور منفرد کے لیے ضروری ہے وہ فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ یا کم از کم تین چھوٹی آیات یا ایک بڑی آیت ملائے اور جبکہ فرض کی آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھ لے ہاں اگر وقت انتہائی کم ہو اور سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بقدر بھی توقف نہ کر سکتا ہو تو ایسی صورت میں تسبیحات پڑھ لینا بھی کافی ہو جائے گا، اور نماز ادا ہو جائے گی، لیکن یاد رہے فرض نماز کی آخری دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ کا پڑھنا تسبیحات سے افضل ہے اور تسبیحات خاموش رہنے سے افضل ہے۔

عن أبي قتادة رضی الله عنه أن النبي صلى الله عليه واله وسلم كان يقرأ في الظهر في الأوليين بأم الكتاب وسورتين وفي الركعتين الاخريين بأم الكتاب.

(صحیح بخاری، باب یقرأ في الاخرین بأم الكتاب)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ اور ساتھ کوئی دوسری سورۃ پڑھتے اور آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے۔

عن جابر بن سمرة رضی الله عنه أن أهل الكوفه شكوا سعدًا رضي الله عنه الى عمر بن الخطاب رضي الله عنه فذكروا من صلوته فأرسل اليه عمر فقدم عليه فذكر له ما عابوه به من أمر الصلوة فقال اني لأصلي بهم صلوة رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ما أخرم عنها اني لأركد بهم في الأوليين وأحذف في الأخريين فقال الظن بك أبا اسحق. (صحیح بخاری، باب یطول في الاولین ویحذف في الاخرین)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کوفیوں نے تیری ہر طرح کی شکایت کی ہے حتی کہ تمہاری نماز کی بھی شکایت کی ہے تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں تو نماز کی پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ اور لمبی سورتیں پڑھتا ہوں آخری دو رکعتوں میں فاتحہ کے علاوہ حذف کرتا ہوں (یعنی آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتا ہوں) میں تو رسول اللہ ﷺ کی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پیروی میں کوئی کمی نہیں کرتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یقیناً تو سچا ہے۔

عن الزهری و كان جابر بن عبدالله يقرأ فی الركعتين الأولیين من الظهر و العصر بأم القرآن وسورة وفی الاخريين بأم القرأن.

(مصنف عبد الرزاق،باب كيف القرأة فی الصلاة؛ وهل يقرأ ببعض السورة؟)

حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ پڑھتے جبکہ آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔

عن ابن سيرين قال نبئت أن ابن مسعود رضی الله عنه كان يقرأ فی الظهر والعصر فی الركعتين الأوليين بفاتحة الكتاب وما تيسر وفی الأخريين بفاتحة الكتاب. (مصنف ابن أبی شيبه،باب من كان يقرأ فی الأوليين بفاتحة الكتاب وسورة)

حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور سورۃ پڑھتے جبکہ آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے۔

عن عبيدالله بن رافع كان يعنی عليا رضی الله عنه يقرأ فی الأولين من الظهر والعصر بأم القرآن وسورة ولا يقرأ فی الأخرين.

(مصنف عبد الرزاق،باب كيف القرأة فی الصلاة؛ وهل يقرا ببعض السورة؟)

حضرت عبیداللہ بن رافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور دوسری سورت پڑھتے تھے اور آخری دو رکعتوں میں قرأۃ نہیں کرتے تھے۔

عن أبی اسحاق عن الحارث عن علی رضی الله عنه قال كان لا يقرأ فی الأخرتين ويسمعهما سبحتين. (مصنف عبد الرزاق،باب كيف القرأة فی الصلاة؛ وهل يقرأ ببعض السورة؟)(مصنف ابن أبی شيبه،باب من كان يقول سبح فی الأخريين ولا يقرأ)

حضرت حارث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ آخری دو رکعتوں میں قرأۃ نہیں کرتے تھے بلکہ ہم تسبیح سنتے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن زید بن علی عن أبیه عن جدة عن علی بن أبی طالب رضی الله عنه أنه کان یعلن القرأة فی الاولیین من المغرب والعشاء والفجر ویسر القرأة فی الاولیین من الظهر والعصر وکان یسبح فی الأخریین من الظهر والعصر والعشاء والرکعة الأخیرة من المغرب۔ (مسند امام زید بن علی، باب القرأة فی الصلاة، رقم الحدیث ۸۲)

حضرت زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ مغرب، عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں اور فجر میں قرأۃ بلند آواز سے کرتے، ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں قرأۃ آہستہ کرتے، ظہر، عصر اور عشاء کی آخری رکعت میں تسبیح کہتے تھے۔

عن أبی اسحق عن علی وعبدالله رضی الله عنهم أنهما قالا أقرا فی الأولین وسبح فی الأخریین۔ (مصنف ابن أبی شیبه، باب من کان یقول سبح فی الأخریین ولا یقرأ)

حضرت اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم دونوں حضرات نے فرمایا کہ پہلی دو رکعتوں میں قرأۃ کر اور آخری دو رکعتوں میں تسبیح کہہ لے۔

عن أبی اسحاق عن علی رضی الله عنه قال یسبح ویکبر فی الأخریین۔

(مصنف ابن أبی شیبه، باب من کان یقول سبح فی الأخریین ولا یقرأ)

حضرت اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آخری دو رکعتوں میں (نمازی) تسبیح یا تکبیر کہہ لے۔

آثار تابعین وتبع تابعین رحمۃ اللہ علیہم:

عن أبی حنیفة عن حماد عن ابراهیم عن أصحاب ابن مسعود رضی الله عنه أنهم کانوا یقرؤن فی الرکعتین الأولیین بفاتحة الکتاب وشئی معها ولا یقرؤن فی الأخریین شیئا۔ (کتاب الآثار للامام أبی یوسف، باب افتتاح الصلاۃ)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد پہلی دو رکعتوں میں فاتحہ اور اس کے ساتھ کچھ اور (قرآن کی سورۃ کی) قرأۃ کرتے جبکہ آخری دو رکعتوں میں قرأۃ نہ کرتے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن ابراھیم قال ماقرأ علقمة فی الرکعتین الأخرین حرفاً فقط۔

(مصنف عبدالرزاق،باب کیف القرأة فی الصلاة؛وھل یقرا ببعض السورة؟)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ نے آخری دو رکعتوں میں کوئی حرف بھی نہیں پڑھا۔

عن منصور عن ابراھیم قال اقرأ فی الأولیین بفاتحة الکتاب وسورة وفی الأخریین سبح۔(مصنف عبد الرزاق،باب کیف القرأة فی الصلاة ؛وھل یقرا ببعض السورة؟)(مصنف ابن أبی شیبہ،باب من کان یقول سبح فی الأخریین ولا یقرأ)

حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو پہلی دو رکعتوں میں تو سورت اور فاتحہ اور دوسری سورت دونوں پڑھ اور آخری دو رکعتوں میں تسبیح کہہ۔

عن الثوری عن ابراھیم قال کان لا یقرأ فی الأخرتین۔

(مصنف عبدالرزاق،باب کیف القرأة فی الصلاة ؛وھل یقرأ ببعض السورة؟)

حضرت ثوری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آخری دو رکعتوں میں قرأۃ نہ کرو۔

عن الحسن بن عبیداللہ عن ابراھیم قال سبح فی الأخریین و کبر۔

(مصنف ابن أبی شیبہ،باب من کان یقول سبح فی الأخریین ولا یقرأ)

حضرت حسن بن عبیداللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آخری دو رکعتوں میں تکبیر اور تسبیح کہہ۔

عن ابن الأسود قال یقرأ فی الرکعتین الأولیین بفاتحة الکتاب وسورة وفی الأخریین یسبح ویکبر۔(مصنف ابن أبی شیبہ،باب من کان یقول سبح فی الأخریین ولا یقرأ)

حضرت ابن اسود رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ اُنہوں نے فرمایا پہلی دو رکعتوں میں سورت فاتحہ اور دوسری سورت کی قرأت کی جائے اور آخری دو رکعتوں میں تکبیر اور تسبیح کہی جائے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قعدہ اُخیرہ

تین یا چار رکعات والی نماز میں آخری رکعت کے سجدوں سے اُٹھتے کے بعد تشہد یعنی قعدہ اُخیرہ میں بیٹھ جائے۔

عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال علمنی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم التشهد فی وسط الصلوٰة وفی أخرها۔ (سنن نسائی، باب کیف التشهد الاول)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے نماز کے اول تشہد اور آخر تشہد کی تعلیم دی۔

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه کما نحفظ حروف القرآن حین أخبرنا أن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم .. قال ثم اذا کان فی وسط الصلوٰة نهض حین یفرغ من تشهده وان کان أخرها دعا بعد تشهد بما شاء الله أن یدعو ثم یسلم۔
(صحیح ابن خزیمه، باب الاقتصار فی الجلسة الاولی علی التشهد وترک الدعاء بعد التشهد الاول)

حضرت اسود بن یزید رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے تشہد کے کلمات فرماتے ہیں (اسی اہتمام کے ساتھ) یاد کرتے تھے جیسے قرآن مجید کے حروف سیکھے جاتے ہیں، جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں بتایا کہ ان کلمات کی انہیں خود رسول ﷺ نے تعلیم دی اور فرماتے تھے کہ جب آپ ﷺ نماز کے درمیان میں ہوتے تو تشہد سے فارغ ہو کر کھڑے ہو جاتے اور اگر نماز کے آخر میں ہوتے تو تشہد کے بعد جو اللہ چاہتا دُعا مانگتے پھر سلام پھیرتے۔

قعدہ اُخیرہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھنا:

اگر دو رکعت والی نماز ہو تو تشہد کے بعد درود شریف پڑھے اور اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہو تو تیسری اور چوتھی رکعت پڑھ کر آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھے۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۔ (سورۃ احزاب آیت ۵۶)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بلا شبہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اس لیے اے ایمان والو! تم بھی آپ ﷺ پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو۔

عن فضالة بن عبيد رضى الله عنه قال سمع رسول الله عليه واله وسلم رجلاء يدعو فى الصلوة لم يحمد الله ولم يصلى على النبى صلى الله عليه واله وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم عجلت أيها المصلى؟ ثم علمهم رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فسمع رسول الله صلى الله عليه واله وسلم رجلاً يصلى فمجد الله وحمده وصلى على النبى صلى الله عليه واله وسلم فقالرسول الله صلى الله عليه واله وسلم ادع تجب وسل تعط۔

(سنن نسائی،باب التمجید والصلوة على النبي ﷺ فى الصلوة)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو سنا وہ نماز میں نہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرتا ہے نہ نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھتا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے نمازی تم نے جلدی کی پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو (نماز کے بارے میں) سکھایا پھر آپ ﷺ نے ایک اور آدمی سے سنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کر رہا ہے اور آپ ﷺ پر درود بھی بھیج رہا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! اب تیری دُعا قبول ہوگی سوال کر عطا کیا جائے گا۔

قعدہ اُخیرہ میں تشہد کے بعد درود ابراہیمی پڑھنا افضل ہے:

نمازی قعدہ اُخیرہ میں تشہد کے بعد درودِ ابراہیمی پڑھے کیونکہ درودِ ابراہیمی پڑھنا افضل اور مستحسن ہے اُس کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر، جس طرح رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، یقیناً تو ہی تعریفوں اور بزرگی والا ہے، اے اللہ! برکت

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عطا فرما محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر، جس طرح تو نے برکت عطا فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور آل ابراہیم علیہ السلام پر، یقینا تو ہی تعریفوں اور بزرگی والا ہے۔

عن كعب بن عجرة رضي الله عنه سألنا رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فقلنا يارسول الله صلى الله عليه واله وسلم؛ فان الله قد علمنا كيف نسلم عليك، قال قولوا "اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابرهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد".

(صحيح بخاري، باب الصلوة على النبي ﷺ)(صحيح مسلم، باب الصلوة على النبي ﷺ بعد التشهد)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! ہم آپ ﷺ پر اور اہل بیت پر صلوۃ کیسے بھیجیں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سلام بھیجنے کا طریقہ تو بتا دیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا یوں کہا کرو "اللهم صل على محمد وعلى... الخ"۔

أبي مسعود الأنصاري رضي الله عنه قال أتانا رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ونحن في مجلس سعد بن عبادة رضي الله عنه فقال له بشير بن سعد رضي الله عنه أمرنا الله تعالى أن نصلي عليك يا رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فكيف نصلي عليك قال فسكت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم حتى تمنينا أنه يسأله ثم قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قولوا "اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابرهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد" والسلام كما قد علمتم.

(صحيح مسلم، باب الصلوة على النبي ﷺ بعد التشهد)

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی مجلس میں تھے کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ سے بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

اللہ ﷺ! ہم کو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر درود بھیجنے کا حکم دیا ہے ہم آپ ﷺ پر کیسے درود بھیجیں؟ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے یہاں تک کہ ہم تمنا کرنے لگے کہ آپ ﷺ سے اس طرح سوال نہ کیا جاتا پھر آپ ﷺ نے فرمایا تم "اللھم صل علی محمد وعلی...الخ"۔

درود شریف پڑھنے کی فضیلت:

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من صلى على صلوة واحدة صلى الله عليه عشرًا.

(صحیح مسلم، باب الصلوۃ علی النبی ﷺ بعد التشهد)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص ایک بار مجھ پر درود بھیجے اللہ عزوجل اس پر دس دفعہ رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم أولى الناس بيوم القيمة أكثرهم علي صلوة. (المستدرك للحاكم، كتاب الصلوة)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ قریب میرے وہ شخص ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہے۔

درود شریف نہ پڑھنے پر وعید:

عن ابن عباس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من نسي الصلوة علي خطئ طريق الجنة. (سنن ابن ماجه باب الصلوة على النبي ﷺ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر درود پڑھنا بھول گیا وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔

درود شریف پڑھے بغیر نماز مکمل نہیں:

عن أبي مسعود الانصاري رضي الله عنه قال لو صليت صلوة لا اصلي فيها على آل محمد صلى الله عليه واله وسلم ما رأيت أن صلوتي تتم.

(سنن دار قطنی، باب ذکر وجوب الصلوۃ علی النبی ﷺ فی التشهد)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جس نماز کے دوران درود شریف نہ پڑھوں اس نماز کے بارے میں میرا یہی گمان ہے کہ میری نماز مکمل نہیں ہوئی۔

درود شریف کے بعد دُعا پڑھنا:

وقال ربكم أدعوني أستجب لكم ان الذين يستكبرون عن عبادتي سيدخلون جهنم دخرين۔(سورۃ غافر، آیت ۶۰)

اور فرمایا تمہارے رب نے دُعا کرو مجھ سے میں تمہاری دُعا قبول کروں گا، بے شک وہ لوگ جو میرے سامنے دُعا کرنے سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔

عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من لم يدع الله عزوجل غضب عليه۔(سنن ابن ماجه، باب فضل الدعاء، رقم الحديث ۳۸۲۷)

(مسند احمد رقم الحديث ۹۷۰۱)(مصنف ابن أبي شيبه، باب فضل الدعاء، رقم الحديث ۲۹۱۶۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کے سامنے دُعا نہ کی اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتے ہیں۔

تشہد کے بعد دُعا اختیاری ہے:

عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه قال كنا اذا صلينا خلف النبي صلى الله عليه واله وسلم... فقال ان الله هو السلام فاذا صلى أحدكم فليقل التحيات لله... أن محمدًا عبده ورسوله ثم ليتخير من الدعاء أعجبه اليه فيدعو۔

(صحيح بخاري، باب ما يتخير من الدعاء بعد التشهد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (التحیات پڑھنے کے بعد) پھر نمازی کو اختیار ہے کہ جو دُعا اچھی لگے مانگے۔

عن الحكم بن عطية قال سمعت محمداً وسئل عن الدعاء في الصلاة؟ فقال كان أحب دعائهم ما وافق القرآن۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من كان يستحب أن يدعو في الفريضة بما في القرآن)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت حکم بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے دُعا کے بارے میں سوال کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ اسلاف (صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ) کو سب سے زیادہ پسند دُعائیں وہ تھیں جو قرآن کے موافق ہوں۔

عن صدقة بن يسار قال سمعت طاؤوساً يقول أدعو في الفريضة بما في القرآن.

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من كان يستحب أن يدعو في الفريضة بما في القرآن)

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فرض نماز میں قرآنی دُعائیں مانگو۔

عن مغيرة عن ابراهيم قال كان يستحب أن يدعو في المكتوبة بدعاء القرآن.

(مصنف ابن أبي شيبه، باب من كان يستحب أن يدعو في الفريضة بما في القرآن)

حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اس بات کو پسند فرماتے تھے کہ فرض نماز میں قرآنی دُعائیں مانگی جائیں۔

نوٹ: درود شریف پڑھنے کے بعد مسنون دُعاؤں میں سے جو دعا چاہے مانگ سکتا ہے ایک سے زائد دُعائیں بھی مانگی جا سکتی ہیں بعض دُعائیں زیادہ پڑھی جاتی ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا:

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دُعا ذکر فرمائی:

رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ. (سورة ابراهيم، آيت ۴۰،۴۱)

اے اللہ! مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا اور میری دُعا قبول فرما، اے ہمارے رب! مجھے میرے والدین اور تمام مومنین کو حساب والے دن بخش دے۔

دُنیا و آخرت کی تمام بھلائیوں کی مجموعہ دُعا:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (سورة البقرة آيت ۲۰۱)

اے ہمارے رب! ہمیں دُنیا و آخرت کی تمام بھلائیاں عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نماز میں پڑھی جانے والی دیگر مسنون دُعائیں:

عن أبي بکر الصدیق رضی اللہ عنہ أنہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم علمنی دُعاء أدعو بہ فی صلوتی قال قل "اللھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرۃ من عندک وأرحمنی انک انت الغفور الرحیم"۔(صحیح بخاری،باب الدعاء قبل السلام)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی کہ مجھے کوئی دُعا ایسی سکھایں جو میں نماز میں مانگا کروں آپ ﷺ نے فرمایا یہ دُعا مانگا کرو "اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے علاوہ کوئی اور ذات نہیں جو گناہ بخش دے، پس اپنے ہاں میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما، بے شک تو ہی مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے"۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان یدعو فی الصلوۃ "اللھم انی أعوذبک من عذاب القبر وأعوذبک من فتنۃ المسیح الدجال وأعوذبک من فتنۃ المحیا وفتنۃ الممات اللھم انی أعوذبک من المائم والمغرم" قالت فقال قائل ما اکثر ما یستعیذ من المغرم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم فقال ان الرجل اذا حدث فکذب ووعد فأخلف۔

(صحیح بخاری،باب الدعاء قبل السلام)

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز میں یہ دُعا مانگا کرتے تھے "اے اللہ! میں تجھ سے قبر کے عذاب، مسیح دجال کے فتنہ، زندگی موت کے فتنہ اور قرض سے پناہ مانگتا ہوں" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کسی نے پوچھا اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ قرض سے بہت کثرت سے پناہ کیوں مانگتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا آدمی قرض دار ہوتا ہے تو جھوٹ بھی بولتا ہے اور وعدہ خلافی بھی کرتا ہے۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت وما یصلی صلوۃ بعد ذلک الا سمعتہ یتعوذ من عذاب القبر۔(صحیح مسلم،باب ما یستعاذ منہ فی الصلوۃ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (یہودی عورت کا قبر کے سوال کرنے کے) واقعہ کے بعد ایک نماز بھی ایسی نہیں پڑھی کہ جس میں قبر کے عذاب سے پناہ نہ مانگی ہو۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

لفظ سلام پر نماز کا اختتام کرنا

عن عائشة رضی الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يستفتح الصلوٰة بالتكبير....وكان يختم الصلوٰة بالتسليم.

(صحیح مسلم، باب ما يجمع صفة الصلوٰة وما يفتح به ويختم به)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز تکبیر سے شروع فرماتے اور سلام پر نماز ختم فرماتے۔

عن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم مفتاح الصلوٰة الطهور وتحريمها التكبير وتحليلها التسليم.

(سنن ترمذی، باب ما جاء ان مفتاح الصلوٰة الطهور)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طہارت (وضو) نماز کی کنجی ہے اور نماز کی تحریم تکبیر تحریمہ کہنا ہے اور نماز ختم کرنے کا ذریعہ سلام ہے۔

اختتام نماز پر دائیں بائیں سلام پھیرنا:

عن سعد بن أبي وقاص رضى الله عنه قال كنت أرى رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يسلم عن يمينه وعن يساره حتى أرى بياض خده.

(صحیح مسلم، باب السلام التحليل من الصلوٰة)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کے رخسار مبارک کی سفیدی دیکھتا۔

سلام کے مسنون الفاظ:

عن ابن مسعود رضی الله عنه عن النبی صلى الله عليه واله وسلم انه كان يسلم عن يمينه وعن يساره "السلام عليكم ورحمة الله، السلام عليكم ورحمة الله".

(سنن نسائی، باب كيف السلام على اليمين)(سنن ترمذی، باب ما جاء في التسليم في الصلوٰة)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (نماز ختم فرماتے ہوئے) ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہتے ہوئے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے۔

عن عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یسلم عن یمینه وعن یسارہ حتی یری بیاض خدہ " السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ". (سنن ابن ماجہ باب التسلیم)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے حتی کہ آپ ﷺ کی رخساروں کی سفیدی نظر آتی اور آپ ﷺ فرماتے ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ''۔

فائدہ: چنانچہ علامہ عینی رحمہ اللہ بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نام لکھنے کے بعد فرماتے ہیں کہ:

فھو لاء عشرون صحابیاً رووا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم أن المصلی یسلم فی آخر صلوته تسلیمتین۔ (عمدۃ القاری ۲/۱۲۲، طبع دار الکتب العلمیۃ بیروت)

پس یہ بیس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے کہ نمازی اپنی نماز کے آخر میں دو سلام کہے اور دونوں طرف سلام پھیرے۔

مقتدی امام کے ساتھ سلام پھیرے:

عن عتبان بن مالك رضی اللہ عنہ قال صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وصففنا خلفه ثم سلم وسلمنا حین سلم. (سنن نسائی باب تسلیم المأموم حین یسلم الامام) (صحیح بخاری باب من لم یرد السلام علی الامام واکتفی)

حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی جس وقت آپ ﷺ نے سلام پھیرا ہم نے بھی سلام پھیرا۔

کان ابن عمر رضی اللہ عنہ یستحب اذا سلم الامام أن یسلم من خلفه.

(صحیح بخاری باب یسلم حین یسلم الامام)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس بات کو پسند فرماتے کہ جب امام سلام پھیرے تو مقتدی بھی سلام پھیر دیں۔

نمازی کا سلام میں امام اور دوسرے نمازیوں کی نیت کرنا:

عن سمرة بن جندب رضی الله عنه قال أمرنا رسول الله صلی الله علیه واله وسلم أن یسلم علی ائمتنا یسلم بعضنا علی بعض۔

(سنن ابن ماجه، باب سلام علی الامام)(سنن ابو داؤد، باب سلام علی الامام)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم امام پر سلام کریں اور ایک دوسرے پر سلام کریں۔

سلام کے الفاظ مختصر کہنا چاہیے:

عن أبی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم حذف السلام سنة۔ (سنن ابو داؤد، باب تخفیف فی السلام)(المستدرك للحاکم، رقم الحدیث ۸۴۰)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سلام کا مختصر کرنا سنت ہے (یعنی اس پر مد نہ کرے)۔

سلام کے فوراً بعد تکبیر اُونچی آواز سے کہنا اور تین مرتبہ استغفار کہنا:

عن ابن عباس رضی الله عنه قال کنت أعرف انقضاء صلوة رسول الله صلی الله علیه واله وسلم بالتکبیر۔ (صحیح بخاری، باب الذکر بعد الصلوة)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ختم ہونے کو تکبیر کے ذریعے پہچان لیتے تھے (یعنی آپ ﷺ نماز میں سلام کے فوراً بعد بلند آواز سے اللہ اکبر کہتے تھے)۔

عن ثوبان رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اذا أنصرف من صلوته استغفر ثلثاً وقال "اللهم انت السلام ومنك السلام

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تبارکت یا ذالجلال ولا کرام" قال الولید فقلت للأوزاعی کیف الاستغفار؟ قال تقول أستغفر الله أستغفر الله۔(صحیح مسلم، باب استحباب الذکر بعد الصلوۃ)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار پڑھتے اور یہ دُعا پڑھتے "اے اللہ! تو ہی ہر عیب سے پاک ہے اور تیری ہی طرف سے اور تیرے ہی ہاتھ میں سلامتی ہے تو برکت والا ہے، اے بزرگی و برتری والے تعظیم واکرام والے" (راوی حدیث) ولید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا استغفار کیسے ہوگا؟ تو اُنہوں نے فرمایا کہ آپ یہ کہیں "استغفر اللہ، استغفر اللہ"۔

مقتدیوں کی طرف رُخ کرنے سے پہلے کتنی دیر توقف کرے:

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا سلم لم یقعد الا مقدار ما یقول "اللھم انت السلام ومنك السلام تبارکت یا ذالجلال والا کرام"۔(صحیح مسلم، باب استحباب الذکر بعد الصلوۃ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد نہیں بیٹھتے تھے مگر بقدر اس دُعا کے "اے اللہ! تو ہی ہر عیب سے پاک ہے اور تیری ہی طرف سے اور تیرے ہی ہاتھ میں سلامتی ہے تو برکت والا ہے، اے بزرگی و برتری والے تعظیم واکرام والے"۔

فائدہ: علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ بالا حدیث "لم یقعد الا مقدار ما یقول" کی تشریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

ان المراد بالنفی المذکور نفی استمرارہ جالسًا علی قبل السلام الا مقدار ما ذکر فقد ثبت انہ کان اذا صلی اقبل علی أصحابہ۔(فتح الباری، کتاب الدعوات)

رسول اللہ ﷺ اسی سابق ہیئت پر بس اتنی ہی دیر بیٹھتے تھے جتنی دیر میں یہ دُعا "اللھم انت السلام ومنك السلام تبارکت یا ذالجلال والا کرام" پڑھی جا سکتی تھی، اس کے بعد آپ ﷺ نمازیوں کی طرف کبھی دائیں اور کبھی بائیں جانب رُخ مبارک پھیر کر دُعا فرمایا کرتے تھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

كان صلى الله عليه واله وسلم فرغ من صلاته استغفر ثلاثا وقال اللهم أنت السلام ومنك السلام تباركت ياذا الجلال و الاكرام ولم يمكث مستقبل القبلة الا مايقول ذلك بل يسرع الانفتال الى المأمومين وكان ينفتل عن يمينه وعن يساره. (زاد المعاد في هدى خير العباد ١/١٥٦، طبع موسسة الرسالة بيروت)

کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہو کر سلام پھیرتے تو تین بار استغفار پڑھتے اور "اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت يا ذا الجلال والاكرام" والی دُعا پڑھنے کے بقدر قبلہ رو بیٹھتے پھر فوراً نمازیوں کی طرف رُخ پھیر لیتے، کبھی دائیں جانب اور کبھی بائیں جانب۔

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ جن کی فقاہت وثقاہت مسلّم ہے، فرماتے ہیں کہ:

قد تاهت العلماء بحديث عائشة رضى الله عنها هذا فاضطروا الى تأويلات فيما ورد أنه صلى الله عليه وسلم كان يقول ازيد من هذا وحكموا أن الزيادة على هذا المقدار فى الجلوس بعد الفريضة قبل اداء السنن لا يجوز الا ان بعضهم لما تنبه على صحة الروايات المثبتة للزيادة فى الجلوس قال لا تجوز الزيادة فى الجلوس على مقدار الركعتين وهذا هو القول النجيح الذى لايعتدى عن الحق الصريح فان حديث عائشة يمكن أن يقال فيه ان النبى صلى الله عليه واله وسلم كان يقول هذه الكلمات أحيانا فاتفقت الروايات وكل ماورد عن النبى صلى الله عليه واله وسلم انه كان يقولها بعد الصلوة لايتعدى عن مقدار الركعتين. (الكوكب الدرى شرح ترمذى ٢/٢١٨، طبع مكتبة الشيخ)

اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی روایت کی وجہ سے علماء سوچ میں پڑ گئے اور اسی وجہ سے ان روایات میں مختلف تاویلات کرنے لگے جن میں اس مقدار سے زیادہ دیر تک بیٹھنا بیان ہوا ہے اور یہ فیصلہ طے پایا کہ فرض کے "اللهم انت السلام ومنك السلام

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تبارکت یا ذاالجلال والاکرام "بعد سے زیادہ دیر بیٹھنا جائز نہیں لیکن ان میں سے بعض کو جب ان صحیح احادیث پر تنبیہ ہوئی جن میں "اللهم انت السلام ومنك السلام تبارکت یا ذاالجلال والاکرام" کے علاوہ اور بھی اَذکار واَدعیہ مذکور ہیں تو اُنہوں نے یہ طے کیا کہ فرائض کے بعد سنن سے پہلے دو رکعت کی مقدار سے زیادہ بیٹھنا جائز نہیں اور یہ نہایت کامیاب اور صحیح قول ہے کیونکہ اسی وجہ سے روایات میں تطبیق کی صورت ممکن ہو سکتی ہے۔

فرضوں کے بعد دُعا کے مستحب ہونے پر اِجماع ہے:

امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

قد ذكرنا استحباب الذكر والدعاء للامام والمأموم والمنفرد وهو عقب كل الصلوات بلا خلاف۔ (شرح المهذب للنووی ۳/۴۳۱، طبع دار الفکر بیروت)

فرمایا گیا ہے کہ دُعا اور ذکر امام، مقتدی اور منفرد سب کے لیے مستحب ہے اور ہر نماز کے بعد دُعا کے مستحب ہونے پر کسی کا اختلاف نہیں۔

سلام کے بعد امام کا مقتدیوں کی طرف رُخ کرنا:

عن سمرة بن جندب رضى الله عنه قال كان النبى صلى الله عليه واله وسلم اذا صلى صلوٰة أقبل علينا بوجهه۔ (صحیح بخاری، باب يستقبل الامام الناس اذا سلم)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھ لیتے تو اپنے رُخ انور کے ساتھ ہماری طرف متوجہ ہو کر بیٹھتے۔

عن أنس رضى الله عنه قال أخر رسول الله صلى الله عليه واله وسلم الصلوٰة ذات ليلة الى شطر الليل ثم خرج علينا فلما صلى أقبل علينا بوجهه۔

(صحیح بخاری، باب يستقبل الامام الناس اذا سلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز نصف شب تک تاخیر کر دی، اس کے بعد تشریف لائے پھر جب نماز پڑھ چکے تو آپ ﷺ نے ہماری طرف منہ کر لیا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فرضوں کے بعد دُعا مانگنا مسنون ہے

جن نمازوں میں فرض کے بعد سنتیں ہیں جیسے ظہر، مغرب اور عشاء، ان نمازوں میں فرائض کے بعد مختصر ذکر اور دُعا ہے، طویل اذکار اور دُعائیں سنتوں کے بعد ہیں کیونکہ فرائض اور سنتوں میں زیادہ فاصلہ مکروہ ہے لہٰذا ظہر، مغرب اور عشاء کے فرض کے بعد درج ذیل اذکار میں سے صرف ۱، ۲ پڑھ کر باقی اذکار سنتوں اور نفلوں کے بعد کیے جائیں اور جن نمازوں میں فرض کے بعد سنتیں نہیں جیسے فجر اور عصر، ان میں یہ سارے اذکار فرض کے بعد ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ:

فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ.(سورۃ الانشرح، آیت ۷)

پس جب تو (اے محمد ﷺ) فارغ ہو تو عبادت میں محنت کر

مذکورہ آیت کی تفاسیر:

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ (مذکورہ آیت کی تفسیر میں) فرماتے ہیں کہ جب نماز سے فارغ ہو جائیں تو دُعا میں مشغول ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ سے مانگیں اور اس کی طرف راغب ہو جائیں۔

عن قتادة قوله فاذا فرغت فانصب وإلى ربك فارغب الشرح قال أمره اذا فرغ من صلاته أن يبالغ في دعائه۔(تفسیر طبری زیر آیت ۳۰/۲۸۶، طبع دار احیاء التراث العربی بیروت)(تفسیر در منثور مترجم زیر آیت ۶/۱۰۳۲، طبع ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

ثنا عبيد قال سمعت الضحاك يقول في قوله فإذا فرغت فانصب الشرح يقول من الصلاة المكتوبة قبل أن تسلم فانصب۔(تفسیر طبری زیر آیت ۳۰/۲۸۶، طبع دار احیاء التراث العربی بیروت)(تفسیر در منثور مترجم زیر آیت ۶/۱۰۳۲، طبع ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ (مذکورہ آیت کی تفسیر میں) فرماتے ہیں کہ جب آپ ﷺ فرض نماز سے فارغ ہو جائیں تو سوال اور دُعا کے لیے اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جائیں اور راغب ہو جائیں۔

عن ابن عباس رضي الله عنه فاذا فرغت فانصب الشرح يقول فاذا فرغت

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مما فرض علیك من الصلاۃ فسل اللہ وارغب إلیه وانصب له۔ (تفسیر طبری، زیر آیت ۲۰/۲۸۶، طبع دار احیاء التراث العربی بیروت) (تفسیر در منثور مترجم زیر آیت ۶/۱۰۳۲، طبع ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ (مذکورہ آیت کی تفسیر میں) فرماتے ہیں کہ جب آپ اپنی نماز سے فارغ ہو جائیں تو دُعا میں مشغول ہو جائیں۔

عن المغیرۃ بن شعبة رضی اللہ عنه أن رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم کان یدعو دبر کل صلاۃ ثلاثا۔ (التاریخ الکبیر للامام بخاری ۲/۸۰)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ ہر (فرض) نماز کے بعد تین دُعائیں فرماتے۔

عن المغیرۃ بن شعبة رضی اللہ عنه کان النبی صلی اللہ علیه واله وسلم یدعو فی دبر صلاته۔ (التاریخ الکبیر للامام بخاری ۲/۸۰)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ ہر (فرض) نماز کے بعد دُعا فرماتے۔

عن أبی امامة رضی اللہ عنه قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم أیّ الدعا أسمع قال جوف اللیل الاخر ودبر الصلوۃ المکتوبات۔ (سنن الکبریٰ للنسائی، باب ما یستحب من الدعاء دبر الصلوۃ المکتوبات) (سنن ترمذی، کتاب الدعوات)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون سی دُعا سب سے زیادہ قبول ہوتی ہے؟ تو آپ ﷺ کے آخری وقت اور فرض نمازوں کے بعد۔

فائدہ: علامہ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی ظاہری عبارت سے مراد یہی ہے کہ فرض نماز کے فوراً بعد دُعا کرنا چاہیے۔ (اشعۃ اللمعات، ۲/۴۵۶)

دُعا مانگنے کی فضیلت واہمیت:

عن أنس رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم ان اللہ رحیم کریم من عبد ان یرفع الیه یدیه ثم لا یضع فیهما خیرا۔

(سنن ترمذی، باب الدعوت) (سنن ابن ماجه، باب رفع الیدین فی الدعاء)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حیا کرنے والا ہے جب بندہ اللہ کی طرف ہاتھ اُٹھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو حیا آتی ہے کہ ان ہاتھوں کو خالی لوٹائے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه واله وسلم قال ليس شيئ أكرم على الله تعالى من الدعاء۔ (سنن ترمذی، ابواب الدعوات)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دُعا سے زیادہ کوئی عزیز و پسندیدہ چیز نہیں۔

عن أنس بن مالك رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه واله وسلم قال الدعاءُ مخ العبادة۔ (سنن ترمذی، ابواب الدعوات)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دُعا عبادت کا مغز ہے۔

عن النعمان بن بشير رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه واله وسلم قال الدعاءُ هو العبادة۔ (سنن ترمذی، ابواب الدعوات)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دُعا عبادت کا نام ہے۔

فرض نماز کے بعد کی مسنون دُعائیں:

عن أبي امامة قال من رسول الله صلى الله عليه وسلم فى دبر صلاة مكتوبة ولا تطوع الا سمعته يقول "اللهم اغفر لى ذنوبي وخطاياى كلها اللهم أنعشني واجبرني واهدني لصالح الاعمال والاخلاق انه لا يهدى لصالحها ولا يصرف سيئها الا أنت"۔ (عمل اليوم والليلة لابن السني، رقم الحديث ١١٦)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ہر فرض نماز کے بعد یہ دُعا پڑھتے ہوئے سنا "اللھم اغفرلی ذنوبی وخطایای۔۔۔الخ"۔

عن البراء رضي الله عنه قال كنا اذا صلينا خلف رسول الله صلى الله عليه واله وسلم أحببنا أن نكون عن يمينه يقبل علينا بوجهه قال فسمعته يقول "رب قني عذابك يوم تبعث أو تجمع عبادك"۔ (صحيح مسلم، باب استحباب يمين الامام)

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو اس

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بات کو پسند کرتے کہ آپ کی داہنی جانب ہوں، کیونکہ آپ ہماری طرف منہ کر کے بیٹھیں اور میں نے سنا کہ آپ فرماتے تھے "رب قنی عذابک یوم۔۔۔الخ"۔

عن أبي سعيد أن النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا سلم من الصلاة قال ثلاث مرات "سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين والحمد لله رب العالمين"۔ (مسند أبي داؤد طيالسي، رقم الحديث ٢٣١٢)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر نماز سے جب سلام پھیرتے تو تین بار پڑھتے "سبحان ربک رب العزۃ۔۔۔الخ"۔

عن سعد بن ابي وقاص رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان يتعوذ دبر كل صلاة بهؤلاء الكلمات "اللهم انى اعوذ بك من الجبن واعوذ بك من ان اردالى ارذل العمر واعوذبك من فتنة الدنيا واعوذبك عذاب القبر"۔ (صحيح بخاري، باب مايتعوذ من الجبن)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد ان الفاظ سے (اللہ کی) پناہ چاہتے "اللھم انی اعوذ بک من۔۔۔۔الخ"۔

عن علي رضي الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم على أعواد هذا المنبر يقول نب قرء اية الكرسى فى دبر كل لم يمنعه من دخول الجنة الا الموت۔ (شعب الايمان للبيهقي، تخصيص آيت الكرسي بالذكر)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو اس کے لیے جنت جانے کے لیے رکاوٹ صرف موت ہے۔

عن أنس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سلم من صلاته مسح جبهته بيده اليمنى وقال "بسم الله الذى لا اله الا هو الرحمن الرحيم اللهم أذهب عني الهم والحزن"۔ (حلية الأوليا وطبقات الأصفياء ٢/٣٠١، طبع مصر)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو اپنی پیشانی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مبارک پردائیں ہاتھ رکھ کر پڑھتے "بسم اللہ الذی لا۔۔۔الخ"۔

عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من قرأ آیة الکرسی فی دبر الصلوٰۃ المکتوبة کان فی ذمة اللہ الی الصلوٰۃ الأخری۔ (مجمع الزوائد،باب مایقول من الذکر والدعاء عقیب الصلوٰۃ)

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی وہ اگلی نماز تک اللہ تعالیٰ کے ذمہ اور پناہ میں آجاتا ہے۔

عن مغیرہ رضی اللہ عنہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول اذا قضی الصلوٰۃ "لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك له له الملك وله الحمد وھو علی کل شئی قدیر اللھم لا مانع لما أعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذاالجد منك الجد"۔ (صحیح بخاری،باب الدعا بعد الصلوٰۃ)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ کلمات کہتے تھے "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہت اور اسی کی تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! جسے تو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کوئی کوشش تیری کے مقابلہ میں نفع دینے والی نہیں ہے"۔

عن أم المومنین سیدہ أم سلمہ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول اذا صلی الصبح حین یسلم "اللھم انی أسالك علماً نافعاً ورزقاً واسعاً وعملاً متقبلاً"۔ (سنن ابن ماجہ،باب الدعاء بعد السلام)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ کر سلام پھیرتے تو یہ دُعا پڑھتے تھے "اے اللہ! میں تجھ سے نفع دینے والا علم، وسیع رزق اور مقبول عمل کا طلبگار ہوں"۔

عن أنس بن مالك رضی اللہ عنہ قال کثیر ما کنت أسمع النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم یدعو بھو لائ الکلمات "اللھم انی أعوذبك من الھم والحزن والعجز والکسل والبخل وضلع الدین وغلبة الرجال"۔ (سنن ترمذی،ابواب الدعوات)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اکثر نبی کریم ﷺ کو یہ دُعا پڑھتے ہوئے سنا کرتا "اے اللہ میں تجھ سے فکر، غم، تھکن، سستی، بخل، قرض کی زیادتی اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں"۔

عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا سلم من صلاته قال "اللهم أنت السلام ومنك السلام تباركت ذا الجلال والاكرام"۔

(سنن الکبری للنسائی، باب مایقول اذا قضی صلاته)(مسند احمد، رقم الحدیث ۲۵۵۰۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے جب سلام پھیرتے تو پڑھتے "اللھم أنت السلام ومنک السلام تبارکت ذا الجلال والإکرام"۔

عن علي رضي الله عنه قال قال لي رسول الله عليه واله وسلم ألا أعلمك كلمات اذا قلتهن غفر الله لك وان كنت مغفورًا لك قال قال "لا اله الا الله العلي العظيم لا اله الا الله الحليم الكريم لا اله الا الله سبحان الله رب العرش العظيم"۔ (سنن ترمذی، ابواب الدعوات)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) سے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ اگر تم انہیں پڑھو تو اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش فرما دیں اور اگر تمہیں بخش دیا ہو تو تمہارے درجات بلند کریں، وہ کلمات یہ ہیں "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ بلند اور عظیم ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ حلیم وکریم ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے"۔

عن معاذ بن جبل رضي الله عنه قال من قال بعد كل صلوة "أستغفر الله الذي لا اله الا هو الحي القيوم وأتوب اليه" ثلاث مرات، كفر الله عنه ذنوبه وان كان فر من الزحف۔ (مصنف عبد الرزاق، باب التسبيح والقول وراء الصلوة)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی ہر نماز کے بعد یہ کلمات "أستغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم وأتوب الیہ" تین مرتبہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کردے گا خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن علی بن ابی طالب رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه اذا سلم من الصلوٰة قال: "اللهم اغفرلی ماقدمت وما أخرت وما أسررت وأعلنت وما أنت أعلم به منی أنت المقدم وأنت المؤخر لا اله الا انت"۔ (سنن ابو داؤد، باب الدعاء)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہو کر سلام پھیرتے تو یہ دُعا مانگتے تھے "اے اللہ مجھے بخش دے جو میں نے پہلے گناہ کئے اور جو بعد میں کئے اور جو میں نے پوشیدہ کئے اور جو اعلانیہ کئے اور جو میں نے حد سے تجاوز کی اور جسے تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں"۔

قال أبی بکرة رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فی دبر الصلوٰة "اللهم انی أعوذبك من الكفر والفقر وعذاب القبر"۔

(سنن ابو داؤد، باب ما یقول الرجل اذا سلم)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دُعا پڑھتے "اے اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں کفر سے اور فقر سے اور عذاب قبر سے"۔

عن عبد الله رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه واله وسلم کان یدعو "اللهم انی اسألك الهدی والتقی والعفاف والغنی"۔ (سنن ترمذی، ابواب الدعوات)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ یہ دُعا مانگا کرتے تھے "اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، تقوٰی، حرام سے حفاظت اور غنی کا سوال کرتا ہوں"۔

عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم قل اذا أصبحت واذا أمسیت "اللهم انی أعوذبك من الهم والحزن وأعوذبك من العجز والكسل وأعوذبك من الجبن والبخل وأعوذبك من غلبة الدین و قهر الرجال"۔ (سنن ابو داؤد، باب الاستغفار)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تجھ کو ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کو اگر تو کہے تو اللہ تعالیٰ تیری تمام فکریں دُور کر دے گا اور تیرا تمام

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قرض ادا ہو جائے گا کہا کیوں نہیں بتائیے یا رسول اللہ ﷺ تو آپ ﷺ نے فرمایا پھر یہ دُعا صبح وشام کیا کرو ''اے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں رنج وغم سے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عاجزی اور سستی سے اور میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں بزدلی اور بخل سے اور میں پناہ مانگتا ہوں قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے قہر سے''۔

عن أسماء بنت عميس رضي الله عنها قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ألا اعلمك كلمات تقولينهن عند الكرب أوفي الكرب "الله الله ربي لا أشرك به شيئًا"۔ (سنن ابو داؤد، باب الاستغفار)

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جن کو سختی اور مصیبت کے وقت پڑھا کرے وہ کلمات یہ ہیں ''اللہ میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا''۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قالت أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان يدعو يقول "اللهم اني أعوذبك من الشقاق والنفاق وسوئ الاخلاق"۔

(سنن ابو داؤد، باب الاستغفار)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دُعا کیا کرتے تھے ''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں عداوت سے، نفاق سے اور بداخلاقی سے''۔

عن أنس رضي الله عنه قالت أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان يقول "اللهم اني أعوذبك من البرص والجنون والجذام ومن سيئى الأسقام"۔

(سنن ابو داؤد، باب الاستغفار)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دُعا کیا کرتے تھے ''اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں برص کی بیماری سے، پاگل پن سے، کوڑھ کی بیماری سے، تمام نقائص سے اور تمام بیماریوں سے''۔

شكل بن حميد رضي الله عنه قال أتيت النبي صلى الله عليه واله وسلم فقلت يارسول الله صلى الله عليه واله وسلم فأخذ بكتفي فقال قل "اللهم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

انی أعوذبك من شر سمعی ومن شر بصری ومن شر لسانی ومن شر قلبی ومن شر فرجه"۔ (سنن ترمذی، ابواب الدعوت)

حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ مجھے کوئی ایسی چیز بتایئے کہ میں اسے پڑھ کر اللہ سے پناہ مانگا کروں تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا "اے اللہ! میں اپنے کانوں آنکھوں، زبان، دل اور شرمگاہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

عن معاذ بن جبل رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم أخذ بیده وقال یا معاذوالله انی لأحبك والله انی لأحبك فقال أوصیك یا معاذ لاتدعن فی دبر کل صلوٰة تقول "اللهم أعنی علی ذکرك وشکرك وحسن عبادتك"۔

(سنن نسائی، باب نوع آخر من الدعاء)(سنن ابوداؤد، باب فی الاستغفار)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذ! مجھے تجھ سے محبت ہے میں نے کہا یارسول اللہ ﷺ میں بھی آپ ﷺ سے محبت کرتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو ہر نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے یہ دُعا ضرور کیا کرو اور کبھی اسے نہ چھوڑو "اے اللہ میری مدد کر اپنے ذکر و شکر کرنے پر اور اچھی طرح عبادت کرنے پر"۔

عن ابن الزبیر رضی الله عنه کان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یهلل بهن دبر کل صلوٰة "لا اله الا الله وحده لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر لا اله الا الله مخلصین له الدین ولو کره الکافرون"۔

(سنن ابوداؤد، باب مایقول الرجل اذا سلم)(صحیح مسلم، باب استحباب الذکر بعد الصلوٰة)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہر نماز میں سلام پھیرنے کے بعد یہ پڑھتے "اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کے لیے تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دینے والا نہیں"۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عقبة ابن عامر رضی الله عنه قال أمرنی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ان اقرأ بالمعوذات فی دبر کل صلوٰة۔(سنن ابوداؤد،باب فی الاستغفار)(سنن ترمذی، باب ما جاء فی المعوذتین)(سنن نسائی،باب الامر بقرأة المعوذات بعد التسلیم من الصلوٰة)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہر نماز کے بعد معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) پڑھنے کا حکم دیا۔

عن مسلم بن الحارث التمیمی رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم أنه اسر الیه فقال اذا انصرفت من صلوٰة المغرب فقل "اللهم أجرنی من النار" واذا صلیت الصبح فقل كذلك۔(سنن ابو داؤد،باب یقول اذا اصبح)

حضرت مسلم بن الحارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چپکے سے مجھے فرمایا کہ تم نمازِ مغرب کے بعد کلام کرنے سے پہلے سات مرتبہ یہ دُعا پڑھ لیا کرو "اے اللہ مجھے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھ" اور اسی طرح نمازِ فجر کے بعد بھی پڑھو۔

اہل علمی نقطہ: مذکورہ بالا جن اَحادیث میں بعد الصلاۃ کے الفاظ ہیں اُن سے بھی بعد الفرائض ہی مراد ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا عام معمول فرائض کے بعد نوافل کو گھر میں ادا کرنے ہی کا تھا، ملاحظہ ہو:

عن عبد الله بن سعد الانصاری رضی الله عنه قال سألت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم أيما أفضل الصلاة فی البیت أو الصلاة فی المسجد؟ قال لان أصلی فی بیتی احب من ان أصلی فی المسجد الا أن تكون صلاة المكتوبة۔

(شمائل ترمذی،باب صلاة التطوع فی البیت)(سنن ابن ماجه،باب ما جاء فی التطوع فی البیت)

حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ نماز پڑھنا گھر میں افضل ہے یا مسجد میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا فرائض کے علاوہ گھر میں نماز پڑھنا مجھے زیادہ پسندیدہ ہے۔

عن زید بن ثابت رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

أفضل الصلاة صلاة المرء فی بیته الا المکتوبة۔ (صحیح بخاری باب صلاۃ اللیل)
حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے لیے افضل نماز وہ ہے جو گھر میں ادا کی جائے، سوائے فرض نماز کے۔

دُعا مانگنے کے آداب:

دُعا کے شروع و آخر میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کرے اور آپ ﷺ پر درود شریف پڑھے اور قبلہ رُخ ہو کر ہتھیلیوں کا رُخ چہرہ کی طرف کر کے انہماک و توجہ اور حضوری قلب کیساتھ گڑ گڑا کر قبولیت کے یقین کے ساتھ مانگی جائے۔

دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھانا:

عن أنس بن مالك رضی الله عنه أن نبی الله صلى الله علیه واله وسلم... كان یرفع یدیه حتی یری بیاض ابطیه۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی، باب رفع الیدین فی دُعا استسقاء)
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نبی اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ دُعا میں اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتے تھے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگتی۔

عن سلمان رضی الله عنه أن رسول الله صلى الله علیه واله وسلم قال أن الله حی كریم یستحی من عبد أن یبسط الیه یدیه ثم یردهما خائبتین۔

(المستدرك للحاكم، باب الصلوۃ، باب التامین)
حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بڑا رحیم وکریم ہے جب بندہ اس کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہے تو اسے حیاء آتی ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی لوٹا دے۔

عن ابو موسیٰ رضی الله عنه دُعا النبی صلى الله علیه واله وسلم ثم رفع یدیه ورأیت بیاض ابطیه۔ (صحیح بخاری، باب رفع الایدی فی الدعاء)
حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دُعا فرماتے تو دُعا کے لیے ہاتھوں کو اس قدر بلند فرماتے کہ میں آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی کی چمک دیکھتا۔

عن الفضل بن عباس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله علیه واله

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وسلم الصلوة مثنی مثنی تشهد فی کل رکعتین و تخشع وتضرع وتمسکن وتقنع یدیك یقول ترفعهما الی ربك مستقبلاً ببطونهما وجهك وقول "یارب یارب" ومن لم یفعل ذلك فهو کذا و کذا۔(سنن ترمذی،باب ما جاء فی التشخع فی الصلوۃ)

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز دو رکعت ہے اور ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے عاجزی و مسکنی ظاہر کرنا ہے اپنے دونوں ہاتھ اپنے رب کی طرف اس طرح اُٹھاؤ کہ ہتھیلیاں تمھارے چہرہ کی طرف ہوں اور کہو اے رب، اے رب !اور جس نے ایسا نہ کیا اسکی نماز ایسی ایسی ہے (یعنی اس کی نماز ناقص اور نامکمل ہے)۔

عن ابن عباس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اذا سألتم الله فاسئلوه ببطون أکفکم ولا تسئلوه بظهورها وامسحوا بها وجوهکم۔(المستدرك للحاکم،کتاب الصلوۃ،باب التامین)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے سوال کرو تو ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو سامنے رکھ کر سوال کرو اور ہاتھوں کی پشت کو سامنے رکھ کر سوال نہ کرو (پھر دُعا کے بعد) ہاتھوں کو چہرہ پر پھیر لیا کرو۔

عن أبی هریرة رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم رفع یدیه بعد ما سلم وهو مستقبل القبلة۔(تفسیر ابن کثیر،تحت قوله فاولئك عسی الله أن یعفو عنهم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کے سلام پھیرنے کے بعد قبلہ رُخ کرنے کی حالت میں ہاتھ اُٹھائے اور دُعا کی۔

دُعا کی ابتداء حمد باری تعالیٰ اور درود شریف سے کرنا:

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال کنت أصلی والنبی صلی الله علیه واله وسلم وابو بکر وعمر رضی الله عنهم معه فلما جلست بدءت بالثناء علی الله ثم الصلوة علی النبی صلی الله علیه واله وسلم ثم دعوت لنفسی فقال النبی صلی الله علیه واله وسلم سل تعطه سل تعطه۔(سنن ترمذی،باب الصلوۃ والسلام قبل الدعاء)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نماز پڑھ کر بیٹھ گیا پھر میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وثناء بیان کی اور نبی ﷺ پر درود پڑھا پھر اپنے لیے دُعا کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا جبکہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم بھی نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تھے کہ اب اللہ تعالیٰ سے مانگ تجھے دیا جائے گا۔

عن فضالة بن عبيد رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا صليت فقعدت فاحمد الله بما هو أهله وصل على ثم أدعه.

(سنن ترمذی، باب الصلوٰة والسلام قبل الدعاء)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دُعا کا طریقہ سکھاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق حمد وثناء کرو اور مجھ پر درود بھیجو پھر اللہ تعالیٰ سے دُعا کرو۔

دُعا کے آخر میں بھی درود شریف پڑھنا:

عن عمر رضى الله عنه قال أن الدعاء موقوف بين السماء والارض لايصعد منه شيءٌ حتى تصلي على نبيك. (سنن ترمذی، باب الصلوٰة والسلام قبل الدعاء)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بیشک دُعا آسمان وزمین کے درمیان معلق وموقوف رہتی ہے اس کا کچھ حصہ بھی اُوپر نہیں جاتا یہاں تک کہ نبی ﷺ پر درود بھیجے۔

ہر دُعا تین مرتبہ کرنا افضل ہے:

عن ابن مسعود رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان يعجبه أن يدعو ثلاثاً ويستغفر ثلاثاً. (سنن ابو داؤد، باب الاستغفار)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو تین تین مرتبہ دُعا واستغفار کرنا پسند تھا۔

دُعا یقین قلب کے ساتھ مانگی جائے:

عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم أدعوا الله وأنتم موقنون بالاجابة واعلموا أن الله لا يستجب دُعائً من قلب غافل. (سنن ترمذی، ابواب الدعوات)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے دُعا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قبولیت کے یقین کے ساتھ مانگا کرو اور جان لو کہ اللہ تعالیٰ غافل اور لہو ولعب میں مشغول دل کی دُعا قبول نہیں فرماتے۔

دُعا کے خاتمہ پر آمین کہنا مہر قبولیت ہے:

عن أنس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم "أعطیت آمین فی الصلوۃ وعند الدعاء لم یعط أحد قبلی الا ان یکون موسیٰ علیه السلام کان یدعوا وھارون علیه السلام یؤمن فاختموا الدعاء بآمین فان الله یستجیبه لکم"۔ (تفسیر ابن کثیر ۱/۳۰، طبع شمع بك ایجنسی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے نماز میں بھی اور دُعا میں بھی آمین عطاء کی گئی ہے یہ مجھ سے پہلے سوائے موسیٰ علیہ السلام کے کسی کو نہیں ملی، جب حضرت موسیٰ علیہ السلام دُعا مانگتے تو ہارون علیہ السلام آمین کہتے، لہٰذا تم دُعا کو آمین کے ساتھ ختم کرو، اللہ تعالیٰ تمہاری دُعا کو قبول فرمائیں گے۔

عن أبی زھیر النمیری رضی الله عنه کان من الصحابة دعا الرجل منا بدعائ ...فقال النبی صلی الله علیه واله وسلم أوجب ان ختم فقال رجل من القومه مأی شئی یختم قال بآمین فانه ختم بآمین فقد أوجب۔

(سنن ابو داؤد، باب التامین وراء الامام)

حضرت ابوزہیر نمیری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی بہت گڑگڑا کر دُعا مانگ رہا تھا اس پر رسول اللہ ﷺ نے اشاد فرمایا کہ اگر یہ اپنی دُعا پر آمین کی مہر لگادے تو اس کی دُعا ضرور قبول ہوگئی۔

دُعا کے بعد ہاتھوں کو چہرہ پر پھیرنا:

عن عمر بن الخطاب رضی الله عنه قال کان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اذا رفع یدیه فی الدعاء لم یحطھما حتی یمسح بھما وجھه۔

(سنن ترمذی، باب فی رفع الایدی عند الدعاء)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھاتے تو ان کو چہرے پر پھیرنے سے پہلے نیچے نہ کرتے۔

عن سائب بن يزيد رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه واله وسلم كان اذا دعا فرفع يديه وسمح وجهه بيديه۔ (سنن ابو داؤد، باب الدعاء)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب دُعا فرماتے تھے تو ہاتھوں کو اُٹھاتے (دُعا کے بعد) دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے۔

عن امام زهري كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يرفع يديه عند صدرة في الدعآء ثم يسمح بهما وجهه۔ (مصنف عبد الرزاق، باب رفع الیدین فی الدعاء)

حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینے تک اُٹھاتے تھے پھر دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے۔

دُعا کی قبولیت کا نسخہ:

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من سره أن يستجيب الله له عند الشدائد والكرب فليكثر الدعاء في الرخاء۔

(سنن ترمذی، ابواب الدعوات)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ مصیبت اور سختی میں اس کی دُعا قبول کرے تو اُسے چاہیے کہ راحت کی حالت میں بھی کثرت سے دُعا کرے۔

حضرت سعد رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم دعوة ذي النون اذ دعا وهو في بطن الحوت "لا اله الا أنت سبحانك اني كنت من الظالمين"۔ (سنن ترمذی، ابواب الدعوات)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ذوالنون (حضرت یونس علیہ السلام) کی مچھلی کے پیٹ میں کی جانے والی دُعا ایسی دُعا ہے کہ کوئی مسلمان اسے پڑھ کر دُعا کرے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دُعا ضرور قبول فرمائیں گے وہ یہ ہے " تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تیری ذات پاک ہے میں ہی ظلم کرنے والوں میں سے ہوں"۔

دُعا نہ مانگنے والے کے لیے سخت وعید:

عن أبي هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من لم يسأل الله يغضب عليه۔ (سنن ترمذی، ابواب الدعوت)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو آدمی اللہ تعالیٰ سے سوال (یعنی دُعا) نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتے ہیں۔

نماز کے بعد مسنون تسبیحات:

عن أبي هريرة رضی الله عنه أن فقرآء المهاجرين أتوا رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فقالوا ذهب أهل الدثور بالدرجات العلى والنعيم المقيم فقال وما ذالك قالوا يصلون كما نصلي يصومون كما نصوم ويتصدقون ولا نصدق ويعتقون ولا نعتق فقال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم أفلا اعلمكم شيأً تدركون به من سبقكم وتسبقون به من بعدكم ولا يكون احد أفضل منكم الا من صنع مثل ما صنعتم قالوا بلى يا رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال تسبحون وتكبرون وتحمدون دبر كل صلوٰة ثلاثاً وثلاثين مرة. قال ابو صالح فرجع فقرآء المهاجرين الى رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فقالوا سمع اخواننا أهل الاموال بما فعلنا فصنعو امثله فقال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم ذلك فضل الله يؤتيه من يشآء۔

(صحیح بخاری، باب الذکر بعد الصلوٰة)(صحیح مسلم، باب استحباب الذکر بعد الصلوٰة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں فقراء مہاجرین آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مالدار لوگ تو اعلیٰ درجات اور جنت کی نعمتوں میں ہم سے سبقت لے گئے آپ ﷺ نے پوچھا وہ کیسے! انہوں نے عرض کیا نماز، روزہ میں وہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہمارے ساتھ شریک ہوتے ہیں لیکن وہ مالی خیرات کرتے ہیں جو ہم نہیں کر سکتے وہ غلام خرید کر آزاد کرتے ہیں جو ہم نہیں کر سکتے تو آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں ایسی چیز بتاؤں کہ جس سے تم سبقت لینے والوں کے برابر ہو جاؤ گے اور بعد کے والوں کے علاوہ کوئی تم سے افضل نہ رہے انہوں نے عرض کیا ضرور آپ ﷺ نے فرمایا ہر نماز کے بعد تم ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو، حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ کچھ عرصہ بعد پھر فقراء مہاجرین آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی ہماری طرح یہ عمل شروع کر دیا ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے وہ جس کو چاہتا ہے عطا کرتا ہے۔

عن كعب بن عجرة رضى الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال معقبات لا يخيب قائلهن أوفاعلهن ثلاثاً وثلاثين تسبيحة وثلاثاً تحميدة وأربعًا وثلثين تكبيرة فى دبر كل صلوٰة۔(صحیح مسلم، باب استحباب الذكر بعد الصلوٰۃ)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چند تسبیحات ایسی ہیں، جن کو ہر نماز کے بعد پڑھنے والا کبھی ناکام نہیں ہوگا ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر۔

عن زيد بن ثابت رضى الله عنه قال أمرنا أن نسبح فى دبر كل صلوٰة ثلاثاً وثلاثين ونحمده ثلاثاً وثلاثين ونكبر وأربعًا وثلاثين۔

(سنن نسائی، باب نوع آخر من عدد التسبيح)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں (رسول اللہ ﷺ نے) حکم فرمایا کہ ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کریں۔

عن عبد الله بن عمرو رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم خصلتان لا يحصيهما رجل مسلم الا دخل الجنة وهما يسير ومن يعمل بهما قليل يسبح الله فى دبر كل صلوٰة عشرًا ويكبر ويحمد عشرًا فرأيت رسول

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الله صلى الله عليه واله وسلم يعقدها بيده فذلك خمسون ومائة باللسان وألف وخمس مائة في الميزان۔ (سنن ابن ماجه، باب الدعاء بعد السلام)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو کام ایسے ہیں جو مسلمان بندہ ان کو مضبوطی سے اختیار کئے رہے گا وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا، دو کام بہت آسان ہیں اور ان پر عمل کرنے والے بھی کم ہیں وہ کام یہ ہیں کہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر کہے، پس یہ زبان پر تیس بار ہوگا مگر میزان عمل میں (پانچوں نمازوں کا) ۱۵۰۰ بار شمار ہوگا۔

تسبیحات اُنگلیوں پر گننا:

عن عبد الله بن عمرو رضي الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يعقد التسبيح۔ (سنن ترمذی، ابواب الدعوات)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تسبیحات اُنگلیوں پر پڑھتے دیکھا۔

عن يسيرة بنت ياسر رضي الله عنها قالت ان النبي صلى الله عليه واله وسلم أمرهن يراعين بالتكبير والتقديس والتهليل وأن يعقدن بالانامل فانهن مسئولات مستنطقات۔ (سنن ابو داؤد، باب التسبيح بالحصى)

حضرت یسیرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تسبیح کو اُنگلیوں کے پوروں پر گننے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا کیونکہ (قیامت کے دن) اُنگلیوں سے سوال ہوگا اور یہ گواہی دیں گی۔

تسبیحات دائیں ہاتھ پر گننا مسنون ہے:

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه كان رأيت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يعقد التسبيح، قال ابن قدامة بيمينه۔ (سنن ابو داؤد، باب التسبيح بالحصى)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ تسبیح فرما رہے تھے (راوی کہتے ہیں کہ) آپ ﷺ اپنے دائیں ہاتھ پر تسبیح شمار کیا کرتے تھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فجر اور عصر کے بعد طویل ذکر و دُعا کی فضیلت:

اَحادیث میں صبح کو فجر کی نماز کے بعد سورج طلوع ہونے تک اور شام کو عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے تک اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہنے کی عظیم فضیلت آئی ہے، چند اَحادیثیں ملاحظہ ہوں:

عن ابو امامة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم لان افعد اذکر الله واکبره واحمده واسبحه واهلله حتی تطلع الشمس احب الی من ان اعتق رقبتین اواکثر من ولد اسماعیل ومن بعد العصر حتی تغرب الشمس احب الی من ان اعتق رقاب من ولد اسماعیل۔ (مسند احمد رقم الحدیث ۲۲۱۹۲)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں (فجر کی نماز کے بعد) بیٹھ کر ذکر کروں اور اللہ کی بڑائی، حمد، تسبیح اور تہلیل پڑھوں، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے، یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے میں دو یا زیادہ غلام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے آزاد کروں (جن کا آزاد کرنا نبی کریم ﷺ کے نسبی تعلق کی وجہ سے زیادہ ثواب رکھتا ہے) اور عصر سے لے کر سورج غروب ہونے تک بھی اسی طرح ذکر اللہ میں مشغول رہنا مجھے زیادہ محبوب ہے اس کے مقابلہ میں کہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کروں۔

عن انس رضی الله عنه قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم لان افعد مع قوم یذکرون الله تعالیٰ من صلاة الغداة حتی تطلع الشمس احب الی من ان اعتق اربعة من ولد اسماعیل ولان اقعد مع قوم یذکرون الله من صلاة العصر الی ان تغرب الشمس احب الی من ان اعتق اربعة۔

(سنن ابو داؤد، کتاب العلم، باب فی القصص)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں فجر کی نماز سے لے کر طلوع ہونے تک اس قوم کے ساتھ بیٹھوں جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے، یہ مجھے اس بات

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سے زیادہ محبوب ہے کہ میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار افراد آزاد کروں، اور میں عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک اس قوم کے ساتھ بیٹھوں جو اللہ کا ذکر کرے، یہ مجھے اس بات سے زیادہ محبوب ہے کہ میں چار افراد آزاد کروں۔

جمہور محدثین، فقہاء وعلماء سے فرض نماز کے بعد دُعا کا ثبوت:

اَحادیث وروایات کے بعد اب دُعا کے کی مسنونیت کے بارے میں محدثین، فقہاء وعلماء کرام کے حوالہ جات جو اُنہوں نے فرضوں کے بعد دُعا کے مسنون ہونے کے متعلق ابواب باندھے ہیں ملاحظہ ہوں:

امام مالک رحمہ اللہ سے (موطا امام مالك،باب رفع اليدين فی الدعاء)

امام شافعی رحمہ اللہ سے (کتاب الام، باب کلام الامام وجلوسه بعد السلام)

امام بخاری سے (صحیح بخاری، باب الدعاء بعد الصلاة)

فائدہ: شارح بخاری علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ سے (ای المکتوبة وفی هذه الترجمة رد علی من زعم ان الدعاء بعد الصلاة لا يشرع) یہ باب نماز یعنی فرض نماز کے بعد دُعا کے بارے میں ہے، امام بخاری رحمہ اللہ کے یہ عنوان قائم کرنے میں اُس شخص پر رد مقصود ہے جس کا گمان یہ ہے کہ نماز کے بعد دُعا شرعاً ثابت نہیں۔

امام نسائی رحمہ اللہ سے (باب ما یستحب من الدعاء دبر الصلوات المکتوبات)

امام عبدالرزاق رحمہ اللہ سے (مصنف عبد الرزاق،باب مسح الرجل وجهه بيده اذا دعا)

امام ابن حبان رحمہ اللہ سے (ذکر ما یستحب للمرء ان یسال الله جل وعلا فی عقیب الصلاة التفضل علیه بمغفرة ما تقدم من ذنبه)

امام خزیمہ رحمہ اللہ سے (صحیح ابن خزیمه، باب جامع الدعاء بعد السلام فی دبر الصلاة)

امام ابن منذر رحمہ اللہ سے (الاوسط،باب ذکر جامع الدعاء بعد التسلیم)

امام بیہقی رحمہ اللہ سے (الدعوات الکبیر للبیهقی،باب القول والدعاء والتسبیح فی دبر الصلاة المکتوبة بعد السلام) (شعب الایمان للبیهقی، ومنها ان یدعو

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

فی دبر صلواته ومنها ان یرفع الیدین حتی یحاذی بهما المنکبین اذا دعا ومنها ان یخفض صوته بالدعاء ومنها ان یمسح وجهه بیدیه اذا فرغ من الدعاء)

شارحِ مسلم امام نووی رحمۃ اللہ علیہ سے (المجموع شرح المهذب، باب صفة الصلاة)

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ سے (اتحاف الخیرة المهرة، باب فی الذکر والتسبیح والدعاء بعد الصلاة)

علامہ ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ سے (مجمع الزوائد، باب الدعاء عقیب الصلوات)

علامہ ابن حجر ہیتمی رحمۃ اللہ علیہ سے (الفتاوٰی الفقهیه الکبری، باب شروط الصلاة، ویسن الدعاء والذکر سرًا ویجهر بعد السلام)

علامہ شیخ سلیمان جمل رحمۃ اللہ علیہ سے حاشیه الجمل علی المنهج، باب صفة الصلاة، قوله لا مسح لوجهه وغیره کالصدر)

علامہ سلیمان بن محمد بجیرمی رحمۃ اللہ علیہ سے (حاشیه الجبیرمی علی شرح المنهج، باب التوجه للقبلة فی الصلاة، یسن ان یمسح وجهه بیدیه بعد لما ورد ان کل شعرة مسحها بیدیه بعد الدعاء)

علامہ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ سے (فتح الباری لابن رجب، باب الذکر بعد الصلاة)

علامہ موسیٰ بن احمد حجاوی مقدسی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ سے (الاقناع فی فقه الامام احمد بن حنبل، فصل یسن ذکر الله والدعاء والاستغفار عقب الصلاة)

علامہ منصور بن یونس بہوتی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ سے (کشاف القناع عن متن الاقناع، باب صفة الصلاة، فصل یسن ذکر الله الدعاء والاستغفار عقب الصلاة المکتوبة)

علامہ مصطفیٰ بن سعد رحیبانی حنبلی رحمۃ اللہ علیہ سے (مطالب اولی النهی، باب صفة الصلاة، ویدعو مصل استحبابًا بعد کل صلاة مکتوبة)

علامہ قرانی مالکی رحمۃ اللہ علیہ سے (الذخیرة للقرانی، مساله فی رفع الید فی الدعاء)

علامہ ابن رشد قرطبی مالکی رحمۃ اللہ علیہ سے (البیان والتحصیل، فی رفع الیدین فی الدعاء)

علامہ ابن حاج مالکی رحمۃ اللہ علیہ سے (المدخل، التنفل فی المساجد بتوابع الفرائض)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

علامہ ابن نجیم رحمۃ اللہ علیہ سے (البحر الرائق، باب صفۃ الصلاۃ، رفع الایدی وقت الدعاء مستحب کما علیہ المسلمون فی سائر البلاد)

علامہ حسن بن عمار شرنبلالی رحمۃ اللہ علیہ سے (مراقی الفلاح، فصل فی کیفیۃ ترکیب الصلاۃ)

علامہ حصکفی حنفی رحمۃ اللہ علیہ سے (الدر المختار، باب صفۃ الصلاۃ، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ الی انتھائھا)

علامہ ابن ہمام رحمۃ اللہ علیہ سے (فتح القدیر، باب النوافل)

علامہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ سے (ارشاد الساری، باب رفع الناس ایدیھم مع الامام فی الاستسقاء)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ سے (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الدعوات)

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے (امداد الفتاوی، رسالہ استحباب الدعوات عقیب الصلوات)

علامہ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ سے (اعلاء السنن، باب الانحراف بعد السلام و کیفیۃ سنیۃ الدعاء و الذکر بعد الصلاۃ)

مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ سے (احسن الفتاوی، باب حکم الدعاء بعد الصلوات)

اکابر علماء اہلحدیث کی تائیدات:

(1) علامہ عبدالرحمن مبارکپوری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

قلت القول الراجح عندی ان رفع الیدین فی الدعاء بعد الصلاۃ جائز۔ (تحفۃ الاحوذی)

میں کہتا ہوں کہ میرے نزدیک راجح بات یہ ہے کہ نماز کے بعد دُعا کرتے ہوئے ہاتھ اُٹھانا جائز ہے۔

(2) نواب صدیق حسن خان رحمۃ اللہ علیہ تحریر لکھتے ہیں کہ:

والحاصل ان رفع الیدین فی الدعاء ای دعاء کان وفی ای وقت کان بعد الصلاۃ اوغیرھا ادب من احسن الادب۔ (نزل الابرار بالعلم الماثور من الادعیۃ والاذکار، صفحہ ۳۶)

خلاصہ اور لبِّ لباب یہ ہے کہ دُعا خواہ کوئی بھی ہو اور کسی وقت میں ہو، نمازوں کے بعد ہو یا ان کے علاوہ، اس میں ہاتھ اُٹھانا بہترین ادب ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

(3) مولانا نذیر حسین دہلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:
صاحبِ فہم پر مخفی نہ رہے کہ بعد نماز فرائض کے ہاتھ اُٹھا کر دُعا مانگنا جائز و مستحب ہے۔
(فتاوٰی نذیریہ ۱/۵۶۵)

(5) مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ:
خلاصہ یہ کہ تمام فرض (نمازوں) کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دُعا کرنا رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل دونوں سے ثابت ہے اور دوام کی تلاش لغو ہے۔ (فتاوٰی ثنائیہ ۱/۵۰۵)
(6) قاضی ابوعبداللہ محمد بن علی شوکانی رحمہ اللہ نے دُعا بعد الصلاۃ کے متعلق باب قائم کیا ہے:

(نیل الاوطار بشرح منتقی الاخیار، باب اکثار الاستغفار و رفع الایدی بالدعاء)

جماعت کی نماز کے اختتام پر دُعا مانگنے کا شرعی حکم:

یہ ملحوظ رہنا ضروری ہے کہ جماعت سے پڑھنے کی صورت میں اس دُعا کو جماعت کا حصہ اور جماعت کی طرح کا اجتماعی عمل نہ سمجھا جائے اور ایک ساتھ دُعا ختم کرنے کو ضروری نہ سمجھا جائے، کیونکہ امام و مقتدی کا تعلق سلام پھیرنے پر ختم ہو جاتا ہے، اس لیے سلام پھیر کر نماز کے بعد کی دُعا اور ذکر کو نماز کا اندرونی حصہ اور داخلی عمل نہ سمجھا جائے، اور اسی وجہ سے اگر کوئی مقتدی کسی عذر کی وجہ سے اتفاقاً دُعا کئے بغیر اُٹھ کر چلا جائے یا سنن و نوافل میں مشغول ہو جائے تو اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہیے، البتہ فرضوں کے بعد دُعا کو ترک کرنے اور چھوڑ دینے کا معمول اور عادت بنالینا بہتر نہیں، چند روایات ملاحظہ ہوں:

عن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم مفتاح الصلوٰۃ الطھور و تحریمھا التکبیر و تحلیلھا التسلیم۔

(سنن ترمذی، باب ما جاء فی ان مفتاح الصلوٰۃ الطھور)
حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز کی کنجی طہارت ہے اور نماز کی تحریمہ تکبیر ہے اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مفتاح الصلوۃ الطھور و تحریمھا التکبیر و تحلیلھا التسلیم۔

(مجمع الزوائد، باب تحریم الصلوۃ و تحلیلھا)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز کی کنجی طہارت ہے اور نماز کی تحریمہ تکبیر ہے اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔

عن ابن زید رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال مفتاح الصلوۃ الطھور و تحریمھا التکبیر و تحلیلھا التسلیم۔

(سنن دار قطنی، باب مفتاح الصلوۃ الطھور)

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ نماز کی کنجی طہارت ہے اور نماز کی تحریمہ تکبیر ہے اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔

فائدہ: مذکورہ اَحادیث میں تحریم سے مراد تکبیر ہے جس سے نماز شروع ہو جاتی ہے اور اس تکبیر کو تکبیر تحریمہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس تکبیر کے ذریعہ حلال و جائز چیزیں مثلاً کھانا پینا، بات چیت وغیرہ حرام ہو جاتا ہے، اسی طرح امام کی اقتداء بھی واجب ہو جاتی ہے اور امام کی ہر حرکت کے تابع رہنا ضروری ہو جاتا ہے جبکہ اس کی خلاف ورزی حرام ہو جاتی ہے، اور تحلیل سے مراد حلال ہو جانے کے ہیں، یعنی تکبیر تحریمہ سے جو حلال چیزیں حرام ہوئیں تھیں وہ اب حلال ہیں، مثلاً کھانا پینا، بات چیت اور امام کی حرکات کے تابع نہ رہنا وغیرہ۔

عن ابو الاحوص قال ابن مسعود رضی اللہ عنہ اذا کنت خلف الامام فلا ترکع حتی یرکع ولا تسجد حتی یسجد ولا ترفع راسك قبله فاذا فرغ الامام ولم یقم ولم ینحرف و کانت لك حاجة فاذهب ودعه فقد تمت صلاتك۔

(طبرانی کبیر بحوالہ مجمع الزوائد باب متابعة الامام)

حضرت ابو الاحوص رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب آپ امام کی اقتداء میں ہوں تو آپ اس وقت تک رکوع نہ کریں جب تک امام رکوع نہ کرے، اور آپ اس وقت تک سجدہ نہ کریں جب تک امام سجدہ نہ کرے، اور آپ اپنے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سر کو امام سے پہلے (سجدہ سے) نہ اُٹھائیں، پھر جب امام نماز سے فارغ ہو جائے اور کھڑا نہ ہو اور قبلہ سے رُخ بھی نہ پھیرے اور آپ کو کوئی ضرورت ہو تو آپ چلے جائیں اور اسے (یعنی امام کو) چھوڑ دیں، کیونکہ آپ کی نماز مکمل ہو چکی ہے۔

عن ابو الاحوص قال ابن مسعود رضی الله عنه مفتاح الصلاة التكبير و انقضاءها التسليم اذا سلم الامام فقم ان شئت.

(سنن الکبری للبیهقی، باب تحلیل الصلاة بالتسلیم)

حضرت ابوالاحوص رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نماز کو شروع کرنے والی چیز تکبیر ہے اور اس کو ختم کرنے والی چیز سلام پھیرنا ہے، جب امام سلام پھیر دے تو آپ اگر چاہیں تو اُٹھ کھڑے ہوں۔

فائدہ: علامہ ظفر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ اس روایت کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ:

فيه دلالة على جواز انصراف المأموم و ذهابه الى حوائجه بعد فراغ الامام عن الصلاة اذا لم يقم من جلسه ولم ينحرف و جواز ذالك امر مجمع عليه لم نر في كلام احد من الائمة خلافه.

(اعلاء السنن، باب الانحراف بعد السلام و كيفية و سنية الدعاء والذكر بعد الصلاة)

اس میں اس بات پر دلالت ہے کہ مقتدی کو اپنی ضروریات کے لیے اُٹھ کر چلے جانا جائز ہے، جب امام نماز سے فارغ ہو جائے اور اپنی مجلس سے نہ اُٹھے اور نہ ہی اپنا رُخ پھیرے اور اس بات کے جائز ہونے پر اِجماع ہے، میں نے آئمہ کرام کے کلام میں اس کے خلاف نہیں دیکھا۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول:

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وللماموم ان ينصرف اذا قضى الامام السلام قبل قيام الامام وان يؤخر

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ذلك حتى ينصرف بعد انصراف الامام او معه احب الى له۔

(کتاب الامام للامام شافعي، باب كلام الامام و جلوسه بعد السلام، طبع دار المعرفة)

اور مقتدی کے لیے جائز ہے کہ جب امام سلام پھیرے دے تو وہ امام کے کھڑے ہونے سے پہلے اُٹھ جائے اور یہ بھی جائز ہے کہ اُٹھنے کو مؤخر کرے، یہاں تک کہ امام کے اُٹھنے کے بعد اُٹھے یا اس کے ساتھ ساتھ اُٹھے، مجھے مقتدی کے لیے یہ بات زیادہ پسند ہے۔

جماعت کے اختتام پر امام و مقتدیوں کا ایک وقت میں دُعا مانگنے کا شرعی حکم:

حضرت مفتی شفیع رحمۃ اللہ علیہ ایک فتویٰ کے ذیل میں فرماتے ہیں کہ:

اور چونکہ یہ افعال دُعا و تسبیحات امام و مقتدی سب کے لیے بعد نماز مستحب ہیں، اگر سب ہی اس میں مشغول ہوں گے تو یہ ایک اقتران (اور ایک ساتھ دُعا کرنا) اتفاقی ہوگا، نہ کہ اجتماع مستقل، اس لیے ان افعال کو فی نفسہا مستحب کہا جائے گا اور اجتماع کو نہ ضروری سمجھا جائے اور نہ بدعت غیر مشروع کہا جائے، اس لیے عامہ سلف سے اس اجتماع پر نکیر منقول نہیں، اور علامہ شاطبی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الاعتصام میں جو اس کو بدعت فرمایا ہے اس کا حاصل بھی احقر نے یہی سمجھا ہے کہ اجتماع للدّعا کو مقصودِ اصلی مثل دیگر عبادات کے سمجھنا بدعت ہے، نہ یہ کہ اقترانِ اتفاقی کے طور پر مجتمعاً (ایک ساتھ) دُعا کرنا کو بدعت کہا جائے۔

(امداد المفتین، صفحہ ۲۴۲، کتاب الذکر والدعاء والتعویذات)

حضرت مولانا مفتی محمود الحسن گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

حدیث میں ہر نماز کے بعد دُعا کا مقبول ہونا وارد ہوا ہے، فرض نماز پڑھی، ہر ایک چاہتا ہے کہ میری دُعا قبول ہو تو ہر کوئی دُعا کرنے لگتا ہے، یہ غیر اختیاری اجتماع ہو جاتا ہے۔

(ملفوظات فقیہ الامت ۱/ ۲۰۴، طبع دار الہدیٰ کراچی)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ:

پھر اجتماع تو نماز کے لیے ہوتا ہے نہ کہ دُعا کے لیے، اور نماز کے بعد دُعا مقبول ہے، مستحب ہے، جب ہر شخص اس مستحب پر عمل کرے گا تو اجتماعیت خود ہی بن جائے گی، اس کو اجتماعی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

دُعا کا عنوان دینا ہی صحیح نہیں، اس واسطے کہ اجتماع تو نماز کے لیے ہوا ہے کہ کہ دُعا کے لیے۔

(ملفوظات فقیہ الامت ۱/ ۲۷۲، طبع دار الہدیٰ کراچی)

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

متعدد اَحادیث میں فرض نماز کے بعد آنحضرت کا دُعا کرنا ثابت ہے، یہ تمام امور ایسے ہیں کہ کوئی صاحبِ علم جس کی اَحادیثِ طیبہ پر نظر ہو ان سے ناواقف نہیں، اس لیے فقہائے اُمت نے فرض نمازوں کے بعد دُعا کو آداب و مستحبات میں شمار کیا ہے، امام نووی شرح مہذب (جلد ۳، صفحہ ۴۸۸) میں لکھتے ہیں کہ:

الدعاء للامام والمأموم و المنفرد وهو مستحب عقب كل الصلوات بلا خلاف.

یعنی نمازوں کے بعد دُعا کرنا بغیر کسی اختلاف کے مستحب ہے، امام کے لیے بھی، مقتدی کے لیے بھی اور منفرد کے لیے بھی۔

علومِ حدیث میں امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کا بلند مرتبہ جس کو معلوم ہے وہ کبھی اس متفق علیہ مستحب کو بدعت کہنے کی جسارت نہیں کر سکتا ہے، اور فرض نماز جب باجماعت ادا کی گئی ہو تو ظاہر ہے کہ اس کے بعد دُعا صورۃً اجتماعی ہوگی، لیکن امام اور مقتدی ایک دوسرے کے پابند نہیں، بلکہ اپنی اپنی دُعا کر رہے ہیں، اس لیے امام کا پکار پکار کر دُعا کرنا اور مقتدیوں کا آمین آمین کہنا صحیح نہیں، ہر شخص کو اپنی اپنی دُعا کرنی چاہیے۔

(آپ کے مسائل اور اُن کا حل ۲/ ۲۷۲، طبع مکتبہ لدھیانوی)

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

امام، مقتدی اور منفرد سب کے واسطے فرض نماز کے بعد دُعا کا سنت ہونا ثابت ہوتا ہے، اس لیے سب کو دُعا کرنی چاہیے، اور جب فرائض کے بعد امام اور مقتدی اس سنت پر عمل کرتے ہوئے دُعا کریں گے تو ضمناً خود بخود اجتماع ہو جائے گا، لیکن یہ اجتماع ایک ضمنی چیز ہے اور جائز ہے، اس کے لیے الگ سے صریح اور مستقل ثبوت کا طالب ہونا اور ثبوت نہ ملنے پر اس کو بدعت قرار دینا درست نہیں۔ (فقہی رسائل ۱/ ۱۴۲، طبع میمن اسلامک پبلشرز کراچی)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نمازِ وتر کا مسنون طریقہ

تین رکعت وتر ایک سلام سے پڑھنا:

عن سعد بن هشام أن عائشة رضي الله عنها أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان لا يسلم في ركعتي الوتر. (سنن نسائی،باب کیف الوتر بثلاث)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کی دو رکعتیں پڑھنے کے بعد سلام نہیں پھیرتے تھے (یعنی تین رکعتیں پڑھ کے ہی سلام پھیرتے تھے)۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(المستدرك للحاكم، كتاب الوتر برقم الحديث ١١٨٠)(مسند اسحاق بن راهويه برقم الحديث ١٣١٠) (سنن الكبرى للبيهقي،باب من أوتر بثلاث موصلات بتشهدين وتسليم)(موطا امام محمد باب السلام في الوتر) (سنن دار قطني،باب ما يقرأ في ركعات الوتر و القنوت فيه)(مصنف ابن أبي شيبه،باب من كان يوتر بثلاث أو اكثر)(مسند الشاميين للطبراني برقم الحديث ٩١٧)(سنن طحاوي،باب الوتر برقم الحديث ١٦٧٠)(مختصر قيام الليل وقيام رمضان و كتاب الوتر،باب الوتر)

عن عبد الله قال ارسلت أمي ليلة لتبيت عند النبي صلى الله عليه واله وسلم فتنظر كيف يوتر فباتت عند النبي صلى الله عليه واله وسلم فصلى ما شاء الله أن يصلي حتى اذا كانا أخر الليل وأراد الوتر قرأ سبح اسم ربك الاعلى في الركعة الاولى وقرأ في الثانية قل يآ أيها الكفرون ثم قعد ثم قام يفصل بينهما بالسلام ثم قرأ بقل هو الله أحد الله الصمد لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفواً أحد حتى اذا فرغ كبر ثم فدعا بما شاء الله أن يدعوه ثم كبر وركع. (الاستيعاب لابن عبد البر برقم الحديث ٦٣٢)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی والدہ کو ایک رات رسول اللہ ﷺ کے گھر بھیجا کہ دیکھیں کہ آپ ﷺ وتر کس طرح پڑھتے ہیں؟ چنانچہ وہ رات آپ ﷺ کے ہاں رہیں، جب رات کا آخری حصہ ہوا اور آپ ﷺ نے وتر پڑھنے کا ارادہ کیا تو پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون پڑھی، پھر قعدہ کیا، پھر سلام

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پھیرے بغیر کھڑے ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھی یہاں تک کہ جب آپ ﷺ اس سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی، پھر دُعائے قنوت پڑھی۔

وتر میں دو رکعت کے بعد تشہد بیٹھنا:

عن الفضل بن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم الصلوۃ مثنی مثنی تشھد فی رکعتین۔

(جامع ترمذی، باب ماجاء فی التشخع فی الصلوۃ)(المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۱۵۱۵۴)

حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز دو دو رکعت ہے اور ہر دو رکعت میں تشہد پڑھنا ہے۔

عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یستفتح الصلوۃ بالتکبیر والقرأۃ بالحمد للہ رب العالمین۔۔۔وکان یقول فی کل رکعتین التحیۃ۔ (صحیح مسلم، باب مایجمع صفۃ الصلوۃ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز تکبیر سے شروع فرماتے اور قرأۃ الحمد للہ رب العالمین سے اور یہ فرماتے کہ ہر دو رکعتوں کے بعد التحیات (کے لیے بیٹھنا) ہے۔

عن أم سلمۃ رضی اللہ عنھا أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال فی کل رکعتین تشھد۔ (مجمع الزوائد، باب التشھد والجلوس والاشارۃ بالاصبع فیہ)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہر دو رکعت کے بعد تشہد ہے۔

دُعائے قنوت کے مسنون الفاظ:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُكَ وَلَا نَکْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ. اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

اے اللہ! ہم آپ سے مدد چاہتے ہیں اور آپ سے معافی مانگتے ہیں اور آپ پر ایمان رکھتے ہیں اور آپ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور آپ کی بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور آپ کا شکر ادا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کرتے ہیں اور آپ کی ناشکری نہیں کرتے اور ہم اس شخص کو الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں جو آپ کی نافرمانی کرے، اے اللہ! ہم آپ ہی کی عبادت کرتے ہیں اور آپ ہی کے لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور آپ ہی طرف دوڑتے ہیں اور جھپٹتے ہیں اور آپ کی رحمت کے اُمیدوار ہیں اور آپ کے عذاب سے ڈرتے ہیں، بے شک آپ کا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

عن أبي عبد الرحمن قال علمنا ابن مسعود رضی اللہ عنه أن نقرأ في القنوت "اللهم انا نستعينك ونستغفرك ونومن بك ونتوكل عليك....الخ".

(سنن طحاوی، باب القنوت فی الصلوٰۃ الفجر وغیرھا)

حضرت ابوعبدالرحمن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں تعلیم دی کہ ہم قنوت میں یہ دُعا پڑھیں: "اللهم انا نستعينك ونستغفرك ونومن....الخ"۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف ابن أبي شيبة، باب فی قنوت الوتر من الدعاء) (مصنف ابن أبي شيبة، باب ما يدعا به في قنوت الفجر) (مصنف عبد الرزاق، باب القنوت) (رسالة ابن أبي زيد القيرواني، كتاب الدعاء) (سنن الكبرى للبيهقي، باب دعاء القنوت) (مراسيل أبي داؤد، رقم الحديث ٨٦) (الدعوات الكبير للبيهقي، رقم الحديث ٣٦٣) (فضائل القرآن للقاسم بن سلام، رقم الحديث ٥٠٠) (معجم ابن الاعرابي رقم الحديث ٥٥٠) (مصنف ابن أبي شيبه، باب ما يدعو به الرجل في قنوت الوتر) (تاريخ المدينة المنورة لابن أبي شيبة ٢/٤١٢)

فائدہ: اس دُعا کے علاوہ بھی کتب اَحادیث میں دُعائے قنوت کے مختلف الفاظ مروی ہیں، لہٰذا جو دُعا چاہے پڑھ سکتا ہے۔

دُعائے قنوت تکبیر کہہ کر رکوع کرنے سے پہلے پڑھنا مسنون ہے:

عن عاصم بن سليمان الاحول قال سألت أنس بن مالك رضي الله عنه عن القنوت فقال قد كان القنوت قلت قبل الركوع أو بعد قال قبله قال فان فلاناً أخبرني عنك انك قلت بعد الركوع فقال كذب انما قنت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم بعد الركوع شهراً. (صحیح بخاری، باب القنوت قبل الرکوع وبعدہ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عاصم بن سلیمان احول رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دُعائے قنوت کے بارے میں پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور ﷺ کے زمانے میں قنوت ہوتی تھی، میں نے عرض کیا رکوع سے پہلے یا بعد میں؟ فرمایا رکوع سے پہلے، تو میں نے عرض کیا کہ فلاں شخص نے مجھے بتایا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رکوع کے بعد ہے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس شخص نے جھوٹ کہا ہے کیونکہ رکوع کے بعد تو آپ ﷺ نے صرف ایک مہینہ قنوت پڑھی ہے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(صحیح مسلم، باب استحباب القنوت فی جمیع الصلوات) (مصنف ابن أبی شیبہ، باب من کان لا یقنت فی الفجر) (سنن ابن ماجہ، باب ماجاء فی القنوت قبل الرکوع) (سنن الکبری للبیہقی، باب الدلیل علی انہ یقنت بعد الرکوع) (مسند أبی یعلی، رقم الحدیث ۴۰۲۶) (سنن طحاوی، باب القنوت فی صلاۃ الفجر وغیرھا)

وضاحت: علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

وقد وافق عاصم علی روایتہ ھذا عبد العزیز بن صھیب کما فی المغازی بلفظ سأل رجل أنسا عن القنوت بعد الرکوع أعند الفراغ من القرأۃ قال بل عند الفراغ من القرأۃ وقال ومجموع ما جاء عن أنس رضی اللہ عنہ فی ذلک ان القنوت للحاجۃ بعد الرکوع لا خلاف عنہ فی ذلک أما بغیر الحاجۃ فالصحیح عنہ أنہ قبل الرکوع۔ (فتح الباری شرح صحیح بخاری، باب القنوت قبل الرکوع أو بعدہ)

حضرت عاصم رحمہ اللہ کی یہ روایت المغازی میں عبد العزیز رحمہ اللہ کی روایت کے مطابق ہے، جس میں ایک شخص نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ دُعائے قنوت رکوع کے بعد ہے یا قرأۃ سے فارغ ہونے کے بعد؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلکہ قرأۃ سے فارغ ہونے کے بعد ہے، مزید ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کی تمام راویات کو پیش نظر رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جب دُعائے قنوت کسی خاص وجہ سے پڑھی جائے تو بالاتفاق وہ رکوع کے بعد ہے اور جو دُعائے قنوت عام حالات میں پڑھی جائے تو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صحیح طور پر یہی ثابت ہے کہ وہ رکوع سے پہلے ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن أبي بن كعب رضى الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان يوتر بثلاث ركعات......:ويقنت قبل الركوع.(سنن نسائی،باب اختلاف الفاظ الناقلین لخبر ابی بن کعب ﷺ)(سنن ابوداؤد،باب القنوت فی الوتر)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعت وتر پڑھتے اور دُعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے۔

عن عبدالله رضى الله عنه قال قنت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فى الوتر قبل الركعة.(سنن دارقطنی،باب مایقرأ فی رکعات القنوت فیه)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ وتر میں رکوع کرنے سے پہلے دُعائے قنوت پڑھی۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(مصنف ابن أبی شیبه،باب فی القنوت قبل الرکوع أوبعدہ) (مختصر کتاب الوتر للمروزی،باب القنوت قبل الرکوع)

عن الاسود أن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قنت فى الوتر قبل الركوع.... وفى رواية بعد القرأة قبل الركوع.(مصنف ابن أبی شیبه،باب فی القنوت قبل الرکوع أوبعدہ)(مختصر کتاب الوتر للمروزی،باب القنوت قبل الرکوع)

حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وتر میں رکوع کرنے سے پہلے قنوت پڑھتے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ قرأۃ کے بعد رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے۔

عن عبد الرحمن بن الاسود عن أبيه أن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه كان اذا فرغ من القرائة كبر ثم قنت فاذا فرغ من القنوت كبر ثم ركع.

(مصنف ابن أبی شیبه،باب فی التکبیر للقنوت)

حضرت اسود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جب قرأۃ سے فارغ ہوتے تو تکبیر کہتے، پھر دُعائے قنوت پڑھتے اور جب قنوت سے فارغ ہوتے تو تکبیر کہہ کر رکوع کرتے۔

<u>یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:</u>

(سنن طحاوی،باب القنوت فی الفجر وغیرہ)(المعجم الکبیر للطبرانی،رقم الحدیث ۹۳۲۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن ابراھیم قال اذا أردت أن تقنت فکبر للقنوت و کبر اذا أردت أن ترکع۔

(مصنف ابن أبی شیبہ، باب فی التکبیر للقنوت)(کتاب الآثار للامام محمد، باب القنوت فی الصلاۃ)

حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تم دُعائے قنوت پڑھنے کا اِرادہ کرو تو قنوت کے لیے تکبیر کہو اور جب رکوع کرنے کا اِرادہ کرو تو پھر بھی تکبیر کہو۔

عن ابراھیم قال اذا فرغت من القرأئۃ فکبر ثم اذا فرغت فکبر وارکع۔

(مصنف ابن أبی شیبہ، باب فی التکبیر للقنوت)

حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب تم قرأۃ سے فارغ ہوجاؤ تو تکبیر کہو اور جب قنوت سے فارغ ہوجاؤ تو پھر تکبیر کہو اور رکوع کرو۔

عن حماد عن ابراھیم النخعی أن القنوت واجب فی الوتر فی رمضان و غیرہ قبل الرکوع واذا أردت تقنت فکبر واذا أرادت أن ترکع فکبر أیضاً۔

(کتاب الحجۃ للامام محمد، باب عدد الوتر)(کتاب الآثار للامام محمد، باب القنوت فی الصلاۃ)

حماد رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وتر میں قنوت رمضان اور غیر رمضان میں رکوع سے پہلے پڑھنا واجب ہے اور جب تم قنوت پڑھنا چاہو تو تکبیر کہو اور جب تم رکوع کرنا چاہو تو بھی تکبیر کہو۔

دُعائے قنوت کے لیے رفع الیدین کرنا:

قال أبو عثمان کان عمر رضی اللہ عنہ یرفع یدیہ فی قنوت۔

(سنن الکبری للبیہقی، باب رفع الیدین فی القنوت)

ابوعثمان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ قنوت کے لیے اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(جزء رفع الیدین للبخاری، رقم الحدیث ۱۶۲)(قرۃ العینین برفع الیدین فی الصلاۃ للبخاری، باب یرفع یدیہ فی القنوت، رقم الحدیث ۹۵)(شرح السنۃ للبغوی، باب القنوت، رقم الحدیث ۶۳۹)(قیام اللیل للمزوری، باب رفع الایدی عند القنوت)

عن الأسود عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ أنہ کان یقرأ فی أخر رکعۃ من الوتر

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قل ھو اللّٰہ ھو احد ثم یرفع یدیہ فیقنت قبل الرکعۃ۔

(مصنف ابن أبی شیبہ، باب رفع الیدین فی قنوت الوتر)

حضرت اسود رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وتر کی آخری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھتے تھے اور پھر رکوع میں جانے سے پہلے اپنے ہاتھ اُٹھاتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(جزء رفع الیدین للبخاری، رقم الحدیث ۱۶۳)(مسند ابن الجعد، رقم الحدیث ۲۲۷۰)(سنن الکبری للبیہقی، باب رفع الیدین فی القنوت، رقم الحدیث ۲۸۶۷)(سنن الصغیر للبیہقی، باب القنوت فی الوتر، رقم الحدیث ۲۹۰)(شرح السنۃ للبغوی، باب القنوت، رقم الحدیث ۶۳۹)

کان ابو ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ یرفع یدیہ فی قنوتہ فی شھر رمضان۔

(سنن الکبری للبیہقی، باب رفع الیدین فی القنوت)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رمضان کے مہینہ میں دُعائے قنوت کے لیے ہاتھ اُٹھاتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(قیام اللیل للمزوری، باب رفع الایدی عند القنوت)(مختصر کتاب الوتر للمقریزی، باب رفع الایدی عند القنوت)

عن ابراھیم النخعی قال ترفع الأیدی فی سبع مواطن فی افتتاح الصلاۃ وفی التکبیر للقنوت فی الوتر۔ (سنن طحاوی، باب رفع الیدین عند رؤیۃ البیت)

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ سات مقامات پر رفع الیدین کیا جائے، نماز کے شروع میں اور وتر میں قنوت کی تکبیر کے لئے۔

عن مغیرۃ عن ابراھیم قال أرفع یدیك للقنوت۔

(مصنف ابن أبی شیبہ، باب فی رفع الیدین فی قنوت الوتر)

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وتروں کی قنوت کے لیے رفع الیدین کرو۔

قال ابن قدامۃ وروی رفع الیدین عن ابن مسعود و عمر وابن عباس رضی اللّٰہ عنھم۔ (المغنی لابن قدامہ، مسألۃ القنوت، طبع مؤسسۃ الرسالۃ)

علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دُعائے قنوت کے لیے رفع الیدین منقول ہے، حضرت

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عبداللہ بن مسعود، حضرت عمر بن الخطاب اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے۔

تکبیر قنوت کے ساتھ رفع الیدین پر اجماعِ اُمت:

قال الطحاوی وأما التکبیر فی قنوت فی الوتر فانھا تکبیرۃ زائدۃ فی ذلک الصلاۃ وقد أجمع الذین یقنتون قبل الرکوع علی الرفع معھما۔

(سنن طحاوی، باب رفع الیدین عند رؤیۃ البیت)

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وتر میں دُعائے قنوت کی تکبیر تو زائد تکبیر ہے اور تمام وہ حضرات جو رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے ہیں ان کا اجماع ہے کہ تکبیر قنوت کے ساتھ ہاتھ اُٹھائے جائیں۔

وتروں کے بعد کی دُعا:

عن أبی بن کعب رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یؤتر بثلاث (بسبح اسم ربک الأعلی) و (قل یا ایھا الکافرون) و (قل ھو اللہ ھو أحد) ویقنت قبل الرکوع فاذا سلم قال "سبحان الملک القدوس" ثلاث مرات یمد بھا صوتہ فی الآخرۃ یقول "رب الملائکۃ والروح"۔

(سنن دار قطنی، باب مایقرأ فی رکعات الوتر والقنوت فیہ)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر تین رکعت پڑھتے تھے جس کی پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ، دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون، تیسری رکعت میں سورۃ اخلاص پڑھتے تھے اور دُعائے قنوت رکوع سے پہلے پڑھتے تھے اور جب سلام پھیرتے تو "سبحان الملک القدوس" تین بار پڑھتے اور آخری بار آواز کو لمبا کرتے اور پھر کہتے "رب الملائکۃ والروح"۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن ابوداؤد، باب فی الدعاء بعد الوتر) (مسند احمد، رقم الحدیث ۲۰۲۱۸) (مصنف ابن أبی شیبہ، باب فی الوتر مایقرأ فیہ) (المستدرک للحاکم، باب التامین، رقم الحدیث ۱۰۱۱)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سجدہ سہو کا بیان

نماز میں کمی یا زیادتی پر سجدہ سہو کرنا:

نماز کے فرائض میں سے کوئی فرض اگر بھولے سے پہلے ادا ہو جائے یا اس کی ادائیگی میں کچھ تاخیر ہو جائے یا بھولے سے کوئی واجب رہ جائے یا رکعتوں کی صحیح تعداد بھول جائے یا دُعائے قنوت پڑھنا بھول جائے تو سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے، اور سجدہ سہو کر لینے سے نماز درست ہو جاتی ہے اور اگر قصداً ایسا کرے گا تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اس نماز کو دوبارہ لوٹانا ضروری ہوتا ہے۔

عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنه قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم قال ابراھیم زاد أونقص فلما سلم قیل له یا رسول اللہ صلی اللہ علیه واله و سلم أحدث فی الصلوۃ شیئ قال وما ذاك؟ قالوا صلیت کذا و کذا قال فثنی رجلیه واستقبل القبلة فسجد سجدتین ثم سلم ثم أقبل علینا بوجهه فقال... اذا شك أحد کم فی الصلوۃ فلیتحر الصوب فلیتم علیه ثم یسجد سجدتین۔ (صحیح مسلم، باب النهی عن نشد الضالة فی المسجد)(صحیح بخاری، باب التوجه نحو القبلة حیث کان)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی جس میں کمی یا زیادتی ہو گئی، جب سلام پھیرا تو آپ ﷺ سے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! نماز میں کچھ (کمی یا زیادتی) واقع ہوئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیسی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا آپ ﷺ نے اس اس طرح نماز پڑھی ہے، تو آپ ﷺ نے اپنے پاؤں تہ کئے اور قبلہ رُخ ہو کر دو سجدے کئے، اور سلام پھیرا، پھر آپ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک ہو تو اسے چاہیے کہ خوب سوچ و بچار کر کے صحیح صورتِ حال کے مطابق نماز مکمل کرے، پھر (آخر میں) دو سجدے کر لے۔

عن أبی سعید الخدری رضی اللہ عنه أن رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قال اذا صلی أحدکم فلم یدر زاد أم نقص فلیسجد سجدتین وهو قاعد۔
(سنن ابو داؤد،باب من قال یتم علی اکثر ظنه)(صحیح مسلم،باب النهی عن نشد الضالة فی المسجد)
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی نماز پڑھے اور اسے پتہ نہ چلے کہ کم پڑھی یا زیادہ، تو اسے چاہیے کہ (آخری تشہد) بیٹھنے کی حالت میں دو سجدے کرلے۔

عن أبی سعید رضی اللہ عنه أن رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم قال اذا شك أحدکم فی صلاته فلیلغ الشك ولیبن علی الیقین فاذا استیقن التمام سجد سجدتین فان کانت صلاته تامة کانت الرکعة نافلة وان کانت ناقصة کانت الرکعة لتمام صلاته وکانت السجدتان رغم انف الشیطان۔
(سنن ابن ماجه،باب ماجاء فی من شك فی صلاته فلیرجع الی الیقین)
حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو شک کو ختم کرے یقین پر عمل کرے، جب نماز مکمل ہونے کا یقین ہو جائے تو دو سجدے سہو کرلے، اب اگر اس کی نماز مکمل تھی تو (اضافی) رکعت نفل بن جائے گی اور اگر کم تھی تو (اس) رکعت سے اس کی نماز کی تکمیل ہو جائے گی اور دونوں سجدے شیطان کو ذلیل کرنے کے لیے ہوں گے۔

عن مغیرہ بن شعبة رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم اذا قام الامام فی الرکعتین فان ذکر قبل أن یستوی قائما فلیجلس فان استوی قائما فلا یجلس ویسجد سجدتی السهو۔(سنن ابوداؤد،باب من نسی یشهد وهو جالس)(سنن ابن ماجه،باب ماجاء فی من قام فی اثنتین ساهیا)
حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص دو رکعت پر کھڑا ہو جائے (یعنی بھول کر قعدہ نہ کرے) تو اگر سیدھا کھڑا ہونے سے پہلے یاد آجائے تو واپس لوٹ جائے اور اگر سیدھا کھڑا ہو چکا ہو تو نہ بیٹھے، بلکہ سجدہ سہو کرلے۔

عن عبداللہ بن بحینة رضی اللہ عنه قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیه

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

واله وسلم ركعتين من بعض الصلوات ثم قام فلم يجلس فقام الناس معه فلما قضى صلاته ونظرنا تسليمه كبر فسجد سجدتين وهو جالس قبل التسليم ثم سلم. (صحيح مسلم، باب سهو في الصلاة والسجود له)

حضرت عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، جس میں دو رکعتیں پڑھا کر بغیر قعدہ کئے کھڑے ہو گئے، لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے، جب آپ ﷺ نے نماز پوری کر لی اور ہم سلام پھیرنے کے انتظار میں تھے کہ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور بیٹھے ہوئے دو سجدے کئے، پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه واله وسلم صلى الظهر فسلم في الركعتين فقيل له نقصت الصلاة فصلى ركعتين ثم سجد سجدتين.

(سنن ابو داؤد، باب في سجدتي السهو) (سنن ابن ماجه، باب ما جاء فيمن قام من اثنتين ساهيا)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی اور دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیا، لوگوں نے عرض کیا کہ آپ ﷺ نے نماز کم کر دی، پس آپ ﷺ نے آخر کی دو رکعتیں پڑھیں اور اس کے بعد دو سجدے کئے۔

عن عبدالله بن حنظله قال حدثنا وهو جالس مع أبي هريرة رضي الله عنه قال صليت خلف عمر بن خطاب رضي الله عنه المغرب فلم يقرأ في ركعة الأولى بشئ... ثم سجد سجدتين قبل التسليم. (مصنف عبد الرزاق، باب من نسي القرأة)

حضرت عبداللہ بن حنظلہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اُنہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (بھول کر) مغرب کی نماز کی پہلی رکعت میں قرأۃ نہ کی تو سلام سے پہلے (سہو کے) دو سجدے کئے۔

عن عبد الرزاق عن الثوري قال اذا قمت فيما يجلس فيه أو جلست فيما يقام فيه أو جهرت فيما يخافت فيه أو خافت فيما يجهر فيه ناسياً سجدت سجدتي السهو. (مصنف عبد الرزاق، باب اذا قام فيما يقعد فيه أو قعد فيما يقام أو سلم في مثنى)

حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کو بھول کر (نماز میں) بیٹھنا تھا اور کھڑا ہو

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

گیا، یا کھڑا ہونا تھا اور اگر کھڑا ہونا تھا لیکن بیٹھ گیا، یا اُونچی آواز میں پڑھنے کی بجائے آہستہ پڑھا، یا آہستہ پڑھنے کی بجائے اُونچی آواز سے پڑھا، تو وہ سہو کے دو سجدے کرے۔

عن ابن جريج قال قلت لعطاء لو نسيت القرأة في ركعة بأم القرأن وبالسورة التي بعدها لم أقرأ في الركعة بشئ فقال فلا تعد؟ ولكن اسجد سجدتي السهو.

(مصنف عبد الرزاق، باب من نسي القرأة)

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی سورۃ فاتحہ اور اس کے بعد سورۃ پڑھنا بھول جائے یعنی وہ رکعت میں کچھ بھی نہ پڑھ سکا ہو تو اُسے چاہیے کہ (آخر میں) دو سجدے سہو کے کرے۔

عن حماد قال اذا سها قبل أن يقنت فليسجد سجدتي السهو يعني في الوتر.

(مصنف ابن أبي شيبه، باب في السهو في قنوت الوتر)

حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی آدمی کو وتروں میں قنوت سے پہلے سہو ہو جائے تو وہ سہو کے دو سجدے کرے۔

عن حماد وسفيان اذا نسي القنوت في الوتر فعليه سجدتا السهو.

(قيام الليل للمروزي، صفحه ٢٤٢، طبع دار الكتب العلمية بيروت)

حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص وتر میں قنوت پڑھنا بھول جائے وہ سجدہ سہو کرے۔

سجدہ سہو سلام کے بعد کرنا:

عن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم صلى الظهر خمساً فقيل له أزيد في الصلوة؟ فقال وما أدرك؟ قال صليت خمساً فسجد سجدتين بعد ما سلم. (صحيح بخاري، باب اذا صلى خمساً)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی نماز کی پانچ رکعات پڑھائیں، تو آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ کیا نماز میں اضافہ ہو گیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیسے؟ کہا گیا کہ آپ ﷺ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو آپ ﷺ نے سلام کے بعد دو سجدے کئے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم من شك فی صلاتہ فلیسجد سجدتین بعد یسلم۔

(سنن ابو داؤد، باب من قال یسجد بعد التسلیم)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے اپنی نماز میں شک ہو جائے وہ سلام پھیرنے کے بعد (سہو کے) دو سجدے کرے۔

عن علقمۃ أن عبداللہ سجد سجدتی السھو بعد السلام وذکر أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فعلہ۔ (مصنف ابن أبی شیبہ، باب فی السلام فی سجدتی السھو قبل السلام أو بعدہ)

حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سہو کے دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کئے اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یونہی کیا تھا۔

عن بیان بن أبی بشر الاحمسی قال سمعت قیس بن أبی حازم قال صلی بنا سعد بن مالك رضی اللہ عنہ فقام فی الرکعتین الأولیین فقالوا سبحان اللہ فقال سبحان اللہ فمضی فلما سلم سجد سجدتی السھو وقد روی أیضاً عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ وابن عباس رضی اللہ عنہ و ابن الزبیر رضی اللہ عنہ وانس بن مالك رضی اللہ عنہ أنھم سجدوا للسھو بعد السلام۔

(سنن طحاوی، باب سجود السھو فی الصلاۃ ھل ھو قبل التسلیم أو بعدہ؟)

حضرت قیس بن حازم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی، وہ پہلی دو رکعتوں کے بعد تشہد میں بیٹھنے کی بجائے کھڑے ہو گئے، مقتدیوں نے سبحان اللہ کہا تو اُنہوں نے بھی سبحان اللہ کہا اور نماز کو جاری رکھا، جب سلام پھیرا تو سہو کے دو سجدے کئے، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت عبداللہ بن زبیر، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے کہ اُنہوں نے سلام کے بعد سہو کے سجدے کئے۔

عن أنس رضی اللہ عنہ أنہ سجد سجدتی السھو بعد السلام۔

(مصنف ابن أبی شیبہ، باب فی السلام فی سجدتی السھو قبل السلام أو بعدہ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے سہو کے دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کئے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن قتادة عن أنس رضی اللہ عنه أنه قال فی الرجل بهم فی صلاته لا یدری أزاد أم نقص؟ قال یسجد سجدتین بعد ما یسلم۔ (سنن طحاوی، باب سجود السهو فی الصلاة هل هو قبل التسلیم أو بعده؟) (مصنف ابن أبی شیبه، باب فی السلام فی سجدتی السهو قبل السلام أو بعده)

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے متعلق فرمایا جس کو نماز میں یہ معلوم نہ رہے کہ اس نے رکعات کم کر دیں یا زیادہ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کرے۔

عن أبی عبیدة عن عبداللہ رضی اللہ عنه قال السهو أن یقوم فی قعود أو یقعد فی قیام أو یسلم فی الرکعتین فانه یسلم ثم یسجد سجدتی السهو ویتشهد ویسلم۔ (سنن طحاوی، باب سجود السهو فی الصلاة هل هو قبل التسلیم أو بعده؟) (مصنف عبدالرزاق، باب اذا قام فیما یقعد فیه أو قعد فیما یقام أو سلم فی مثنی)

حضرت ابوعبیدہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بھولنا یہ ہے کہ آدمی قعود میں کھڑا ہو جائے یا قیام میں بیٹھا رہے یا دو رکعت پر سلام پھیر دے تو ان صورتوں میں وہ سلام پھیرے، پھر سہو کے دو سجدے کرے اور تشہد پڑھے، پھر سلام پھیرے۔

عن عمرو بن دینار حدثه عن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنه قال سجدتا السهو بعد السلام۔ (سنن طحاوی، باب سجود السهو فی الصلاة هل هو قبل التسلیم أو بعده؟)

حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے سلام کے بعد سہو کے دو سجدے کیے۔

عن عطا بن أبی رباح قال صلیت خلف ابن الزبیر رضی اللہ عنه فسلم فی الرکعتین فسبح القوم فقام فأتم الصلاة فلما سلم سجد سجدتین بعد السلام قال فانطلقت الی ابن عباس رضی اللہ عنه فذکرت له ما فعل ابن الزبیر رضی اللہ عنه فقال أحسن وأصاب۔

(سنن طحاوی، باب سجود السهو فی الصلاة هل هو قبل التسلیم أو بعده؟)

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

پیچھے نماز پڑھی، اُنہوں نے دو رکعتوں پر سلام پھیرا تو لوگوں نے سبحان اللہ کہا تو وہ کھڑے ہو گئے اور نماز کو مکمل کیا، جب سلام پھیرا تو اسلام کے بعد دو سجدے کئے، عطاء رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے ان کو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا عمل بتلایا تو اُنہوں نے اس کی توثیق و تحسین فرمائی۔

عن ابو سلمة رضی الله عنه أنه سجدهما بعد التسليم۔

(مصنف ابن أبي شيبه، باب في السلام في سجدتي السهو قبل السلام أو بعده)

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے سہو کے دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کئے۔

عن أبي قلابة عن عمران بن حصين رضى الله عنه قال في سجدتي السهو يسلم ثم يسجد ثم يسلم۔ (سنن طحاوی، باب سجود السهو في الصلاة هل هو قبل التسليم أو بعده؟)

حضرت ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے سجدہ سہو کے متعلق فرمایا کہ سلام پھیرے پھر سجدہ (سہو) کرے پھر سلام پھیرے۔

سجدہ سہو میں دو سجدے کرنا:

عن ثوبان رضى الله عنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يقول في كل سهو سجدتان بعدما سلم۔ (سنن ابن ماجه، باب ما جاء فيمن سجدهما بعد السلام)(سنن ابو داؤد، باب من قام من ثنتين ولم يتشهد)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ہر سہو میں دو سجدے ہیں سلام کے بعد۔

عن ثوبان رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم لكل سهو سجدتان۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب من كان يقول في كل سهو سجدتان)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر سہو میں دو سجدے واجب ہیں۔

عن الشعبي قالا في كل سهو سجدتان۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب من كان يقول في كل سهو سجدتان)

حضرت امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر سہو میں دو سجدے واجب ہیں۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سجود سہو کے لیے تکبیر کہنا:

عن أبي هريرة رضى الله عنه قال سجد النبي صلى الله عليه واله وسلم سجدتي السهو بعد ما سلم و كبر فسجد و كبر وهو جالس ثم رفع و كبر ثم سجد و كبر ثم رفع و كبر۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب في سجدتي السهو يكبر أم لا؟)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سہو کے دو سجدے سلام پھیرنے اور تکبیر کہنے کے بعد کئے، آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور تکبیر کہی، پھر سر اُٹھایا اور تکبیر کہی، پھر سجدہ کیا اور تکبیر کہی، پھر سر اُٹھایا اور تکبیر کہی۔

سجدہ سہو سے پہلے ایک طرف (دائیں طرف) سلام پھیرنا:

عن عمران بن حصين رضى الله عنه قال سلم رسول الله صلى الله عليه واله وسلم في ثلاث ركعات من العصر.... فصلى الركعة التي كان ترك ثم سلم ثم سجد سجدتي السهو ثم سلم۔ (صحيح مسلم، باب السهو في الصلاة والسجود له)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بار عصر کی تین رکعتیں پڑھائیں (جب آپ کو بتایا گیا) تو جو رکعت رہ گئی تھی وہ رکعت پڑھی، پھر سلام کیا پھر سہو کے دو سجدے کئے، پھر آخر میں سلام پھیرا۔

قال عبدالله بن مسعود رضى الله عنه اذا وجب عليه سجود السهو اتم صلاته.. ثم يسلم عن يمينه فقد كان ابن مسعود رضى الله عنه يسجد للسهو بعد السلام۔ (موسوعة فقه عبدالله بن مسعود، كتاب سجود السهو، باب كيفية سجود سهو)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نمازی کے ذمہ سجدہ سہو واجب ہو تو اپنی نماز مکمل کرے، پھر دائیں طرف سلام پھیرے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سلام کے بعد سہو کا سجدہ کرتے تھے۔

عن الحسن أن النبي صلى الله عليه واله وسلم وأبابكر و عمر رضى الله عنهم كانوا يسلمون تسليمة واحدة۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب من كان تسليمة واحدة)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بے شک نبی کریم ﷺ، حضرت ابوبکر اور حضرت

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عمر رضی اللہ عنہم (سہو کے لیے) ایک سلام پھیرتے تھے۔

قال الحسن سجود السهو سجدتان كسجود الصلاة يأتي بهما المصلي بعد أن يفرغ من صلاته وبعد أن يسلم عن يمينه. (موسوعة فقه الحسن البصري، كتاب سجود السهو، باب كيفية سجود سهو) (مصنف ابن أبي شيبه، باب التسليم في سجدتي السهو)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سجدہ سہو نماز کے سجدہ کے مثل دو سجدے ہیں، جنہیں نمازی اپنی نماز سے فراغت پر اور دائیں جانب سلام پھیرنے کے بعد ادا کرتا ہے۔

تشہد پڑھ کر سجدہ سہو کرنا:

عن أبي عبيدة بن عبدالله عن أبيه عن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال اذا كنت في صلوة فشككت في ثلاث أو أربع وا كبر ظنك على أربع تشهدت ثم سجدت سجدتين وأنت جالس قبل أن تسلم ثم تشهدت أيضاً ثم تسلم.

(سنن ابوداؤد، باب من قال يتم على اكبر ظنه) (سنن الكبرى للبيهقي، باب يشهد بعد السهو) (سنن دار قطني، باب ليس على المقتدي سهو وعليه سهو الامام)

حضرت ابوعبیدہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم نماز میں ہو اور شک ہو جائے کہ تین رکعت پڑھی ہیں یا چار رکعت، اور زیادہ گمان یہ ہو کہ چار پڑھی ہیں تو تشہد پڑھو، پھر دو سجدے کرو سلام پھیرنے سے پہلے، بعد میں پھر تشہد پڑھو اور پھر سلام پھیرو۔

عن عبدالله رضي الله عنه قال يتشهد فيهما.

(مصنف ابن أبي شيبه، باب ما قالوا فيهما تشهد أم لا؛ ومن قال لا يسلم فيهما)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سجودِ سہو میں تشہد ہے۔

عن الأعمش عن ابراهيم أنه سجد سجدتي السهو فتشهد فيهما ثم سلم.

(مصنف ابن أبي شيبه، باب ما قالوا فيهما تشهد أم لا؛ ومن قال لا يسلم فيهما)

حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے سہو کے دو سجدے کئے ان کے درمیان تشہد پڑھی اور پھر سلام پھیرا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

سجدہ سہو کے بعد تشہد پڑھ کر سلام پھیرنا:

عن عمران بن حصين رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه واله وسلم صلی بهم فسها فسجد سجدتين ثم تشهد ثم سلم۔(سنن ابو داؤد،باب سجدتی السهو فيها تشهد وتسلم)(سنن ترمذی،باب ما جاء فی التشهد فی سجدتی السهو)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کو نماز پڑھائی اور سہو ہو گیا تو آپ ﷺ نے دو سجدے کئے، پھر تشہد پڑھ کر سلام پھیرا۔

مقتدی کو سہو ہو جائے تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں:

عبد الله بن عمر عن أبيه عن عمر عن النبی صلی الله علیه واله وسلم قال ليس علی من خلف الامام سهو فان سها الامام فعليه وعلی من خلفه السهو وان سها من خلف الامام فليس عليه سهو والامام كافيه۔(سنن دار قطنی،باب ليس علی المقتدی سهو وعليه سهو الامام)(سنن الكبری للبيهقی،باب باب يشهد بعد السهو)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص امام کی اقتداء میں ہو (اس کی کسی اپنی غلطی کی وجہ سے) اس پر سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا، لیکن اگر امام سے کوئی غلطی ہو جائے تو امام پر بھی سجدہ سہو لازم ہوگا اور مقتدی پر بھی لازم ہوگا۔

عن عطاء فی الرجل يدخل مع الامام فيسهو قال تجزئه صلاة الامام وليس عليه سهو۔(مصنف ابن أبی شيبه،باب فيمن خلف الامام يسهو ولم يسه الامام)

حضرت عطاء رحمۃ اللہ علیہ اس شخص کے بارے میں جسے امام کے ساتھ نماز پڑھتے ہوئے سہو ہو جائے فرماتے تھے کہ امام کی نماز اس کے لیے کافی ہے اس پر سجدہ سہو لازم نہیں۔

نماز میں ایک سے زیادہ سہو ہونے پر ایک ہی مرتبہ سہو کے سجدے کافی ہیں:

عن ابراهيم فی الرجل يسهو مرارًا فی صلاته قال تجزئه سجدتان لجميع سهوه۔

(مصنف ابن أبی شيبه،باب فی الرجل يسهو مرارًا)

حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اس شخص کے بارے میں جسے نماز میں کئی مرتبہ سہو ہو فرماتے تھے کہ دو سجدے ایک سے زیادہ سہو کے لیے کافی ہو جائیں گے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مقتدی ہر حال میں امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے:

عبداللہ بن عمر عن أبیه عن عمر عن النبی صلی اللہ علیه واله وسلم قال لیس علی من خلف الامام سهو فان سها الامام فعلیه وعلی من خلفه السهو وان سها من خلف الامام فلیس علیه سهو والامام کافیه۔(سنن دار قطنی، باب لیس علی المقتدی سهو وعلیه سهو الامام)(سنن الکبری للبیهقی، باب باب یشهد بعد السهو)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص امام کی اقتداء میں ہو (اس کی کسی اپنی غلطی کی وجہ سے) اس پر سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا، لیکن اگر امام سے کوئی غلطی ہو جائے تو امام پر بھی سجدہ سہو لازم ہوگا اور مقتدی پر بھی لازم ہوگا۔

عن ابراهیم والحسن وضحاك قالا اذا أنتهی الی الامام وقد سها قبل ذلك فلیسجد مع الامام ثم لیقض ما سبق به۔

(مصنف ابن أبی شیبه، باب فی الرجل یسبق بالرکعة من الصلاة وعلی الامام سهو)

حضرت ابراہیم نخعی، حضرت حسن بصری اور حضرت ضحاک رحمہم اللہ حضرات فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص جماعت میں شریک ہوا اور امام کو اس سے پہلے سہو ہو چکا ہے تو وہ امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے پھر اپنی نماز کو پورا کرے۔

امام کے بھولنے پر مقتدیوں کا امام کو یاد دلانے کا طریقہ:

عن سهل بن سعد رضی اللہ عنه أن رسول اللہ صلی اللہ علیه واله وسلم قال اذا نابکم فی صلاتکم شئی فلیسبح الرجال۔(صحیح بخاری، باب من دخل لیؤم الناس فجاء الامام)(صحیح مسلم، باب تقدیم الجماعة من یصلی بهم)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہیں (جماعت کی) نماز میں کوئی مسئلہ پیش آجائے تو مرد "سبحان اللہ" کہیں۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نمازعیدین کا مسنون طریقہ

طلوع آفتاب سے کچھ بعد اور زوال سے پہلے، بغیر اذان واقامت کے چھ زائد تکبیروں کے ساتھ دو رکعات نماز باجماعت پڑھی جاتی ہیں، پہلی رکعت میں ثناء کے بعد تین تکبیریں زائد کہی جاتی ہیں اور ہر تکبیر میں کانوں تک ہاتھ اُٹھا کر چھوڑ دیئے جاتے ہیں اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیے جاتے ہیں اور امام جہراً قرأۃ کرتا ہے، پھر رکوع وسجدہ کے بعد دوسری رکعت کا آغاز قرأۃ سے ہوگا، قرأۃ کے بعد رکوع سے پہلے تین زائد تکبیروں میں ہاتھ اُٹھا کر چھوڑ دیئے جاتے ہیں، چوتھی تکبیر کے بعد رکوع اور باقی نماز مکمل کی جاتی ہے، گویا پہلی رکعت میں تکبیر افتتاح اور تکبیرات زائدہ، کل چار تکبیریں ہوئیں، اس طرح دوسری رکعت میں تین تکبیرات زائدہ اور تکبیر رکوع، کل چار تکبیریں ہوئیں۔

عیدین کی ہر رکعت میں کل چار تکبیریں کہنا:

ان سعد بن العاص سال ابا موسی الاشعری و حذیفة بن الیمان رضی اللہ عنہم کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یکبر فی الاضحی و الفطر فقال ابو موسی رضی اللہ عنہ کان یکبر اربعاً تکبیرۃ علی الجنائز فقال حذیفة صدق فقال ابو موسی رضی اللہ عنہ کذلك کنت اکبر فی البصر حیث کنت علیہم۔

(سنن ابو داؤد، باب التکبیر فی العیدین)

حضرت سعید بن العاص رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہم سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ عیدین کی کتنی تکبیریں کہتے تھے، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ آپ چار تکبیریں کہتے تھے، جنازہ کی چار تکبیروں کی طرح، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بھی اس بات کی تصدیق کی، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں خود بھی جب بصرہ کا گورنر تھا تو ایسے ہی کرتا تھا۔

عن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یقول التکبیر فی العیدین أربع کالصلاۃ علی المیت وفی روایة التکبیر علی الجنائز اربع کالتکبیر فی العیدین۔

(سنن طحاوی، باب علی الجنائز کم هو؟)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیدین کی چار تکبیریں ہیں، نمازِ جنازہ کی طرح، اور دوسری روایت میں ہے کہ نمازِ جنازہ کی چار تکبیریں ہیں، نمازِ عیدین کی طرح۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن علقمة والاسود ان ابن مسعود رضی الله عنه كان يكبر في العيدين تسعاً اربعاً قبل القرآة ثم يكبر فيركع وفى الثانية يقرا فاذا فرغ كبر اربعاً ثم ركع۔ (مصنف عبد الرزاق، باب التكبير في الصلاة يوم العيد)

حضرت علقمہ رحمۃ اللہ علیہ اور اسود رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عیدین میں نو تکبیریں کہتے تھے، چار تکبیریں قرأۃ سے پہلے، پھر تکبیر کہتے تو رکوع کرتے اور دوسری رکعت میں قرأۃ کرتے، پس جب فارغ ہوتے تو چار تکبیریں کہتے، پھر رکوع کرتے۔

عن كردوس قال كان عبد الله بن مسعود رضی الله عنه يكبر في الاضحى والفطر تسعاً يبدا فيكبر واربعاً ثم يكبر واحدة فيركع بها ثم يقوم الركعة الاخرة فيبدا فيقرا ثم يكبر اربعاً يركع باحداهن۔ (المعجم الكبير للطبراني، رقم الحديث ۹۵۱۳)

حضرت کردوس رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر میں نو نو تکبیریں کہتے تھے، آپ (نماز) شروع فرماتے تو چار تکبیریں کہتے، پھر ایک تکبیر کہتے، تو اس کے ساتھ رکوع کرتے، پھر دوسری رکعت میں کھڑے ہو جاتے تو شروع میں قرأۃ کرتے، پھر چار تکبیریں کہتے، پھر ان میں سے ایک کے ساتھ رکوع فرماتے۔

عن عبد الله بن الحارث قال شهدت ابن عباس رضی الله عنه كبر في صلاة العيد بالبصرة تسع تكبيرات والى بين القرائتين قال وشهدت المغيرة بن شعبة رضی الله عنه فعل ذلك أيضا فسألت خالدا كيف فعل ابن عباس رضی الله عنه ففسر لنا كما صنع ابن مسعود رضی الله عنه في حديث معمر والثوري عن أبي إسحاق سواء۔ (مصنف عبد الرزاق، باب التكبير في الصلاة يوم العيد)

حضرت عبداللہ بن الحارث رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا، اُنہوں نے بصرہ میں عید کی نماز میں نو تکبیریں کہیں، دونوں قرأتیں پے در پے ادا کیں، اُنہوں نے کہا میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھی حاضر ہوا، اُنہوں نے بھی اسی طرح کیا۔

عیدین کی چار تکبیروں پر اجماع صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین:

انكم معاشر أصحاب رسول الله صلى الله عليه واله وسلم متى تختلفون على

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الناس یختلفون من بعد کم، ومتی تجتمعون علی أمر یجتمع الناس علیه، فانظروا أمرا تجتمعون علیه فکانما ایقظهم فقالوا نعم ما رأیت یا امیر المؤمنین، فاشر علینا، فقال عمر رضی الله عنه بل اشیروا انتم علی، فانما أنا بشر مثلکم فتراجعوا الأمر بینهم، فأجمعوا امرهم علی أن یجعلوا التکبیر علی الجنائز، مثل التکبیر فی الأضحی والفطر، أربع تکبیرات، فأجمع امرهم علی ذلك فهذا عمر رضی الله عنه قد رد الأمر فی ذلك الی أربع تکبیرات بمشورۃ أصحاب رسول الله صلی الله علیه واله وسلم بذلك علیه وهم حضروا من فعل رسول الله صلی الله علیه واله وسلم۔ (سنن طحاوی، باب التکبیر علی الجنائز کم هو؟)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ تمہیں آنحضور ﷺ کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے اور کسی مسئلہ میں تمہارے اختلاف یا اتفاق پر بعد میں آنے والوں کا اتفاق یا اختلاف مرتب ہوگا، اس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اس طرف متوجہ کیا، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ امیر المومنین آپ کی یہ رائے بڑی اچھی ہے، اس مسئلہ پر آپ اپنی رائے دیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلکہ تم اپنی رائے بتلاؤ یقیناً میں بھی تمہاری طرح کا انسان ہوں، تو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے باہمی غور وفکر کے بعد اس امر پر اتفاق کیا کہ جنازہ کی بھی تکبیریں چار ہیں، نماز عید الاضحیٰ وعید الفطر کی چار تکبیروں کی طرح اور اس پر سب کا اتفاق ہوا۔

نمازِ عیدین کے محل تکبیرات:

طریقہ نماز کے ذیل میں گزرا کہ پہلی رکعت میں تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھ کر فاتحہ سے پہلے تین تکبیریں زائد ہیں اور پھر رکوع کی تکبیر سمیت پہلی رکعت میں پانچ تکبیریں ہوئیں، دوسری رکعت میں فاتحہ وسورۃ کے بعد تین تکبیریں زائد کہیں اور چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع کریں،

ملاحظہ ہو:

عن بن مسعود رضی الله عنه انه قال فی التکبیر فی العیدین تسمع تکبیرات فی الرکعة الاولی خمساً قبل القراۃ وفی الرکعة الثانیة یبدئ بالقراۃ ثم یکبر

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

أربعاً مع تكبيرة الركوع وقد روي عن غير واحد من أصحاب النبي صلى الله عليه واله وسلم نحو هذا۔ (سنن ترمذی،باب التکبیر فی العیدین)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عیدین کی نماز میں نو تکبیریں یوں ہیں، پہلی پانچ تکبیریں قرأۃ سے پہلے اور دوسری رکعت میں چار تکبیریں قرأۃ کے بعد رکوع کی تکبیر سمیت اور نبی کریم ﷺ کے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہی مسلک ہے۔

خطبہ عیدین:

نماز کے بعد دو خطبہ پڑھنا پیارے نبی کریم ﷺ کی پیاری سنت ہے، آپ ﷺ اس خطبہ میں وعظ و نصیحت فرماتے اور دو خطبوں کے درمیان ذرا بیٹھ جاتے۔

عن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان يخطب الخطبتين وهو قائم وكان يفصل بينهما بجلوس۔ (صحیح ابن خزیمہ،باب عدد الخطب فی العیدین)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر دو خطبہ دیا کرتے تھے اور دونوں کے درمیان فرق کے لیے ذرا بیٹھ جاتے تھے۔

عن عامر بن سعد عن ابيه ان النبي صلى الله عليه واله وسلم صلى العيد بغير اذان ولا اقامة وكان يخطب خطبتين قائما يفصل بينهما بجلسة۔

(مسند البزار،رقم الحدیث۱۱۱۶)(مجمع الزوائد،رقم الحدیث ۳۲۳۹)

حضرت عامر بن سعد اپنے والد رحمۃ اللہ علیہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نماز عید بغیر اذان و اقامت کے پڑھی ہے، آپ عید کے دو خطبے کھڑے ہو کر دیتے اور ان کے درمیان تھوڑی دیر بیٹھتے تھے۔

خطبہ نماز عیدین کے بعد پڑھنا:

عن عبد الله بن عمر رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان يصلي في الاضحى والفطر ويخطب بعد الصلوٰة۔

(صحیح بخاری،باب المشی والرکوب الی العید بغیر اذان ولا اقامة)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن نماز پڑھتے، پھر نماز کے بعد خطبہ دیتے تھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نمازِ جنازہ کا مسنون طریقہ

جتنی جلدی ہو سکے میت کو غسل، کفن کے بعد چار تکبیروں کے ساتھ نمازِ جنازہ کا اہتمام کیا جائے، پہلی تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر ثناء پڑھے، دوسری تکبیر کے بعد ہاتھ اُٹھائے بغیر درود شریف پڑھے اور تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دُعا مانگے اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دے۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه قال نعى النبى صلى الله عليه واله وسلم الى اصحابه النجاشى ثم تقدم فصفوا خلفه فكبر اربعاً۔ (صحیح بخاری، باب الصفوف علی الجنازۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نجاشی کی وفات کی خبر دی، پھر آپ آگے بڑھے اور حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آپ کے پیچھے صف بندی کی، آپ نے چار تکبیریں کہیں۔

نمازِ جنازہ کی چار تکبیروں پر اِجماعِ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین:

انكم معاشر أصحاب رسول الله صلى الله عليه واله وسلم متى تختلفون على الناس يختلفون من بعدكم، ومتى تجتمعون على أمر يجتمع الناس عليه، فانظروا أمرا تجتمعون عليه فكانما ايقظهم فقالوا نعم ما رأيت يا امير المؤمنين، فاشر علينا، فقال عمر رضى الله عنه بل اشيروا انتم على، فانما أنا بشر مثلكم فتراجعوا الأمر بينهم، فأجمعوا امرهم على أن يجعلوا التكبير على الجنائز، مثل التكبير فى الأضحى والفطر، أربع تكبيرات، فأجمع امرهم على ذلك فهذا عمر رضى الله عنه قد رد الأمر فى ذلك الى أربع تكبيرات بمشورة أصحاب رسول الله صلى الله عليه واله وسلم بذلك عليه وهم حضروا من فعل رسول الله صلى الله عليه واله وسلم۔ (سنن طحاوی، باب التکبیر علی الجنائز کم هو؟)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے فرمایا کہ تمہیں آنحضور ﷺ کے صحابی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہونے کا شرف حاصل ہے اور کسی مسئلہ میں تمہارے اختلاف یا اتفاق پر بعد میں آنے والوں کا اتفاق یا اختلاف مرتب ہوگا، اس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو اس طرف متوجہ کیا، حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے فرمایا کہ امیر المومنین آپ کی یہ رائے بڑی اچھی ہے، اس مسئلہ پر آپ اپنی رائے دیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلکہ تم اپنی رائے بتلاؤ یقیناً میں بھی تمہاری طرح کا انسان ہوں، تو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے باہمی غور وفکر کے بعد اس امر پر اتفاق کیا کہ جنازہ کی بھی تکبیریں چار ہیں، نماز عید الاضحیٰ وعید الفطر کی چار تکبیروں کی طرح اور اس پر سب کا اتفاق ہوا۔

عن ابراهيم قال سئل عبدالله عن التكبير على الجنائز فقال كل ذلك صنع ورايت الناس قد اجمعو على أربع.

(مصنف ابن أبي شيبه، باب ما قالو في التكبير على الجنازة من كبر أربعاً)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نمازِ جنازہ کی تکبیروں کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ اکثر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا چار تکبیروں پر اتفاق ہے۔

رفع الیدین صرف پہلی تکبیر کے ساتھ کرنا:

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كبر على جنازة فرفع يديه في أول تكبيرة ووضع اليمنى على اليسرى.

(سنن ترمذي، باب ما جاء في رفع اليدين على الجنازة، رقم الحديث ١٠٧٧)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نمازِ جنازہ پڑھتے تھے تو پہلی تکبیر کے ساتھ ہاتھ اُٹھاتے تھے، پھر داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھتے تھے۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن دارقطني، باب وضع اليمنى على اليسرى ورفع الايدي عند التكبير) (مسند الشافعي، رقم الحديث ٥٨٨) (شرح السنة للبغوي، باب الصلاة على الجنازة) (الأحكام الكبرى للخراط، باب الصفوف على الجنازة والتكبير وقرأأم)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن ابن عباس رضی الله عنه أن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم کان یرفع یدیه علی الجنازة فی أول تکبیرة ثم لا یعود.

(سنن دار قطنی، باب وضع الیمنی علی الیسری ورفع الایدی عند التکبیر)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نمازِ جنازہ کی پہلی تکبیر کے ساتھ ہاتھ اُٹھاتے تھے، پھر اس کے بعد نہ اُٹھاتے تھے۔

عن ابن عباس رضی الله عنه کان یرفع یدیه فی التکبیرة الاولی ثم لا یعود یرفع بعدہ وکان یکبر اربعاً وروی ذلك عن ابن مسعود رضی الله عنه.

(مصنف عبد الرزاق، باب رفع الیدین فی التکبیر علی الجنائز)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ نمازِ جنازہ میں صرف پہلی تکبیر میں رفع الیدین کرتے تھے، بعد میں نہیں کرتے تھے اور کل چار تکبیریں کہتے تھے، اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بھی ایسے ہی کرتے تھے۔

عن الحسن بن عبید الله أنه کان یرفع یدیه فی أول تکبیرة علی الجنازة.

(مصنف ابن أبی شیبه، باب فی الرجل یرفع یدیه فی التکبیر علی الجنازة)

حضرت حسن بن عبید رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ وہ نمازِ جنازہ میں (صرف) پہلی تکبیر میں رفع الیدین کرتے تھے۔

جمیع الزهری قال رأیت ابراهیم اذا صلی علی الجنازة رفع یدیه فکبر ثم لا یرفع یدیه فیما بقی وکان یکبر أربعا.

(مصنف ابن أبی شیبه، باب فی الرجل یرفع یدیه فی التکبیر علی الجنازة)

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابراہیم نخعی رحمہ اللہ کو دیکھا ہے کہ وہ نمازِ جنازہ پڑھتے تو وہ پہلی تکبیر کے ساتھ ہاتھ اُٹھاتے، پھر باقی تکبیروں میں ہاتھ نہ اُٹھاتے، اور آپ رحمہ اللہ چار تکبیریں کہتے تھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن موسى بن دهقان قال رايت ابان بن عثمان يصلى على الجنازة فكبر اربعاً يرفع يديه فى اول التكبيرة۔(جزء رفع اليدين للبخارى رقم الحديث ۱۸۶)

حضرت موسیٰ بن دہقان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے امیر مدینہ ابان بن عثمان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ اُنہوں نے نمازِ جنازہ پڑھایا، چار تکبیریں کہیں اور پہلی تکبیر میں رفع الیدین کیا۔

اکابر علمائے اہلحدیث سے تائیدات:

علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

ولا يرفع يديه الا فى التكبيرة الاولى۔(نزل الأبرار، صفحہ ۱۷۴)

نمازِ جنازہ میں صرف پہلی تکبیر کے علاوہ ہاتھ نہ اُٹھائے۔

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ:

پہلی تکبیر کے علاوہ رفع الیدین کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے کوئی ایسی حدیث ثابت نہیں جو دلیل بننے کے قابل ہو، لہٰذا مناسب یہ ہے کہ نمازِ جنازہ میں صرف پہلی تکبیر کے وقت ہی رفع الیدین کرنے پر اقتصار کیا جائے۔(نیل الاوطار، باب القراۃ والصلاۃ علی رسول اللہ ﷺ فیہا)

پہلی تکبیر کے بعد حمد وثناء کرنا اور دوسری تکبیر کے بعد درود شریف پڑھنا:

عن سعيد بن أبي سعيد المقبرى عن أبيه أنه سأل أبا هريرة رضى الله عنه كيف تصلى على الجنازة فقال ابو هريرة رضى الله عنه أنا لعمر الله اخبرك اتبعها من أهلها فاذا وضعت كبرت وحمدت الله وصليت على نبيه ثم أقول: اللهم انه عبدك وابن عبدك وابن...الخ۔

حضرت سعید کے والد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ ﷺ نمازِ جنازہ کیسے پڑھتے تھے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بخدا میں تمہیں بتاتا ہوں، میں اس کے گھر سے اس کے ساتھ چلوں گا، جب جنازہ رکھ دیا جائے تو میں تکبیر کہہ کر حمد وثناء اور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھوں گا: اللهم إنه عبدك وابن عبدك وابن...الخ۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تیسری تکبیر کے بعد دُعا پڑھنا:

عن أبي سلمة بن عبد الرحمن أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان يقول في الدعاء للميت: اللهم اغفر لحينا وميتنا وصغيرنا و كبيرنا وذكرنا وأنثانا وغائبنا وشاهدنا اللهم من أحييته منا فأحيه على الاسلام ومن توفيته منا فتوفه على الإيمان وبه نأخذ۔ (مصنف عبد الرزاق، باب القراۃ والدعاء في الصلاۃ على الميت)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میت کے لیے دُعا فرماتے تو پڑھتے اللهم اغفر لحينا وميتنا وصغيرنا ....الخ۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(سنن ابن ماجه، باب ما جاء في الدعاء في الصلاة على) (مصنف ابن أبي شيبه، باب ماقالوا في الصلاة على الجنازة وما ذكر) (مسند احمد، رقم الحديث ۹۰۸۸) (سنن ابو داؤد، باب الدعاء الميت) (سنن ترمذی، باب ما يقول في الصلاة على الميت) (سنن الكبرىٰ للبيهقي، باب الدعاء للميت في صلاة الجنازة)

چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرنا:

قال النبي صلى الله عليه واله وسلم صلوا على النجاشي سماها صلوة ليس فيها ركوع ولا سجود ولا يتكلم فيها تكبير وتسليم۔ (صحيح بخاری، باب سنة الصلوة على الجنائز)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نجاشی پر نمازِ جنازہ پڑھو، یہاں آپ ﷺ نے اس کو نماز فرمایا جس میں رکوع و سجود نہیں ہے اور اس میں گفتگو کی اجازت بھی نہیں ہے، بس اس میں تکبیرات ہیں اور (آخر میں) سلام پھیرنا ہے۔

عن أشعث عن الشعبي قال في التكبيرة الأولى يبدا بحمد الله والثناء عليه والثانية صلاة على النبي صلى الله عليه وسلم والثالثة دعاء للميت والرابعة للتسليم۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب ما يبدا به بالتكبيرة الاولى في الصلاة عليه) (مصنف عبد الرزاق، باب القرأة والدعاء في الصلاة على الميت)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نمازِ جنازہ میں پہلی تکبیر میں اللہ کی حمد وثناء سے ابتداء کرے، دوسری تکبیر کے بعد نبی کریم ﷺ درود شریف پڑھے، تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دُعا کرے اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرے۔

عن ابراهیم النخعی قال الاولی الثناء علی الله والثانیة صلوٰة علی النبی صلی الله علیه واله وسلم والثالثة دعاء للمیت والربعة سلام تسلم۔

(کتاب الآثار للامام محمد، باب الصلوٰۃ علی الجنازۃ)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نمازِ جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد اللہ کی حمد وثناء، دوسری تکبیر کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود، تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دُعا اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرا جاتا ہے۔

عن عبد الله رضی الله عنه قال.....التسلیم علی الجنازة مثل التسلیم فی الصلاة۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی، باب من قال یسلم عن یمینه وعن شماله)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنازے کا سلام دوسری نمازوں کے سلام کی طرح ہے۔

عن ابراهیم الهجری قال أمنا عبد الله بن أبی أوفی رضی الله عنه علی جنازة ابنته فکبر أربعا فمکث ساعة حتی ظننا أنه سیکبر خمسا ثم سلم عن یمینه وعن شماله۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی، باب من قال یسلم عن یمینه وعن شماله)

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کا جنازہ پڑھایا اور چار تکبیریں کہیں، پھر اپنے دائیں طرف اور بائیں طرف سلام پھیرا۔

نمازِ جنازہ میں قرأتِ قرآن منع ہے:

نمازِ جنازہ دراصل میت کے لیے دُعا ہے، اس لیے نمازِ جنازہ میں قرآن کا پڑھنا ثابت نہیں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

ہے، ہاں البتہ بطور حمد وثناء کے ثناء کی جگہ فاتحہ پڑھے تو مضائقہ نہیں۔

عن أبي هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اذا صلیتم علی المیت فاخلصوا له الدعاء. (سنن ابو داؤد، باب الدعاء للمیت)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میت پر نمازِ جنازہ پڑھو تو اخلاص کے ساتھ دُعا کرو۔

عن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه واله وسلم لم یؤقت قولاً ولا قراة. (المغنی لابن قدامه، صفة صلاة الجنازة)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے (نمازِ جنازہ) میں کوئی خاص دُعا اور قرأۃ مقرر نہیں فرمائی۔

عن مالك عن نافع أن عبد الله بن عمر رضی الله عنه كان لا یقرأ فی الصلاة علی الجنازة. (موطا امام مالك، باب ما یقول المصلی علی الجنازة)

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نمازِ جنازہ میں قرأۃ نہیں کرتے تھے۔

عن رجال من أهل العلم عن عمر بن الخطاب و علی بن ابی طالب و عبد الله ابن عمر و عبید بن فضالة و أبی هریرة و جابر بن عبد الله و واثلة بن الاسقع واسالم بن عبد الله و ابن المسیب و ربیعة و عطاء ویحیی بن سعید انهم لم یکونوا یقرؤن فی الصلاة علی المیت. (المدونة الکبری، کتاب الجنائز، باب القراة علی الجنازة)

اہل علم میں سے حضرت عمر بن خطاب، حضرت علی بن ابی طالب، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عبید بن فضالہ، حضرت ابوہریرہ، حضرت جابر بن عبداللہ، حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہم اور حضرت سالم بن عبداللہ، حضرت ابن المسیب، حضرت ربیعہ، حضرت عطاء، حضرت یحییٰ بن سعید رحمہم اللہ ان تمام حضرات کا معمول بغیر قرأۃ کے نمازِ جنازہ پڑھنے کا تھا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نمازِ جنازہ آہستہ پڑھنا مسنون ہے:

عن ابو امامة بن سهل أنه اخبره رجل من أصحاب النبی صلی الله علیه وسلم أن السنة فی الصلاة علی الجنازة أن یکبر الامام ثم یقرأ بفاتحة الکتاب بعد التکبیرة الأولی سرا فی نفسه ثم یصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم ویخلص الدعاء للجنازة فی التکبیرات لا یقرأ فی شیء منهن ثم یسلم سرا فی نفسه۔ (سنن الکبریٰ للبیہقی، باب ما جاء فی الدعاء فی الصلاة علی الجنازة)

حضرت ابوامامہ بن سہل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ کے صحابی نے خبر دی کہ نمازِ جنازہ کی سنت نبوی ﷺ میں سے ہے کہ جب امام تکبیر کہے تو پہلی تکبیر کے بعد (بطور ثناء) سورۃ فاتحہ دل میں آہستہ پڑھو، پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھو، پھر میت کے لیے اخلاص کے ساتھ دُعا کرو، تکبیرات میں خالص دُعا کرے اور اس کے علاوہ کچھ قراءۃ نہ کرے، پھر آہستہ سلام پھیرے۔

عن جابر رضی الله عنه قال ما اباح لنا رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ولا ابو بکر ولا عمر رضی الله عنهم فی شئی ما اباحوا فی الصلوة علی المیت۔

(سنن ابن ماجه، باب ما جاء فی الدعاء فی الصلوة علی الجنازة)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمارے لیے نمازِ جنازہ میں کوئی چیز مقرر نہیں فرمائی۔

فائدہ: اس حدیث کی شرح فرماتے ہوئے حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

والذی وقفت علیه باحای جهر فالله اعلم۔ (تلخیص الحبیر لابن حجر، رقم الحدیث ۱۰۰)

جہاں تک میری معلومات ہے تو اس حدیث میں باح کا معنی جہر ہے (یعنی نمازِ جنازہ میں کوئی چیز بلند آواز سے نہیں پڑھی)۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نمازی کے لیے ضروری ہدایات

ایسے کمرے میں نماز پڑھنا جائز نہیں جہاں تصویر لگی ہو:

عن مقسم قال قال ابن عباس رضی الله عنه لا تصل فی بیت فیه تماثیل.

(مصنف ابن أبی شیبه، باب الصلاۃ فی البیت فیه تماثیل)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایسے کمرے میں نماز نہ پڑھو جس میں تصاویر ہوں۔

امام کو چاہیے کہ مختصر نماز پڑھائے:

عن أبی هریرة رضی الله عنه أن النبی صلی الله علیه واله وسلم قال اذا أم احدکم الناس فلیخفف فان فیهم الصغیر والکبیر والضعیف والمریض فاذا صلی وحدة فلیصل کیف شاء. (صحیح مسلم، باب امر الائمه بتخفیف الصلوٰۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی لوگوں کا امام بنے تو نماز ہلکی پڑھائے چونکہ نمازیوں میں بچے بوڑھے کمزور اور بیمار لوگ بھی ہوتے ہیں البتہ اکیلا پڑھے تو جیسے چاہے پڑھے۔

عن مالك بن عبدالله قال غزوت مع رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فلم أصل خلف امام کان أخف صلاة فی المکتوبة منه.

(مصنف ابن أبی شیبه، باب التخفیف فی الصلاۃ من کان یخففها)

حضرت مالک بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوہ میں شرکت کی، میں نے کسی فرض نماز کو حضور ﷺ سے زیادہ مختصر پڑھانے والا امام نہیں دیکھا۔

عن أنس رضی الله عنه قال کان النبی صلی الله علیه واله وسلم أخف الناس صلاة فی تمام. (صحیح مسلم، باب امر الائمه بتخفیف الصلوٰۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ تمام لوگوں میں سب سے زیادہ مختصر اور مکمل نماز پڑھانے والے تھے۔

پہلو (کوکھ) پر نماز میں ہاتھ رکھنا منع ہے:

عن أبی هریرة رضی الله عنه قال نهی رسول الله صلی الله علیه واله وسلم أن

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

یصلی الرجل مختصراً۔ (صحیح بخاری، باب الخصر فی الصلاۃ)
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ آدمی نماز پڑھے اور وہ پہلو پر ہاتھ رکھے ہوئے ہو۔

مقتدی کا کسی بھی رکن میں امام سے سبقت نہ کرنا:

عن أنس رضی اللہ عنہ صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ذات یوم فلما قضی الصلوٰۃ أقبل علینا بوجھہ فقال أیھا الناس انی امامکم فلا تسبقونی بالرکوع ولا بالسجود ولا بالقیام ولا بالانصراف۔

(صحیح مسلم، باب تحریم سبق الامام برکوع اوسجود ونحوھما)
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی جب نماز مکمل کی تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو! میں تمہارا امام ہوں لہٰذا تم لوگ رکوع، سجدہ، قیام اور نماز ختم کرنے میں مجھ سے سبقت نہ کیا کرو۔

دورانِ نماز آنکھیں بند نہ کرنا:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا قام أحدکم فی الصلوۃ فلا یغمض عینیہ۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، رقم الحدیث ۱۰۷۹۳)
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نماز کے لیے کھڑا ہو تو دورانِ نماز اپنی آنکھوں کو بند نہ کرے۔

عن مجاھد وقتادۃ أنھما کانا یکرھان تغمیض العینین فی الصلوۃ۔

(مصنف عبدالرزاق، باب الرجل یصلی وھو مغمض عینیہ)
حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نماز میں آنکھوں کو بند کرنے کو مکروہ خیال کرتے تھے۔

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنا منع ہے:

عن عائشۃ رضی اللہ عنہ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عن الالتفات فی الصلاۃ فقال ھو اختلاس یختلسہ الشیطان من صلاۃ العبد۔
(صحیح بخاری، باب الالتفات فی الصلوۃ)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ شیطان کا حصہ ہے جسے وہ بندہ کی نماز میں سے اُچک لیتا ہے۔

بیت الخلاء کی حاجت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے:

عن عبداللہ بن الأرقم عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال اذا حضرت الصلاۃ وأراد الرجل الخلاء فابدأ بالخلاء۔

(سنن ابوداؤد، باب ایصلی الرجل وھو حاقن)(سنن ترمذی، باب ما جاء اذا قیمت الصلوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب نماز کا وقت ہو جائے اور آدمی بیت الخلاء میں جانا چاہے تو اسے بیت الخلاء میں پہلے جانا چاہیے۔

شدت بھوک کی حاجت میں نماز پڑھنا مکروہ ہے:

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول لا صلوۃ بحضرۃ الطعام ولا وھو یدافعہ الاخبثان۔

(صحیح مسلم، باب کراھیۃ الصلوۃ بحضرۃ الطعام)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نماز کامل نہیں ہوتی اس صورت میں کہ کھانا سامنے ہو یا جب بیت الخلاء کی حاجت محسوس ہو رہی ہو۔

توجہ منتشر کرنے والے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے:

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم صلی فی خمیصۃ لھا أعلام فقال شغلتنی أعلام ھذا فاذھبو بھا الی أبی جھم (عامر بن حذیفۃ رضی اللہ عنہ) وأتوا بانبجانیتہ۔ (صحیح مسلم، باب کراھیۃ الصلوۃ ثوب لہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے ایسا کپڑا لے کر نماز پڑھی جس پر نقش ونگار تھے نماز کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا یہ لے جا کر عامر بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کو دے دو کہ اس کپڑا کے نقوش نے میری توجہ منتشر کر دی ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کپڑا، رومال، چادر وغیرہ لٹکا کر نماز پڑھنا منع ہے:

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه واله وسلم عن السدل في الصلاة۔ (سنن ترمذی باب ما جاء في كراهية السدل الصلوة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کپڑا، وغیرہ لٹکا کر نماز پڑھنے سے منع فرمایا۔

بغیر عذر بیٹھ کر نماز نہ پڑھنا چاہیے:

عن عبدالله بن عمرو رضي الله عنه قال بلغني أن النبي صلى الله عليه واله وسلم قال صلاة الرجل جالساً نصف الصلاة قال فدخلت على النبي صلى الله عليه واله وسلم وهو يصلي جالساً فقلت يا رسول الله صلى الله عليه واله وسلم أنه بلغني أنك قلت صلاة الرجل جالساً نصف الصلاة وأنت تصلي جالساً قال أجل ولكني لست كأحد منكم۔ (صحيح مسلم، باب جواز النافلة قائماً وقاعداً)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز آدھی ہے (اجر کے اعتبار سے) کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے۔

فرائض کے بعد نوافل کے لیے جگہ بدل کر نماز پڑھنا افضل ہے:

عن أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه واله وسلم قال أيعجز احدكم اذا صلى ان يتقدم أو يتأخر أو عن يمينه أو عن شماله يعني السبحة۔

(سنن ابن ماجه، باب ما جاء في صلاة النافلة حيث تصلي، رقم الحديث ۱۴۲۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی (جماعت کے بعد) نفل پڑھنے لگے تو اس بات سے عاجز ہوتا ہے کہ آگے بڑھ جائے یا پیچھے ہٹ جائے یا دائیں بائیں ہو جائے۔

عن عبدالله الاسدي قال سمعت علياً رضي الله عنه يقول ان من السنة اذا سلم الامام ان لا يقوم في موضعه الذي صلى فيه فيصلي تطوعاً حتى ينحرف

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

أو يتحول أو يفصل بكلام. (سنن دار قطني، باب من يصلح أن يقوم خلف الامام)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سنت (نبویہ ﷺ) کے احکام میں یہ بات شامل ہے کہ جب امام سلام پھیر دے تو جس جگہ کسی شخص نے فرض ادا کئے ہوں وہ اسی جگہ نوافل ادا نہ کرے، بلکہ وہاں سے کچھ ہٹ کر ایک طرف ہو کے یا درمیان میں کچھ گفتگو کر کے نوافل ادا کرے۔

دورانِ نماز پیشانی کو صاف کرنا منع ہے:

عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال أن من الجفاى أن يكثر الرجل مسح جبهته قبل الفراغ من صلاته. (سنن ابن ماجه، باب ما يكره في الصلوٰة) (سنن الكبرىٰ للبيهقي، باب لا يمسح وجهه من التراب في الصلاة حتى يسلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ظلم جہالت اور گنوار پن کی بات ہے کہ آدمی نماز سے فارغ ہونے سے پہلے بار بار پیشانی کو صاف کرے۔

مسجد میں اور دورانِ نماز اُنگلیاں چٹخانا مکروہ ہے:

عن مولى لأبي سعيد الخدري رضي الله عنه أنه كان مع أبي سعيد الخدري رضي الله عنه وهو مع رسول الله صلى الله عليه واله وسلم جالس قال فدخل النبي صلى الله عليه واله وسلم المسجد فرأى رجلا جالسا وسط المسجد مشبكا أصابعه يحدث نفسه قال فأومأ اليه النبي صلى الله عليه واله وسلم فلم يفطن فالتفت الى أبي الخدري رضي الله عنه فقال صلى أحدكم فلا يشبكن بين أصابعه فان التشبك من الشيطان وان أحدكم لايزال في صلاة ما دام في المسجد حتى يخرج منه. (مصنف ابن أبي شيبه، باب من كره أن يشبك الأصابع في الصلاة في المسجد)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپ مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی کو دیکھا جو مسجد کے درمیان بیٹھا ہوا اُنگلیوں کو چٹخا رہا تھا اور اپنے آپ سے باتیں کر رہا تھا، آپ ﷺ نے اسے اشارہ سے منع فرمایا، لیکن وہ نہ سمجھا، پھر آپ ﷺ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اپنی اُنگلیوں کو نہ چٹخائے، کیونکہ اُنگلیوں کو ایک دوسرے میں

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

داخل کرنا شیطان کی طرف سے ہے، تم اس وقت تک نماز میں ہوتے ہو جب تک مسجد میں ہوتے ہو۔

عن علی رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال لا تفقع أصابعك وانت فی الصلوۃ۔ (سنن ابن ماجہ، باب ما یکرہ فی الصلوٰۃ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نماز میں اُنگلیاں مت چٹخاؤ۔

عن معاذ رضی اللہ عنہ قال أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال الضاحك فی الصلاۃ والملتفت والمتفقع أصابعہ بمنزلۃ واحدۃ۔

(سنن الکبری للبیہقی، باب کراھیۃ تفقیع الأصابع فی الصلاۃ)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز میں ہنسنا، اِدھر اُدھر دیکھنا اور اُنگلیاں چٹخانا سب ایک جیسے ہیں (یعنی یہ سب کام منع ہیں)۔

دوران نماز منہ ڈھانپنا منع ہے:

عن أبی ھریرۃ رضی اللہ عنہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نھی عن السدل فی الصلاۃ وأن یغطی الرجل فاہ۔ (سنن ابو داؤد، باب السدل فی الصلاۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں منہ ڈھانپنے سے منع فرمایا ہے۔

دوران نماز تھوک اور رینٹ نکالنا مکروہ ہے:

عن عدی بن ثابت عن أبیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال البزاق والمخاط والحیض والنعاس فی الصلاۃ من الشیطان۔

(سنن ابن ماجہ، باب ما یکرہ فی الصلوٰۃ)

حضرت عدی بن ثابت رحمہ اللہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نماز میں تھوکنا، رینٹ نکالنا، حیض ونفاس شیطان کی طرف سے ہیں۔

دوران نماز جمائی کو حتی الوسع روکنا چاہیے:

عن أبی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وسلم اذا تثاء بأحدكم في الصلوة فليكظم ما استطاع فان الشيطن يدخل۔

(صحيح مسلم ،باب تشيت العاطس ولكراهية التشاوب)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ممکن ہو سکے اس کو روکے ورنہ اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے اور آواز نہ نکالے کیونکہ اس پر شیطان ہنستا ہے۔

عن أبي هريرة رضى الله عنه عن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال التثاؤب من الشيطان فاذا تثاؤب أحدكم فليكظم ما استطاع۔

(سنن الكبرى للبيهقي ،باب كراهية التثاؤب في الصلاة وغيرها وما يؤمر به عند ذلك)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ممکن ہو سکے اس کو روکے کیونکہ جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے۔

دورانِ نماز حدث ہو جائے تو وضو کے لیے کیسے نکلنے کا طریقہ:

عن عائشة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم قال اذا صلى أحدكم فأحدث فليمسك على أنفه ثم لينصرف۔ (سنن ابن ماجه ،باب ما جاء فيمن احدث في الصلوة كيف ينحرف) (المستدرك للحاكم ،رقم الحديث ۹۶۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کسی کو نماز میں حدث ہو جائے تو ناک تھامے واپس ہو جائے۔

دورانِ نماز موذی جانور کو مارنا درست ہے (مگر عمل کثیر نہ ہو):

عن أبي هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم أقتلوا الاسودين في الصلوة الحية والعقرب۔

(سنن ترمذى ،باب ما جاء في قتل الاسودين في الصلاة) (سنن ابوداؤد ،باب العمل في الصلوة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر نماز میں سانپ بچھو آجائے تو اسے قتل کر دیا کرو۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

غلبہء نیند میں نماز پڑھنا منع ہے:

عن عائشة رضی الله عنها أن النبی صلی الله علیه واله وسلم قال اذا نفس أحدکم وهو یصلی فلیرقد حتی یذهب عنه النوم فان أحدکم اذا صلی وهو ینعس لعله یذهب یستغفر فیسب نفسه۔ (سنن ترمذی، باب الصلوۃ عند النعاس)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم کو اُونگھ آئے تو ذرا سو جاؤ تا کہ نیند کا غلبہ جاتا رہے اگر اسی حالت میں نماز پڑھی تو عین ممکن ہے وہ اپنی طرف سے استغفار کرے جب کہ حقیقت میں وہ اپنے آپ کو گالی دے رہا ہو۔

بغیر ہونٹ ہلائے نماز نہیں ہوتی:

عن أبی معمر قال قلت لخباب بن الأرت أکان النبی صلی الله علیه واله وسلم یقرأ فی الظهر و العصر قال نعم قال قلت بأی شیئی کنتم تعلمون قرأته قال باضطراب لحیته۔ (صحیح بخاری، باب القرأة فی العصر) (سنن ابو داؤد، باب القرأة فی الظهر)

حضرت ابو معمر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ ظہر عصر میں قرأة کرتے تھے حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں تو ابو معمر رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ آپ کو کیسے معلوم ہوتا تھا کہ آپ ﷺ قرأة کررہے ہیں؟ حضرت خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ﷺ کی داڑھی مبارک کے ہلنے سے معلوم ہوتا تھا کہ آپ ﷺ پڑھ رہے ہیں۔

عن مطب بن عبد الله قال تما روا فی القرأة فی الظهر والعصر فأرسلونی الی خارجة بن زید فقال أبی کان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یطیل القیام ویحرك شفتیه فقد أعلم ان ذلك لم یکن الا لقرأة وأنا افعله۔

(طبرانی کبیر بحواله مجمع الزوائد القرأة فی الظهر والعصر)

حضرت مطب بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کی ظہر اور عصر میں قرأة کا کیسے پتہ چلتا تھا، حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ظہر وعصر کی قرأة میں آپ ﷺ کے دونوں ہونٹ ہلتے تھے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جماعت کی نماز کے لیے دوڑتے ہوئے آنا منع ہے:

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم اذا ثوب بالصلاة فلا يسع اليها أحد كم ولكن ليمش وعليه السكينة والوقار صل ما أدركت واقض ما سبقك. (صحیح بخاری باب لا یسعی الی الصلوة ولیات بالسکینة والوقار)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس وقت تم لوگ نماز پڑھنے کے لیے آؤ تو تم لوگ نماز کے لیے دوڑتے ہوئے نہ آؤ بلکہ معمول کی رفتار کے مطابق آؤ۔

مسجد میں اپنے لیے نماز کی جگہ متعین منع ہے:

عن عبد الرحمن بن شبل رضي الله عنه قال نهى رسول الله صلى الله عليه واله وسلم عن نقرة الغراب وافتراش السبع وأن يوطن الرجل المكان في المسجد كما يوطن البعير. (سنن دارمی باب النهی عن الافتراش ونقرة الغراب)(سنن نسائی باب النهی نقرة الغراب)

عبد الرحمن بن شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے تین باتوں سے منع فرمایا 1۔ سجدہ میں کوے کی طرح ٹھونگ مارنے سے 2۔ درندے کی طرح ہاتھ پھیلانے سے 3۔ (مسجد میں) جگہ متعین کرنے سے۔

اکیلے مقتدی کو امام کے دائیں طرف کھڑے ہونا چاہیے:

عن ابن عباس رضي الله عنه قال كنت عند خالتي ميمونة فجاء النبي صلى الله عليه واله وسلم بعد العشاء فصلى أربع ركعات ثم قام فقال أنام الغليم أو كلمة نحوها فقام فصلى فجئت فقمت عن يساره فأخذ بيدي فجعلني عن يمينه. (صحیح بخاری باب میمنة المسجد والامام)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں اپنی خالہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس عشاء کے بعد نبی کریم ﷺ کے ساتھ آیا تو آپ ﷺ نے چار رکعت نماز پڑھی، پھر کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بچہ سو گیا ہے؟ یا آپ ﷺ نے اس طرح کی کوئی بات فرمائی، پھر آپ ﷺ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں آپ ﷺ کے بائیں طرف

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

جا کر کھڑا ہو گیا، آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر لیا۔

نماز میں کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹنا:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم أمرت أن لا أكف شعراً ولا ثوباً۔ (صحیح بخاری، باب لا یکف ثوبہ فی الصلوۃ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔

آستین یا قمیض کے گلے کو نماز میں ہوا حاصل کرنے کیلئے حرکت دینا مکروہ ہے:

عن عبد اللہ بن مسلم بن یسار عن أبیہ أنہ کرہ التروح فی الصلاۃ۔

(مصنف ابن أبی شیبہ باب من کرہ ذلك یعنی التروح فی الصلاۃ)

حضرت مسلم بن یسار رحمہ اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے دورانِ نماز (کپڑوں کے ذریعے سے) ہوا جھلنے کو مکروہ قرار دیا ہے۔

عن ابراھیم أنہ کرہ التروح فی الصلاۃ۔

(مصنف ابن أبی شیبہ باب من کرہ ذلك یعنی التروح فی الصلاۃ)

حضرت ابراہیم رحمہ اللہ دورانِ نماز (کپڑوں کے ذریعے سے) ہوا جھلنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

عن ابراھیم النخعی أنہ کان یکرہ أن یتروح فی الصلوۃ یعنی بثوبہ من الحر۔

(مصنف عبد الرزاق باب التروح فی الصلاۃ)

حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ اور عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ یہ حضرات نماز میں گرمی کی وجہ سے کپڑے وغیرہ سے ہوا حاصل کرنے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

فرائض کے بعد امام کا فوراً اُٹھ جانے میں حرج نہیں:

عن عقبۃ رضی اللہ عنہ قال صلیت وراء النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم بالمدینۃ العصر فسلم ثم قام مسرعا فتخطی رقاب الناس الی بعض حجر نسائہ۔

(صحیح بخاری، باب الاذان، رقم الحدیث ۸۰۸)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے پیچھے مدینہ میں نماز پڑھی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تو آپ ﷺ سلام پھیرتے ہی لوگوں کی گردنیں پھاندتے ہوئے اپنی زوجہ مطہرہ کے حجرہ میں چلے گئے۔

مقتدی امام سے پہلے سجدہ سے سر نہ اُٹھائے:

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم أما یخشی الذی یرفع رأسه قبل الامام أن یحول الله رأسه رأس حمار۔

(صحیح بخاری، باب اثم من رفع راسه قبل الامام)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا وہ شخص ڈرتا نہیں کہ جو اپنا سر امام سے پہلے اُٹھائے کہ اس کا سر یا صورت کو گدھے کی صورت کی طرح بنا دیا جائے۔

امام کا مقتدیوں کو چھوڑ کر خاص اپنے لیے دُعا مانگنا منع ہے:

عن ثوبان رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم لا یؤم عبد فیخص نفسه بدعوة دونهم فان فعل فقد خانهم۔

(سنن ابن ماجه، باب ولا یخص الامام نفسه بالدعاء)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص امام ہو وہ مقتدیوں کو چھوڑ کر خاص اپنے لیے دُعا نہ کرے اگر ایسا کیا تو اس نے مقتدیوں کے ساتھ خیانت کی۔

نماز کے بعد امام دائیں / بائیں دونوں طرف رُخ کر کے بیٹھ سکتا ہے:

عن الاسود عن عبد الله رضی الله عنه قال لا یجعل أحد کم للشیطان نصیباً من صلاته یری أن حقاً علیه أن لا ینصرف الا عن یمینه لقد رأیت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم کثیراً ینصرف عن یسار۔

(صحیح بخاری باب الانفتال والانصرف عن الیمین والشمال)

حضرت اسود بن یزید رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں شیطان کا حصہ نہ بنا دے کہ خواہ مخواہ نماز پڑھ کر دائیں طرف ہی لوٹے یا منہ پھیر کے بیٹھے کیونکہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ بائیں طرف بھی اکثر منہ کر کے بیٹھ یا لوٹ جایا کرتے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن غروان بن جرير عن أبيه أن علياً كان اذا سلم لا يبالى انصرف على يمينه. أو على شماله. (مصنف ابن أبي شيبه،باب فى الرجل اذا سلم ينصرف عن يمينه أو عن يساره)

حضرت جریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب سلام پھیر لیتے تو اس بات کی پرواہ نہ کرتے کہ دائیں جانب رُخ کریں یا بائیں جانب۔

عن عمه واسع بن حبان قال كنت أصلى و ابن عمر رضى الله عنه مسند ظهره الى جدار القبلة فانصرف عن يسارى فقال ما يمنعك أن تنصرف عن يمينك؟ قلت لا الا أنى رأيتك فانصرف اليك فقال أصبت ان ناساً يقولون تنصرف عن يمينك فاذا كنت تصلى ان أحببت عن يمينك أو عن يسارك.

(مصنف ابن أبي شيبه،باب فى الرجل اذا سلم ينصرف عن يمينه أو عن يساره)

حضرت واسع بن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ قبلہ کی دیوار سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے، میں نے نماز پڑھنے کے بعد بائیں جانب کو رُخ کیا تو اُنہوں نے فرمایا تم نے دائیں جانب کو رُخ کیوں نہیں کیا؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں میں نے آپ کو دیکھا تو آپ ہی کی طرف اُٹھ کر چلا آیا، اُنہوں نے فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا، بعض لوگ کہتے ہیں کہ تم دائیں طرف کو اُٹھتے ہو (ضروری سمجھتے ہو) جب تم نماز پڑھ لو تو چاہو تو دائیں طرف اور چاہو تو بائیں طرف رُخ کرلو۔

نماز میں چند آیات پڑھ کر رکوع کرنا بھی درست ہے:

عن عبد الله بن السائب قال حضرت رسول الله صلى الله عليه واله وسلم يوم الفتح فصلى فى قبل الكعبة فخلع نعليه فوضعهما عن يساره فافتتح بسورة المؤمنين فلما جائ ذكر موسى أو عيسى عليهما السلام أخذته سعلة فركع.

(سنن نسائى،باب قرأة بعض سورة)

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس دن مکہ فتح ہوا میں اس روز رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا تو آپ ﷺ نے مکہ مکرمہ کی جانب منہ کر کے نماز پڑھائی اور سورت مومنون شروع فرمائی پس جس وقت آپ ﷺ نے سورت مومنون شروع فرمائی، پس جس وقت

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے تذکرہ پر (یعنی سورۃ مومنون کی آیت نمبر ۴۵) پر پہنچے تو آپ ﷺ کو کھانسی ہوگئی تو آپ ﷺ نے رکوع فرمالیا۔

ایک سورت کو دو رکعتوں میں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں:

عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قرأ فی المغرب بالأعراف فی رکعتین۔ (مصنف ابن أبی شیبہ باب فی السورۃ تقسم فی الرکعتین)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مغرب کی دو رکعتوں میں سورۃ الاعراف تلاوت فرمائی۔

عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ عنہ أنہ یقسم السورۃ فی الرکعتین۔

(مصنف ابن أبی شیبہ باب فی السورۃ تقسم فی الرکعتین)

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ایک (بڑی) سورت کو دو رکعتوں میں تقسیم کیا کرتے تھے۔

سفر میں مختصر قرأۃ کرنی چاہیے:

عن المعرور بن سوید قال خرجنا مع عمر حجاجاً فصلی بنا الفجر فقرأ الم تر کیف و لایلاف۔ (مصنف ابن أبی شیبہ باب من کان یخفف القرأۃ فی السفر)

حضرت معرور بن سوید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کے ارادے سے نکلے تو اُنہوں نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی جس کی پہلی رکعت میں سورۃ الفیل اور دوسری میں سورۃ القریش کی تلاوت کی۔

عن ابراھیم قال کان أصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقرؤون فی السفر بالسور القصار۔ (مصنف ابن أبی شیبہ باب من کان یخفف القرأۃ فی السفر)

حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم سفر میں چھوٹی سورتیں تلاوت کیا کرتے تھے۔

نفلوں میں ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنے میں کوئی حرج نہیں:

عن ابن سیرین عن ابن عمر رضی اللہ عنہ أنہ کان یقرأ فی الرکعۃ بعشر سور

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

واکثر وأقل۔(مصنف ابن أبی شیبہ باب فی الرجل یقرن السور فی الرکعۃ من رخص فیہ)

حضرت ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ (نفل کی) ایک رکعت میں دس یا کم وبیش سورتوں کی تلاوت کیا کرتے تھے۔

قالت نائلۃ رضی اللہ عنہا (کان عثمان رضی اللہ عنہ) اللیل برکعۃ یجمع فیہا القرآن۔(مصنف ابن أبی شیبہ باب فی الرجل یقرن السور فی الرکعۃ من رخص فیہ)

حضرت نائلہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک رکعت میں پورے قرآن کی تلاوت سے رات کو قیام کرتے تھے۔

نمازی کے لیے مقدار سترہ:

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا أنہا قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم عن سترۃ المصلی فقال صلی اللہ علیہ والہ وسلم مثل مؤخرۃ الرحل۔

(صحیح مسلم، باب سترۃ المصلی)(سنن نسائی، باب سترۃ المصلی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے میں نے دریافت کیا کہ نمازی شخص کا سترہ کس قدر ہونا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس قدر پالان کی لکڑی (ایک ہاتھ لمبائی کے قریب) اگر اتنا سترہ نماز پڑھنے والے کے سامنے ہو تو اس کے سامنے سے گزرنا ممنوع نہیں۔

نمازی کے آگے سے گزرنے پر سخت وعید:

عن أبی جہم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم لو یعلم المار بین یدی المصلی ماذا علیہ لکان ان یقف أربعین خیرا لہ من أن یمر بین یدیہ قال أبو النضر لاادری أقال اربعین یوما أو شہرا أو سنۃ۔

(صحیح مسلم، باب منع المار بین یدی المصلی)(موطا امام مالک باب التشہد فی ان یمر احد)

حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جان لیتا کہ اس پر کتنی بڑی سزا ہے تو اس کے سامنے گزرنے کے بجائے چالیس تک ٹھہرا رہتا تو یہ بہتر تھا (حدیث کے راوی) کہتے ہیں کہ چالیس سے مراد چالیس دن چالیس مہینے یا چالیس سال ہو سکتے ہیں۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نماز میں ہر آیت کو الگ الگ پڑھنا افضل ہے:

عن أم سلمة رضی الله عنها قالت كان رسول الله صلی الله علیه واله وسلم اذا قرأ یقطع قرأته أیة أیة۔ (سنن نسائی، ابو اب القرأت)(سنن ابو داؤد، کتاب القرأت)

حضرت اُمِ سلمٰی رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب قرأة کرتے تھے تو ہر آیت کو الگ الگ پڑھتے تھے۔

جامع مسجد میں نماز ادا کرنے کی فضلیت:

عن أنس بن مالك رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم صلاة الرجل فی بیته بصلاة وصلاته فی مسجد القبائل بخمس وعشرین صلاة وصلاته فی المسجد الذی یجمع فیه بخمس مائة صلاة وصلاته فی المسجد الأقصیٰ بخمس ألف صلاة وصلاته فی مسجدی بخمس ألف صلاة و صلاة فی المسجد الحرام بمائة ألف صلاة۔ (سنن ابن ماجه، باب ما جاء فی الصلوة فی المسجد الجامع)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مرد کا اپنے گھر میں نماز پڑھنا ایک نماز کے برابر ہے اور محلہ کی مسجد میں نماز پڑھنا (۲۵) نمازوں کے برابر ہے اور جامع مسجد میں پڑھنا (۵۰۰) نمازوں کے برابر ہے اور مسجد اقصیٰ میں اور مسجد نبوی میں نماز پڑھنا (۵۰۰۰۰) کے برابر ہے اور مسجد حرام میں نماز پڑھنا ایک لاکھ نماز کے برابر ہے۔

صف میں اکیلے کھڑے ہو کر جماعت سے نماز پڑھنا منع ہے:

عن وابصة بن معبد رضی الله عنه فقال صلی رجل خلف الصف وحده فأمره النبی صلی الله علیه واله وسلم أن یعید۔ (سنن ابو داؤد، باب الرجل یصلی واحدة خلف الصف)

حضرت وابصہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے صف کے پیچھے تنہا (جماعت) سے نماز پڑھی تو نبی کریم ﷺ نے (نماز سے فارغ ہو کر) فرمایا تم اس نماز کو لوٹا لو۔

وضاحت: اس حدیث سے استدلال کرتے ہوئے امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق رحمہما اللہ کا مسلک یہ ہے کہ (دورانِ جماعت) صف میں کوئی تنہا نماز پڑھے تو اس کی نماز باطل ہے اور

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

واجب الاعادہ ہے، جبکہ امام ابوحنیفہ، امام شافعی اور امام سفیان ثوری رحمہم اللہ حضرات کے نزدیک ایسے شخص کی نماز تو ہو جاتی ہے مگر مکروہ ہے اور حنفیہ نے اس کی تفصیل یہ فرمائی ہے کہ جب اگلی صف پوری ہو گئی ہو تو امام کے رکوع میں جانے تک یہ نمازی کسی اور نمازی کا انتظار کرے اور اس دوران کوئی بھی نہ آئے تو اگلی صف سے کسی کو کھینچ کر اپنے ساتھ صف میں کھڑا کر لے، ہاں اگر فتنہ کا اندیشہ ہو یا لوگ جاہل ہوں تو اکیلا ہی صف میں کھڑا ہو کر رکوع میں امام کے ساتھ چلا جائے اور اس کی دلیل حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جس میں آپ ﷺ نے ان کو آئندہ ایسا کرنے سے منع فرمایا مگر نماز لوٹانے کا حکم نہ فرمایا۔

نوٹ: مزید دلائل کے لئے اسی کتاب کے امام کے پیچھے قرأۃ کا حکم کے باب میں ''رکوع میں ملنے والے کی رکعت کا حکم'' سرخی کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

بدبودار چیز کھا کر مسجد میں آنا منع ہے:

عن ابن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من أكل من هذه الشجرة شيئا فلا يأتين المسجد.

(صحيح مسلم، باب حضور المسجد حتى تذهب ذلك الريح واخرجه من المسجد)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اس ترکاری (پیاز) کو کھایا تو وہ ہماری مسجد کے قریب بھی نہ آئے جب تک اس کی بدبو نہ چلی جائے۔

نماز میں ایک ہاتھ کی اُنگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈالنا منع ہے:

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم من توضأ ثم خرج يريد الصلاة فهو في صلاة حتى يرجع الى بيته فلا تقولو اهكذا يعني يشبك بين أصابعه. (سنن ترمذی، باب ماجاء في كراهية التشبك بين الأصابع في الصلاة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم وضو کر کے مسجد میں جاؤ تو اپنی اُنگلیوں کو اُنگلیوں میں نہ ڈالا کرو۔

عن كعب بن عجرة رضي الله عنه في النهي عن التشبيك بين الأصابع بعدها

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

يتوضأ أو بعدما يدخل الصلاة موضعه كتاب الجمعة وهو ان ثبت عام في جميع الصلوات۔ (سنن الکبری للبیہقی، باب کراھیۃ تشبیک الید فی الصلاۃ)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ جب تم وضو کرو یا فرض نماز پڑھنے لگو یا جمعہ کی نماز پڑھنے لگو یا کوئی بھی نماز پڑھنے لگو تو اپنی اُنگلیوں کو اُنگلیوں میں نہ ڈالا کرو۔

امام کا اُونچی جگہ کھڑے ہو کر نماز پڑھانا منع ہے:

عن أبي مسعود رضي الله عنه قال أن رسول الله صلى الله عليه واله وسلم نهى أن يقوم الامام فوق ويبقى الناس خلفه۔ (المستدرك للحاكم، رقم الحديث ٨٧٠)

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی امام اُونچی جگہ پر کھڑا ہو اور لوگ اس کے پیچھے نیچی جگہ میں ہوں۔

نماز میں بار بار داڑھی پر ہاتھ پھیرنا خشوع نماز کے خلاف ہے:

عن زيد بن علي عن جدة (علي رضي الله عنه) قال أبصر رسول الله صلى الله عليه واله وسلم رجلاً يبعث بلحية في الصلاة فقال أما هذا فلو خشع قلبه لخشعت جوارحه۔ (مسند زید بن علی، باب ما ینبغی ان یجتنب فی الصلوۃ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو (نماز میں) داڑھی سے کھیلتے دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر اس کا دل ڈرتا تو اس کے اعضاء بھی ڈرتے (یعنی بے وجہ بار بار داڑھی پر ہاتھ پھیرتا بری عادت ہے)۔

اگر وقت ہو تو سفر میں سنتیں اور نوافل پڑھنا افضل ہے:

عن ابن عمر رضي الله عنه كان رسول الله صلى الله عليه واله وسلم أنه كان يتطوع في السفر۔ (مصنف ابن أبي شيبه، باب من کان یتطوع فی السفر)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں نفل پڑھا کرتے تھے۔

تیز بارش میں ترک جماعت میں حرج نہیں:

عن ابن عمر رضي الله عنه أنه نادى بالصلوة في سفر في ليلة ذات برد وريح ثم

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

قال ألا صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان یأمر المؤذن اذا کانت لیلۃ باردۃ ذات مطر یقول ألا صلوا فی الرحال۔

(موطا امام محمد باب الصلوۃ فی اللیلۃ الممطرۃ وفضل الجماعۃ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک بہت سرد اور بارش والی رات میں سفر کے دوران اذان کہی پھر یوں اعلان کیا کہ اے لوگو! تم اپنی رہائش گاہ میں ہی نماز پڑھ لو، پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ٹھنڈی اور بارش والی رات مؤذن کو فرماتے وہ (اذان کے بعد) اعلان کردے کہ اپنے اپنے مقام پر ہی نماز پڑھ لو۔

نماز صاف کپڑوں میں پڑھی جائے:

عن ابن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا صلی أحدکم فلیس ثوبیہ فان اللہ احق أن تزین لہ۔

(سنن الکبری للبیہقی باب ما یستحب للرجل ان یصلی فیہ من الثیاب)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی نماز پڑھے تو دو کپڑے پہن لیا کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کے لیے زیب وزینت اختیار کی جائے۔

سنن ونوافل کی ادائیگی گھر میں افضل ہے:

عن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم قال صلوا أیھا الناس فی بیوتکم فان بیوتکم فان أفضل الصلوۃ صلوۃ المرء فی بیتہ الا المکتوبۃ۔ (صحیح بخاری باب صلوۃ اللیل)

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! اپنے گھروں میں نمازیں پڑھا کرو اس لیے کہ سوائے فرض نمازوں کے باقی نمازیں (یعنی سنتیں ونوافل) گھر میں ادا کرنا افضل ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نماز کے متعلق دیگر متفرق مسائل

جمعہ دیہات والوں پر واجب نہیں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ مِن يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ تَعْلَمُونَ۔ (سورۃ الجمعۃ، آیت ۹)

اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو! جمعہ کے دن نماز کی اذان دی جائے تو تم اللہ کے ذکر کی طرف دوڑ پڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو، یہ تمہارے حق میں بہت ہی بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

وضاحت: اس آیت میں اذانِ جمعہ کے سنتے ہی خرید و فروخت چھوڑنے کا حکم دیا جا رہا ہے، اس میں اشارہ ہے کہ جمعہ وہاں ہوگا جہاں خرید و فروخت کا سلسلہ جاری ہو اور ظاہر ہے کہ دیہات خرید و فروخت اور تجارت کی جگہ نہیں ہوتے، بلکہ کاروباری مراکز یا قریہ کبیرہ میں ہوتے ہیں، معلوم ہوا کہ جمعہ دیہات میں نہیں ہوتا۔

عن عائشة رضی الله عنها زوج النبی صلی الله علیه واله وسلم قالت كان الناس ينتابون يوم الجمعة من منازلهم والعوالی۔

(صحیح بخاری، باب الرخصة ان لم یحضر الجمعة فی المطر)

اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ باہر کے لوگ مدینہ طیبہ میں نمازِ جمعہ پڑھنے کے لیے اپنی اپنی جگہوں اور مضافات سے باری باری آتے تھے۔

أبو حنيفة أنه بلغه عن النبی صلی الله عليه واله سلم أنه قال لا جمعة ولا تشريق إلا فی مصر جامع۔ (کتاب الأثار للامام ابی یوسف، باب صلاۃ العیدین)

حضرت ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم تک یہ بات پہنچی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ اور تکبیرات تشریق سوائے بڑے شہر کے کسی پر نہیں۔

عن ابن عباس رضی الله عنه أنه قال ان أول جمعة جمعت بعد جمعة فی مسجد رسول الله صلی الله علیه واله وسلم فی مسجد عبد القيس بجواثی من البحرين۔

(صحیح بخاری، باب الجمعة فی القری والمدن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں جمعہ قائم ہونے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کے بعد سب سے پہلا جمعہ بحرین کے شہر جواثی میں عبد القیس کی مسجد میں پڑھا گیا۔

فائدہ: علامی ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

ان الظاهر ان عبد القيس لم يجمعوا الا بأمر النبي صلى الله عليه واله وسلم۔

(فتح الباری شرح صحیح بخاری، باب الجمعة فی القریٰ والمدن)

ظاہر ہے کہ قبیلہ عبد القیس والوں نے نمازِ جمعہ نبی کریم ﷺ کے حکم سے ہی قائم کیا تھا، بتصریح قاضی عیاض، وفد عبد القیس ۸ھ کو فتح مکہ سے پہلے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔

اس سے معلوم ہوا کہ ۸ھ کو سے قبل مسجد نبوی سے پہلے کسی اور مقام میں جمعہ نہیں ہوتا تھا، حالانکہ اس وقت تک اسلام دُور دُور تک پھیل گیا تھا، بیسیوں بستیاں مسلمانوں کی آباد ہو چکی تھیں، مگر جمعہ کہیں نہیں ہوتا تھا، معلوم ہوا کہ دیہات جمعہ کا محل نہیں ہے۔

الشیخ ابوالحسن اللخمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

انها مدينة (یہ شہر تھا)۔(فتح الباری شرح صحیح بخاری، باب الجمعة فی القریٰ والمدن)

امام ابوعبید عبد اللہ البکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

مدينة بالبحرين لعبد القيس (یہ بحرین میں قبیلہ عبد القیس کا ایک شہر تھا)۔

(شرح سنن ابی داؤد للعینی، باب الجمعة فی القریٰ)

امام شمس الدین ابوبکر محمد بن ابی سہل السرخسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

وجواثی مصر بالبحرين (جواثی بحرین کا ایک شہر ہے)۔

(المبسوط للسرخسی، باب شروط الجمعة، طبع دار المعرفة)

وعن حميد قال كان انس رضى الله عنه فى قصره احياناً يجمع واحياناً لا يجمع وهو بالزاوية على فرسخين۔ (صحیح بخاری، باب من این توتی الجمعة)

حضرت حمید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اپنے مکان میں تھے، کبھی جمعہ پڑھ لیتے اور کبھی نہ پڑھتے (یہ فاصلہ دو فرسخ یعنی سولہ کلومیٹر تھا)۔

عن حذيفة رضى الله عنه قال ليس على أهل القرىٰ جمعة انما الجمع على اهل

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الامصار مثل المدائن۔(مصنف ابن أبي شيبه باب من قال لا جمعة ولا تشريق الا فی مصر جامع)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دیہات والوں پر جمعہ نہیں، بلاشبہ جمعہ مدائن جیسے شہر والوں پر ہے۔

عن أبي عبد الرحمن السلمي عن علي رضي الله عنه قال لا جمعة ولا تشريق إلا في مصر جامع۔ (مصنف ابن ابی شيبه باب من قال لا جمعة ولا تشريق الا فی مصر جامع)

حضرت عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جمعہ اور تکبیرات تشریق سوائے بڑے شہر کے کسی پر نہیں۔

یہی حدیث معمولی الفاظ کے فرق کے ساتھ مندرجہ ذیل کتب میں بھی مذکور ہے:

(مصنف عبد الرزاق باب القرى الصغار)(سنن الكبرىٰ للبيهقي باب العدد الذين اذا كانوا فی قرية وجبت)

عن الحارث عن علي رضي الله عنه قال لا جمعة ولا تشريق إلا في مصر جامع۔

(مصنف عبد الرزاق باب القرى الصغار)

حضرت حارث رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جمعہ اور تکبیرات تشریق سوائے بڑے شہر کے کسی پر نہیں۔

أن عمر بن عبد العزيز كتب الى أهل المياه بين مكة والمدينة أن تجمعوا فقال عطاء عند ذلك فقد بلغنا أن لا جمعة الا في مصر جامع۔

(مصنف عبد الرزاق باب القرى الصغار)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان موجود چشموں کے پاس کی آبادی کو یہ خط لکھا کہ تم لوگ جمعہ (اپنے علاقہ میں) ادا نہ کرو، اس موقع پر عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا کہ ہم تک یہ روایت پہنچی ہے کہ جمعہ صرف کسی جامع شہر میں ہی ادا کیا جاسکتا ہے۔

عن ابن جريج عن عمرو بن دينار قال سمعنا أن لا جمعة الا في قرية جامعة۔

(مصنف عبد الرزاق باب القرى الصغار)

حضرت ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

کہ جمعہ اور تکبیرات تشریق سوائے بڑے شہر کے کسی پر نہیں۔

عن مغیرة عن إبراهیم قال لا جمعة ولا تشریق الا فی مصر جامع.

(مصنف ابن ابی شیبہ باب من قال لا جمعة ولا تشریق الا فی مصر جامع)

حضرت ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جمعہ اور عید کی نماز صرف بڑے شہر میں ہوتی ہے۔

عن الحسن و محمد انهما قالا الجمعة فی الامصار.

(مصنف ابن ابی شیبہ باب من قال لا جمعة ولا تشریق الا فی مصر جامع)

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اور امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جمعہ کی نماز صرف شہروں میں ہوتا ہے۔

فوت شدہ نمازیں جلد از جلد ادا کرنا واجب ہے:

عن أنس بن مالك رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم من نسی صلاة فلیصلها اذا ذکرها لا کفارة لها الا ذالك وتلا قوله تعالی "وأقم الصلاة لذکری". (صحیح بخاری باب من نسی صلوة فلیصل اذا ذکرها ولا یعید الا تلك الصلوة)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے اسے پڑھ لے یہی اس کا کفارہ ہے اور یہ آیت "وأقم الصلاة لذکری" تلاوت فرمائی۔

عن أنس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم من نسی صلاة أو نام عنها فکفارتها أن یصلیها اذا ذکرها.

(صحیح مسلم باب قضاء الصلوة الفائتة واستحباب تعجیل قضائها)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے نماز نہیں پڑھی یا وہ اسے پڑھے بغیر سو گیا تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے جب یاد آئے پڑھ لے۔

عن جابر بن عبدالله رضی الله عنه أن عمر بن الخطاب رضی الله عنه جاء یوم الخندق بعد ما غربت الشمس فجعل یسب کفار قریش وقال یا رسول الله صلی الله علیه واله وسلم ما کدت أصلی العصر حتی کادت الشمس تغرب فقال النبی صلی الله علیه واله وسلم والله ما صلیتها قال فقمنا الی بطحان فتوضأ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

للصلاة وتوضأ لها فصلى العصر بعد ما غربت الشمس ثم صلى بعدها المغرب۔

(صحیح بخاری، باب من صلی بالناس جماعة بعد ذهاب الوقت)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ خندق کے دن آئے بعد اس کے کہ سورج غروب ہو چکا تھا اور کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں عصر کی نماز نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا! خدا کی قسم میں بھی یہ نماز نہ پڑھ سکا، پھر ہم برساتی نالے کی طرف اُٹھ کر گئے ،آپ ﷺ نے اور ہم نے نماز کے لئے وضو کیا اور آپ ﷺ نے سورج غروب ہونے کے بعد عصر کی نماز پڑھی، پھر اس کے بعد مغرب کی نماز ادا کی۔

نفل نماز پڑھنے والے کے پیچھے فرض نماز ادا کرنا درست نہیں:

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه واله وسلم الامام ضامن والموذن موتمن اللهم ارشد الائمة واغفر للموذنين۔

(سنن ابو داؤد، باب ما يجب على الموذن من تعاهد الوقت، رقم الحديث ۵۱۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امام ضامن ہے اور مؤذن امین ہے، اے اللہ اماموں کو ہدایت دے اور مؤذنوں کو بخش دے۔

<u>استدلال</u>: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام سارے مقتدیوں کی نمازوں کو اپنی نماز کے ضمن میں لئے ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ اعلیٰ شئے ادنیٰ کو اپنے ضمن میں لے سکتی ہے نہ کہ ادنیٰ شئے اعلیٰ کو، چنانچہ فرض نفل کو اپنے اندر لے سکتا ہے کیونکہ فرض نفل سے اعلیٰ ہے، جبکہ نفل فرض کو اپنے ضمن میں نہیں لے سکتا کیونکہ نفل فرض سے ادنیٰ ہے، اسی طرح ہر فرض نماز اپنے مثل کو اپنے ضمن میں لے سکتا ہے نہ کہ دوسرے فرض کو، لہٰذا اگر امام نمازِ عصر پڑھ رہا ہو تو اس کے پیچھے ظہر کی قضاء نہیں پڑھی جا سکتی کیونکہ نمازِ عصر نمازِ ظہر کو اپنے ضمن میں نہیں لے سکتی، کیونکہ یہ دونوں علیحدہ علیحدہ نمازیں ہیں۔

عن سليم سلمى رضي الله عنه أنه اتى النبي صلى الله عليه واله وسلم فقال يارسول الله صلى الله عليه واله وسلم ان معاذ ابن جبل رضي الله عنه ياتينا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

بعد ماننام وتکون فی اعمالنا بالنهار فینادی بالصلوة فنخرج الیه فیطول علینا فقال له علیه السلام یا معاذ لاتکن فتاناً امام ان تصلی مع واما أن تخفف علی قومك۔ (مسند احمد ۵/۷۴، طبع موسسته قرطبه مصر)

حضرت سلیم رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہمارے پاس ہمارے سو جانے کے بعد آتے ہیں، ہم لوگ دن میں اپنے کاروبار میں مشغول رہتے ہیں، پھر نماز کی اذان دیتے ہیں، ہم نکل کر ان کے پاس آتے ہیں، وہ نماز بہت طویل پڑھاتے ہیں تو معاذ رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اے معاذ! فتنہ کا باعث نہ بنو یا تو میرے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو یا اپنی قوم کو ہلکی نماز پڑھایا کرو۔

وضاحت: معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اس کی اجازت نہ دی تھی کہ حضور ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ کر اپنی قوم کو بھی نماز پڑھائیں، کیونکہ نفل والے کے پیچھے فرض نماز جائز نہیں، بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر میرے پیچھے پڑھو تو قوم کو نہ پڑھاؤ اور اگر قوم کو پڑھاؤ تو میرے پیچھے نہ پڑھو۔

عن أبی هریرة رضی الله عنه عن رسول الله صلی الله علیه واله وسلم وقال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم انما جعل الامام لیؤتم به فلا تختلفوا۔
(مسند احمد رقم الحدیث ۸۰۰۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امام اس لئے بنایا جاتا ہے تا کہ تم اس کی مخالفت نہ کرو۔

استدلال: اب یہ کیسے درست ہوگا کہ امام تو نفل کی نیت کرے اور مقتدی فرض کی نیت کریں جبکہ مذکورہ حدیث میں واضح طور پر امام سے کسی بھی قسم کے اختلاف سے منع فرمایا گیا ہے۔

أخبرنی سلیمان مولی میمونة قال أتیت علی ابن عمر ذات یوم وهو جالس بالبلاط والناس فی صلاة العصر فقلت أبا عبد الرحمن الناس فی الصلاة قال انی قد صلیت انی سمعت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم یقول لاتصلی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

صلاۃ مکتوبۃ فی یوم مرتین۔(سنن الکبری للبیہقی،باب من لم یر اعادتھا اذا کان قد صلاھا فی جماعۃ)(سنن دارقطنی،باب لا یصلی مکتوبۃ فی یوم مرتین)

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے غلام سلیمان رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ اُس وقت بلاط میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ اُس وقت عصر کی نماز ادا کر رہے تھے، میں نے کہا اے ابوعبدالرحمن! لوگ نماز پڑھ رہے ہیں؟ اُنہوں نے فرمایا کہ میں نماز ادا کر چکا ہوں (اب میں اس لیے لوگوں کے ساتھ یہ نماز ادا نہیں کر رہا) کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک فرض نماز ایک دن میں دو مرتبہ ادا نہیں کی جاسکتی۔

عن عمرو بن شعیب حدثنی سلیمان مولی میمونۃ أنہ سمع ابن عمر رضی اللہ عنہ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول لا تصلوا صلاۃ فی یوم مرتین۔(سنن دارقطنی، باب لا یصلی مکتوبۃ فی یوم مرتین)(سنن الکبری للبیہقی،باب من لم یر اعادتھا اذا کان قد صلاھا فی جماعۃ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ایک ہی فرض نماز ایک دن میں دو مرتبہ ادا نہ کیا کرو۔

عن عمرو بن شعیب عن سلیمان بن یسار قال أتیت علی ابن عمر رضی اللہ عنہ وھو جالس علی البلاط قال وناس یصلون فقلنا یاأبا عبد الرحمن الا تصلی؛ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم یقول لا تصلی صلاۃ فی یوم مرتین۔(مصنف ابن أبی شیبہ،باب من کان یکرہ اعادۃ الصلاۃ)

حضرت سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، وہ اُس وقت بلاط میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ نماز ادا کر رہے تھے، میں نے کہا اے ابوعبدالرحمن! آپ نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ اُنہوں نے فرمایا کہ میں نماز ادا کر چکا ہوں (اب میں اس لیے لوگوں کے ساتھ یہ نماز ادا نہیں کر رہا) کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک فرض نماز ایک دن میں دو مرتبہ ادا نہیں کی جاسکتی۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن أبي عياض قال قال عمر رضي الله عنه لا تعاد الصلاة۔

(مصنف ابن أبي شيبه،باب من كان يكره اعادة الصلاة)

حضرت عیاض رحمہ اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نماز کا اعادہ نہیں کیا جائے گا۔

عن مجاهد قال خرجت مع ابن عمر رضي الله عنه من دار عبدالله بن خالد رضي الله عنه حتى اذا نظرنا الى باب المسجد اذالناس في صلاة العصر فلم يزل واقفاً حتى صلى الناس وقال اني صليت في البيت۔

(مصنف ابن أبي شيبه،باب من كان يكره اعادة الصلاة)

حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت عبداللہ بن خالد رضی اللہ عنہ کے گھر نکلا، جب ہم مسجد کے دروازے پر پہنچے تو لوگ عصر کی نماز پڑھ رہے تھے وہ لوگوں کے نماز پڑھنے تک وہیں کھڑے رہے اور پھر فرمایا کہ میں نے گھر میں نماز پڑھ لی تھی۔

قال امام محمد أخبرنا ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم في الرجل يدخل في صلاة القوم وليس ينويها قال هي تطوع،قال امام محمد وبه ناخذ وانما يعني بذلك أن تكون قد صلى الصلوة في منزله ثم أتى القوم ندخل معهم في صلاتهم فان صلاته معهم تطوع وهو قول أبي حنيفة رحمه الله تعالى۔

(كتاب الأثار للامام محمد،باب الصلوة تطوعاً،رقم الحديث نمبر ۹۹)

امام محمد رحمہ اللہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے اور وہ حماد رحمہ اللہ سے اور وہ ابراہیم رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کوئی آدمی قوم کی نماز میں داخل ہو اور اس کی نیت جماعت کی نہ ہو تو وہ نفل ہے، امام محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارا اسی پر عمل ہے اور اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ وہ اپنے گھروں میں نماز پڑھ چکا ہو، پھر قوم کے پاس آیا اور ان کے ساتھ ان کی نماز میں داخل ہو گیا تو ان لوگوں کے ساتھ اس کی نماز نفل ہوگی، یہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا قول ہے۔

قال امام محمد اخبرنا مالك بن أنس عن نافع عن ابن عمر رضي الله عنه قال اذا صليت الفجر و المغرب ثم أدركتهما فلا تعدلهما غير ما صليتهما۔

(كتاب الأثار للامام محمد،باب من صلى الفريضة،رقم الحديث ۵۵)

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

حضرت نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب تم فجر اور مغرب کی نماز پڑھ لو، پھر وہ دونوں نمازیں (جماعت) سے ملیں تو ان نمازوں کو دوبارہ نہ پڑھ، مگر اس کے سوا جو تو پڑھ چکا ہے۔

عن ناعم بن أجيل مولى أم سلمة رضى الله عنها قال كنت أدخل المسجد لصلاة المغرب فأرى رجالاً من أصحاب رسول الله صلى الله عليه واله وسلم جلوساً فى آخر المسجد والناس يصلون فيه قد صلوا فى بيوتهم فهولاء من أصحاب رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كانوا لا يصلون المغرب فى المسجد لما كانوا قد صلوها فى بيوتهم. (سنن طحاوى،باب الرجل يصلى فى رحله ثم يأتى المسجد والناس يصلون)

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے غلام حضرت ناعم بن اجیل رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نمازِ مغرب کے لیے مسجد میں داخل ہوا تو اصحاب رسول اللہ ﷺ میں سے کچھ آدمیوں کو دیکھا کہ وہ مسجد میں (جماعت سے) پیچھے بیٹھے ہوئے ہیں، اور وہ گھر میں نماز پڑھ کر آئے ہوتے تھے جبکہ لوگ اس وقت نماز میں مشغول ہوتے تو یہ اصحاب رسول اللہ ﷺ جو کہ مسجد میں آ کر دوسری بار مغرب کی نماز میں شامل نہ ہوتے بلکہ بیٹھ جاتے کیونکہ وہ گھروں میں نماز پڑھ کر آئے ہوتے تھے۔

حدثنا على بن عبد الرحمن قال ثنا عبدالله بن مسلمة بن قعب قالا ثنا سليمان ابن بلال قال ثنا عمرو بن يحيى المازنى عن معاذ بن رفاعة الزرقى أن رجلاً من بنى سلمة يقال له سليم أتى رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فقال انا نظل فى أعمالنا فناتى حين نمسى فنصلى فياتى معاذ بن جبل رضى الله عنه فينادى بالصلاة فناتيه فيطول علينا فقال له النبى صلى الله عليه واله وسلم يا معاذ رضى الله عنه لا تكن فتانا اما أن تصلى معى و اما أن تخفف عن قومك فقول رسول الله صلى الله عليه واله وسلم هذا لمعاذ على أنه عند رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان يفعل أحد الأمرين اما الصلاة معه أو بقومه وأنه لم يكن يجمعها لأنه قال اما أن تصلى معى أى ولا

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

تصل بقومك واما أن تخفف بقومك أي ولا تصل معي۔

(سنن طحاوی، باب الرجل یصلی الفریضة خلف من یصلی تطوعاً)

حضرت معاذ بن رفاعہ زرقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنی سلمہ کا ایک آدمی جس کو سلیم رضی اللہ عنہ کہا جاتا تھا وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگا کہ ہم اپنے کام کاج میں دن گزارتے ہیں اور شام کے وقت واپس لوٹتے ہیں تو ہم نماز پڑھتے ہیں، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ آ کر اذان دیتے ہیں، پس ہم نماز کے لیے آتے ہیں تو وہ طویل قرأۃ کرتے ہیں تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے معاذ! تم لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرنے والے مت بنو، یا تو تم میرے ساتھ نماز پڑھو یا اپنی قوم قرأۃ میں کمی کرو۔

قال امام طحاوی فقول رسول الله صلى الله عليه واله وسلم هذا لمعاذ على أنه عند رسول الله صلى الله عليه واله وسلم كان يفعل أحد الأمرين اما الصلاة معه أو بقومه وأنه لم يكن يجمعها لأنه قال اما أن تصلى معي أي ولا تصل بقومك واما أن تخفف بقومك أي ولا تصل معي فلما لم يكن فى الأثار الأول من قول رسول الله صلى الله عليه واله وسلم شئي وكان فى هذا الأمر ما ذكرنا ثبت بهذا الاثر أنه لم يكن من رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فى ذلك لمعاذ شئي متقدم ولا علمنا أنه كان فى ذلك أيضاً منه شئي متأخر فيجب به الحجة علينا ولو كان فى ذلك من رسول الله صلى الله عليه واله وسلم فى وقت ما كانت الفريضة تصلى مرتين فان ذلك قد كان يفعل فى أول الاسلام حتى نهى عنه رسول الله صلى الله عليه واله وسلم وقد ذكرنا ذلك بأسانيده فى باب صلاة الخوف ففعل معاذ رضى الله عنه الذى ذكرنا يحتمل أن يكون قبل النهى عن ذلك ثم كان النهى فنسخه و يحتمل أن يكون كان بعد ذلك فليس لأحد أن يجعله فى أحد الوقتين الا كان لمخالفه أن يجعله فى الوقت الأخر فهذا حكم هذا الباب من طريق الآثار وأما حكمه من طريق النظر فانا قد رأينا صلاة المامومين مضمنة بصلاة امامهم بصحتها

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

وفسادها يوجب ذلك النظر الصحيح من ذلك أنا رأينا الامام اذا سها وجب على من خلفه لسهوه ما وجب عليه ولو سهوا هم ولم يسه هو لم يجب عليهم ما يجب على الامام اذا سها فلما ثبت أن المأمومين يجب عليهم حكم السهو لسهو الامام وينتفي عنهم حكم السهو بانتفائه عن الامام ثبت أن حكمهم فى صلاتهم حكم الامام فى الصلاته وكان صلاتهم مضمنة بصلاته ولما كانت صلاتهم مضمنة بصلاته لم يجز أن يكون صلاتهم خلاف صلاته فثبت بذلك أن المأموم لا يجوز أن تكون صلاته خلاف صلاة امامه فان قال قائل فانا رأيناهم لم يختلفوا أن للرجل أن يصلى تطوعاً خلف من يصلى فريضة فكما كان المصلى تطوعاً يجوز له أن يأتم بمن يصلى فريضة كان كذلك يجوز للمصلى فريضة أن يصليها خلف من يصلى تطوعا قيل له ان سبب التطوع هو بعض سبب الفريضة وذلك أن الذى يدخل فى الصلاة ولا يرتد شيئا غير ذلك فافلة ولا فريضة يكون بذلك داخلاً فى نافلة واذا نوى الدخول فى الصلاة ونوى الفريضة كان بذلك داخلاً فى الفريضة فصار يكون ذلك داخلاً فى الفريضة بالسبب الذى دخل به فى النافلة وبسبب آخر فلما كان ذلك كذلك كان الذى يصلى تطوعاً وهو يأتم بمصل فريضة هو فى صلاة له فى كلها امام والذى يصلى فريضة ويأتم بمن يصلى تطوعاً هو فى صلاة له فى بعض سببها الذى به دخل فيها امام وليس له فى بقيته امام فلم يجز ذلك فان قال قائل فانا قد رأينا عن عمر رضى الله عنه أنه صلى بالناس جنباً فأعاد ولم قدل ذلك أن صلاتهم لم تكن مضمنة بصلاته فقال مخالفهم انما فعل ذلك لأنه لم يتيقن بالجنابة كانت مه قبل الصلاة فأخذ لنفسه بالحوطة فأعاد ولم يأمر غيره بالاعادة۔

(سنن طحاوی، باب الرجل یصلی الفریضۃ خلف من یصلی تطوعاً)

امام طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ فرمانا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کریں یا میرے ساتھ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نماز پڑھیں یا اپنی قوم کے ساتھ نماز پڑھیں اور ان دونوں کو جمع نہ کریں، کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا: "أما أن تصلي معي" یا تو میرے ساتھ نماز پڑھ یعنی اپنی قوم کے ساتھ نماز نہ پڑھ "وأما أن تخفف بقومك" یعنی میرے ساتھ نماز نہ پڑھ اور اپنی قوم کو ہلکی نماز پڑھاؤ، جب اس اثر اول میں رسول اللہ ﷺ کے ارشاد میں کوئی چیز نہیں ہے اور ہم نے جو روایت خود ذکر کی اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو کوئی بات پہلے نہیں کہی گئی تھی اور جہاں تک ہمارا علم ہے بعد میں بھی کوئی بات حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو نہیں فرمائی کہ جس سے ہمارے خلاف کچھ ثبوت ملتا ہو، اگر اس میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کوئی حکم ہوتا جیسا کہ پہلے قول والوں کا دعویٰ ہے تو اس میں یہ احتمال لازم ہے کہ یہ اس زمانے کی بات ہو جب فرض کو دو مرتبہ پڑھنا درست تھا، ابتداء اسلام میں ایسا تھا پھر آپ ﷺ نے اس کی ممانعت کر دی، جیسا کہ تفصیل کے ساتھ مستند روایات ہم "باب صلاۃ الخوف" میں ذکر کر آئے ہیں، پس حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کا یہ عمل جس کا شروع باب میں ہم نے تذکرہ کیا اس میں اس بات کا احتمال پیدا ہو گیا کہ یہ ممانعت سے پہلے کا معاملہ ہو، پھر نہی نے آکر اسے منسوخ کر دیا اور یہ احتمال بھی ہے کہ یہ اس کے بعد کا واقعہ ہو کسی فریق کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس کو ایک وقت میں مقرر کر کے اپنی دلیل بنائے، بلکہ ہر دلیل بنانا برابر ہے، آثار کے پیش نظر تو اس باب کا یہی حکم ہے مگر اس کا نظر و فکر کے لحاظ سے جو حکم بنتا ہے وہ پیش خدمت ہے، یہ بات تو ہمارے سامنے ہے کہ مقتدیوں کی نماز تو اپنے امام کی نماز سے صحت و فساد کے لحاظ سے ملی ہوئی ہے، یہ صحیح فکر کو اس طرح لازم کرتی ہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب امام بھول جائے تو اس کا یہ بھولنا اس کے پیچھے نماز پڑھنے والے پر اس چیز کو لازم کر دے گا جو خود امام پر لازم ہوتی ہے، حالانکہ مقتدیوں کو خود بھول تو نہیں ہوئی اور مقتدی بھول جائے تو اس پر اور اس کے امام پر کچھ لازم نہیں، پس جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ امام کے بھول جانے سے مقتدیوں پر سہو کا حکم لگ جاتا ہے اور بھول کا حکم امام سے اُٹھ جائے تو مقتدیوں پر بھی نہیں رہتا، اس سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ گئی کہ مقتدیوں کو حکم ان کی اپنی نماز میں ان کے امام کا حکم ہے، گویا مقتدیوں کی نماز کا امام ضامن ہے، تو جب مقتدیوں کی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نماز امام کی نماز سے ملی ہوئی ہے تو پھر یہ درست نہ رہا کہ مقتدیوں کی نماز امام کی نماز کے مخالف ہو، پس اس سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ مقتدی کی نماز امام کی نماز کے مخالف نہ ہونی چاہیے، اگر کوئی معترض یہ کہے کہ ہم یہ بات اتفاقی طور پر پاتے ہیں کہ نفل نماز فرض پڑھنے والے کی اقتداء میں درست ہے، پس جس طرح نفل پڑھنے والے کے لیے جائز ہے کہ وہ فرض پڑھنے والے کی اقتداء کرے تو اسی طرح فرض پڑھنے والے کے لیے بھی جائز ہے کہ وہ نوافل پڑھنے والے کی اقتداء میں ادا کرے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ نفل کا سبب فرض کے سبب کا بعض حصہ ہے اور وہ اس طرح کہ جو شخص نماز میں داخل ہوا اور اس کی نیت نفل و فرض میں سے کسی کی نہ ہو تو اسے نفل پڑھنے والا شمار کیا جائے گا اور جب اس نے نماز میں داخل ہونے کی نیت کی اور فرض کی نیت کی تو اسے فرض میں داخل ہونے والا شمار کیا جائے گا تو گویا جس سبب سے نفل میں داخل ہوا اس سبب سے بھی وہ فرض میں داخل ہونے والا شمار ہوگا اور دوسرے سبب سے بھی، پس یہ بات اسی طرح ہی ہے کہ وہ شخص جو نفل پڑھ رہا ہو اور وہ فرض ادا کرنے والے کا مقتدی بن جائے تو وہ گویا ایسی نماز میں ہے جس کی تمام رکعت میں وہ مقتدی ہے اور وہ شخص جو فرض پڑھ رہا ہے وہ ایسے شخص کی اختیار کرے جو نفل پڑھ رہا ہے تو وہ ایسی نماز میں مشغول ہے کہ جس کے بعض سبب کو اس کا امام پانے والا ہے، اس صورت میں تو یہ اقتداء کرنے والا ہے اور جو سبب اس میں موجود نہیں اس میں یہ اس کا مقتدی نہیں، پس ایسی اقتدء جائز نہیں۔

حدثنا ابن مرزوق قال ثنا أبو عاصم عن سفيان عن منصور عن ابراهيم في الرجل يصلي بقوم هي له الظهر ولهم العصر قال يعيدون ولا يعيد.

(سنن طحاوی، باب الرجل يصلي الفريضة خلف من يصلي تطوعاً)

حضرت منصور رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو آدمی ایسے لوگوں کو نماز ظہر پڑھائے جو نماز عصر پڑھ رہے ہوں، ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ کہنے لگے امام کی نماز درست ہے، مقتدیوں کی نماز فاسد ہے وہ لوٹائیں۔

حدثنا ابن مرزوق قال ثنا سعيد بن عامر قال سمعت يونس بن عبيد يقول جاء

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عیاد الی المسجد فی یوم مطیر فوجدهم یصلون العصر فصلی معهم وهو یظن أنها الظهر ولم یکن صلی الظهر فلما فاذا هی العصر فأتی الحسن فسأله عن ذلك فأمره أن یصلیهما جمیعاً۔(سنن طحاوی،باب الرجل یصلی الفریضة خلف من یصلی تطوعاً)

حضرت یونس بن عبید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عباد رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں بارش کے دن آئے، ان کو نمازِ عصر پڑھتے پایا، اس نے ان کے ساتھ نمازِ ظہر کے گمان سے نماز پڑھ لی اور عباد رحمۃ اللہ علیہ نے اس وقت ظہر نہ پڑھی تھی، جب نماز پڑھ چکے تو (معلوم ہوا) وہ عصر تھی تو عباد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا تو فرمایا دونوں نمازیں دوبارہ پڑھو۔

حدثنا ابن مرزوق قال ثنا سعید عن عبد الله بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنه قال یصلی الظهر ثم یصلی العصر۔

(سنن طحاوی،باب الرجل یصلی الفریضة خلف من یصلی تطوعاً)

حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا پہلے وہ آدمی ظہر پڑھے پھر عصر پڑھے۔

حدثنا ابن مرزوق قال ثنا سعید بن عامر قال ثنا سعید بن أبی عروبة قال کان الحسن وابن سیرین یقولان یصلیهما جمیعاً۔

(سنن طحاوی،باب الرجل یصلی الفریضة خلف من یصلی تطوعاً)

حضرت سعید بن عروبہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حسن بصری اور ابن سیرین رحمہما اللہ ایسا ہی فتوی دیتے کہ ایسا کرنے والا دونوں دوبارہ نماز پڑھے۔

حدثنا أبو معشر عن ابراهیم النخعی قال یصلیهما جمیعاً۔

(سنن طحاوی،باب الرجل یصلی الفریضة خلف من یصلی تطوعاً)

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایسا شخص دونوں نمازیں دوبارہ پڑھے۔

عن مغیرة عن ابراهیم فی رجل صلی بقوم الظهر وهی له العصر قال تم صلاته ویعید من خلفه۔(مصنف ابن أبی شیبه،باب فی الرجل یصلی بالقوم الظهر و العصر)

حضرت مغیرہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ اس بارے میں جو لوگوں کو ظہر کی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

نماز پڑھائے لیکن وہ اس کی عصر کی نماز ہو فرماتے ہیں کہ اس کی نماز ہو جائے گی لیکن مقتدی اپنی نماز کا اعادہ کریں گے۔

عن أبي قلابة قال لا تجزء صلاة واحدة عن قومين شئى.

(مصنف ابن أبي شيبه، باب في الرجل يصلي بالقوم الظهر و العصر)

حضرت ابوقلابہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک جماعت دو مختلف نمازوں سے نہیں ہو سکتی۔

عن عبادة بن منصور قال انتهيت الى المسجد الجامع وأنا أرى أنهم لم يصلوا الظهر فقمت أتطوع حتى أقيمت الصلاة فلما صلوا اذا هي العصر فقمت فصليت بهم الظهر ثم صليت العصر ثم أتيت الحسن فذكرت ذلك له فأمرني بمثل الذي صنعت. (مصنف ابن أبي شيبه، باب في الرجل يصلي بالقوم الظهر و العصر)

حضرت عبادہ بن منصور رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں جامع مسجد حاضر ہوا، میں نے دیکھا کہ لوگوں نے ابھی ظہر کی نماز نہیں پڑھی ہے، میں ظہر کے انتظار میں نفل پڑھنے لگا، اتنے میں جماعت کھڑی ہوگئی، جب اُنہوں نے نماز پڑھ لی تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ عصر کی نماز تھی، چنانچہ میں نے پھر اپنی ظہر کی نماز ادا کی، پھر عصر کی نماز پڑھی، پھر میں حضرت حسن کے پاس آیا اور ان سے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا تو اُنہوں نے مجھے اسی کا حکم دیا جو میں نے کیا تھا۔

عن محمد بن سيرين عن كثير بن أفلح قال انتهينا الى المسجد ولم أصل المغرب فأقيمت الصلاة فصليت معهم وأنا أرى انها المغرب فاذا هي العشاء فقمت فصليت المغرب ثم صليت العشاء ثم سألت فأمروني بالذي صنعت.

(مصنف ابن أبي شيبه، باب في الرجل يصلي بالقوم الظهر و العصر)

حضرت کثیر بن افلح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں مسجد میں پہنچا، میں نے ابھی تک مغرب کی نماز نہیں پڑھی تھی، اتنے میں جماعت کھڑی ہوگئی، میں نے مغرب کی نماز تصور کرتے ہوئے ان کے ساتھ نماز پڑھی، لیکن مجھے پتہ چلا کہ وہ عشاء کی نماز پڑھ رہے تھے، چنانچہ میں نے پہلے مغرب کی نماز پڑھی اور پھر عشاء کی نماز، پھر میں نے بزرگوں سے اس بارے میں سوال کیا تو اُنہوں نے مجھے اسی کا حکم دیا جو میں نے کیا تھا۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

عن الزھری فی رجل دخل مع قوم فی الظھر وھی لھم العصر؛ قال یبدأ بالذی بدأ اللہ بہ یصلی الظھر ثم یصلی العصر۔

(مصنف ابن أبی شیبہ باب فی الرجل یصلی بالقوم الظھر و العصر)

امام زہری رحمہ اللہ اس شخص کے بارے میں جو ظہر کی نماز سمجھ کر کسی جماعت میں شریک ہو لیکن وہ لوگ عصر کی نماز پڑھ رہے ہوں فرماتے ہیں کہ وہ پہلے وہ نماز پڑھے جسے اللہ نے پہلے رکھا ہے یعنی ظہر کی نماز، پھر عصر کی نماز پڑھے گا۔

عن سعید بن المسیب والحسن قالا فی رجل دخل مع قوم فی صلاۃ العصر وھو یحسبھم فی صلاۃ الظھر فاذا ھم فی العصر قال یستقبل الصلاتین جمیعاً۔

(مصنف ابن أبی شیبہ باب فی الرجل یصلی بالقوم الظھر و العصر)

حضرت سعید بن مسیب رحمہ اللہ اور حضرت حسن بصری رحمہ اللہ اس شخص کے بارے میں جو ظہر کی نماز سمجھتے ہوئے کسی جماعت میں شریک ہوا اور لوگ عصر کی نماز پڑھ رہے ہوں، فرماتے کہ وہ دونوں نمازوں کو دوبارہ پڑھے گا۔

خلاصہ کلام: مذکورہ بالا تمام احادیث اور آثار سے واضح ہو گیا کہ اگر امام کسی اور نماز کی نیت کرے اور مقتدی کسی اور نماز کی تو مقتدی کی نماز نہ ہوگی، یعنی امام اگر عصر کی نماز کی نیت کرے اور مقتدی ظہر کی نماز کی نیت کرے تو مقتدی کی نماز نہ ہوگی، اسی طرح امام اگر نفل نماز کی نیت کرے اور مقتدی فرض نماز کی تب بھی مقتدی کی نماز نہ ہوگی، لہٰذا یہ بات دلائل سے ثابت ہو گئی کہ نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض نماز پڑھنے والے کی نماز نہ ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک أنت السمیع العلیم وصل وسلم علی نبینا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم والہ وصحبہ أجمعین!

میری قسمت سے الٰہی پائیں یہ رنگِ قبول
پھول کچھ میں نے چنے ہیں اُن کے دامن کیلئے
اب جس کا دل چاہے روشنی پالے
ہم نے دل جلا کر سرِ عام رکھ دیا ہے

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

{مأخذ و مراجع}

نام کتاب	مصنف	مطبوعہ
تفسیر ابن عباس	حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ	مکتبہ حقانیہ پشاور
تفسیر طبری	أبی جعفر محمد بن جریر طبری رحمہ اللہ	مکتبہ قاہرہ
تفسیر أبی سعود	أبی سعود محمد بن العمادی رحمہ اللہ	دار احیاء التراث العربی
تفسیر مدارک	عبداللہ بن احمد محمود النفسی رحمہ اللہ	پشاور
تفسیر السدی الکبیر	أبی محمد اسماعیل بن عبدالرحمن السدی رحمہ اللہ	مکتبہ امام کلیۃ الطب
تفسیر مظہری	علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی رحمہ اللہ	دار الاشاعت کراچی
تفسیر کشاف	أبی القاسم جار اللہ محمود بن عمر رحمہ اللہ	دار المعرفہ بیروت
تفسیر خازن	علاء الدین علی بن محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ	دار الکتب العلمیہ
تفسیر الدر منثور	جلال الدین السیوطی رحمہ اللہ	ضیاء القرآن
تفسیر عبدالرزاق	عبدالرزاق بن ہمام الصنعانی رحمہ اللہ	دار الکتب العلمیہ
تفسیر ابن کثیر	عماد الدین ابن کثیر رحمہ اللہ	مکتبہ دار السلام ریاض
تفسیر الجصاص	احمد بن علی الرازی الجصاص ابو بکر رحمہ اللہ	دار احیاء التراث العربی
تفسیر زاد المسیر	أبو الفرج علی بن محمد الجوزی رحمہ اللہ	دار الکتاب العربی
تفسیر کبیر	محمد الرازی فخر الدین رحمہ اللہ	مکتب الاعلام الاسلامی
تفسیر بیضاوی	عمر بن محمد البیضاوی رحمہ اللہ	مکتبہ قاہرہ
تفسیر روح المعانی	أبو الفضل محمود الالوسی رحمہ اللہ	دار الکتب العلمیہ
صحیح بخاری	الامام ابو محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ	قدیمی کتب خانہ
صحیح مسلم	الامام ابو الحسین مسلم بن حجاج القشیری رحمہ اللہ	ادارۃ اسلامیات
سنن ترمذی	الامام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی رحمہ اللہ	دار الاشاعت
سنن ابو داؤد	الامام ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی رحمہ اللہ	مکتبۃ العلم
سنن نسائی	حافظ ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی رحمہ اللہ	مکتبۃ العلم
سنن ابن ماجہ	حافظ ابو عبداللہ محمد ابن ماجہ رحمہ اللہ	مکتبۃ العلم
مسند امام زید	زید بن علی بن حسین بن علی رحمہ اللہ	دار الکتب العلمیہ
المدونۃ الکبری	مالک بن انس بن مالک بن أبی عامر رحمہ اللہ	دار الکتب العلمیہ

مسند حمیدی	أبی بکر عبداللہ بن زبیر الحمیدی رحمہ اللہ	دار السقاء دمشق
موطا امام مالک	مالک بن انس بن مالک بن أبی عامر رحمہ اللہ	دار احیاء التراث العربی
مصنف ابن أبی شیبہ	امام عبداللہ بن محمد ابوبکر بن أبی شیبہ رحمہ اللہ	مکتبہ دار الفکر بیروت
مصنف عبدالرزاق	ابوبکر بن ہمام بن نافع صنعانی رحمہ اللہ	المکتب الاسلامی
مسند عبد بن حمید	ابو محمد بن نصر الکسی رحمہ اللہ	عالم الکتب
مسند ابوداؤد طیالسی	ابوداؤد سلیمان بن داؤد جارود رحمہ اللہ	دار المعرفہ
المعجم الکبیر	سلیمان بن احمد طبرانی رحمہ اللہ	الزہراء الحدیثہ عراق
المعجم الأوسط	سلیمان بن احمد طبرانی رحمہ اللہ	مکتبہ المعارف ریاض
أحکام القرآن الکریم	ابوجعفر احمد بن محمد سلامہ رحمہ اللہ	دار الکتب العلمیہ
سنن طحاوی	ابوجعفر احمد بن محمد سلامہ رحمہ اللہ	دار الکتب العلمیہ
مسند الشامیین	سلیمان بن احمد طبرانی رحمہ اللہ	موسسۃ الرسالۃ
عمل الیوم واللیل	حافظ ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی رحمہ اللہ	موسسۃ الرسالۃ
سنن الکبری للنسائی	حافظ ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی رحمہ اللہ	موسسۃ الرسالۃ
الأصل	محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ	دار ابن حزم بیروت
کتاب الأثار	محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ	سعید اینڈ سنز کراچی
کتاب الأثار	یعقوب بن ابراہیم أبو یوسف رحمہ اللہ	دار الکتب العلمیہ
کتاب الحجہ	محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ	عالم الکتب بیروت
موطا امام محمد	محمد بن حسن الشیبانی رحمہ اللہ	میر محمد کتب خانہ
سنن دارقطنی	ابوالحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی رحمہ اللہ	دار المعرفہ بیروت
کتاب الام	ابوعبداللہ محمد بن ادریس رحمہ اللہ	دار الکتب العلمیہ
مسند الامام شافعی	ابوعبداللہ محمد بن ادریس رحمہ اللہ	دار الکتب العلمیہ
سنن دارمی	ابومحمد عبداللہ بن عبدالرحمن رحمہ اللہ	دار الکتاب العربی
مسند الامام أبی حنیفہ	صدر الدین موسیٰ بن زکریا حصکفی رحمہ اللہ	میر محمد کتب خانہ
صحیح ابن حبان	ابوحاتم محمد بن احمد بن حبان رحمہ اللہ	موسسۃ الرسالۃ
سنن ابن جارود	ابومحمد بن علی بن جارود نیشاپوری رحمہ اللہ	موسسۃ الرسالۃ
مسند ابوعوانہ	یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید رحمہ اللہ	دار المعرفہ
صحیح ابن خزیمہ	ابوبکر محمد بن اسحاق رحمہ اللہ	المکتب الاسلامی

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

مسند أبی حنیفۃ	ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ الکوثر ریاض
کتاب القرأۃ	ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ
خلافیات	ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ الرشد ریاض
معرفۃ السنن والآثار	ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی رحمۃ اللہ علیہ	جامعۃ الدراسات الاسلامیہ
شعب الایمان	ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ
تاریخ بغداد	ابو بکر احمد بن علی بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ
کتاب الآثار	امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ	احیاء المعارف
کتاب الصلاۃ	ابن نعیم الفضل بن عمرو القرشی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ
الأوسط فی السنن والاجماع	ابو بکر محمد بن ابراہیم المنذر النیساپوری رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر
أخبار الفقہاء والمحدثین	امام قیروانی رحمۃ اللہ علیہ	مؤسسۃ الرسالۃ
مسند اسحاق بن راہویہ	ابو یعقوب اسحاق بن ابراہیم الحنظلی المروزی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ الایمان مدینہ
قیام اللیل وکتاب الوتر	ابو عبد اللہ محمد بن نصر المروزی رحمۃ اللہ علیہ	حدیث اکادمی
شمائل ترمذی	الامام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ الترمذی رحمۃ اللہ علیہ	دار الاشاعت
مشکوٰۃ	ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمۃ اللہ علیہ	دار الاشاعت
المراسیل ابی داؤد	الامام ابو داؤد سلیمان بن اشعث السجستانی رحمۃ اللہ علیہ	مؤسسۃ الرسالۃ
المخلصیات	عبد الرحمٰن بن زکریا البغدادی رحمۃ اللہ علیہ	قطر
السنۃ للمروزی	ابو عبد اللہ بن نصر بن الحجاج المروزی رحمۃ اللہ علیہ	مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ
مختصر قیام اللیل وقیام رمضان وکتاب الوتر	ابو عبد اللہ بن نصر بن الحجاج المروزی رحمۃ اللہ علیہ	حدیث اکادمی
الشریعۃ للآجری	ابو بکر محمد بن الحسین بن عبد اللہ الآجری رحمۃ اللہ علیہ	دار الوطن الریاض
الناسخ الحدیث ومنسوخہ	ابو حفص عمر بن احمد بن عثمان ابن شاہین رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ
مسند ابو یعلی	عیسیٰ بن ہلال موصلی رحمۃ اللہ علیہ	دمشق
مسند احمد	ابو عبد اللہ بن محمد رحمۃ اللہ علیہ	المکتب الاسلامی
مسند بزار	ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری رحمۃ اللہ علیہ	مؤسسۃ علوم القرآن
سنن الکبری	ابو بکر احمد بن حسین بن علی رحمۃ اللہ علیہ	مکتبۃ دار الباز مکۃ مکرمۃ
شرح السنۃ	ابو محمد الحسین بن مسعود بن الفراء البغوی رحمۃ اللہ علیہ	دار الکتب العلمیہ
المحلی	ابو محمد علی بن احمد حزم الاندلسی رحمۃ اللہ علیہ	دار الفکر

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الاستذکار	ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد رحمہ اللہ	دارالکتب العلمیہ
الاحکام الکبریٰ	عبدالحق بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن الحسین رحمہ اللہ	دارالکتب العلمیہ
المستدرک علی الصحیحین	ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ بن محمد رحمہ اللہ	دارالکتب العلمیہ
فتاویٰ ابن تیمیہ	احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام حرانی رحمہ اللہ	مکتبہ ابن تیمیہ
مسند ابن الجعد	ابوالحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی رحمہ اللہ	مؤسسۃ نادر بیروت
مسند الرویانی	ابوبکر محمد بن ہارون رحمہ اللہ	مؤسسۃ قرطبہ قاہرہ
شرح مشکل الآثار	ابوجعفر احمد بن محمد سلامہ رحمہ اللہ	مؤسسۃ الرسالۃ
تلخیص الحبیر	ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ	مدینہ منورہ
فتح الباری شرح بخاری	ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ	دارالکتب العلمیہ
کنزالعمال (مترجم)	علاء الدین علی متقی رحمہ اللہ	دارالاشاعت
مصباح الزجاجۃ	احمد بن أبی بکر البوصیری رحمہ اللہ	دارالکتب العلمیہ
مسند الفاروق	الحافظ عماد الدین الفداء ابن کثیر رحمہ اللہ	دارالوفاء المنصورہ
زاد المعاد	شمس الدین ابن القیم رحمہ اللہ	مکتبہ المنار الاسلامیہ
المغنی لابن قدامہ	علامہ ابومحمد عبداللہ بن احمد المقدسی رحمہ اللہ	مکتبہ قاہرہ
جامع المسانید	ابوالموید محمد بن محمود الخوارزمی رحمہ اللہ	بیروت
مجمع الزوائد	نورالدین ہیثمی رحمہ اللہ	قاہرہ
بدایۃ المجتہد	ابوولید محمد بن احمد بن رشد القرطبی رحمہ اللہ	دارالفکر
التمہید لابن عبدالبر	ابوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد رحمہ اللہ	وزاۃ عموم الاوقاف مراکش
تحفۃ الأحوذی	محمد عبدالرحمن بن عبدالرحیم رحمہ اللہ	دارالکتب العلمیہ
الکنی للامام بخاری	ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل رحمہ اللہ	دار ابن حزم بیروت
سیر أعلام النبلاء	شمس الدین محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ	دارالکتب العلمیہ
الجامع الصغیر	جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ	دارالکتب العلمیہ
سبل السلام	محمد بن اسماعیل الأمیر صنعانی رحمہ اللہ	داراحیاء التراث العربی
حلیۃ الاولیاء	ابونعیم احمد بن عبداللہ الاصبہانی رحمہ اللہ	مصر
تدریب الراوی	جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ	دارالکلم الطیب
سلسلۃ الأحادیث الصحیحہ	علامہ محمد ناصر الدین البانی رحمہ اللہ	مکتبہ المعارف ریاض
عمدۃ القاری شرح بخاری	علامہ بدرالدین العینی رحمہ اللہ	دارالکتب العلمیہ

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

الکامل لابن عدی	ابو احمد بن عدی الجرجانی رحمہ اللہ	دار الکتب العلمیہ
فتح الباری	احمد بن رجب الحسن البغدادی رحمہ اللہ	المدینۃ المنورہ
مرقاۃ المفاتیح	محمد ابو الحسن نور الدین القاری رحمہ اللہ	دار الفکر
نماز مسنون (کلاں)	مولانا صوفی عبد الحمید سواتی رحمہ اللہ	جامعہ نصرت العلوم
احسن الکلام	مولانا سرفراز خان صفدر رحمہ اللہ	مکتبہ صفدریہ
نور الصباح فی ترک رفع الیدین	مولانا حبیب اللہ ڈیروی رحمہ اللہ	مکتبہ اہلسنت والجماعۃ
الحبل المتین فی صفۃ صلوٰۃ رحمۃ للعالمین	مولانا اعجاز احمد اشرفی حفظہ اللہ	دار النعیم
انوار المصابیح فی صلوٰۃ التراویح	مولانا اعجاز احمد اشرفی حفظہ اللہ	دار النعیم
ایضاح المرام فی ترک القراءۃ خلف الامام	مولانا اعجاز احمد اشرفی حفظہ اللہ	دار النعیم
راحۃ العینین فی ترک رفع الیدین	مولانا اعجاز احمد اشرفی حفظہ اللہ	دار النعیم
الدر الثمین فی الاخفاء بآمین	مولانا اعجاز احمد اشرفی حفظہ اللہ	دار النعیم
اثمار الہدایہ علی الہدایہ	مولانا ثمیر الدین قاسمی حفظہ اللہ	زمزم پبلیشرز کراچی
مجموعہ رسائل	مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ	مکتبہ فاروقیہ
السنۃ الغرۃ فی وضع الیدین تحت السرۃ	مولانا اعجاز احمد اشرفی حفظہ اللہ	دار النعیم
رکعت تراویح ایک تحقیقی جائزہ	حافظ ظہور احمد الحسینی حفظہ اللہ	مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم الاسلام حضرو
مسنون طریقۂ نماز	مولانا صاحبزادہ قاری عبد الباسط حفظہ اللہ	دار الاشاعت کراچی
فرض نمازوں کے بعد اجتماعی دُعا	مولانا محمد عبد المعبود حفظہ اللہ	مکتبہ رحمانیہ
تحفۃ المناظر	مولانا مفتی ضیاء الرحمن ذاکر حفظہ اللہ	مکتبہ عمر فاروق
مرد وعورت کی نماز میں فرق کا ثبوت	مفتی محمد رضوان حفظہ اللہ	ادارہ غفران راولپنڈی
نماز پیمبرا	الشیخ محمد الیاس فیصل حفظہ اللہ (مدینہ منورہ)	فرید بک ڈپو دہلی
نماز اہل سنت والجماعۃ	حضرت مولانا الیاس گھمن حفظہ اللہ	اہل سنت والجماعۃ
اظہار الحسین اخفاء التامین	مولانا حافظ حبیب اللہ ڈیروی رحمہ اللہ	مکتبہ الہادی
نماز تراویح کے فضائل واحکام	مفتی رضوان حفظہ اللہ	ادارہ غفران
نماز وتر	مفتی رضوان حفظہ اللہ	ادارہ غفران
ٹوپی کی شرعی حیثیت	مفتی رضوان حفظہ اللہ	ادارہ غفران
تسکین العینین	مولانا نیاز احمد اوکاڑوی حفظہ اللہ	الاعتدال اکیڈمی
رکعات نماز کا ثبوت	مفتی محمد ذوالفقار خان حفظہ اللہ	انڈیا
الفقہ الاسلامی وادلتہ	علامہ الدکتور وھبۃ الزحیلی رحمہ اللہ	دار الفکر
عورت کی نماز	مفتی محمد شعیب اللہ خان مفتاحی حفظہ اللہ	مکتبہ مسیح الامت بنگلور

نوٹ: بعض کتب کا ذکر مآخذ ومراجع میں نہیں ہے تو یاد رکھیئے ان کتب کو مکتبہ شاملہ، مکتبہ توقیفیہ اور مکتبہ جبریل سے لیا گیا ہے۔

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1

For more geat books please visit our TELEGRAM CHANNEL... https://t.me/pasbanehaq1